قال اللہ تعالیٰ

وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

"اور جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم کو دیں وہ قبول کیا کرو اور جس سے وہ روکیں اس سے رک جایا کرو"

(سورۃ الحشر۷)

مشکوٰۃ المصابیح

للشیخ الامام ولی الدین ابی عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الخطیب العمری التبریزی رحمہ اللہ

جلد چہارم

ترجمہ و تشریح

مولانا محمد صادق خلیل رحمہ اللہ

تحقیق ونظرِ ثانی

حافظ ناصر محمود انور

فاضل اسلامک یونیورسٹی مدینہ منورہ

ناشر

مکتبہ محمدیہ

چک چیچہ وطنی ضلع ساہیوال

وحید تقسیم کار

ضیاء السنۃ ادارۃ الترجمۃ والتالیف

رحمت آباد، حاجی آباد، فیصل آباد، پاکستان

نام کتاب	----------	مشکوٰۃ المصابیح
تالیف	----------	شیخ ولی الدین الخطیب التبریزی رحمہ اللہ
ترجمہ وتشریح	----------	استاذ العلماء مولانا محمد صادق خلیل رحمہ اللہ
نظر ثانی	----------	حافظ ناصر محمود انور
طابع	----------	عبدالرحمان عابد
مطبع	----------	موٹروے پرنٹرز
طبع اول	----------	جنوری 2005ء
تعداد	----------	600
ناشر	----------	مکتبہ محمدیہ
قیمت	----------	/- روپے

اشاعت

دار الکتب السلفیہ ○ شیش محل روڈ لاہور
Ph.: 0092-042-7237184
7230271- 7213032

مکتبہ اسلامیہ
غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
Ph.: 0092-042-7244973

ملنے کے پتے

اردو بازار لاہور:
اسلامی اکیڈمی الفضل مارکیٹ فون نمبر: 7357587 ❁ مکتبہ قدوسیہ رحمٰن مارکیٹ۔ غزنی سٹریٹ۔
نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ فون: 7321865 ❁ محمدی پبلشنگ ہاؤس الفضل مارکیٹ
دار الفرقان الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور فون 042-7231602 ❁ حذیفہ اکیڈمی الفضل مارکیٹ

فیصل آباد:
مکتبہ اسلامیہ۔ بیرون امین پور بازار بالمقابل شیل پٹرول پمپ ❁ رحمانیہ دار الکتب امین پور بازار
مکتبہ اہل حدیث، بالمقابل مرکزی جامع مسجد اہل حدیث امین پور بازار ❁ ملک سنز۔ کارخانہ بازار

گوجرانوالہ:
والی کتاب گھر اردو بازار 233089 ❁ مدینہ کتاب گھر اردو بازار ❁ مکتبہ نعمانیہ اردو بازار

ملتان:
فاروقی کتب خانہ بیرون بوہڑ گیٹ 541809 ❁ مکتبہ دار السلام تنگ گلی والی مسجد تھانہ بوہڑ گیٹ 541229

اوکاڑہ:
مکتبہ تفہیم السنۃ شیر ربانی ٹاؤن۔ غازی روڈ 528621

چیچہ وطنی:
اسلامی کتب خانہ ڈاکخانہ بازار نزد ربانی والی گلی جامع مسجد چیچہ وطنی ضلع ساہیوال

اللهم
صل على محمد وعلى آل محمد
كما صليت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم
انك حميد مجيد
اللهم
بارك على محمد وعلى آل محمد
كما باركت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم
انك حميد مجيد

رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ
نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ
وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ
صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَصْلِحْ لِي
فِي ذُرِّيَّتِي ۚ إِنِّي تُبْتُ إِلَيْكَ
وَإِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۝ أُولَٰئِكَ
الَّذِينَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ أَحْسَنَ
مَا عَمِلُوا وَنَتَجَاوَزُ عَنْ
سَيِّئَاتِهِمْ فِي أَصْحَابِ الْجَنَّةِ ۖ
وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِي كَانُوا
يُوعَدُونَ ۝ (سورة الاحقاف)

فہرست عنوانات

(جلد چہارم)

كِتَابُ الْآدَابِ

بَابُ السَّلَامِ

(آداب اور سلام)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٤٦٢٨ - (١) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ عَلَى صُوْرَتِهِ، طُوْلُهُ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا، فَلَمَّا خَلَقَهُ قَالَ: اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلَى أُولٰئِكَ النَّفَرِ، وَهُمْ نَفَرٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ جُلُوْسٌ، فَاسْتَمِعْ مَا يُحَيُّوْنَكَ، فَإِنَّهَا تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ، فَذَهَبَ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ. فَقَالُوْا: السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ» قَالَ: «فَزَادُوْهُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ». قَالَ: «فَكُلُّ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُوْرَةِ آدَمَ وَطُوْلُهُ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا، فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ بَعْدَهُ حَتَّى الْآنَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۴۶۲۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر پیدا فرمایا۔ اُن کا قد ۶۰ ہاتھ لمبا تھا۔ جب اللہ پاک ان کی تخلیق سے فارغ ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے اُن سے فرمایا' آپ اس جماعت کے پاس جا کر انہیں سلام کہیں' اس جماعت میں چند فرشتے بیٹھے ہوئے تھے اور سُنیں کہ وہ آپ کو کیا جواب دیتے ہیں۔ پس وہی جواب آپ کا اور آپ کی اولاد کا ہو گا۔ چنانچہ آدم علیہ السلام گئے اور "السلام علیکم" کہا۔ انہوں نے جواب میں "السلام علیک و رحمۃ اللہ" کہا۔ آپؐ نے فرمایا کہ انہوں نے "و رحمۃ اللہ" کا اضافہ کیا۔ آپؐ نے (مزید) کہا کہ جو شخص بھی جنت میں داخل ہو گا وہ آدم علیہ السلام کی شکل پر ہو گا اور اس کا قد ساٹھ ہاتھ لمبا ہو گا لیکن آدم علیہ اسلام کے بعد سے انسانی قد میں مسلسل کمی ہوتی رہی ہے (بخاری' مسلم)

وضاحت: یہ حدیث اپنے ظاہر پر محمول ہے' احادیثِ صفات اور ان کے ظاہری معنی پر ایمان رکھنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ محدثین نے اس حدیث کو متشابہات میں داخل کیا ہے۔ اس کی تشریح اور تاویل صرف اللہ تعالیٰ

ہی جاتا ہے البتہ اس حدیث کا ایک ترجمہ یہ بھی کیا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو اسی شکل میں پیدا کیا' جس شکل کا ان کے لئے تعین ہو چکا تھا۔ نطفہ ماں کے رحم میں مختلف حالتیں بدلتا ہے' پہلے وہ نطفہ ہوتا ہے پھر خون کا لوتھڑا بنتا ہے' بعد ازاں وہ لوتھڑا مختلف مراحل میں سے گزر کر مکمل انسان بنتا ہے۔ اس کے برعکس آدم علیہ السلام اسی شکل پر پیدا ہوئے جس طرح پیدا کرنا مقصود تھا اور پھر اسی شکل پر موت تک رہے یہاں تک کہ جب انہیں آسمانوں سے زمین پر اتارا گیا تو تب بھی وہی شکل تھی' اس میں ذرا بھی تبدیلی نہ تھی۔
(تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۷۹' فتح الباری جلد ۱ صفحہ ۳۶۷)

٤٦٢٩ - (٢) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ؟ — قَالَ: «تُطْعِمُ الطَّعَامَ، وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۶۲۹: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اسلام میں بہتر بات کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' سب سے بہتر بات یہ ہے کہ تو کھانا کھلائے اور ہر واقف اور ناواقف کو سلام کہے (بخاری' مسلم)

٤٦٣٠ - (٣) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لِلْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ — سِتُّ خِصَالٍ: يَعُوْدُهُ إِذَا مَرِضَ، وَيَشْهَدُهُ إِذَا مَاتَ، وَيُجِيْبُهُ إِذَا دَعَاهُ —، وَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَهُ، وَيُشَمِّتُهُ إِذَا عَطَسَ، وَيَنْصَحُ لَهُ إِذَا غَابَ أَوْ شَهِدَ» لَمْ أَجِدْهُ «فِي الصَّحِيْحَيْنِ» وَلَا فِيْ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ، وَلٰكِنْ ذَكَرَهُ صَاحِبُ «الْجَامِعِ» بِرِوَايَةِ النَّسَائِيِّ.

۴۶۳۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ایک مومن کے دوسرے مومن پر چھ حقوق ہیں۔ جب وہ بیمار ہو تو اس کی بیمارپرسی کرے' جب وہ فوت ہو جائے تو اس کے جنازے پر پہنچے' جب وہ دعوت دے تو وہ اس کی دعوت قبول کرے' جب وہ اس سے ملاقات کرے تو اسے السلام علیکم کہے' چھینک آنے پر اس کے لئے رحمت کی دعا کرے اور اس کی غیرحاضری یا موجودگی میں اس کی خیرخواہی کرے۔ صاحبِ مشکوٰۃ کہتے ہیں کہ میں نے اس حدیث کو بخاری' مسلم اور نہ ہی کتابُ الحمیدی میں پایا ہے البتہ جامعُ الاصول کے مؤلف نے نسائی کے حوالے سے اس کا ذکر کیا ہے۔

٤٦٣١ - (٤) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوْا، وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰى تَحَابُّوْا —، أَوَلَا أَدُلُّكُمْ عَلٰى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ؟ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۶۳۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم جنت میں اس

وقت تک داخل نہیں ہو سکتے جب تک تم ایمان نہیں لاتے اور تمہارا ایمان اس وقت تک کامل نہیں' جب تک تم آپس میں محبت نہیں کرتے۔ بھلا کیا میں تمہیں ایسی عادت نہ بتاؤں کہ جب تم وہ عادت پختہ کر لو گے تو تم ایک دوسرے سے محبت کرو گے؟ وہ یہ ہے کہ تم السلام علیکم کہنے کو عام کرو (مسلم)

۴۶۳۲ - (۵) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ — عَلَى الْمَاشِيْ، وَالْمَاشِيْ — عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْقَلِيْلُ — عَلَى الْكَثِيْرِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۶۳۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سوار پیادہ کو' پیادہ بیٹھے ہوئے کو اور کم تعداد والے زیادہ تعداد والوں کو السلام علیکم کہیں (بخاری' مسلم)

وضاحت: سوار شخص کے دل میں کچھ فخر ہوتا ہے اس لئے وہ تواضع اختیار کرتے ہوئے اسلام علیکم کا آغاز کرے' اگر دونوں پیدل چل رہے ہیں اور ان کی ملاقات ہو جاتی ہے تو ان میں سے جو چھوٹا ہے وہ بڑی عمر والے کو السلام علیکم کہے اور اگر دونوں ہم عمر ہیں تو جو شخص ابتدا کرے گا اس کو فضیلت حاصل ہو گی۔

(تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۸۰)

۴۶۳۳ - (۶) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يُسَلِّمُ الصَّغِيْرُ عَلَى الْكَبِيْرِ، وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۶۳۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' چھوٹی عمر والا شخص بڑی عمر والے کو' گزرنے والا بیٹھے ہوئے کو اور کم تعداد والے زیادہ تعداد والوں کو سلام کہنے میں پہل کریں۔

(بخاری)

۴۶۳۴ - (۷) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ عَلَى غِلْمَانٍ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۶۳۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چند لڑکوں کے قریب سے گزرے تو آپ نے انہیں سلام کہا (بخاری' مسلم)

۴۶۳۵ - (۸) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تَبْدَأُوا الْيَهُوْدَ وَلَا النَّصَارٰى بِالسَّلَامِ، وَإِذَا لَقِيْتُمْ أَحَدَهُمْ فِيْ طَرِيْقٍ فَاضْطَرُّوْهُ إِلٰى أَضْيَقِهِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۶۳۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' یہودیوں اور عیسائیوں کو سلام کہنے میں پہل نہ کرو اور جب کسی راستے میں تمہاری ان سے ملاقات ہو جائے تو انہیں تنگ

راستے کی طرف دھکیلنے کی کوشش کرو (مسلم)

٤٦٣٦ ـ (٩) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمُ الْيَهُودُ فَإِنَّمَا يَقُولُ أَحَدُهُمْ: اَلسَّامُ عَلَيْكَ. فَقُلْ: وَعَلَيْكَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۶۳۶: ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' یہودی تمہیں سلام کہتے ہوئے "السام علیک" کے کلمات کہتے ہیں (جن سے مقصود یہ ہے کہ تم تباہ و برباد ہو جاؤ) پس تم انہیں جواب میں کہا کرو "تم ہی تباہ و برباد ہو جاؤ" (بخاری' مسلم)

٤٦٣٧ ـ (١٠) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ فَقُولُوا: وَعَلَيْكُمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۶۳۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اہل کتاب جب تمہیں سلام کہیں تو ان کے جواب میں کہو "تم پر ہو" (بخاری' مسلم)

٤٦٣٨ ـ (١١) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اِسْتَأْذَنَ رَهْطٌ مِنَ الْيَهُودِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالُوا: اَلسَّامُ عَلَيْكُمْ. فَقُلْتُ: بَلْ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ فَقَالَ: «يَا عَائِشَةُ! إِنَّ اللهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ». قُلْتُ: أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا! قَالَ: «قَدْ قُلْتُ: وَعَلَيْكُمْ». وَفِي رِوَايَةٍ: «عَلَيْكُمْ» وَلَمْ يَذْكُرِ الْوَاوَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ـ (١٢) وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ. قَالَتْ: إِنَّ الْيَهُودَ أَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالُوا: اَلسَّامُ عَلَيْكَ. قَالَ: «وَعَلَيْكُمْ» فَقَالَتْ عَائِشَةُ: اَلسَّامُ عَلَيْكُمْ، وَلَعَنَكُمُ اللهُ، وَغَضِبَ عَلَيْكُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَهْلًا يَا عَائِشَةُ! عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ، وَإِيَّاكِ وَالْعُنْفَ وَالْفُحْشَ». قَالَتْ: أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا؟ قَالَ: «أَوَلَمْ تَسْمَعِي مَا قُلْتُ، رَدَدْتُ عَلَيْهِمْ، فَيُسْتَجَابُ لِي فِيهِمْ، وَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ فِيَّ».

ـ (١٣) وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ. قَالَ: «لَا تَكُونِي فَاحِشَةً، فَإِنَّ اللهَ لَا يُحِبُّ الْفُحْشَ وَالتَّفَحُّشَ».

۴۶۳۸: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ یہودیوں کی ایک جماعت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں آنے کی اجازت طلب کی اور "السام علیکم" کہا یعنی تم پر ہلاکت ہو۔ عائشہؓ نے بیان کیا کہ میں نے ان کے جواب میں کہا' تم پر ہلاکت اور لعنت ہو۔ یہ سن کر آپؐ نے فرمایا' اے عائشہؓ! بلاشبہ اللہ پاک نرمی کرنے والا ہے اور تمام کاموں میں نرمی کو پسند کرتا ہے۔ عائشہؓ نے عرض کیا' آپؐ نے نہیں سنا کہ انہوں نے کیا کہا

ہے؟ آپؐ نے جواب دیا' میں نے کہہ دیا "اور تم پر ہو"۔ ایک روایت میں ہے کہ "تم پر ہو" یعنی لفظ واؤ نہیں ہے۔ (بخاری' مسلم)

اور بخاری کی ایک روایت میں ہے عائشہؓ نے بیان کیا کہ یہودی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے انہوں نے کہا' آپ تباہ ہو جائیں۔ آپؐ نے جواب دیا' بلکہ تم تباہ ہو جاؤ چنانچہ عائشہؓ نے کہا' تم پر اللہ کی لعنت اور اس کی ناراضگی ہو۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے عائشہؓ! نرمی اختیار کر' تیز گفتگو اور بدزبانی سے کنارہ کش رہ۔ عائشہؓ نے عرض کیا' آپؐ نے اُن کے کلمات نہیں سنے؟ آپؐ نے جواب دیا' تو نے میری بات نہیں سنی! میں نے ان کی باتوں کا جواب دے دیا ہے اور ان کے بارے میں میرے کلمات قبولیت سے نوازے گئے ہیں لیکن میرے بارے میں ان کے کلمات ہرگز قبول نہیں ہوں گے۔

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا' اے عائشہؓ! تجھے فحش گفتگو سے احتراز کرنا چاہیے بلاشبہ اللہ پاک فحش گفتگو اور تکلف کے ساتھ فحش گفتگو کو پسند نہیں فرماتا ہے۔

٤٦٣٩ - (١٤) وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيْهِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُشْرِكِيْنَ عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ، وَالْيَهُوْدِ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۶۳۹: اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مجلس کے پاس سے گزرے' جو مسلمانوں' بت پرست مشرکوں اور یہود پر مشتمل تھی۔ آپؐ نے ان کو سلام کہا (بخاری' مسلم)

وضاحت: اس مجلس میں چونکہ مسلمان بھی تھے اس لئے آپؐ نے ان کا خیال رکھتے ہوئے سب کو سلام کہا۔ (واللہ اعلم)

٤٦٤٠ - (١٥) وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوْسَ بِالطُّرُقَاتِ». فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا لَنَا مِنْ مَجَالِسِنَا بُدٌّ نَتَحَدَّثُ فِيْهَا. قَالَ: «فَإِذَا أَبَيْتُمْ إِلَّا الْمَجْلِسَ — فَأَعْطُوا الطَّرِيْقَ حَقَّهُ». قَالُوْا: وَمَا حَقُّ الطَّرِيْقِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: «غَضُّ الْبَصَرِ، وَكَفُّ الْأَذٰى، وَرَدُّ السَّلَامِ، وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ، وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۶۴۰: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' راستوں میں نہ بیٹھا کرو۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ہمارے لئے اس کے علاوہ کوئی کام ہی نہیں ہے کہ ہم وہاں بیٹھ کر باتیں کرتے رہیں۔ آپؐ نے فرمایا' جب تمہیں وہاں بیٹھنا ہی ہے تو راستے کا حق ادا کرو۔ انہوں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! راستے کا حق کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' نظریں نیچی رکھنا' کسی راہ گیر کو تکلیف نہ دینا' سلام کا جواب دینا' اچھی بات کا حکم دینا اور بری بات سے روکنا (بخاری' مسلم)

٤٦٤١ - (١٦) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ هٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ:

«وَإِرْشَادُ السَّبِيلِ». . . رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ عَقِيْبَ حَدِيْثِ الْخُدْرِيِّ هٰكَذَا.

۴۶۴۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی واقعہ میں روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' اور مسافروں کی راہنمائی کرو۔ ابوداؤد نے اس حدیث کو ابوسعید خدریؓ سے مروی حدیث کے بعد اسی طرح بیان کیا ہے۔

٤٦٤٢ - (١٧) وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ هٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ: «وَتُغِيْثُوا الْمَلْهُوْفَ، وَتَهْدُوا الضَّالَّ». . . رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ عَقِيْبَ حَدِيْثِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ هٰكَذَا، وَلَمْ أَجِدْهُمَا فِي «الصَّحِيْحَيْنِ».

۴۶۴۲: عمر رضی اللہ عنہ' نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی واقعہ میں بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا' تم مصیبت زدہ کی داد رسی کرو اور بھولے ہوئے کو راہ دکھلاؤ۔ ابوداؤد نے اس روایت کو اسی طرح ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کے بعد بیان کیا ہے۔ صاحبِ مشکوٰۃ کہتے ہیں کہ میں نے ان دونوں روایتوں کو بخاری اور مسلم میں نہیں پایا۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٤٦٤٣ - (١٨) عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لِلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ بِالْمَعْرُوْفِ: يُسَلِّمُ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَهُ، وَيُجِيْبُهُ إِذَا دَعَاهُ، وَيُشَمِّتُهُ إِذَا عَطَسَ، وَيَعُوْدُهُ إِذَا مَرِضَ، وَيَتْبَعُ جَنَازَتَهُ إِذَا مَاتَ، وَيُحِبُّ لَهُ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ». . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ.

دوسری فصل

۴۶۴۳: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حق ہیں جنہیں اچھے انداز کے ساتھ ادا کیا جائے۔ جب اس سے ملاقات ہو تو اُسے سلام کہے' جب وہ دعوت دے تو اس کی دعوت کو قبول کرے' چھینک آنے پر اس کے لئے رحمت کی دعا کرے' جب وہ فوت ہو جائے تو اس کے جنازہ میں شریک ہو اور جو کچھ اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی اس کے لئے بھی پسند کرے۔

(ترمذی' دارمی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں حارث اعور راوی غایت درجہ ضعیف ہے البتہ ابوہریرہؓ سے مروی حدیث کا مضمون اس حدیث کی تائید کر رہا ہے جس کا ذکر پہلی فصل میں ہو چکا ہے (المجروحین جلدا صفحہ۲۲۲' میزان الاعتدال جلدا صفحہ۴۳۵' تقریب التہذیب جلدا صفحہ۱۴۱' ضعیف ترمذی صفحہ۳۲۸)

٤٦٤٤ - (١٩) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَجُلاً جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَرَدَّ عَلَيْهِ، ثُمَّ جَلَسَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «عَشْرٌ». ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ، فَرَدَّ عَلَيْهِ، فَجَلَسَ، فَقَالَ: «عِشْرُوْنَ». ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، فَرَدَّ عَلَيْهِ، فَجَلَسَ فَقَالَ: «ثَلَاثُوْنَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ.

۴۶۴۴: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے "السلام علیکم" کہا۔ آپؐ نے اس کے سلام کا جواب دیا بعدازاں وہ بیٹھ گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' دس نیکیاں ہو گئیں۔ بعدازاں ایک دوسرا شخص آیا اس نے "السلام علیکم ورحمتہ اللہ" کہا۔ آپؐ نے اس کے سلام کا جواب دیا چنانچہ وہ بیٹھ گیا۔ آپؐ نے فرمایا' بیس نیکیاں ہو گئیں۔ بعدازاں ایک اور شخص آیا اس نے "السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ" کہا۔ آپؐ نے اس کے سلام کا جواب دیا' وہ شخص بیٹھ گیا۔ آپؐ نے فرمایا' تیس نیکیاں ہو گئیں (ترمذی' ابوداؤد)

٤٦٤٥ - (٢٠) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ، وَزَادَ، ثُمَّ أَتَى آخَرُ فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ وَمَغْفِرَتُهُ، فَقَالَ: «أَرْبَعُوْنَ» وَقَالَ: «هٰكَذَا تَكُوْنُ الْفَضَائِلُ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۴۶۴۵: معاذ بن انس رضی اللہ عنہ' نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلی حدیث والا مضمون بیان کرتے ہیں اور اس میں اضافہ ہے کہ پھر ایک اور شخص آیا' اس نے "السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ و مغفرتہ" کہا۔ آپؐ نے فرمایا' چالیس نیکیاں ہو گئیں۔ نیز آپؐ نے فرمایا' اس طرح فضائل میں اضافہ ہوتا ہے (ابوداؤد)

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں ابو مرحوم عبدالرحیم بن میمون اور سہل بن معاذ راوی ضعیف ہیں (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۶۰۸' ضعیف ابوداؤد صفحہ ۵۱۳)

٤٦٤٦ - (٢١) وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِاللهِ مَنْ بَدَأَ بِالسَّلَامِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ.

۴۶۴۶: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سب سے زیادہ اللہ کے قریب وہ لوگ ہوں گے جو سلام کہنے میں پہل کرتے ہیں (احمد' ترمذی' ابوداؤد)

٤٦٤٧ - (٢٢) وَعَنْ جَرِيْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ عَلَى نِسْوَةٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِنَّ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۴۶۴۷: جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم چند عورتوں کے پاس سے گزرے'

آپ نے انھیں سلام کہا (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں اضطراب ہے نیز اس حدیث کی سند میں جابر جعفی راوی کذاب ہے (الجرح والتعدیل جلد ۲ صفحہ ۴۹۷، تہذیب الکمال جلد ۴ صفحہ ۴۶۵، میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۳۷۹)

۴۶۴۸ - (۲۳) وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: يُجْزِئُ عَنِ الْجَمَاعَةِ إِذَا مَرُّوْا أَنْ يُّسَلِّمَ أَحَدُهُمْ، وَيُجْزِئُ عَنِ الْجُلُوْسِ أَنْ يَّرُدَّ أَحَدُهُمْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ» مَرْفُوْعًا. وَرَوٰى أَبُوْ دَاوُدَ، وَقَالَ: رَفَعَهُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، وَهُوَ شَيْخُ أَبِيْ دَاوُدَ.

۴۶۴۸: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ایک جماعت کسی شخص کے پاس سے گزرے تو ایک شخص کا سلام کہنا کافی ہوگا اور بیٹھنے والوں میں سے بھی جب کوئی ایک شخص سلام کا جواب دے گا تو جماعت کی جانب سے کفایت کرے گا (بیہقی نے شعب الایمان میں مرفوعاً روایت کیا ہے)

نیز امام ابوداؤدؒ نے بھی اسے روایت کیا اور کہا ہے کہ حسن بن علیؒ نے اس حدیث کو مرفوع بیان کیا ہے۔ اور حسن بن علیؒ راوی امام ابوداؤدؒ کے استاد ہیں۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں سعید بن خالد خزاعی راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۱۳۲) البتہ ابونعیمؒ نے حلیۃ الاولیاء جلد ۸ صفحہ ۲۵۱ میں اس مضمون کی ایک مرفوع حدیث ذکر کی ہے، جو صحیح ہے۔

۴۶۴۹ - (۲۴) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِغَيْرِنَا، لَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ وَلَا بِالنَّصَارٰى، فَإِنَّ تَسْلِيْمَ الْيَهُوْدِ الْإِشَارَةُ بِالْأَصَابِعِ، وَتَسْلِيْمَ النَّصَارٰى الْإِشَارَةُ بِالْأَكُفِّ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: إِسْنَادُهُ ضَعِيْفٌ.

۴۶۴۹: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ہمارے غیر کے ساتھ مشابہت اختیار کرتا ہے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ تم یہودیوں اور عیسائیوں کے ساتھ مشابہت نہ کرو۔ یہودیوں کا سلام کرنا انگلیوں سے اشارہ کرنا ہے جبکہ عیسائیوں کا سلام ہتھیلیوں کے ساتھ اشارہ کرنا ہے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن لہیعہ راوی ہے، جس پر جرح مشہور ہے (الضعفاء الصغیر صفحہ ۱۴۰، الجرح والتعدیل جلد ۵ صفحہ ۶۸۲، الضعفاء والمتروکین صفحہ ۳۴۶، التاریخ الکبیر جلد ۵ صفحہ ۵۷۷، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۴۷۵، تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۴۴۴)

۴۶۵۰ - (۲۵) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا لَقِيَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَإِنْ حَالَتْ بَيْنَهُمَا شَجَرَةٌ، أَوْ جِدَارٌ، أَوْ حَجَرٌ، ثُمَّ لَقِيَهُ — فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۴۶۵۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی سے ملاقات کرے تو اسے چاہیئے کہ وہ اُسے سلام کہے۔ اگر درمیان میں کوئی درخت' دیوار یا پتھر حائل ہو جائے پھر اُس سے ملاقات ہو تو اُسے چاہیئے کہ اُسے سلام کہے۔ (ابوداؤد)

وضاحت: ابوداؤد میں یہ حدیث دو اسانید کے ساتھ مروی ہے جن میں سے ایک کی سند صحیح ہے۔

(مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۳۱۹)

۴۶۵۱ ـ (۲۶) **وَعَنْ** قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِذَا دَخَلْتُمْ بَيْتاً فَسَلِّمُوا عَلٰى أَهْلِهِ، وَإِذَا خَرَجْتُمْ فَأَوْدِعُوا أَهْلَهُ بِسَلَامٍ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيْمَانِ» مُرْسَلاً.

۴۶۵۱: قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم گھر میں جاؤ تو گھر والوں کو سلام کہو اور جب تم گھر سے باہر آؤ تو پھر بھی گھر والوں کو سلام کہو (امام بیہقیؒ نے اس حدیث کو شعب الایمان میں مُرسلاً روایت کیا ہے)

۴۶۵۲ ـ (۲۷) **وَعَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «يَا بُنَيَّ! إِذَا دَخَلْتَ عَلٰى أَهْلِكَ فَسَلِّمْ يَكُوْنُ بَرَكَةً عَلَيْكَ وَعَلٰى أَهْلِ بَيْتِكَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۶۵۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے میرے بیٹے! جب تو اپنے اہلِ خانہ پر داخل ہو تو انہیں سلام کہہ' اس سے تجھ پر اور تیرے اہلِ خانہ پر برکت نازل ہو گی (ترمذی)

۴۶۵۳ ـ (۲۸) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلسَّلَامُ قَبْلَ الْكَلَامِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ.

۴۶۵۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کلام سے پہلے سلام ہے۔ (ترمذی) اور امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو منکر کہا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عنبسہ بن عبدالرحمان راوی ضعیف اور محمد بن زاذان راوی منکرالحدیث ہے۔

(میزانُ الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۵۴۶' جلد ۳ صفحہ ۲۹' ضعیف ترمذی صفحہ ۳۲۳)

۴۶۵۴ ـ (۲۹) **وَعَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ نَقُوْلُ: أَنْعَمَ اللّٰهُ بِكَ عَيْناً، وَأَنْعِمْ صَبَاحاً. فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ نُهِيْنَا عَنْ ذٰلِكَ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۴۶۵۴: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم دورِ جاہلیت میں (ملاقات کے وقت) کہا کرتے تھے "اللہ تعالیٰ تیرے سبب آنکھوں کو ٹھنڈا کرے اور تیری صبح بخیر ہو" لیکن اسلام آنے کے بعد ہمیں اس سے روک دیا گیا (ابوداؤد)

وضاحت: قتادہ کا عمران سے سماع ثابت نہیں۔ اس لئے یہ روایت منقطع ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۸۲)

٤٦٥٥ - (٣٠) وَعَنْ غَالِبٍ رَحِمَهُ اللهُ، قَالَ: إِنَّا لَجُلُوسٌ بِبَابِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ، إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ جَدِّي، قَالَ: بَعَثَنِي أَبِي إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «ائْتِهِ فَأَقْرِئْهُ السَّلَامَ. قَالَ: فَأَتَيْتُهُ، فَقُلْتُ: أَبِي يُقْرِئُكَ السَّلَامَ. فَقَالَ: «عَلَيْكَ وَعَلَى أَبِيكَ السَّلَامُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۶۵۵: غالب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حسن بصریؒ کے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے' اچانک ایک شخص آیا اس نے بیان کیا کہ میرے والد نے حدیث بیان کی ہے' اس نے میرے دادا سے بیان کیا ہے' اس نے ذکر کیا کہ میرے والد نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا اور کہا' آپؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر میری جانب سے سلام عرض کرنا۔ میں نے آپؐ سے عرض کیا کہ میرے والد آپؐ کو سلام کہتے ہیں۔ آپؐ نے جواب میں فرمایا' تجھ پر اور تیرے والد پر سلام ہو (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں بعض مجہول رُواۃ ہیں (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۸۲)

٤٦٥٦ - (٣١) وَعَنْ أَبِي الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ الْعَلَاءَ الْحَضْرَمِيَّ كَانَ عَامِلَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَكَانَ إِذَا كَتَبَ إِلَيْهِ، بَدَأَ بِنَفْسِهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۶۵۶: ابو العلاء حضرمی روایت کرتے ہیں کہ عُلاء حضرمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عامل تھا اور جب وہ آپؐ کی جانب مکتوب تحریر کرتا تو پہلے اپنا نام تحریر کرتا (ابوداؤد)

وضاحت: ابوالعلاء حضرمی غیر معروف راوی ہے۔ مشکوٰۃ کے متن میں ابو العلاء حضرمی غلط درج ہے' سُنن ابوداؤد میں "عن بعض العلاء" تحریر ہے (ابوداؤد صفحہ ۷۰۵)

٤٦٥٧ - (٣٢) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِذَا كَتَبَ أَحَدُكُمْ كِتَابًا فَلْيُتَرِّبْهُ، فَإِنَّهُ أَنْجَحُ لِلْحَاجَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ.

۴۶۵۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص تحریر کرے تو اسے چاہیئے کہ اسے خاک آلود کرے اس طرح کرنے سے مقصد میں کامیابی حاصل ہو گی (ترمذی)
امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو منکر قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں حمزہ بن ابی حمزہ راوی منکرالحدیث ہے نیز مشکوٰۃ علامہ البانی کی تیسری جلد کے آخر میں حافظ ابن حجرؒ کا چند احادیث کے بارے میں ایک رسالہ ملحق ہے' اس میں انہوں نے اس حدیث کو منکر قرار دیا ہے (میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۶۰۶' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۷۷۵' ضعیف ترمذی صفحہ ۳۲۴)

٤٦٥٨ - (٣٣) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَبَيْنَ يَدَيْهِ كَاتِبٌ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: «ضَعِ الْقَلَمَ عَلَى أُذُنِكَ؛ فَإِنَّهُ أَذْكَرُ لِلْمُمْلِي». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، وَفِي إِسْنَادِهِ ضُعْفٌ.

۴۶۵۸: زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' آپؐ کے سامنے ایک کاتب تھا' میں نے آپؐ سے سنا' آپؐ نے کاتب کو حکم دیا کہ قلم اپنے کان پر رکھ' اس طرح کرنے سے انجام کار ذہن میں محفوظ رہتا ہے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ اس حدیث کی سند میں ضعف ہے۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں عنبسہ بن عبدالرحمان راوی ضعیف اور محمد بن زاذان راوی منکر الحدیث ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۲۰۳ و صفحہ ۲۹' ضعیف ترمذی صفحہ ۳۲۲)

٤٦٥٩ - (٣٤) وَعَنْهُ، قَالَ: أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ أَتَعَلَّمَ السُّرْيَانِيَّةَ، وَفِي رِوَايَةٍ: أَنَّهُ أَمَرَنِي أَنْ أَتَعَلَّمَ كِتَابَ يَهُودَ، وَقَالَ: «إِنِّي مَا آمَنُ يَهُودَ عَلَى كِتَابٍ». قَالَ: فَمَا مَرَّ بِي نِصْفُ شَهْرٍ حَتَّى تَعَلَّمْتُ فَكَانَ إِذَا كَتَبَ إِلَى يَهُودَ كَتَبْتُ، وَإِذَا كَتَبُوا إِلَيْهِ قَرَأْتُ لَهُ كِتَابَهُمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۶۵۹: زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ میں سریانی زبان سیکھوں اور ایک روایت میں ہے' آپؐ نے مجھے حکم دیا کہ میں یہودیوں کی کتابت سیکھوں۔ آپؐ نے فرمایا کہ میں یہودیوں کی تحریر سے مطمئن نہیں ہوں۔ زیدؓ نے کہا' ابھی مجھ پر پندرہ روز بھی نہ گزرے تھے کہ میں نے اُن کا علم حاصل کر لیا۔ اس کے بعد جب بھی آپؐ یہود کی جانب لکھتے تو میں تحریر کرتا اور جب وہ آپؐ کی طرف لکھتے تو میں ان کی تحریر آپؐ کو پڑھ کر سناتا تھا (ترمذی)

٤٦٦٠ - (٣٥) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «إِذَا انْتَهَى أَحَدُكُمْ إِلَى مَجْلِسٍ فَلْيُسَلِّمْ، فَإِنْ بَدَا لَهُ أَنْ يَجْلِسَ فَلْيَجْلِسْ، ثُمَّ إِذَا قَامَ فَلْيُسَلِّمْ؛ فَلَيْسَتِ الْأُولَى بِأَحَقَّ مِنَ الْآخِرَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۴۶۶۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص کسی مجلس میں پہنچے تو "السلام علیکم" کہے۔ اگر وہاں بیٹھنا چاہے تو بیٹھ جائے' پھر وہ وہاں سے اٹھے تو "السلام علیکم" کہے۔ اس لیے کہ پہلا سلام' آخری سلام سے زیادہ ضروری نہیں ہے (ترمذی' ابوداؤد)

٤٦٦١ - (٣٦) وَعَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «لَا خَيْرَ فِي جُلُوسٍ فِي الطُّرُقَاتِ، إِلَّا لِمَنْ هَدَى السَّبِيلَ، وَرَدَّ التَّحِيَّةَ، وَغَضَّ الْبَصَرَ، وَأَعَانَ عَلَى الْحَمُولَةِ». رَوَاهُ فِي «شَرْحِ

السُّنَّةِ.

وَذُكِرَ حَدِيثُ أَبِي جُرَيٍّ فِي بَابُ فَضْلِ الصَّدَقَةِ.

۴۶۶۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' راستوں پر بیٹھنے میں کچھ بھلائی نہیں ہے البتہ اس شخص کے لئے بہتر ہے جو راستے کی خبر دے' سلام کا جواب دے' نظر نیچی رکھے اور سواری پر بوجھ لادنے میں معاونت کرے (شرح السنہ)
ابوجُری سے مروی حدیث "باب فضل الصدقہ" میں بیان ہو چکی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٤٦٦٢ - (٣٧) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ وَنَفَخَ فِيهِ الرُّوحَ عَطَسَ، فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، فَحَمِدَ اللّٰهَ بِإِذْنِهِ — ، فَقَالَ لَهُ رَبُّهُ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ يَا آدَمُ! اِذْهَبْ إِلَى أُولٰئِكَ الْمَلَائِكَةِ إِلَى مَلَإٍ مِنْهُمْ جُلُوسٍ، فَقُلْ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ. فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ. قَالُوا: عَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ. ثُمَّ رَجَعَ إِلَى رَبِّهِ، فَقَالَ: إِنَّ هٰذِهِ تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ بَنِيكَ بَيْنَهُمْ. فَقَالَ لَهُ اللّٰهُ وَيَدَاهُ مَقْبُوضَتَانِ: اِخْتَرْ أَيَّتَهُمَا شِئْتَ. فَقَالَ: اِخْتَرْتُ يَمِينَ رَبِّي وَكِلْتَا يَدَيْ رَبِّي يَمِينٌ مُبَارَكَةٌ، ثُمَّ بَسَطَهَا، فَإِذَا فِيهَا آدَمُ وَذُرِّيَّتُهُ، فَقَالَ: أَيْ رَبِّ! مَا هٰؤُلَاءِ؟ قَالَ: هٰؤُلَاءِ ذُرِّيَّتُكَ، فَإِذَا كُلُّ إِنْسَانٍ مَكْتُوبٌ عُمُرُهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ، فَإِذَا فِيهِمْ رَجُلٌ أَضْوَؤُهُمْ، - أَوْ مِنْ أَضْوَئِهِمْ - قَالَ: يَا رَبِّ! مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: هٰذَا ابْنُكَ دَاوُدُ وَقَدْ كَتَبْتُ لَهُ عُمُرَهُ أَرْبَعِينَ سَنَةً. قَالَ: يَا رَبِّ زِدْ فِي عُمُرِهِ. قَالَ: ذٰلِكَ الَّذِي كَتَبْتُ لَهُ. قَالَ: أَيْ رَبِّ! فَإِنِّي قَدْ جَعَلْتُ لَهُ مِنْ عُمُرِي سِتِّينَ سَنَةً. قَالَ: أَنْتَ وَذَاكَ. قَالَ: ثُمَّ سَكَنَ الْجَنَّةَ مَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ أُهْبِطَ مِنْهَا، وَكَانَ آدَمُ يَعُدُّ لِنَفْسِهِ، فَأَتَاهُ مَلَكُ الْمَوْتِ، فَقَالَ لَهُ آدَمُ: قَدْ عَجَّلْتَ، قَدْ كُتِبَ لِي أَلْفُ سَنَةٍ. قَالَ: بَلٰى، وَلٰكِنَّكَ جَعَلْتَ لِابْنِكَ دَاوُدَ سِتِّينَ سَنَةً، فَجَحَدَ فَجَحَدَتْ ذُرِّيَّتُهُ، وَنَسِيَ فَنَسِيَتْ ذُرِّيَّتُهُ» قَالَ: «فَمِنْ يَوْمَئِذٍ أُمِرَ بِالْكِتَابِ وَالشُّهُودِ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

تیسری فصل

۴۶۶۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا اور ان میں رُوح پھونکی تو آدم علیہ السلام کو چھینک آئی۔ انہوں نے "الحمدُ لِلّٰہ" کے کلمات کہے۔ آدم علیہ السلام نے اللہ کی توفیق سے اللہ کی تعریف کی' تو اُس کے پروردگار نے اس سے کہا'

"یرحمک اللہ" یعنی اللہ تجھ پر رحم کرے۔ پھر کہا' اے آدم! آپ فرشتوں کی اُس جماعت کی طرف جائیں جو بیٹھے ہوئے ہیں اور انہیں "السلام علیکم" کہیں چنانچہ آدم علیہ السلام نے "السلام علیکم" کہا۔ انہوں نے جواب میں کہا' "علیک السلام و رحمۃ اللہ" یعنی تجھ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت ہو۔ پھر آدم علیہ السلام اپنے پروردگار کی جانب لوٹ آئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا' یہ آپ اور آپ کی اولاد کا آپس میں سلام ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم دیا' جبکہ اللہ کے دونوں ہاتھ بند تھے کہ ان دونوں میں سے تو جس کو چاہے منتخب کر لے۔ آدم علیہ السلام نے جواب دیا' میں نے اپنے پروردگار کے دائیں ہاتھ کو منتخب کر لیا' جبکہ میرے پروردگار کے دونوں ہاتھ دائیں اور برکت والے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے دائیں ہاتھ کو پھیلایا تو اس میں آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد تھی۔ آدم علیہ السلام نے دریافت کیا' اے پروردگار! یہ کون ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا' یہ تیری اولاد ہے' ہر شخص کی عمر اس کی دونوں آنکھوں کی درمیان لکھی ہوئی تھی ان میں ایک ایسا شخص تھا جو روشن ترین تھا۔ آدم علیہ السلام نے دریافت کیا' اے پروردگار! یہ کون شخص ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا' تیرا بیٹا داؤد (علیہ السلام) ہے' میں نے اس کی عمر چالیس سال تحریر کی ہے۔ آدم علیہ السلام نے درخواست کی' اے پروردگار! اس کی عمر میں اضافہ کر۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا' میں نے اس کی یہ عمر تقدیر میں تحریر کر دی ہے۔ آدم علیہ السلام نے عرض کیا' اے پروردگار! میں اپنی عمر سے اسے ساٹھ سال عطیہ کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا' جیسے تیرا خیال ہے۔ آپؐ نے بیان کیا' پھر آدم علیہ السلام جنت میں رہے' جب تک اللہ نے چاہا' پھر اس سے اُتارے گئے اور آدم علیہ السلام اپنی عمر شمار کرتے رہے' ان کے پاس موت کا فرشتہ آیا۔ آدم علیہ السلام نے اس سے کہا' تو نے جلدی کی ہے' میری عمر تو ہزار سال لکھی ہوئی ہے۔ ملک الموت نے جواب دیا درست ہے' لیکن آپ نے اپنے بیٹے داؤد کو اپنی عمر میں سے ساٹھ سال دیئے تھے پس آدم علیہ السلام نے انکار کیا تو ان کی اولاد نے بھی انکار کیا۔ آدم علیہ السلام بھول گئے ان کی اولاد بھی بھولتی ہے۔ آپؐ نے فرمایا' اُسی دن سے تحریر اور گواہوں کا حکم دیا گیا (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں حارث بن عبدالرحمان راوی قوی نہیں ہے۔ متن کے بعض جملے منکر ہیں۔ یہ حدیث "ایمان بالقدر" کے باب میں گزر چکی ہے اس میں آدم علیہ السلام کے چھینک مارنے اور سلام کہنے کا ذکر نہیں ہے اور اس میں یہ جملہ بھی نہیں ہے کہ اُس روز سے تحریر کرنے اور گواہ مقرر کرنے کا حکم دیا گیا۔ (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۸۴)

٤٦٦٣ - (٣٨) **وَعَنْ** أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَرَّ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: فِيْ نِسْوَةٍ، فَسَلَّمَ عَلَيْنَا. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۴۶۶۳: اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم عورتوں کے پاس سے گزرے' آپؐ نے ہمیں سلام کہا۔ (ابوداؤد' ابن ماجہ' دارمی)

٤٦٦٤ - (٣٩) **وَعَنِ** الطُّفَيْلِ بْنِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّهُ كَانَ يَأْتِي ابْنَ عُمَرَ

فَيَغْدُوا مَعَهُ إِلَى السُّوقِ. قَالَ: فَإِذَا غَدَوْنَا إِلَى السُّوقِ، لَمْ يَمُرَّ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَلَى سَقَّاطٍ - وَلاَ عَلَى صَاحِبِ بَيْعَةٍ - ، وَلاَ مِسْكِينٍ، وَلاَ عَلَى أَحَدٍ إِلاَّ سَلَّمَ عَلَيْهِ. قَالَ الطُّفَيْلُ: فَجِئْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَوْماً، فَاسْتَتْبَعَنِي إِلَى السُّوقِ، فَقُلْتُ لَهُ: وَمَا تَصْنَعُ فِي السُّوقِ وَأَنْتَ لاَ تَقِفُ عَلَى الْبَيْعِ وَلاَ تَسْأَلُ عَنِ السِّلَعِ وَلاَ تَسُومُ بِهَا، وَلاَ تَجْلِسُ فِي مَجَالِسِ السُّوقِ؟ فَاجْلِسْ بِنَا هَاهُنَا نَتَحَدَّثُ. قَالَ: فَقَالَ لِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ: يَا أَبَا بَطْنٍ! - قَالَ: وَكَانَ الطُّفَيْلُ ذَا بَطْنٍ - إِنَّمَا نَغْدُو مِنْ أَجْلِ السَّلاَمِ، نُسَلِّمُ عَلَى مَنْ لَقِينَاهُ... رَوَاهُ مَالِكٌ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۴۶۶۴: طفیل بن اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ ابنِ عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آتے اور علی الصبح اُن کے ساتھ بازار کی طرف جاتے۔ طفیلؓ کہتے ہیں کہ جب ہم بازار جاتے تو عبداللہ بن عمرؓ جس شخص کے پاس سے بھی گزرتے' خواہ وہ معمولی سامان فروخت کرنے والا ہی کیوں نہ ہوتا یا کوئی بڑا تاجر ہوتا' مسکین شخص ہوتا یا جیسا تیسا بھی ہوتا تو اُسے سلام کہتے۔ طفیلؓ نے بیان کیا کہ میں ایک روز عبداللہ بن عمرؓ کے پاس گیا وہ مجھے بازار لے گئے۔ میں نے اُن سے عرض کیا' آپ بازار کس لئے جاتے ہیں' جبکہ آپ کچھ خرید و فروخت نہیں کرتے اور نہ سامان کے بارے میں دریافت کرتے ہیں' نہ نرخ دریافت کرتے ہیں اور نہ ہی بازار کی مجلسوں میں بیٹھتے ہیں؟ اس لئے آپ یہیں تشریف رکھیں' ہم آپس میں باتیں کرتے ہیں۔ طفیلؓ نے بیان کیا' کہ عبداللہ بن عمرؓ نے مجھ سے کہا' اے بڑے پیٹ والے شخص! (راوی کہتا ہے کہ طفیل بڑے پیٹ والے تھے) ہم تو بازار سلام کہنے کے لئے جاتے ہیں' جس شخص سے ہماری ملاقات ہوتی ہے' ہم اُسے سلام کہتے ہیں۔

(مالک' بیہقی شعب الایمان)

٤٦٦٥ - (٤٠) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: لِفُلاَنٍ فِي حَائِطِي عَذْقٌ - ، وَإِنَّهُ قَدْ آذَانِي مَكَانُ عَذْقِهِ، فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ ﷺ «أَنْ بِعْنِي عَذْقَكَ» قَالَ: لاَ. قَالَ: «فَهَبْ لِي». قَالَ: لاَ. قَالَ: «فَبِعْنِيهِ بِعَذْقٍ فِي الْجَنَّةِ». فَقَالَ: لاَ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا رَأَيْتُ الَّذِي هُوَ أَبْخَلُ مِنْكَ إِلاَّ الَّذِي يَبْخَلُ بِالسَّلاَمِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۴۶۶۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے بیان کیا کہ میرے باغ میں فلاں شخص کا کھجور کا درخت ہے اور اُس کے درخت کی وجہ سے مجھے تکلیف ہوتی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی جانب پیغام بھیجا کہ وہ اُس درخت کو میرے پاس فروخت کر دے؟ اُس نے نفی میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا' مجھے ہبہ کر دے۔ اُس نے انکار کیا۔ آپؐ نے فرمایا' جنت میں درخت کے بدلے اُسے میرے پاس فروخت کر دے؟ اُس نے انکار کیا۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں نے ایسا

شخص نہیں دیکھا جو تجھ سے زیادہ بخیل ہو البتہ وہ شخص تجھ سے بھی زیادہ بخیل ہے جو سلام کہنے میں بخل کرتا ہے (احمد، بیہقی شعب الایمان)

٤٦٦٦ - وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «اَلْبَادِيُ بِالسَّلَامِ بَرِيْءٌ مِنَ الْكِبْرِ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ».

۴۶۶۶: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا، سلام میں پہل کرنے والا تکبّر سے بری ہے (بیہقی شعب الایمان)

بَابُ الْاِسْتِئْذَانِ

(گھر میں داخل ہونے سے پہلے اجازت طلب کرنا)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٤٦٦٧ - (١) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ، قَالَ: اَتَانَا اَبُوْ مُوْسٰی، قَالَ: اِنَّ عُمَرَ اَرْسَلَ اِلَیَّ اَنْ آتِیَهٗ، فَاَتَیْتُ بَابَهٗ، فَسَلَّمْتُ ثَلَاثًا، فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیَّ، فَرَجَعْتُ. فَقَالَ: مَا مَنَعَكَ اَنْ تَاْتِیَنَا؟ فَقُلْتُ: اِنِّیْ اَتَیْتُ فَسَلَّمْتُ عَلٰی بَابِكَ ثَلَاثًا فَلَمْ تَرُدَّ — فَرَجَعْتُ، وَقَدْ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا اسْتَاْذَنَ اَحَدُكُمْ ثَلَاثًا فَلَمْ یُؤْذَنْ لَهٗ، فَلْیَرْجِعْ». فَقَالَ عُمَرُ: اَقِمْ عَلَیْهِ الْبَیِّنَةَ. قَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ: فَقُمْتُ مَعَهٗ، فَذَهَبْتُ اِلٰی عُمَرَ، فَشَهِدْتُ. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

پہلی فصل

۴۶۶۷: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے پاس ابوموسیٰ اشعری آئے۔ انہوں نے بتایا کہ عمرؓ نے میری جانب پیغام بھیجا کہ میں اس کے ہاں آؤں۔ چنانچہ میں اُس کے دروازے پر گیا۔ میں نے تین بار السلام علیکم کے کلمات کہے۔ انہوں نے کوئی جواب نہ دیا چنانچہ میں واپس آ گیا۔ عمرؓ نے مجھ سے دریافت کیا' آپ ہمارے ہاں کیوں نہ آئے؟ میں نے بتایا' میں آیا تھا اور دروازے پر تین بار سلام کہا تھا' جب آپ نے میرے سلام کا جواب نہ دیا تو میں واپس آ گیا۔ اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تھا' جب تم میں سے کوئی شخص تین بار اجازت طلب کرے اور اسے اجازت نہ ملے تو وہ واپس چلا جائے۔ اس پر عمرؓ نے کہا' اس بات پر گواہ پیش کرو؟ ابوسعید خدریؓ نے بتایا' میں اس کے ساتھ کھڑا ہوا اور عمرؓ کی جانب گیا چنانچہ میں نے گواہی دی (بخاری' مسلم)

وضاحت: عمر رضی اللہ عنہ نے ابو موسیٰ اشعریؓ کے بارے میں کسی شک و شبہ کا اظہار نہیں کیا تھا البتہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کے بارے مزید احتیاط کے دامن کو تھامنے کا انداز اختیار کیا تاکہ کوئی شخص آپؐ کی جانب کسی ایسی بات کو منسوب نہ کر دے' جو آپؐ نے نہیں فرمائی۔ اس حدیث سے یہ ہرگز نہ سمجھا جائے کہ خبرِ واحد حجت نہیں۔ بہت سے مسائل ایسے ہیں' جن میں خبرِ واحد کی بنیاد پر عمرؓ نے فیصلے

فرماتے ہیں۔ جیسا کہ انہوں نے عورت کو اس کے خاوند کی دیت سے ورثہ دیا اور مجوسیوں سے جزیہ وصول کیا۔
(تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۸۵)

٤٦٦٨ - (٢) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِذْنُكَ عَلَيَّ أَنْ تَرْفَعَ الْحِجَابَ وَأَنْ تَسْتَمِعَ سِوَادِيْ ـــ حَتّٰى أَنْهَاكَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۶۶۸: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تجھے میرے ہاں آنے کی عام اجازت ہے' تو پردہ اٹھا سکتا ہے اور میری پوشیدہ گفتگو سن سکتا ہے' جب تک کہ میں تجھے نہ روکوں (مسلم)

٤٦٦٩ - (٣) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِيْ دَيْنٍ كَانَ عَلٰى أَبِيْ، فَدَقَقْتُ الْبَابَ، فَقَالَ: «مَنْ ذَا؟» فَقُلْتُ: أَنَا. فَقَالَ: «أَنَا! أَنَا!» كَأَنَّهُ كَرِهَهَا... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۶۶۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد مقروض تھے۔ میں آپ کی خدمت میں پہنچا' میں نے دروازے پر دستک دی۔ آپ نے دریافت کیا' کون ہے؟ میں نے عرض کیا' میں ہوں۔ آپ نے فرمایا' میں ہوں! میں ہوں! (کیا ہے؟) گویا آپ نے اس کو ناپسند کیا (بخاری' مسلم)

وضاحت: مقصود یہ ہے کہ اپنے نام سے آگاہ کیا جائے تاکہ معلوم ہو سکے کہ کون ہے۔ کیونکہ بعض اوقات آواز سے پہچاننا مشکل ہوتا ہے (واللہ اعلم)

٤٦٧٠ - (٤) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَوَجَدَ لَبَنًا فِيْ قَدَحٍ ـــ. فَقَالَ: «أَبَا هِرٍّ! اِلْحَقْ بِأَهْلِ الصُّفَّةِ فَادْعُهُمْ إِلَيَّ» فَأَتَيْتُهُمْ فَدَعَوْتُهُمْ، فَأَقْبَلُوْا، فَاسْتَأْذَنُوْا، فَأَذِنَ لَهُمْ، فَدَخَلُوْا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۶۷۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں آپ کے گھر میں داخل ہوا۔ آپ نے ایک پیالے میں دودھ پایا۔ آپ نے فرمایا' ابوہریرہ! اہل صفہ کے پاس جاؤ' انہیں میری طرف سے دعوت دو چنانچہ میں ان کے پاس گیا اور میں نے انہیں دعوت دی' وہ آئے' انہوں نے اجازت طلب کی۔ آپ نے انہیں اجازت عطا کی' وہ داخل ہو گئے (بخاری)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٤٦٧١ - (٥) عَنْ كَلَدَةَ بْنِ حَنْبَلٍ: أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَعَثَ بِلَبَنٍ أَوْ جِدَايَةٍ ـــ وَضَغَابِيْسَ ـــ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، وَالنَّبِيُّ ﷺ بِأَعْلَى الْوَادِيْ، قَالَ: فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ

وَلَمْ اُسَلِّمْ وَلَمْ اَسْتَأْذِنْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «ارْجِعْ، فَقُلْ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَاَدْخُلُ!». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوٗدَ.

دوسری فصل

۴۶۷۱: کلدہ بن حنبل بیان کرتے ہیں کہ صفوان بن اُمیہ رضی اللہ عنہ نے دودھ یا ہرن کا بچہ اور ککڑی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجی جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وادی کے اوپر کی جانب تھے۔ راوی نے بیان کیا کہ میں آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے سلام کہا اور نہ اجازت طلب کی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' واپس جاؤ اور السلام علیکم* کہہ کر پوچھو کہ کیا میں داخل ہو جاؤں؟ (ترمذی' ابوداؤد)

وضاحت: ترمذی کی سند میں سُفیان بن وکیع راوی متکلم فیہ ہے جبکہ ابوداؤد اور مُسندِ احمد کی سند صحیح ہے۔
(میزان الاعتدال جلد۲ صفحہ۱۷۳' تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۲۸۶)

۴۶۷۲ - (۶) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ فَجَاءَ مَعَ الرَّسُوْلِ، فَاِنَّ ذٰلِكَ لَهٗ اِذْنٌ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ. وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهٗ، قَالَ: «رَسُوْلُ الرَّجُلِ اِلَى الرَّجُلِ اِذْنُهٗ».

۴۶۷۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کسی شخص کو دعوت دی جائے اور وہ قاصد کے ساتھ ہی آ جائے تو یہی اس کی اجازت ہے (ابوداؤد) اور ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے۔ آپؐ نے فرمایا' کسی شخص کا دوسرے شخص کی طرف قاصد بھیجنا' اس کو اجازت دینا ہے۔

۴۶۷۳ - (۷) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَتٰى بَابَ قَوْمٍ لَمْ يَسْتَقْبِلِ الْبَابَ مِنْ تِلْقَاءِ وَجْهِهٖ، وَلٰكِنْ مِنْ رُّكْنِهِ الْاَيْمَنِ اَوِ الْاَيْسَرِ فَيَقُوْلُ: «اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ» وَذٰلِكَ اَنَّ الدُّوْرَ لَمْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا سُتُوْرٌ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ.

وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَنَسٍ، قَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ: «اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ» فِيْ «بَابِ الضِّيَافَةِ».

۴۶۷۳: عبداللہ بن بُسر بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی قوم کے دروازے پر جاتے تو دروازے کے بالکل سامنے نہ کھڑے ہوتے بلکہ دروازے کے دائیں یا بائیں جانب کھڑے ہوتے اور السلام علیکم' السلام علیکم فرماتے۔ اس کا سبب یہ تھا کہ اُن دنوں دروازوں پر پردے نہیں ہوتے تھے۔ (ابوداؤد) اور انس رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کہ آپؐ نے "السلام علیکم ورحمۃُ اللہ" کہا' کا ذکر بابُ الضّیافہ میں ہو چکا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٤٦٧٤ - (٨) عَنْ عَطَاءٍ، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: أَسْتَأْذِنُ عَلَى أُمِّيْ؟ فَقَالَ: «نَعَمْ» فَقَالَ الرَّجُلُ: إِنِّي مَعَهَا فِي الْبَيْتِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِسْتَأْذِنْ عَلَيْهَا» فَقَالَ الرَّجُلُ: إِنِّي خَادِمُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِسْتَأْذِنْ عَلَيْهَا أَتُحِبُّ أَنْ تَرَاهَا عُرْيَانَةً؟» قَالَ: لَا. قَالَ: «فَاسْتَأْذِنْ عَلَيْهَا» . . . رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا.

تیسری فصل

۴۶۷۴: عطاء رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا میں اپنی والدہ کے ہاں جانے سے پہلے اجازت طلب کروں؟ آپؐ نے اثبات میں جواب دیا۔ اس شخص نے دریافت کیا' میں تو اس کے ساتھ گھر میں رہتا ہوں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' پھر بھی اس سے اجازت طلب کر۔ اس شخص نے عرض کیا' میں تو اپنی والدہ کا خادم ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس کے پاس جانے سے پہلے اس سے اجازت حاصل کر۔ کیا تو پسند کرتا ہے کہ تو اپنی والدہ کو برہنہ دیکھے؟ اس نے نفی میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا' تو اس سے اجازت طلب کر کے جا (امام مالک نے اسے مرسلاً بیان کیا ہے)

٤٦٧٥ - (٩) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ لِيْ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مَدْخَلٌ بِاللَّيْلِ، وَمَدْخَلٌ بِالنَّهَارِ، فَكُنْتُ إِذَا دَخَلْتُ بِاللَّيْلِ، يَتَنَحْنَحُ لِيْ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

۴۶۷۵: علی رضی اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک مرتبہ رات کو اور ایک مرتبہ دن کو جاتا۔ جب میں رات کو جاتا تو آپ میرے لئے کھانستے تھے (نسائی)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے' سند کا دارو مدار عبداللہ بن نجی پر ہے۔ امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ یہ راوی ناقابلِ اعتبار ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۵۱۳)

٤٦٧٦ - (١٠) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا تَأْذَنُوْا لِمَنْ لَمْ يَبْدَأْ بِالسَّلَامِ» رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ».

۴۶۷۶: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص ابتداءً سلام کے ساتھ نہ کرے اسے اجازت نہ دو (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: علامہ ذہبیؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی سند میں بعض رُواۃ غیر معروف ہیں۔

(تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۸۷)

بَابُ المُصَافَحَةِ وَالمُعَانَقَةِ

(مُصافحہ اور مُعانقہ کرنا)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٤٦٧٧ - (١) عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: قُلْتُ لِاَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَكَانَتِ الْمُصَافَحَةُ فِيْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل

۴۶۷۷: قتادہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا' کیا رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ مصافحہ کیا کرتے تھے؟ اُنہوں نے اثبات میں جواب دیا (بخاری)

٤٦٧٨ - (٢) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَبَّلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَعِنْدَهُ الْاَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ. فَقَالَ الْاَقْرَعُ: اِنَّ لِيْ عَشْرَةً مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ مِنْهُمْ اَحَدًا، فَنَظَرَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، ثُمَّ قَالَ: «مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ: «اَثَمَّ لُكَعُ» فِيْ «بَابِ مَنَاقِبِ اَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ ﷺ وَعَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ» اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى.

وَذُكِرَ حَدِيْثُ اُمِّ هَانِئٍ فِيْ «بَابِ الْاَمَانِ».

۴۶۷۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسنؓ بن علیؓ کا بوسہ لیا۔ آپؐ کے پاس اَقرع بن حابس (بیٹھا ہوا) تھا۔ اس نے کہا' میرے دس لڑکے ہیں میں نے ان میں سے کبھی کسی کا بوسہ نہیں لیا۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کی جانب دیکھا۔ پھر فرمایا' جو شخص کسی پر رحم نہیں کرتا اُس پر رحم نہیں کیا جائے گا (بخاری' مسلم)

اور ہم عنقریب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث "اَثَمَّ لُکَعُ" انشاء اللہ اہل بیت کے مناقب میں بیان کریں گے اور اُمِّ ہانیؓ سے مروی حدیث بابُ الامان کے تحت ذکر کی گئی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

٤٦٧٩ - (٣) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَافَحَانِ، إِلَّا غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ أَنْ يَتَفَرَّقَا» . . . رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

وَفِيْ رِوَايَةِ أَبِيْ دَاوُدَ، قَالَ: «إِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ فَتَصَافَحَا، وَحَمِدَا اللهَ وَاسْتَغْفَرَاهُ، غُفِرَ لَهُمَا».

دوسری فصل

۴۶۷۹: براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' دو مسلمان جب ملتے ہیں اور باہم مصافحہ کرتے ہیں تو ان کے الگ ہونے سے پہلے ان کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

(احمد' ترمذی' ابن ماجہ)

اور ابوداؤد کی روایت میں ہے۔ آپ نے فرمایا' جب دو مسلمان ملاقات کے وقت مصافحہ کرتے ہیں اور اللہ کی حمد و ثنا بیان کرتے ہیں اور اللہ سے مغفرت طلب کرتے ہیں تو ان دونوں کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں اَجلح راوی ضعیف ہے' اس کا مکمل نام یحییٰ بن عبداللہ کندی ہے (الجرح والتعدیل جلد۹ صفحہ۱۶۷' میزان الاعتدال جلد۳ صفحہ۲۸۸' تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۲۸۸)

٤٦٨٠ - (٤) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اَلرَّجُلُ مِنَّا يَلْقَى أَخَاهُ أَوْ صَدِيْقَهُ، أَيَنْحَنِيْ لَهُ؟ قَالَ: «لَا». قَالَ: أَفَيَلْتَزِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ؟ قَالَ: «لَا». قَالَ: أَفَيَأْخُذُ بِيَدِهِ وَيُصَافِحُهُ؟ قَالَ: «نَعَمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۶۸۰: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ہم میں سے ایک شخص اپنے بھائی یا اپنے دوست سے ملتا ہے۔ کیا وہ اس کے سامنے جھکے؟ آپ نے نفی میں جواب دیا۔ اس شخص نے دریافت کیا' کیا اس سے معانقہ اور مصافحہ کرے؟ آپ نے نفی میں جواب دیا۔ اس نے پوچھا' کیا اس کے ہاتھ کو پکڑے اور مصافحہ کرے؟ آپ نے اس کی اجازت دی (ترمذی)

وضاحت: علامہ البانی نے اس حدیث کے تمام طرق کو احادیث صحیحہ میں جمع کیا ہے۔

(مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۳ صفحہ۱۳۲۷)

٤٦٨١ - (٥) وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: «تَمَامُ عِيَادَةِ الْمَرِيْضِ أَنْ يَضَعَ أَحَدُكُمْ يَدَهُ عَلَى جَبْهَتِهِ، أَوْ عَلَى يَدِهِ، فَيَسْأَلُهُ: كَيْفَ هُوَ؟ وَتَمَامُ تَحِيَّاتِكُمْ بَيْنَكُمُ الْمُصَافَحَةُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَضَعَّفَهُ.

۴۶۸۱: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بیمار کی مکمل تیمارداری یہ ہے کہ تم میں سے ایک شخص اپنا ہاتھ اس کی پیشانی یا اس کے ہاتھ پر رکھے اور اس سے اس کی حالت دریافت کرے۔ اور تمہارا مکمل سلام مصافحہ کرنا ہے (احمد' ترمذی)
امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔

٤٦٨٢ - (٦) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَدِمَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ الْمَدِيْنَةَ وَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِيْ بَيْتِيْ، فَاَتَاهُ فَقَرَعَ الْبَابَ، فَقَامَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عُرْيَانًا يَجُرُّ ثَوْبَهُ، وَاللهِ مَا رَاَيْتُهُ عُرْيَانًا قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ — ، فَاعْتَنَقَهُ وَقَبَّلَهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۶۸۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ زیدؓ بن حارثہ' مدینہ منورہ میں آئے جبکہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تھے۔ وہ آئے' انہوں نے دروازے پر دستک دی تو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ننگے بدن ہی ان کی جانب چل دیئے' آپؐ اپنے کپڑوں کو گھسیٹ رہے تھے۔ اللہ کی قسم! اس سے پہلے اور اس کے بعد میں نے کبھی رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ننگے بدن نہیں دیکھا۔ آپؐ نے اس کے ساتھ معانقہ کیا اور اس کا بوسہ لیا (ترمذی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں ابراہیم بن یحییٰ راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد۱ صفحہ۷۰' ضعیف ترمذی صفحہ۳۲۶)

٤٦٨٣ - (٧) وَعَنْ اَيُّوْبَ بْنِ بُشَيْرٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ عَنَزَةَ، اَنَّهُ قَالَ: قُلْتُ لِاَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُصَافِحُكُمْ اِذَا لَقِيْتُمُوْهُ؟ قَالَ: مَا لَقِيْتُهُ قَطُّ اِلَّا صَافَحَنِيْ، وَبَعَثَ اِلَيَّ ذَاتَ يَوْمٍ وَلَمْ اَكُنْ فِيْ اَهْلِيْ، فَلَمَّا جِئْتُ اُخْبِرْتُ، فَاَتَيْتُهُ وَهُوَ عَلٰى سَرِيْرٍ، فَالْتَزَمَنِيْ، فَكَانَتْ تِلْكَ اَجْوَدَ وَاَجْوَدَ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۴۶۸۳: ایوب بن بُشیر عنزہ قبیلہ کے ایک شخص سے بیان کرتے ہیں' اس نے بیان کیا کہ میں نے ابوذرؓ سے دریافت کیا جب تم رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کیا کرتے تھے تو کیا آپؐ تم سے مُصافحہ کیا کرتے تھے؟ اس نے بیان کیا کہ میں جب بھی آپؐ سے ملا تو آپؐ نے مجھ سے مُصافحہ کیا اور ایک دن آپؐ نے میری جانب پیغام بھیجا لیکن میں گھر پر نہ تھا۔ جب میں گھر آیا تو مجھے بتایا گیا چنانچہ میں آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ چارپائی پر تشریف فرما تھے۔ آپؐ نے میرے ساتھ مُعانقہ کیا' آپؐ کے معانقہ کے کیا کہنے؟ بہت عمدہ تھا (ابوداؤد)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں عبداللہ نامی ایک راوی مجہول ہے (تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۲۸۸' ضعیف ابوداؤد صفحہ۵۰۳)

٤٦٨٤ - (٨) وَعَنْ عِكْرَمَةَ بْنِ أَبِي جَهْلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ جِئْتُهُ: «مَرْحَبًا بِالرَّاكِبِ الْمُهَاجِرِ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۶۸۴: عکرمہ بن ابی جہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جس روز میں آپؐ کے پاس آیا۔ آپؐ نے (مجھے دیکھتے ہی) فرمایا، اس مہاجر سوار کو مرحبا کہتا ہوں (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں موسیٰ بن مسعود راوی ضعیف ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۸۹)

٤٦٨٥ - (٩) وَعَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ - قَالَ: بَيْنَمَا هُوَ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ - وَكَانَ فِيهِ مِزَاحٌ - بَيْنَا يُضْحِكُهُمْ - فَطَعَنَهُ النَّبِيُّ ﷺ فِي خَاصِرَتِهِ بِعُودٍ، فَقَالَ: أَصْبِرْنِي -. قَالَ: «اصْطَبِرْ» - . قَالَ: إِنَّ عَلَيْكَ قَمِيصًا وَلَيْسَ عَلَيَّ قَمِيصٌ، فَرَفَعَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ قَمِيصِهِ، فَاحْتَضَنَهُ وَجَعَلَ يُقَبِّلُ كَشْحَهُ - قَالَ: إِنَّمَا أَرَدْتُ هٰذَا يَا رَسُولَ اللهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۶۸۵: اُسید بن حُضیر انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن وہ لوگوں سے باتیں کر رہا تھا اور اس کا مزاج مزاحیہ تھا جب وہ اس طرح لوگوں کو ہنسا رہا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے پہلو میں ایک لکڑی سے چوکا دیا۔ اس نے کہا، مجھے قصاص دیں۔ آپؐ نے فرمایا، قصاص لے لے۔ اس نے کہا، آپؐ نے قمیص پہن رکھی ہے جبکہ میرے بدن پر قمیص نہ تھی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قمیص اوپر اٹھائی۔ وہ شخص آپؐ کے ساتھ لپٹ گیا اور آپؐ کے پہلو کو بوسے دینے لگا۔ اس نے بیان کیا، اے اللہ کے رسول! بس میرا مقصد تو یہ تھا (ابوداؤد)

٤٦٨٦ - (١٠) وَعَنِ الشَّعْبِيِّ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَلَقَّى جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، فَالْتَزَمَهُ وَقَبَّلَ مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ» مُرْسَلًا.

وَفِي بَعْضِ نُسَخِ «الْمَصَابِيحِ»: وَفِي «شَرْحِ السُّنَّةِ» عَنِ الْبَيَاضِيِّ مُتَّصِلًا.

۴۶۸۶: شعبی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جعفر بن ابوطالب سے ملاقات کی آپؐ نے اس کے ساتھ معانقہ کیا اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ (ابوداؤد) بیہقی شُعَب الایمان میں یہ روایت مرسل ہے جبکہ مصابیح کے بعض نسخوں میں شرح السنۃ اور "بیاضی" سے یہ روایت متصل مذکور ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے، بیاضی سے مراد بنو بیاضہ بن عامر کا فرد ہے اور وہ صحابی ہے، اس کا نام عبداللہ بن جابر انصاری ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۵۱۳، تنقیح الرواۃ جلد صفحہ ۲۸۹)

٤٦٨٧ - (١١) وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فِي قِصَّةِ رُجُوعِهِ مِنْ أَرْضِ

الْحَبْشَةِ، قَالَ: فَخَرَجْنَا حَتّٰى اَتَيْنَا الْمَدِيْنَةَ، فَتَلَقَّانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاعْتَنَقَنِيْ ثُمَّ قَالَ: «مَا اَدْرِيْ: اَنَا بِفَتْحِ خَيْبَرَ اَفْرَحُ، اَمْ بِقُدُوْمِ جَعْفَرٍ؟». وَوَافَقَ ذٰلِكَ فَتْحَ خَيْبَرَ. رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۴۶۸۷: جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم مدینہ منورہ آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ معانقہ کیا بعد ازاں آپؐ نے فرمایا' میں نہیں جانتا کہ میں خیبر فتح ہونے پر زیادہ خوش ہوں یا جعفرؓ کے آنے کی وجہ سے زیادہ خوش ہوں۔ اتفاق سے جعفرؓ کا آنا فتح خیبر کے دنوں میں تھا (شرح السنۃ)

٤٦٨٨ - (١٢) وَعَنْ زَارِعٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَكَانَ فِيْ وَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ، قَالَ: لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ، فَجَعَلْنَا نَتَبَادَرُ مِنْ رَوَاحِلِنَا، فَنُقَبِّلُ يَدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَرِجْلَهُ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۴۶۸۸: زارع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ وہ عبدالقیس کے وفد میں تھا۔ اس نے بیان کیا کہ جب ہم مدینہ منورہ آئے تو ہم جلدی جلدی اپنی سواریوں سے اُترے اور ہم نے آپؐ کے ہاتھ اور پاؤں کو بوسہ دیا (ابوداؤد)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں اُمّ ابان بنت وازع راویہ مقبول ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۸۹' ضعیف ابوداؤد صفحہ ۵۱۵)

٤٦٨٩ - (١٣) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا رَاَيْتُ اَحَدًا كَانَ اَشْبَهَ سَمْتًا وَهَدْيًا وَدَلًّا - وَفِيْ رِوَايَةٍ: حَدِيْثًا وَكَلَامًا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ فَاطِمَةَ، كَانَتْ اِذَا دَخَلَتْ عَلَيْهِ، قَامَ اِلَيْهَا، فَاَخَذَ بِيَدِهَا فَقَبَّلَهَا وَاَجْلَسَهَا فِيْ مَجْلِسِهِ، وَكَانَ اِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا، قَامَتْ اِلَيْهِ، فَاَخَذَتْ بِيَدِهِ فَقَبَّلَتْهُ وَاَجْلَسَتْهُ فِيْ مَجْلِسِهَا. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۴۶۸۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے کسی ایسے شخص کو نہیں دیکھا جو اخلاق و عادات' اور ایک روایت میں ہے کہ گفتگو اور کلام کے لحاظ سے فاطمہؓ سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مشابہت رکھتا ہو۔ جب وہ آپؐ کے پاس آتیں تو آپؐ اس کے لئے کھڑے ہو جاتے' اس کا ہاتھ پکڑتے' اس کا بوسہ لیتے اور اسے اپنے بیٹھنے کی جگہ پر بٹھاتے اور جب آپؐ اس کے ہاں تشریف لے جاتے تو وہ آپؐ کے لئے کھڑی ہو جاتیں' آپؐ کا ہاتھ پکڑتیں' اس کا بوسہ لیتیں اور آپؐ کو اپنی جگہ پر بٹھاتیں (ابوداؤد)

٤٦٩٠ - (١٤) وَعَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَوَّلَ مَا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ، فَاِذَا عَائِشَةُ اِبْنَتُهُ مُضْطَجِعَةٌ، قَدْ اَصَابَهَا حُمّٰى، فَاَتَاهَا اَبُوْ بَكْرٍ، فَقَالَ: كَيْفَ اَنْتِ يَا بُنَيَّةُ؟ وَقَبَّلَ خَدَّهَا. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۴۶۹۰: براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ابوبکرؓ کے ساتھ ان کے گھر گیا جبکہ وہ ابھی ابھی مدینہ منورہ

آئے تھے' ان کی بیٹی عائشہؓ لیٹی ہوئی تھیں' ان کو بخار چڑھا ہوا تھا۔ ابوبکرؓ ان کے پاس گئے اور استفسار کیا' اے بیٹی! تیرا کیا حال ہے؟ اور ان کا رُخسار چوم لیا (ابوداؤد)

٤٦٩١ - (١٥) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِصَبِيٍّ، فَقَبَّلَهُ، فَقَالَ: «أَمَا إِنَّهُمْ مَبْخَلَةٌ مَجْبَنَةٌ، وَإِنَّهُمْ لَمِنْ رَيْحَانِ اللهِ». رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۴۶۹۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک بچہ لایا گیا۔ آپؐ نے اس کا بوسہ لیا اور فرمایا' خبردار! بلاشبہ بچے بخل اور بزدلی کا باعث ہوتے ہیں۔ بلاشبہ بچے عطیۂ خداوندی ہیں (شرح السنۃ)

وضاحت: اس حدیث کی سند معلوم نہیں ہو سکی۔ تاہم بعد میں آنے والی حدیث کا مفہوم بھی یہی ہے اور وہ صحیح ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۸۹)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٤٦٩٢ - (١٦) عَنْ يَعْلَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ حَسَنًا وَحُسَيْنًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ اِسْتَبَقَا إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَضَمَّهُمَا إِلَيْهِ، وَقَالَ: «إِنَّ الْوَلَدَ مَبْخَلَةٌ مَجْبَنَةٌ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

تیسری فصل

۴۶۹۲: یعلیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حسنؓ اور حسینؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب دوڑتے ہوئے گئے۔ آپؐ نے ان دونوں کو اپنے ساتھ چمٹا لیا اور فرمایا' بلاشبہ بچے بخل اور بزدلی کا باعث ہوتے ہیں (احمد)

٤٦٩٣ - (١٧) وَعَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: «تَصَافَحُوْا، يَذْهَبِ الْغِلُّ، وَتَهَادَوْا، تَحَابُّوْا وَتَذْهَبِ الشَّحْنَاءُ». رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا.

۴۶۹۳: عطاء خراسانی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مُصافحہ کیا کرو' یہ بغض اور کینہ کو دور کرتا ہے اور آپس میں تحائف دیا کرو' اس سے محبت اجاگر ہوگی اور دشمنی ختم ہوگی۔
(مالک نے اسے مرسلاً بیان کیا)

٤٦٩٤ - (١٨) وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ صَلَّى أَرْبَعًا قَبْلَ الْهَاجِرَةِ، فَكَأَنَّمَا صَلَّاهُنَّ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ، وَالْمُسْلِمَانِ إِذَا تَصَافَحَا لَمْ يَبْقَ بَيْنَهُمَا ذَنْبٌ إِلَّا سَقَطَ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيْمَانِ».

۴۶۹۴: براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے

دوپہر سے پہلے چار رکعت نفل ادا کرے گویا اس نے انہیں لیلۃُ القدر میں ادا کیا اور جب دو مسلمان باہم مصافحہ کرتے ہیں تو ان کے سب گناہ گر جاتے ہیں (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند معلوم نہیں ہو سکی البتہ طبرانی اوسط میں اس جیسے مضمون کی حدیث موجود ہے' جس کی سند ضعیف ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۹۰)

بَابُ الْقِيَامِ

(کسی شخص کی آمد پر کھڑے ہونا)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٤٦٩٥ ـ (١) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ بَنُوْ قُرَیْظَةَ عَلٰی حُکْمِ سَعْدٍ، بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَیْهِ، وَکَانَ قَرِیْبًا مِّنْهُ، فَجَاءَ عَلٰی حِمَارٍ، فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْمَسْجِدِ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِلْاَنْصَارِ: «قُوْمُوْا اِلٰی سَیِّدِکُمْ»... مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ. وَمَضَی الْحَدِیْثُ بِطُوْلِهٖ فِیْ «بَابِ حُکْمِ الْاُسَرَاءِ».

پہلی فصل

۴۶۹۵: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بنو قریظہ نے سعدؓ کا فیصلہ تسلیم کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعدؓ کی طرف پیغام بھیجا اور وہ آپؐ کے نزدیک ہی تھے' وہ گدھے پر سوار ہو کر آئے' جب وہ مسجد نبویؐ کے قریب آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو حکم دیا کہ وہ اپنے سردار کو اتارنے کے لئے کھڑے ہو جائیں (بخاری' مسلم)

تفصیل کے ساتھ یہ حدیث قیدیوں کے احکام کے باب میں ذکر ہو چکی ہے۔

وضاحت: سعدؓ بن معاذ زخمی ہونے کی وجہ سے بیمار تھے اس لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو حکم دیا کہ وہ انہیں سواری سے اتاریں۔ وگرنہ کسی شخص کی آمد پر کھڑے ہونا شرعاً جائز نہیں۔ جیساکہ دوسری فصل میں انسؓ سے مروی حدیث اس بات پر دلالت کر رہی ہے' یہ قیام متنازع فیہ نہ تھا۔ متنازع فیہ قیام وہ ہے جو عجمیوں کے ہاں مروج ہے۔ البتہ اگر کوئی شخص سفر سے آئے یا حاکم وقت اپنے منصب کے لئے آئے تو اس کے لئے کھڑے ہونا ناجائز نہیں۔ اسی طرح کسی شخص کو مبارکباد دینے کیلئے یا کسی معذور کی اعانت کیلئے یا مجلس میں وسعت پیدا کرنے کیلئے کھڑے ہونا درست ہے۔ مقصود یہ ہے کہ بطور تعظیم کے قیام ناجائز اور بطور تکریم کے جائز ہے۔ (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۹۰)

٤٦٩٦ ـ (٢) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: «لَا یُقِیْمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَّجْلِسِهٖ ثُمَّ یَجْلِسُ فِیْهِ، وَلٰکِنْ تَفَسَّحُوْا وَتَوَسَّعُوْا». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۴۶۹۶ : ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا' کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو اس کی جگہ سے نہ اٹھائے کہ خود وہاں بیٹھ جائے البتہ مجلسوں میں فراخی اور توسیع اختیار کرو (بخاری' مسلم)

٤٦٩٧ - (٣) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۶۹۷ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑا ہوا پھر واپس آگیا تو وہاں بیٹھنے کا زیادہ حقدار وہی ہے (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

٤٦٩٨ - (٤) **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمْ يَكُنْ شَخْصٌ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَكَانُوا إِذَا رَأَوْهُ لَمْ يَقُومُوا، لِمَا يَعْلَمُونَ مِنْ كَرَاهِيَتِهِ لِذٰلِكَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

دوسری فصل

۴۶۹۸ : انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ کو رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کوئی شخص محبوب نہ تھا لیکن صحابہ کرامؓ جب آپؐ کو دیکھتے تو وہ آپؐ کیلئے کھڑے نہیں ہوتے تھے۔ اس لئے کہ وہ جانتے تھے کہ آپؐ ان کے کھڑے ہونے کو مکروہ جانتے تھے (ترمذی)
اور امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے۔

٤٦٩٩ - (٥) **وَعَنْ** مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَتَمَثَّلَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَاماً — فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۴۶۹۹ : معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص کو یہ بات اچھی لگتی ہے کہ لوگ اس کے سامنے کھڑے رہیں تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے (ترمذی' ابوداؤد)

٤٧٠٠ - (٦) **وَعَنْ** أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مُتَّكِئاً عَلَى عَصًا، فَقُمْنَا لَهُ فَقَالَ: «لَا تَقُومُوا كَمَا يَقُومُ الْأَعَاجِمُ يُعَظِّمُ بَعْضُهَا بَعْضاً». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۷۰۰ : ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر سے تشریف لائے۔ آپؐ نے لاٹھی پر ٹیک لگا رکھی تھی' ہم آپؐ کے احترام میں کھڑے ہو گئے۔ آپؐ نے حکم دیا کہ تم عجمیوں کی طرح نہ کھڑے ہوا کرو جو تعظیماً کھڑے ہوتے ہیں (ابوداؤد)

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۳۳۲)

٤٧٠١ - (٧) وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ، قَالَ: جَاءَنَا اَبُوْبَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ شَهَادَةٍ فَقَامَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ مَجْلِسِهِ، فَاَبٰى اَنْ يَجْلِسَ فِيْهِ، وَقَالَ: اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ ذَا، وَنَهَى النَّبِيُّ ﷺ اَنْ يَمْسَحَ الرَّجُلُ يَدَهُ بِثَوْبِ مَنْ لَمْ يَكْسُهُ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

۴۷۰۱: سعید بن ابی الحسن بیان کرتے ہیں کہ ایک گواہی کے سلسلے میں ہمارے پاس ابوبکرہؓ تشریف لائے تو ایک شخص ان کی آمد پر اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔ ابوبکرہؓ نے اس جگہ بیٹھنے سے انکار کر دیا اور انہوں نے بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے بھی منع فرمایا ہے کہ کوئی شخص اپنا ہاتھ اس شخص کے لباس کے ساتھ صاف کرے جس کو اس نے نہیں پہنایا (ابوداؤد)

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۴۷۷)

٤٧٠٢ - (٨) وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا جَلَسَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ. فَقَامَ، فَاَرَادَ الرُّجُوْعَ، نَزَعَ نَعْلَهُ اَوْ بَعْضَ مَا يَكُوْنُ عَلَيْهِ، فَيَعْرِفُ ذٰلِكَ اَصْحَابُهُ فَيَثْبُتُوْنَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

۴۷۰۲: ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تشریف فرما ہوتے اور ہم آپؐ کے گرد بیٹھے ہوتے۔ آپؐ کھڑے ہوتے لیکن پھر واپس آنے کا ارادہ ہوتا تو اپنا جوتا یا اپنی کوئی چیز اتار کر وہیں چھوڑ جاتے۔ صحابہ کرامؓ اس بات کو معلوم کر کے بیٹھے رہتے تھے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے' کعب بن ذہل ایادی راوی کا سماع ابوالدرداء سے ثابت نہیں۔ (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۴۲۰' ضعیف ابوداؤد صفحہ ۴۷۸)

٤٧٠٣ - (٩) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ اَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَ اثْنَيْنِ اِلَّا بِاِذْنِهِمَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ.

۴۷۰۳: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما' رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' کسی شخص کیلئے درست نہیں کہ وہ دو اشخاص کے درمیان ان کی اجازت کے بغیر گھس کر بیٹھے (ترمذی' ابوداؤد)

٤٧٠٤ - (١٠) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَجْلِسْ بَيْنَ رَجُلَيْنِ اِلَّا بِاِذْنِهِمَا». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

۴۷۰۴: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں' رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' دو اشخاص کے درمیان ان کی اجازت کے بغیر نہ بیٹھو (ابوداؤد)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۴۷۰۵ - (۱۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَجْلِسُ مَعَنَا فِی الْمَسْجِدِ یُحَدِّثُنَا، فَاِذَا قَامَ قُمْنَا قِیَامًا حَتّٰی نَرَاهُ قَدْ دَخَلَ بَعْضَ بُیُوْتِ اَزْوَاجِهٖ.

تیسری فصل

۴۷۰۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ مسجد میں بیٹھتے اور باتیں کرتے اور جب آپؐ کھڑے ہوتے تو ہم بھی کھڑے ہو جاتے یہاں تک کہ ہم ملاحظہ کرتے کہ آپؐ اپنی بیویوں میں سے کسی کے گھر میں داخل ہو گئے ہیں (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے۔(مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۳۳۲)

۴۷۰۶ - (۱۲) وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ فِی الْمَسْجِدِ قَاعِدٌ، فَتَزَحْزَحَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. فَقَالَ الرَّجُلُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ فِی الْمَکَانِ سَعَةً. فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: «اِنَّ لِلْمُسْلِمِ لَحَقًّا اِذَا رَاٰهُ اَخُوْهُ اَنْ یَتَزَحْزَحَ لَهٗ». رَوَاهُمَا الْبَیْهَقِیُّ فِیْ «شُعَبِ الْاِیْمَانِ».

۴۷۰۶: واثلہ بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں گیا جبکہ آپؐ مسجد میں تشریف فرما تھے، رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص کی خاطر اپنی جگہ سے ہٹے لیکن اس شخص نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! جگہ فراخ ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بیشک مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ جب وہ اپنے بھائی کو دیکھے تو اس کیلئے اپنی جگہ سے ذرا ہٹ جائے (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے۔(مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۳۳۳)

بَابُ الْجُلُوسِ وَالنَّوْمِ وَالْمَشْيِ

بیٹھنے' سونے اور چلنے پھرنے کے آداب

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۴۷۰۷ - (۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِفِنَاءِ الْكَعْبَةِ مُحْتَبِيًا بِيَدَيْهِ ـ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل

۴۷۰۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' میں نے کعبہ کرمہ کے صحن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اپنے دونوں ہاتھوں کے ساتھ گوٹھ مار کر بیٹھے ہوئے تھے (بخاری)

۴۷۰۸ - (۲) وَعَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ مُسْتَلْقِيًا وَاضِعًا اِحْدٰى قَدَمَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى ـ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۷۰۸: عباد بن تمیم رضی اللہ عنہ اپنے چچا سے بیان کرتے ہیں' اس نے بتایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں دیکھا' آپ چت لیٹے ہوئے تھے۔ آپ نے اپنا ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھا ہوا تھا (بخاری' مسلم)

۴۷۰۹ - (۳) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَّرْفَعَ الرَّجُلُ اِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى وَهُوَ مُسْتَلْقٍ عَلٰى ظَهْرِهٖ ـ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۷۰۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کہ کوئی شخص اپنے ایک پاؤں کو دوسرے پاؤں پر رکھے جبکہ وہ پیٹھ کے بل چت لیٹا ہو (مسلم)

وضاحت: یہ ممانعت تہبند باندھنے والے کے حق میں ہے تاکہ شرمگاہ سے کپڑا ادھر ادھر نہ ہو جائے (واللہ اعلم)

۴۷۱۰ - (۴) وَعَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا يَسْتَلْقِيَنَّ اَحَدُكُمْ ثُمَّ يَضَعُ اِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۷۱۰: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں سے کوئی شخص چت لیٹ کر اپنے ایک پاؤں کو دوسرے پاؤں پر نہ رکھے (مسلم)

۴۷۱۱ - (۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «بَيْنَمَا رَجُلٌ يَتَبَخْتَرُ فِي بُرْدَيْنِ وَقَدْ أَعْجَبَتْهُ نَفْسُهُ، خُسِفَ بِهِ الْأَرْضُ، فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۷۱۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ایک دفعہ ایک شخص دو چادریں زیب تن کیے فخر کے ساتھ چل رہا تھا' وہ اس حالت پر بہت نازاں تھا۔ اسے زمین میں دھنسا دیا گیا۔ وہ قیامت کے دن تک زمین میں دھنستا چلا جائے گا (بخاری' مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

۴۷۱۲ - (۶) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ مُتَّكِئًا عَلَى وِسَادَةٍ عَلَى يَسَارِهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل

۴۷۱۲: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' آپ تکیہ پر بائیں ہاتھ کی ٹیک لگائے ہوئے تھے (ترمذی)

۴۷۱۳ - (۷) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا جَلَسَ فِي الْمَسْجِدِ احْتَبَى بِيَدَيْهِ. رَوَاهُ رَزِينٌ.

۴۷۱۳: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں تشریف فرما ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کے ساتھ گوٹھ مارتے تھے (رزین)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں عبداللہ بن ابراہیم مدنی راوی منکر الحدیث ہے (میزان الاعتدال جلد۲ صفحہ۳۸۸' تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۲۹۳)

۴۷۱۴ - (۸) وَعَنْ قَيْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّهَا رَأَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ وَهُوَ قَاعِدٌ الْقُرْفُصَاءَ. قَالَتْ: فَلَمَّا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ الْمُتَخَشِّعَ أُرْعِدْتُ مِنَ الْفَرَقِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۷۱۴: قیلہ بنت مخرمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں دیکھا' آپ گوٹھ مار کر بیٹھے ہوئے تھے اس نے بیان کیا کہ جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خشوع کی

حالت میں دیکھا تو ڈر کی وجہ سے مجھ پر کپکپی طاری ہو گئی (ابوداؤد)

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۴۹۹)

٤٧١٥ - (٩) **وَعَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ تَرَبَّعَ فِيْ مَجْلِسِهِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَسْنَاءَ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۴۷۱۵: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی نماز سے فارغ ہوتے تو اسی جگہ چوکڑی مار کر بیٹھ جاتے یہاں تک کہ سورج اچھی طرح نکل آتا (ابوداؤد)

٤٧١٦ - (١٠) **وَعَنْ** أَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا عَرَّسَ بِلَيْلٍ اِضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ، وَإِذَا عَرَّسَ قُبَيْلَ الصُّبْحِ نَصَبَ ذِرَاعَهُ وَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلٰى كَفِّهِ - . رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۴۷۱۶: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں رات کے وقت آرام کرنے کے لئے اترتے تو دائیں جانب لیٹتے تھے اور جب فجر سے ذرا پہلے آرام کے لئے اترتے تو اپنی کلائی کو کھڑا کرتے اور اپنا سر اپنی ہتھیلی پر رکھتے تھے (شرح السنہ)

٤٧١٧ - (١١) **وَعَنْ** بَعْضِ آلِ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَ: كَانَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ نَحْوًا مِمَّا يُوْضَعُ فِيْ قَبْرِهِ، وَكَانَ الْمَسْجِدُ عِنْدَ رَأْسِهِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۴۷۱۷: ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے خاندان کے کسی فرد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر اس طرح بچھایا جاتا جس طرح میت کو قبر میں رکھا جاتا ہے اور آپ کی جائے نماز سر کے پاس ہوتی (ابوداؤد)

وضاحت: جب آپ سوتے تو دائیں پہلو کے بل قبلہ رخ لیٹتے جیسا کہ میت کو لحد میں دائیں پہلو کے بل قبلہ رُخ لٹایا جاتا ہے اور جائے نماز اپنے سر کے پاس رکھتے تاکہ تہجد کے وقت سہولت ہو (واللہ اعلم)

٤٧١٨ - (١٢) **وَعَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا مُضْطَجِعًا عَلٰى بَطْنِهِ، فَقَالَ: «إِنَّ هٰذِهِ ضِجْعَةٌ لَا يُحِبُّهَا اللّٰهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۷۱۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ پیٹ کے بل لیٹا ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا اس طرح لیٹنے کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتا (ترمذی)

٤٧١٩ - (١٣) **وَعَنْ** يَعِيْشَ بْنِ طِخْفَةَ بْنِ قَيْسٍ الْغِفَارِيِّ، عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ - قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا مُضْطَجِعٌ مِنَ السَّحَرِ عَلٰى بَطْنِيْ إِذَا رَجُلٌ يُحَرِّكُنِيْ بِرِجْلِهِ فَقَالَ: «إِنَّ هٰذِهِ ضِجْعَةٌ يُبْغِضُهَا اللّٰهُ»، فَنَظَرْتُ فَإِذَا هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۴۷۱۹: یعیش بن طخفہ بن قیس غفاری اپنے والد سے بیان کرتے ہیں' ان کا شمار اصحاب صُفّہ میں تھا۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں پھیپھڑے کی تکلیف کے سبب اپنے پیٹ کے بل لیٹا ہوا تھا' اچانک ایک شخص نے مجھے اپنے پاؤں کے ساتھ خبردار کیا اور بتایا کہ اس طرح لیٹنے کو اللہ تعالیٰ ناپسند جانتا ہے۔ میں نے دیکھا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے (ابوداؤد' ابن ماجہ)

وضاحت: اگر کوئی عذر ہو تو پیٹ کے بل سونا جائز ہے ورنہ نہیں کیونکہ پیٹ کے بل سونے میں دوزخیوں سے مشابہت ہے (واللہ اعلم)

۴۷۲۰ - (۱۴) **وَعَنْ** عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ بَاتَ عَلٰى ظَهْرِ بَيْتٍ لَيْسَ عَلَيْهِ حِجَابٌ - وَفِيْ رِوَايَةٍ: حِجَارٌ - فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ. وَفِيْ «مَعَالِمِ السُّنَنِ» لِلْخَطَّابِيِّ «حِجیٌ».

۴۷۲۰: علی بن شیبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص اپنے گھر کی چھت پر سوتا ہے جبکہ کناروں پر کوئی پردہ نہیں ہے تو وہ اپنی ہلاکت کا خود ذمہ دار ہے (ابوداؤد) اور معالم السنن خطابی میں ہے کہ "جب کوئی پتھر یعنی رکاوٹ نہیں ہے"

۴۷۲۱ - (۱۵) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَّنَامَ الرَّجُلُ عَلٰى سَطْحٍ لَيْسَ بِمَحْجُوْرٍ عَلَيْهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۷۲۱: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ کوئی شخص ایسی چھت پر نہ سوئے' جس کا کوئی پردہ نہیں ہے (ترمذی)

۴۷۲۲ - (۱۶) **وَعَنْ** حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَلْعُوْنٌ عَلٰى لِسَانِ مُحَمَّدٍ ﷺ مَنْ قَعَدَ وَسْطَ الْحَلْقَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ.

۴۷۲۲: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان سے اس شخص پر لعنت کی جو مجلس کے درمیان بیٹھتا ہے (ترمذی' ابوداؤد)

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۳۳۹' ضعیف ترمذی صفحہ ۳۳۰)

۴۷۲۳ - (۱۷) **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «خَيْرُ الْمَجَالِسِ اَوْسَعُهَا». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

۴۷۲۳: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' وہ مجلس بہت بہتر ہے جو فراخ ہے (ابوداؤد)

٤٧٢٤ - (١٨) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ جُلُوسٌ، فَقَالَ: «مَا لِيْ أَرَاكُمْ عِزِيْنَ؟» . رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۴۷۲۴: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے جبکہ آپؐ کے صحابہ کرامؓ تشریف فرما تھے۔ آپؐ نے فرمایا' مجھے کیا ہے؟ میں دیکھ رہا ہوں کہ تم الگ الگ بیٹھے ہو (ابوداؤد)

٤٧٢٥ - (١٩) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي الْفَيْءِ فَقَلَصَ عَنْهُ الظِّلُّ، فَصَارَ بَعْضُهُ فِي الشَّمْسِ، وَبَعْضُهُ فِي الظِّلِّ، فَلْيَقُمْ» ـــ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۴۷۲۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص سائے میں ہو پھر سایہ اس سے ہٹ جائے' اس کا کچھ حصہ دھوپ اور کچھ حصہ سائے میں ہو تو اسے چاہیے کہ وہ سائے میں کھڑا ہو جائے (ابوداؤد)

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۳۴۷)

٤٧٢٦ - (٢٠) وَفِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ» عَنْهُ. قَالَ: «إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي الْفَيْءِ فَقَلَصَ عَنْهُ فَلْيَقُمْ، فَإِنَّهُ مَجْلِسُ الشَّيْطَانِ». هٰكَذَا رَوَاهُ مَعْمَرٌ مَوْقُوْفًا.

۴۷۲۶: اور شرح السنّہ میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپؐ نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص سائے میں ہو اور سایہ اس سے دور ہو جائے تو وہ کھڑا ہو جائے اس لئے کہ یہ شیطان کی مجلس ہے۔ معمر راوی نے اس حدیث کو موقوف بیان کیا ہے۔

٤٧٢٧ - (٢١) وَعَنْ أَبِيْ أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ وَهُوَ خَارِجٌ مِنَ الْمَسْجِدِ، فَاخْتَلَطَ الرِّجَالُ مَعَ النِّسَاءِ فِي الطَّرِيْقِ، فَقَالَ لِلنِّسَاءِ: «اِسْتَأْخِرْنَ فَإِنَّهُ لَيْسَ لَكُنَّ أَنْ تَحْقُقْنَ الطَّرِيْقَ ـــ عَلَيْكُنَّ بِحَافَّاتِ الطَّرِيْقِ». فَكَانَتِ الْمَرْأَةُ تَلْصَقُ بِالْجِدَارِ حَتّٰى إِنَّ ثَوْبَهَا لَيَتَعَلَّقُ بِالْجِدَارِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ».

۴۷۲۷: ابو اُسَید انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہوئے سنا' جب آپؐ مسجد سے باہر تشریف لا رہے تھے (اور) راستے میں مرد عورتوں کے ساتھ خلط ملط تھے۔ آپؐ نے عورتوں سے کہا' تم پرے ہٹ جاؤ' تمہارے لئے درست نہیں کہ تم راستے کے درمیان چلو' تم راستے کے کنارے پر چلو۔ چنانچہ اس کے بعد عورتیں دیوار کے ساتھ لگ کر چلتی تھیں یہاں تک کہ ان کا کپڑا دیواروں

کے ساتھ لگاتا تھا (ابوداؤد' بیہقی شعب الایمان)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابوالیمان رحال راوی مستور اور شداد بن ابی عمرو راوی مجہول ہے۔
(تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۹۵)

٤٧٢٨ ـ (٢٢) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى اَنْ يَّمْشِيَ ـ يَعْنِي الرَّجُلَ ـ بَيْنَ الْمَرْاَتَيْنِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

۴۷۲۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے روکا کہ کوئی مرد دو عورتوں کے درمیان چلے (ابوداؤد)
وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۲۲)

٤٧٢٩ ـ (٢٣) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا اِذَا اَتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ جَلَسَ اَحَدُنَا حَيْثُ يَنْتَهِيْ ــ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.
وَذُكِرَ حَدِيْثَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرٍو فِيْ «بَابِ الْقِيَامِ».
وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ عَلِيٍّ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ فِيْ «بَابِ اَسْمَآءِ النَّبِيِّ ﷺ وَصِفَاتِهِ» اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى.

۴۷۲۹: جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے تو ہم میں سے ہر شخص وہیں بیٹھ جاتا جہاں جگہ ملتی اور عبداللہ بن عمروؓ سے مروی دونوں حدیثیں باب القیام میں ذکر ہو چکی ہیں اور ہم عنقریب علیؓ اور ابوہریرہؓ سے مروی احادیث کو انشاء اللہ "باب اسماء النبی وصفاتہ" میں ذکر کریں گے۔
وضاحت: اس حدیث کی سند میں شریک بن عبداللہ راوی ضعیف ہے (الجرح والتعدیل جلد ۴ صفحہ ۳۶۷' تاریخ بغداد جلد ۹ صفحہ ۲۸۳' میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۷۰' تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۳۵۱' تذکرۃ الحفاظ جلد ۱ صفحہ ۲۳۲)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٤٧٣٠ ـ (٢٤) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ، عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرَّ بِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا جَالِسٌ هٰكَذَا وَقَدْ وَضَعْتُ يَدِي الْيُسْرٰى خَلْفَ ظَهْرِيْ وَاتَّكَاْتُ عَلٰى اَلْيَةِ يَدِيْ ــ قَالَ: «اَتَقْعُدُ قِعْدَةَ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ؟». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

تیسری فصل

۴۷۳۰: عمرو بن شرید اپنے والد سے بیان کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ میرے پاس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گزرے اور میں اس حالت میں بیٹھا ہوا تھا کہ میں نے اپنا بایاں ہاتھ اپنی کمر کے پیچھے رکھا ہوا تھا اور میں نے اپنے ہاتھ کے انگوٹھے کے کنارے پر ٹیک لگا رکھی تھی۔ آپ نے فرمایا' کیا تو ان لوگوں کی طرح بیٹھتا ہے جن پر اللہ کی ناراضگی ہے (ابوداؤد)

وضاحت: "مَغْضُوبِ عَلَيْهِم" سے اصل مراد تو یہود ہیں' ان کے بعد کفار اور مشرکین بھی اس میں شامل ہیں۔ دراصل اس انداز سے بیٹھنا متکبرین کا انداز ہے (واللہ اعلم)

٤٧٣١ - (٢٥) وَعَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرَّ بِيَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَنَا مُضْطَجِعٌ عَلَى بَطْنِيْ فَرَكَضَنِيْ — بِرِجْلِهِ وَقَالَ: «يَا جُنْدُبُ! إِنَّمَا هِيَ ضِجْعَةُ أَهْلِ النَّارِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۴۷۳۱: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے پاس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم گزرے جبکہ میں اپنے پیٹ کے بل لیٹا ہوا تھا۔ آپ نے مجھے اپنے پاؤں کے ساتھ ٹھوکر ماری اور فرمایا' اے جندب! یہ دوزخیوں کا لیٹنا ہے (ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن نعیم راوی مجہول ہے (ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۳۰۲)

بَابُ الْعُطَاسِ وَالتَّثَاؤُبِ

(چھینک مارنے اور جمائی لینے کے آداب)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۴۷۳۲ - (۱) عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ، قَالَ: «اِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ، فَاِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ وَحَمِدَ اللهَ كَانَ حَقًّا عَلٰی كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهُ اَنْ يَّقُوْلَ لَهُ: يَرْحَمُكَ اللهُ. فَاَمَّا التَّثَاؤُبُ فَاِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَاِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ، فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا تَثَاءَبَ ضَحِكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ». رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ. وَفِیْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: «فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَالَ: هَا، ضَحِكَ الشَّيْطَانُ مِنْهُ».

پہلی فصل

۴۷۳۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا' بلاشبہ اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے اور جمائی لینے کو ناپسند جانتا ہے جب کوئی شخص چھینک لے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کے کلمات کہے تو جو مسلمان اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کے کلمات سنے تو وہ "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" کے کلمات سننے کے بعد جواب میں "يَرْحَمُكَ اللهُ" کہے اور جمائی لینا شیطان کی جانب سے ہے' جب تم میں سے کوئی شخص جمائی لیتا ہے تو جس قدر ممکن ہو اسے روکنے کی کوشش کرے جب کوئی شخص جمائی لیتا ہے تو شیطان یہ لفظ سن کر کھلکھلا کر ہنس پڑتا ہے (بخاری)

وضاحت: چھینک مارنا اس بات کی علامت ہے کہ جسم پر بوجھ نہیں ہے' انسان صحت مند ہے اور جمائی لینا اس بات کی علامت ہے کہ معدہ بھرا ہوا ہے اور بدن بوجھل ہے۔ یعنی نشاط نہیں ہے جبکہ عبادت کے لئے نشاط اہم چیز ہے (واللہ اعلم)

۴۷۳۳ - (۲) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلْيَقُلْ لَهُ اَخُوْهُ - اَوْ صَاحِبُهُ -: يَرْحَمُكَ اللهُ. فَاِذَا قَالَ لَهُ: يَرْحَمُكَ اللهُ، فَلْيَقُلْ: يَهْدِيْكُمُ اللهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ». رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

۴۷۳۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص چھینک مارے تو وہ "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" کہے' اس کا بھائی یا اس کا دوست "يَرْحَمُكَ اللهُ" کہے اور اس کے

"يَرْحَمُكَ اللّٰهُ" کہنے پر جواب میں "يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ" کے کلمات کہے یعنی اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت سے نوازے اور تمہارے حالات درست کرے (بخاری)

۴۷۳۴ - (۳) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، فَشَمَّتَ أَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الْآخَرَ. فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! شَمَّتَّ هٰذَا وَلَمْ تُشَمِّتْنِي قَالَ: «إِنَّ هٰذَا حَمِدَ اللّٰهَ، وَلَمْ تَحْمَدِ اللّٰهَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۷۳۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں دو آدمیوں نے چھینک ماری۔ آپؐ نے ان میں سے ایک کی چھینک کا جواب دیا اور دوسرے کی چھینک کا جواب نہیں دیا تو اس شخص نے کہا' اے اللہ کے رسول! آپؐ نے اس کی چھینک کا جواب دیا ہے لیکن میری چھینک کا جواب نہیں دیا؟ آپؐ نے فرمایا' اس نے "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" کہا اور تو نے "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" نہیں کہا (بخاری' مسلم)

۴۷۳۵ - (۴) وَعَنْ أَبِي مُوسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمِّتُوهُ، وَإِنْ لَمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ فَلَا تُشَمِّتُوهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۷۳۵: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپؐ نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص چھینک مارے اور "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" کہے تو تم اس کا جواب دو اور اگر "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" نہ کہے تو تم اس کا جواب نہ دو (مسلم)

۴۷۳۶ - (۵) وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ وَعَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَهُ، فَقَالَ لَهُ: «يَرْحَمُكَ اللّٰهُ» ثُمَّ عَطَسَ أُخْرٰى، فَقَالَ: «اَلرَّجُلُ مَزْكُومٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ أَنَّهُ قَالَ لَهُ فِي الثَّالِثَةِ: «إِنَّهُ مَزْكُومٌ».

۴۷۳۶: سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ ایک شخص نے آپ کے پاس چھینک ماری۔ آپؐ نے اس کے لیے "يَرْحَمُكَ اللّٰهُ" کہا بعدازاں اس نے دوبارہ چھینک ماری تو آپؐ نے فرمایا' یہ شخص زکام والا ہے۔ (مسلم) اور ترمذی کی روایت میں ہے' آپؐ نے تیسری بار اس کے لئے فرمایا کہ یہ شخص زکام والا ہے۔

۴۷۳۷ - (۶) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيُمْسِكْ بِيَدِهِ عَلٰى فِيهِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۷۳۷: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں سے کوئی شخص جب جمائی لے تو اپنے ہاتھ سے اپنے منہ کو بند کرے اس لیے کہ کھلے منہ میں شیطان داخل ہو جائے گا (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۴۷۳۸ - (۷) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ اِذَا عَطَسَ غَطّٰی وَجْهَهٗ بِیَدِهٖ اَوْ ثَوْبِهٖ، وَغَضَّ بِهَا صَوْتَهٗ ــــ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَاَبُوْ دَاوٗدَ. وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

دوسری فصل

۴۷۳۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کبھی چھینک مارتے تو اپنے ہاتھ یا اپنے کپڑے کے ساتھ اپنا چہرہ ڈھانپ لیتے تھے اور آواز پست رکھتے تھے (ترمذی' ابوداؤد)
امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے۔

۴۷۳۹ - (۸) وَعَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: وَاِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَلْیَقُلْ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی كُلِّ حَالٍ، وَلْیَقُلِ الَّذِیْ یَرُدُّ عَلَیْهِ: یَرْحَمُكَ اللّٰهُ، وَلْیَقُلْ هُوَ: یَهْدِیْكُمُ اللّٰهُ وَیُصْلِحُ بَالَكُمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَالدَّارِمِیُّ.

۴۷۳۹: ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص چھینک مارے تو وہ کہے "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی كُلِّ حَالٍ" اور اس کا جواب دینے والا "یَرْحَمُكَ اللّٰهُ" کہے اور چھینک مارنے والا "یَهْدِیْكُمُ اللّٰهُ وَیُصْلِحُ بَالَكُمْ" کہے (ترمذی' دارمی)

۴۷۴۰ - (۹) وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ الْیَهُوْدُ یَتَعَاطَسُوْنَ ــــ عِنْدَ النَّبِیِّ ﷺ یَرْجُوْنَ اَنْ یَقُوْلَ لَهُمْ: یَرْحَمُكُمُ اللّٰهُ، فَیَقُوْلُ: «یَهْدِیْكُمُ اللّٰهُ وَیُصْلِحُ بَالَكُمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَاَبُوْ دَاوٗدَ.

۴۷۴۰: ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یہودی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں چھینک مارتے تو اُمید کرتے کہ آپؐ ان کے حق میں "یَرْحَمُكَ اللّٰهُ" کہیں گے لیکن آپؐ فرماتے' اللہ تمہیں ہدایت دے اور تمہارا حال درست کرے (ترمذی' ابوداؤد)

۴۷۴۱ - (۱۰) وَعَنْ هِلَالِ بْنِ یَسَافٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ سَالِمِ بْنِ عُبَیْدٍ، فَعَطَسَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ، فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ. فَقَالَ لَهٗ سَالِمٌ: وَعَلَیْكَ وَعَلٰی اُمِّكَ. فَكَاَنَّ الرَّجُلَ وَجَدَ فِیْ نَفْسِهٖ، فَقَالَ: اَمَا اِنِّیْ لَمْ اَقُلْ اِلَّا مَا قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اِذْ عَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ، فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: «وَعَلَیْكَ وَعَلٰی اُمِّكَ، اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَلْیَقُلْ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ، وَلْیَقُلْ لَهٗ مَنْ یَرُدُّ عَلَیْهِ: یَرْحَمُكَ اللّٰهُ وَلْیَقُلْ: یَغْفِرُ اللّٰهُ لِیْ

وَلَكُمْ، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۴۷۴۱: ھلال بن یساف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ہم سالم بن عبید کے ساتھ تھے کہ حاضرین میں سے ایک شخص نے چھینک ماری' اس نے "السلام علیکم" کہا۔ سالم نے اس سے کہا' تجھ پر اور تیری ماں پر سلام ہو۔ اس سے اس شخص نے کچھ ناراضگی محسوس کی۔ اس نے بتایا' خبردار! میں نے تو وہی بات کہی ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہی تھی کہ ایک شخص نے آپ کے پاس چھینک ماری' اس نے "السلام علیکم" کہا۔ اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تجھ پر اور تیری ماں پر سلام ہو۔ جب تم میں سے کوئی شخص چھینک مارے تو وہ "**اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ**" کہے اور اس کو جواب دینے والا شخص "**یَرْحَمُکَ اللّٰہُ**" کہے۔ نیز کہے "**یَغْفِرُ اللّٰہُ لِیْ وَ لَکُمْ**" کہ اللہ مجھے اور تمہیں معاف کرے (ترمذی' ابوداؤد)

وضاحت: علامہ ناصرالدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۳۲۹)

۴۷۴۲ - (۱۱) **وَعَنْ** عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «شَمِّتِ الْعَاطِسَ ثَلَاثًا فَإِنْ زَادَ فَشَمِّتْهُ، وَإِنْ شِئْتَ فَلَا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۴۷۴۲: عبید بن رفاعہ رضی اللہ عنہ' نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا' تین بار (تک) چھینک مارنے والے کا جواب دو اور اگر وہ تین بار سے زیادہ مرتبہ چھینک مارے تو تم چاہو جواب دو یا نہ دو (ابوداؤد' ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

۴۷۴۳ - (۱۲) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: «شَمِّتْ أَخَاكَ ثَلَاثًا، فَإِنْ زَادَ فَهُوَ زُكَامٌ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَقَالَ: لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا أَنَّهُ رَفَعَ الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ.

۴۷۴۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ تین بار چھینک مارنے پر اپنے بھائی کا جواب دو۔ اگر زیادہ ہو تو وہ زکام ہے (ابوداؤد) امام ابوداؤدؒ نے بیان کیا' میرے علم میں ہے کہ ابوہریرہؓ نے اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوع بیان کیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں سلیمان راجی راوی ضعیف ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۹۸)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۴۷۴۴ - (۱۳) **عَنْ** نَافِعٍ أَنَّ رَجُلًا عَطَسَ إِلَى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَأَنَا أَقُولُ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللهِ، وَلَيْسَ هٰكَذَا. عَلَّمَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ نَقُولَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

تیسری فصل

۴۷۴۴: نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس ایک شخص نے چھینک ماری اور اس نے "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ" کہا۔ ابنِ عمرؓ نے کہا' اور میں بھی کہتا ہوں "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ" لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس طرح تعلیم نہیں دی ہے۔ ہمیں "اَلحمدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ" کہنا چاہیے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

بَابُ الضِّحْكِ

(ہنسنے کے آداب)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٤٧٤٥ - (١) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ مُسْتَجْمِعًا ضَاحِكًا حَتّٰى أَرٰى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ ـــ، إِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل

۴۷۴۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کھلکھلا کر ہنستے ہوئے کبھی نہیں دیکھا کہ میں آپؐ کے حلق کے کوّے کو دیکھ سکوں' بس آپؐ تو مسکراتے تھے (بخاری)

٤٧٤٦ - (٢) وَعَنْ جَرِيرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا حَجَبَنِي النَّبِيُّ ﷺ مُنْذُ أَسْلَمْتُ، وَلَا رَآنِي إِلَّا تَبَسَّمَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۷۴۶: جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جب سے میں مسلمان ہوا ہوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے (اپنے گھر آنے سے) نہیں روکا اور جب بھی آپؐ مجھے دیکھتے تو مسکراتے (بخاری' مسلم)

٤٧٤٧ - (٣) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَقُومُ مِنْ مُصَلَّاهُ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ الصُّبْحَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، فَإِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَامَ، وَكَانُوا يَتَحَدَّثُونَ فَيَأْخُذُونَ فِي أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ فَيَضْحَكُونَ، وَيَتَبَسَّمُ ﷺ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَفِي رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ: يَتَنَاشَدُونَ الشِّعْرَ.

۴۷۴۷: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز ادا کرنے والی جگہ سے اس وقت تک نہیں اٹھتے تھے جب تک سورج نہ نکل آتا۔ جب سورج طلوع ہو جاتا تو آپؐ کھڑے ہوتے اور صحابہ کرامؓ دورِ جاہلیت کے واقعات بیان کرتے اور ہنستے لیکن آپؐ صرف مسکراتے تھے (مسلم) اور ترمذی کی روایت میں ہے کہ اشعار پڑھا کرتے تھے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٤٧٤٨ - (٤) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا رَأَيْتُ اَحَدًا اَكْثَرَ تَبَسُّمًا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل

۴۷۴۸: عبداللہ بن حارث بن جزء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مسکراتے ہوئے کسی اور کو نہیں دیکھا (ترمذی)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٤٧٤٩ - (٥) عَنْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ: هَلْ كَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَضْحَكُوْنَ؟ قَالَ: نَعَمْ وَالْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِهِمْ اَعْظَمُ مِنَ الْجَبَلِ. وَقَالَ بِلَالُ بْنُ سَعْدٍ: اَدْرَكْتُهُمْ يَشْتَدُّوْنَ — بَيْنَ الْاَغْرَاضِ —، وَيَضْحَكُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ، فَاِذَا كَانَ اللَّيْلُ كَانُوْا رُهْبَانًا —. رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

تیسری فصل

۴۷۴۹: قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ابن عمرؓ سے دریافت کیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ ہنستے تھے۔ انہوں نے اثبات میں جواب دیا جبکہ ان کے دلوں میں ایمان پہاڑ سے بھی زیادہ عظیم ہوتا تھا اور بلالؓ بن سعد بیان کرتے ہیں کہ میں نے انہیں پایا کہ وہ تیر اندازی میں نشانوں پر تیر اندازی کرتے ہوئے نشانوں کے درمیان دوڑا کرتے تھے اور آپس میں ہنستے کھیلتے تھے لیکن رات کے وقت عبادت گزار بن جاتے تھے۔ (شرح السنۃ)

وضاحت: اس حدیث کی سند معلوم نہیں ہو سکی۔ (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۰۰)

بَابُ الْأَسَامِي

(نام رکھنے کے آداب)

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

٤٧٥٠ - (١) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِي السُّوقِ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا أَبَا الْقَاسِمِ! فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّمَا دَعَوْتُ هٰذَا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «سَمُّوا بِاسْمِي، وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۴۷۵۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی صلی اللہ علیہ وسلم بازار میں تھے کہ ایک شخص نے آواز دی۔ اے ابوالقاسم! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی جانب التفات کیا۔ اس نے وضاحت کی' میں نے تو فلاں شخص کو آواز دی تھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میرا نام رکھ سکتے ہو لیکن کنیت نہ رکھو (بخاری' مسلم)
وضاحت: اگر کوئی شخص اپنے بیٹے کا نام محمد رکھے تو اسے چاہیے کہ وہ اس کی کنیت ابوالقاسم نہ رکھے۔

٤٧٥١ - (٢) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي، فَإِنِّي إِنَّمَا جُعِلْتُ قَاسِمًا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۷۵۱: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میرا نام رکھو اور میری کنیت نہ رکھو بلاشبہ مجھے قاسم بنایا گیا ہے' میں تم میں علم اور غنیمت کو تقسیم کر رہا ہوں (بخاری' مسلم)
وضاحت: مقصود یہ ہے کہ میں محض اپنے بیٹے قاسمؓ کی وجہ سے ابوالقاسم نہیں ہوں بلکہ معنوی لحاظ سے بھی قاسم ہوں۔ (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۰۰)

٤٧٥٢ - (٣) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ أَحَبَّ أَسْمَائِكُمْ إِلَى اللّٰهِ: عَبْدُ اللّٰهِ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۷۵۲: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ ناموں میں سے اللہ کے ہاں زیادہ محبوب نام عبداللہ اور عبدالرحمان ہیں (مسلم)

٤٧٥٣ - (٤) وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تُسَمِّيَنَّ غُلَامَكَ يَسَارًا، وَلَا رَبَاحًا، وَلَا نَجِيْحًا، وَلَا أَفْلَحَ، فَإِنَّكَ تَقُوْلُ: أَثَمَّ هُوَ؟ فَلَا يَكُوْنُ، فَيَقُوْلُ: لَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ، قَالَ: «لَا تُسَمِّ غُلَامَكَ رَبَاحًا، وَلَا يَسَارًا وَلَا أَفْلَحَ وَلَا نَافِعًا».

۴۷۵۳: سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اپنے بچے کا نام یسار' رباح' نجیح اور افلح نہ رکھو۔ اس لئے کہ تم کہو گے' کیا یسار وہاں ہے؟ وہ نہیں ہو گا تو کہنے والا کہے گا یسار نہیں ہے (مسلم) اور اس کی ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا' اپنے بچے کا نام رباح' یسار' افلح اور نافع نہ رکھو۔

٤٧٥٤ - (٥) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَّنْهٰى عَنْ أَنْ يُّسَمّٰى بِيَعْلٰى وَبِبَرَكَةَ وَبِأَفْلَحَ وَبِيَسَارٍ وَبِنَافِعٍ وَبِنَحْوِ ذٰلِكَ. ثُمَّ سَكَتَ بَعْدُ عَنْهَا، ثُمَّ قُبِضَ وَلَمْ يَنْهَ عَنْ ذٰلِكَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۷۵۴: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ کیا کہ یعلیٰ' برکہ' یسار' نافع اور اس جیسے نام رکھنے سے منع کریں۔ بعد ازاں آپؐ منع کرنے سے خاموش رہے۔ اس کے بعد آپؐ کی روح مبارک قبض کر لی گئی لیکن آپؐ نے اس سے منع نہیں کیا (مسلم)

٤٧٥٥ - (٦) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «أَخْنَى الْأَسْمَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ يُسَمّٰى مَلِكَ الْأَمْلَاكِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ، قَالَ: «أَغْيَظُ رَجُلٍ عَلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَخْبَثُهُ رَجُلٌ كَانَ يُسَمّٰى مَلِكَ الْأَمْلَاكِ لَا مَلِكَ إِلَّا اللّٰهُ».

۴۷۵۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت کے دن اللہ کے نزدیک تمام ناموں سے بُرا نام اس شخص کا ہو گا جو شہنشاہ کہلاتا ہو گا (بخاری)
اور مسلم کی روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا' اللہ کے ہاں زیادہ ناراضگی کے لائق اور برا نام اس شخص کا ہے جس کو شہنشاہ کہہ کر پکارا جاتا ہے جبکہ شہنشاہ تو صرف اللہ تعالیٰ ہے۔

٤٧٥٦ - (٧) وَعَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِيْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَ: سُمِّيْتُ بَرَّةَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تُزَكُّوْا أَنْفُسَكُمْ، اللّٰهُ أَعْلَمُ بِأَهْلِ الْبِرِّ مِنْكُمْ، سَمُّوْهَا زَيْنَبَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۷۵۶: زینب بنت ابی سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ میرا نام "برّہ" رکھا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا' اپنے آپ کو پاک باز نہ کہلواؤ۔ اللہ خوب جانتا ہے کہ تم میں سے کون نیکوکار ہے؟ اس کا نام زینب رکھو (مسلم)

٤٧٥٧ - (٨) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَتْ جُوَيْرِيَةُ اِسْمُهَا بَرَّةُ، فَحَوَّلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِسْمَهَا جُوَيْرِيَةَ، وَكَانَ يَكْرَهُ اَنْ يُقَالَ: خَرَجَ مِنْ عِنْدِ بَرَّةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۷۵۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ "جویریہ" کا نام "برّہ" تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام جویریہ رکھ دیا۔ دراصل آپؐ کو پسند نہ تھا کہ کہا جائے' آپؐ "برّہ" یعنی نیکوکار کے پاس سے نکلے ہیں (مسلم)

٤٧٥٨ - (٩) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ بِنْتًا كَانَتْ لِعُمَرَ يُقَالُ لَهَا: عَاصِيَةُ — فَسَمَّاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَمِيْلَةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۷۵۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ عمرؓ کی ایک بچی کا نام "عاصیہ" تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام "جمیلہ" رکھا (مسلم)

٤٧٥٩ - (١٠) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اُتِيَ بِالْمُنْذِرِ بْنِ اَبِيْ اُسَيْدٍ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ حِيْنَ وُلِدَ، فَوَضَعَهُ عَلٰى فَخِذِهِ فَقَالَ: «مَا اسْمُهُ؟» قَالَ: فُلَانٌ. قَالَ: «لَا، لٰكِنْ اِسْمُهُ الْمُنْذِرُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۷۵۹: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ منذر بن ابی اسید جب پیدا ہوئے تو انہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا' تو آپؐ نے اسے اپنی رانوں پر رکھا اور دریافت کیا' اس کا نام کیا ہے؟ جواب دیا گیا' فلاں... آپؐ نے فرمایا' نہیں! اس کا نام "منذر" رکھو (بخاری' مسلم)

٤٧٦٠ - (١١) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ عَبْدِيْ وَاَمَتِيْ؛ كُلُّكُمْ عَبِيْدُ اللّٰهِ، وَكُلُّ نِسَائِكُمْ اِمَاءُ اللّٰهِ. وَلٰكِنْ لِيَقُلْ: غُلَامِيْ وَجَارِيَتِيْ، وَفَتَايَ وَفَتَاتِيْ. وَلَا يَقُلِ الْعَبْدُ: رَبِّيْ؛ وَلٰكِنْ لِيَقُلْ: سَيِّدِيْ. وَفِيْ رِوَايَةٍ: «لِيَقُلْ: سَيِّدِيْ وَمَوْلَايَ». وَفِيْ رِوَايَةٍ: «لَا يَقُلِ الْعَبْدُ لِسَيِّدِهِ: مَوْلَايَ؛ فَاِنَّ مَوْلَاكُمُ اللّٰهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۷۶۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں سے کوئی شخص کسی کو یہ نہ کہے کہ یہ میرا بندہ ہے (اور) یہ میری بندی ہے۔ تم سب اللہ کے بندے ہو اور سب عورتیں اللہ کی بندیاں ہیں۔ البتہ یہ کہے' میرا غلام ہے' میری لونڈی ہے' میرا لڑکا ہے اور میری لڑکی ہے نیز غلام اپنے آقا

کو رب نہ کہے البتہ "میرے آقا" کہے اور ایک روایت میں ہے کہ وہ "میرے آقا" اور "میرے مولا" کہے اور ایک روایت میں ہے کہ غلام اپنے آقا کو "میرے مولا" نہ کہے اس لئے کہ تمہارا مولا صرف اللہ ہے (مسلم)
وضاحت: اس حدیث میں یہ جملہ کہ "غلام اپنے آقا کو مولا نہ کہے" صحیح نہیں ہے۔ اس کا حذف کرنا صحیح ہے۔ امام بخاریؒ نے صحیح بخاری میں ایک باب ترتیب دیا ہے جس کا عنوان ہے کہ "آقا" غلام اور لونڈی کا اطلاق درست ہے اور جس حدیث میں ہے کہ غلام اپنے آقا کو مولا نہ کہے تو اس کو نہی تنزیہی پر محمول کیا جائے گا نیز لفظ رب کا اطلاق اللہ تعالیٰ پر اس وقت ہوتا ہے جب وہ مضاف نہ ہو۔ اگر مضاف ہو تو اللہ کے غیر پر بھی اس کا اطلاق ہو سکتا ہے۔ (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۰۱)

٤٧٦١ - (١٢) **وَعَنْهُ**، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُولُوا: اَلْكَرْمَ ـ ؛ فَإِنَّ الْكَرْمَ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ» . . . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۷۶۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ انگوروں کو "کرم" نہ کہو اس لئے کہ کرم صحیح معنوں میں مومن کا دل ہے (مسلم)

٤٧٦٢ - (١٣) **وَفِي** رِوَايَةٍ لَهُ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ، قَالَ: «لَا تَقُولُوا: اَلْكَرْمُ وَلٰكِنْ قُولُوا: اَلْعِنَبُ وَالْحَبَلَةُ» .

۴۷۶۲: اور وائل بن حجر سے مروی مسلم کی ایک روایت میں ہے۔ آپؐ نے فرمایا "کرم" نہ کہو البتہ "عنب" یعنی انگور اور "حبلہ" یعنی انگور کا درخت کہو۔

٤٧٦٣ - (١٤) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تُسَمُّوا الْعِنَبَ الْكَرْمَ، وَلَا تَقُولُوا: يَا خَيْبَةَ الدَّهْرِ! فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ الدَّهْرُ» . . . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۷۶۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم انگور کا نام "کرم" نہ رکھو اور یوں نہ کہو' ہائے زمانے کی خرابی! کیونکہ اللہ ہی دراصل زمانہ ہے (بخاری)
وضاحت: اہلِ عرب انگور کو "کرم" اس لئے کہتے تھے کہ ان کے خیال میں کسی شخص کے شراب پینے کے سبب اس میں "کرم" یعنی سخاوت اور اخلاق جیسے اوصاف جلوہ گر ہوتے ہیں۔ اسلام نے جب شراب کو حرام قرار دیا تو شراب کا نام "کرم" رکھنے سے بھی روک دیا۔ دراصل شراب کی حقارت ثابت کرنے کے لئے ایسا کیا گیا اور وضاحت کی کہ دراصل مومن انسان کا دل ہی کرم ہے' شراب نہیں۔ یہ نہی تنزیہی ہے' تحریمی نہیں۔ لیکن اس نام کو چھوڑنے سے اطاعتِ رسولُ صلی اللہ علیہ وسلم ہو گی (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۰۱)

٤٧٦٤ - (١٥) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يَسُبُّ أَحَدُكُمُ الدَّهْرَ، فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ الدَّهْرُ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۷۶۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص زمانے کو برا بھلا نہ کہے' اس لئے کہ اللہ ہی حقیقت میں زمانہ ہے (مسلم)

وضاحت: دورِ جاہلیت میں جب لوگوں پر مصیبت آتی تھی تو وہ زمانے کو برا بھلا کہتے تھے' اس لئے اللہ تعالیٰ نے زمانے کو برا بھلا کہنے سے منع کر دیا کہ زمانہ تو اللہ ہی ہے اور اللہ کو برا بھلا نہ کہو یعنی اللہ ہی تدبیر کرنے والا ہے' انقلاب لانے والا ہے اور ایک بادشاہ کو ختم کرکے دوسرے کو تاج و تخت دینے والا ہے (تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۳۰۲)

٤٧٦٥ - (١٦) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ: خَبُثَتْ نَفْسِي، وَلٰكِنْ لِيَقُلْ: لَقِسَتْ نَفْسِي». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَذُكِرَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ: «يُؤْذِينِي ابْنُ آدَمَ» فِي «بَابِ الْإِيمَانِ».

۴۷۶۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کوئی شخص یہ نہ کہے کہ میرا نفس خبیث ہو گیا بلکہ یہ کہے' میرا نفس بوجھل ہو گیا (بخاری' مسلم) اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث (جس میں ہے کہ) ''آدم کا بیٹا مجھے تکلیف دیتا ہے'' بابُ الایمان میں ذکر ہو چکی ہے۔

وضاحت: شریعت نے بعض قبیح ناموں کو ختم کیا ہے اور بطور ادب کے ایسے نام بتائے ہیں جو بہت اچھے ہیں کیونکہ لفظ ''خبث'' قبیح تھا لہٰذا اس کو تبدیل کرکے لفظ ''لقس'' بنایا گیا ہے اگرچہ دونوں کا معنی ایک ہے' اس حدیث میں امر استحباب کے لئے ہے۔ (تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۳۰۲)

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

٤٧٦٦ - (١٧) عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّهُ لَمَّا وَفَدَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ مَعَ قَوْمِهِ سَمِعَهُمْ يُكَنُّونَهُ بِأَبِي الْحَكَمِ، فَدَعَاهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «إِنَّ اللهَ هُوَ الْحَكَمُ، وَإِلَيْهِ الْحُكْمُ، فَلِمَ تُكَنَّى أَبَا الْحَكَمِ؟» قَالَ: إِنَّ قَوْمِي إِذَا اخْتَلَفُوا فِي شَيْءٍ أَتَوْنِي فَحَكَمْتُ بَيْنَهُمْ، فَرَضِيَ كِلَا الْفَرِيقَيْنِ بِحُكْمِي. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا أَحْسَنَ هٰذَا، فَمَا لَكَ مِنَ الْوَلَدِ؟» قَالَ: لِي شُرَيْحٌ، وَمُسْلِمٌ، وَعَبْدُ اللهِ. قَالَ: «فَمَنْ أَكْبَرُهُمْ؟». قَالَ: قُلْتُ: شُرَيْحٌ. قَالَ: «فَأَنْتَ أَبُو شُرَيْحٍ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

دوسری فصل

۴۷۶۶: شریح بن ہانی اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ جب وہ اپنی قوم کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب وفد کے ساتھ گئے تو آپ نے سنا کہ اس کی کنیت ابوالحکم ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

اسے بتایا اور فرمایا' بلاشبہ اللہ ہی فیصلہ کرنے والا ہے اور فیصلے کا اختیار اسی کو ہے۔ تجھے ابوالحکم کنیت کس لئے ملی ہے؟ اس نے جواب دیا' میری قوم کے لوگ جب کسی بات میں اختلاف کرتے تو میرے پاس آتے' میں ان میں فیصلہ کرتا تو دونوں فریق میرے فیصلے کو تسلیم کر لیتے تھے۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کس قدر اچھی بات ہے؟ تیرے کتنے لڑکے ہیں؟ اس نے بتایا شریح' مسلم اور عبداللہ میرے لڑکے ہیں۔ آپ نے دریافت کیا' ان میں بڑا کون ہے؟ اس نے کہا' میں نے جواب دیا' شریح ہے۔ آپ نے فرمایا' تیری کنیت ابو شریح ہے (ابوداؤد' نسائی)

٤٧٦٧ - (١٨) **وَعَنْ** مَسْرُوقٍ، قَالَ: لَقِيتُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. فَقَالَ: مَنْ أَنْتَ؟ قُلْتُ: مَسْرُوقُ بْنُ الأَجْدَعِ. قَالَ عُمَرُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «الأَجْدَعُ شَيْطَانٌ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۴۷۶۷: مسروق رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میری ملاقات عمرؓ سے ہوئی انہوں نے پوچھا تیرا نام کیا ہے؟ میں نے جواب دیا' مسروق بن اجدع ہے۔ عمرؓ نے بتایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا' اجدع تو شیطان (کا نام) ہے (ابوداؤد' ابن ماجہ)

وضاحت : علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۳۰۳' ضعیف ابوداؤد صفحہ ۴۸۸)

٤٧٦٨ - (١٩) **وَعَنْ** أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «تُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَسْمَائِكُمْ وَأَسْمَاءِ آبَائِكُمْ، فَأَحْسِنُوا أَسْمَاءَكُمْ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۴۷۶۸: ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم قیامت کے دن اپنے اور اپنے باپ کے نام کے ساتھ بلائے جاؤ گے' پس تم اچھے نام رکھو (احمد' ابوداؤد)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن ابی زکریا اور ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کے درمیان انقطاع ہے۔ (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۰۲' ضعیف ابوداؤد صفحہ ۴۸۷)

٤٧٦٩ - (٢٠) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يَجْمَعَ أَحَدٌ بَيْنَ اسْمِهِ وَكُنْيَتِهِ، وَيُسَمِّيَ مُحَمَّدًا أَبَا الْقَاسِمِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۷۶۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا کہ کوئی شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام اور کنیت کو جمع کرے اور خود کو "محمد ابوالقاسم" کہے (ترمذی)

٤٧٧٠ - (٢١) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِذَا سَمَّيْتُمْ بِاسْمِي فَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. وَفِي

رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوُدَ، قَالَ: «مَنْ تَسَمّٰى بِاسْمِيْ، فَلَا يَكْتَنِ بِكُنْيَتِيْ، وَمَنْ تَكَنّٰى بِكُنْيَتِيْ، فَلَا يَتَسَمَّ بِاسْمِيْ».

۴۷۷۰: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میرا نام رکھو تو میری کنیت نہ رکھو (ترمذی' ابن ماجہ) اور امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے اور ابوداؤد کی روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا' جس شخص نے میرا نام رکھا اسے چاہیے کہ وہ میری کنیت نہ رکھے اور جس شخص نے میری کنیت رکھی تو اسے چاہیے کہ وہ میرا نام نہ رکھے۔

۴۷۷۱ - (۲۲) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ امْرَاَةً قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّيْ وَلَدْتُ غُلَامًا فَسَمَّيْتُهُ مُحَمَّدًا، وَكَنَّيْتُهُ اَبَا الْقَاسِمِ، فَذُكِرَ لِيْ اَنَّكَ تَكْرَهُ ذٰلِكَ. فَقَالَ: «مَا الَّذِيْ اَحَلَّ اِسْمِيْ وَحَرَّمَ كُنْيَتِيْ؟ اَوْ مَا الَّذِيْ حَرَّمَ كُنْيَتِيْ وَاَحَلَّ اِسْمِيْ؟». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ. وَقَالَ مُحْيِي السُّنَّةِ: غَرِيْبٌ.

۴۷۷۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک عورت نے ذکر کیا' اے اللہ کے رسول! میں نے لڑکا جنا ہے' میں نے اس کا نام محمد اور اس کی کنیت ابوالقاسم رکھی ہے لیکن مجھے بتایا گیا کہ آپؐ اس کو ناپسند جانتے ہیں۔ آپؐ نے وضاحت کی کہ کس نے میرا نام حلال اور میری کنیت کو حرام قرار دیا ہے یا کس نے میری کنیت کو حرام اور میرے نام کو حلال قرار دیا ہے (ابوداؤد) امام محی السنہؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔
وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن عمران راوی مجہول ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۰۲)

۴۷۷۲ - (۲۳) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ —، عَنْ اَبِيْهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَاَيْتَ اِنْ وُلِدَ لِيْ بَعْدَكَ وَلَدٌ اُسَمِّيْهِ بِاسْمِكَ وَاُكَنِّيْهِ بِكُنْيَتِكَ؟ قَالَ: «نَعَمْ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۴۷۷۲: محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! آپؐ بتائیں' اگر آپؐ کے بعد میرے ہاں لڑکا پیدا ہوا تو کیا میں اس کا نام آپؐ کے نام جیسا اور اس کی کنیت آپؐ کی کنیت رکھوں؟ آپؐ نے اجازت دی (ابوداؤد)
وضاحت: معلوم ہوا کہ آپؐ کی وفات کے بعد آپؐ کے نام اور کنیت کو جمع کرنا جائز ہے لیکن آپؐ کی زندگی میں جائز نہیں تھا (واللہ اعلم)

۴۷۷۳ - (۲۴) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَنَّانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِبَقْلَةٍ كُنْتُ اَجْتَنِيْهَا... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ. وَفِيْ «الْمَصَابِيْحِ»: صَحَّحَهُ.

۴۷۷۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری کنیت (ابوحمزہ) ایک بوٹی کے نام کے ساتھ رکھی' جس کو میں چن رہا تھا (ترمذی) امام ترمذیؒ نے بیان کیا کہ ہم اس حدیث کو صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں اور مصابیح میں ہے کہ ترمذیؒ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

وضاحت ۱ : نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انسؓ کی کنیت "ابوحمزہ" رکھی تھی۔ حمزہ ایک بوٹی کا نام ہے جس کا ذائقہ ترش ہوتا ہے (مشکوٰۃ سعید اللحام جلد ۳ صفحہ ۳۱)

وضاحت ۲ : اس حدیث کی سند میں جابر بن یزید راوی غایت درجہ ضعیف اور کذاب ہے اور مصابیح کے یہ الفاظ کہ ترمذیؒ نے اس کو صحیح قرار دیا ہے' درست نہیں (التاریخ الکبیر صفحہ ۲۲۲۳' الجرح والتعدیل جلد ۳ صفحہ ۲۰۲۳' تہذیب الکمال جلد ۲ صفحہ ۳۱' میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۳۷۹' ضعیف ترمذی صفحہ ۵۱۵)

٤٧٧٤ ـ (٢٥) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُغَيِّرُ الْاِسْمَ الْقَبِيحَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۷۷۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبیح نام تبدیل کر دیتے تھے (ترمذی)

٤٧٧٥ ـ (٢٦) **وَعَنْ** بَشِيرِ بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَمِّهِ أُسَامَةَ بْنِ أَخْدَرِيٍّ، أَنَّ رَجُلاً يُقَالُ لَهُ أَصْرَمُ كَانَ فِي النَّفَرِ الَّذِينَ أَتَوْا رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا اسْمُكَ؟» قَالَ: أَصْرَمُ ــ قَالَ: «بَلْ أَنْتَ زُرْعَةُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۷۷۵: بشیر بن میمون اپنے چچا اُسامہ بن اخدری سے بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص جس کا نام "اَصْرَم" تھا' وہ ایک جماعت کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا' تیرا نام کیا ہے؟ اس نے بتایا "اَصْرَم" ہے۔ آپؐ نے فرمایا' بلکہ تو "زُرْعَہ" ہے (ابوداؤد)

وضاحت : "اَصْرَم" عربی زبان میں کٹے ہوئے کو کہتے ہیں اس لئے اس کو قبیح قرار دیا ہے اور اس کے بدل "زرعہ" نام رکھا' جس کے معنی کھیتی کے ہیں (واللہ اعلم)

٤٧٧٦ ـ (٢٧) **وَقَالَ**: وَغَيَّرَ النَّبِيُّ ﷺ اِسْمَ الْعَاصِ، وَعَزِيزٍ، وَعَتَلَةَ ــ، وَشَيْطَانٍ، وَالْحَكَمِ، وَغُرَابٍ، وَحُبَابٍ ــ، وَشِهَابٍ، وَقَالَ: تَرَكْتُ أَسَانِيدَهَا لِلْاِخْتِصَارِ.

۴۷۷۶: اور ابوداؤد نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عاص' عزیز' عَتَلَہ' شیطان' حَکَم' غُراب' حُباب اور شِہاب ناموں کو تبدیل کیا۔ امام ابوداؤدؒ نے ذکر کیا ہے کہ میں نے اختصار کے پیش نظر اس حدیث کی سند کو حذف کر دیا ہے۔

وضاحت : عاص نام میں نافرمانی تھی اس لئے اس کا نام مطیع رکھا' عتلہ نام میں سرکشی تھی اس لئے اس کا نام عتبہ رکھا' حکم کا نام عبداللہ' غراب کا نام مسلم اور شہاب کا نام ہشام رکھا۔ (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۰۳)

٤٧٧٧ - (٢٨) **وَعَنْ** أَبِي مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ لِأَبِي عَبْدِ اللّٰهِ، أَوْ قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ لِأَبِي مَسْعُوْدٍ: مَا سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ فِيْ (زَعَمُوْا؟) — قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «بِئْسَ مَطِيَّةُ الرَّجُلِ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَقَالَ: إِنَّ أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ، حُذَيْفَةُ.

۴۷۷۷: ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے ابو عبداللہؓ سے یا ابو عبداللہؓ نے ابو مسعودؓ سے پوچھا کہ کیا آپ نے لفظ "زَعَمُوْا" یعنی لوگ کہتے ہیں؟ کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے؟ انہوں نے جواب دیا' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ نے فرمایا "زَعَمُوْا" یعنی لوگ کہتے ہیں؟ کہنا کسی شخص کی بری سواری ہے یعنی اس کو تکیہ کلام بنانا برا ہے (ابوداؤد) امام ابو داؤدؒ بیان کرتے ہیں کہ ابوعبداللہ سے مراد حذیفہؓ ہیں۔

وضاحت : اس حدیث کی سند منقطع ہے' ابو قلابہ انصاری نے ابو مسعودؓ اور ابو عبداللہؓ سے نہیں سنا اور حدیث سے مقصود یہ ہے کہ جو شخص کچھ کہنا چاہتا ہے وہ تحقیق سے کہے گمان اور اندازے سے بات نہ کرے۔ (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۰۳)

٤٧٧٨ - (٢٩) **وَعَنْ** حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُوْلُوْا: مَا شَاءَ اللّٰهُ وَشَاءَ فُلَانٌ، وَلٰكِنْ قُوْلُوْا: مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ شَاءَ فُلَانٌ». رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ.

۴۷۷۸: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' تم یوں نہ کہو کہ جو کچھ اللہ چاہے اور جو فلاں چاہے البتہ یوں کہو کہ جو اللہ چاہے' اس کے بعد جو فلاں چاہے (احمد' ابوداؤد)

٤٧٧٩ - (٣٠) **وَفِيْ** رِوَايَةٍ مُنْقَطِعًا قَالَ: «لَا تَقُوْلُوْا: مَا شَاءَ اللّٰهُ وَشَاءَ مُحَمَّدٌ وَقُوْلُوْا: مَا شَاءَ اللّٰهُ وَحْدَهُ». رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۴۷۷۹: اور منقطع روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا' تم یوں نہ کہو' جو اللہ چاہے اور جو محمدؐ چاہے بلکہ کہو' جو اکیلا اللہ چاہے (شرح السنۃ)

وضاحت : پہلی حدیث کی سند صحیح ہے البتہ دوسری حدیث کی سند ضعیف ہے۔ امام بیہقیؒ نے سنن کبریٰ جلد ۳ صفحہ ۲۱۷ میں ابن عباسؓ سے روایت ذکر کی ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے آپؐ سے کہا' جو اللہ چاہے اور جو آپؐ چاہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تو مجھے اللہ کے ساتھ شریک کر رہا ہے یوں کہہ' اللہ اکیلا جو چاہے" علامہ البانی نے اس حدیث کی سند کو صحیح قرار دیا ہے۔ (احادیث صحیحہ رقم ۱۳۹)

٤٧٨٠ - (٣١) **وَعَنْهُ**، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُوْلُوْا لِلْمُنَافِقِ سَيِّدٌ، فَإِنَّهُ إِنْ يَكُ سَيِّدًا فَقَدْ أَسْخَطْتُمْ رَبَّكُمْ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۴۷۸۰ : حذیفہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' تم منافق کو سردار اور آقا نہ کہو۔ اس لئے کہ اگر وہ تمہارا سردار ہے تو تم نے اپنے رب کو ناراض کر دیا (ابوداؤد)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٤٧٨١ - (٣٢) وَعَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ، قَالَ: جَلَسْتُ إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، فَحَدَّثَنِي أَنَّ جَدَّهُ حَزْنًا ــ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «مَا اسْمُكَ؟» قَالَ: اِسْمِي حَزْنٌ، قَالَ: «بَلْ أَنْتَ سَهْلٌ» قَالَ: مَا أَنَا بِمُغَيِّرٍ اِسْمًا سَمَّانِيهِ أَبِي. قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ: فَمَا زَالَتْ فِينَا الْحُزُونَةُ بَعْدُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

تیسری فصل

۴۷۸۱ : عبدالحمید بن جُبَیر بن شَیبہ بیان کرتے ہیں کہ میں سعیدؒ بن مُسَیّب کے پاس بیٹھا تھا۔ اس نے مجھے خبر دی کہ اس کا دادا جس کا نام "حزن" تھا' نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ آپؐ نے دریافت کیا' تیرا نام کیا ہے؟ اس نے جواب دیا' میرا نام "حزن" ہے۔ آپؐ نے فرمایا' بلکہ تو سَہل یعنی آسانی والا ہے۔ اس نے کہا' میں اپنا وہ نام کبھی تبدیل نہیں کروں گا جو میرے والد نے رکھا ہے۔ ابنؒ المُسَیّب بیان کرتے ہیں کہ اس کے بعد ہمیشہ ہم میں سختی رہی (بخاری)

٤٧٨٢ - (٣٣) وَعَنْ أَبِي وَهْبٍ الْجُشَمِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «تَسَمَّوْا بِأَسْمَاءِ الْأَنْبِيَاءِ، وَأَحَبُّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللهِ: عَبْدُ اللهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ، وَأَصْدَقُهَا حَارِثٌ وَهَمَّامٌ، وَأَقْبَحُهَا حَرْبٌ وَمُرَّةُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۷۸۲ : ابو وَہب جُشَمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' انبیاء کے نام رکھو۔ اللہ کے نزدیک سب ناموں سے زیادہ محبوب نام عبداللہ اور عبدالرحمان ہیں اور سب سے سچا نام' حارث اور ھمّام ہے اور سب سے زیادہ قبیح نام "حَرب" یعنی لڑائی اور "مُرّہ" یعنی کڑوا ہے (ابوداؤد)

وضاحت : علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے۔

(مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۳۳۹)

بَابُ الْبَيَانِ وَالشِّعْرِ

(خطابت اور شعر کے آداب)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٤٧٨٣ ـ (١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَدِمَ رَجُلَانِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَخَطَبَا، فَعَجِبَ النَّاسُ لِبَيَانِهِمَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل

۴۷۸۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مشرق کے علاقے سے دو شخص آئے ان دونوں نے تقریر کی۔ لوگوں نے ان کی تقریر پر تعجب کا اظہار کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ بعض تقریریں جادو ہوتی ہیں (بخاری)

وضاحت: اس حدیث سے مقصود یہ ہے کہ بظاہر بیان میں جو جاذبیت ہوتی ہے وہ ظاہری لحاظ سے ہے ورنہ معنوی طور پر وہ بیان قابلِ مذمت ہوتا ہے۔ نیز مشرق کے علاقے کے دو شخصوں سے مراد عمرو بن الاہتم اور زبرقان بن بدر ہیں (مشکوٰۃ سعید محمد اللحام جلد ۳ صفحہ ۴۳)

٤٧٨٤ ـ (٢) وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۷۸۴: ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ بعض اشعار حکمت سے پُر ہوتے ہیں (بخاری)

٤٧٨٥ ـ (٣) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُونَ» ـ قَالَهَا ثَلَاثًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۷۸۵: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تکلف کے ساتھ گفتگو کرنے والے تباہی کے کنارے پر ہیں! اس بات کو آپ نے تین بار دہرایا (مسلم)

٤٧٨٦ ـ (٤) وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «اَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ ـ كَلِمَةُ لَبِيدٍ ـ: اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۷۸۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سب سے زیادہ درست بات جو کسی شاعر نے کہی ہے' وہ لبید کی بات ہے کہ "خبردار! اللہ کے علاوہ تمام چیزیں فنا ہونے والی ہیں" (بخاری' مسلم)

وضاحت: شعر کا دوسرا مصرع ہے "وَكُلُّ نَعِيمٍ لَا مَحَالَةَ زَائِلُ" کہ "تمام نعمتیں ختم ہونے والی ہیں" اس سے مراد دنیا کی نعمتیں ہیں۔ یہ شاعر بعد میں مسلمان ہو گیا تو اس کا مکمل نام لبید بن ربیعہ العامری ہے۔ آپ نے اس کے اشعار کی تعریف کی ہے (مشکوٰۃ سعید محمد اللحام جلد ۳ صفحہ ۴۴)

۴۷۸۷ - (۵) **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: رَدِفْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَوْمًا ـ فَقَالَ: «هَلْ مَعَكَ مِنْ شِعْرِ أُمَيَّةَ بْنِ أَبِي الصَّلْتِ شَيْءٌ؟» قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: «هِيهِ» ـ فَأَنْشَدْتُهُ بَيْتًا. فَقَالَ: «هِيهِ» ثُمَّ أَنْشَدْتُهُ بَيْتًا فَقَالَ: «هِيهِ» حَتَّى أَنْشَدْتُهُ مِائَةَ بَيْتٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۷۸۷: عمرو بن شرید اپنے والد سے بیان کرتے ہیں' اس نے بتایا کہ ایک روز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھا۔ آپ نے مجھ سے پوچھا' کیا تیرے پاس اُمیہ بن ابی الصلت کے کچھ اشعار محفوظ ہیں؟ میں نے جواب دیا' جی ہاں! آپ نے فرمایا' سُنا۔ چنانچہ میں نے آپ کو ایک شعر سنایا۔ آپ نے فرمایا' اور سنا! اسی طرح آپ فرماتے رہے یہاں تک کہ میں نے ایک سو اشعار پڑھ دیے (مسلم)

وضاحت: ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا' یہ شخص اشعار کی روشنی میں تو مسلمان دکھائی دیتا ہے؟ آپ نے اس کے کلام کو پسند کیا' معلوم ہوا کہ کسی کافر کے اشعار سُننا ناجائز نہیں۔

(تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۰۵)

۴۷۸۸ - (۶) **وَعَنْ** جُنْدُبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ فِي بَعْضِ الْمَشَاهِدِ وَقَدْ دَمِيَتْ إِصْبَعُهُ فَقَالَ:

«هَلْ أَنْتِ إِلَّا إِصْبَعٌ دَمِيتِ ... وَفِي سَبِيلِ اللهِ مَا لَقِيتِ»

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۷۸۸: جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی جنگ میں انگلی زخمی ہو گئی تو آپ نے فرمایا' بس تو انگلی ہے جو زخمی ہو گئی' تجھے جو تکلیف پہنچی ہے وہ اللہ کے راستے میں ہے (بخاری' مسلم)

وضاحت: آپ نے یہ شعر قصداً نہیں کہا تھا بلکہ اتفاقاً شعر جاری ہو گیا تھا (واللہ اعلم)

۴۷۸۹ - (۷) **وَعَنِ** الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ قُرَيْظَةَ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ: «اهْجُ الْمُشْرِكِينَ، فَإِنَّ جِبْرِيلَ مَعَكَ» وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُولُ لِحَسَّانَ: «أَجِبْ

عَنِّیْ، اَللّٰهُمَّ اَیِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۴۷۸۹: براء (بن عازب) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (جنگ) "قریظہ" کے دن حسانؓ بن ثابت سے کہا' تم مشرکین کی مذمت کرو۔ اس میں کچھ شبہ نہیں کہ جبرائیل علیہ السلام تمہاری معاونت کرتے ہیں نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسانؓ سے فرمایا' میری جانب سے جواب دے' اے اللہ! روح القدس کے ساتھ اس کی مدد فرما (بخاری' مسلم)

٤٧٩٠ - (٨) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: «اُهْجُوا قُرَيْشًا؛ فَاِنَّهُ اَشَدُّ عَلَيْهِمْ مِنْ رَشْقِ النَّبْلِ»... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۷۹۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مسلمان شاعروں کو) حکم دیا کہ تم قریش کی مذمت کرو اس لئے کہ ان کی مذمت' ان کے لئے تیروں کی بوچھاڑ سے بھی زیادہ تکلیف دہ ہے۔ (مسلم)

٤٧٩١ - (٩) وَعَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ لِحَسَّانَ: «اِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ لَا يَزَالُ يُؤَيِّدُكَ مَا نَافَحْتَ عَنِ اللهِ وَرَسُوْلِهِ». وَقَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «هَجَاهُمْ حَسَّانُ فَشَفٰى وَاشْتَفٰى». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۷۹۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپؐ نے حسانؓ کو بتایا' بلاشبہ (جبرائیل) روح القدس ہمیشہ تیری تائید کرتے رہتے ہیں' جب تک کہ تو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مدافعت کرتا رہتا ہے نیز اس نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' حسانؓ نے ان کی مذمت کی' اس نے مسلمانوں کو بھی شفاء دی اور خود بھی شفاء یاب ہوا۔ یعنی مذمت کرکے اس نے مسلمانوں کے دلوں پر جو بوجھ تھا اس کو ہلکا کر دیا اور خود اپنے دل کے بوجھ کو بھی ہلکا کیا۔ (مسلم)

٤٧٩٢ - (١٠) وَعَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَنْقُلُ التُّرَابَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَتّٰى اغْبَرَّ بَطْنُهُ يَقُوْلُ:

وَاللهِ لَوْلَا اللهُ مَا اهْتَدَيْنَا   وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا

فَاَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا   وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَاقَيْنَا

اِنَّ الْاُوْلٰى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا   اِذَا اَرَادُوْا فِتْنَةً اَبَيْنَا

يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ: «اَبَيْنَا اَبَيْنَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۷۹۲: براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جنگِ خندق کے دوران رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم مٹی اٹھا رہے تھے یہاں تک کہ آپ کا پیٹ غبار آلود ہو گیا۔ آپ (اشعار) کہہ رہے تھے' اللہ کی قسم! اگر اللہ نہ ہوتا تو ہم ہدایت یافتہ نہ ہوتے' نہ ہم صدقہ کرتے' نہ نمازیں ادا کرتے۔ اے اللہ! ہم پر طمانیت نازل فرما اور جب ہم دشمن سے ملیں تو ہمیں ثابت قدمی عطا فرما۔ بلاشبہ ان لوگوں نے ہمارے ساتھ زیادتی کی ہے' جب وہ ہمیں دین سے پھیرنا چاہیں گے تو ہم ان کی یہ بات کبھی نہیں مانیں گے۔ "نہیں مانیں گے' نہیں مانیں گے" کے الفاظ پر آپ کی آواز بلند ہو جاتی تھی (بخاری' مسلم)

وضاحت : رجزیہ اشعار عبداللہ بن رواحہؓ کے ہیں جنہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم بطور رجز پڑھ رہے تھے۔ (سیرت ابن ہشام)

٤٧٩٣ - (١١) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: جَعَلَ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْأَنْصَارُ يَحْفِرُوْنَ الْخَنْدَقَ وَيَنْقُلُوْنَ التُّرَابَ وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ:

نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدًا عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِيْنَا اَبَدًا

يَقُوْلُ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ يُجِيْبُهُمْ:

«اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ»

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٤٧٩٣: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مہاجرین اور انصار خندق کھود رہے تھے' مٹی اٹھا رہے تھے اور وہ یہ گیت گا رہے تھے۔ "ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے جہاد پر محمدؐ کی بیعت کی ہے جب تک ہم زندہ ہیں" نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کو جواب دیتے ہوئے فرماتے'

"اے اللہ! زندگی تو آخرت کی زندگی ہے' تو انصار اور مہاجرین کو معاف فرما" (بخاری' مسلم)

٤٧٩٤ - (١٢) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ رَجُلٍ قَيْحًا يَرِيْهِ - خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٤٧٩٤: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کسی شخص کا پیٹ پیپ سے بھر جائے جس سے اس کے پھیپھڑے متاثر ہوں' یہ اس بات سے بہتر ہے کہ اس کا پیٹ اشعار سے بھرا ہوا ہو (بخاری' مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٤٧٩٥ - (١٣) عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنَّ اللهَ تَعَالٰى قَدْ أَنْزَلَ فِي الشِّعْرِ مَا أَنْزَلَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ الْمُؤْمِنَ يُجَاهِدُ بِسَيْفِهِ وَلِسَانِهِ،

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَكَأَنَّمَا تَرْمُوْنَهُمْ بِهٖ نَضْحَ النَّبْلِ۔ رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ.

وَفِی الْاِسْتِیْعَابِ لِابْنِ عَبْدِ الْبَرِّ، اَنَّهٗ قَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَاذَا تَرٰی فِی الشِّعْرِ: فَقَالَ: اِنَّ الْمُؤْمِنَ یُجَاهِدُ بِسَیْفِهٖ وَلِسَانِهٖ.

دوسری فصل

۴۷۹۵: کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا' بے شک اللہ تعالیٰ نے اشعار کے بارے میں جو حکم نازل کیا ہے وہ معلوم ہے یعنی شعراء کو برا کہا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضاحت کرتے ہوئے فرمایا' بلاشبہ مومن تلوار اور زبان کے ساتھ جہاد کرتا ہے۔ اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے گویا تم اشعار کے ساتھ تیروں کی مانند بوچھاڑ کرتے ہو (شرح السنۃ) اور ابن عبدالبرؒ کی کتاب "الاستیعاب" میں ہے کہ کعب بن مالک نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! اشعار کے بارے میں آپؐ کی کیا رائے ہے؟ آپؐ نے جواب دیا' بلاشبہ مومن شخص اپنی تلوار اور اپنی زبان کے ساتھ جہاد کرتا ہے۔

وضاحت: مقصود یہ ہے کہ اسلامی شعراء جب کفار کے بارے میں ہجویہ اشعار کہتے ہیں تو ان کے اثرات تیروں کی بوچھاڑ سے بھی زیادہ زور دار ہوتے ہیں۔ گویا اشعار کو مطلقاً مذموم قرار دینا درست نہیں۔ ہاں! وہ شعراء جو سیدھی راہ سے بھٹکے ہوئے ہیں' ان کے اشعار مذموم ہیں۔ (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۰۶)

۴۷۹۶ - (۱۴) وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اَلْحَیَاءُ وَالْعِیُّ شُعْبَتَانِ مِنَ الْاِیْمَانِ، وَالْبَذَاءُ، وَالْبَیَانُ شُعْبَتَانِ مِنَ النِّفَاقِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ.

۴۷۹۶: ابوامامہ رضی اللہ عنہ' نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' شرم و حیا اور بری باتوں سے خاموش رہنا ایمان کی شاخیں ہیں اور بے ہودہ فضول باتیں کرنا نفاق کی شاخیں ہیں (ترمذی)

۴۷۹۷ - (۱۵) وَعَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اِنَّ اَحَبَّكُمْ اِلَیَّ وَاَقْرَبَكُمْ مِنِّیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ، اَحَاسِنُكُمْ اَخْلَاقًا، وَاِنَّ اَبْغَضَكُمْ اِلَیَّ وَاَبْعَدَكُمْ مِنِّیْ، مَسَاوِیْكُمْ اَخْلَاقًا، اَلثَّرْثَارُوْنَ، اَلْمُتَشَدِّقُوْنَ، اَلْمُتَفَیْهِقُوْنَ. رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ.

۴۷۹۷: ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ تم میں سے سب سے زیادہ مجھے محبوب اور سب سے زیادہ میرے نزدیک قیامت کے دن وہ لوگ ہوں گے جو تم میں سب سے اچھے اخلاق کے مالک ہوں گے اور بلاشبہ میرے نزدیک سب سے زیادہ نفرت والے اور مجھ سے سب سے زیادہ دور وہ لوگ ہوں گے جن کے اخلاق برے ہیں' جو زیادہ باتیں بنانے والے ہیں' گفتگو میں غیر محتاط ہیں اور جو کبر و نخوت کے ساتھ منہ پھیر کر باتیں کرنے والے ہیں (بیہقی شعب الایمان)

٤٧٩٨ - (١٦) **وَرَوَى** التِّرمِذِيُّ نَحوَهُ عَن جَابِرٍ، وَفِي رِوَايَةٍ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! قَدْ عَلِمْنَا الثَّرْثَارُونَ وَالْمُتَشَدِّقُونَ، فَمَا الْمُتَفَيْهِقُونَ؟ قَالَ: «الْمُتَكَبِّرُونَ».

۴۷۹۸: اور ترمذی نے جابرؓ سے اسی کی مانند روایت کی ہے اور اس کی روایت میں ہے۔ انہوں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ہم ان لوگوں کو جانتے ہیں جو زیادہ باتیں بناتے ہیں اور جو گفتگو میں غیر محتاط ہیں لیکن "مُتَفَيْهِقُوْنَ" سے مقصود کون ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' ان سے مقصود متکبر لوگ ہیں۔

٤٧٩٩ - (١٧) **وَعَنْ** سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ قَوْمٌ يَأْكُلُونَ بِأَلْسِنَتِهِمْ كَمَا تَأْكُلُ الْبَقَرَةُ بِأَلْسِنَتِهَا». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۴۷۹۹: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت اس وقت تک قائم نہ ہو گی جب تک ایسے لوگ ظہور پذیر نہ ہوں گے' جو زبان کو کھانے پینے کا ذریعہ بنائیں گے جیسا کہ گائے زبان کے ساتھ چارہ کھاتی ہے (احمد)

٤٨٠٠ - (١٨) **وَعَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللهَ يُبْغِضُ الْبَلِيغَ مِنَ الرِّجَالِ الَّذِي يَتَخَلَّلُ بِلِسَانِهِ كَمَا تَتَخَلَّلُ الْبَاقِرَةُ — بِلِسَانِهَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۴۸۰۰: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ اللہ اس شخص کو برا جانتا ہے جو چرب لسان ہے اور زبان کی چالاکی سے کمائی کرتا ہے جیسا کہ گائے اپنی زبان کے ساتھ چارہ کھاتی ہے (ترمذی' ابوداؤد) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

٤٨٠١ - (١٩) **وَعَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَرَرْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي بِقَوْمٍ تُقْرَضُ شِفَاهُهُمْ بِمَقَارِيضَ مِنَ النَّارِ، فَقُلْتُ: يَا جِبْرِيلُ! مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ قَالَ: هٰؤُلَاءِ خُطَبَاءُ أُمَّتِكَ الَّذِينَ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۴۸۰۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس رات مجھے معراج پر لے جایا گیا تو اس رات میں ایسے لوگوں کے پاس سے گزرا' جن کے ہونٹوں کو آگ کی قینچیوں کے ساتھ کاٹا جا رہا تھا۔ میں نے دریافت کیا' اے جبرائیل! یہ کون ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ یہ لوگ آپؐ کی اُمّت کے وہ خطیب ہیں جو ایسی باتیں کہتے تھے جن پر وہ خود عمل نہیں کرتے تھے (ترمذی) اور امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی بیان کرتے ہیں کہ یہ حدیث ترمذی میں نہیں ہے۔ علامہ سیوطیؒ نے اس

حدیث کو الجامع الکبیر میں ترمذی کے علاوہ دیگر محدثین کی جانب منسوب کیا ہے البتہ یہ حدیث مسند احمد میں ضعیف سند کے ساتھ موجود ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۳۵۳)

٤٨٠٢ - (٢٠) **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ تَعَلَّمَ صَرْفَ الْكَلَامِ لِيَسْبِيَ بِهِ قُلُوْبَ الرِّجَالِ اَوِ النَّاسِ ــ ، لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۴۸۰۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص گفتگو کے مختلف انداز سیکھتا ہے تاکہ اس کے ساتھ لوگوں کے دلوں کو مائل کرے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی نفل اور فرض عبادت کو قبول نہیں فرمائے گا (ابوداؤد)

وضاحت: یہ حدیث منقطع ہے' ضحاک بن شرحبیل راوی کی ملاقات ابوہریرہؓ سے ثابت نہیں (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۰۸' ضعیف ابوداؤد صفحہ ۴۹۳)

٤٨٠٣ - (٢١) **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ قَالَ يَوْمًا وَقَامَ رَجُلٌ فَاَكْثَرَ الْقَوْلَ. فَقَالَ عَمْرٌو: لَوْ قَصَدَ فِيْ قَوْلِهِ ــ لَكَانَ خَيْرًا لَهُ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «لَقَدْ رَاَيْتُ ــ اَوْ اُمِرْتُ ــ اَنْ اَتَجَوَّزَ فِي الْقَوْلِ، فَاِنَّ الْجَوَازَ هُوَ خَيْرٌ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۴۸۰۳: عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے ایک دن کچھ باتیں کیں اور ایک دوسرا شخص کھڑا ہوا' اس نے بہت زیادہ' باتیں کیں تو عمروؓ نے کہا' اگر یہ شخص گفتگو میں میانہ روی اختیار کرتا تو اس کے لئے بہتر تھا۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ آپؐ نے فرمایا' میری رائے ہے یا مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں مختصر بات کروں اس لئے کہ مختصر بات کرنا ہی بہتر ہے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن اسماعیل اور اسماعیل بن عیاش دونوں راوی متکلم فیہ ہیں (الجرح والتعدیل جلد ۲ صفحہ ۱۵۰' تہذیب الکمال جلد ۳ صفحہ ۱۶۳' میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۲۴۰ تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۷۳' تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۰۸)

٤٨٠٤ - (٢٢) **وَعَنْ** صَخْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا، وَاِنَّ مِنَ الْعِلْمِ جَهْلًا ــ ، وَاِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكَمًا، وَاِنَّ مِنَ الْقَوْلِ عِيَالًا». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۴۸۰۴: صخر بن عبداللہ بن بریدہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ آپؐ نے فرمایا' بلاشبہ بعض باتیں جادو جیسا اثر رکھتی ہیں' بلاشبہ بعض علم کی باتیں جہالت ہوتی ہیں' بلاشبہ بعض اشعار حکمت سے پر ہوتے ہیں اور بلاشبہ بعض باتیں بوجھ ہوتی ہیں (ابوداؤد)

وضاحت ۱ : اس حدیث کی سند میں ابو جعفر نحوی راوی مجہول ہے۔ (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۰۸، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۴۹۳)

وضاحت ۲ : عالم شخص بعض اوقات کسی بات کو نہ جاننے کے باوجود بہ تکلف اس کے بارے میں کچھ بیان کر دیتا ہے جو درحقیقت جہالت کی بات ہوتی ہے اور بعض اوقات کسی نااہل کے آگے کسی عمدہ بات کو بیان کرتا ہے جو اس پر خواہ مخواہ کا بوجھ ڈالنا ہے۔ علماء کو ایسی باتوں سے احتراز کرنا چاہئے (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٤٨٠٥ - (٢٣) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يَضَعُ لِحَسَّانَ مِنْبَرًا فِي الْمَسْجِدِ يَقُوْمُ عَلَيْهِ قَائِمًا، يُفَاخِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، أَوْ يُنَافِحُ —. وَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ اللّٰهَ يُؤَيِّدُ حَسَّانَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ مَا نَافَحَ أَوْ فَاخَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

تیسری فصل

۴۸۰۵ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حسانؓ کے لئے مسجد میں منبر کا انتظام فرماتے تھے۔ حسانؓ منبر پر کھڑے ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مدافعت کرتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے، بلاشبہ اللہ تعالیٰ حسانؓ کی (جبرائیل) روح القدس کے ساتھ معاونت فرماتا ہے جب تک وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے مدافعت کرتا رہتا ہے (بخاری)

٤٨٠٦ - (٢٤) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ لِلنَّبِيِّ حَادٍ ـ يُقَالُ لَهُ: أَنْجَشَةُ، وَكَانَ حَسَنَ الصَّوْتِ. فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «رُوَيْدَكَ يَا أَنْجَشَةُ لَا تَكْسِرِ الْقَوَارِيْرَ». قَالَ قَتَادَةُ: يَعْنِي ضَعَفَةَ النِّسَاءِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۸۰۶ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا "حدی خواں" تھا جس کو "انجشہ" کہا جاتا تھا، اس کی آواز بہت اچھی تھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حکم دیا، اے انجشہ! ٹھہر ٹھہر... شیشوں کو چور نہ کر۔ قتادہ راوی نے بیان کیا کہ لفظ "القوارير" سے مقصود کمزور عورتیں ہیں (بخاری، مسلم)

وضاحت : اس حدیث میں عورتوں کو شیشے سے تعبیر کیا گیا ہے اس لئے کہ جیسے شیشہ نازک ہوتا ہے اور معمولی سی ٹھوکر کے ساتھ ٹوٹ جاتا ہے، اسی طرح عورتیں بھی کمزور ہوتی ہیں اور جب وہ خوب صورت آواز کو سنیں گی تو ان کے دل متاثر ہوں گے۔ "انجشہ" سیاہ فام انسان تھا اور جب وہ رجزیہ گیت خوب صورت آواز سے گاتا تو اونٹ تیز چلنے لگ جاتے تھے۔ آپ کو یہ خطرہ لاحق ہوا کہ کہیں عورتیں اس کی خوب صورت آواز سن

کرنے میں جتلا نہ ہو جائیں' اس لئے آپؐ نے اسے حکم دیا کہ وہ بلند آواز کے ساتھ حدی خوانی نہ کرے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ اونٹ اس کی آواز سن کر تیز چلنا شروع کر دیں اور ان کے تیز چلنے کی وجہ سے کہیں عورتیں سواریوں سے گر نہ جائیں۔
(تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۰۸)

٤٨٠٧ - (٢٥) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: ذُكِرَ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الشِّعْرُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «هُوَ كَلَامٌ، فَحَسَنُهُ حَسَنٌ، وَقَبِيحُهُ قَبِيحٌ». رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ.

۴۸۰۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں شعر کا ذکر ہوا تو آپؐ نے فرمایا' شعر کلام ہی تو ہے۔ اچھا شعر' بہترین کلام ہے اور بُرا شعر' بُرا کلام ہے (دارقطنی)

٤٨٠٨ - وَرَوَى الشَّافِعِيُّ، عَنْ عُرْوَةَ، مُرْسَلًا.

۴۸۰۸: امام شافعیؒ نے عروہ سے اس حدیث کو مرسلاً روایت کیا ہے۔

٤٨٠٩ - (٢٦) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ نَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِالْعَرْجِ — إِذْ عَرَضَ شَاعِرٌ يُنْشِدُ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «خُذُوا الشَّيْطَانَ، أَوْ أَمْسِكُوا الشَّيْطَانَ، لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ رَجُلٍ قَيْحًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۸۰۹: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ہم رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں "عرج" علاقے میں سفر کر رہے تھے' اچانک ایک شاعر سامنے آیا' وہ اشعار کہنے لگا۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا' شیطان کو پکڑ لو یا شیطان کو روک لو۔ یقیناً ایک شخص کا پیٹ پیپ سے بھرا ہوا ہو (تو یہ پیپ) اس کے لئے اس سے بہتر ہے کہ اس کا پیٹ اشعار سے بھرا ہوا ہو (مسلم)

٤٨١٠ - (٢٧) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «الْغِنَاءُ يُنْبِتُ النِّفَاقَ فِي الْقَلْبِ كَمَا يُنْبِتُ الْمَاءُ الزَّرْعَ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۴۸۱۰: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' گانا دلوں میں نفاق اُگاتا ہے جیسا کہ پانی کھیتی کو اُگاتا ہے (بیہقی شعب الایمان)

٤٨١١ - (٢٨) وَعَنْ نَافِعٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِي طَرِيقٍ، فَسَمِعَ مِزْمَارًا، فَوَضَعَ إِصْبَعَيْهِ فِي أُذُنَيْهِ وَنَاءَ عَنِ الطَّرِيقِ إِلَى الْجَانِبِ الْآخَرِ — ، ثُمَّ قَالَ لِي: بَعْدَ أَنْ بَعُدَ: يَا نَافِعُ! هَلْ تَسْمَعُ شَيْئًا؟ قُلْتُ: لَا، فَرَفَعَ إِصْبَعَيْهِ مِنْ أُذُنَيْهِ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ

رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَسَمِعَ صَوْتَ یَرَاعٍ ، فَصَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ. قَالَ نَافِعٌ : وَکُنْتُ اِذْ ذَاکَ صَغِیْرًا. رَوَاہُ اَحْمَدُ، وَاَبُوْ دَاوُدَ.

۳۸۱ : نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک سفر میں ابن عمرؓ کی معیت میں تھا' انہوں نے بانسری کی آواز سُنی۔ چنانچہ انہوں نے اپنے دونوں کانوں میں اپنی دونوں انگلیاں ٹھونس لیں اور راستے سے ہٹ کر دوسری جانب چلنا شروع کر دیا (نافعؒ نے کہا) کچھ دور جانے کے بعد ابن عمرؓ نے مجھ سے پوچھا' اے نافع! کیا تجھے کوئی آواز سنائی دے رہی ہے؟ میں نے نفی میں جواب دیا۔ اس پر انہوں نے اپنے دونوں کانوں سے انگلیاں نکال لیں اور بیان کیا کہ میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا' آپؐ نے بانسری کی آواز سنی تو آپؐ نے اسی طرح کیا تھا جیسا کہ میں نے کیا ہے۔ نافعؒ نے بیان کیا کہ میں اس وقت عمر کے لحاظ سے نابالغ تھا (احمد' ابوداؤد)

بَابُ حِفْظِ اللِّسَانِ وَالْغِيْبَةِ وَالشَّتْمِ

(زبان کی حفاظت' غیبت اور گالی گلوچ سے احتراز)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٤٨١٢ ـ (١) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ يَضْمَنْ لِيْ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ، أَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل

۴۸۱۲: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص مجھے اپنی زبان اور شرمگاہ کے بارے میں ضمانت دے گا' میں اسے جنت کی ضمانت دوں گا (بخاری)

وضاحت: زبان کی ضمانت سے مقصود یہ ہے کہ قبیح باتیں نہ کی جائیں اور حرام اشیاء تناول نہ کی جائیں اور شرمگاہ کی ضمانت سے مراد شرمگاہ کو زنا وغیرہ سے محفوظ رکھنا ہے (واللہ اعلم)

٤٨١٣ ـ (٢) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ لَا يُلْقِيْ لَهَا بَالًا، يَرْفَعُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَاتٍ، وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ لَا يُلْقِيْ لَهَا بَالًا، يَهْوِيْ بِهَا فِيْ جَهَنَّمَ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُمَا: «يَهْوِيْ بِهَا فِي النَّارِ أَبْعَدَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ».

۴۸۱۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ ایک شخص اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا کلمہ زبان سے نکالتا ہے حالانکہ وہ اس کو کوئی اہمیت نہیں دیتا تو اللہ تعالیٰ اس کلمہ کے کہنے پر اس کے درجات بلند فرماتا ہے اور بلاشبہ ایک شخص اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا کلمہ کہتا ہے اور اس کو معمولی سمجھتا ہے تو اس معمولی کلمہ کی وجہ سے وہ جہنم رسید ہو گا (بخاری)

نیز بخاری اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ اس کلمہ کی وجہ سے وہ مشرق اور مغرب میں جتنا فاصلہ ہے' اس سے زیادہ گہرائی تک جہنم میں گرتا ہے۔

٤٨١٤ ـ (٣) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:

«سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ، وَقِتَالُهُ كُفْرٌ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۸۱۴: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس سے لڑائی کرنا کفر ہے (بخاری' مسلم)

وضاحت: جو شخص کسی مسلمان سے لڑائی کرتا ہے اس پر کفر کا اطلاق بطور مبالغہ کے ہے تاکہ وہ اس قسم کے اقدام سے باز رہے یا یہ بطور تشبیہ کے کہا گیا ہے' اس لئے کہ کسی مسلمان سے لڑائی کرنا کسی مسلمان کا فعل نہیں ہو سکتا بلکہ کافر کا فعل ہو سکتا ہے۔ اس حدیث میں بلاشبہ مسلمانوں کے حق کو عظیم گردانا گیا ہے لیکن خوارج کا اس حدیث سے استدلال کرنا درست نہیں کہ کبیرہ گناہ کا مرتکب اسلام سے خارج ہو جاتا ہے جبکہ اس حدیث میں کفر سے مراد حقیقی کفر نہیں ہے۔ ظاہر ہے کہ آپس میں لڑائی کرنے سے کوئی شخص دائرۂ اسلام سے خارج نہیں ہو جاتا۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔ وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا

ترجمہ: "اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان کے درمیان صلح کرا دیا کرو" (الحجرات: ۹)

اس آیتِ کریمہ میں لڑائی کرنے والے دونوں گروہوں کو مومن کہا گیا ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۱۰)

۴۸۱۵ - (۴) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «أَيُّمَا رَجُلٍ قَالَ لِأَخِيْهِ كَافِرٌ، فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۸۱۵: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص اپنے بھائی کو کافر کہتا ہے تو دونوں میں سے ایک ضرور اس کے وبال کو بھگتے گا (بخاری' مسلم)

وضاحت: اگرچہ اس حدیث کے کئی معانی بیان کیے گئے ہیں لیکن زیادہ راجح معنیٰ یہ ہے کہ جو شخص ایسے انسان کو کافر کہتا ہے' جس کے کامل اسلام کو وہ جانتا ہے اور اس کے بارے میں کسی قسم کا کچھ شک و شبہ بھی نہیں ہے تو اس صورت میں واضح ہے کہ کافر کہنے والا خود کافر ہے گویا اس نے خود ہی اپنے عقیدے کو کفر کہا۔ (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۱۰)

۴۸۱۶ - (۵) وَعَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يَرْمِيْ رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوْقِ، وَلَا يَرْمِيْهِ بِالْكُفْرِ إِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبُهُ كَذٰلِكَ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۸۱۶: ابوذر (غفاری) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص کسی دوسرے شخص کو فاسق یا کافر کہتا ہے تو اگر وہ شخص اس کا مستحق نہیں ہے تو اس کے کہنے کا گناہ اس کی طرف لوٹے گا (بخاری)

۴۸۱۷ - (۶) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ دَعَا رَجُلًا بِالْكُفْرِ، أَوْ قَالَ: عَدُوَّ

اللهِ۔ وَلَيْسَ كَذٰلِكَ، إِلَّا حَارَ عَلَيْهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۸۱۷: ابوذر (غفاری) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص کسی مسلمان شخص کو کافر یا اللہ کا دشمن کہتا ہے جب کہ وہ ایسا نہیں ہے تو یہ کلمہ اس پر واپس لوٹے گا (بخاری' مسلم)

٤٨١٨ - (٧)، ٤٨١٩ - (٨) وَعَنْ أَنَسٍ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «اَلْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا، فَعَلَى الْبَادِيءِ مَا لَمْ يَعْتَدِ الْمَظْلُوْمُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۸۱۸: ۴۸۱۹: انس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' وہ شخص جو ایک دوسرے کو گالی دے رہے ہوں تو اس کا گناہ اس شخص پر ہو گا جس نے ابتدا کی ہے بشرطیکہ مظلوم زیادتی نہ کرے (مسلم)

٤٨٢٠ - (٩) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَنْبَغِي لِصِدِّيْقٍ أَنْ يَكُوْنَ لَعَّانًا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۸۲۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کسی مومن کے لئے لائق نہیں ہے کہ وہ (کسی دوسرے پر) لعنت بھیجنے والا ہو (مسلم)

٤٨٢١ - (١٠) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «إِنَّ اللَّعَّانِيْنَ لَا يَكُوْنُوْنَ شُهَدَاءَ وَلَا شُفَعَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۸۲۱: ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپؐ نے فرمایا' بلاشبہ لعنت بھیجنے والے قیامت کے دن لوگوں پر گواہ بننے والے اور سفارش کرنے والے نہیں ہوں گے (مسلم)

٤٨٢٢ - (١١) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِذَا قَالَ الرَّجُلُ: هَلَكَ النَّاسُ؛ فَهُوَ أَهْلَكُهُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۸۲۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب کوئی شخص کہتا ہے کہ لوگ تباہ و برباد ہو گئے تو وہ شخص ان سب سے زیادہ تباہ و برباد ہے (مسلم)

٤٨٢٣ - (١٢) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «تَجِدُوْنَ شَرَّ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ذَا الْوَجْهَيْنِ، اَلَّذِيْ يَأْتِيْ هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ، وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۸۲۳ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم قیامت کے دن تمام لوگوں سے زیادہ برا اس شخص کو پاؤ گے جو دوغلا ہے۔ ان لوگوں کے پاس کچھ بات کہتا ہے اور دوسروں کے پاس کچھ کہتا ہے (بخاری' مسلم)

۴۸۲۴ - (۱۳) وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ: «نَمَّامٌ».

۴۸۲۴ : حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپؐ نے فرمایا' جنت میں چغل خور داخل نہیں ہو گا۔ اور مسلم کی روایت میں لفظ "نَمَّام" ہے جبکہ دونوں کا معنی ایک ہے۔

وضاحت : چغل خور اپنی سزا پا لینے کے بعد جنت میں داخل ہو گا حدیث میں جو نفی کی گئی ہے اس سے مقصود یہ ہے کہ اس کا شمار ان لوگوں میں نہیں ہو گا جو سب سے پہلے بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔

(تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۱)

۴۸۲۵ - (۱۴) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَإِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ، وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ، وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللهِ صِدِّيقاً، وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ، فَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ، وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ، وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللهِ كَذَّاباً». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ: «إِنَّ الصِّدْقَ بِرٌّ، وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ. وَإِنَّ الْكَذِبَ فُجُورٌ، وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ».

۴۸۲۵ : عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم سچائی اختیار کرو اس لیے کہ سچائی نیکی کی جانب راہ دکھاتی ہے اور نیک کام کرنا جنت کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ آدمی ہمیشہ سچی بات کرتا رہتا ہے اور سچائی کا طلب گار ہوتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ صدیق لکھا جاتا ہے اور تم جھوٹ سے کنارہ کش رہو اس لیے کہ جھوٹ نافرمانیوں کی جانب دھکیلتا ہے اور نافرمانی دوزخ میں پہنچاتی ہے۔ ایک شخص ہمیشہ جھوٹ بولتا رہتا ہے اور جھوٹ کا طلب گار رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ کے نزدیک کذاب لکھا جاتا ہے (بخاری' مسلم)

اور مسلم کی روایت میں ہے' بلاشبہ سچ بولنا نیک کام ہے اور نیکی جنت کی طرف رہنمائی کرتی ہے اور جھوٹ بولنا برا کام ہے اور برا کام دوزخ کی طرف لے جاتا ہے۔

۴۸۲۶ - (۱۵) وَعَنْ أُمِّ كُلْثُومٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ وَيَقُولُ خَيْراً وَيَنْمِي خَيْراً». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۸۲۶ : اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' وہ شخص جھوٹا نہیں ہے جو جھوٹ بول کر لوگوں کے درمیان صلح کراتا ہے' اچھی بات کہتا ہے اور اچھی بات پیش کرتا ہے۔
(بخاری' مسلم)

٤٨٢٧ ـ (١٦) وَعَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا رَأَيْتُمُ الْمَدَّاحِينَ فَاحْثُوا فِي وُجُوهِهِمُ التُّرَابَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۸۲۷ : مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو مبالغہ آرائی کے ساتھ تعریف کرتے ہیں تو ان کے منہ میں مٹی ڈالو (مسلم)
وضاحت : اس حدیث میں وعید مبالغہ آرائی کی حد تک تعریف کرنے والوں کے لیے ہے' ایسے لوگوں کو کچھ نہیں دینا چاہیے ورنہ کسی کی صحیح تعریف کرنا تو جائز ہے (واللہ اعلم)

٤٨٢٨ ـ (١٧) وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: أَثْنَى رَجُلٌ عَلَى رَجُلٍ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: «وَيْلَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ أَخِيكَ» ثَلَاثًا «مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَادِحًا لَا مُحَالَةَ فَلْيَقُلْ: أَحْسَبُ فُلَانًا، وَاللهُ حَسِيبُهُ، إِنْ كَانَ يُرَى أَنَّهُ كَذٰلِكَ، وَلَا يُزَكِّي عَلَى اللهِ أَحَدًا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۸۲۸ : ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں ایک دوسرے شخص کی تعریف کی۔ آپؐ نے تین مرتبہ فرمایا' تیرے لیے ہلاکت ہو تو نے اپنے بھائی کی گردن کاٹ دی۔ (آپؐ نے فرمایا) اگر تم میں سے کوئی شخص کسی کی تعریف ضرور کرنا چاہتا ہے تو وہ کہے کہ فلاں کے بارے میں میرا یہ خیال ہے . . . . ورنہ اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں حقیقت سے آگاہ ہے (یہ بھی اس صورت میں کہے) جب کہ وہ حقیقت میں اسے ایسا پائے لیکن اللہ تعالیٰ کے نزدیک آپ کسی کو پاکیزہ قرار نہیں دے سکتے۔
(بخاری' مسلم)

٤٨٢٩ ـ (١٨) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «أَتَدْرُونَ مَا الْغِيبَةُ؟» قَالُوا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: «ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ». قِيلَ: أَفَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ فِي أَخِي مَا أَقُولُ؟ قَالَ: «إِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدِ اغْتَبْتَهُ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدْ بَهَتَّهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَفِي رِوَايَةٍ: «إِذَا قُلْتَ لِأَخِيكَ مَا فِيهِ فَقَدِ اغْتَبْتَهُ، وَإِذَا قُلْتَ مَا لَيْسَ فِيهِ فَقَدْ بَهَتَّهُ».

۴۸۲۹ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کیا تم جانتے ہو کہ غیبت کیا ہے؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا' اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ہی اس کا زیادہ علم رکھتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' تم اپنے بھائی کو ان الفاظ کے ساتھ یاد کرو جنہیں وہ پسند نہیں کرتا۔ دریافت کیا گیا کہ اگر میرے (کسی) بھائی میں

وہ ناپسندیدہ بات موجود ہو جو میں کہہ رہا ہوں تو پھر اس کے بارے میں آپ کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا' اگر اس میں وہ بات موجود ہے جو تو کہہ رہا ہے تو اس صورت میں تو نے اس کی غیبت کی اور اگر اس میں وہ بات موجود نہیں جو تو کہہ رہا ہے تو اس صورت میں تو نے اس پر بہتان لگایا (مسلم)

اور ایک روایت میں ہے کہ اگر تو اپنے بھائی کے بارے میں وہ بات کہتا ہے جو اس میں موجود ہے تو تو اس کی غیبت کرتا ہے اور اگر تو ایسی بات کہتا ہے جو اس میں موجود نہیں ہے تو تو اس پر بہتان لگاتا ہے۔

٤٨٣٠ - (١٩) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ رَجُلًا اِسْتَاْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ: «ائْذَنُوْا لَهُ، فَبِئْسَ اَخُو الْعَشِيْرَةِ» فَلَمَّا جَلَسَ تَطَلَّقَ النَّبِيُّ ﷺ فِيْ وَجْهِهٖ وَانْبَسَطَ اِلَيْهِ. فَلَمَّا انْطَلَقَ الرَّجُلُ قَالَتْ عَائِشَةُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قُلْتَ لَهُ: كَذَا وَكَذَا، ثُمَّ تَطَلَّقْتَ فِيْ وَجْهِهٖ، وَانْبَسَطْتَ اِلَيْهِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَتٰى عَاهَدْتِنِيْ ـــ فَحَّاشًا؟؟ اِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ اِتِّقَاءَ شَرِّهٖ» وَفِيْ رِوَايَةٍ: «اِتِّقَاءَ فُحْشِهٖ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۸۳۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آنے کی اجازت طلب کی۔ آپ نے فرمایا' اسے اجازت دو اور فرمایا' یہ شخص اپنے قبیلہ کا برا انسان ہے۔ جب وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ساتھ خندہ پیشانی کے ساتھ پیش آئے اور مسکرا دیئے۔ جب وہ شخص چلا گیا تو عائشہؓ نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! آپ نے اس شخص کے بارے میں ایسے ایسے الفاظ ادا کیے تھے (پھر بھی) آپ اسے خندہ پیشانی سے ملے جب کہ آپ کے چہرہ پر مسکراہٹ بھی تھی؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' (اے عائشہ!) تو نے مجھے فحش باتیں کرنے والا کب پایا ہے؟ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن وہ لوگ برے مقام والے ہوں گے جنہیں لوگوں نے (ان کے) شر سے محفوظ رہنے کے لیے چھوڑ دیا ہو گا اور ایک روایت میں ہے کہ ان کی بری باتوں سے بچاؤ اختیار کرنے کے لئے چھوڑ دیا (بخاری' مسلم)

وضاحت: جو شخص آپ کے پاس حاضر ہوا تھا اس کا نام عُیَینہ بن حصن تھا اگرچہ یہ شخص بعد میں مسلمان ہو گیا لیکن اس وقت مسلمان نہ تھا اور آپ کے ارشاد کے مطابق اسلام لانے کے بعد بھی یہ شخص دنیائے عرب میں بے وقوف سمجھا جاتا تھا۔ معلوم ہوا کہ اس قسم کے انسان کی غیبت کرنا صرف اس وقت جائز ہے جب مقصود دین اور دنیا کی بھلائی ہو (واللہ اعلم)

٤٨٣١ - (٢٠) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «كُلُّ اُمَّتِيْ مُعَافًى اِلَّا الْمُجَاهِرُوْنَ ـــ، وَاِنَّ مِنَ الْمُجَانَةِ ـــ اَنْ يَّعْمَلَ الرَّجُلُ عَمَلًا بِاللَّيْلِ ثُمَّ يُصْبِحُ وَقَدْ سَتَرَهُ اللّٰهُ. فَيَقُوْلُ: يَا فُلَانُ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا، وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهٗ رَبُّهٗ وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللّٰهِ عَنْهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ» فِيْ «بَابِ الضِّيَافَةِ».

۴۸۳۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میری تمام اُمّت کو معافی حاصل ہو جائے گی لیکن ان لوگوں کو معافی نہیں ملے گی جو کھلم کھلا بے حیائی کرنے والے ہیں بلاشبہ یہ بد معاشی اور غنڈہ پن ہے کہ آدمی رات کو کوئی غلط کام کرے اور صبح اٹھ کر کہے 'لوگو! میں نے گزشتہ رات فلاں کام کیا.... جب کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے برے فعل پر پردہ ڈالا تھا لیکن وہ صبح اٹھ کر اللہ تعالیٰ کے پردہ کو فاش کر دیتا ہے (بخاری' مسلم)

اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کہ "جو شخص اللہ پر ایمان رکھتا ہے۔" کا ذکر بابُ الضیافۃ میں گزر چکا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۴۸۳۲ - (۲۱) عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «مَنْ تَرَکَ الْکَذِبَ وَھُوَ بَاطِلٌ بُنِیَ لَہٗ فِیْ رَبَضِ الْجَنَّۃِ، وَمَنْ تَرَکَ الْمِرَاءَ وَھُوَ مُحِقٌّ بُنِیَ لَہٗ فِیْ وَسَطِ الْجَنَّۃِ، وَمَنْ حَسَّنَ خُلُقَہٗ بُنِیَ لَہٗ فِیْ اَعْلَاھَا». رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ، وَقَالَ: ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ. وَکَذَا فِیْ «شَرْحِ السُّنَّۃِ». وَفِی «الْمَصَابِیْحِ» قَالَ: غَرِیْبٌ.

دوسری فصل

۴۸۳۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے جھوٹ بولنا چھوڑ دیا حالانکہ وہ صحیح نہ تھا تو اس کے لئے جنّت کے کناروں میں محل تعمیر ہو گا اور جس شخص نے جھگڑے کی بات کو چھوڑ دیا حالانکہ وہ حق پر تھا تو اس کے لئے جنّت کے درمیان محل تعمیر ہو گا اور جس شخص کے اخلاق اچھے ہوئے تو اس کے لئے جنّت کے بلند مقام پر محل تعمیر ہو گا (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے اور اسی طرح شرح السنّہ میں) ہے اور مصابیح میں ہے کہ امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب کہا ہے۔

۴۸۳۳ - (۲۲) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «اَتَدْرُوْنَ مَا اَکْثَرُ مَا یُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّۃَ؟ تَقْوَی اللّٰہِ، وَحُسْنُ الْخُلُقِ. اَتَدْرُوْنَ مَا اَکْثَرُ مَا یُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ؟ اَلْاَجْوَفَانِ: اَلْفَمُ وَالْفَرْجُ» رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ، وَابْنُ مَاجَۃَ.

۴۸۳۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کیا تم جانتے ہو کہ لوگوں کو جنّت میں کون سی چیز زیادہ داخل کرے گی؟ وہ اللہ کا ڈر اور بہترین اخلاق ہے۔ کیا تم جانتے ہو کہ لوگوں کو کثرت کے ساتھ کون سی چیز جہنم میں داخل کرے گی؟ وہ دو کھوکھلی چیزیں' زبان اور شرمگاہ ہیں۔

(ترمذی' ابن ماجہ)

۴۸۳۴ - (۲۳) وَعَنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَعْلَمُ مَبْلَغَهَا يَكْتُبُ اللّٰهُ لَهُ بِهَا رِضْوَانَهُ إِلَى يَوْمِ يَلْقَاهُ. وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنَ الشَّرِّ مَا يَعْلَمُ مَبْلَغَهَا يَكْتُبُ اللّٰهُ بِهَا عَلَيْهِ سَخَطَهُ إِلَى يَوْمِ يَلْقَاهُ». رَوَاهُ «فِي شَرْحِ السُّنَّةِ». وَرَوَى مَالِكٌ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ نَحْوَهُ.

۴۸۳۴: بلال بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ ایک شخص کلمہ خیر کہتا ہے حالانکہ وہ اس کی قدر و منزلت کو نہیں جانتا تو اللہ تعالی اس کے سبب اس کے نامہ اعمال میں قیامت کے دن اپنی رضا مندی ثبت فرما دیتے ہیں اور بلاشبہ ایک آدمی بری بات زبان پر لاتا ہے جبکہ وہ اس کی حقیقت کو نہیں جانتا تو اللہ تعالی اس کے سبب اس کے نامہ اعمال میں قیامت کے دن تک اپنی ناراضگی ثبت فرما دیتے ہیں (شرح السنۃ)

نیز امام مالکؒ' امام ترمذیؒ اور امام ابن ماجہؒ نے اس کی مثل بیان کیا ہے۔

۴۸۳۵ - (۲۴) وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «وَيْلٌ لِمَنْ يُحَدِّثُ فَيَكْذِبُ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ، وَيْلٌ لَهُ، وَيْلٌ لَهُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۴۸۳۵: بہز بن حکیم اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' وہ شخص تباہ و برباد ہو گیا جو لوگوں کو خوش کرنے کے لئے جھوٹ بولتا ہے۔ اس کے لئے دوزخ ہے' اس کے لیے دوزخ ہے (احمد' ترمذی' ابوداؤد' دارمی)

۴۸۳۶ - (۲۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ الْعَبْدَ لَيَقُوْلُ الْكَلِمَةَ لَا يَقُوْلُهَا إِلَّا لِيُضْحِكَ بِهِ النَّاسَ، يَهْوِي بِهَا أَبْعَدَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، وَإِنَّهُ لَيَزِلُّ عَنْ لِسَانِهِ أَشَدَّ مِمَّا يَزِلُّ عَنْ قَدَمِهِ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيْمَانِ».

۴۸۳۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ ایک شخص ایک بات صرف اس لئے کہتا ہے تاکہ لوگوں کو اس سے ہنسائے' وہ شخص اس بات کی وجہ سے آسمان اور زمین کے درمیان کی مسافت سے زیادہ گہرے مقام میں گرایا جائے گا اور بلاشبہ آدمی اپنے پاؤں کے پھسلنے سے اتنا نہیں گرتا جتنا اپنی زبان کی لغزش کی وجہ سے گرتا ہے (بیہقی شعب الایمان)

۴۸۳۷ - (۲۶) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ صَمَتَ نَجَا». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيْمَانِ».

۴۸۳۷: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص

خاموش رہا' نجات پا گیا (احمد' ترمذی' دارمی' بیہقی' شعب الایمان)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں عبداللہ بن لہیعہ راوی ضعیف ہے (الجرح و التعدیل جلد ۵ صفحہ ۱۸۲' التاریخ الکبیر جلد ۵ صفحہ ۱۸۲' میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۴۷۵' تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۱۳)

٤٨٣٨ - (٢٧) **وَعَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: لَقِيتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَقُلْتُ: مَا النَّجَاةُ؟ فَقَالَ: «امْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ، وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ، وَابْكِ عَلَى خَطِيئَتِكَ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۴۸۳۸: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے دریافت کیا' نجات کیسے ہو گی؟ آپؐ نے فرمایا' اپنی زبان پر قابو رکھ' بلا ضرورت گھر سے نہ نکل اور اپنے گناہ پر آنسو بہا (احمد' ترمذی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں متعدد رواۃ ضعیف ہیں (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۱۳)

٤٨٣٩ - (٢٨) **وَعَنْ** أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، رَفَعَهُ، قَالَ: «إِذَا أَصْبَحَ ابْنُ آدَمَ، فَإِنَّ الْأَعْضَاءَ كُلَّهَا تُكَفِّرُ اللِّسَانَ، فَتَقُولُ: اتَّقِ اللهَ فِينَا، فَإِنَّمَا نَحْنُ بِكَ، فَإِنِ اسْتَقَمْتَ اسْتَقَمْنَا، وَإِنِ اعْوَجَجْتَ اعْوَجَجْنَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۸۳۹: ابوسعید (خدری) رضی اللہ عنہ اس حدیث کو مرفوع بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جب انسان صبح کرتا ہے تو اس کے تمام اعضاء زبان کی منت سماجت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے بارے میں تجھے اللہ پاک سے ڈرنا چاہیے بلاشبہ ہم تیرے ساتھ ہیں' اگر تو درست رہے گی تو ہم بھی درست رہیں گے اور اگر تجھ میں ٹیڑھا پن آ گیا تو ہم بھی سیدھے راستے سے ہٹ جائیں گے (ترمذی)

وضاحت: ایک حدیث میں دل کو مرکزی عضو قرار دیا گیا ہے جبکہ اس حدیث میں زبان کو مرکزی عضو کہا گیا ہے۔ مطابقت اس طرح ہے کہ زبان دل کی ترجمان ہے' جب کسی کام کی نسبت زبان کی طرف ہو گی تو یہ نسبت مجازی ہو گی جبکہ حقیقی نسبت دل کی طرف ہوتی ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۱۳)

٤٨٤٠ - (٢٩) **وَعَنْ** عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ». رَوَاهُ مَالِكٌ، وَأَحْمَدُ.

۴۸۴۰: علی بن حسین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' فضول باتوں کو چھوڑ دینا' آدمی کے اسلام کی اچھائی کی دلیل ہے (مالک' احمد)

٤٨٤١ - (٣٠) **وَرَوَاهُ** ابْنُ مَاجَه، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ» عَنْهُمَا.

۴۸۴۱ : نیز ابنِ ماجہ نے اس حدیث کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے نیز ترمذیؒ نے اور بیہقیؒ نے شعب الایمان میں علی بن حسینؓ اور ابو ہریرہؓ سے بیان کیا ہے۔

۴۸۴۲ ـ (۳۱) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: تُوُفِّيَ رَجُلٌ مِنَ الصَّحَابَةِ. فَقَالَ رَجُلٌ: أَبْشِرْ بِالْجَنَّةِ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «أَوَلَا تَدْرِي، فَلَعَلَّهُ تَكَلَّمَ فِيمَا لَا يَعْنِيهِ، أَوْ بَخِلَ بِمَا لَا يَنْقُصُهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۸۴۲ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک صحابی فوت ہو گیا چنانچہ ایک شخص نے اس کے بارے میں کہا' تیرے لئے جنّت کی خوشخبری ہو (اس کی یہ بات سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تو نہیں جانتا شاید اس نے کوئی لایعنی بات کی ہو یا اس نے اس چیز سے بخل کیا ہو جس کے خرچ کرنے سے مال کم نہیں ہوتا (ترمذی)

وضاحت : بُخل سے مراد صدقہ اور زکوٰۃ نہ دینا ہے' درحقیقت اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے سے مال میں کمی نہیں ہوتی بلکہ مال پاک ہوتا ہے اور اللہ کے فضل سے اس میں اضافہ ہوتا رہتا ہے (واللہ اعلم)

۴۸۴۳ ـ (۳۲) وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَا أَخْوَفُ مَا تَخَافُ عَلَيَّ؟ قَالَ: فَأَخَذَ بِلِسَانِ نَفْسِهِ وَقَالَ: «هٰذَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَصَحَّحَهُ.

۴۸۴۳ : سُفیان بن عبداللہ ثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! میرے لئے آپؐ سب سے زیادہ کس چیز سے خطرہ محسوس کرتے ہیں؟ سُفیانؓ کہتے ہیں کہ آپؐ نے اپنی زبان کو پکڑا اور فرمایا' اس سے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

۴۸۴۴ ـ (۳۳) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «إِذَا كَذَبَ الْعَبْدُ تَبَاعَدَ عَنْهُ الْمَلَكُ مِيلًا مِنْ نَتْنِ مَا جَاءَ بِهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۸۴۴ : ابنِ عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب کوئی شخص جھوٹ بولتا ہے تو جھوٹ کی بدبو کی وجہ سے فرشتہ اس سے ایک میل دور ہو جاتا ہے (ترمذی)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں عبدالرحیم بن ہارون راوی متروک الحدیث ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۶۰۸)

۴۸۴۵ ـ (۳۴) وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَسِيدٍ الْحَضْرَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: «كَبُرَتْ خِيَانَةً أَنْ تُحَدِّثَ أَخَاكَ حَدِيثًا هُوَ لَكَ بِهِ مُصَدِّقٌ وَأَنْتَ بِهِ كَاذِبٌ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۸۴۵: سفیان بن اسد حضرمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' سب سے بڑی خیانت یہ ہے کہ تو اپنے بھائی سے کوئی بات کہے اور وہ تجھے اس بات میں سچا سمجھے جب کہ تو جھوٹ بولتا ہو (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں بقیہ بن ولید راوی متکلم فیہ اور اس کا استاد مجہول ہے (الجرح والتعدیل جلد۲ صفحہ ۱۷۲۸' میزان الاعتدال جلدا' صفحہ ۳۳۲' تقریب التھذیب جلدا' صفحہ ۱۰۵' تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ ۳۱۵)

۴۸۴۶ - (۳۵) **وَعَنْ** عَمَّارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ كَانَ ذَا وَجْهَيْنِ فِي الدُّنْيَا، كَانَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِسَانَانِ مِنْ نَارٍ» . رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ .

۴۸۴۶: عمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص دنیا میں دوغلہ تھا قیامت کے دن اس کی دو زبانیں آگ کی ہوں گی (دارمی)

وضاحت: اصل کتابوں میں "لسان" کا لفظ مفرد ہے تثنیہ نہیں ہے اور سُنن ابوداؤد میں لفظ مفرد ہے اس صورت میں ترجمہ یہ ہو گا کہ اس کی زبان آگ کی ہو گی (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۳ صفحہ ۱۳۶۲)

۴۸۴۷ - (۳۶) **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ، وَلَا بِاللَّعَّانِ، وَلَا الْفَاحِشِ ، وَلَا الْبَذِيِّ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ» . وَفِيْ أُخْرٰى لَهُ: «وَلَا الْفَاحِشِ الْبَذِيِّ» . وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ .

۴۸۴۷: ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کثرت کے ساتھ طعن کرنے والا' لعنت بھیجنے والا' قبیح گالیاں دینے والا اور بے حیائی کے کام کرنے والا مومن نہیں ہے (ترمذی' بیہقی شُعَبِ الْاِیْمَان) اور اس کی دوسری روایت میں "اور نہ فحش باتیں کرنے والا بے حیاء" کے الفاظ ہیں۔ امام ترمذیؒ نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۴۸۴۸ - (۳۷) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ لَعَّانًا» . وَفِيْ رِوَايَةٍ: «لَا يَنْبَغِيْ لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَكُوْنَ لَعَّانًا» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .

۴۸۴۸: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ایماندار شخص کسی پر لعنت کرنے والا نہیں ہوتا اور ایک روایت میں ہے کہ مومن کے لئے یہ لائق نہیں کہ وہ لعنت کرنے والا ہو (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں کثیر بن زید راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد۳ صفحہ ۴۰۴' تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ ۳۱۵)

۴۸۴۹ - (۳۸) وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تَلَاعَنُوْا بِلَعْنَةِ اللّٰهِ، وَلَا بِغَضَبِ اللّٰهِ، وَلَا بِجَهَنَّمَ». وَفِيْ رِوَايَةٍ «وَلَا بِالنَّارِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ.

۴۸۴۹: سَمُرَہ بن جُندُب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم ایک دوسرے پر اللہ کی لعنت کے ساتھ بددعا نہ کرو اور نہ یہ کہو کہ تم پر اللہ کا غضب ہو اور نہ یہ کہو کہ تم جہنمی ہو اور ایک روایت میں ہے اور نہ یہ کہو کہ تم آگ میں داخل کیے جاؤ گے۔ (ترمذی' ابوداؤد)

۴۸۵۰ - (۳۹) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا لَعَنَ شَيْئًا صَعِدَتِ اللَّعْنَةُ إِلَى السَّمَاءِ، فَتُغْلَقُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ دُوْنَهَا، ثُمَّ تَهْبِطُ إِلَى الْأَرْضِ فَتُغْلَقُ أَبْوَابُهَا دُوْنَهَا، ثُمَّ تَأْخُذُ يَمِيْنًا وَشِمَالًا، فَإِذَا لَمْ تَجِدْ مَسَاغًا رَجَعَتْ إِلَى الَّذِيْ لُعِنَ، فَإِنْ كَانَ لِذٰلِكَ أَهْلًا، وَإِلَّا رَجَعَتْ إِلَى قَائِلِهَا». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۴۸۵۰: ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا' بلاشبہ جب کوئی شخص کسی پر لعنت بھیجتا ہے تو یہ لعنت آسمان کی جانب بلند ہوتی ہے لیکن آسمان کے دروازے اس کے لیے بند ہو جاتے ہیں پھر یہ لعنت زمین کی جانب آتی ہے زمین کے دروازے بھی اس کے لیے بند ہو جاتے ہیں بعد ازاں وہ دائیں اور بائیں جانب جانا چاہتی ہے جب وہ کوئی گزرگاہ نہیں پاتی تو اس شخص کی جانب لوٹ آتی ہے جس پر لعنت کی گئی تھی' اگر وہ شخص لعنت کا مستحق ہوتا ہے اور اگر نہیں تو لعنت کہنے والے کی طرف لوٹ آتی ہے (ابوداؤد)

وضاحت: علامہ ناصرالدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۳ صفحہ ۱۳۶۴)

۴۸۵۱ - (۴۰) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَجُلًا نَازَعَتْهُ الرِّيْحُ رِدَاءَهُ فَلَعَنَهَا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تَلْعَنْهَا فَإِنَّهَا مَأْمُوْرَةٌ، وَإِنَّهُ مَنْ لَعَنَ شَيْئًا لَيْسَ لَهُ بِأَهْلٍ رَجَعَتِ اللَّعْنَةُ عَلَيْهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ.

۴۸۵۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ تیز ہوا ایک شخص کی چادر کو اس سے چھین رہی تھی اس نے ہوا پر لعنت کی۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' آندھی پر لعنت نہ بھیجو اس لیے کہ آندھی کو حکم دیا گیا ہے اور جو شخص کسی پر لعنت بھیجتا ہے جب کہ وہ اس کا مستحق نہیں ہوتا تو لعنت اس پر واپس آ جاتی ہے (ترمذی' ابوداؤد)

۴۸۵۲ - (۴۱) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يُبَلِّغُنِيْ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِيْ عَنْ أَحَدٍ شَيْئًا، فَإِنِّيْ أُحِبُّ أَنْ أَخْرُجَ إِلَيْكُمْ وَأَنَا سَلِيْمُ الصَّدْرِ».

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

۴۸۵۲: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میرے صحابہ کرامؓ میں سے کوئی شخص مجھے میرے صحابہ کرامؓ کے بارے میں کسی قسم کی (غلط) بات نہ پہنچائے۔ اس لیے کہ میں پسند کرتا ہوں کہ جب بھی میں تمہارے پاس آؤں تو میرا دل صاف ہو (ابوداؤد)

وضاحت: علامہ ناصرالدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۴۰۹)

۴۸۵۳ - (۴۲) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ: حَسْبُكَ مِنْ صَفِيَّةَ كَذَا وَكَذَا ـ تَعْنِي قَصِيْرَةً ـ فَقَالَ: «لَقَدْ قُلْتِ كَلِمَةً لَوْ مُزِجَ بِهَا الْبَحْرُ لَمَزَجَتْهُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْدَاوُدَ.

۴۸۵۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے (آپؐ کی بیوی) صفیہؓ کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ وہ ایسی ایسی ہے یعنی وہ چھوٹے قد والی ہے۔ آپؐ نے فرمایا' اے عائشہؓ! تو ایسا کلمہ زبان پر لائی ہے کہ اگر اسے سمندر کے برابر پانی میں ملایا جائے تو وہ اس پر غالب آ جائے (احمد' ترمذی' ابوداؤد)

۴۸۵۴ - (۴۳) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا كَانَ الْفُحْشُ فِيْ شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ، وَمَا كَانَ الْحَيَاءُ فِيْ شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۸۵۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' فحش بات جہاں کہیں بھی ہو قابلِ ملامت ہے اور شرم و حیا جہاں کہیں بھی ہو باعث فخر ہے (ترمذی)

۴۸۵۵ - (۴۴) وَعَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ مُعَاذٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ عَيَّرَ أَخَاهُ بِذَنْبٍ لَمْ يَمُتْ حَتّٰى يَعْمَلَهُ». ـ يَعْنِيْ مِنْ ذَنْبٍ قَدْ تَابَ مِنْهُ ـ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ، لِأَنَّ خَالِدًا لَمْ يُدْرِكْ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ.

۴۸۵۵: خالد بن معدانؒ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص اپنے مسلمان بھائی کو اس کے کسی گناہ پر ملامت کرتا ہے تو وہ اس وقت تک فوت نہیں ہو گا جب تک کہ وہ گناہ اس سے سرزد نہیں ہو گا لیکن اس گناہ سے مقصود وہ گناہ ہے جس سے وہ تائب ہو گیا تھا (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔ اس حدیث کی سند متصل نہیں ہے اس لیے کہ خالد راوی کی معاذ بن جبلؓ سے ملاقات نہیں ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن حسن بن ابی یزید ہمدانی راوی ضعیف اور متروک الحدیث ہے (میزانُ الاعتدال جلد۳ صفحہ ۵۱۴' تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ ۳۲۱)

٤٨٥٦ - (٤٥) وَعَنْ وَاثِلَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لاَ تُظْهِرِ الشَّمَاتَةَ لِأَخِيْكَ فَيَرْحَمُهُ اللهُ وَيَبْتَلِيْكَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۴۸۵۶: واثلہ (بن اسقع لیثی) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اپنے مسلمان بھائی کی مصیبت پر خوشی کا اظہار نہ کر (اس لیے کہ خوشی کے اظہار کی صورت میں) اس پر تو اللہ تعالیٰ رحم فرمائے گا لیکن تجھے اس مصیبت میں گرفتار کردے گا (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عمر بن اسماعیل راوی متروک الحدیث ہے' ابن معینؒ نے اسے کذاب قرار دیا ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۸۲' تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۲۱' ضعیف ترمذی صفحہ ۲۸۷)

٤٨٥٧ - (٤٦) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَا أُحِبُّ أَنِّيْ حَكَيْتُ أَحَدًا — وَأَنَّ لِيْ كَذَا وَكَذَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ.

۴۸۵۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مجھے پسند نہیں کہ میں کسی (کے قول و فعل) کی نقل اتاروں اگرچہ مجھے اتنا اتنا کچھ دیا جائے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

٤٨٥٨ - (٤٧) وَعَنْ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ، فَأَنَاخَ رَاحِلَتَهُ، ثُمَّ عَقَلَهَا، ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى خَلْفَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَلَمَّا سَلَّمَ أَتَى رَاحِلَتَهُ فَأَطْلَقَهَا، ثُمَّ رَكِبَ، ثُمَّ نَادَى: اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ وَمُحَمَّدًا وَلَا تُشْرِكْ فِيْ رَحْمَتِنَا أَحَدًا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «أَتَقُوْلُوْنَ هُوَ أَضَلُّ أَمْ بَعِيْرُهُ؟ أَلَمْ تَسْمَعُوْا إِلَى مَا قَالَ؟» قَالُوْا: بَلٰى. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

وَذُكِرَ حَدِيْثُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ «كَفٰى بِالْمَرْءِ كَذِبًا» فِيْ «بَابِ الْاِعْتِصَامِ» فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ.

۴۸۵۸: جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی شخص آیا' اس نے اپنا اونٹ بٹھایا' پھر اس کا گھٹنا رسی سے باندھا' مسجد نبوی میں داخل ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ جب نماز سے سلام پھیر کر فارغ ہوا تو اپنی سواری کے پاس آیا' اس کا گھٹنا کھولا اور اس پر سوار ہو گیا پھر اس نے بآواز بلند کہا' اے اللہ! مجھ پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت کر لیکن ہماری رحمت میں کسی اور کو شریک نہ کر۔ اس کا یہ کلمہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تمہارا کیا خیال ہے وہ زیادہ جہالت والا ہے یا اس کا اونٹ زیادہ جہالت والا ہے' کیا تم نے نہیں سنا جو اس نے کہا ہے؟ صحابہ کرامؓ نے کہا بالکل سنا ہے (ابوداؤد)
اور ابوہریرہؓ سے مروی حدیث (جس میں ہے کہ) "کسی شخص کے لیے یہی گناہ بس کفایت کرتا ہے" باب

الاعتصام میں ذکر ہو چکی ہے۔
وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابو عبداللہ جشمی راوی مجہول ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۱۶)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٤٨٥٩ ـ (٤٨) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِذَا مُدِحَ الْفَاسِقُ غَضِبَ الرَّبُّ تَعَالٰى، وَاهْتَزَّ لَهُ الْعَرْشُ» رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ».

تیسری فصل

۴۸۵۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب فاسق شخص کی تعریف کی جاتی ہے تو رب تعالیٰ تعریف کرنے والے شخص پر ناراض ہوتے ہیں اور اس کی بے جا تعریف کرنے کے سبب عرش کانپنے لگتا ہے (بیہقی شعب الایمان)
وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے' علامہ عراقیؒ نے بھی اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۳۶۳' تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۱۷)

٤٨٦٠ ـ (٤٩) وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يُطْبَعُ الْمُؤْمِنُ عَلَى الْخِلَالِ كُلِّهَا إِلَّا الْخِيَانَةَ وَالْكَذِبَ» . . . رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۴۸۶۰: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ایماندار شخص میں جبلت کے لحاظ سے تمام عادات ہوتی ہیں البتہ خیانت اور کذب بیانی نہیں ہوتی (احمد) نیز امام بیہقیؒ نے اس حدیث کو شعب الایمان میں سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔
وضاحت: اس حدیث کی سند میں ایک راوی مجہول ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۱۷)

٤٨٦١ ـ (٥٠) وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ» عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ.

۴۸۶۱: نیز امام بیہقیؒ نے اس حدیث کو شعب الایمان میں سعدؓ بن ابی وقاص سے روایت کیا ہے۔
وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۱۷)

٤٨٦٢ ـ (٥١) وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، أَنَّهُ قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: أَيَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ جَبَانًا؟ قَالَ: «نَعَمْ». فَقِيْلَ لَهُ: أَيَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ بَخِيْلًا؟ قَالَ: «نَعَمْ». فَقِيْلَ: أَيَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ كَذَّابًا؟ قَالَ: «لَا». رَوَاهُ مَالِكٌ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ» مُرْسَلًا.

۴۸۶۲: صفوان بن سلیمؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کیا ایماندار

شخص طبعاً بزدل ہو سکتا ہے؟ آپؐ نے اثبات میں جواب دیا۔ پھر آپؐ سے دریافت کیا گیا کہ کیا ایماندار شخص طبعاً جھوٹ بولنے والا ہو سکتا ہے؟ آپؐ نے نفی میں جواب دیا (مالک) امام بیہقیؒ نے اس حدیث کو شعب الایمان میں مرسل طور پر ذکر کیا ہے۔

٤٨٦٣ - (٥٢) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: «إِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَتَمَثَّلُ فِي صُوْرَةِ الرَّجُلِ، فَيَأْتِي الْقَوْمَ فَيُحَدِّثُهُمْ بِالْحَدِيْثِ مِنَ الْكَذِبِ فَيَتَفَرَّقُوْنَ، فَيَقُوْلُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ: سَمِعْتُ رَجُلاً أَعْرِفُ وَجْهَهُ وَلَا أَدْرِيْ مَا اسْمُهُ يُحَدِّثُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۸۶۳: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں شیطان کسی شخص کی شکل دھار لیتا ہے اور لوگوں کے پاس جاتا ہے' انہیں جھوٹی باتیں بتاتا ہے۔ لوگ جب اس مجلس سے منتشر ہو جاتے ہیں تو ان میں سے ایک شخص کہتا ہے کہ میں نے ایک شخص سے سنا ہے جس کے چہرے سے تو میں آشنا ہوں لیکن اس کے نام سے بے خبر ہوں وہ فلاں فلاں بات بتاتا تھا (مسلم)

وضاحت : اس حدیث کے مفہوم سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی شخص بظاہر احادیثِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتا ہے لیکن حقیقتاً وہ کذب بیانی سے کام لیتا ہے یہ کذب نہایت قبیح قسم کا کذب ہے بلکہ کفر ہے۔ ہر کہنے والے کی بات کو صحیح تسلیم نہیں کرنا چاہیئے بلکہ چھان بین کرنی چاہیئے کہ وہ شخص سچ کہہ رہا ہے یا غلط نسبت کر رہا ہے' تحقیق کے بعد نقل کرنا مناسب ہے۔ اس مضمون کی ایک حدیث ہے کہ کسی شخص کے جھوٹا ہونے کے لیے بس یہی بات کافی ہے کہ وہ جو بات سنتا ہے وہ آگے اسے بیان کرتا ہے (مرقات جلد ۹ صفحہ ۱۹۲)

٤٨٦٤ - (٥٣) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حِطَّانَ، قَالَ: أَتَيْتُ أَبَا ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَوَجَدْتُهُ فِي الْمَسْجِدِ مُحْتَبِياً بِكِسَاءٍ أَسْوَدَ وَحْدَهُ. فَقُلْتُ: يَا أَبَا ذَرٍّ! مَا هٰذِهِ الْوَحْدَةُ؟ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «اَلْوَحْدَةُ خَيْرٌ مِّنْ جَلِيْسِ السُّوْءِ، وَالْجَلِيْسُ الصَّالِحُ خَيْرٌ مِّنَ الْوَحْدَةِ وَإِمْلَاءُ الْخَيْرِ خَيْرٌ مِّنَ السُّكُوْتِ، وَالسُّكُوْتُ خَيْرٌ مِّنْ إِمْلَاءِ الشَّرِّ».

۴۸۶۴: عمران بن حطانؒ بیان کرتے ہیں کہ میں ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا' میں نے انہیں مسجد میں پایا' وہ اکیلے سیاہ چادر لپیٹے ہوئے تھے۔ میں نے دریافت کیا' اے ابوذر! یہ تنہائی کیسی ہے؟ انہوں نے کہا' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ نے فرمایا' تنہائی بُرے ہم نشین سے بہتر ہے اور اچھا ہم نشین تنہائی سے بہتر ہے اور اچھی باتیں تحریر کرانا خاموشی سے بہتر ہے اور خاموش رہنا بری باتوں کے تحریر کرانے سے بہتر ہے (بیہقی شعب الایمان)

٤٨٦٥ - (٥٤) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «مَقَامُ الرَّجُلِ بِالصَّمْتِ أَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةِ سِتِّيْنَ سَنَةً».

۴۸۶۵ : عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کسی شخص کا خاموش رہنا ساٹھ سال کی عبادت سے افضل ہے (بیہقی شعب الایمان)

٤٨٦٦ - (٥٥) **وَعَنْ** أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ إِلٰى أَنْ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَوْصِنِيْ قَالَ: «أُوْصِيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ، فَإِنَّهُ أَزْيَنُ لِأَمْرِكَ كُلِّهِ». قُلْتُ: زِدْنِيْ قَالَ: «عَلَيْكَ بِتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ وَذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَإِنَّهُ ذِكْرٌ لَكَ فِي السَّمَاءِ، وَنُوْرٌ لَكَ فِي الْأَرْضِ». قُلْتُ: زِدْنِيْ. قَالَ: «عَلَيْكَ بِطُوْلِ الصَّمْتِ، فَإِنَّهُ مَطْرَدَةٌ لِلشَّيْطَانِ وَعَوْنٌ لَكَ عَلٰى أَمْرِ دِيْنِكَ». قُلْتُ: زِدْنِيْ. قَالَ: «إِيَّاكَ وَكَثْرَةَ الضَّحِكِ، فَإِنَّهُ يُمِيْتُ الْقَلْبَ، وَيَذْهَبُ بِنُوْرِ الْوَجْهِ». قُلْتُ: زِدْنِيْ. قَالَ: «قُلِ الْحَقَّ وَإِنْ كَانَ مُرًّا». قُلْتُ: زِدْنِيْ. قَالَ: «لَا تَخَفْ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ». قُلْتُ: زِدْنِيْ. قَالَ: «لِيَحْجُزْكَ عَنِ النَّاسِ مَا تَعْلَمُ مِنْ نَفْسِكَ».

۴۸۶۶ : ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا پھر ابوذرؓ نے طویل حدیث بیان کی یہاں تک کہ بتایا میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! مجھے وصیت فرمایئے؟ آپؐ نے فرمایا' میں تجھے اللہ تعالٰی سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں اس لیے کہ اللہ تعالٰی کا ڈر تیرے تمام کاموں کو زینت بخش دے گا۔ میں نے عرض کیا' مجھے اور وصیت فرمائیں؟ آپؐ نے فرمایا' تجھے قرآن پاک کی تلاوت اور اللہ عزوجل کے ذکر میں معروف رہنا چاہیے اس سے آسمانوں میں تیرا تذکرہ ہو گا اور زمین میں تجھے روشنی عطا ہو گی۔ میں نے عرض کیا' مجھے اور وصیت فرمائیں؟ آپؐ نے فرمایا' تجھے زیادہ خاموش رہنا چاہیے اس سے شیطان تجھ سے بھاگ جائے گا اور تجھے تیرے دینی امور میں مدد حاصل ہو گی۔ میں نے عرض کیا' مجھے مزید وصیت فرمائیں؟ آپؐ نے فرمایا' تجھے زیادہ ہنسنے سے بچنا چاہیے اس لیے کہ زیادہ ہنسنا دل کو غافل کر دیتا ہے اور چہرے کی رونق کو ختم کر دیتا ہے۔ میں نے عرض کیا' مجھے مزید وصیت فرمائیں؟ آپؐ نے فرمایا' سچی بات کہہ' اگرچہ تلخ ہی کیوں نہ ہو۔ میں نے عرض کیا' مزید وصیت فرمائیں؟ آپؐ نے فرمایا' اللہ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے ہرگز نہ ڈر۔ میں نے عرض کیا' مجھے مزید وصیت فرمائیں؟ آپؐ نے فرمایا' تجھے اپنی خامیوں کا علم ہے' اس وجہ سے لوگوں کو برا بھلا نہ کہہ (بلکہ اپنی فکر کر) (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے' اس حدیث کے تمام طرق میں کلام ہے نیز اس کی سند میں ابراہیم بن ہشام راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد۱ صفحہ۷۲' تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۲۱۷)

٤٨٦٧ - (٥٦) **وَعَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «يَا أَبَا ذَرٍّ! أَلَا أَدُلُّكَ عَلٰى خَصْلَتَيْنِ هُمَا أَخَفُّ عَلَى الظَّهْرِ، وَأَثْقَلُ فِي الْمِيْزَانِ؟» قَالَ: قُلْتُ: بَلٰى. قَالَ: «طُوْلُ الصَّمْتِ، وَحُسْنُ الْخُلُقِ، وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا عَمِلَ الْخَلَائِقُ بِمِثْلِهِمَا».

۴۸۶۷: انس رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' اے ابوذر! کیا میں تجھے ایسی دو باتیں نہ بتاؤں جو (عمل کے لحاظ سے) خفیف ہیں اور وزن کے لحاظ سے ثقیل ہیں؟ (ابوذرؓ کہتے ہیں) میں نے عرض کیا' ضرور بتائیں۔ آپؐ نے فرمایا' وہ زیادہ خاموشی اور حُسنِ خلق ہے' اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے' لوگ جو عمل کرتے ہیں ان میں سے کوئی بھی ان دونوں کے برابر نہیں۔
(بیہقی شُعَبِ الایمان)

٤٨٦٨ - (٥٧) وَعَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِأَبِي بَكْرٍ وَهُوَ يَلْعَنُ بَعْضَ رَقِيقِهِ، فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ فَقَالَ: «لَعَّانِينَ وَصِدِّيقِينَ؟ كَلَّا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ» - فَأَعْتَقَ أَبُو بَكْرٍ يَوْمَئِذٍ بَعْضَ رَقِيقِهِ، ثُمَّ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: لَا أَعُودُ. رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْأَحَادِيثَ الْخَمْسَةَ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۴۸۶۸: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکرؓ کے پاس سے گزرے' ابوبکرؓ اپنے کسی غلام کو لعن طعن کر رہے تھے۔ آپؐ نے ابوبکرؓ کی طرف التفات کیا اور فرمایا' تعجب ہے! لعنت کرنے والا اور صدیق؟ ہرگز نہیں' کعبہ کے رب کی قسم! یعنی دونوں وصف جمع نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ ابوبکرؓ نے اُس دن اپنے بعض غلاموں کو آزاد کر دیا۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ آئندہ میں ایسا نہیں کروں گا (بیہقی شُعَبِ الایمان)

٤٨٦٩ - (٥٨) وَعَنْ أَسْلَمَ، قَالَ: إِنَّ عُمَرَ دَخَلَ يَوْماً عَلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَهُوَ يَجْبِذُ لِسَانَهُ. فَقَالَ عُمَرُ: مَهْ، غَفَرَ اللهُ لَكَ فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّ هٰذَا أَوْرَدَنِي الْمَوَارِدَ... رَوَاهُ مَالِكٌ.

۴۸۶۹: اسلمؒ بیان کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ ایک دن ابوبکر صدیقؓ کے پاس گئے جب کہ وہ اپنی زبان کھینچ رہے تھے۔ عمرؓ نے کہا' چھوڑ دیں! اللہ تعالیٰ نے آپ کے گناہ معاف کر دیے ہیں۔ ابوبکرؓ نے جواب دیا' زبان ہی نے مجھے ہلاکتوں میں داخل کیا ہے (مالک)

٤٨٧٠ - (٥٩) وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: «اضْمَنُوا لِي سِتًّا مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَضْمَنْ لَكُمُ الْجَنَّةَ: اُصْدُقُوا إِذَا حَدَّثْتُمْ، وَأَوْفُوا إِذَا وَعَدْتُمْ، وَأَدُّوا إِذَا ائْتُمِنْتُمْ، وَاحْفَظُوا فُرُوجَكُمْ، وَغُضُّوا أَبْصَارَكُمْ، وَكُفُّوا أَيْدِيَكُمْ».

۴۸۷۰: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم اپنے بارے میں مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دو' میں تمہیں جنت کی ضمانت دوں گا۔ جب بات کرو تو سچ کہو' جب وعدہ کرو تو ایفا کرو' جب تمہارے پاس امانت رکھی جائے تو لوٹا دو' اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرو' اپنی نگاہوں کو نیچا رکھو اور اپنے

ہاتھوں کو (ظلم سے) روکے رکھو (احمد' بیہقی شُعَبِ الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند منقطع ہے' مطلب راوی کا عُبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں۔ (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۱۸)

٤٨٧١ - (٦٠) ٤٨٧٢ - (٦١) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ، وَأَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «خِيَارُ عِبَادِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ إِذَا رُؤُوْا ذُكِرَ اللّٰهُ. وَشِرَارُ عِبَادِ اللّٰهِ الْمَشَّاؤُوْنَ بِالنَّمِيْمَةِ، وَالْمُفَرِّقُوْنَ بَيْنَ الْأَحِبَّةِ، اَلْبَاغُوْنَ الْبُرَآءَ الْعَنَتَ» . . . رَوَاهُمَا أَحْمَدُ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ».

۴۸۷۱، ۴۸۷۲: عبدالرحمان بن غَنْم اور اسماء بنتِ یزید رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ کے بہترین بندے وہ ہیں کہ جب ان کو دیکھا جاتا ہے تو اللہ یاد آتا ہے اور اللہ کے بدترین بندے وہ ہیں جو چغل خوری کرتے ہیں' دوستوں میں جدائی ڈالتے ہیں اور بے عیب لوگوں کو تنگ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ (احمد' بیہقی شُعَبِ الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں شہر بن حوشب راوی متکلم فیہ ہے (التاریخ الکبیر جلد ۲ صفحہ ۲۷۰۲۳۰' الجرح والتعدیل جلد ۴ صفحہ ۲۹۸' میزانُ الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۸۳' (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۱۹)

٤٨٧٣ - (٦٢) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَجُلَيْنِ صَلَّيَا صَلَاةَ الظُّهْرِ أَوِ الْعَصْرِ، وَكَانَا صَائِمَيْنِ، فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ الصَّلَاةَ قَالَ: «أَعِيْدَا وُضُوْءَكُمَا وَصَلَاتَكُمَا، وَامْضِيَا فِيْ صَوْمِكُمَا، وَاقْضِيَاهُ يَوْمًا آخَرَ». قَالَا: لِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: «اغْتَبْتُمْ فُلَانًا».

۴۸۷۳: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما روایت بیان کرتے ہیں کہ دو آدمیوں نے ظہر یا عصر کی نماز ادا کی اور وہ دونوں روزے سے تھے' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو آپؐ نے (ان دونوں کے بارے میں) فرمایا' تم وضو اور نماز دہراؤ (البتہ) روزہ رکھے رہو اور کسی دوسرے دن میں اس کی قضا دو۔ انہوں نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! کس لیے؟ آپؐ نے فرمایا' تم نے فلاں انسان کی غیبت کی ہے۔

(بیہقی شُعَبِ الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند معلوم نہیں ہو سکی البتہ اس حدیث کے متن سے اس حدیث کے ضعف کا پتہ چلتا ہے۔ (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۱۹)

٤٨٧٤ - (٦٣) ٤٨٧٥ - (٦٤) وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ، وَجَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْغِيْبَةُ أَشَدُّ مِنَ الزِّنَا». قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَكَيْفَ الْغِيْبَةُ أَشَدُّ مِنَ الزِّنَا؟ قَالَ: «إِنَّ الرَّجُلَ لَيَزْنِيْ فَيَتُوْبُ، فَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِ» . وَفِيْ رِوَايَةٍ: «فَيَتُوْبُ فَيَغْفِرُ اللّٰهُ لَهُ، وَإِنَّ

صَاحِبَ الْغِيْبَةِ لَا يُغْفَرُ لَهُ حَتّٰى يَغْفِرَهَا لَهُ صَاحِبُهُ».

۴۸۷۴: ۴۸۷۵ : ابوسعید خدری اور جابر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولؐ اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' غیبت زنا سے بھی سخت (گناہ) ہے۔ صحابہ کرام نے دریافت کیا اے اللہ کے رسول! غیبت زنا سے سخت (گناہ) کیسے ہے؟ آپؐ نے فرمایا' ایک شخص زنا کرتا ہے پھر وہ توبہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے اور اسے معاف کر دیتا ہے لیکن غیبت کرنے والے شخص کو اس وقت تک معافی نہیں ملتی جب تک کہ وہ شخص معاف نہ کرے جس کی غیبت کی ہے (بیہقی شعب الایمان)

۴۸۷۶ - (۶۵) وَفِيْ رِوَايَةِ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: «صَاحِبُ الزِّنَا يَتُوْبُ، وَصَاحِبُ الْغِيْبَةِ لَيْسَ لَهُ تَوْبَةٌ»... رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْأَحَادِيْثَ الثَّلَاثَةَ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ».

۴۸۷۶: نیز انس رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا' زانی کے لئے توبہ ہے جب کہ غیبت کرنے والے شخص کے لئے توبہ نہیں ہے (بیہقی شُعَبِ الایمان)
وضاحت: اس حدیث کے تمام طرق ضعیف ہیں (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۱۹)

۴۸۷۷ - (۶۶) وَعَنْ أَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ مِنْ كَفَّارَةِ الْغِيْبَةِ أَنْ تَسْتَغْفِرَ لِمَنِ اغْتَبْتَهُ، تَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلَهُ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ» وَقَالَ: فِيْ هٰذَا الْإِسْنَادِ ضُعْفٌ.

۴۸۷۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' غیبت کا کفّارہ یہ ہے کہ آپ نے جس شخص کی غیبت کی ہے اس کے لئے مغفرت کی دعا یوں کریں' اے اللہ! ہمیں اور اس کو معاف فرما (بیہقی فی الدَّعواتِ الکبیر) امام بیہقی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے۔
وضاحت: اس حدیث کی سند میں عَنْبَسَہ بن سلیمان کوفی راوی متروک الحدیث ہے نیز اس حدیث کی سند کے تمام طرق ضعیف ہیں (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۱۹)

بَابُ الْوَعْدِ

(وعدے کی اہمیت)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٤٨٧٨ - (١) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، وَجَاءَ اَبَا بَكْرٍ مَالٌ مِنْ قِبَلِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ — فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: مَنْ كَانَ لَهٗ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ دَيْنٌ، اَوْ كَانَتْ لَهٗ قِبَلَهٗ عِدَةٌ فَلْيَاْتِنَا. قَالَ جَابِرٌ: فَقُلْتُ: وَعَدَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُعْطِيَنِيْ هٰكَذَا، وَهٰكَذَا، وَهٰكَذَا. فَبَسَطَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. قَالَ جَابِرٌ: فَحَثَا لِيْ حَثْيَةً، فَعَدَدْتُهَا فَاِذَا هِيَ خَمْسُمِائَةٍ، وَقَالَ: خُذْ مِثْلَيْهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۴۸۷۸: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے اور ابوبکرؓ کے پاس علاء بن حضرمی کی طرف سے مال آیا تو ابوبکرؓ نے اعلان کیا کہ جس شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قرض لینا ہے یا آپؐ نے اُس سے کوئی وعدہ کیا ہے تو وہ ہمارے پاس آئے۔ جابرؓ نے بیان کیا' میں نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ آپؐ مجھے اتنا اتنا (مال) دیں گے' آپؐ نے تین بار اپنے دونوں ہاتھوں کو پھیلایا تھا۔ جابرؓ نے بیان کیا کہ ابوبکرؓ نے مجھے دونوں ہاتھ بھر کر ایک بار مال دیا میں نے اس کو شمار کیا تو وہ پانچ سو تھا اور ابوبکرؓ نے کہا اس سے دوگنا (اور) لے (بخاری' مسلم)

وضاحت: علاء بن حضرمیؓ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بحرین کا گورنر مقرر کیا تھا آپؐ کی وفات کے بعد ابوبکرؓ نے انہیں اسی منصب پر قائم رکھا۔ انہوں نے وہاں سے ابوبکرؓ کی خدمت میں مال بھیجا تھا معلوم ہوا کہ فوت شدہ کے قرضہ کو ادا کرنا اور اس کے وعدے کا ایفاء کرنا مستحب ہے۔ یہ وارث اور غیر وارث دونوں کر سکتے ہیں۔ (تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۳۶۹)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٤٨٧٩ - (٢) عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ —، قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَبْيَضَ قَدْ شَابَ، وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُشْبِهُهٗ، وَاَمَرَ لَنَا بِثَلَاثَةَ عَشَرَ قَلُوْصًا —، فَذَهَبْنَا نَقْبِضُهَا، فَاَتَانَا مَوْتُهٗ. فَلَمْ

يُعْطُوْنَا شَيْئًا۔ فَلَمَّا قَامَ اَبُوْبَكْرٍ قَالَ: مَنْ كَانَتْ لَهٗ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عِدَةٌ فَلْيَجِیْءْ، فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَاَخْبَرْتُهٗ، فَاَمَرَ لَنَا بِهَا۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

دوسری فصل

۴۸۷۹: ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپ گورے رنگ کے تھے' بڑھاپا شروع ہو چکا تھا اور حسن بن علی آپ کے ساتھ مشابہ تھے۔ آپ نے ہمیں تیرہ اونٹ دینے کا حکم دیا چنانچہ ہم اونٹ لینے کے لئے گئے تو ہمیں آپ کی وفات کی خبر پہنچی' ہمیں کچھ نہ ملا۔ جب ابوبکرؓ خلیفہ بنے تو انہوں نے اعلان کیا کہ جس شخص سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ وعدہ کر رکھا ہے وہ ہمارے پاس آئے چنانچہ میں ابوبکرؓ کے پاس پہنچا اور میں نے انہیں یہ بات بتائی تو انہوں نے ہمیں اونٹ عطا کرنے کا حکم دیا (ترمذی)

۴۸۸۰ - (۳) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی الْحَمْسَاءِ، قَالَ: بَايَعْتُ النَّبِیَّ ﷺ قَبْلَ اَنْ يُّبْعَثَ، وَبَقِيَتْ لَهٗ بَقِيَّةٌ، فَوَعَدْتُهٗ اَنْ اٰتِيَهٗ بِهَا فِیْ مَكَانِهٖ، فَنَسِيْتُ، فَذَكَرْتُ بَعْدَ ثَلَاثٍ، فَاِذَا هُوَ فِیْ مَكَانِهٖ، فَقَالَ: «لَقَدْ شَقَقْتَ عَلَیَّ، اَنَا هٰهُنَا مُنْذُ ثَلَاثٍ اَنْتَظِرُكَ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

۴۸۸۰: عبداللہ بن ابی حمساء بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپ کی بعثت سے قبل آپ سے کوئی چیز خریدی' آپ کی رقم کا (میری طرف) کچھ بقایا رہ گیا۔ اس کا میں نے آپ سے وعدہ کیا کہ میں آپ کے پاس اسی جگہ لاتا ہوں لیکن میں بھول گیا تین روز کے بعد مجھے یاد آیا تو دیکھا کہ آپ اُسی جگہ تھے۔ آپ نے فرمایا' تو نے مجھے مشقت میں ڈالا' تین روز سے تیرا انتظار کر رہا ہوں (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبدالکریم بن ابی المخارق راوی قابلِ حجت نہیں ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۴۰' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۳۷۸)

۴۸۸۱ - (۴) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ، قَالَ: «اِذَا وَعَدَ الرَّجُلُ اَخَاهُ وَمِنْ نِّيَّتِهٖ اَنْ يَّفِیَ لَهٗ، فَلَمْ يَفِ وَلَمْ يَجِیْءْ لِلْمِيْعَادِ، فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۴۸۸۱: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا' جب کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی سے وعدہ کرتا ہے کہ اس کی نیت یہ ہے کہ وہ وعدہ پورا کرے گا لیکن (بامر مجبوری) اُس نے وعدہ پورا نہیں کیا یا وہ وعدہ کے مطابق نہیں آیا تو اس پر کچھ گناہ نہیں (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۳۷۸ ضعیف ترمذی صفحہ ۳۰۳)

۴۸۸۲ - (۵) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: دَعَتْنِیْ اُمِّیْ يَوْمًا

وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَاعِدٌ فِيْ بَيْتِنَا، فَقَالَتْ: هَا — تَعَالَ أُعْطِيْكَ — . فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا أَرَدْتِ أَنْ تُعْطِيْهِ؟» قَالَتْ: أَرَدْتُ أَنْ أُعْطِيَهُ تَمْرًا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «أَمَا إِنَّكِ لَوْ لَمْ تُعْطِيْهِ — شَيْئًا كُتِبَتْ عَلَيْكِ كِذْبَةٌ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ».

۴۸۸۲: عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری والدہ نے مجھے بلایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر تشریف فرما تھے۔ والدہ نے کہا' آؤ میں تمہیں کچھ دینا چاہتی ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا' آپ اسے کیا دینا چاہتی تھیں؟ انہوں نے جواب دیا' میں اسے کھجور دینے کا ارادہ رکھتی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' خبردار! اگر تو اسے کوئی چیز نہ دیتی تو تیرے نامہ اعمال میں ایک جھوٹ لکھ دیا جاتا (ابوداؤد' بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ آپ کی زندگی میں پیدا ہوئے لیکن انہوں نے آپ سے کچھ سنا نہیں نیز اس حدیث کی سند میں ایک راوی مجہول ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۲۰)۔

۴۸۸۳ - (٦) عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ وَعَدَ رَجُلًا فَلَمْ يَأْتِ أَحَدُهُمَا إِلَى وَقْتِ الصَّلَاةِ — ، وَذَهَبَ الَّذِيْ جَاءَ لِيُصَلِّيَ — ، فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ». رَوَاهُ رَزِيْنٌ.

۴۸۸۳: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص کسی شخص سے وعدہ کرتا ہے اور نماز کے وقت تک ان میں سے ایک نہیں آتا اور آنے کا وعدہ کرنے والا نماز ادا کرنے کے لئے چلا جاتا ہے تو اس پر کچھ گناہ نہیں ہے (رزین)

وضاحت: رزین کے روایت کردہ الفاظ سے یہ حدیث نہیں ملی البتہ زید بن ارقم کی حدیث اور الفاظ کے ساتھ دوسری فصل میں گزر چکی ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۲۰)

بَابُ الْمِزَاحِ

(مزاح و خوش طبعی کرنا)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٤٨٨٤ ـ (١) عَنْ اَنَسٍ ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اِنْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَيُخَالِطُنَا حَتّٰى يَقُوْلَ لِاَخٍ لِيْ صَغِيْرٍ: «يَا اَبَا عُمَيْرٍ ـ ! مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ ـ ؟» كَانَ لَهٗ نُغَيْرٌ يَلْعَبُ بِهٖ فَمَاتَ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۴۸۸۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے گھل مل کر رہتے۔ یہاں تک کہ میرے چھوٹے بھائی سے کہتے "اے ابو عمیر! بلبل کو کیا ہوا؟ ابو عمیرؓ کی ایک بلبل تھی جس کے ساتھ وہ کھیلا کرتا تھا اور وہ مر گئی تھی (بخاری، مسلم)

وضاحت: رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو عمیرؓ سے اس لئے کہا کہ جب ابو عمیرؓ کی بلبل مر گئی تو اس کے مرنے پر وہ غمزدہ ہو گیا تھا تو آپؐ نے اس کا غم دور کرنے کی خاطر اس سے خوش طبعی کرتے ہوئے ایسا کہا تاکہ اس کا غم دور ہو جائے۔ معلوم ہوا کہ چھوٹے بچوں کے ساتھ اس قسم کی خوش طبعی کرنا درست ہے۔ (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۲۰)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٤٨٨٥ ـ (٢) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّكَ تُدَاعِبُنَا. قَالَ: «اِنِّيْ لَا اَقُوْلُ اِلَّا حَقًّا» ـ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل

۴۸۸۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں صحابہ کرامؓ نے (تعجب کے ساتھ) اس بات کا اظہار کیا کہ اے اللہ کے رسول! آپ تو ہمارے ساتھ ہنسی مذاق بھی کر لیتے ہیں؟ آپؐ نے وضاحت کی کہ میں ہنسی مذاق میں بھی صرف سچی بات کہتا ہوں (ترمذی)

وضاحت: سعید مقبری کی ابوہریرہؓ سے مروی یہ حدیث مرسل ہے نیز اسامہ بن زید لیثی راوی مختلف فیہ ہے (میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۱۷۴، تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۲۱)

٤٨٨٦ - (٣) **وَعَنْ** أَنَسٍ ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا اِسْتَحْمَلَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ . . . فَقَالَ: «إِنِّيْ حَامِلُكَ عَلٰى وَلَدِ نَاقَةٍ؟» — فَقَالَ: مَا أَصْنَعُ بِوَلَدِ النَّاقَةِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «وَهَلْ تَلِدُ الْإِبِلَ إِلَّا النُّوْقُ؟». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ.

۴۸۸۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سواری کا مطالبہ کیا؟ آپؐ نے فرمایا' میں تجھے اونٹنی کے بچے پر سوار کراؤں گا۔ اس نے کہا' اونٹنی کا بچہ میرے کس کام کا؟ (اس کا وہم دور کرتے ہوئے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سب اونٹ' اونٹنیوں کے بچے ہیں۔
(ترمذی' ابوداؤد)

٤٨٨٧ - (٤) **وَعَنْهُ،** أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ: «يَا ذَا الْأُذُنَيْنِ!» — رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ — ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۴۸۸۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ساتھ خوش طبعی کرتے ہوئے اسے دو کانوں والا کہہ کر پکارا (ابوداؤد' ترمذی)

٤٨٨٨ - (٥) **وَعَنْهُ،** عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ لِامْرَأَةٍ عَجُوْزٍ: «إِنَّهُ لَا تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَجُوْزٌ» فَقَالَتْ: وَمَا لَهُنَّ؟ وَكَانَتْ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ. فَقَالَ لَهَا: «أَمَا تَقْرَئِيْنَ الْقُرْآنَ؟ ﴿إِنَّا أَنْشَأْنَاهُنَّ إِنْشَاءً. فَجَعَلْنَاهُنَّ أَبْكَارًا﴾» — رَوَاهُ رَزِيْنٌ. وَفِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ» بِلَفْظِ «الْمَصَابِيْحِ».

۴۸۸۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بوڑھی عورت سے کہا کہ جنت میں کوئی بوڑھی عورت نہیں جائے گی۔ اس نے دریافت کیا' کیا وجہ کہ وہ جنت میں نہیں جائے گی؟ وہ عورت قرآن پاک پڑھی ہوئی تھی چنانچہ آپؐ نے اس سے فرمایا' کیا تو نے قرآن نہیں پڑھا ہے؟ (ارشاد باری تعالیٰ ہے) "ہم نے حوروں کو پیدا کیا تو ان کو کنواریاں بنایا" (رزین) اور شرح السنہ میں مصابیح کے الفاظ ہیں۔
وضاحت: ان الفاظ سے روایت نہیں ملی البتہ "ترمذی" میں حسن بصریؒ سے اس مضمون کی ایک مرسل روایت ہے لیکن اس کی سند میں کلام ہے (تنقیح الرواۃ جلد صفحہ ۳۳۱)

٤٨٨٩ - (٦) **وَعَنْهُ،** أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ كَانَ اسْمُهُ زَاهِرَ بْنَ حَرَامٍ ، وَكَانَ يُهْدِيْ لِلنَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْبَادِيَةِ، فَيُجَهِّزُهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ زَاهِرًا بَادِيَتُنَا وَنَحْنُ حَاضِرُوْهُ» — . وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُحِبُّهُ، وَكَانَ دَمِيْمًا. فَأَتَى النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا وَهُوَ يَبِيْعُ مَتَاعَهُ، فَاحْتَضَنَهُ مِنْ خَلْفِهِ وَهُوَ لَا يُبْصِرُهُ. فَقَالَ: أَرْسِلْنِيْ، مَنْ هٰذَا؟ فَالْتَفَتَ فَعَرَفَ النَّبِيَّ ﷺ، فَجَعَلَ لَا يَأْلُوْ مَا أَلْزَقَ ظَهْرَهُ بِصَدْرِ النَّبِيِّ ﷺ حِيْنَ عَرَفَهُ، وَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُوْلُ: «مَنْ يَشْتَرِي الْعَبْدَ؟» فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! إِذًا وَاللهِ تَجِدُنِيْ كَاسِدًا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لٰكِنْ عِنْدَ اللهِ لَسْتَ بِكَاسِدٍ» رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۴۸۸۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی انسان کا نام ظاہر بن حرام تھا' وہ شخص جنگل سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تحائف لاتا تھا اور جب وہ شخص (واپس) جانے کا ارادہ کرتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے (شہری سامان ضرورت کے مطابق) دیا کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس میں کچھ شک نہیں کہ "ظاہر" جنگل میں ہمارا کارندہ ہے اور ہم شہر میں اس کے کارندے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس سے محبت فرماتے تھے' اگرچہ وہ بدصورت تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز تشریف لائے جبکہ وہ اپنا سامان بیچ رہا تھا تو آپؐ نے اس کو پیچھے سے اپنے بازوؤں کے حصار میں لے لیا مگر اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا تھا چنانچہ اس نے پکارا' مجھے چھوڑو! کون ہے؟ اس نے آپؐ کی طرف مڑ کر دیکھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچان لیا چنانچہ وہ پورا زور لگانے لگا کہ اپنی کمر کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سینے کے ساتھ ملائے رکھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پکارنے لگے اس غلام کو کون خریدے گا؟ اس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسولؐ! اللہ کی قسم! اگر آپ مجھے بیچیں گے تو بہت کم قیمت ملے گی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا' البتہ اللہ کے ہاں تو بے قیمت نہیں ہے (شرح السنۃ)

٤٨٩٠ - (٧) وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ، قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، وَهُوَ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ، فَسَلَّمْتُ، فَرَدَّ عَلَيَّ، وَقَالَ: «ادْخُلْ» فَقُلْتُ: أَكُلِّي يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «كُلُّكَ» فَدَخَلْتُ. قَالَ عُثْمَانُ بْنُ أَبِي الْعَاتِكَةِ: إِنَّمَا قَالَ: أَدْخُلُ كُلِّي مِنْ صِغَرِ الْقُبَّةِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۸۹۰: عوف بن مالک اشجعیؓ بیان کرتے ہیں کہ میں جنگِ تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جب کہ آپؐ چمڑے کے خیمے میں تشریف فرما تھے' میں نے سلام کیا۔ آپؐ نے میرے سلام کا جواب دیا اور فرمایا' اندر آ جاؤ۔ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! کیا میں سارے کا سارا آ جاؤں؟ آپؐ نے فرمایا' تمام کا تمام۔ چنانچہ میں اندر آ گیا۔ عثمان بن ابی العاتکہ نے بیان کیا کہ اس شخص نے خیمے کے چھوٹے ہونے کی وجہ سے کہا کہ میں سارے کا سارا داخل ہو جاؤں (ابوداؤد)

٤٨٩١ - (٨) وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اسْتَأْذَنَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَسَمِعَ صَوْتَ عَائِشَةَ عَالِيًا، فَلَمَّا دَخَلَ تَنَاوَلَهَا لِيَلْطِمَهَا وَقَالَ: لَا أَرَاكِ تَرْفَعِينَ صَوْتَكِ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَحْجُزُهُ، وَخَرَجَ أَبُو بَكْرٍ مُغْضَبًا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ حِينَ خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ: «كَيْفَ رَأَيْتِنِي أَنْقَذْتُكِ مِنَ الرَّجُلِ؟». قَالَتْ: فَمَكَثَ أَبُو بَكْرٍ أَيَّامًا، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ فَوَجَدَهُمَا قَدِ اصْطَلَحَا، فَقَالَ لَهُمَا: أَدْخِلَانِي فِي سِلْمِكُمَا كَمَا أَدْخَلْتُمَانِي فِي حَرْبِكُمَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «قَدْ فَعَلْنَا، قَدْ فَعَلْنَا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۸۹۱: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابوبکرؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب

کی۔ ابوبکرؓ نے عائشہؓ کی بلند آواز سنی جب وہ اندر گئے تو انہوں نے عائشہؓ کو طمانچہ مارنا چاہا اور کہا' میں (آج) نہ دیکھوں کہ تو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنی آواز کو بلند کرتی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکرؓ کو روک رہے تھے۔ ابوبکرؓ ناراض ہو کر باہر چلے گئے جب ابوبکرؓ باہر گئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' عائشہ تیرا کیا خیال ہے' میں نے تجھے اس سے بچا لیا؟ راوی نے بیان کیا' ابوبکرؓ نے چند دن کے بعد پھر (اندر آنے کی) اجازت طلب کی تو ابوبکرؓ نے دیکھا کہ ان دونوں میں صلح ہے' انہوں نے دونوں سے کہا کہ آپ مجھے اپنی صلح میں بھی شریک کریں جیسا کہ آپ نے مجھے اپنی لڑائی میں شریک کیا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہم نے آپ کو شریک کر لیا' ہم نے آپ کو شریک کر لیا (ابوداؤد)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں یونس بن بکیر کوفی راوی ضعیف ہے (الجرح والتعدیل جلد۵ صفحہ ۲۰۷' تہذیب التہذیب جلد۶ صفحہ ۳۸۶' تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ ۳۳۳)

۴۸۹۳ - (۹) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ: «لَا تُمَارِ أَخَاكَ ، وَلَا تُمَازِحْهُ ، وَلَا تَعِدْهُ مَوْعِدًا فَتُخْلِفَهُ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ، وَقَالَ : هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ .

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّالِثِ .

۴۸۹۳ : ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' اپنے (مسلمان) بھائی سے جھگڑا نہ کر' نہ اس سے ہنسی مذاق کر اور نہ ہی اس سے وعدہ خلافی کر۔ امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے (ترمذی)

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں لیث بن ابی سلیم کوفی راوی کو جمہور علماء نے ضعیف قرار دیا ہے (العلل و معرفۃ الرجال جلد۱ صفحہ ۳۸۹' تہذیب الکمال صفحہ ۱۱۵۷' تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ ۳۳۳' ضعیف ترمذی صفحہ ۲۲۵)

بَابُ الْمُفَاخَرَةِ وَالْعَصَبِيَّةِ

(فخر اور جاہلی تعصب کی ممانعت)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۴۸۹۳ - (۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَیُّ النَّاسِ اَکْرَمُ؟ قَالَ: «اَکْرَمُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقَاهُمْ». قَالُوْا: لَیْسَ عَنْ هٰذَا نَسْاَلُكَ. قَالَ: «فَاَکْرَمُ النَّاسِ یُوْسُفُ نَبِیُّ اللّٰهِ ابْنُ نَبِیِّ اللّٰهِ ابْنِ خَلِیْلِ اللّٰهِ». قَالُوْا: لَیْسَ عَنْ هٰذَا نَسْاَلُكَ قَالَ: «فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْاَلُوْنِیْ؟» قَالُوْا: نَعَمْ. قَالَ: «فَخِیَارُکُمْ فِی الْجَاهِلِیَّةِ خِیَارُکُمْ فِی الْاِسْلَامِ اِذَا فَقُهُوْا» — مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

پہلی فصل

۴۸۹۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کون لوگ زیادہ عزت والے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' اللہ پاک کے ہاں وہ لوگ زیادہ عزت والے ہیں جو زیادہ پرہیزگار ہیں۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا' ہم آپؐ سے یہ بات دریافت نہیں کر رہے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' تمام لوگوں سے زیادہ عزت والے اللہ تعالٰی کے پیغمبر یوسف علیہ السلام ہیں جو اللہ کے پیغمبر یعقوب بن ابراہیم خلیلُ اللہ کے بیٹے ہیں۔ انہوں نے دریافت کیا' ہم آپؐ سے اس بات کا سوال نہیں کر رہے ہیں۔ آپؐ نے دریافت کیا تو کیا تم مجھ سے عرب کے قبائل کے بارے میں دریافت کر رہے ہو؟ انہوں نے جواب دیا' ہاں! بالکل آپؐ نے فرمایا' تم میں سے جو (لوگ) جاہلیت میں بہتر ہیں وہی تم میں سے اسلام میں بہتر ہیں بشرطیکہ وہ دین کو سمجھ لیں (بخاری' مسلم)

۴۸۹۴ - (۲) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْکَرِیْمُ ابْنُ الْکَرِیْمِ ابْنِ الْکَرِیْمِ ابْنِ الْکَرِیْمِ، یُوْسُفُ بْنُ یَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ». رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

۴۸۹۴: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم علیہم السلام معزز ہیں' وہ معزز کے بیٹے (وہ آگے) معزز کے بیٹے (وہ آگے) معزز کے بیٹے ہیں (بخاری)

وضاحت: کریم' تمام خوبیوں کے حامل قابلِ تعریف' شریف اور فیاض شخص کو کہتے ہیں (المنجد صفحہ ۸۷۳)

۴۸۹۵ - (۳) **وَعَنِ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: فِي يَوْمِ حُنَيْنٍ كَانَ أَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ آخِذًا بِعِنَانِ بَغْلَتِهِ، يَعْنِيْ بَغْلَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَلَمَّا غَشِيَهُ الْمُشْرِكُوْنَ، نَزَلَ فَجَعَلَ يَقُوْلُ:

«أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ   أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ»

قَالَ: فَمَا رُئِيَ مِنَ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ أَشَدُّ مِنْهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۸۹۵: براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے جنگِ حُنین کے دن کے بارے میں بتایا کہ ابوسفیان بن حارث نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خچر کی لگام کو پکڑا ہوا تھا' جب مشرکین آپؐ کے قریب پہنچ گئے تو آپؐ (اپنی سواری سے) نیچے اتر پڑے اور آپؐ اعلان کر رہے تھے "میں (اللہ کا) پیغمبر ہوں (اس میں کچھ) غلط بیانی نہیں ہے' میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں" راوی نے بیان کیا کہ اس روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ بہادر کسی شخص کو نہیں پایا گیا (بخاری' مسلم)

۴۸۹۶ - (۴) **وَعَنْ** أَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «ذَاكَ إِبْرَاهِيْمُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۸۹۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا' اے (وہ شخص) جو تمام مخلوق سے بہتر ہے۔ (اس کی یہ بات سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تمام مخلوق سے بہتر تو ابراہیم علیہ السلام ہیں (مسلم)

وضاحت: آپؐ نے یہ کلمات بطور تواضع کے فرمائے ہیں' ورنہ ایسی کئی صحیح احادیث موجود ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام بنی نوعِ انسان پر شرف اور برتری حاصل ہے۔
(تنقیح الرواۃ جلد۴ صفحہ۲۲۳)

۴۸۹۷ - (۵) **وَعَنْ** عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تُطْرُوْنِيْ كَمَا أَطْرَتِ النَّصَارٰى ابْنَ مَرْيَمَ، فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدُهُ، فَقُوْلُوْا: عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۸۹۷: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم مبالغہ آرائی سے میری تعریف نہ کیا کرو جس طرح عیسائیوں نے عیسیٰ بن مریم کی تعریف کی۔ بس! میں تو اس کا بندہ ہوں' تم (مجھے) اللہ کا بندہ اور اس کا رسول کہو (بخاری' مسلم)

۴۸۹۸ - (۶) **وَعَنْ** عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ الْمُجَاشِعِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللّٰهَ أَوْحٰى إِلَيَّ: أَنْ تَوَاضَعُوْا حَتّٰى لَا يَفْخَرَ أَحَدٌ عَلٰى أَحَدٍ، وَلَا يَبْغِيْ أَحَدٌ عَلٰى أَحَدٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۸۹۸: عیاض بن حمار مجاشعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بے شک اللہ پاک نے میری جانب اس بات کی وحی فرمائی کہ لوگو! تواضع اختیار کرو تاکہ کوئی شخص کسی دوسرے شخص پر فخر نہ کرے اور نہ زیادتی کرے (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

۴۸۹۹ - (۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ يَفْتَخِرُونَ بِآبَائِهِمُ الَّذِينَ مَاتُوا، إِنَّمَا هُمْ فَحْمٌ مِنْ جَهَنَّمَ، أَوْ لَيَكُونُنَّ أَهْوَنَ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الْجُعَلِ — الذي يُدَهْدِهُ — الْخِرَاءَ بِأَنْفِهِ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَذْهَبَ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ — الْجَاهِلِيَّةِ، وَفَخْرَهَا بِالْآبَاءِ، إِنَّمَا هُوَ مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ، أَوْ فَاجِرٌ شَقِيٌّ، النَّاسُ كُلُّهُمْ بَنُو آدَمَ، وَآدَمُ مِنْ تُرَابٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

دوسری فصل

۴۸۹۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا' وہ لوگ باز آ جائیں جو اپنے ان آباؤ اجداد پر فخر کرتے ہیں جو فوت ہو چکے ہیں حالانکہ وہ جہنم میں دہک رہے ہیں' وہ لوگ اللہ پاک کے نزدیک گندگی کے اس کیڑے سے زیادہ ذلیل ہوں گے جو اپنی ناک کے ساتھ گندگی کو چلاتا ہے اس میں کچھ شبہ نہیں ہے اللہ پاک نے تمہارے لئے جاہلیت کے فخر کو ختم کر دیا ہے جو فخر آباؤ اجداد کے ساتھ کیا جاتا تھا پس انسان دو قسم کے ہیں' مومن پرہیزگار یا فاجر بدبخت۔ تمام لوگ آدم کی اولاد ہیں اور آدم مٹی سے ہیں۔
(ترمذی' ابوداؤد)

۴۹۰۰ — (۸) وَعَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ أَبِي: — انْطَلَقْتُ فِي وَفْدِ بَنِي عَامِرٍ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَقُلْنَا: أَنْتَ سَيِّدُنَا. فَقَالَ: «السَّيِّدُ اللّٰهُ» فَقُلْنَا وَأَفْضَلُنَا فَضْلًا، وَأَعْظَمُنَا طَوْلًا. فَقَالَ: «قُولُوا قَوْلَكُمْ، أَوْ بَعْضَ قَوْلِكُمْ، وَلَا يَسْتَجْرِيَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ

۴۹۰۰: مطرف بن عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں بنو عامر کے وفد میں (شامل ہو کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا ہم نے عرض کیا' آپ ہمارے آقا ہیں۔ آپ نے فرمایا' آقا تو بس اللہ ہے۔ ہم نے عرض کیا' آپ ہم سب سے زیادہ فضیلت والے ہیں اور ہم سب سے زیادہ عطیات دینے والے ہیں۔ (اس پر) آپ نے فرمایا' تم اس طرح کی بات کہو یا اس سے بھی کم تم کو لیکن (خیال رہے کہ) شیطان تمہیں (کوئی ناجائز بات کہنے پر) دلیر نہ کر دے (احمد' ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث میں اللہ پاک کو اس لقب کے ساتھ حقیقی طور پر خاص کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام

مخلوق کے آقا ہیں لیکن اس کا یہ مفہوم نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجازی طور پر انسانوں کے آقا نہیں ہیں۔ اسی لئے آپؐ نے فرمایا' میں تمام اولاد آدم کا سردار ہوں اور یہ بات میں فخر کے طور پر نہیں کہتا بلکہ اظہار حقیقت کے لئے کہتا ہوں (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۲۴)

٤٩٠١ - (٩) وَعَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلْحَسَبُ الْمَالُ، وَالْكَرَمُ التَّقْوٰى». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۴۹۰۱: حسنؒ' سمرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' حسب مال ہے اور کرم تقویٰ ہے (ترمذی' ابن ماجہ)

٤٩٠٢ - (١٠) وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ تَعَزّٰى بِعَزَاءِ الْجَاهِلِيَّةِ، فَأَعِضُّوْهُ بِهَنِ أَبِيْهِ وَلَا تَكْنُوْا». رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۴۹۰۲: اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپؐ نے فرمایا' جو شخص جاہلی نسب کی طرف نسبت کرتا ہے (اور فخر کرتا ہے) تو تم اسے کہو کہ اپنے باپ کی شرمگاہ اپنے منہ میں لے اور اس میں ہرگز کنایہ نہ کرو (شرح السنۃ)

٤٩٠٣ - (١١) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ عُقْبَةَ، عَنْ أَبِيْ عُقْبَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَكَانَ مَوْلًى مِنْ أَهْلِ فَارِسَ، قَالَ: شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أُحُدًا، فَضَرَبْتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ، فَقُلْتُ: خُذْهَا مِنِّيْ وَأَنَا الْغُلَامُ الْفَارِسِيُّ! فَالْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ: «هَلَّا قُلْتَ: خُذْهَا مِنِّيْ وَأَنَا الْغُلَامُ الْأَنْصَارِيُّ؟». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۴۹۰۳: عبدالرحمان (اپنے والد) ابی عقبہ سے بیان کرتا ہے اور یہ شخص آزاد کردہ فارسی غلام تھا۔ اس نے بیان کیا کہ میں جنگِ اُحد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر تھا میں نے ایک مشرک انسان کو تلوار مارتے ہوئے کہہ دیا کہ یہ گہرا زخم میری جانب سے لے اور میں فارسی النسل ہوں۔ (یہ کلمہ سن کر) آپؐ میری جانب متوجّہ ہوئے۔ آپؐ نے فرمایا' تو نے یہ کیوں نہ کہا؟ تلوار کا یہ زخم میری جانب سے لے اور میں انصاری جوان ہوں (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن اسحاق راوی مدلّس ہے اور اس نے "حدثنا" کے لفظ کے ساتھ حدیث بیان نہیں کی (الجرح والتعدیل جلد ۷ صفحہ ۱۰۸۷' میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۴۶۸' تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۱۴۴' تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۲۴)

٤٩٠٤ - (١٢) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «مَنْ نَصَرَ قَوْمَهُ عَلٰى غَيْرِ الْحَقِّ فَهُوَ كَالْبَعِيْرِ الَّذِيْ رُدِّيَ، فَهُوَ يُنْزَعُ بِذَنَبِهِ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۴۹۰۴: ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' جو شخص اپنی قوم کی ناجائز مدد کرتا ہے وہ اس اُونٹ کی طرح ہے جو (کنویں میں) گر گیا ہے اور اس کی دُم پکڑ کر اسے (کنویں سے) نکالا جا رہا ہے (ابوداؤد)

۴۹۰۵ - (۱۳) وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا الْعَصَبِيَّةُ؟ قَالَ: «أَنْ تُعِينَ قَوْمَكَ عَلَى الظُّلْمِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۹۰۵: واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! عصبیت کسے کہتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا کہ تو ظلم میں اپنی قوم کی معاونت کرے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عباد بن کثیر بصری راوی متکلم فیہ ہے (الضعفاء الصغیر صفحہ ۲۲' تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۳۹۸' تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۲۴' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۳۷۴)

۴۹۰۶ - (۱۴) وَعَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: «خَيْرُكُمُ الْمُدَافِعُ عَنْ عَشِيرَتِهِ مَا لَمْ يَأْثَمْ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۹۰۶: سُراقہ بن مالک بن جعشمؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا' تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو اپنے قبیلے کی جانب سے مدافعت کرتا ہے بشرطیکہ وہ ناجائز مدافعت نہ کرے (ابوداؤد)

وضاحت: یہ حدیث منقطع ہے' سعید بن مسیبؒ نے سُراقہ بن مالکؓ سے نہیں سنا نیز اس حدیث کی سند میں ایّوب بن سوید شیبانی راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۲۸۷' تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۲۴' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۳۷۴' ضعیف ابوداؤد صفحہ ۵۰۶)

۴۹۰۷ - (۱۵) وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَيْسَ مِنَّا مَنْ دَعَا إِلَى عَصَبِيَّةٍ، وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ قَاتَلَ عَصَبِيَّةً، وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ مَاتَ عَلَى عَصَبِيَّةٍ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۹۰۷: جُبیر بن مطعمؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' وہ شخص ہم میں سے نہیں جو عصبیت کی طرف دعوت دیتا ہے اور وہ شخص ہم میں سے نہیں جو عصبیت کی بنیاد پر لڑائی لڑتا ہے اور وہ شخص بھی ہم میں سے نہیں جو عصبیت پر فوت ہوتا ہے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن عبدالرحمان مکی راوی مجہول ہے' صحیح مُسلم میں اس مفہوم کی حدیث موجود ہے اس لئے معنوی لحاظ سے یہ حدیث صحیح ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۲۵' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۳۷۴' ضعیف ابوداؤد صفحہ ۵۰۷)

۴۹۰۸ - (۱۶) وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ، رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: «حُبُّكَ الشَّیْءَ یُعْمِیْ وَیُصِمُّ». رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ.

۴۹۰۸: ابو الدرداء نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' کسی چیز سے تیری محبت تجھے اندھا اور بہرا کر دیتی ہے (ابوداؤد)

وضاحت: یعنی محبوب کے عیب' محب کو نظر نہیں آتے نہ ہی وہ انہیں سننے کے لئے تیار ہوتا ہے نیز اس حدیث کی سند میں ابوبکر راوی ضعیف ہے (تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۳۲۵)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۴۹۰۹ - (۱۷) وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ کَثِیْرٍ الشَّامِیِّ، مِنْ اَھْلِ فِلَسْطِیْنَ، عَنِ امْرَاَۃٍ مِّنْھُمْ یُقَالُ لَھَا فُسَیْلَۃُ، اَنَّھَا قَالَتْ: سَمِعْتُ اَبِیْ یَقُوْلُ: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ، فَقُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! اَمِنَ الْعَصَبِیَّۃِ اَنْ یُّحِبَّ الرَّجُلُ قَوْمَہٗ؟ قَالَ: «لَا، وَلٰکِنْ مِنَ الْعَصَبِیَّۃِ اَنْ یَّنْصُرَ الرَّجُلُ قَوْمَہٗ عَلَی الظُّلْمِ». رَوَاہُ اَحْمَدُ، وَابْنُ مَاجَۃَ.

تیسری فصل

۴۹۰۹: عُبَادَہ بن کثیر شامی' جو اہلِ فلسطین میں سے ہیں' اپنے خاندان کی ایک عورت سے بیان کرتے ہیں جس کا نام "فسیلہ" تھا اس نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد سے سنا' انہوں نے بتایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! کیا کسی شخص کا اپنی قوم سے محبت کرنا بھی عصبیت ہے؟ آپؐ نے فرمایا' نہیں! البتہ عصبیت یہ ہے کہ ایک شخص ظلم میں اپنی قوم کی مدد کرے (احمد' ابن ماجہ)

۴۹۱۰ - (۱۸) وَعَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ، رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «اَنْسَابُکُمْ ھٰذِہٖ لَیْسَتْ بِمَسَبَّۃٍ عَلٰی اَحَدٍ، کُلُّکُمْ بَنُوْ اٰدَمَ طَفُّ الصَّاعِ بِالصَّاعِ لَمْ تَمْلَؤُوْہُ، لَیْسَ لِاَحَدٍ عَلٰی اَحَدٍ فَضْلٌ اِلَّا بِدِیْنٍ وَتَقْوٰی، کَفٰی بِالرَّجُلِ اَنْ یَّکُوْنَ بَذِیًّا فَاحِشًا بَخِیْلًا». رَوَاہُ اَحْمَدُ، وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ «شُعَبِ الْاِیْمَانِ».

۴۹۱۰: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تمہارے یہ انساب کسی کے لئے باعثِ عار نہیں ہیں تم سب آدم کی اولاد ہو اور برابر ہو جیسے ایک صاع دوسرے صاع کے برابر ہوتا ہے جب کہ صاع خالی ہو۔ کسی شخص کو دوسرے شخص پر صرف دینداری اور پرہیز گاری کے سبب فضیلت حاصل ہو سکتی ہے۔ کسی شخص کے لئے عار کے لحاظ سے یہی بات کافی ہے کہ وہ زبان دراز' فحش گو اور بخیل ہو (احمد' بیہقی شعب الایمان)

بَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ
(نیکی اور صلہ رحمی)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۴۹۱۱ ـ (۱) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَنْ أَحَقُّ بِحُسْنِ صَحَابَتِيْ؟ قَالَ: «أُمُّكَ». قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: «أُمُّكَ». قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: «أُمُّكَ». قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: «أَبُوْكَ». وَفِيْ رِوَايَةٍ، قَالَ: «أُمَّكَ، ثُمَّ أُمَّكَ، ثُمَّ أُمَّكَ، ثُمَّ أَبَاكَ، ثُمَّ أَدْنَاكَ أَدْنَاكَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۴۹۱۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! میرے قریبی عزیزوں میں سے اچھے برتاؤ کا کون زیادہ حقدار ہے؟ آپؐ نے فرمایا' تیری والدہ۔ اس نے دریافت کیا' پھر کون؟ آپؐ نے فرمایا' تیری والدہ۔ اس نے دریافت کیا' پھر کون؟ آپؐ نے فرمایا' تیری والدہ۔ اس نے دریافت کیا' پھر کون؟ آپؐ نے فرمایا' تیرا والد اور ایک روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا' اپنی والدہ کے ساتھ (نیکی کر) پھر اپنی والدہ کے ساتھ پھر اپنی والدہ کے ساتھ پھر اپنے والد کے ساتھ پھر جو تیرا جتنا جتنا زیادہ قریبی ہے اس کے ساتھ (بخاری' مسلم)

وضاحت: تین بار والدہ کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا حکم دیا گیا ہے اس کی یہ توجیہ بھی مناسب ہے کہ والدہ حمل کا بوجھ اٹھاتی ہے' وضع حمل کی مشقت سے دوچار ہوتی ہے اور پھر دودھ پلانے کی ذمّہ داری بھی قبول کرتی ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۲۶)

۴۹۱۲ ـ (۲) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «رَغِمَ أَنْفُهُ، ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُهُ، ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُهُ». قِيْلَ: مَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: «مَنْ أَدْرَكَ وَالِدَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ، أَحَدَهُمَا أَوْ كِلَيْهِمَا، ثُمَّ لَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۹۱۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جائے' اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جائے' اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جائے۔ (آپؐ نے تین بار فرمایا) آپؐ سے دریافت کیا گیا' اے اللہ کے رسول! کس کی ناک؟ آپؐ نے فرمایا' اس شخص کی جس نے

اپنے ماں باپ دونوں کو یا ایک کو بڑھاپے کے وقت پایا اور وہ جنت میں داخل نہ ہوا (مسلم)

۴۹۱۳ - (۳) **وَعَنْ** اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَكْرٍ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَتْ: قَدِمَتْ عَلَیَّ اُمِّیْ وَهِیَ مُشْرِكَةٌ فِیْ عَهْدِ قُرَیْشٍ ... ، فَقُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ اُمِّیْ قَدِمَتْ عَلَیَّ وَهِیَ رَاغِبَةٌ — اَفَاَصِلُهَا؟ قَالَ: «نَعَمْ صِلِیْهَا». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۴۹۱۳: اسماء بنتِ ابی بکر رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں۔ میرے پاس میری والدہ آئیں' وہ مشرکہ تھیں (جبکہ) قریش کے ساتھ (صلح کا) معاہدہ ہوا تھا۔ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میری والدہ میرے پاس آئی ہیں اور وہ (مجھ سے) بہتر سلوک کی طلب گار ہیں۔ کیا میں ان کے ساتھ صلہ رحمی کروں؟ آپؐ نے فرمایا' ہاں! ان کے ساتھ صلہ رحمی کر (بخاری' مسلم)

وضاحت: صحیح روایت میں لفظ "رَاغِمَۃ" ہے۔ اس کا معنی یہ ہے کہ وہ اسلام لانے کو بُرا سمجھتی ہے معلوم ہوا کہ ایسی حالت میں بھی قریبی رشتہ دار سے صلہ رحمی کرنا جائز ہے اگرچہ وہ کافر ہی کیوں نہ ہو۔

(تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۳۶)

۴۹۱۴ - (۴) **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: «اِنَّ آلَ اَبِیْ — فُلَانٍ — لَیْسُوْا لِیْ بِاَوْلِیَاءَ، اِنَّمَا وَلِیِّیَ اللّٰهُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ، وَلٰكِنْ لَهُمْ رَحِمٌ اَبُلُّهَا بِبَلَالِهَا» — . مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۴۹۱۴: عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' بیشک آل ابی فلاں میرے دوست نہیں ہیں۔ میرا دوست تو اللہ پاک اور وہ ایماندار لوگ ہیں جو نیک ہیں البتہ آلِ ابی فلاں کے ساتھ میرا رشتہ ہے' میں ان کے ساتھ اس رشتہ کی وجہ سے صلہ رحمی کرتا رہوں گا۔ (بخاری' مسلم)

وضاحت: آلِ ابی فلاں سے مراد بنو ابی طالب ہیں جیسا کہ "مُستخرج ابو نعیم" میں ان کا ذکر ہے راوی نے ان کا نام کسی متوقع فساد کے پیشِ نظر نہیں لیا (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۳۶)

۴۹۱۵ - (۵) **وَعَنِ** الْمُغِیْرَةِ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَیْكُمْ عُقُوْقَ الْاُمَّهَاتِ، وَوَاْدَ الْبَنَاتِ، وَمَنْعًا وَهَاتِ — . وَكَرِهَ لَكُمْ قِیْلَ وَقَالَ، وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ، وَاِضَاعَةَ الْمَالِ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۴۹۱۵: مغیرہ (بن شعبہ) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ اللہ پاک نے تم پر ماں کی نافرمانی کرنے' بیٹیوں کو زندہ درگور کرنے' خود نہ دینے اور لوگوں سے عطیہ طلب کرنے کو حرام قرار دیا ہے اور تمہارے لئے زیادہ باتیں کرنے کو حرام قرار دیا ہے۔ نیز زیادہ سوال کرنا یا لایعنی سوال کرنا اور مال کو (حرام راستے میں) خرچ کرنا بھی حرام قرار دیا ہے (بخاری' مسلم)

۴۹۱۶ - (۶) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مِنَ الْكَبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ وَالِدَيْهِ». قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَهَلْ يَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ؟ قَالَ: «نَعَمْ، يَسُبُّ اَبَا الرَّجُلِ، فَيَسُبُّ اَبَاهُ، وَيَسُبُّ اُمَّهُ، فَيَسُبُّ اُمَّهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۹۱۶: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کبیرہ گناہوں میں سے ہے کہ کوئی شخص اپنے ماں باپ کو گالی دے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسولؐ! بھلا کوئی شخص اپنے ماں باپ کو گالی دے سکتا ہے؟ فرمایا' ہاں! جو کسی کے باپ کو گالی دیتا ہے وہ (جواب میں) اس کے باپ کو گالی دیتا ہے' جو کسی کی ماں کو گالی دیتا ہے تو وہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے (بخاری' مسلم)

۴۹۱۷ - (۷) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ مِنْ اَبَرِّ الْبِرِّ صِلَةَ الرَّجُلِ اَهْلَ وُدِّ اَبِيْهِ بَعْدَ اَنْ يُوَلِّيَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۹۱۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ بہت بڑی نیکی کسی شخص کا اپنے والد کے دوستوں سے اچھا سلوک کرنا ہے جبکہ والد فوت ہو گیا ہو یا سفر میں چلا گیا ہو (مسلم)

۴۹۱۸ - (۸) وَعَنْ اَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِيْ رِزْقِهِ وَيُنْسَأَ لَهُ فِيْ اَثَرِهِ، فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۹۱۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کے رزق میں اضافہ ہو اور اس کی عمر میں اضافہ ہو تو وہ صلہ رحمی کرے (بخاری' مسلم)

وضاحت: قرآن پاک کی آیت میں وضاحت ہے کہ جب کسی کی موت کا وقت قریب آ جاتا ہے تو پھر ایک لحظہ بھر بھی تقدیم و تاخیر نہیں ہو سکتی اور یہ حدیث قرآن پاک کی آیت کے خلاف ہے پس ان دونوں میں مطابقت کی صورت یہ ہے کہ حدیث میں جس عمر کا ذکر ہے اس کا تعلق اس فرشتے کے ساتھ ہے جس کو عمر پر مقرر کیا گیا ہے اور قرآن پاک کی آیت کا تعلق اللہ پاک کے علم کے ساتھ ہے اس کی مثال یہ ہے کہ فرشتے سے مثلاً یوں کہہ دیا جائے گا کہ فلاں شخص کی عمر سو سال ہو گی۔ اگر وہ صلہ رحمی کرے گا اور اگر وہ صلہ رحمی نہ کرے گا تو اس کی عمر ساٹھ سال ہو گی اور اللہ پاک کے علم میں یہ بات ثابت ہے کہ وہ صلہ رحمی کرے گا یا نہیں پس اللہ پاک کے علم کے لحاظ سے تقدیم و تاخیر نہیں' فرشتے کے علم کے لحاظ سے کمی بیشی ہوتی ہے اور اس کی جانب اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد میں بھی اشارہ ہے۔ يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ ۖ وَعِنْدَهٗٓ اُمُّ الْكِتٰبِ ○

"اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے قائم رکھتا ہے اور اس کے پاس اصل کتاب ہے۔"
تفصیل کے لئے دیکھیں (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۲۷)

۴۹۱۹ - (۹) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «خَلَقَ اللّٰهُ

الْخَلْقَ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهُ قَامَتِ الرَّحِمُ فَأَخَذَتْ بِحَقْوَيِ الرَّحْمٰنِ — فَقَالَ: مَهْ؟ قَالَتْ: هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ الْقَطِيعَةِ. قَالَ: وَأَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ، وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ؟ قَالَتْ: بَلٰى يَا رَبِّ! قَالَ: فَذَاكِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۹۱۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ پاک نے مخلوق کو پیدا فرمایا جب اللہ پاک اس سے فارغ ہوا تو رشتہ داری کھڑی ہو گئی اور اس نے اللہ پاک کے تہبند کو پکڑ لیا اللہ تعالی نے فرمایا' ہٹ جا۔ اس نے کہا' یہ اس شخص کا مقام ہے جو تیرے ساتھ قطع رحمی سے پناہ مانگتا ہے۔ اللہ تعالی نے فرمایا' کیا تجھے یہ بات پسند نہیں کہ میں اس شخص کو (اپنے ساتھ) ملاؤں جو تجھ کو ملائے اور میں اس شخص سے قطع تعلق کروں جو مجھ سے قطع تعلق کرے؟ اس نے جواب دیا' پروردگار! درست ہے اللہ پاک نے فرمایا' پس یہ تیرے لئے ہے (بخاری' مسلم)

وضاحت: یہ حدیث ان صفات کو بیان کر رہی ہے جو متشابہات میں سے ہیں ہمارے لئے ایسی صفات پر ایمان لانا اور اس کے علم کو اللہ پاک کے سپرد کرنا لازم ہے البتہ مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ رشتے داری نے اللہ پاک کے عرش کے پایوں میں سے ایک پائے کو پکڑا اور فریاد کی (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۲۷)

۴۹۲۰ - (۱۰) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلرَّحِمُ شُجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ — فَقَالَ اللّٰهُ: مَنْ وَصَلَكِ وَصَلْتُهُ، وَمَنْ قَطَعَكِ قَطَعْتُهُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۹۲۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' رشتہ داری یعنی رحم کا لفظ رحمان سے مشتق ہے اللہ پاک نے اعلان فرما دیا کہ جو تجھے ملائے گا میں اسے (اپنے ساتھ) ملاؤں گا اور جو تجھے توڑے گا میں اس سے قطع تعلق کروں گا (بخاری)

۴۹۲۱ - (۱۱) **وَعَنْ** عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلرَّحِمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُوْلُ: مَنْ وَصَلَنِيْ وَصَلَهُ اللّٰهُ، وَمَنْ قَطَعَنِيْ قَطَعَهُ اللّٰهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۹۲۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' رشتہ داری عرش کے ساتھ معلق ہے' وہ اعلان کرتی ہے کہ جو مجھے ملائے گا اسے اللہ پاک (اپنے ساتھ) ملائے گا اور جو مجھے توڑے گا اللہ پاک اس سے قطع تعلق کرے گا (بخاری' مسلم)

۴۹۲۲ - (۱۲) **وَعَنْ** جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۹۲۲: جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قطع رحمی کرنے والا شخص جنت میں داخل نہیں ہو گا (بخاری' مسلم)

وضاحت : اس سے مُراد وہ شخص ہے جو قطع رحمی کو بلا سبب حلال گردانتا ہے' ایسا شخص ان لوگوں کے ساتھ جنت میں داخل نہیں ہو گا جو اوّل اوّل جنت میں داخل ہوں گے بہرحال اس حدیث میں قطع رحمی کرنے والے انسان کے لئے انتہائی سخت وعید ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۲۸)

۴۹۲۳ - (۱۳) وَعَنِ ابْنِ عَمْرٍو، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِيءِ، وَلٰكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِيْ إِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهُ وَصَلَهَا». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۹۲۳ : عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' وہ شخص صلہ رحمی کرنے والا نہیں ہے جو صلہ رحمی کا بدلہ دیتا ہے البتہ وہ شخص صلہ رحمی کرنے والا ہے جس سے صلہ رحمی نہیں کی جاتی مگر وہ صلہ رحمی کرتا ہے (بخاری)

۴۹۲۴ - (۱۴) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ لِيْ قَرَابَةً أَصِلُهُمْ وَيَقْطَعُوْنِيْ، وَأُحْسِنُ إِلَيْهِمْ وَيُسِيْئُوْنَ إِلَيَّ، وَأَحْلُمُ عَنْهُمْ وَيَجْهَلُوْنَ عَلَيَّ. فَقَالَ: «لَئِنْ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ فَكَأَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ، وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللّٰهِ ظَهِيْرٌ عَلَيْهِمْ مَا دُمْتَ عَلٰى ذٰلِكَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۹۲۴ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے بیان کیا' اے اللہ کے رسول! میرے کچھ رشتہ دار ہیں میں ان سے صلہ رحمی کرتا ہوں اور وہ مجھ سے قطع رحمی کرتے ہیں' میں ان کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہوں اور وہ میرے ساتھ برا سلوک کرتے ہیں' میں ان سے درگزر کرتا ہوں اور وہ میرے ساتھ جہالت سے پیش آتے ہیں آپ نے فرمایا' اگر تیری بات درست ہے تو گویا تو ان کے منہ میں گرم خاکستر ڈال رہا ہے اور اللہ پاک کی جانب سے تیرے ساتھ ہمیشہ (ایک فرشتہ) ان کے خلاف مددگار رہے گا جب تک تو اس کی پابندی کرے گا (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۴۹۲۵ - (۱۵) عَنْ ثَوْبَانَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يَرُدُّ الْقَدَرَ إِلَّا الدُّعَاءُ، وَلَا يَزِيْدُ فِي الْعُمُرِ إِلَّا الْبِرُّ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيُحْرَمُ الرِّزْقَ بِالذَّنْبِ يُصِيْبُهُ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

دوسری فصل

۴۹۲۵ : ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تقدیر کو دعا ہی بدل سکتی ہے اور نیک اعمال سے ہی عمر میں اضافہ ہو سکتا ہے اس میں کچھ شبہ نہیں کہ گناہ کے سبب انسان رزق سے محروم ہو جاتا ہے (ابن ماجہ)

٤٩٢٦ - (١٦) وَعَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ فِيْهَا قِرَاءَةً، فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالُوْا: حَارِثَةُ بْنُ النُّعْمَانِ، كَذٰلِكُمُ الْبِرُّ، كَذٰلِكُمُ الْبِرُّ». وَكَانَ أَبَرَّ النَّاسِ بِأُمِّهِ. رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ»، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ». وَفِيْ رِوَايَتِهِمَا — قَالَ: «نِمْتُ فَرَأَيْتُنِيْ فِي الْجَنَّةِ» بَدَلَ: «دَخَلْتُ الْجَنَّةَ».

۴۹۲۶: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے وہاں پڑھنے کی آواز سنی میں نے استفسار کیا' یہ کون ہے؟ جواب ملا' حارثہ بن نعمان ہے نیک سلوک کا یہی بدلہ ہوتا ہے۔ یہ شخص اپنی والدہ کا سب لوگوں سے بڑھ کر خدمت گزار تھا (شرح السنۃ' بیہقی شعب الایمان) اور ایک روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا' میں سو گیا تو میں نے (خواب میں) خود کو جنت میں پایا۔ ان دونوں کی ایک روایت میں اس کے بدل "میں جنت میں داخل ہوا۔" کے الفاظ ہیں۔

٤٩٢٧ - (١٧) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «رِضَى الرَّبِّ فِيْ رِضَى الْوَالِدِ، وَسَخَطُ الرَّبِّ فِيْ سَخَطِ الْوَالِدِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۹۲۷: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' پروردگار کی رضا مندی والد کی رضا میں ہے اور پروردگار کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہے (ترمذی)
وضاحت: اس حدیث کا موقوف ہونا صحیح ہے (تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۳۲۸)

٤٩٢٨ - (١٨) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا أَتَاهُ، فَقَالَ: إِنَّ لِيَ امْرَأَةً وَإِنَّ أُمِّيْ تَأْمُرُنِيْ بِطَلَاقِهَا، فَقَالَ لَهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «اَلْوَالِدُ أَوْسَطُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ، فَإِنْ شِئْتَ فَحَافِظْ عَلَى الْبَابِ أَوْ ضَيِّعْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۴۹۲۸: ابُوالدَّرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص اس کے پاس آیا اور بیان کیا کہ میری بیوی ہے اور میری والدہ مجھے اس کو طلاق دینے کا حکم دیتی ہے چنانچہ ابُوالدَّرداء نے اس سے کہا کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپؐ نے فرمایا' والد جنت کے دروازوں میں سے بہت اچھا دروازہ ہے پس اگر آپ چاہیں تو اس دروازے کی حفاظت کریں یا (اسے) ضائع کر دیں (ترمذی' ابن ماجہ)
وضاحت: والد یا والدہ اپنے بیٹے کو حکم دیں کہ وہ اپنی بیوی کو طلاق دے تو اسے طلاق دے دینی چاہیے۔ بشرطیکہ کوئی شرعی عذر سبب ہو (تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۳۲۸)

٤٩٢٩ - (١٩) وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! مَنْ أَبَرُّ؟ قَالَ: «أُمَّكَ». قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: «أُمَّكَ». قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: «أُمَّكَ». قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: «أَبَاكَ، ثُمَّ الْأَقْرَبَ فَالْأَقْرَبَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ.

۴۹۲۹ : بہز بن حکیم اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسولؐ! میں کس کے ساتھ احسان کروں؟ آپؐ نے فرمایا' اپنی والدہ کے ساتھ۔ میں نے عرض کیا' پھر کس سے؟ آپؐ نے فرمایا' اپنی والدہ سے۔ میں نے کہا' پھر کس سے؟ آپؐ نے فرمایا' اپنی والدہ سے۔ میں نے عرض کیا پھر کس سے؟ آپؐ نے فرمایا' اپنے والد سے' پھر قریبی رشتہ داروں سے علی حسب المراتب۔
(ترمذی' ابوداؤد)

۴۹۳۰ - (۲۰) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: أَنَا اللّٰهُ، وَأَنَا الرَّحْمٰنُ، خَلَقْتُ الرَّحِمَ وَشَقَقْتُ لَهَا مِنَ اسْمِيْ، فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهُ، وَمَنْ قَطَعَهَا بَتَتُّهُ». رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

۴۹۳۰ : عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں میں اللہ ہوں اور میں رحمان ہوں' میں نے رشتہ داری کو پیدا فرمایا اور میں نے اس کے لئے اپنے نام سے نام نکالا پس جو شخص رشتے داری کو ملائے گا میں اس کو ملاؤں گا اور جو شخص رشتے داری کو توڑے گا میں اس کو توڑوں گا (ابوداؤد)

۴۹۳۱ - (۲۱) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ أَوْفٰى، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «لَا تَنْزِلُ الرَّحْمَةُ عَلٰى قَوْمٍ فِيْهِمْ قَاطِعُ الرَّحِمِ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ».

۴۹۳۱ : عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' ان لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل نہیں ہوتی جن میں کوئی شخص قطع رحمی کرنے والا ہے۔
(بیہقی شعب الایمان)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں سلیمان بن زید راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۰۸' تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۲۹)

۴۹۳۲ - (۲۲) وَعَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا مِنْ ذَنْبٍ أَحْرٰى أَنْ يُعَجِّلَ اللّٰهُ لِصَاحِبِهِ الْعُقُوْبَةَ فِي الدُّنْيَا، مَعَ مَا يَدَّخِرُ لَهُ فِي الْآخِرَةِ، مِنَ الْبَغْيِ وَقَطِيْعَةِ الرَّحِمِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْدَاوُدَ.

۴۹۳۲ : ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' زیادتی کرنے اور قطع رحمی کرنے کے سوا کوئی ایسا گناہ نہیں ہے کہ اللہ پاک اس کے کرنے والے کو دنیا میں بھی جلد سزا دے اور آخرت میں بھی اسے سزا سے ہمکنار کرے (ترمذی' ابوداؤد)

٤٩٣٣ - (٢٣) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنَّانٌ، وَلَا عَاقٌّ، وَلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ.

۴۹۳۳: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' احسان جتانے والا' والدین کی نافرمانی کرنے والا اور ہمیشہ شراب پینے والا جنت میں داخل نہیں ہو گا (نسائی' دارمی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں نبیط اور جابان دونوں راوی ضعیف ہیں نیز حدیث کی سند میں انقطاع ہے (میزان الاعتدال جلد۱ صفحہ۳۷۷' تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۳۲۹)

٤٩٣٤ - (٢٤) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «تَعَلَّمُوْا مِنْ أَنْسَابِكُمْ مَا تَصِلُوْنَ بِهِ أَرْحَامَكُمْ، فَإِنَّ صِلَةَ الرَّحِمِ مَحَبَّةٌ فِي الْأَهْلِ، مَثْرَاةٌ فِي الْمَالِ، مَنْسَأَةٌ فِي الْأَثَرِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۴۹۳۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اپنے نسب ناموں کے بارے میں معلومات حاصل کرو تاکہ تم صلہ رحمی کر سکو اس لئے کہ صلہ رحمی اہل و عیال میں محبت' مال کی زیادتی اور عمر میں اضافہ (کا باعث) ہے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

٤٩٣٥ - (٣٥) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! إِنِّي أَصَبْتُ ذَنْبًا عَظِيْمًا، فَهَلْ لِي مِنْ تَوْبَةٍ؟ قَالَ: «هَلْ لَكَ مِنْ أُمٍّ؟». قَالَ: لَا. قَالَ: «وَهَلْ لَكَ مِنْ خَالَةٍ؟». قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: «فَبِرَّهَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۹۳۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا' اے اللہ کے رسول! بلاشبہ میں نے بہت بڑا گناہ کیا ہے' کیا میرے لئے توبہ ہے؟ آپؐ نے فرمایا' تیری والدہ ہے؟ اس نے نفی میں جواب دیا۔ آپؐ نے دریافت کیا' کیا تیری خالہ ہے؟ اس نے اثبات میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا' اُس سے اچھا سلوک کر (ترمذی)

٤٩٣٦ - (٢٦) وَعَنْ أَبِي أُسَيْدٍ السَّاعِدِيِّ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! هَلْ بَقِيَ مِنْ بِرِّ أَبَوَيَّ شَيْءٌ أَبَرُّهُمَا بِهِ بَعْدَ مَوْتِهِمَا؟ قَالَ: «نَعَمْ، اَلصَّلَاةُ عَلَيْهِمَا، وَالْاِسْتِغْفَارُ لَهُمَا، وَإِنْفَاذُ عَهْدِهِمَا مِنْ بَعْدِهِمَا، وَصِلَةُ الرَّحِمِ الَّتِي لَا تُوْصَلُ إِلَّا بِهِمَا، وَإِكْرَامُ صَدِيْقِهِمَا». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۴۹۳۶: ابواُسید ساعدیؓ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے' آپؐ کے پاس بنو سلمہ سے ایک شخص آیا۔ اس نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! کیا

میرے والدین کے فوت ہونے کے بعد کوئی ایسا نیک سلوک ہے جو میں اپنے والدین کے ساتھ کر سکوں؟ آپؐ نے فرمایا' ہاں والدین کے لئے دعا کرنا' ان کے لیے بخشش کی دُعا مانگنا' ان کے بعد ان کے وعدوں کو پورا کرنا' ان کے اقارب کے ساتھ صلہ رحمی کرنا اور ان کے دوستوں کی عزت کرنا (والدین کے ساتھ نیک سلوک ہیں)

(ابوداؤد' ابنِ ماجہ)

وضاحت : علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ابنِ ماجہ صفحہ۲۹۶' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۳ صفحہ۱۳۸۰' ضعیف ابوداؤد صفحہ۵۰۸)

۴۹۳۷ - (۲۷) **وَعَنْ** أَبِي الطُّفَيْلِ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْسِمُ لَحْمًا بِالْجِعِرَّانَةِ — إِذْ أَقْبَلَتِ امْرَأَةٌ حَتَّى دَنَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَبَسَطَ لَهَا رِدَاءَهُ، فَجَلَسَتْ عَلَيْهِ. فَقُلْتُ: مَنْ هِيَ؟ فَقَالُوا: هِيَ أُمُّهُ الَّتِي أَرْضَعَتْهُ —. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

۴۹۳۷ : ابوالطفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے مشاہدہ کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جعرانہ (مقام) میں گوشت تقسیم کر رہے تھے' اچانک ایک عورت آئی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب گئی آپؐ نے اس کے لئے اپنی چادر بچھائی' وہ اس پر بیٹھ گئی۔ میں نے پوچھا' یہ کون ہے؟ صحابہ کرامؓ نے بتایا یہ آپؐ کی رضاعی والدہ ہیں (ابوداؤد)

وضاحت : علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۳ صفحہ۱۳۸۰)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۴۹۳۸ - (۲۸) **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «بَيْنَمَا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ يَتَمَاشَوْنَ أَخَذَهُمُ الْمَطَرُ، فَمَالُوْا إِلَى غَارٍ فِي الْجَبَلِ، فَانْحَطَّتْ عَلَى فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ، فَأَطْبَقَتْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: أُنْظُرُوا أَعْمَالًا عَمِلْتُمُوهَا لِلّٰهِ صَالِحَةً، فَادْعُوا اللهَ بِهَا لَعَلَّهُ يُفَرِّجُهَا. فَقَالَ أَحَدُهُمْ: اَللّٰهُمَّ إِنَّهُ كَانَ لِيْ وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيْرَانِ، وَلِيْ صِبْيَةٌ صِغَارٌ كُنْتُ أَرْعَى عَلَيْهِمْ، فَإِذَا رُحْتُ عَلَيْهِمْ فَحَلَبْتُ بَدَأْتُ بِوَالِدَيَّ أَسْقِيْهِمَا قَبْلَ وَلَدِيْ، وَإِنَّهُ قَدْ نَأَى بِيَ الشَّجَرُ —، فَمَا أَتَيْتُ حَتَّى أَمْسَيْتُ —، فَوَجَدْتُهُمَا قَدْ نَامَا، فَحَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ أَحْلُبُ، فَجِئْتُ بِالْحِلَابِ —، فَقُمْتُ عِنْدَ رُؤُوْسِهِمَا أَكْرَهُ أَنْ أُوْقِظَهُمَا، وَأَكْرَهُ أَنْ أَبْدَأَ بِالصِّبْيَةِ قَبْلَهُمَا وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ — عِنْدَ قَدَمَيَّ، فَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ دَأْبِيْ وَدَأْبُهُمْ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ، فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ، فَافْرُجْ لَنَا فُرْجَةً نَرَى مِنْهَا السَّمَاءَ. فَفَرَجَ اللهُ لَهُمْ حَتَّى يَرَوْنَ السَّمَاءَ.

قَالَ الثَّانِي: اَللّٰهُمَّ إِنَّهُ كَانَتْ لِي بِنْتُ عَمٍّ أُحِبُّهَا كَأَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ، فَطَلَبْتُ إِلَيْهَا نَفْسَهَا، فَأَبَتْ حَتّٰى آتِيَهَا بِمِائَةِ دِينَارٍ، فَسَعَيْتُ حَتّٰى جَمَعْتُ مِائَةَ دِينَارٍ، فَلَقِيتُهَا بِهَا، فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا. قَالَتْ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ! اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَفْتَحِ الْخَاتَمَ، فَقُمْتُ عَنْهَا، اَللّٰهُمَّ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ. فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا، فَفَرَجَ لَهُمْ فُرْجَةً.

وَقَالَ الْآخَرُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي كُنْتُ اسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا بِفَرَقِ أَرُزٍّ، فَلَمَّا قَضٰى عَمَلَهُ قَالَ: أَعْطِنِي حَقِّي. فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَقَّهُ، فَتَرَكَهُ وَرَغِبَ عَنْهُ، فَلَمْ أَزَلْ أَزْرَعُهُ حَتّٰى جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَرَاعِيَهَا، فَجَاءَنِي فَقَالَ: اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَظْلِمْنِي وَأَعْطِنِي حَقِّي. فَقُلْتُ: اذْهَبْ إِلٰى ذٰلِكَ الْبَقَرِ وَرَاعِيهَا، فَقَالَ: اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَهْزَأْ بِي. فَقُلْتُ: إِنِّي لَا أَهْزَأُ بِكَ فَخُذْ ذٰلِكَ الْبَقَرَ وَرَاعِيَهَا فَأَخَذَهُ فَانْطَلَقَ بِهَا. فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ مَا بَقِيَ فَفَرَجَ اللّٰهُ عَنْهُمْ.
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل

۴۹۳۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ تین شخص چل رہے تھے انہیں بارش نے آ لیا چنانچہ وہ پہاڑ کی کسی غار میں چھپ گئے۔ (اتفاقاً) غار کے منہ پر پہاڑ سے ایک پتھر آ گرا جس نے ان کے لئے (باہر نکلنے کا راستہ) بند کر دیا تو انہوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ (کچھ) ایسے نیک اعمال سوچو جو تم نے اللہ پاک کے لئے کئے ہیں۔ پس ان کا واسطہ دے کر اللہ پاک سے دعا کرو شاید اللہ تعالیٰ اس مصیبت سے نجات عطا فرمائے چنانچہ ان میں سے ایک نے (یوں) دعا کی' اے اللہ! میرے والدین بہت بوڑھے تھے اور چھوٹے چھوٹے بچے تھے' میں ان کے گزارے کے لئے (بکریاں) چراتا تھا جب میں شام کو واپس لوٹتا اور (بکریوں کا دودھ) دوہتا تو میں اپنے بچوں سے پہلے اپنے والدین کو دودھ پلاتا تھا (لیکن ایک روز) مجھے دور جا کر چارہ دستیاب ہوا میں واپس نہ آ سکا یہاں تک کہ شام ہو گئی میں نے دیکھا کہ وہ دونوں سو چکے تھے۔ حسب معمول میں نے دودھ نکالا اور دودھ کا برتن لے کر ان دونوں کے سرہانے کھڑا ہو گیا مجھے پسند نہ تھا کہ میں انہیں بیدار کروں اور مجھے یہ بھی پسند نہ تھا کہ میں ماں باپ سے پہلے بچوں کو دودھ پلاؤں جبکہ بچے میرے پاؤں میں بھوک کی وجہ سے بلک رہے تھے چنانچہ میرا اور بچوں کا طلوع فجر تک یہی حال رہا (اے اللہ) اگر تیرے علم میں یہ بات ہے کہ میں نے یہ کام تیری رضا تلاش کرنے کے لئے کیا ہے تو ہمارے لئے اتنا سا سوراخ کر دے کہ جس سے ہم آسمان کو دیکھ پائیں تو اللہ پاک نے ان کے لئے اتنا سوراخ کر دیا کہ انہیں آسمان نظر آنے لگا۔

دوسرے شخص نے دعا کی' اے اللہ! میرے چچا کی بیٹی تھی' مجھے اس سے اس قدر محبت تھی جتنی کہ مرد زیادہ سے زیادہ عورتوں سے محبت کرتے ہیں چنانچہ میں نے اس سے خواہش پوری کرنے کا مطالبہ کیا۔ اس نے کہا کہ میں اس وقت تک نہیں مانوں گی جب تک کہ تم مجھے سو (۱۰۰) دینار نہ دو۔ میں نے کوشش کی یہاں تک کہ میں

نے سو (۱۰۰) دینار جمع کر لئے۔ میں وہ دینار لے کر اس کو ملا جب میں اس کے پاؤں کے درمیان بیٹھا تو اس نے کہا کہ اے اللہ کے بندے! اللہ سے ڈر اور (میرا) پردہ بکارت ضائع نہ کر۔ چنانچہ میں اس کے پاس سے کھڑا ہو گیا۔ اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ کام تیری رضا طلب کرتے ہوئے کیا ہے تو ہمارے لئے راستہ کھول دے چنانچہ ان کے لئے تھوڑا سا راستہ اور کھل گیا۔

تیسرے نے دعا کی' اے اللہ پاک! میں نے ایک مزدور چاولوں کے ایک پیمانے پر رکھا تھا جب اس نے کام مکمل کر لیا تو اس نے کہا کہ مجھے میرا حق دیجئے میں نے اس کے سامنے اس کا حق پیش کر دیا وہ اس کو معمولی سمجھتے ہوئے اسے چھوڑ کر چل دیا چنانچہ میں ان چاولوں کی کاشت کرتا رہا یہاں تک کہ میں نے اس سے کچھ بیل اور ان کا چرواہا حاصل کر لیا پھر وہ شخص میرے پاس آیا اور اس نے کہا' اللہ پاک سے ڈر اور مجھ پر ظلم نہ کر اور میرا حق عطا کر۔ میں نے (اس سے) کہا' ان بیلوں اور ان کے چرواہے کو لے جا۔ اس نے کہا' اللہ سے ڈر اور میرے ساتھ خوش طبعی نہ کر۔ میں نے (جواب میں) کہا' میں تیرے ساتھ خوش طبعی نہیں کر رہا ہوں تو ان بیلوں کو اور ان کے چرواہے کو لے جا۔ چنانچہ اس نے ان کو پکڑا اور لے گیا (اے اللہ!) اگر تیرے علم میں یہ بات ہے کہ میں نے یہ کام تیری رضا حاصل کرنے کے لئے کیا ہے تو (غار کا) جو حصہ بند ہے اسے بھی کھول دے پس اللہ پاک نے ان کا راستہ کھول دیا (بخاری' مسلم)

۴۹۳۹ - (۲۹) **وَعَنْ** مُعَاوِيَةَ بْنِ جَاهِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ جَاهِمَةَ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! أَرَدْتُ أَنْ أَغْزُوَ وَقَدْ جِئْتُ أَسْتَشِيرُكَ. فَقَالَ: «هَلْ لَكَ مِنْ أُمٍّ؟» قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: «فَالْزَمْهَا، فَإِنَّ الْجَنَّةَ عِنْدَ رِجْلِهَا». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالنَّسَائِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۴۹۳۹: معاویہ بن جاہمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جاہمہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں جہاد کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں اور میں آپؐ سے مشورہ طلب کرنے آیا ہوں۔ آپؐ نے دریافت کیا' کیا تمہاری ماں ہے؟ اس نے اثبات میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا' اس کی خدمت کو لازم سمجھو' یقیناً جنت اس کے پاؤں تلے ہے (احمد' نسائی' بیہقی شُعب الایمان)

۴۹۴۰ - (۳۰) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَتْ تَحْتِي امْرَأَةٌ أُحِبُّهَا، وَكَانَ عُمَرُ يَكْرَهُهَا. فَقَالَ لِي: طَلِّقْهَا، فَأَبَيْتُ، فَأَتَى عُمَرُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «طَلِّقْهَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ.

۴۹۴۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میرے نکاح میں ایک عورت تھی جس سے میں محبت کرتا جبکہ (میرے والد) عمرؓ اس کو ناپسند سمجھتے تھے انہوں نے مجھے حکم دیا کہ اُسے طلاق دے۔ میں نے انکار کیا تو عمرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے اور آپؐ کے پاس اس کا ذکر کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اسے طلاق دینے کا حکم دیا (ترمذی' ابوداؤد)

۴۹۴۱ - (۳۱) وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَجُلاً قَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا حَقُّ الْوَالِدَیْنِ عَلٰی وَلَدِهِمَا؟ قَالَ: «هُمَا جَنَّتُكَ وَنَارُكَ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۴۹۴۱: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! ماں باپ کا اولاد پر کیا حق ہے؟ آپؐ نے فرمایا' ماں باپ تیری جنت اور دوزخ ہیں (ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں علی بن زید بن جدعان اور اس کا استاد قاسم بن عبدالرحمان دونوں راوی ضعیف ہیں (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۳۰' ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۲۹۶)

۴۹۴۲ - (۳۲) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ الْعَبْدَ لَيَمُوْتُ وَالِدَاهُ اَوْ اَحَدُهُمَا وَاِنَّهُ لَهُمَا لَعَاقٌّ، فَلَا يَزَالُ يَدْعُوْ لَهُمَا وَيَسْتَغْفِرُ لَهُمَا حَتّٰى يَكْتُبَهُ اللّٰهُ بَارًّا».

۴۹۴۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ایک شخص کے والدین' دونوں یا ان میں سے ایک فوت ہو جاتا ہے جبکہ وہ شخص انکا نافرمان تھا (لیکن ان کی وفات کے بعد) وہ ان دونوں کے لئے مسلسل مغفرت کی دعا کرتا ہے تو اللہ پاک اس کو نیکوکار لکھ دیتے ہیں (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں یحیٰی بن عقبہ راوی کذاب اور منکر الحدیث ہے' امام ابن جوزیؒ نے اس حدیث کو موضوعات میں شمار کیا ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۳۱' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۳۸۲)

۴۹۴۳ - (۳۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ اَصْبَحَ مُطِيْعاً لِلّٰهِ فِیْ وَالِدَيْهِ اَصْبَحَ لَهٗ بَابَانِ مَفْتُوْحَانِ مِنَ الْجَنَّةِ، وَاِنْ كَانَ وَاحِداً فَوَاحِداً، وَمَنْ اَمْسٰی عَاصِياً لِلّٰهِ فِیْ وَالِدَيْهِ اَصْبَحَ لَهٗ بَابَانِ مَفْتُوْحَانِ مِنَ النَّارِ، اِنْ كَانَ وَاحِداً فَوَاحِداً»، قَالَ رَجُلٌ: وَاِنْ ظَلَمَاهُ؟ قَالَ: «وَاِنْ ظَلَمَاهُ، وَاِنْ ظَلَمَاهُ، وَاِنْ ظَلَمَاهُ».

۴۹۴۳: ابنِ عباس رضی اللہ عنھما بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص اس حال میں صبح کرتا ہے کہ وہ اللہ پاک کی رضا کے لئے اپنے والدین کا مطیع ہے تو اس کے لئے جنت کے دو دروازے کھل جاتے ہیں اور اگر ایک ہے تو ایک دروازہ کھل جاتا ہے اور جو شخص اس حال میں صبح کرتا ہے کہ اپنے والدین کا نافرمان ہے تو اس کے لئے دوزخ کے دو دروازے کھل جاتے ہیں اور اگر ایک ہے تو ایک دروازہ کھل جاتا ہے اس شخص نے کہا' اگرچہ والدین ظلم کریں۔ آپؐ نے فرمایا' اگرچہ وہ ظلم کریں۔ اگرچہ وہ ظلم کریں۔
(بیہقی شُعَبُ الْاِیمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن یحیٰی سرخسی راوی کذاب اور ابان بن ابی العباس نہایت درجہ ضعیف ہے (تنقیحُ الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۳۲' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۳۸۲)

٤٩٤٤ - (٣٤) وَعَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «مَا مِنْ وَلَدٍ بَارٍّ يَنْظُرُ إِلَى وَالِدَيْهِ نَظْرَةَ رَحْمَةٍ إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِكُلِّ نَظْرَةٍ حَجَّةً مَبْرُوْرَةً». قَالُوْا: وَإِنْ نَظَرَ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ؟ قَالَ: «نَعَمْ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَأَطْيَبُ».

۴۹۴۴: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو بھی نیکو کار لڑکا اپنے والدین کی طرف رحمت کی نظر سے دیکھتا ہے تو اللہ پاک اس کے لئے اس کے ہر دیکھنے کے بدلے حج مبرور کا ثواب ثبت فرماتے ہیں۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا' اگرچہ وہ روزانہ سو بار دیکھے۔ آپؐ نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے فرمایا' اللہ بہت بڑا ہے اور (نقص سے) پاک ہے (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کو موضوع قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۳۸۳)

٤٩٤٥ - (٣٥) وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «كُلُّ الذُّنُوْبِ يَغْفِرُ اللّٰهُ مِنْهَا مَا شَاءَ إِلَّا عُقُوْقَ الْوَالِدَيْنِ فَإِنَّهُ يُعَجَّلُ لِصَاحِبِهِ فِي الْحَيٰوةِ قَبْلَ الْمَمَاتِ».

۴۹۴۵: ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' والدین کی نافرمانی کے علاوہ اگر اللہ چاہے تو سبھی گناہوں کو معاف کر سکتا ہے۔ والدین کے نافرمان کو موت سے پہلے دنیا کی زندگی میں ہی عذاب میں مبتلا کر دیا جاتا ہے (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں بکار بن عبدالعزیز راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۳۴۱' تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۴۱)

٤٩٤٦ - (٣٦) وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «حَقُّ كَبِيْرِ الْإِخْوَةِ عَلَى صَغِيْرِهِمْ حَقُّ الْوَالِدِ عَلَى وَلَدِهِ» — رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْأَحَادِيْثَ الْخَمْسَةَ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ».

۴۹۴۶: سعید بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بڑے بھائیوں کا چھوٹے بھائیوں پر اتنا ہی حق ہے جس قدر کہ والدین کا اولاد پر حق ہے (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں واقدی راوی ضعیف ہے (الضعفاء الصغیر ۳۳۳' المجروحین جلد ۲ صفحہ ۲۹۰' تاریخ بغداد جلد ۳ صفحہ ۱' تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۳۱' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۳۸۳)

بَابُ الشَّفْقَةِ وَالرَّحْمَةِ عَلَى الْخَلْقِ

(اللہ کی مخلوق سے شفقت کرنا اور اُن پر ترس کھانا)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۴۹۴۷ - (۱) عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۴۹۴۷: جریر بن عبداللہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم نہیں کرتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا (بخاری' مسلم)

۴۹۴۸ - (۲) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: اَتُقَبِّلُوْنَ الصِّبْيَانَ؟ فَمَا نُقَبِّلُهُمْ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اَوَ اَمْلِكُ لَكَ اَنْ نَزَعَ اللّٰهُ مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ؟». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۹۴۸: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک دیہاتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے (تعجب کے ساتھ) دریافت کیا کہ کیا تم بچوں کا بوسہ لیتے ہو؟ ہم تو نہیں لیتے (اس کی یہ بات سن کر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اگر اللہ پاک نے تیرے دل سے رحم کو نکال دیا ہے تو میرے بس میں نہیں (کہ تیرے دل میں رحم ڈالوں) (بخاری' مسلم)

۴۹۴۹ - (۳) وَعَنْهَا، قَالَتْ: جَاءَتْنِي امْرَاَةٌ وَمَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا تَسْاَلُنِيْ، فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِيْ غَيْرَ تَمْرَةٍ وَاحِدَةٍ، فَاَعْطَيْتُهَا اِيَّاهَا، فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا، وَلَمْ تَاْكُلْ مِنْهَا، ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ، فَدَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ، فَحَدَّثْتُهُ، فَقَالَ: «مَنِ ابْتُلِيَ مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ فَاَحْسَنَ اِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۹۴۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے پاس ایک عورت آئی' اس کے ساتھ اس کی دو بیٹیاں تھیں وہ مجھ سے (کھانے کا) سوال کر رہی تھی۔ اس وقت میرے پاس صرف ایک کھجور تھی۔ میں نے وہ اس کو دے دی چنانچہ اس نے اس ایک کھجور کو اپنی دونوں بیٹیوں کے درمیان تقسیم کر دیا اور خود اس سے نہ کھایا اس

کے بعد وہ کھڑی ہوئی اور باہر چلی گئی (اس دوران) نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ میں نے آپ کو ساری بات بتائی آپ نے فرمایا' جس شخص کی صرف بیٹیاں ہوں اور وہ ان کے ساتھ حسنِ سلوک کرے تو وہ اس کے لئے دوزخ سے رکاوٹ بنیں گی (بخاری' مسلم)

۴۹۵۰ - (۴) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتّٰى تَبْلُغَا - جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَنَا وَهُوَ هٰكَذَا» وَضَمَّ اَصَابِعَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۹۵۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص دو لڑکیوں کی کفالت کرتا رہا یہاں تک کہ وہ بالغ ہو گئیں تو قیامت کے دن میں اور وہ شخص اس طرح آئیں گے اور آپ نے انگلیوں کو ملا کر اشارہ کیا (مسلم)

۴۹۵۱ - (۵) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلسَّاعِيْ عَلَى الْاَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ كَالسَّاعِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ». وَاَحْسِبُهُ قَالَ: «وَكَالْقَائِمِ لَا يَفْتُرُ وَكَالصَّائِمِ لَا يُفْطِرُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۹۵۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بیوہ اور مسکین کا خیال رکھنے والا (ثواب میں) اس شخص کی طرح ہے جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرتا ہے اور راوی کہتا ہے' میرا خیال ہے آپ نے فرمایا کہ وہ اس شخص کی طرح ہے جو رات کو قیام کرتا ہے' سستی نہیں کرتا اور دن کو روزہ رکھتا ہے افطار نہیں کرتا (بخاری' مسلم)

۴۹۵۲ - (۶) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيْمِ لَهُ، وَلِغَيْرِهِ - فِي الْجَنَّةِ هٰكَذَا»، وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى وَفَرَّجَ بَيْنَهُمَا شَيْئاً. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۹۵۲: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا خواہ وہ یتیم اس کا رشتہ دار ہو یا اجنبی' جنت میں اس طرح ہوں گے اور آپ نے انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کے ساتھ اشارہ کیا اور ان کے درمیان کچھ فرق کیا (بخاری)

۴۹۵۳ - (۷) وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ تَرَاحُمِهِمْ وَتَوَادِّهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ اِذَا اشْتَكٰى عُضْواً - تَدَاعٰى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمّٰى». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۹۵۳: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم ایمانداروں کو آپس میں رحم کرنے' محبت اور شفقت کرنے کے لحاظ سے ایک جسم کی مانند پاؤ گے کہ جب (جسم کا) کوئی عضو

بیمار ہوتا ہے تو اس کی وجہ سے تمام جسم بیدار رہتا ہے اور بخار میں مبتلا ہوتا ہے (بخاری' مسلم)

٤٩٥٤ـ(٨) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْمُؤْمِنُونَ كَرَجُلٍ وَاحِدٍ، إِنِ اشْتَكٰى عَيْنُهُ اشْتَكٰى كُلُّهُ، وَإِنِ اشْتَكٰى رَأْسُهُ اشْتَكٰى كُلُّهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۹۵۴: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تمام ایماندار ایک شخص کی مانند ہیں اگر اس کی آنکھ میں درد ہوتا ہے تو اس کا تمام جسم تکلیف محسوس کرتا ہے اور اگر اس کے سر میں درد ہوتا ہے تو اس کا تمام جسم تکلیف محسوس کرتا ہے (مسلم)

٤٩٥٥ـ(٩) **وَعَنْ** أَبِي مُوسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا» ثُمَّ شَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۹۵۵: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' ایماندار (دوسرے) ایماندار کے لئے عمارت کی مانند ہے گویا عمارت کے ایک حصے نے دوسرے حصے کو مضبوط کیا ہوا ہے بعد ازاں آپؐ نے اپنی انگلیوں کو ایک دوسری میں داخل کیا (بخاری' مسلم)

٤٩٥٦ـ(١٠) **وَعَنْهُ**، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَتَاهُ السَّائِلُ أَوْ صَاحِبُ الْحَاجَةِ قَالَ: «اِشْفَعُوا فَلْتُؤْجَرُوا وَيَقْضِي اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِ رَسُولِهِ مَا شَاءَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۹۵۶: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ جب آپؐ کے پاس سائل یا ضرورت مند آتا تو آپؐ فرماتے کہ (اس کے لئے) سفارش کرو' تمہیں ثواب ملے گا اور اللہ تعالیٰ اپنے رسول کی زبان پر جو چاہتا ہے فیصلہ کرتا ہے یعنی میرا دینا یا نہ دینا سب اللہ پاک کی تقدیر کے ساتھ ہے۔
(بخاری' مسلم)

٤٩٥٧ـ(١١) **وَعَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «اُنْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا». فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَنْصُرُهُ مَظْلُومًا، فَكَيْفَ أَنْصُرُهُ ظَالِمًا؟ قَالَ: «تَمْنَعُهُ مِنَ الظُّلْمِ، فَذٰلِكَ نَصْرُكَ إِيَّاهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۹۵۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اپنے بھائی کی مدد کر خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ ایک شخص نے دریافت کیا (جب) وہ مظلوم ہو گا تو میں اس کی مدد کروں گا (اگر) وہ ظالم ہے تو میں اس کی کیسے مدد کروں؟ آپؐ نے فرمایا' آپ اُسے ظلم سے روکیں یہی اس کی مدد کرنا ہے (بخاری' مسلم)

٤٩٥٨ـ(١٢) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «اَلْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ، لَا يَظْلِمُهُ، وَلَا يُسْلِمُهُ، وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللّٰهُ فِي حَاجَتِهِ، وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرُبَاتِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ

الْقِيَامَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۹۵۸: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ وہ اس پر ظلم کرے اور نہ اس کی مدد چھوڑے اور جو شخص اپنے (مسلمان) بھائی کی ضرورت پوری کرتا ہے تو اللہ اس کی ضرورت پوری کرتا ہے اور جو شخص کسی مسلمان کی پریشانی کو دور کرتا ہے تو اللہ پاک قیامت کے دن اس کی پریشانیوں کو دور فرمائے گا اور جو شخص کسی مسلمان کے عیب کو چھپاتا ہے اللہ پاک قیامت کے دن اس کے عیوب پر پردہ ڈالے گا (بخاری' مسلم)

٤٩٥٩ - (١٣) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ، لَا يَظْلِمُهُ، وَلَا يَخْذُلُهُ، وَلَا يَحْقِرُهُ، اَلتَّقْوٰى هٰهُنَا». وَيُشِيْرُ إِلٰى صَدْرِهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ «بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ، كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ: دَمُهُ وَمَالُهُ وَعِرْضُهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۹۵۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مسلمان مسلمان کا بھائی ہے اس پر ظلم نہ کرے' نہ اس کی مدد چھوڑے اور نہ ہی اُسے حقیر سمجھے۔ تقویٰ کا مقام یہاں (دل میں) ہے آپ نے سینے کی جانب تین بار اشارہ کیا (اور فرمایا) کسی شخص کے لئے یہی برائی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے' ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کا خون' مال اور عزت حرام ہے (مسلم)

٤٩٦٠ - (١٤) وَعَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «أَهْلُ الْجَنَّةِ ثَلَاثَةٌ: ذُوْ سُلْطَانٍ مُقْسِطٌ مُتَصَدِّقٌ مُوَفَّقٌ، وَرَجُلٌ رَحِيْمٌ رَقِيْقُ الْقَلْبِ لِكُلِّ ذِيْ قُرْبٰى وَمُسْلِمٍ، وَعَفِيْفٌ مُتَعَفِّفٌ ذُوْ عِيَالٍ. وَأَهْلُ النَّارِ خَمْسَةٌ: اَلضَّعِيْفُ الَّذِيْ لَا زَبْرَ لَهُ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْكُمْ تَبَعٌ لَا يَبْغُوْنَ أَهْلًا وَلَا مَالًا، وَالْخَائِنُ الَّذِيْ لَا يَخْفٰى لَهُ طَمَعٌ وَإِنْ دَقَّ إِلَّا خَانَهُ، وَرَجُلٌ لَا يُصْبِحُ وَلَا يُمْسِيْ إِلَّا وَهُوَ يُخَادِعُكَ عَنْ أَهْلِكَ وَمَالِكَ، وَذَكَرَ الْبُخْلَ أَوِ الْكَذِبَ، وَالشِّنْظِيْرُ الْفَحَّاشُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۹۶۰: عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جنت کے حقدار تین شخص ہیں (پہلا) وہ صاحبِ اقتدار جو عادل ہے صدقہ کرنے والا ہے جسے نیک کاموں کی توفیق دی گئی ہے اور (دوسرا) وہ شخص جو رحم دل ہے اس کا دل ہر قریبی رشتہ دار اور مسلمان کے لئے نرم ہے اور (تیسرا) وہ شخص جو حرام اور سوال سے بچتا ہے اہل و عیال والا ہے۔ نیز (آپ نے فرمایا) جہنمی پانچ لوگ ہیں (پہلا) وہ کمزور شخص جس کی کوئی رائے نہیں ہے جو تم میں پیچھے لگنے والا ہے (یعنی خادم ہے) ایسے لوگ بیوی اور مال کے خواہاں نہیں ہوتے اور (دوسرا) وہ خائن جس کا لالچ مخفی نہیں ہے اگرچہ معمولی چیز ہو اور وہ پھر بھی خیانت کرتا ہے اور (تیسرا) وہ شخص جو صبح و شام تیرے اہل اور تیرے مال کے بارے میں تجھے دھوکہ دیتا ہے اور (چوتھا) آپ نے بخل یا

کذاب کا ذکر کیا اور (پانچواں) وہ بد خلق جو کثرت کے ساتھ فحش باتیں کرتا ہے (مسلم)

٤٩٦١ - (١٥) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُحِبَّ لِأَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۷۶۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کوئی شخص اس وقت تک (کامل) ایماندار نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کے لئے وہ چیز محبوب نہ جانے جو وہ اپنے لیے محبوب جانتا ہے (بخاری' مسلم)

٤٩٦٢ - (١٦) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «وَاللهِ لَا يُؤْمِنُ، وَاللهِ لَا يُؤْمِنُ، وَاللهِ لَا يُؤْمِنُ». قِيْلَ: مَنْ يَا رَسُوْلَ اللهِ! قَالَ: «اَلَّذِيْ لَا يَأْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۷۶۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ کی قسم! ایماندار نہیں ہے' اللہ کی قسم! ایماندار نہیں ہے' اللہ کی قسم! ایماندار نہیں ہے' (آپؐ سے) دریافت کیا گیا' اے اللہ کے رسول! کون ایماندار نہیں ہے؟ آپؐ نے فرمایا' وہ شخص جس کا پڑوسی اس کے فتنوں سے امن میں نہیں ہے (بخاری' مسلم)

٤٩٦٣ - (١٧) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا يَأْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۷۶۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہو سکتا جس کا پڑوسی اس کی شرارتوں سے محفوظ نہیں ہے (مسلم)

٤٩٦٤ - (١٨) وَعَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا زَالَ جِبْرِيْلُ يُوْصِيْنِيْ بِالْجَارِ، حَتّٰى ظَنَنْتُ أَنَّهٗ سَيُوَرِّثُهٗ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۷۶۴: عائشہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' جبرائیلؑ پڑوسی کے بارے میں ہمیشہ مجھے وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے خیال کر لیا کہ وہ اسے ضرور وارث بنائیں گے (بخاری' مسلم)

٤٩٦٥ - (١٩) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجٰى اِثْنَانِ دُوْنَ الْآخَرِ، حَتّٰى تَخْتَلِطُوْا بِالنَّاسِ، مِنْ أَجْلِ أَنْ يُحْزِنَهٗ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۹۶۵: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں تین شخص موجود ہوں تو (ان میں سے) دو شخص تیسرے کو چھوڑ کر آپس میں سرگوشی نہ کریں جب تک کہ اور لوگ نہ آ جائیں اس لئے کہ تیسرے شخص کو اس سے غم لاحق ہو گا (بخاری' مسلم)

۴۹۶۶ - (۲۰) وَعَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «الدِّينُ النَّصِيحَةُ» ثَلَاثًا. قُلْنَا: لِمَنْ؟ قَالَ: «لِلّٰهِ، وَلِكِتَابِهِ، وَلِرَسُولِهِ وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ، وَعَامَّتِهِمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۹۶۶: تمیم داری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمایا' دین خیر خواہی کا نام ہے۔ ہم نے دریافت کیا' کس کے لئے؟ آپ نے فرمایا' اللہ پاک کے لئے' اس کی کتاب کے لئے' اس کے پیغمبر کے لئے' مسلمان خلفاء کے لئے اور عام مسلمانوں کے لئے (مسلم)

۴۹۶۷ - (۲۱) وَعَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَايَعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى إِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۹۶۷: جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز قائم کرنے' زکوٰۃ ادا کرنے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنے پر بیعت کی (بخاری' مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

۴۹۶۸ - (۲۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ الصَّادِقَ الْمَصْدُوقَ ﷺ يَقُولُ: «لَا تُنْزَعُ الرَّحْمَةُ إِلَّا مِنْ شَقِيٍّ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل

۴۹۶۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے ابوالقاسم صادق و مصدوق صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا' رحمت تو صرف بدبخت انسان سے چھین لی جاتی ہے (احمد' ترمذی)

۴۹۶۹ - (۲۳) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «الرَّاحِمُونَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ، اِرْحَمُوا مَنْ فِي الْأَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۴۹۶۹: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' رحم کرنے والوں پر اللہ رحم کرتا ہے' تم اہل زمین پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کرے گا (ابوداؤد' ترمذی)

٤٩٧٠ - (٢٤) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا، وَلَمْ يُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا، وَيَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ، وَيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۴۹۷۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا' ہمارے بڑوں کی عزت نہیں کرتا' نیکی کی تلقین نہیں کرتا اور برائی سے نہیں روکتا (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں لیث بن ابی سلیم راوی متکلم فیہ ہے (العلل و معرفۃ الرجال جلد۱ صفحہ۳۸۹' تقریب التہذیب جلد۲ صفحہ۱۳۸' تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۲۳۵' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۳ صفحہ۱۳۸۷)

٤٩٧١ - (٢٥) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا أَكْرَمَ شَابٌّ شَيْخاً مِنْ أَجْلِ سِنِّهِ إِلَّا قَيَّضَ اللّٰهُ لَهُ عِنْدَ سِنِّهِ مَنْ يُكْرِمُهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۹۷۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو نوجوان کسی بوڑھے انسان کی اس کے عمر رسیدہ ہونے کی وجہ سے عزت کرتا ہے تو اللہ پاک اس کے عمر رسیدہ ہونے کے وقت ایسے شخص کو مقرر فرمائے گا جو اس کی عزت کرے گا (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۲۳۵' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۳ صفحہ۱۳۸۷' ضعیف ترمذی صفحہ۲۲۷)

٤٩٧٢ - (٢٦) وَعَنْ أَبِيْ مُوْسٰى، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ مِنْ إِجْلَالِ اللّٰهِ إِكْرَامَ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ، وَحَامِلِ الْقُرْآنِ غَيْرِ الْغَالِيْ فِيْهِ وَلَا الْجَافِيْ عَنْهُ، وَإِكْرَامَ السُّلْطَانِ الْمُقْسِطِ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ».

۴۹۷۲: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' درج ذیل اُمور اللہ پاک کی عظمت میں سے ہیں۔ کسی بوڑھے مسلمان کی عزت کرنا' اس شخص کی عزت کرنا جو قرآن پاک کا حافظ ہے وہ نہ اس میں غلو کرتا ہے اور نہ (تلاوت سے) اعراض کرتا ہے اور عادل بادشاہ کی عزت کرنا۔
(ابوداؤد' بیہقی شعب الایمان)

٤٩٧٣ - (٢٧) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «خَيْرُ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِيْنَ بَيْتٌ فِيْهِ يَتِيْمٌ يُحْسَنُ إِلَيْهِ، وَشَرُّ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِيْنَ بَيْتٌ فِيْهِ يَتِيْمٌ يُسَاءُ إِلَيْهِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ.

۴۹۷۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مسلمانوں میں بہتر گھر وہ ہے جس میں یتیم رہتا ہے اور اس کے ساتھ احسان کیا جاتا ہے اور مسلمانوں میں برا گھر وہ ہے جس میں یتیم

رہتا ہے اور اس کے ساتھ بدسلوکی کی جاتی ہے (ابن ماجہ)
وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۲۹۷' احادیث ضعیفہ علامہ البانی حدیث نمبر ۱۴۳)

۴۹۷۴ - (۲۸) **وَعَنْ** أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ مَسَحَ رَأْسَ يَتِيْمٍ لَمْ يَمْسَحْهُ إِلَّا لِلّٰهِ، كَانَ لَهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ تَمُرُّ عَلَيْهَا يَدُهُ حَسَنَاتٌ، وَمَنْ أَحْسَنَ إِلَى يَتِيْمَةٍ أَوْ يَتِيْمٍ عِنْدَهُ كُنْتُ أَنَا وَهُوَ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ» وَقَرَنَ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۴۹۷۴: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص یتیم کے سر پر صرف اللہ پاک کی رضا کے لئے ہاتھ پھیرتا ہے تو اس کے لئے ہر اس بال کے بدلے جس پر سے اس کا ہاتھ گزرا ہے نیکیاں ثبت ہوں گی اور جو شخص کسی یتیم لڑکی یا یتیم لڑکے کے ساتھ احسان کرتا ہے تو میں اور وہ جنت میں ان دو انگلیوں کی طرح ہوں گے اور آپ نے اپنی دونوں انگلیوں کو ملا کر اشارہ کیا (احمد' ترمذی)
امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔
وضاحت: یہ حدیث غایت درجہ ضعیف ہے' اس کی سند میں عبید اللہ' علی بن یزید اور قاسم بن عبدالرحمان ایسے راوی ہیں جنہوں نے حدیث کو وضع کیا ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۶۱ و جلد ۳ صفحہ ۳۷۳' تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۳۶' تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۳۵)

۴۹۷۵ - (۲۹) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ آوَى يَتِيْمًا إِلَى طَعَامِهِ وَشَرَابِهِ أَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ الْجَنَّةَ الْبَتَّةَ، إِلَّا أَنْ يَعْمَلَ ذَنْبًا لَا يُغْفَرُ — وَمَنْ عَالَ ثَلَاثَ بَنَاتٍ أَوْ مِثْلَهُنَّ مِنَ الْأَخَوَاتِ فَأَدَّبَهُنَّ وَرَحِمَهُنَّ حَتّٰى يُغْنِيَهُنَّ اللّٰهُ أَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ الْجَنَّةَ». فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَوِ اثْنَتَيْنِ؟ قَالَ: «وَاثْنَتَيْنِ» حَتّٰى لَوْ قَالُوْا: أَوْ وَاحِدَةً؟ لَقَالَ: وَاحِدَةً «وَمَنْ أَذْهَبَ اللّٰهُ بِكَرِيْمَتَيْهِ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ». قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا كَرِيْمَتَاهُ؟ قَالَ: «عَيْنَاهُ». رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۴۹۷۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص کسی یتیم کو اپنے کھانے اور پینے میں شریک کرتا ہے اللہ پاک اس کے لئے لازمی طور پر جنت واجب کر دیتا ہے البتہ اگر وہ کوئی ایسا گناہ کرے جو قابل معافی نہیں اور جو شخص تین بیٹیوں یا تین بہنوں کی پرورش کرتا ہے' انہیں ادب سکھاتا ہے اور ان پر شفقت کرتا ہے یہاں تک کہ اللہ پاک ان کو خود کفیل بنا دیتا ہے تو اللہ پاک اس کے لئے جنت واجب کر دیتا ہے۔ ایک شخص نے دریافت کیا' کیا دو بھی؟ آپ نے فرمایا' ہاں! دو بھی۔ یہاں تک کہ اگر وہ کہہ دیتے' کیا ایک بھی؟ تو آپ ایک بھی کہہ دیتے اور جس شخص کی دو پیاری چیزوں کو اللہ پاک لے جائے وہ

جنت کا مستحق ہوتا ہے۔ آپؐ سے دریافت کیا گیا' اے اللہ کے رسول! وہ دو محبوب چیزیں کیا ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' دونوں آنکھیں ہیں (شرح السنۃ)

٤٩٧٦ - (٣٠) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَأَنْ يُؤَدِّبَ الرَّجُلُ وَلَدَهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِصَاعٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ، وَنَاصِحٌ الرَّاوِيْ لَيْسَ عِنْدَ أَصْحَابِ الْحَدِيْثِ بِالْقَوِيِّ.

۴۹۷۶: جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کوئی شخص اپنی اولاد کو ادب سکھائے تو یہ اس کے لئے اس سے بہتر ہے کہ وہ ایک صاع صدقہ کرے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے نیز ناصح راوی محدثین کے نزدیک قوی نہیں ہے۔

وضاحت: یہ حدیث سند کے لحاظ سے قابلِ استدلال نہیں ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۳۶)

٤٩٧٧ - (٣١) وَعَنْ أَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَا نَحَلَ — وَالِدٌ وَلَدَهُ مِنْ نُحْلٍ أَفْضَلَ مِنْ أَدَبٍ حَسَنٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ»، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا عِنْدِيْ حَدِيْثٌ مُرْسَلٌ.

۴۹۷۷: ایوب بن موسیٰ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' والد اپنی اولاد کو اچھے ادب سے بہتر کوئی عطیہ نہیں دیتا (ترمذی' بیہقی شعب الایمان) اور امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو مُرسَل قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عامر بن ابی عامر خزاز راوی سیّئ الحفظ ہے پس حدیث مرسل ہونے کے ساتھ ساتھ غایت درجہ ضعیف بھی ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۶۰' تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۳۳)

٤٩٧٨ - (٣٢) وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «أَنَا وَامْرَأَةٌ سَفْعَاءُ الْخَدَّيْنِ — كَهَاتَيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». وَأَوْمَأَ يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ إِلَى الْوُسْطٰى وَالسَّبَّابَةِ «وَامْرَأَةٌ آمَتْ مِنْ زَوْجِهَا — ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ، حَبَسَتْ نَفْسَهَا عَلٰى يَتَامَاهَا حَتّٰى بَانُوْا — أَوْ مَاتُوْا». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۴۹۷۸: عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں اور وہ عورت جس کے رخساروں کا رنگ تبدیل ہو چکا ہے قیامت کے دن ان دو (انگلیوں) کی طرح ہوں گے اور یزید بن زریع راوی نے درمیانی انگلی اور انگشت شہادت کی جانب اشارہ کیا (اور کہا کہ اس سے مراد) ایسی عورت ہے جو بیوہ ہو چکی ہے' حسب نسب والی اور خوبصورت ہے اس نے اپنے آپ کو اپنے یتیم بچوں کی پرورش کے لئے روکے رکھا یہاں تک کہ وہ بڑے ہو گئے یا فوت ہو گئے (ابوداؤد)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہونے کے ساتھ ساتھ منقطع بھی ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۳۶)

۴۹۷۹ - (۳۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ كَانَتْ لَهُ اُنْثٰى فَلَمْ يَئِدْهَا وَلَمْ يُهِنْهَا، وَلَمْ يُؤْثِرْ وَلَدَهُ عَلَيْهَا۔ يَعْنِي الذُّكُوْرَ۔ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

۴۹۷۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی اس نے اس کو زندہ دفن نہیں کیا اور اس کو ذلت کے ساتھ نہیں رکھا (اور) نہ لڑکوں کو اس پر ترجیح دی تو اللہ پاک اس کو جنت میں داخل فرمائے گا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے' ابن جدیر راوی مستور ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۳۳' مشکوۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۳۸۹' ضعیف ابوداؤد صفحہ ۵۰۹)

۴۹۸۰ - (۳۴) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «مَنِ اغْتِيْبَ عِنْدَهُ اَخُوْهُ الْمُسْلِمُ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلٰى نَصْرِهِ فَنَصَرَهُ؛ نَصَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ. فَاِنْ لَمْ يَنْصُرْهُ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلٰى نَصْرِهِ؛ اَدْرَكَهُ اللّٰهُ بِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ» — رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۴۹۸۰: انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا' جس شخص کے پاس اس کے مسلمان بھائی کی غیبت ہو اور وہ اس کی مدد کرنے پر قدرت رکھتا ہو اور اس نے اس کی مدد کی تو اللہ پاک دنیا اور آخرت میں اس کی مدد فرمائے گا لیکن اگر اس نے اسکی مدد نہ کی جبکہ وہ اس کی مدد کرنے پر قادر تھا تو اللہ پاک اس کو اس کی وجہ سے دنیا اور آخرت میں سزا دے گا (شرح السنۃ)

۴۹۸۱ - (۳۵) وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ ذَبَّ عَنْ لَحْمِ اَخِيْهِ بِالْمَغِيْبَةِ — كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُعْتِقَهُ مِنَ النَّارِ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

۴۹۸۱: اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص اپنے بھائی کی غیبت سن کر اس کی غیر حاضری میں مدافعت کرتا ہے تو اللہ پاک پر لازم ہو گا کہ اسے دوزخ سے رہائی عطا فرمائیں (بیہقی شعب الایمان)

۴۹۸۲ - (۳۶) وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَرُدُّ عَنْ عِرْضِ اَخِيْهِ اِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يَرُدَّ عَنْهُ نَارَ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ: ﴿وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ — . رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۴۹۸۲: ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا' جو مسلمان اپنے بھائی کی عزت کی مدافعت کرتا ہے تو اللہ پاک پر لازم ہو گا کہ وہ قیامت کے دن اس سے

جہنم کی آگ کو دور فرمائیں پھر یہ آیت تلاوت فرمائی (جس کا ترجمہ ہے) "اور ایمانداروں کی مدد ہم پر لازم تھی"
(شرح السنۃ)

٤٩٨٣ - (٣٧) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَا مِنِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَخْذُلُ امْرَأً مُسْلِماً فِي مَوْضِعٍ يُنْتَهَكُ فِيهِ حُرْمَتُهُ وَيُنْتَقَصُ فِيهِ مِنْ عِرْضِهِ إِلَّا خَذَلَهُ اللّٰهُ تَعَالَى فِي مَوْطِنٍ يُحِبُّ فِيهِ نُصْرَتَهُ وَمَا مِنِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَنْصُرُ مُسْلِماً فِي مَوْضِعٍ يُنْتَقَصُ [فِيهِ] — مِنْ عِرْضِهِ وَيُنْتَهَكُ فِيهِ مِنْ حُرْمَتِهِ إِلَّا نَصَرَهُ اللّٰهُ فِي مَوْطِنٍ يُحِبُّ فِيهِ نُصْرَتَهُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۹۸۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اگر کوئی مسلمان کسی دوسرے مسلمان کی ایسے موقع پر مدد نہیں کرتا جہاں اس کی حُرمت پامال ہوتی ہے اور اس کی بے عزتی کی جاتی ہے تو اللہ پاک اس کی مدد ایسے مقام میں نہیں فرمائے گا جہاں وہ مدد کا محتاج ہو گا اور اگر مسلمان کسی دوسرے مسلمان کی ایسے موقع پر مدد کرتا ہے جہاں اس کی عزت کم ہوتی ہے اور اس کی حُرمت پامال ہوتی ہے تو اللہ پاک ایسے مقام میں اس کی مدد فرمائیں گے جہاں وہ مدد کا طالب ہو گا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں اسماعیل بن بشیر راوی مجہول ہے (میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۲۲۲' تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۲)

٤٩٨٤ - (٣٨) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ رَأَى عَوْرَةً فَسَتَرَهَا كَانَ كَمَنْ أَحْيَا مَوْءُودَةً». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ.

۴۹۸۴: عُقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے کوئی عیب دیکھا اور اس پر پردہ ڈالا وہ اس شخص کی مانند ہے جس نے زندہ درگور کی جانے والی لڑکی کو بچا لیا (احمد' ترمذی) اور امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے' ان الفاظ کے ساتھ یہ حدیث ابوداؤد میں بھی ہے۔
(مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۳۹۰)

٤٩٨٥ - (٣٩) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ أَحَدَكُمْ مِرْآةُ أَخِيهِ، فَإِنْ رَأَى بِهِ أَذًى فَلْيُمِطْ عَنْهُ» — رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَضَعَّفَهُ. وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ وَلِأَبِي دَاوُدَ: «اَلْمُؤْمِنُ مِرْآةُ الْمُؤْمِنِ، وَالْمُؤْمِنُ أَخُو الْمُؤْمِنِ، يَكُفُّ عَنْهُ ضَيْعَتَهُ، وَيَحُوطُهُ مِنْ وَرَائِهِ».

۴۹۸۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ تم میں سے ہر آدمی اپنے بھائی کے لئے آئینہ ہے اگر اس میں کسی عیب کو دیکھے تو وہ اس سے دور کرے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے

حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے اور اس کی ایک اور روایت ابوداؤد میں ہے کہ مومن' مومن کا آئینہ ہے اور مومن' مومن کا بھائی ہے وہ اس سے اس کے نقصان کو روکے اور اس کی غیر حاضری میں اس کی پوری مدد کرے۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں یحییٰ بن عبید اللہ راوی ضعیف اور اس کا والد عبید اللہ غیر معروف ہے نیز دوسری حدیث بھی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۹۵' تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۳۵۲' تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۲۷)

٤٩٨٦ - (٤٠) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ حَمٰى مُؤْمِنًا مِنْ مُنَافِقٍ بَعَثَ اللّٰهُ مَلَكًا يَحْمِيْ لَحْمَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ وَمَنْ رَمٰى مُسْلِمًا بِشَيْءٍ يُرِيْدُ بِهٖ شَيْنَهُ حَبَسَهُ اللّٰهُ عَلٰى جِسْرِ جَهَنَّمَ حَتّٰى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۴۹۸۶: مُعاذ بن انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص کسی مومن کی کسی منافق کے مقابلہ میں حمایت کرتا ہے تو اللہ پاک ایسا فرشتہ بھیجے گا جو اس کے جسم کو قیامت کے دن دوزخ کی آگ سے محفوظ رکھے گا اور جو شخص کسی مسلمان کو کسی عیب کے ساتھ متّہم کرتا ہے (اور) اس کا ارادہ اس کو بدنام کرنے کا ہے تو اللہ پاک دوزخ کے پل پر اس کو روک دے گا یہاں تک کہ وہ اپنے اس گناہ سے صاف ہو جائے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں سہل بن معاذ راوی ضعیف اور اسماعیل بن یحییٰ راوی مجہول ہے (میزانُ الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۴۱ و جلد ۱ صفحہ ۲۵۳' تنقیح الرّواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۲۸)

٤٩٨٧ - (٤١) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «خَيْرُ الْأَصْحَابِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهٖ، وَخَيْرُ الْجِيْرَانِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِجَارِهٖ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۴۹۸۷: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ پاک کے نزدیک بہترین ساتھی وہ ہے جو اپنے رفقاء کے ساتھ اچھا رہے اور اللہ پاک کے نزدیک بہترین پڑوسی وہ ہے جو اپنے پڑوسی کے ساتھ بہتر رہے (ترمذی' دارمی) اور امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔

٤٩٨٨ - (٤٢) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ لِيْ أَنْ أَعْلَمَ إِذَا أَحْسَنْتُ أَوْ إِذَا أَسَأْتُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِذَا سَمِعْتَ جِيْرَانَكَ يَقُوْلُوْنَ: قَدْ أَحْسَنْتَ، فَقَدْ أَحْسَنْتَ، وَإِذَا سَمِعْتَهُمْ يَقُوْلُوْنَ: قَدْ أَسَأْتَ، فَقَدْ أَسَأْتَ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ.

۴۹۸۸: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول مجھے کیسے معلوم ہو کہ میں نے نیکی کی ہے یا بدی؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تو سُنے کہ تیرے پڑوسی کہہ رہے ہیں کہ تو نے اچھا کام کیا ہے تو واقعی تو نے اچھا کام کیا ہے اور جب تو ان سے سُنے وہ کہہ رہے ہیں کہ تو نے غلط کام کیا ہے تو واقعی تو نے غلط کام کیا ہے (ابن ماجہ)

٤٩٨٩ - (٤٣) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «اَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۴۹۸۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' لوگوں کے ساتھ ان کے مرتبہ کے لحاظ سے سلوک کرو (ابوداؤد)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٤٩٩٠ - (٤٤) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ قُرَادٍ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّاَ يَوْمًا، فَجَعَلَ اَصْحَابُهُ يَتَمَسَّحُوْنَ بِوَضُوْئِهِ. فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ: «مَا يَحْمِلُكُمْ عَلٰى هٰذَا؟» قَالُوْا: حُبُّ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ سَرَّهُ اَنْ يُحِبَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ اَوْ يُحِبَّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ فَلْيَصْدُقْ حَدِيْثَهُ اِذَا حَدَّثَ، وَلْيُؤَدِّ اَمَانَتَهُ اِذَا اؤْتُمِنَ، وَلْيُحْسِنْ جِوَارَ مَنْ جَاوَرَهُ».

تیسری فصل

۴۹۹۰: عبدالرحمان بن ابی قُراد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن وضو کیا آپؐ کے صحابہ کرامؓ (آپؐ کے اعضاء سے گرنے والے) وضو کے پانی کو اپنے جسم پر مل رہے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا' تم اس طرح کیوں کر رہے ہو؟ انہوں نے جواب دیا' اللہ اور اس کے رسولؐ کے ساتھ محبت (کا اظہار) ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص کو پسند ہے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ محبت کرے یا اس کے ساتھ اللہ اور اس کے رسول محبت کریں تو اسے چاہیے کہ جب وہ بات کرے تو سچی کرے اور جب اس کے ہاں امانت رکھی جائے تو امانت کا حق ادا کرے اور اپنے ہمسایوں سے اچھا برتاؤ کرے (بیہقی شُعَبِ الْاِیْمَان)

٤٩٩١ - (٤٥) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالَّذِيْ يَشْبَعُ وَجَارُهُ جَائِعٌ اِلٰى جَنْبِهِ». رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

۴۹۹۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا وہ شخص مومن نہیں جو سیر ہو کر کھائے اور اس کا پڑوسی اس کے پہلو میں بھوکا رہے (بیہقی شعب الایمان)

۴۹۹۲ - (۴٦) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ فُلَانَةَ تُذْكَرُ مِنْ كَثْرَةِ صَلَاتِهَا وَصِيَامِهَا وَصَدَقَتِهَا، غَيْرَ أَنَّهَا تُؤْذِي جِيرَانَهَا بِلِسَانِهَا. قَالَ: «هِيَ فِي النَّارِ». قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! فَإِنَّ فُلَانَةَ تُذْكَرُ قِلَّةَ صِيَامِهَا وَصَدَقَتِهَا وَصَلَاتِهَا، وَإِنَّهَا تَصَدَّقُ بِالْأَثْوَارِ مِنَ الْأَقِطِ، وَلَا تُؤْذِي بِلِسَانِهَا جِيرَانَهَا قَالَ: «هِيَ فِي الْجَنَّةِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۴۹۹۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! فلاں عورت کے بارے میں چرچا ہے کہ وہ کثرت کے ساتھ نوافل ادا کرتی ہے' نفلی روزے رکھتی ہے اور نفلی صدقہ کرتی ہے البتہ زبان سے اپنے پڑوسیوں کو تکلیف پہنچاتی ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ وہ دوزخ میں ہے۔ اس شخص نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! فلاں عورت کے بارے میں چرچا ہے کہ وہ نفلی روزے کم رکھتی ہے' نفلی صدقہ کم دیتی ہے اور نوافل کم پڑھتی ہے' صرف پنیر کے ٹکڑوں کا صدقہ کرتی ہے اور اپنی زبان کے ساتھ اپنے پڑوسیوں کو تکلیف نہیں دیتی۔ آپؐ نے فرمایا' وہ جنت میں ہے (احمد' بیہقی شعب الایمان)

۴۹۹۳ - (۴۷) وَعَنْهُ، قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَقَفَ عَلَى نَاسٍ جُلُوسٍ فَقَالَ: «أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِكُمْ مِنْ شَرِّكُمْ؟» قَالَ: فَسَكَتُوا فَقَالَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ رَجُلٌ: بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ! أَخْبِرْنَا بِخَيْرِنَا مِنْ شَرِّنَا فَقَالَ: «خَيْرُكُمْ مَنْ يُرْجَى خَيْرُهُ وَيُؤْمَنُ شَرُّهُ، وَشَرُّكُمْ مَنْ لَا يُرْجَى خَيْرُهُ وَلَا يُؤْمَنُ شَرُّهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ». وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۴۹۹۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے لوگوں کے پاس کھڑے ہوئے جو بیٹھے ہوئے تھے آپؐ نے ان سے فرمایا' میں تمہیں نہ بتاؤں کہ تم میں بہتر کون اور بدتر کون ہیں؟ (راوی نے بیان کیا کہ) لوگ خاموش رہے۔ آپؐ نے یہ کلمات تین بار دہرائے۔ ایک شخص نے عرض کیا' کیوں نہیں' اے اللہ کے رسول! آپ ہمیں بتائیں کہ ہم میں سے کون بہتر اور کون بدتر ہے؟ آپؐ نے فرمایا' وہ لوگ تم میں سے بہتر ہیں جن سے خیر کی اُمید کی جاتی ہے اور ان کے شر سے محفوظ رہا جاتا ہے اور وہ لوگ بدتر ہیں جن سے خیر کی اُمید نہیں اور نہ ان کے شر سے بچا جا سکتا ہے (ترمذی' بیہقی شعب الایمان)
امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے۔

۴۹۹۴ - (۴۸) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ اللهَ تَعَالَى قَسَمَ بَيْنَكُمْ أَخْلَاقَكُمْ كَمَا قَسَمَ بَيْنَكُمْ أَرْزَاقَكُمْ. إِنَّ اللهَ تَعَالَى يُعْطِي الدُّنْيَا مَنْ يُحِبُّ

وَمَنْ لَا يُحِبُّ — وَلَا يُعْطِي الدِّيْنَ إِلَّا مَنْ أَحَبَّ فَمَنْ أَعْطَاهُ اللّٰهُ الدِّيْنَ فَقَدْ أَحَبَّهُ، وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يُسْلِمُ عَبْدٌ حَتّٰى يُسْلِمَ قَلْبُهٗ وَلِسَانُهٗ، وَلَا يُؤْمِنُ حَتّٰى يَأْمَنَ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ».

۴۹۹۴: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس میں کچھ شبہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے درمیان اخلاق کو (یوں) تقسیم کر دیا ہے جس طرح تمہارے درمیان تمہارے رزق کو تقسیم کر دیا ہے' اس میں کچھ شبہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ دنیا اس شخص کو دیتا ہے جس کو اچھا سمجھتا ہے اور اس شخص کو بھی دیتا ہے جس کو اچھا نہیں جانتا (لیکن) دین اس شخص کو عطا کرتا ہے جس کو وہ اچھا سمجھتا ہے پس جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے دین (اسلام) کا عطیہ دیا اس کو اللہ نے اچھا سمجھا۔ اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کوئی شخص اس وقت تک مسلمان نہیں ہوتا جب تک اس کا دل اور اس کی زبان مسلمان نہیں ہو جاتے اور اس وقت تک مومن نہیں ہوتا جب تک کہ اس کا پڑوسی اس کی شرارتوں سے بے خوف نہیں ہو جاتا (احمد' بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابان بن اسحاق راوی لَیِّنُ الحدیث ہے (میزان الاعتدال جلد۱ صفحہ۵' تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۳۳۹)

۴۹۹۵ - (۴۹) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «اَلْمُؤْمِنُ مَأْلَفٌ — وَلَا خَيْرَ فِيْمَنْ لَا يَأْلَفُ وَلَا يُؤْلَفُ» رَوَاهُمَا أَحْمَدُ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ».

۴۹۹۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مومن محبت کرتا ہے اور اس سے بھی محبت کی جاتی ہے اور اس شخص میں کچھ خیر نہیں جو محبت نہیں کرتا اور نہ اس سے محبت کی جاتی ہے (احمد' بیہقی شُعَبِ الْاِیْمَان)

۴۹۹۶ - (۵۰) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ قَضٰى لِأَحَدٍ مِنْ أُمَّتِيْ حَاجَةً يُرِيْدُ أَنْ يَسُرَّهٗ بِهَا فَقَدْ سَرَّنِيْ، وَمَنْ سَرَّنِيْ فَقَدْ سَرَّ اللّٰهَ، وَمَنْ سَرَّ اللّٰهَ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ».

۴۹۹۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے میری اُمّت میں سے کسی شخص کی ضرورت کو پورا کیا' وہ اس طرح اس کو خوش کرنا چاہتا ہے تو اس نے مجھے خوش کیا اور جس شخص نے مجھے خوش کیا اس نے اللہ تعالیٰ کو خوش کیا اور جس شخص نے اللہ تعالیٰ کو خوش کیا اللہ تعالیٰ اس کو جنّت میں داخل فرمائے گا (بیہقی شُعَبِ الْاِیْمَان)

وضاحت: علامہ ناصرالدّین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۳ صفحہ۳۰۳)

۴۹۹۷ - (۵۱) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ أَغَاثَ مَلْهُوْفًا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ ثَلَاثًا وَسَبْعِيْنَ مَغْفِرَةً، وَاحِدَةٌ فِيْهَا صَلَاحُ أَمْرِهِ كُلِّهِ، وَثِنْتَانِ وَسَبْعُوْنَ لَهُ دَرَجَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

۴۹۹۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص کسی مصیبت زدہ کی مدد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے تہتر (۷۳) مغفرتیں ثبت فرماتا ہے ان میں سے ایک ہی سے اس کے تمام معاملات درست ہو جائیں گے اور باقی بہتر مغفرتیں قیامت کے دن اس کے درجات کے حصول کا باعث ہوں گی (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' عباد بن عبدالصمد راوی سے مروی اکثر احادیث موضوع ہیں (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۶۹' تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۴۰' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۳۴۳)

۴۹۹۸ - (۵۲) ۴۹۹۹ - (۵۳) وَعَنْهُ، وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْخَلْقُ عِيَالُ اللّٰهِ، فَأَحَبُّ الْخَلْقِ إِلَى اللّٰهِ مَنْ أَحْسَنَ إِلَى عِيَالِهِ». رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْأَحَادِيْثَ الثَّلَاثَةَ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ».

۴۹۹۸: ۴۹۹۹: انس اور عبداللہ (ابن مسعود) رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مخلوق اللہ کی عیال ہے وہ شخص اللہ کو زیادہ محبوب ہے جو اللہ کی عیال کے ساتھ اچھا برتاؤ کرتا ہے (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں یوسف بن عطیہ صفار راوی متروک الحدیث ہے (التاریخ الکبیر جلد ۸ صفحہ ۳۲۲۲' تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۳۸۱' تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۴۰' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۳۴۳)

۵۰۰۰ - (۵۴) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «أَوَّلُ خَصْمَيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ جَارَانِ» ــــ رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۵۰۰۰: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت کے دن اول جھگڑنے والے دونوں پڑوسی ہوں گے (احمد)

وضاحت: قیامت کے روز جن چیزوں کا پہلے پہل فیصلہ ہو گا ان میں پڑوسیوں کے ایک دوسرے پر حقوق شامل ہوں گے (واللہ اعلم)

۵۰۰۱ - (۵۵) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا شَكَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَسْوَةَ قَلْبِهِ فَقَالَ: «اِمْسَحْ رَأْسَ الْيَتِيْمِ، وَأَطْعِمِ الْمِسْكِيْنَ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے دل کی قساوت کی۔ آپؐ نے فرمایا' یتیم کے سر پر ہاتھ پھیر اور مسکین کو کھانا کھلا (احمد)

۲۰۰۵ - (۵٦) وَعَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى أَفْضَلِ الصَّدَقَةِ؟ اِبْنَتُكَ مَرْدُودَةً إِلَيْكَ لَيْسَ لَهَا كَاسِبٌ غَيْرُكَ» ـــ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ.

ترجمہ: سُراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کیا میں تمہیں افضل صدقہ کے بارے میں نہ بتاؤں؟ تیری بیٹی جسے تیری جانب واپس کر دیا گیا ہے (اور) تیرے سوا اس کا کوئی کفیل نہیں یعنی انسان کا سب سے بہترین صدقہ اپنی مطلقہ بیٹی کی کفالت کرنا ہے (ابن ماجہ)

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۳۴۳' ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۲۹۶)

بَابُ الْحُبِّ فِی اللّٰہِ وَمِنَ اللّٰہِ

(اللہ کے لئے کسی سے محبت کرنا اور اللہ کی جانب سے بندے سے محبت)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۰۰۳ - (۱) عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: وَالْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُجَنَّدَۃٌ، فَمَا تَعَارَفَ مِنْہَا اِئْتَلَفَ، وَمَا تَنَاکَرَ مِنْہَا اِخْتَلَفَ۔ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ۔

پہلی فصل

۵۰۰۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اَرواح مختلف قسم کے لشکر ہیں' جو اَرواح متعارف ہوتے ہیں (یعنی صفات اور اخلاق میں متوافق ہوتے ہیں) دنیا میں ان میں اتفاق ہوتا ہے اور جن میں توافق نہیں ہوتا ان میں اِختلاف ہوتا ہے (بخاری)

وضاحت: معلوم ہوا کہ ارواح اعراض نہیں اور وہ اجسام سے پہلے تھیں نیز آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد کی تخلیق اجسام اور ارواح سے ہے۔ ارواح کی دو قسمیں ہیں' ایک قسم وہ ہے جو خیر کی جانب جھکاؤ رکھتی ہے جب کہ دوسری قسم شر کی جانب جھکاؤ رکھتی ہے پس اچھے اور نیک قسم کے افراد اپنے ہم شکل کے ساتھ محبت کرتے ہیں' اتحاد اور اتفاق رکھتے ہیں جبکہ بدکردار قسم کے لوگ اپنا تعلق اپنے جیسوں کے ساتھ رکھتے ہیں' ان ہی کی جانب میلان رکھتے ہیں اور ان ہی سے محبت کرتے ہیں لیکن صالحین سے اختلاف رکھتے ہیں جبکہ صالحین بھی بدکردار لوگوں کو اچھا نہیں جانتے۔ اس کی وضاحت اس واقعہ سے بھی ہوتی ہے کہ مکہ مکرمہ میں ایک عورت مزاح کو پسند کرتی تھی وہ مدینہ منورہ آئی تو وہاں اس نے اپنی ہم مزاج عورت کے ہاں قیام کیا۔ جب عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس بات کی خبر ہوئی تو انہوں نے فرمایا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اِرشاد درست ہے کہ اَرواح کا میلان اپنے ہم شکل کی طرف ہوتا ہے (فتح الباری جلد ۷ صفحہ ۱۸۰' تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۴۱)

۵۰۰۴ - (۲) وَرَوَاہُ مُسْلِمٌ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ۔

۵۰۰۴: نیز مسلم نے اس حدیث کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۵۰۰۵ - (۳) وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَحَبَّ عَبْدًا دَعَا جِبْرَئِيْلَ — فَقَالَ: اِنِّيْ اُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبَّهُ، قَالَ: فَيُحِبُّهُ جِبْرَئِيْلُ — ، ثُمَّ يُنَادِيْ فِي السَّمَاءِ فَيَقُوْلُ: اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبُّوْهُ، فَيُحِبُّهُ اَهْلُ السَّمَاءِ، ثُمَّ يُوْضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِي الْاَرْضِ — . وَاِذَا اَبْغَضَ عَبْدًا دَعَا جِبْرَئِيْلَ — فَيَقُوْلُ: اِنِّيْ اُبْغِضُ فُلَانًا فَاَبْغِضْهُ. فَيُبْغِضُهُ جِبْرَئِيْلُ — ، ثُمَّ يُنَادِيْ فِيْ اَهْلِ السَّمَاءِ: اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ فُلَانًا فَاَبْغِضُوْهُ. قَالَ: فَيُبْغِضُوْنَهُ. ثُمَّ يُوْضَعُ لَهُ الْبَغْضَاءُ فِي الْاَرْضِ» — . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۰۰۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلا شبہ جب اللہ پاک کسی بندے کو محبوب جانتے ہیں تو جبرائیل علیہ السلام کو بلاتے ہیں' اسے حکم دیتے ہیں کہ میں فلاں شخص سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر۔ راوی نے بیان کیا کہ (پھر) جبرائیل علیہ السلام اس شخص سے محبت کرتے ہیں بعد ازاں آسمان میں اس بات کا اعلان کرتے ہیں کہ اللہ پاک فلاں شخص سے محبت کرتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو۔ چنانچہ آسمان والے اس سے محبت کرتے ہیں اس کے بعد زمین میں بھی اس کی مقبولیت ہو جاتی ہے اور جب اللہ پاک کسی بندے کو برا جانتے ہیں تو جبرائیل علیہ السلام کو بلا کر حکم دیتے ہیں کہ میں فلاں شخص کو بُرا جانتا ہوں تم بھی اسے بُرا جانو۔ راوی نے بیان کیا چنانچہ جبرائیل علیہ السلام اُسے بُرا جانتے ہیں پھر آسمان والوں میں منادی کرتے ہیں کہ اللہ پاک فلاں شخص کو برا جانتے ہیں تم بھی اس کو بُرا جانو۔ راوی نے بیان کیا کہ لوگ اس کو بُرا جانتے ہیں پھر زمین والوں کے دلوں میں بھی اس کے خلاف نفرت بھر دی جاتی ہے (مسلم)

۵۰۰۶ - (۴) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: اَيْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِيْ؟ اَلْيَوْمَ اُظِلُّهُمْ فِيْ ظِلِّيْ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلِّيْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۰۰۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس میں کچھ شبہ نہیں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میری تعظیم کی وجہ سے آپس میں محبت کرنے والے کہاں ہیں؟ آج میں ان کو اپنے سائے میں جگہ دوں گا جبکہ (آج کے دن) میرے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں (مسلم)

۵۰۰۷ - (۵) وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «اَنَّ رَجُلًا زَارَ اَخًا لَهُ فِيْ قَرْيَةٍ اُخْرٰى، فَاَرْصَدَ اللّٰهُ لَهُ عَلٰى مَدْرَجَتِهِ — مَلَكًا قَالَ: اَيْنَ تُرِيْدُ؟ قَالَ: اُرِيْدُ اَخًا لِيْ فِيْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ. قَالَ: هَلْ لَكَ عَلَيْهِ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا — ؟ قَالَ: لَا، غَيْرَ اَنِّيْ اَحْبَبْتُهُ فِي اللّٰهِ، قَالَ: فَاِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكَ بِاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَبَّكَ كَمَا اَحْبَبْتَهُ فِيْهِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۰۰۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص کسی دوسری بستی میں اپنے بھائی سے ملاقات کرنے کو چلا تو اللہ پاک نے اس کے راستے پر ایک فرشتہ مقرر کر دیا اس نے پوچھا' تو کہاں

جا رہا ہے؟ اُس نے جواب دیا' میں اس بستی میں اپنے بھائی سے ملاقات کا ارادہ رکھتا ہوں۔ اس نے دریافت کیا' کیا تو اس کا سرپرست ہے کہ اس کی نگہداشت کے لئے جا رہا ہے؟ اُس نے نفی میں جواب دیا اور کہا' ہاں! اتنی بات ہے کہ میں اس سے اللہ کی رضا کے لئے محبت کرتا ہوں۔ فرشتے نے بتایا کہ میں تیری طرف اللہ کا پیغام لے کر آیا ہوں کہ جس طرح تو اس سے محبت کرتا ہے اللہ پاک بھی تجھ سے محبت کرتا ہے (مسلم)

۵۰۰۸ - (٦) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ تَقُوْلُ فِيْ رَجُلٍ أَحَبَّ قَوْمًا وَلَمْ يَلْحَقْ بِهِمْ ـ؟ فَقَالَ: «اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۰۰۸: ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! آپ اس شخص کے بارے میں کیا کہتے ہیں جو ایسے لوگوں سے محبت کرتا ہے جن جیسے اعمال وہ نہیں کر سکتا؟ آپؐ نے فرمایا' آدمی اس شخص کے ساتھ ہو گا جس سے وہ محبت کرتا تھا۔
(بخاری' مسلم)

۵۰۰۹ - (٧) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: «وَيْلَكَ! وَمَا أَعْدَدْتَ لَهَا؟». قَالَ: مَا أَعْدَدْتُ لَهَا إِلَّا أَنِّيْ أُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ. قَالَ: «أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ». قَالَ أَنَسٌ: فَمَا رَأَيْتُ الْمُسْلِمِيْنَ فَرِحُوْا بِشَيْءٍ بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَرَحَهُمْ بِهَا ـ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۰۰۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! قیامت کب ہو گی؟ آپؐ نے فرمایا' تجھ پر افسوس! تو نے قیامت کے لئے کیا تیاری کی ہے؟ اُس نے جواب دیا' میں نے قیامت کے لئے صرف یہ تیاری کی ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسولؐ سے محبت کرتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا' تو اُس شخص کے ساتھ ہو گا جس کے ساتھ تیری محبت ہے۔ انسؓ نے بیان کیا' میں نے مسلمانوں کو دیکھا کہ وہ اسلام (لانے) کے بعد کسی بات پر اتنے خوش نہیں ہوئے جتنے وہ اس بات پر خوش ہوئے (بخاری' مسلم)

۵۰۱۰ - (٨) وَعَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَثَلُ الْجَلِيْسِ الصَّالِحِ وَالسُّوْءِ، كَحَامِلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْكِيْرِ ـ؛ فَحَامِلُ الْمِسْكِ إِمَّا أَنْ يُحْذِيَكَ ـ وَإِمَّا أَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ، وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيْحًا طَيِّبَةً؛ وَنَافِخُ الْكِيْرِ إِمَّا أَنْ يُحْرِقَ ثِيَابَكَ، وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيْحًا خَبِيْثَةً» ـ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۰۱۰: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اچھے اور برے ساتھی کی مثال اس شخص کی ہے جو کستوری رکھنے والا ہے اور اس کی ہے جو بھٹی میں (آگ) بھڑکانے والا ہے

پس کستوری والا یا تو تجھے (بلا قیمت) کستوری کا عطیہ دے یا تو اس سے کستوری خرید لے گا اور یا تو اس سے عمدہ خوشبو پائے گا اور بھٹی میں پھونک مارنے والا یا تو تیرے کپڑوں کو جلا دے گا یا تو اس سے بد بو پائے گا۔
(بخاری، مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۵۰۱۱ - (۹) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: وَجَبَتْ مَحَبَّتِيْ لِلْمُتَحَابِّيْنَ فِيَّ، وَالْمُتَجَالِسِيْنَ فِيَّ، وَالْمُتَزَاوِرِيْنَ فِيَّ، وَالْمُتَبَاذِلِيْنَ فِيَّ». رَوَاهُ مَالِكٌ. وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ، قَالَ: «يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى: اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِيْ جَلَالِيْ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُوْرٍ يَغْبِطُهُمُ النَّبِيُّوْنَ وَالشُّهَدَاءُ».

دوسری فصل

۵۰۱۱: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' اللہ پاک فرماتے ہیں کہ میری محبت ایسے لوگوں کے لئے ثابت ہے جو میری وجہ سے محبت کرتے ہیں اور میری وجہ سے مل بیٹھتے ہیں اور میری وجہ سے ملاقاتیں کرتے ہیں اور میری وجہ سے مال خرچ کرتے ہیں (مالک) اور ترمذی کی روایت میں ہے اللہ پاک فرماتے ہیں کہ میری تعظیم کے لئے جو لوگ آپس میں محبت کرتے ہیں ان کے لئے نور کے منبر ہوں گے' ان پر انبیاء اور شہداء رشک کریں گے۔

۵۰۱۲ - (۱۰) وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ لَأُنَاسًا مَا هُمْ بِأَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ، يَغْبِطُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ وَالشُّهَدَاءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِمَكَانِهِمْ مِنَ اللّٰهِ». قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! تُخْبِرُنَا مَنْ هُمْ؟ قَالَ: «هُمْ قَوْمٌ تَحَابُّوْا بِرُوْحِ اللّٰهِ، عَلٰى غَيْرِ أَرْحَامٍ بَيْنَهُمْ، وَلَا أَمْوَالٍ يَتَعَاطَوْنَهَا، فَوَاللّٰهِ إِنَّ وُجُوْهَهُمْ لَنُوْرٌ، وَإِنَّهُمْ لَعَلٰى نُوْرٍ، لَا يَخَافُوْنَ إِذَا خَافَ النَّاسُ، وَلَا يَحْزَنُوْنَ إِذَا حَزِنَ النَّاسُ» وَقَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۵۰۱۲: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس میں کچھ شک نہیں کہ اللہ پاک کے بندوں میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جو نہ پیغمبر ہیں اور نہ شہید (لیکن) پیغمبر اور شہید لوگ قیامت کے دن اللہ کے ہاں ان کے مقام و مرتبہ پر رشک کریں گے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسولؐ! آپؐ ہمیں بتائیں کہ وہ کون لوگ ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' وہ ایسے لوگ ہیں جو اللہ کی رحمت سے بلا کسی رشتہ داری کے اور بلا کسی مالی لین دین کے آپس میں محبت کرتے ہیں پس اللہ کی قسم! بلاشبہ ان کے چہرے روشن ہوں گے اور بلاشبہ وہ لوگ روشنی پر ہوں گے' جب لوگوں کو خوف لاحق ہو گا تو انہیں کوئی خوف نہیں ہو گا اور جب لوگ

غمناک ہوں گے تو انہیں کوئی غم نہ ہو گا۔ پھر آپؐ نے اس آیت کی تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) "خبردار! بے شک اللہ پاک کے اولیاء کو نہ ڈر ہو گا اور نہ وہ غمناک ہوں گے" (ابوداؤد)

۵۰۱۳ - (۱۱) وَرَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ» عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ بِلَفْظِ «الْمَصَابِيْحِ» مَعَ زَوَائِدَ وَكَذَا فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ».

۵۰۱۳: نیز اس حدیث کو شرحُ السُّنّۃ میں مصابیح کے الفاظ کے ساتھ کچھ زائد الفاظ کے ساتھ ابومالکؓ نے بیان کیا ہے اور اسی طرح شُعَبِ الایمان میں ہے۔

۵۰۱٤ - (۱۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاَبِيْ ذَرٍّ: «يَا اَبَا ذَرٍّ! اَيُّ عُرَى الْإِيْمَانِ اَوْثَقُ؟» قَالَ: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ. قَالَ: «اَلْمُوَالَاةُ فِي اللّٰهِ، وَالْحُبُّ فِي اللّٰهِ، وَالْبُغْضُ فِي اللّٰهِ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ».

۵۰۱٤: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے فرمایا' اے ابوذر! ایمان کا کونسا حلقہ سب سے زیادہ مضبوط ہے؟ اس نے بتایا کہ اللہ اور اس کے رسولؐ جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' اللہ پاک کی خوشنودی کے لئے موافقت کرنا اور اللہ کے لئے محبت کرنا اور اسی کے لئے ناراضگی اختیار کرنا (بیہقی شُعَبِ الایمان)

۵۰۱۵ - (۱۳) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «اِذَا عَادَ الْمُسْلِمُ اَخَاهُ اَوْزَارَهُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ، وَتَبَوَّاْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۵۰۱۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب مسلمان اپنے بھائی کی بیمار پرسی کرتا ہے یا اس سے ملاقات کرتا ہے تو اللہ تعالٰی فرماتے ہیں تو بہتر ہے' تیرا چلنا بہتر ہے اور جنت میں تیرا ٹھکانہ ہے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں عیسٰی بن سنان راوی ضعیف ہے (میزانُ الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۱۲' تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۲۲)

۵۰۱٦ - (۱٤) وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «اِذَا اَحَبَّ الرَّجُلُ اَخَاهُ فَلْيُخْبِرْهُ اَنَّهُ يُحِبُّهُ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۵۰۱٦: مِقدامُ بنُ مَعدیکَرِبؓ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' جب کوئی شخص اپنے بھائی سے محبت کرے تو اسے بتائے کہ وہ اس سے محبت کرتا ہے (ابوداؤد' ترمذی)

۵۰۱۷ - (۱۵) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ بِالنَّبِيِّ ﷺ وَعِنْدَهُ نَاسٌ.

فَقَالَ رَجُلٌ مِمَّنْ عِنْدَهُ: إِنِّي لَأُحِبُّ هٰذَا لِلّٰهِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَعْلَمْتَهُ؟». قَالَ: لَا. قَالَ: «قُمْ إِلَيْهِ فَأَعْلِمْهُ». فَقَامَ إِلَيْهِ فَأَعْلَمَهُ فَقَالَ: أَحَبَّكَ الَّذِي أَحْبَبْتَنِي لَهُ. قَالَ: ثُمَّ رَجَعَ. فَسَأَلَهُ النَّبِيُّ ﷺ، فَأَخْبَرَهُ بِمَا قَالَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ، وَلَكَ مَا احْتَسَبْتَ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ». وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ: «اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ وَلَهُ مَا اكْتَسَبَ».

۵۰۱۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا اور آپؐ کے پاس کچھ لوگ تھے ان لوگوں میں سے جو آپؐ کے پاس تھے ایک آدمی نے کہا' میں اللہ کی (رضا) کے لئے اس گزرنے والے سے محبت کرتا ہوں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کیا تو نے اسے بتایا ہے؟ اس نے نفی میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا' اُٹھ! اُس کے پاس جا اور اُسے بتا۔ وہ اُس کی جانب گیا اور اُس نے اُس کو بتایا۔ اس شخص نے کہا' وہ ذات تجھ سے محبت کرے جس کے لئے تو نے مجھ سے محبت کی ہے۔ راوی نے کہا' پھر وہ انسان واپس لوٹا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا۔ اس نے آپؐ کو ان الفاظ کے بارے میں خبر دی جو اس نے کہے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تو اس شخص کے ساتھ ہو گا جس سے تو محبت کرتا ہے اور تجھے تیرا ثواب حاصل ہو گا (بیہقی شعب الایمان) اور ترمذی کی روایت میں ہے کہ آدمی اس شخص کے ساتھ ہو گا جس کے ساتھ وہ محبت کرتا ہے اور جو کوشش اس نے کی' اُس کا بدلہ اُسے ملے گا۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں مبارک بن فضالہ راوی کثرت سے تدلیس کرتا تھا نیز ابوہشام رفاعی اور اشعث بن سوار کندی ضعیف راوی ہیں البتہ اس جملے تک کہ "اللہ تجھ سے محبت کرے جس کے لئے تو نے مجھ سے محبت کی ہے" کی سند حسن ہے (الجرح والتعدیل جلد ۸ صفحہ ۳۳۹' میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۴۳۱' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۳۹۷' تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۳۳)

۵۰۱۸ - (۱۶) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَا تُصَاحِبْ إِلَّا مُؤْمِنًا، وَلَا يَأْكُلْ طَعَامَكَ إِلَّا تَقِيٌّ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۵۰۱۸: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' صرف مومن انسان کو اپنا ساتھی بنا اور صرف پرہیز گار آدمی تیرا کھانا کھائے (ترمذی' ابوداؤد' دارمی)

۵۰۱۹ - (۱۷) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْمَرْءُ عَلَى دِينِ خَلِيلِهِ، فَلْيَنْظُرْ أَحَدُكُمْ مَنْ يُخَالِلُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ» وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ. وَقَالَ النَّوَاوِيُّ: إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

۵۰۱۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہر شخص اپنے دوست

کے دین پر ہوتا ہے پس چاہیے کہ تم میں سے ہر شخص غور کرے کہ کون اس کا دوست ہے؟ (احمد، ترمذی، ابوداؤد، بیہقی شعب الایمان) اور امام ترمذیؒ نے بیان کیا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے اور امام نوویؒ نے اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے۔

۵۰۲۰ - (۱۸) وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ نَعَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِذَا آخَى الرَّجُلُ الرَّجُلَ فَلْيَسْأَلْهُ عَنِ اسْمِهِ وَاسْمِ أَبِيْهِ، وَمِمَّنْ هُوَ؟ فَإِنَّهُ أَوْصَلُ لِلْمَوَدَّةِ» ... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۰۲۰: یزید بن نعامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب کوئی شخص کسی شخص سے بھائی چارہ قائم کرے تو وہ اس سے اس کا نام اور اس کے والد کا نام معلوم کرے نیز معلوم کرے کہ وہ کس قبیلہ سے ہے؟ یہ بات محبت کو قائم رکھنے والی ہے (ترمذی)

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے۔

(مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۳۹۷)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۰۲۱ - (۱۹) عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «أَتَدْرُوْنَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى؟» قَالَ قَائِلٌ: اَلصَّلَاةُ وَالزَّكَاةُ. وَقَالَ قَائِلٌ: اَلْجِهَادُ. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى اَلْحُبُّ فِي اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِي اللّٰهِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَرَوٰى أَبُوْ دَاوُدَ الْفَصْلَ الْأَخِيْرَ.

تیسری فصل

۵۰۲۱: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے آپؐ نے فرمایا' تم جانتے ہو کہ کونسا عمل اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے؟ ایک شخص نے کہا' نماز اور زکوٰۃ ہے اور دوسرے نے کہا' جہاد ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ کے نزدیک تمام اعمال میں سے زیادہ اچھا عمل اللہ کی رضا کے لئے محبت کرنا اور اُسی کی رضا کے لئے دشمنی کرنا ہے (احمد) اور ابوداؤد نے اس حدیث کا آخری حصہ بیان کیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۴۴)

۵۰۲۲ - (۲۰) وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا أَحَبَّ عَبْدٌ عَبْدًا لِلّٰهِ إِلَّا أَكْرَمَ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۵۰۲۲: ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص کسی شخص سے اللہ کے لئے محبت کرتا ہے تو وہ اپنے پروردگار کی عظمت کا معترف ہے (احمد)

۵۰۲۳ - (۲۱) وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِخِيَارِكُمْ؟» قَالُوْا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللهِ! قَالَ: «خِيَارُكُمُ الَّذِيْنَ اِذَا رُؤُوْا ذُكِرَ اللهُ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۵۰۲۳: اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ تم میں سے کون بہتر ہیں؟ انہوں نے عرض کیا' ضرور اے اللہ کے رسول! آپؐ نے فرمایا' تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں کہ جب ان کو دیکھا جاتا ہے تو اللہ یاد آتا ہے (ابن ماجہ)

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۳۳۸)

۵۰۲۴ - (۲۲) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَوْ اَنَّ عَبْدَيْنِ تَحَابَّا فِي اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَاحِدٌ فِي الْمَشْرِقِ وَآخَرُ فِي الْمَغْرِبِ، لَجَمَعَ اللهُ بَيْنَهُمَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يَقُوْلُ: هٰذَا الَّذِيْ كُنْتَ تُحِبُّهُ فِيَّ».

۵۰۲۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اگر دو شخص اللہ کی رضا کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں' ان میں سے ایک مشرق میں رہتا ہے اور دوسرا مغرب میں رہتا ہے تو قیامت کے دن اللہ ان دونوں کو اکٹھا کر دے گا اور کہے گا کہ یہ وہ شخص ہے جس سے تو میری رضا کے لئے محبت کرتا تھا (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۳۴)

۵۰۲۵ - (۲۳) وَعَنْ اَبِيْ رَزِيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّهُ قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى مِلَاكِ هٰذَا الْاَمْرِ الَّذِيْ تُصِيْبُ بِهِ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ؟ عَلَيْكَ بِمَجَالِسِ اَهْلِ الذِّكْرِ، وَاِذَا خَلَوْتَ فَحَرِّكْ لِسَانَكَ مَا اسْتَطَعْتَ بِذِكْرِ اللهِ، وَاَحِبَّ فِي اللهِ وَاَبْغِضْ فِي اللهِ، يَا اَبَا رَزِيْنٍ! هَلْ شَعَرْتَ اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ زَائِرًا اَخَاهُ، شَيَّعَهُ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ، كُلُّهُمْ يُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ وَيَقُوْلُوْنَ: رَبَّنَا اِنَّهُ وَصَلَ فِيْكَ، فَصِلْهُ؟ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تُعْمِلَ جَسَدَكَ فِيْ ذٰلِكَ فَافْعَلْ».

۵۰۲۵: ابو رزین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا کہ کیا میں تجھے ایسی بات کی خبر نہ دوں جس پر تمام اسلام کا دار و مدار ہے' جس کے سبب تو دنیا اور آخرت کی بھلائی حاصل کر پائے گا۔ آپؐ نے فرمایا' تجھے ذکر کی مجلسوں میں جانا چاہئے اور جب تو تنہا ہو تو اپنی ہمت کے مطابق اپنی زبان کو اللہ کے ذکر کے ساتھ حرکت دے اور اللہ کے لئے محبت کر اور اللہ کے لئے دشمنی کر۔

رزین! کیا تجھے معلوم ہے کہ ایک شخص جب اپنے گھر سے اپنے بھائی کی ملاقات کے لئے نکلتا ہے تو ستر ہزار فرشتے اس کے ساتھ ہوتے ہیں' وہ اس کے لئے استغفار کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! اس نے تیری رضا کے لئے تعلق قائم کیا پس تو اس سے تعلق قائم فرما۔ اگر تجھ میں استطاعت ہے کہ تو اپنے جسم کو اس کام میں لگائے تو ضرور (ایسا) کر (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۴۴)

۵۰۲۶ - (۲۴) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ فِی الْجَنَّةِ لَعُمُدًا مِنْ يَاقُوْتٍ عَلَيْهَا غُرَفٌ مِنْ زَبَرْجَدٍ، لَهَا اَبْوَابٌ مُفَتَّحَةٌ تُضِیْءُ كَمَا يُضِیْءُ الْكَوْكَبُ الدُّرِّیُّ». فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَنْ يَسْكُنُهَا؟ قَالَ: «اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِی اللّٰهِ، وَالْمُتَجَالِسُوْنَ فِی اللّٰهِ، وَالْمُتَلَاقُوْنَ فِی اللّٰهِ» رَوَى الْبَيْهَقِیُّ الْاَحَادِيْثَ الثَّلَاثَةَ فِیْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

۵۰۲۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آپ نے فرمایا' بلاشبہ جنت میں یاقوت کے ستون ہیں جن پر زمرد کے (بنے ہوئے) محلات ہیں ان کے دروازے کھلے ہیں وہ یوں روشن ہیں جیسا کہ چمکتا ہوا ستارہ روشن ہوتا ہے۔ انہوں نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! ان میں کون رہائش پذیر ہو گا؟ آپ نے فرمایا' وہ لوگ جو اللہ کی رضا کے لئے آپس میں محبت کرتے ہیں اور اللہ کی رضا کے لئے مل کر بیٹھتے ہیں اور اللہ کی رضا کے لئے ملاقاتیں کرتے ہیں (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں یوسف بن یعقوب قاضی راوی ضعیف ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۴۴)

بَابُ مَا يُنْهٰى عَنْهُ مِنَ التَّهَاجُرِ وَالتَّقَاطُعِ وَاتِّبَاعِ الْعَوْرَاتِ

(وہ اُمور جن سے روکا جاتا ہے)

ترکِ مُلاقات' قطعِ تعلّق اور عیوب کا تجسّس

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۰۲۷ - (۱) عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: وَلَا یَحِلُّ لِلرَّجُلِ اَنْ یَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَیَالٍ، یَلْتَقِیَانِ فَیُعْرِضُ هٰذَا وَیُعْرِضُ هٰذَا، وَخَیْرُهُمَا الَّذِیْ یَبْدَأُ بِالسَّلَامِ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

پہلی فصل

۵۰۲۷: ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کسی شخص کے لئے حلال نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ تعلقات اس طرح منقطع کرے کہ وہ دونوں ایک دوسرے سے ملیں تو یہ شخص اِدھر منہ پھیر لے اور وہ اُدھر منہ پھیر لے اور ان دونوں میں سے بہتر وہ شخص ہے جو پہلے سلام کہے گا (بخاری' مسلم)

۵۰۲۸ - (۲) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِیَّاکُمْ وَالظَّنَّ، فَاِنَّ الظَّنَّ اَکْذَبُ الْحَدِیْثِ، وَلَا تَحَسَّسُوْا، وَلَا تَجَسَّسُوْا، وَلَا تَنَاجَشُوْا، وَلَا تَحَاسَدُوْا، وَلَا تَبَاغَضُوْا، وَلَا تَدَابَرُوْا، وَکُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا». وَفِیْ رِوَایَةٍ: «وَلَا تَنَافَسُوْا». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۵۰۲۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم اپنے آپ کو بدگمانی سے دور رکھو کیونکہ بدگمانی بہت بڑا جھوٹ ہے اور تم کسی کے عیب تلاش نہ کرو' نہ جاسوسی کرو' نہ دھوکا دو' نہ حسد کرو' نہ بغض رکھو اور نہ دشمنی کرو۔ اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن کر رہو اور ایک روایت میں ہے کہ تم جھگڑا نہ کرو (بخاری' مسلم)

۵۰۲۹ - (۳) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «تُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيْسِ، فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰہِ شَيْئًا اِلَّا رَجُلًا كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَخِيْهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ: اَنْظِرُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۰۲۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' پیر اور جمعرات کے روز جنّت کے دروازے کھل جاتے ہیں اور ہر اُس شخص کو معاف کر دیا جاتا ہے جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا البتہ وہ شخص جس کی اس کے بھائی کے ساتھ دشمنی ہے تو کہا جاتا ہے کہ ان دونوں کو رہنے دو یہاں تک کہ دونوں صلح کر لیں (مسلم)

۵۰۳۰ - (٤) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «تُعْرَضُ اَعْمَالُ النَّاسِ فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّتَيْنِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيْسِ، فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ اِلَّا عَبْدًا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَخِيْهِ شَحْنَاءُ، فَيُقَالُ: اُتْرُكُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَفِيْئَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۰۳۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' لوگوں کے اعمال ہفتے میں دو بار پیر اور جمعرات کے دن پیش کئے جاتے ہیں تو ہر اس شخص کو معاف کر دیا جاتا ہے جو مومن ہوتا ہے البتہ وہ شخص جس کے اور اس کے بھائی کے درمیان دشمنی ہے تو کہا جاتا ہے انہیں مہلت دو یہاں تک کہ یہ دونوں اتفاق کر لیں (مسلم)

۵۰۳۱ - (۵) وَعَنْ اُمِّ كُلْثُوْمٍ بِنْتِ عُقْبَةَ بْنِ اَبِيْ مُعَيْطٍ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ يَقُوْلُ: «لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِيْ يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ وَيَقُوْلُ خَيْرًا وَيَنْمِيْ خَيْرًا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَزَادَ مُسْلِمٌ قَالَتْ: وَلَمْ اَسْمَعْهُ - تَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ - يُرَخِّصُ فِيْ شَيْءٍ مِمَّا يَقُوْلُ النَّاسُ كَذِبٌ اِلَّا فِيْ ثَلَاثٍ: اَلْحَرْبِ، وَالْاِصْلَاحِ بَيْنَ النَّاسِ، وَحَدِيْثِ الرَّجُلِ اِمْرَاَتَهُ وَحَدِيْثِ الْمَرْاَةِ زَوْجَهَا.

وَذُكِرَ حَدِيْثُ جَابِرٍ: «اِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ اَيِسَ» فِيْ «بَابِ الْوَسْوَسَةِ».

۵۰۳۱: اُمّ کلثوم بنت عُقبہ بن ابی مُعیط رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا' وہ شخص جھوٹا نہیں ہے جو لوگوں کے درمیان صلح کراتا ہے اور اچھی بات کہتا ہے اور اچھی بات پہنچاتا ہے (بخاری' مسلم)

اور مُسلم میں اضافہ ہے' اُمّ کلثوم کہتی ہیں کہ میں نے آپ کو ان باتوں میں جنہیں لوگ جھوٹ کہتے ہیں صرف تین موقعوں پر جھوٹ کی اجازت دیتے سنا اس کے سوا آپ نے جھوٹ کی اجازت نہیں دی۔ جنگ کے دوران' لوگوں کے درمیان صلح کرواتے وقت نیز خاوند اور بیوی کی آپس کی گفتگو کے وقت۔

اور جابر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کہ "شیطان ناامید ہو چکا ہے" باب الوسوسہ میں ذکر کی گئی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۵۰۳۲ - (۶) عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يَحِلُّ الْكَذِبُ إِلَّا فِيْ ثَلَاثٍ: كَذِبُ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ لِيُرْضِيَهَا، وَالْكَذِبُ فِي الْحَرْبِ، وَالْكَذِبُ لِيُصْلِحَ بَيْنَ النَّاسِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل

۵۰۳۲: اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' صرف تین جگہ میں جھوٹ بولنا جائز ہے خاوند کا اپنی بیوی سے جھوٹ بولنا تاکہ اسے خوش کر دے اور لڑائی میں جھوٹ بولنا نیز لوگوں کے درمیان صلح کرانے کے لئے جھوٹ بولنا (احمد' ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں شہر بن حوشب راوی متکلم فیہ ہے (التاریخ الکبیر جلد ۴ صفحہ ۲۷۰' میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۸۳' تقریب التہذیب جلد ا صفحہ ۳۵۵' تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۳۶)

۵۰۳۳ - (۷) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَكُوْنُ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ مُسْلِمًا فَوْقَ ثَلَاثَةٍ، فَإِذَا لَقِيَهُ سَلَّمَ عَلَيْهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ كُلُّ ذٰلِكَ لَا يَرُدُّ عَلَيْهِ فَقَدْ بَاءَ بِإِثْمِهِ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۵۰۳۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کسی مسلمان کے لئے درست نہیں کہ وہ کسی مسلمان سے تین دن سے زیادہ قطع تعلق رکھے۔ جب اس سے ملاقات کرے تو تین بار سلام کہے اگر وہ اس کے سلام کا جواب نہیں دے گا تو (قطع تعلقی کا) گناہ اس پر ہو گا (ابوداؤد)

۵۰۳۴ - (۸) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ، فَمَنْ هَجَرَ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَمَاتَ — دَخَلَ النَّارَ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُوْ دَاوُدَ.

۵۰۳۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھے جو شخص تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھے گا اور فوت ہو جائے گا تو وہ دوزخ میں داخل ہو گا (احمد' ابوداؤد)

۵۰۳۵ - (۹) وَعَنْ أَبِيْ خِرَاشٍ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَنْ هَجَرَ أَخَاهُ سَنَةً فَهُوَ كَسَفْكِ دَمِهِ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۵۰۳۵ : ابو خراش سُلمی رضی اللہ عنہ نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' جو شخص اپنے بھائی کو سال بھر چھوڑے رکھے پس اس کا گناہ' اس کے قتل کے برابر ہے (ابوداؤد)
وضاحت : علامہ ناصرالدین البانی نے اس اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے۔

(مشکوۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۴۰۲)

۵۰۳۶ - (۱۰) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَهْجُرَ مُؤْمِناً فَوْقَ ثَلَاثٍ، فَاِنْ مَرَّتْ بِهِ ثَلَاثٌ فَلْيَلْقَهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَاِنْ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ فَقَدِ اشْتَرَكَا فِي الْاَجْرِ، وَاِنْ لَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ فَقَدْ بَاءَ بِالْاِثْمِ وَخَرَجَ الْمُسَلِّمُ مِنَ الْهِجْرَةِ». رواه أبو داود.

۵۰۳۶ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کسی مومن کے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی مومن کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھے جب تین دن گزر جائیں تو وہ اُس سے ملاقات کرے اور اسے سلام کہے اگر وہ سلام کا جواب دے تو دونوں ثواب میں شریک ہو گئے اور اگر سلام کا جواب نہ دے تو گناہ اس پر ہو گا اور سلام کہنے والا ترکِ تعلق کے گناہ سے بری ہو جائے گا (ابوداؤد)
وضاحت : علامہ ناصرالدین البانی نے اس اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے۔

(مشکوۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۴۰۲)

۵۰۳۷ - (۱۱) **وَعَنْ** أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلَا أُخْبِرُكُمْ بِاَفْضَلَ مِنْ دَرَجَةِ الصِّيَامِ وَالصَّدَقَةِ وَالصَّلَاةِ؟». قَالَ: قُلْنَا: بَلٰى. قَالَ: «اِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ، وَفَسَادُ ذَاتِ الْبَيْنِ هِيَ الْحَالِقَةُ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۵۰۳۷ : ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کیا میں تمہیں روزہ' صدقہ اور نماز سے افضل کام نہ بتاؤں؟ ہم نے عرض کیا' کیوں نہیں! آپؐ نے فرمایا' آپس میں صلح رکھنا جب کہ آپس کا بگاڑ ایسی خصلت ہے جو دینِ اسلام کو ختم کر دیتی ہے (ابوداؤد' ترمذی) اور امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

۵۰۳۸ - (۱۲) **وَعَنِ** الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «دَبَّ اِلَيْكُمْ دَاءُ الْاُمَمِ قَبْلَكُمُ الْحَسَدُ، وَالْبَغْضَاءُ هِيَ الْحَالِقَةُ، لَا اَقُولُ: تَحْلِقُ الشَّعْرَ، وَلٰكِنْ تَحْلِقُ الدِّيْنَ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۵۰۳۸: زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تمہاری طرف پہلی اُمتوں کی بیماری حسد منتقل ہو گئی ہے اور بغض ایسی خصلت ہے جو مونڈنے والی ہے میں نہیں کہتا کہ بغض بالوں کو مونڈتا ہے البتہ دین کو مونڈ دیتا ہے (احمد' ترمذی)

۵۰۳۹ - (۱۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «إِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ؛ فَإِنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۵۰۳۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا' تم اپنے آپ کو حسد سے بچاؤ اس لئے کہ حسد نیکیوں کو اس طرح ضائع کر دیتا ہے جیسا کہ آگ لکڑیوں کو بھسم کر دیتی ہے۔
(ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابراہیم بن ابی اسید راوی تو صحیح ہے لیکن اس کا دادا مجہول ہے۔
(تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۴۴)

۵۰۴۰ - (۱۴) وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «إِيَّاكُمْ وَسُوءَ ذَاتِ الْبَيْنِ؛ فَإِنَّهَا الْحَالِقَةُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۰۴۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا' اپنے آپ کو آپس کی ناچاقی سے بچاؤ اس لئے کہ وہ دین اسلام کو ختم کر دیتی ہے (ترمذی)

۵۰۴۱ - (۱۵) وَعَنْ أَبِي صِرْمَةَ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ: «مَنْ ضَارَّ ضَارَّ اللهُ بِهِ، وَمَنْ شَاقَّ شَاقَّ اللهُ عَلَيْهِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۵۰۴۱: ابو صرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص (کسی مسلمان کو) تکلیف دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو تکلیف پہنچائے گا اور جو شخص (کسی مسلمان کو) مشقت میں ڈالتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو مشقت میں ڈالے گا (ابن ماجہ' ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب کہا۔
وضاحت: ابو صرمہ سے مراد مالک بن قیس مازنی ہے' یہ جنگ اُحد اور اس کے بعد کے معرکوں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے (مشکوٰۃ سعید اللحام جلد ۳ صفحہ ۸۱)

۵۰۴۲ - (۱۶) وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَلْعُونٌ مَنْ ضَارَّ مُؤْمِناً أَوْ مَكَرَ بِهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۵۰۴۲: ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' وہ شخص ملعون ہے جو کسی مومن کو تکلیف دیتا ہے یا اس کے ساتھ مکر کرتا ہے (ترمذی)
امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت : اس حدیث کی سند میں ابوسلمہ کندی راوی مجہول ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۳)

۵۰٤۳ - (۱۷) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: صَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمِنْبَرَ، فَنَادٰى بِصَوْتٍ رَفِيْعٍ — فَقَالَ: «يَا مَعْشَرَ مَنْ اَسْلَمَ بِلِسَانِهٖ وَلَمْ يُفْضِ الْاِيْمَانُ اِلٰى قَلْبِهٖ! لَا تُؤْذُوا الْمُسْلِمِيْنَ وَلَا تُعَيِّرُوْهُمْ، وَلَا تَتَّبِعُوْا عَوْرَاتِهِمْ؛ فَاِنَّهٗ مَنْ يَّتَّبِعْ عَوْرَةَ اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ يَتَّبِعِ اللّٰهُ عَوْرَتَهٗ، وَمَنْ يَّتَّبِعِ اللّٰهُ عَوْرَتَهٗ يَفْضَحْهُ وَلَوْ فِيْ جَوْفِ رَحْلِهٖ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۰۴۳ : ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف لائے آپؐ نے بلند آواز کے ساتھ اعلان فرمایا' اے لوگو! جو زبان کے ساتھ اسلام لائے ہو اور ان کے دل تک اسلام نہیں پہنچا تم مسلمانوں کو ایذاء نہ پہنچاؤ' نہ ان کو عار دلاؤ اور نہ ہی ان کے عیوب ڈھونڈو کیونکہ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے عیب تلاش کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے عیب ڈھونڈے گا اور جس شخص کے عیب کا اللہ تعالیٰ پیچھا کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو ذلیل کر دے گا اگرچہ وہ اپنے گھر کے پردے میں ہو (ترمذی)

۵۰٤٤ - (۱۸) **وَعَنْ** سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «اِنَّ مِنْ اَرْبَى الرِّبَا الْاِسْتِطَالَةَ فِيْ عِرْضِ الْمُسْلِمِ بِغَيْرِ حَقٍّ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

۵۰۴۴ : سعید بن زید رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' بے شک بہت بڑا سود مسلمان کی عزت کو ناجائز طور پر پامال کرنا ہے (ابوداؤد' بیہقی شعب الایمان)

۵۰٤۵ - (۱۹) **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَمَّا عُرِجَ بِيْ رَبِّيْ مَرَرْتُ بِقَوْمٍ لَهُمْ اَظْفَارٌ مِنْ نُحَاسٍ يَخْمِشُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَصُدُوْرَهُمْ، فَقُلْتُ: مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا جِبْرِيْلُ؟ قَالَ: هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ لُحُوْمَ النَّاسِ وَيَقَعُوْنَ فِيْ اَعْرَاضِهِمْ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۵۰۴۵ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب میرا پروردگار مجھے معراج پر لے گیا تو میں ایسے لوگوں کے پاس سے گزرا جن کے ناخن تانبے کے تھے' وہ اپنے چہروں اور سینوں کو (ناخنوں کے ساتھ) چھیل رہے تھے۔ میں نے دریافت کیا' اے جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟ اس نے بتایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے تھے اور ان کی عزتیں پامال کرتے تھے (ابوداؤد)

۵۰٤٦ - (۲۰) **وَعَنِ** الْمُسْتَوْرِدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «مَنْ اَكَلَ بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ اُكْلَةً — فَاِنَّ اللّٰهَ يُطْعِمُهٗ مِثْلَهَا مِنْ جَهَنَّمَ، وَمَنْ كُسِيَ — ثَوْبًا بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ؛ فَاِنَّ اللّٰهَ يَكْسُوْهُ مِثْلَهٗ مِنْ جَهَنَّمَ، وَمَنْ قَامَ بِرَجُلٍ مَقَامَ سُمْعَةٍ وَرِيَاءٍ؛ فَاِنَّ اللّٰهَ يَقُوْمُ لَهٗ مَقَامَ سُمْعَةٍ وَرِيَاءٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۵۰۴۶ : مُستَورِد رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' جو شخص کسی مسلمان کی غیبت کر کے کھاتا ہے تو اللہ پاک اس کو اس کی مثل جہنم سے کھلائے گا اور جو شخص کسی مسلمان کی غیبت کر کے لباس پہنتا ہے تو اس کو اس کی مثل جہنم سے لباس پہنائے گا اور جو شخص کسی شخص کی وجہ سے شہرت اور ریاکاری کی جگہ میں کھڑا ہوا تو اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن شہرت اور ریاکاری کی جگہ میں کھڑا کرے گا یعنی برسرِ عام ذلیل کرے گا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں بقیہ بن ولید اور عبدالرحمان بن ثوبان راوی ضعیف ہیں (میزان الاعتدال جلد۱ صفحہ۳۳۱۔ جلد۲ صفحہ۵۵۱' تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۳۴۸)

۵۰۴۷ - (۲۱) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَةِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُوْ دَاوُدَ.

۵۰۴۷ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' حُسنِ ظن اچھی عبادت میں شامل ہے (احمد' ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابوشبل بصری راوی مجہول ہے (تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۳۴۸)

۵۰۴۸ - (۲۲) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اِعْتَلَّ بَعِيْرٌ لِصَفِيَّةَ وَعِنْدَ زَيْنَبَ فَضْلُ ظَهْرٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِزَيْنَبَ: «أَعْطِيْهَا بَعِيْرًا». فَقَالَتْ: أَنَا أُعْطِيْ تِلْكَ الْيَهُوْدِيَّةَ؟! فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، فَهَجَرَهَا ذَا الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمَ وَبَعْضَ صَفَرٍ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

وَذُكِرَ حَدِيْثُ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ: «مَنْ حَمٰى مُؤْمِنًا» فِيْ «بَابِ الشَّفَقَةِ وَالرَّحْمَةِ».

۵۰۴۸ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ صفیہؓ کا اونٹ بیمار ہو گیا اور زینبؓ کے پاس زائد سواری تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زینبؓ سے کہا کہ تم صفیہؓ کو اونٹ دے دو۔ اس نے کہا' میں اس یہودیہ کو دوں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اس کی اس بات پر) ناراض ہو گئے چنانچہ آپؐ نے اس سے ذوالحجہ، محرم اور کچھ دن صفر کے قطع تعلق رکھا (ابوداؤد) اور معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث جس میں ہے کہ "جو شخص کسی مومن کی حفاظت کرتا ہے" شفقت اور رحمت کے باب میں ذکر ہو چکی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۰۴۹ - (۲۳) **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «رَأٰى عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَجُلًا يَسْرِقُ فَقَالَ لَهُ عِيْسٰى: سَرَقْتَ؟ قَالَ: كَلَّا، وَالَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ. فَقَالَ عِيْسٰى: آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَذَّبْتُ نَفْسِيْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

تیسری فصل

۵۰۴۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' عیسیٰ بن مریم نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ چوری کر رہا ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام نے اُسے کہا' تو نے چوری کی ہے اُس نے کہا' ہرگز نہیں اُس ذات کی قسم! جس کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں عیسیٰ علیہ السلام نے فوراً کہا' میں اللہ پر ایمان لایا اور میں نے اپنی آنکھ کو جھوٹا قرار دیا (مسلم)

۵۰۵۰ - (۲٤) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «كَادَ الْفَقْرُ أَنْ يَكُونَ كُفْرًا، وَكَادَ الْحَسَدُ أَنْ يَغْلِبَ الْقَدَرَ».

۵۰۵۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قریب ہے کہ فقر کفر تک پہنچا دے اور حسد تقدیر پر غالب آ جائے (بیہقی شُعَبِ الْاِیْمَان)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں حجاج راوی قوی نہیں ہے نیز اس حدیث کے تمام طرق ضعیف ہیں (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۲۹' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۳۰۳)

۵۰۵۱ - (۲۵) وَعَنْ جَابِرٍ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «مَنِ اعْتَذَرَ إِلَى أَخِيهِ فَلَمْ يَعْذِرْهُ، أَوْ لَمْ يَقْبَلْ عُذْرَهُ، كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ خَطِيئَةِ صَاحِبِ مَكْسٍ». رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ»، وَقَالَ: الْمَكَّاسُ: الْعَشَّارُ.

۵۰۵۱: جابر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں جو شخص اپنے (مسلمان) بھائی سے معذرت کرتا ہے وہ اس کو معذور نہیں جانتا یا اُس کا عذر قبول نہیں کرتا تو اُس کو اتنا گناہ ہو گا جتنا ظلم کے ساتھ محصول (TAX) لینے والے کو ہوتا ہے (بیہقی شُعَبِ الْاِیْمَان) امام بیہقی نے بیان کیا ہے کہ "مَکَّاس" سے مراد وہ شخص ہے جو تجارت سے دسواں حصّہ محصول لیتا ہے۔
وضاحت: علامہ ناصرالدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے۔

(مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۳۰۴)

بَابُ الْحَذَرِ وَالتَّأَنِّیْ فِی الْأُمُوْرِ

(معاملات میں سوچ و بچار اور احتیاط کرنی چاہیئے)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۰۵۲ - (۱) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا یُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَّاحِدٍ مَرَّتَیْنِ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

پہلی فصل

۵۰۵۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مومن ایک سوراخ سے دوبار نہیں ڈسا جاتا (بخاری' مسلم)

وضاحت: آپ کے اس ارشادِ گرامی کا سبب یہ معلوم ہوتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوعزہ شاعر کو جنگِ بدر میں قید کرلیا پھر اس پر احسان کرتے اور اس سے یہ عہد لے کر کہ وہ آپ کے خلاف اشتعال انگیزی نہیں کرے گا اور نہ ہجویہ اشعار کہے گا' اُسے چھوڑ دیا۔ وہ اپنی قوم کے پاس چلا گیا اور اس نے دوبارہ اشتعال انگیزی شروع کردی پھر وہ جنگِ اُحد میں قید کیا گیا' آپ نے اسے قتل کرنے کا حکم دیا۔ اس نے احسان کے لئے درخواست کی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن ایک سوراخ سے دوبار نہیں ڈسا جاتا پس یہ حدیث ضربُ المثل بن گئی اس سے پہلے یہ ضربُ المثل نہیں سُنی گئی تھی (تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۳۳۹)

۵۰۵۳ - (۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لِاَشَجِّ عَبْدِ الْقَیْسِ: «اِنَّ فِیْكَ لَخَصْلَتَیْنِ یُحِبُّهُمَا اللّٰهُ: اَلْحِلْمُ وَالْاَنَاةُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۰۵۳: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ عبدالقیس کے رئیس "اَشجّ" سے کہا کہ تجھ میں ایسی دو خصلتیں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ محبوب جانتا ہے۔ کہ بُردباری اور معاملات کے بارہ میں غور و فکر ہے (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۵۰۵۴ - (۳) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ:

وَالْاَنَاةُ مِنَ اللهِ وَالْعَجَلَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِيْثِ فِيْ عَبْدِ الْمُهَيْمِنِ بْنِ عَبَّاسٍ الرَّاوِيْ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ.

دوسری فصل

۵۰۵۴: سہل بن ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بردباری اللہ کی جانب سے ہے اور جلد بازی شیطان کی جانب سے ہے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے اور بعض محدثین نے عبدالمہیمن بن عباس راوی کے بارے میں اس کے حافظے کے لحاظ سے کلام کیا ہے۔
وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبدالمہیمن راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد۲ صفحہ۶۷۱' تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۳۴۹)

۵۰۵۵ ـ (۴) **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا حَلِيْمَ اِلَّا ذُوْ عَثْرَةٍ، وَلَا حَكِيْمَ اِلَّا ذُوْ تَجْرِبَةٍ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۵۰۵۵: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بردبار بس وہ شخص ہوتا ہے جو لغزشیں کرتا رہا اور دانا بس وہ شخص ہوتا ہے جو تجربہ کار ہے (احمد' ترمذی) نیز امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن غریب کہا ہے۔
وضاحت: اس حدیث کی سند میں دراج راوی منکر الحدیث ہے (میزان الاعتدال جلد۲ صفحہ۲۴' تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۳۵۰' ضعیف ترمذی صفحہ۲۲۴)

۵۰۵۶ ـ (۵) **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّ رَجُلاً قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: اَوْصِنِيْ. فَقَالَ: «خُذِ الْاَمْرَ بِالتَّدْبِيْرِ، فَاِنْ رَاَيْتَ فِيْ عَاقِبَتِهٖ خَيْراً فَامْضِهٖ، وَاِنْ خِفْتَ غَيّاً فَاَمْسِكْ». رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۵۰۵۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپؐ مجھے وصیت کریں۔ آپؐ نے فرمایا' ہر کام میں غور و فکر کر' اگر اس کا انجام اچھا معلوم ہو تو وہ کام کر اور اگر برے انجام کا خوف ہو تو رک جا (شرح السنۃ)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابان بن ابی عیاش راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد۱ صفحہ۱۰' تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۳۵۰)

۵۰۵۷ ـ (۶) **وَعَنْ** مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ الْاَعْمَشُ: لَا اَعْلَمُهٗ اِلَّا عَنِ

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَلتُّؤَدَةُ فِي كُلِّ شَيْءٍ خَيْرٌ إِلَّا فِي عَمَلِ الْآخِرَةِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۵۰۵۷: مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں' اعمش راوی کا کہنا ہے کہ جہاں تک مجھے علم ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا' سوائے آخرت کے عمل کے ہر کام میں تاخیر بہتر ہے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں انقطاع اور شک ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۵۰)

۵۰۵۸ - (۷) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَرْجِسَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «اَلسَّمْتُ الْحَسَنُ، وَالتُّؤَدَةُ وَالْاِقْتِصَادُ، جُزْءٌ مِنْ أَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۰۵۸: عبداللہ بن سرجس رضی اللہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' پسندیدہ عادات' تامل کرنا اور میانہ روی اختیار کرنا نبوت کے چوبیس حصوں میں سے ایک حصہ ہیں (ترمذی)

۵۰۵۹ - (۸) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْهَدْيَ الصَّالِحَ وَالسَّمْتَ الصَّالِحَ وَالْاِقْتِصَادَ جُزْءٌ مِنْ خَمْسٍ وَعِشْرِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۵۰۵۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ اچھے اخلاق' اچھی عادات اور میانہ روی نبوت کے پچیس حصوں میں سے ایک حصہ ہیں (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں موجود راوی قابوس بن ابی ظبیان کا حافظہ ردی تھا (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۶۷' تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۵۰)

۵۰۶۰ - (۹) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «إِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ الْحَدِيثَ ثُمَّ الْتَفَتَ فَهِيَ أَمَانَةٌ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۵۰۶۰: جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا' جب کوئی شخص بات کرتا ہے اور ادھر اُدھر دیکھتا ہے تو وہ بات امانت ہے (ترمذی' ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبدالرحمان بن عطاء قرشی راوی میں محلِ نظر ہے' اس کے پاس منکر احادیث تھیں (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۵۰)

۵۰۶۱ - (۱۰) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِأَبِي الْهَيْثَمِ بْنِ التَّيِّهَانِ: «هَلْ لَكَ خَادِمٌ؟» فَقَالَ: لَا. قَالَ: «فَإِذَا أَتَانَا سَبْيٌ فَأْتِنَا». فَأُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِرَأْسَيْنِ، فَأَتَاهُ أَبُو الْهَيْثَمِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اِخْتَرْ مِنْهُمَا». فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ! اخْتَرْ لِي. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ، خُذْ هٰذَا فَإِنِّي رَأَيْتُهُ يُصَلِّي، وَاسْتَوْصِ بِهِ مَعْرُوفًا». رَوَاهُ

التِّرْمِذِيُّ.

۵۰۶۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوالہیثم بن التیہان سے دریافت کیا کہ کیا آپ کا کوئی خادم ہے؟ اُس نے نفی میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا' جب ہمارے پاس قیدی آ جائیں تو ہمارے پاس آنا چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو قیدی آئے تو ابوالہیثم آپ کے پاس آیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ان میں سے ایک کو پسند کر لے۔ اس نے عرض کیا' اے اللہ کے پیغمبر مجھے آپ پسند کر دیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ جس سے مشورہ کیا جاتا ہے وہ امین ہوتا ہے' آپ اس کو لے جائیں میں نے اسے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے اور اُس کے ساتھ اچھا سلوک کرنا (ترمذی)

۵۰۶۲ - (۱۱) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْمَجَالِسُ بِالْاَمَانَةِ اِلَّا ثَلَاثَةَ مَجَالِسَ: سَفْكُ دَمٍ حَرَامٍ، اَوْ فَرْجٍ حَرَامٍ، اَوِ اقْتِطَاعُ مَالٍ بِغَيْرِ حَقٍّ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَبِيْ سَعِيْدٍ: «اِنَّ اَعْظَمَ الْاَمَانَةِ» فِيْ «بَابِ الْمُبَاشَرَةِ» فِي «الْفَصْلِ الْاَوَّلِ».

۵۰۶۲: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تین مجالس کے علاوہ مجلس (کی بات) امانت ہوتی ہے۔ بے گناہ خون گرانے یا حرام کاری کرنے یا کسی کا مال ناحق چھیننے (ابوداؤد)

اور ابوسعیدؓ (خدری) سے مروی حدیث "بے شک بہت بڑی امانت" کو باب المباشرہ کی پہلی فصل میں ذکر کیا گیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابن اخی جابر راوی مجہول ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۵۱)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۰۶۳ - (۱۲) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْعَقْلَ قَالَ لَهُ: قُمْ، فَقَامَ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: اَدْبِرْ، فَاَدْبَرَ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: اَقْبِلْ، فَاَقْبَلَ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: اُقْعُدْ، فَقَعَدَ، ثُمَّ قَالَ: مَا خَلَقْتُ خَلْقًا هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ وَلَا اَفْضَلُ مِنْكَ وَلَا اَحْسَنُ مِنْكَ، بِكَ آخُذُ، وَبِكَ اُعْطِيْ، وَبِكَ اُعْرَفُ، وَبِكَ اُعَاتِبُ، وَبِكَ الثَّوَابُ، وَعَلَيْكَ الْعِقَابُ». وَقَدْ تَكَلَّمَ فِيْهِ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ.

تیسری فصل

۵۰۶۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' جب اللہ تعالیٰ نے

عقل کو پیدا کیا تو اُسے کہا کھڑی ہو وہ کھڑی ہو گئی پھر اُسے کہا' پیٹھ پھیر لے اس نے پیٹھ پھیر لی پھر اُسے کہا آ جا' چنانچہ وہ آ گئی پھر اُسے کہا' بیٹھ جا تو وہ بیٹھ گئی پھر اُسے کہا' میں نے کسی مخلوق کو تجھ سے بہتر' تجھ سے افضل اور تجھ سے زیادہ عمدہ پیدا نہیں کیا۔ میں تیرے ساتھ مؤاخذہ کروں گا اور میں تیرے سبب عطا کروں گا اور میں تیرے ساتھ پہچانا جاؤں گا اور میں تیرے ساتھ ڈانٹ پلاؤں گا اور تیرے ساتھ ہی ثواب ہے اور تیرے ساتھ ہی سزا ہے۔ اس حدیث کے بارے میں بعض علماء نے کلام کیا ہے (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: یہ حدیث موضوع ہے' جیساکہ ابن جوزیؒ' ابن تیمیہؒ اور دیگر محدثین نے بیان کیا ہے نیز عقل کے بارے میں جس قدر روایات مروی ہیں ان میں سے کوئی بھی صحیح نہیں ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۳۰۶' تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۵۱' مشکوٰۃ سعید اللحام جلد ۳ صفحہ ۸۵)

۵۰۶۴ - (۱۳) **وَعَن** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ الرَّجُلَ لَيَكُوْنُ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ وَالصَّوْمِ وَالزَّكَاةِ وَالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ» . حَتّٰى ذَكَرَ سِهَامَ الْخَيْرِ كُلَّهَا: «وَمَا يُجْزٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا بِقَدْرِ عَقْلِهٖ» .

۵۰۶۴: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس میں کچھ شک نہیں کہ ایک شخص نماز ادا کرتا ہے' روزے رکھتا ہے' زکوٰۃ ادا کرتا ہے' حج اور عمرہ ادا کرتا ہے یہاں تک کہ آپؐ نے تمام اچھے کاموں کا ذکر کیا (لیکن) اس شخص کو قیامت کے دن صرف اس کی عقل کے بقدر ثواب حاصل ہو گا (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں منصور بن صقیر راوی ضعیف ہے' امام یحییٰ بن معینؒ نے اس حدیث کو باطل قرار دیا ہے (تاریخ بغداد جلد ۳ صفحہ ۸۰' تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۵۱)

۵۰۶۵ - (۱٤) **وَعَن** أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يَا أَبَا ذَرٍّ! لَا عَقْلَ كَالتَّدْبِيْرِ، وَلَا وَرَعَ كَالْكَفِّ، وَلَا حَسَبَ كَحُسْنِ الْخُلُقِ» .

۵۰۶۵: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مجھے مخاطب کر کے) فرمایا' اے ابوذر! تدبیر جیسی کوئی عقل نہیں' اپنے آپ کو مشتبہات سے روکنے جیسی کوئی پرہیز گاری نہیں اور عمدہ اخلاق جیسا کوئی شرف نہیں (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں ابراہیم بن ہشام راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۷۷' تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۵۱)

۵۰٦٦ - (۱۵) **وَعَن** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْاِقْتِصَادُ فِي النَّفَقَةِ نِصْفُ الْمَعِيْشَةِ، وَالتَّوَدُّدُ إِلَى النَّاسِ نِصْفُ الْعَقْلِ، وَحُسْنُ السُّؤَالِ نِصْفُ الْعِلْمِ» . رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْأَحَادِيْثَ الْأَرْبَعَةَ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ» .

۵۰۶۶ : ابنِ عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اخراجات میں میانہ روی اختیار کرنا نصف گزران ہے اور لوگوں سے محبت استوار کرنا نصف عقل ہے اور عمدہ طریقہ سے پوچھنا نصف علم ہے (بیہقی شُعَبِ الایمان)

بَابُ الرِّفْقِ وَالْحَيَاءِ وَحُسْنِ الْخُلُقِ

(نرمی' حیاء اور حُسنِ اخلاق)

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

٥٠٦٧ - (١) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى رَفِيْقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ، وَيُعْطِيْ عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يُعْطِيْ عَلَى الْعُنْفِ، وَمَا لَا يُعْطِيْ عَلٰى مَا سِوَاهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ: قَالَ لِعَائِشَةَ: «عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ، وَإِيَّاكِ وَالْعُنْفَ وَالْفُحْشَ، إِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُوْنُ فِيْ شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ، وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ».

پہلی فصل

۵۰۶۷ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس میں کچھ شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ نرمی کرنے والا ہے' نرمی کرنے کو محبوب جانتا ہے اور نرمی کرنے پر جو عطیہ دیتا ہے وہ سختی پر نہیں دیتا بلکہ اس کے علاوہ پر بھی نہیں دیتا (مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے عائشہؓ سے فرمایا' نرمی اختیار کر! خود کو سختی اور فحش باتوں سے دور رکھ بلاشبہ نرمی جس میں بھی ہوتی ہے اس کو زینت عطا کرتی ہے اور نرمی جس سے بھی نکل جاتی ہے اس کو معیوب بنا دیتی ہے۔

٥٠٦٨ - (٢) وَعَنْ جَرِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ يُحْرَمِ الرِّفْقَ يُحْرَمِ الْخَيْرَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۰۶۸ : جریر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' جو شخص نرمی سے محروم کیا گیا وہ ہر قسم کی بھلائی سے محروم کیا گیا (مسلم)

٥٠٦٩ - (٣) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُوَ يَعِظُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «دَعْهُ فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيْمَانِ».

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۰۶۹ : ابنِ عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے پاس سے گزرے جو اپنے بھائی کو شرم و حیاء کے بارے میں ڈانٹ رہا تھا۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اسے چھوڑ دے شرم و حیاء ایمان ہے (بخاری' مسلم)

۵۰۷۰ - (۴) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْحَيَاءُ لَا يَأْتِيْ اِلَّا بِخَيْرٍ». وَفِيْ رِوَايَةٍ: «اَلْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۰۷۰ : عمران بن حُصَین رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' شرم و حیاء سے صرف بھلائی پیدا ہوتی ہے اور ایک روایت میں ہے کہ شرم و حیاء میں خیر ہی خیر ہے (بخاری' مسلم)

۵۰۷۱ - (۵) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ مِمَّا اَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْاُوْلٰى: اِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۰۷۱ : ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بے شک لوگوں کو پہلے انبیاء کے کلام میں سے جو ملا ہے اس میں سے یہ بات ہے کہ جب تجھ میں شرم نہیں تو تو جو چاہے کر (بخاری)

۵۰۷۲ - (۶) وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْبِرِّ وَالْاِثْمِ فَقَالَ: «اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ، وَالْاِثْمُ مَا حَاكَ فِيْ صَدْرِكَ وَكَرِهْتَ اَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۰۷۲ : نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نیکی اور گناہ کے بارے میں دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا' نیکی اچھا خُلق ہے اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے اور تو اس بات کو ناپسند کرے کہ لوگوں کو اس کا پتہ چلے (مسلم)

۵۰۷۳ - (۷) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ مِنْ اَحَبِّكُمْ اِلَيَّ اَحْسَنَكُمْ اَخْلَاقًا». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۰۷۳ : عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ تم میں سے مجھے زیادہ محبوب وہ ہیں جن کے تم میں سے اخلاق اچھے ہیں (بخاری)

۵۰۷۴ - (۸) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ اَحْسَنَكُمْ اَخْلَاقًا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۰۷۴: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں سے بہتر (لوگ) وہ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہیں (بخاری' مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

۵۰۷۵ - (۹) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَمَنْ حُرِمَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ حُرِمَ حَظَّهُ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ». رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ».

دوسری فصل

۵۰۷۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص نرمی کا حصہ عطا کیا گیا وہ دنیا اور آخرت کی تمام بھلائیوں کا حصہ دیا گیا اور جو شخص نرمی سے محروم کیا گیا وہ دنیا اور آخرت کی بھلائیوں سے محروم کیا گیا (شرح السنۃ)

۵۰۷۶ - (۱۰) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ، وَالْإِيمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ، وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۵۰۷۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' حیاء ایمان سے ہے اور ایمان جنت میں لے جائے گا اور فحش باتیں بد خُلقی ہیں اور بد خُلقی دوزخ میں لے جائے گی (احمد' ترمذی)

۵۰۷۷ - (۱۱) وَعَنْ رَجُلٍ مِنْ مُزَيْنَةَ، قَالَ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَا خَيْرُ مَا أُعْطِيَ الْإِنْسَانُ؟ قَالَ: «اَلْخُلُقُ الْحَسَنُ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۵۰۷۷: مزینہ قبیلہ کا ایک شخص بیان کرتا ہے کہ صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! انسان کو جو کچھ عطا کیا گیا ہے اس میں سب سے بہتر چیز کون سی ہے؟ آپ نے فرمایا' اچھا خلق (بیہقی شعب الایمان)

۵۰۷۸ - (۱۲) وَفِي «شَرْحِ السُّنَّةِ» عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ.

۵۰۷۸: اور شرح السنۃ میں اُسامہ بن شریک سے (بھی اسی طرح) روایت ہے۔

۵۰۷۹ - (۱۳) وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ الْجَوَّاظُ — وَلَا الْجَعْظَرِيُّ» — قَالَ —: وَالْجَوَّاظُ: اَلْغَلِيظُ الْفَظُّ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ فِي «سُنَنِهِ»، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ»، وَصَاحِبُ «جَامِعِ الْأُصُولِ» فِيهِ عَنْ حَارِثَةَ. وَكَذَا

فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ عَنْهُ، وَلَفْظُهُ: قَالَ: «یَدْخُلُ الْجَنَّةَ الْجَوَّاظُ الْجَعْظَرِیُّ». یُقَالُ: اَلْجَعْظَرِیُّ: اَلْفَظُّ الْغَلِیْظُ.

۵۰۷۹: حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جنت میں کوئی سخت مزاج اور بداخلاق شخص داخل نہیں ہو گا۔ راوی نے بیان کیا کہ (لفظ) "جوّاظ" سے مقصود تند مزاج ہے۔ (سنن ابوداؤد' بیہقی شُعَبِ الْاِیْمَان)

اور جامع الاصول کے مؤلف نے جامعُ الاصول میں حارثہؓ سے اور اسی طرح شرحُ السُّنّۃ میں بھی حارثہؓ سے مروی ہے اور وہاں الفاظ یہ ہیں کہ "جنت میں بد اخلاق متکبر نہیں جائے گا۔" بیان کیا جاتا ہے کہ (لفظ) "جعظری" سے مقصود تند مزاج شخص ہے۔

۵۰۸۰ - (۱۳) وَفِیْ نُسَخِ «الْمَصَابِیْحِ» - عَنْ عِکْرِمَةَ بْنِ وَهْبٍ وَلَفْظُهُ قَالَ: وَالْجَوَّاظُ: اَلَّذِیْ جَمَعَ وَمَنَعَ. وَالْجَعْظَرِیُّ: اَلْغَلِیْظُ الْفَظُّ.

۵۰۸۰: اور مصابیح کے بعض نسخوں میں عکرمہ بن وہب سے روایت ہے اور اس کے الفاظ ہیں کہ آپؐ نے فرمایا' "جوّاظ" وہ شخص ہے جو مال جمع کرتا ہے اور خرچ نہیں کرتا اور "جعظری" وہ شخص ہے جو تند مزاج بد اخلاق ہے۔

۵۰۸۱ - (۱۴) وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: «اِنَّ اَثْقَلَ شَیْءٍ یُوْضَعُ فِیْ مِیْزَانِ الْمُؤْمِنِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ خُلُقٌ حَسَنٌ، وَاِنَّ اللّٰهَ یُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِیَّ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ. وَرَوٰی اَبُوْدَاوُدَ الْفَصْلَ الْاَوَّلَ.

۵۰۸۱: ابوالدّرداء رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' بلاشبہ زیادہ وزنی عمل (جسے) قیامت کے دن مومن (شخص) کے ترازو میں رکھا جائے گا (وہ) اچھا خُلق ہے اور بلاشبہ اللہ پاک اس شخص کو بُرا جانتا ہے جو فحش کلام (اور) ادل فول بکتا ہے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے بیان کیا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوداؤد نے صرف پہلے جملے کو ذکر کیا ہے۔

۵۰۸۲ - (۱۵) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: «اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَیُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهٖ دَرَجَةَ قَائِمِ اللَّیْلِ وَصَائِمِ النَّهَارِ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

۵۰۸۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' بے شک مومن (شخص) اچھے خُلق کی وجہ سے (اس شخص کے) مرتبے پر پہنچ جائے گا جو رات کو قیام کرتا ہے اور دن کو روزہ رکھتا ہے (ابوداؤد)

۵۰۸۳ - (۱۶) وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِتَّقِ اللّٰهَ

حَيْثُمَا كُنْتَ، وَأَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا، وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ». رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ.

۵۰۸۳: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ تو جہاں بھی ہو اللہ سے ڈر اور اگر بُرا کام ہو جائے تو اس کے بعد اچھا عمل کر۔ اچھا عمل بُرے عمل کو ختم کر دے گا اور لوگوں کے ساتھ اچھے خُلق کے ساتھ معاملہ کر (احمد، ترمذی، دارمی)

۵۰۸٤ ـ (۱۷) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَنْ يَحْرُمُ عَلَى النَّارِ وَبِمَنْ تَحْرُمُ النَّارُ عَلَيْهِ؟ عَلَى كُلِّ هَيِّنٍ لَيِّنٍ قَرِيْبٍ سَهْلٍ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۵۰۸٤: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا میں تمہیں ایسے شخص کی خبر نہ دوں جو دوزخ پر حرام ہے اور جس پر دوزخ حرام ہے (آپؐ نے فرمایا) وہ ایسا شخص ہے) جو نرم مزاج ہے، حلیم الطبع ہے (لوگوں کے) قریب رہتا ہے (معاملات میں) درگزر کرتا ہے (احمد، ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا۔

۵۰۸۵ ـ (۱۸) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «اَلْمُؤْمِنُ غِرٌّ كَرِيْمٌ، وَالْفَاجِرُ خَبٌّ لَئِيْمٌ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ.

۵۰۸۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا، مومن (محض دنیا کے معاملات سے) غافل (اور) چشم پوشی کرنے والا ہوتا ہے اور فاجر انسان دھوکہ باز (اور) بخیل ہوتا ہے (احمد، ترمذی، ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں بشر بن رافع حارثی قابلِ حجت نہیں ہے (میزان الاعتدال جلد۱ صفحہ۳۲۷، تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۳۵۴)

۵۰۸٦ ـ (۱۹) وَعَنْ مَكْحُوْلٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَلْمُؤْمِنُوْنَ هَيِّنُوْنَ لَيِّنُوْنَ كَالْجَمَلِ الْأَنِفِ ـ إِنْ قِيْدَ انْقَادَ، وَإِنْ أُنِيْخَ عَلَى صَخْرَةٍ اسْتَنَاخَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلًا.

۵۰۸٦: مکحولؒ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایماندار لوگ نرم مزاج (اور) شریف لوگ ہوتے ہیں، اس اُونٹ کی مانند جس کی ناک میں (نکیل) ڈالی گئی ہے اگر اسے چلایا جائے تو وہ چلتا ہے اور اگر اسے کسی پتھر پر بٹھایا جائے (تب بھی) بیٹھ جاتا ہے (ترمذی نے اس حدیث کو مُرسَل بیان کیا ہے)

۵۰۸۷ ـ (۲۰) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَلْمُسْلِمُ الَّذِيْ يُخَالِطُ النَّاسَ وَيَصْبِرُ عَلَى أَذَاهُمْ أَفْضَلُ مِنَ الَّذِيْ لَا يُخَالِطُهُمْ وَلَا يَصْبِرُ عَلَى أَذَاهُمْ». رَوَاهُ

التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۵۰۸۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' ایسا مسلمان شخص جو لوگوں کے ساتھ گھل مل کر رہتا ہے اور ان کی تکلیف (پہنچانے) پر صبر کرتا ہے اس شخص سے افضل ہے جو لوگوں کے ساتھ گھل مل کر نہیں رہتا اور نہ لوگوں کی تکلیف پر صبر کرتا ہے (ترمذی' ابن ماجہ)

۵۰۸۸ - (۲۱) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ كَظَمَ غَيْظاً وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَى أَنْ يُنْفِذَهُ دَعَاهُ اللهُ عَلَى رُؤُوسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُخَيِّرَهُ فِي أَيِّ الْحُورِ شَاءَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۵۰۸۸: سہل بن معاذ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص غصہ پی جاتا ہے حالانکہ وہ اس بات پر قادر تھا کہ غصہ نکال سکے تو اللہ پاک اس کو قیامت کے دن تمام مخلوق کے سامنے بلائے گا اور اس کو اختیار دے گا کہ حوروں میں سے جس حور کو وہ چاہے پسند کر لے (ترمذی' ابوداؤد) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبدالرحمان بن میمون اور سہل بن معاذ دونوں راوی ضعیف ہیں (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۳۱' تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۵۳)

۵۰۸۹ - (۲۲) وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَبْنَاءِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: «مَلَأَ اللهُ قَلْبَهُ أَمْناً وَإِيمَاناً».

وَذُكِرَ حَدِيثُ سُوَيْدٍ: «مَنْ تَرَكَ لُبْسَ ثَوْبِ جَمَالٍ» فِي «كِتَابِ اللِّبَاسِ».

۵۰۸۹: اور ابوداؤد کی روایت میں سُوید بن وَہب سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ کے بیٹوں میں سے ایک شخص سے وہ اپنے والد سے بیان کرتا ہے کہ اللہ پاک اُس (غصہ پینے والے شخص) کے دل کو امن اور ایمان سے لبریز کر دے گا اور سوید (سے مروی) حدیث "جو شخص خوبصورت لباس پہننا چھوڑ دے" کا ذکر کتاب اللباس میں کیا گیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۰۹۰ - (۲۳) عَنْ زَيْدِ بْنِ طَلْحَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ لِكُلِّ دِينٍ خُلُقاً وَخُلُقُ الْإِسْلَامِ الْحَيَاءُ». رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلاً.

تیسری فصل

۵۰۹۰: زید بن طلحہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ ہر دین میں اخلاق والے

ہوتے ہیں اور اسلام کا خُلق حیاء ہے (مالک نے اس حدیث کو مُرسلاً بیان کیا)

٥٠٩١ - (٢٤) و ٥٠٩٢ - (٢٥) وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيْمَانِ»، عَنْ أَنَسٍ، وَابْنِ عَبَّاسٍ.

٥٠٩١، ٥٠٩٢: اور ابن ماجہ اور بیہقی نے شعب الایمان میں انسؓ اور ابن عباسؓ سے اسی طرح بیان کیا۔

وضاحت: ابن ماجہ کی سند میں ضعف ہے اور انسؓ سے مروی حدیث بھی ضعیف ہے اس لئے کہ اس کی روایت میں معاویہ بن یحییٰ صدفی راوی ضعیف ہے اور ابن عباسؓ سے مروی حدیث کی سند بھی ضعیف ہے (الجرح والتعدیل جلد٦ صفحہ٣٥٧' میزان الاعتدال جلد٣ صفحہ٢٩١' تقریب التہذیب جلد٢ صفحہ٢٨١' تنقیح الرواۃ جلد٣ صفحہ٣٥٥)

٥٠٩٣ - (٢٦) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْحَيَاءَ وَالْإِيْمَانَ قُرَنَاءُ جَمِيْعًا، فَإِذَا رُفِعَ أَحَدُهُمَا رُفِعَ الْآخَرُ».

٥٠٩٣: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بے شک حیاء اور ایمان اکٹھے ملے ہوئے ہیں۔ جب ان میں سے ایک ختم ہو جاتا ہے تو دوسرا بھی ختم ہو جاتا ہے (بیہقی شُعَب الایمان)

٥٠٩٤ - (٢٧) وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ: «فَإِذَا سُلِبَ أَحَدُهُمَا تَبِعَهُ الْآخَرُ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيْمَانِ».

٥٠٩٤: اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ جب ان دونوں میں سے ایک چھن جاتا ہے تو دوسرا اس کے پیچھے چلا جاتا ہے (بیہقی شُعَب الایمان)

٥٠٩٥ - (٢٨) وَعَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ آخِرُ مَا وَصَّانِيْ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ وَضَعْتُ رِجْلِيْ فِي الْغَرْزِ — أَنْ قَالَ: «يَا مُعَاذُ! أَحْسِنْ خُلُقَكَ لِلنَّاسِ». رَوَاهُ مَالِكٌ.

٥٠٩٥: مُعاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے آخری وصیت (اس وقت) فرمائی جب میں نے اپنا پاؤں سواری کی رکاب میں رکھا۔ آپؐ نے فرمایا' اے مُعاذ! لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آنا (مالک)

وضاحت: یہ حدیث منقطع ہے اور ان الفاظ کے ساتھ نہ معاذؓ سے اور نہ ان کے علاوہ کسی اور سے کوئی حدیث پائی جاتی ہے (تنقیح الرواۃ جلد٣ صفحہ٣٥٥)

٥٠٩٦ - (٢٩) وَعَنْ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، بَلَغَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «بُعِثْتُ لِأُتَمِّمَ حُسْنَ الْأَخْلَاقِ». رَوَاهُ فِي «الْمُوَطَّأِ».

٥٠٩٦: اور امام مالکؒ کے بلاغات سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں اچھے اخلاق کی تکمیل کے لئے بھیجا گیا ہوں۔

٥٠٩٧ - (٣٠) وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

۵۰۹۷: نیز اس حدیث کو امام احمدؒ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا ہے۔

٥٠٩٨ - (٣١) وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا نَظَرَ فِي الْمِرْآةِ قَالَ: «اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي حَسَّنَ خَلْقِي وَخُلُقِي، وَزَانَ مِنِّي مَا شَانَ مِنْ غَيْرِي». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ» مُرْسَلًا.

۵۰۹۸: جعفر بن محمد اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب آئینہ دیکھتے تو یہ دعا فرماتے (جس کا ترجمہ ہے) "تمام حمد و ثنا اللہ کے لئے ہے جس نے میری پیدائش اور میرے اخلاق کو بہتر بنایا اور مجھے زینت عطا کی جب کہ میرے غیر کو بدزیب بنایا (بیہقی نے شُعب الایمان میں مُرسلاً بیان کیا ہے)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں داؤد بن محبر راوی ثقاہت درجہ ضعیف ہے (العلل و معرفۃ الرجال جلد۱ صفحہ۳۵، میزان الاعتدال جلد۲ صفحہ۲۰، تاریخ بغداد جلد۸ صفحہ۳۶۰، تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۳۵۵)

٥٠٩٩ - (٣٢) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «اَللّٰهُمَّ حَسَّنْتَ خَلْقِي فَأَحْسِنْ خُلُقِي». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۵۰۹۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرماتے تھے (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ تو نے میری پیدائش کو بہتر بنایا پس میرے اخلاق کو بہتر بنا" (احمد)

٥١٠٠ - (٣٣) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِخِيَارِكُمْ؟» قَالُوا: بَلَى قَالَ: «خِيَارُكُمْ أَطْوَلُكُمْ أَعْمَارًا، وَأَحْسَنُكُمْ أَخْلَاقًا». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۵۱۰۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ تم میں سے بہتر کون لوگ ہیں؟ لوگوں نے اثبات میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا" تم میں سے سب سے بہتر لوگ وہ ہیں جن کی عمریں لمبی اور اخلاق اچھے ہیں (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن اسحاق راوی مدلّس ہے اور اس نے "حدّثنا" کے صیغہ کے ساتھ روایت نہیں کی (الجرح والتعدیل جلد۷ صفحہ۱۹۰، میزان الاعتدال جلد۳ صفحہ۴۶۸، تقریب التہذیب جلد۲ صفحہ۱۴۴، تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۳۵۶)

٥١٠١ - (٣٤) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۵۱۰۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" وہ لوگ زیادہ کامل ایمان والے ہیں جن کے اخلاق اچھے ہیں (ابوداؤد، دارمی)

۵۱۰۲ ـ (۳۵) **وَعَنْهُ**، اَنَّ رَجُلاً شَتَمَ اَبَا بَكْرٍ، وَالنَّبِيُّ ﷺ جَالِسٌ يَتَعَجَّبُ وَيَتَبَسَّمُ، فَلَمَّا اَكْثَرَ رَدَّ عَلَيْهِ بَعْضَ قَوْلِهِ، فَغَضِبَ النَّبِيُّ ﷺ، وَقَامَ فَلَحِقَهُ اَبُوْبَكْرٍ، وَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَانَ يَشْتِمُنِيْ وَاَنْتَ جَالِسٌ، فَلَمَّا رَدَدْتُ عَلَيْهِ بَعْضَ قَوْلِهِ غَضِبْتَ وَقُمْتَ. قَالَ: «كَانَ مَعَكَ مَلَكٌ يَرُدُّ عَلَيْهِ، فَلَمَّا رَدَدْتَ عَلَيْهِ وَقَعَ الشَّيْطَانُ». ثُمَّ قَالَ: «يَا اَبَا بَكْرٍ! ثَلَاثٌ كُلُّهُنَّ حَقٌّ: مَا مِنْ عَبْدٍ ظُلِمَ بِمَظْلَمَةٍ فَيُغْضِيْ عَنْهَا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِلَّا اَعَزَّ اللّٰهُ بِهَا نَصْرَهُ، وَمَا فَتَحَ رَجُلٌ بَابَ عَطِيَّةٍ ـ يُرِيْدُ بِهَا صِلَةً اِلَّا زَادَ اللّٰهُ بِهَا كَثْرَةً، وَمَا فَتَحَ رَجُلٌ بَابَ مَسْاَلَةٍ يُرِيْدُ بِهَا كَثْرَةً اِلَّا زَادَ اللّٰهُ بِهَا قِلَّةً». رَوَاهُ اَحْمَدُ.

۵۱۰۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے ابوبکرؓ کو گالی دی اور وہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے' آپ متعجب تھے اور مسکرا رہے تھے۔ جب اس شخص نے زیادہ برا بھلا کہنا شروع کیا تو ابوبکرؓ نے بھی اس کی بعض باتوں کا جواب دیا۔ اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہو کر کھڑے ہو گئے۔ ابوبکرؓ آپؐ سے ملے اور عرض کیا' اے اللہ کے رسول! یہ شخص مجھے گالیاں دے رہا تھا تو آپؐ تشریف فرما تھے جب میں نے اس کی بعض باتوں کا جواب دیا تو آپؐ ناراض ہو گئے اور کھڑے ہوئے (اور چل دیئے) آپؐ نے فرمایا' تیرے ساتھ ایک فرشتہ تھا جو اُسے جواب دے رہا تھا جب تو نے اُسے جواب دینا شروع کیا تو شیطان آ گھسا پھر آپؐ نے فرمایا' اے ابوبکر! تین چیزیں حق ہیں۔ جس شخص پر ظلم کیا جائے اور وہ اللہ کی رضا کے لئے چشم پوشی کرے تو اللہ پاک اس چشم پوشی کی وجہ سے اس کی بے مثال مدد فرماتے ہیں اور جو شخص بھی عطیہ دینے کا دروازہ کھولتا ہے (اور اُس کا) مقصد صلہ رحمی کرنا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے زیادہ عطا فرماتے ہیں اور جو شخص سوال کرنے کے دروازے کو کھول دیتا ہے (اور اُس کا) مقصد زیادہ مال حاصل کرنا ہے تو اللہ پاک اس کے مال میں بہت کمی کر دیتے ہیں (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن عجلان راوی متکلم فیہ ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۶۴۴' تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۵۶)

۵۱۰۳ ـ (۳۶) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يُرِيْدُ اللّٰهُ بِاَهْلِ بَيْتٍ رِفْقاً اِلَّا نَفَعَهُمْ، وَلَا يَحْرِمُهُمْ اِيَّاهُ ـ اِلَّا ضَرَّهُمْ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

۵۱۰۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ پاک جب کسی خاندان کو نرمی عطا کرتا ہے تو انہیں فائدہ پہنچاتا ہے اور جب اسے نرمی سے محروم کرتا ہے تو انہیں نقصان پہنچاتا ہے (بیہقی شعب الایمان)

بَابُ الْغَضَبِ وَالْكِبْرِ

(غصہ اور تکبر)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٥١٠٤ - (١) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: أَوْصِنِي. قَالَ: «لَا تَغْضَبْ». فَرَدَّدَ ذٰلِكَ مِرَارًا قَالَ: «لَا تَغْضَبْ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل

٥١٠٤: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک صحابی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ آپؐ مجھے وصیت کریں۔ آپؐ نے فرمایا' غصہ ترک کر دے۔ آپؐ نے اس کلمہ کو بار بار دہرایا کہ غصہ ترک کر دے (بخاری)

٥١٠٥ - (٢) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرَعَةِ، إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٥١٠٥: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' وہ شخص پہلوان نہیں جو (دوسرے کو) پچھاڑ دیتا ہے' پہلوان صرف وہ شخص ہے جو غصے کے وقت اپنے آپ پر قابو رکھتا ہے۔ (بخاری' مسلم)

٥١٠٦ - (٣) وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ؟ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَعِّفٍ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ. أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ؟ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: «كُلُّ جَوَّاظٍ زَنِيمٍ مُتَكَبِّرٍ».

٥١٠٦: حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں تمہیں نہ بتاؤں کہ کون لوگ جنتی ہیں؟ وہ لوگ جو ضعیف ہیں' عاجزی کرنے والے ہیں' اگر وہ اللہ کی قسم اٹھا (کر کوئی بات کہہ) دیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم کو پورا فرماتے ہیں۔ میں تمہیں نہ بتاؤں کہ دوزخی کون ہیں؟ وہ لوگ جو جھگڑالو' بداخلاق' بخیل اور متکبر ہیں (بخاری' مسلم) اور مسلم کی روایت میں ہے کہ وہ لوگ جو بد اخلاق' بدنام اور متکبر ہیں۔

۵۱۰۷ - (۴) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ - مِنْ اِيْمَانٍ. وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اَحَدٌ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ كِبْرٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۱۰۷: ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' وہ شخص دوزخ میں نہیں جائے گا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہے اور وہ شخص جنت میں نہیں جائے گا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہے (مسلم)

۵۱۰۸ - (۵) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ». فَقَالَ رَجُلٌ: اِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ اَنْ يَكُوْنَ ثَوْبُهٗ حَسَنًا وَنَعْلُهٗ حَسَنًا. قَالَ: «اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى جَمِيْلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ. اَلْكِبْرُ بَطَرُ - الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۱۰۸: ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص کے دل میں ذرہ برابر تکبر ہے وہ جنت میں نہیں جائے گا۔ ایک شخص نے دریافت کیا' بلاشبہ ہر شخص پسند کرتا ہے کہ اس کا لباس اور اس کا جوتا خوبصورت ہو۔ آپؐ نے فرمایا' بے شک اللہ تعالیٰ صاحبِ جمال ہے وہ جمال کو محبوب جانتا ہے۔ تکبر' حق بات کا انکار کرنا اور لوگوں کو حقیر جاننا ہے (مسلم)

۵۱۰۹ - (۶) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ». وَفِيْ رِوَايَةٍ: «وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ: شَيْخٌ زَانٍ -، وَمَلِكٌ كَذَّابٌ -، وَعَائِلٌ -، مُسْتَكْبِرٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۱۰۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تین شخص ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ ہمکلام ہو گا نہ انہیں پاکیزہ کرے گا اور ایک روایت میں ہے کہ نہ ان کی جانب نظرِ رحمت کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہو گا۔ (تین اشخاص میں سے ایک) بوڑھا زانی' (دوسرا) جھوٹا حاکم اور (تیسرا) متکبر فقیر ہیں (مسلم)

۵۱۱۰ - (۷) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى: اَلْكِبْرِيَاءُ رِدَائِيْ، وَالْعَظَمَةُ اِزَارِيْ، فَمَنْ نَازَعَنِيْ وَاحِدًا مِنْهُمَا اَدْخَلْتُهُ النَّارَ». وَفِيْ رِوَايَةٍ: «قَذَفْتُهٗ فِي النَّارِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۱۱۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں' کبریائی میری چادر ہے اور عظمت میرا تہبند ہے پس جو شخص مجھ سے ان دونوں میں سے کسی کو چھیننا چاہے گا میں اُسے دوزخ میں داخل کروں گا اور ایک روایت میں ہے کہ اسے دوزخ میں پھینکوں گا (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٥١١١ - (٨) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَذْهَبُ بِنَفْسِهٖ - حَتّٰى يُكْتَبَ فِي الْجَبَّارِيْنَ، فَيُصِيْبُهٗ مَا اَصَابَهُمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل

۵۱۱۱: سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ایک شخص ہمیشہ اپنے آپ کو (اونچا) لے جاتا رہتا ہے یہاں تک کہ اسے متکبرین میں لکھ دیا جاتا ہے چنانچہ وہ اسی عذاب سے ہمکنار ہو گا جس سے متکبرین ہمکنار ہوں گے (ترمذی)

٥١١٢ - (٩) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «يُحْشَرُ الْمُتَكَبِّرُوْنَ اَمْثَالَ الذَّرِّ - يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فِيْ صُوَرِ الرِّجَالِ يَغْشَاهُمُ الذُّلُّ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ، يُسَاقُوْنَ اِلٰى سِجْنٍ فِيْ جَهَنَّمَ يُسَمّٰى: بُوْلَسَ، تَعْلُوْهُمْ نَارُ الْاَنْيَارِ، يُسْقَوْنَ مِنْ عُصَارَةِ اَهْلِ النَّارِ طِيْنَةِ الْخَبَالِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۱۱۲: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا' قیامت کے دن متکبرین کو چیونٹیوں کی طرح انسانی شکلوں میں اٹھایا جائے گا' ذلت نے ان پر ہر طرف سے گھیرا ڈال رکھا ہو گا انہیں جہنم کے ایک قید خانے کی طرف ہانکا جائے گا جسے "بولس" کہا جاتا ہو گا ان پر زبردست آگ مسلط ہو گی انہیں اہل جہنم کی پیپ وغیرہ پینے کے لئے دی جائے گی (ترمذی)

٥١١٣ - (١٠) وَعَنْ عَطِيَّةَ بْنِ عُرْوَةَ السَّعْدِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ الْغَضَبَ مِنَ الشَّيْطَانِ، وَاِنَّ الشَّيْطَانَ خُلِقَ مِنَ النَّارِ، وَاِنَّمَا يُطْفَاُ النَّارُ بِالْمَاءِ، فَاِذَا غَضِبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّاْ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

۵۱۱۳: عطیہ بن عروہ سعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ غصہ شیطان کی جانب سے ہے اور شیطان آگ سے پیدا کیا گیا ہے اور آگ کو پانی کے ساتھ بجھایا جاتا ہے پس جب تم میں سے کوئی شخص غصہ میں ہو تو اسے چاہیے کہ وہ وضو کرے (ابوداؤد)

٥١١٤ - (١١) وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «اِذَا غَضِبَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ قَائِمٌ فَلْيَجْلِسْ، فَاِنْ ذَهَبَ عَنْهُ الْغَضَبُ وَاِلَّا فَلْيَضْطَجِعْ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۵۱۱۴: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کسی شخص کو غصہ آئے تو وہ بیٹھ جائے اگر اس کا غصہ دور ہو جائے (تو اچھی بات ہے) وگرنہ وہ لیٹ جائے۔
(احمد' ترمذی)

۵۱۱۵ - (۱۲) وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَخَيَّلَ — وَاخْتَالَ، وَنَسِيَ الْكَبِيْرَ الْمُتَعَالَ، بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَجَبَّرَ وَاعْتَدٰى، وَنَسِيَ الْجَبَّارَ الْاَعْلٰى، بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ سَهَا وَلَهَا، وَنَسِيَ الْمَقَابِرَ وَالْبِلٰى، بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ عَتَا وَطَغٰى، وَنَسِيَ الْمُبْتَدَا وَالْمُنْتَهٰى، بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَخْتِلُ الدُّنْيَا بِالدِّيْنِ — بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَخْتِلُ الدِّيْنَ بِالشُّبُهَاتِ — ، بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ طَمَعٌ — يَقُوْدُهُ، بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ هَوًى — يُضِلُّهُ، بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ رَغَبٌ — يُذِلُّهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ». وَقَالَا: لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ أَيْضًا: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۵۱۱۵: اسماء بنت عُمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے کہ وہ شخص بُرا ہے جو متکبّر ہے' تکبّر کے ساتھ چلتا ہے اور اس ذات کو بھول جاتا ہے جو بڑی ہے بلند ہے۔ وہ شخص بُرا ہے جو ظلم کرتا ہے' حدود سے تجاوز کرتا ہے اور بلند مرتبہ زبردست اللہ تعالیٰ کو بھول جاتا ہے۔ وہ شخص بُرا ہے جو غافل ہو جاتا ہے' کھیل کود میں لگ جاتا ہے نیز قبرستان اور اپنے بوسیدہ ہونے کو بھول جاتا ہے۔ وہ شخص بُرا ہے جو فساد مچاتا ہے' حد سے تجاوز کرتا ہے اور اپنے آغاز اور انتہا کو بھول جاتا ہے۔ وہ شخص بُرا ہے جو دنیا کو دین کے بدلے تلاش کرتا ہے۔ وہ شخص بُرا ہے جو دین کو شبہات کے ساتھ خراب کرتا ہے۔ بد ترین بندہ' طمع کا بندہ ہے جو اسے لئے پھرتی ہے۔ بد ترین بندہ' خواہش کا بندہ ہے جو اُسے گمراہ کرتی ہے۔ بد ترین بندہ' حرص کا بندہ ہے جو اسے ذلیل کرتی ہے (ترمذی' بیہقی شعب الایمان) اور امام ترمذیؒ اور امام بیہقیؒ نے کہا ہے کہ اس حدیث کی سند قوی نہیں ہے نیز امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں زید بن عطیہ راوی مجہول ہے (تنقیح الرّواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۵۸' ضعیف ترمذی صفحہ ۲۷۸)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۱۱۶ - (۱۳) عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا تَجَرَّعَ عَبْدٌ أَفْضَلَ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ جُرْعَةِ غَيْظٍ يَكْظِمُهَا اِبْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰى». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

تیسری فصل

۵۱۱۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کوئی شخص اللہ کی رضا

کی طلب میں غصہ کا گھونٹ پی جاتا ہے تو اللہ کے ہاں اس سے بہتر گھونٹ کوئی نہیں (احمد)
وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں عاصم بن علی راوی ضعیف اور یونس بن عبید راوی مجہول ہیں (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۵۳، تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۵۱)

۵۱۱۷ - (۱۴) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فِيْ قَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ﴾. قَالَ: اَلصَّبْرُ عِنْدَ الْغَضَبِ، وَالْعَفْوُ عِنْدَ الْاِسَاءَةِ، فَاِذَا فَعَلُوْا عَصَمَهُمُ اللّٰهُ وَخَضَعَ لَهُمْ عَدُوُّهُمْ كَاَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ قَرِيْبٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا.

۵۱۱۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ پاک کے اس ارشاد (جس کا ترجمہ ہے کہ) "احسن طریقے سے جواب دو" کے بارے میں فرمایا (کہ اس سے مقصود) غصہ کے وقت صبر کرنا اور زیادتی کے وقت معاف کرنا ہے، جب لوگ ایسا کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان کو بچائے گا اور ان کا دشمن ان کے سامنے جھکے گا گویا کہ وہ غایت درجے قریبی دوست ہے (امام بخاریؒ نے اس کو معلّق بیان کیا ہے)

۵۱۱۸ - (۱۵) وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ الْغَضَبَ لَيُفْسِدُ الْاِيْمَانَ كَمَا يُفْسِدُ الصَّبِرُ — الْعَسَلَ».

۵۱۱۸: بہز بن حکیم اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ غصہ ایمان کو نقصان پہنچاتا ہے جیسا کہ "صبر" شہد کو خراب کر دیتا ہے۔
وضاحت: اس حدیث کی سند میں موجود بہز بن حکیم راوی میں کلام ہے۔ نیز "صبر" سے مراد ایلوا نامی درخت کا انتہائی کڑوا پانی ہے جو شہد کے ذائقہ کو فاسد کر دیتا ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۵۱، مشکوٰۃ سعید اللحام جلد ۳ صفحہ ۹۳)

۵۱۱۹ - (۱۶) وَعَنْ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ! تَوَاضَعُوْا فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللّٰهُ، فَهُوَ فِيْ نَفْسِهٖ صَغِيْرٌ، وَفِيْ اَعْيُنِ النَّاسِ عَظِيْمٌ، وَمَنْ تَكَبَّرَ وَضَعَهُ اللّٰهُ، فَهُوَ فِيْ اَعْيُنِ النَّاسِ صَغِيْرٌ، وَفِيْ نَفْسِهٖ كَبِيْرٌ، حَتّٰى لَهُوَ اَهْوَنُ عَلَيْهِمْ مِنْ كَلْبٍ اَوْ خِنْزِيْرٍ».

۵۱۱۹: عمر رضی اللہ عنہ نے منبر پر (کھڑے ہو کر) فرمایا، اے لوگو! تواضع اختیار کرو اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرما رہے تھے کہ جو شخص اللہ کی رضا کے لئے تواضع اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو بلند فرماتا ہے پس وہ اپنے آپ میں معمولی ہوتا ہے (لیکن) لوگوں کی نظروں میں بڑا ہوتا ہے اور جو شخص تکبر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو ذلیل کرتا ہے وہ لوگوں کی نظروں میں حقیر اور اپنے آپ میں بڑا ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ لوگوں کے نزدیک کتے یا خنزیر سے بھی زیادہ ذلیل ہوتا ہے (بیہقی شعب الایمان)

۵۱۲۰ - (۱۷) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «قَالَ مُوْسَى بْنُ عِمْرَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا رَبِّ! مَنْ أَعَزُّ عِبَادِكَ عِنْدَكَ؟ قَالَ: مَنْ إِذَا قَدَرَ غَفَرَ».

۵۱۲۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' موسیٰ بن عمران علیہ السلام نے سوال کیا' اے میرے پروردگار! تیرے بندوں میں سے کونسا بندہ تیرے نزدیک سب سے زیادہ عزت والا ہے؟ اللہ نے فرمایا' وہ شخص جسے جب قدرت حاصل ہوتی ہے تو وہ معاف کر دیتا ہے (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند معلوم نہیں ہو سکی (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۵۱)

۵۱۲۱ - (۱۸) وَعَنْ أَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ خَزَنَ لِسَانَهُ سَتَرَ اللّٰهُ عَوْرَتَهُ، وَمَنْ كَفَّ غَضَبَهُ كَفَّ اللّٰهُ عَنْهُ عَذَابَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنِ اعْتَذَرَ إِلَى اللّٰهِ قَبِلَ اللّٰهُ عُذْرَهُ».

۵۱۲۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص اپنی زبان کی حفاظت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے عیب پر پردہ ڈالتا ہے اور جو شخص غصہ روکتا ہے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس سے اپنے عذاب کو روک لے گا اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے سامنے معذرت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے عذر کو قبول کرتا ہے (بیہقی شعب الایمان)

۵۱۲۲ - (۱۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «ثَلَاثٌ مُنْجِيَاتٌ، وَثَلَاثٌ مُهْلِكَاتٌ، فَأَمَّا الْمُنْجِيَاتُ: فَتَقْوَى اللّٰهِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ، وَالْقَوْلُ بِالْحَقِّ فِي الرِّضَى وَالسُّخْطِ، وَالْقَصْدُ فِي الْغِنَى — وَالْفَقْرِ. وَأَمَّا الْمُهْلِكَاتُ: فَهَوًى مُتَّبَعٌ، وَشُحٌّ مُطَاعٌ، وَإِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِهِ، وَهِيَ أَشَدُّهُنَّ». رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْأَحَادِيْثَ الْخَمْسَةَ فِي «شُعَبِ الْإِيْمَانِ».

۵۱۲۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تین باتیں نجات دینے والی اور تین برباد کر دینے والی ہیں۔ نجات دینے والی باتیں خلوت و جلوت میں اللہ تعالیٰ کا ڈر' خوشی اور ناخوشی میں سچی بات کہنا اور غنا اور فقیری میں میانہ روی اختیار کرنا ہیں اور برباد کرنے والی باتیں' ایسی خواہش جس کے پیچھے لگا جاتا ہے' ایسا بخل جس کی اطاعت کی جاتی ہے اور کسی شخص کا خود کو بڑا قرار دینا ہے۔ یہ آخری بات ان سب میں سے زیادہ نقصان پہنچانے والی ہے (بیہقی شعب الایمان)

بَابُ الظُّلْمِ

(ظلم کی مذمت)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۱۲۳ - (۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا، اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: «اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ». مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ.

پہلی فصل

۵۱۲۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ظلم (کے سبب) قیامت کے دن (ظلم کرنے والا) اندھیروں میں ہو گا (بخاری' مسلم)

۵۱۲۴ - (۲) وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی، رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «اِنَّ اللّٰہَ لَیُمْلِیْ لِلظَّالِمِ - حَتّٰی اِذَا اَخَذَہٗ لَمْ یُفْلِتْہُ»، ثُمَّ قَرَاَ ﴿وَکَذٰلِکَ اَخْذُ رَبِّکَ اِذَا اَخَذَ الْقُرٰی وَہِیَ ظَالِمَۃٌ﴾ . اَلْآیَۃَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ.

۵۱۲۴: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ اللہ پاک ظالم کو ڈھیل دیتا ہے لیکن جب اسے پکڑ لیتا ہے تو وہ بچ کر نہیں نکل سکتا۔ اس کے بعد آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی (جس کا ترجمہ ہے) "اور اسی طرح تیرے پروردگار کی پکڑ ہے جب وہ بستی والوں کو پکڑ لیتا ہے جب کہ وہ ظالم ہوتے ہیں" (بخاری' مسلم)

۵۱۲۵ - (۳) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا، اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ لَمَّا مَرَّ بِالْحِجْرِ - قَالَ: «لَا تَدْخُلُوْا مَسَاکِنَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اَنْفُسَہُمْ اِلَّا اَنْ تَکُوْنُوْا بَاکِیْنَ، اَنْ یُّصِیْبَکُمْ مَا اَصَابَہُمْ» ثُمَّ قَنَّعَ - رَاْسَہٗ وَاَسْرَعَ السَّیْرَ حَتّٰی اجْتَازَ الْوَادِیَ. مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ.

۵۱۲۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر قوم ثمود کی بستیوں سے ہوا تو آپ نے فرمایا' ان لوگوں کے گھروں میں داخل نہ ہونا جنہوں نے اپنے آپ پر ظلم کیا البتہ روتے ہوئے (گزر سکتے ہو) کہیں تمہیں بھی وہ عذاب اپنی لپیٹ میں نہ لے لے جس نے ان کو اپنی لپیٹ میں لیا تھا۔ بعد ازاں آپ نے اپنے سر کو نیچا کیا اور تیز تیز چلتے ہوئے وادی سے گزر گئے (بخاری' مسلم)

۵۱۲۶ - (٤) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ، رَضِیَ اللہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ: «مَنْ کَانَتْ لَہٗ مَظْلِمَۃٌ لِاَخِیْہِ مِنْ عِرْضِہٖ اَوْ شَیْءٍ؛ فَلْیَتَحَلَّلْہُ مِنْہُ الْیَوْمَ قَبْلَ اَنْ لَا یَکُوْنَ دِیْنَارٌ وَّلَا دِرْھَمٌ، اِنْ کَانَ لَہٗ عَمَلٌ صَالِحٌ اُخِذَ مِنْہُ بِقَدْرِ مَظْلِمَتِہٖ، وَاِنْ لَمْ یَکُنْ لَہٗ حَسَنَاتٌ اُخِذَ مِنْ سَیِّئَاتِ صَاحِبِہٖ فَحُمِلَ عَلَیْہِ». رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ.

۵۱۲۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے اپنے مسلمان بھائی کی بے عزتی کی یا کچھ اور زیادتی کی تو اسے چاہیے کہ وہ اس سے آج معافی مانگ لے' اس سے پہلے کہ (جب) دینار اور درہم نہ ہوں گے۔ اگر اس کے نیک اعمال ہوں گے تو اس کی زیادتی کے مطابق ان میں کمی کر دی جائے گی اور اگر اس کے نیک کام نہیں ہوں گے تو اس سے متعلقہ شخص کی برائیوں کو لے کر اس پر لاد دیا جائے گا (بخاری)

۵۱۲۷ - (٥) وَعَنْہُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ ﷺ قَالَ: «اَتَدْرُوْنَ مَا الْمُفْلِسُ؟». قَالُوْا: اَلْمُفْلِسُ فِیْنَا مَنْ لَا دِرْھَمَ لَہٗ وَلَا مَتَاعَ. فَقَالَ: «اِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ اُمَّتِیْ مَنْ یَّاْتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ بِصَلَاۃٍ وَّصِیَامٍ وَّزَکَاۃٍ، وَیَاْتِیْ قَدْ شَتَمَ ھٰذَا، وَقَذَفَ ھٰذَا، وَاَکَلَ مَالَ ھٰذَا، وَسَفَکَ دَمَ ھٰذَا، وَضَرَبَ ھٰذَا، فَیُعْطٰی ھٰذَا مِنْ حَسَنَاتِہٖ، وَھٰذَا مِنْ حَسَنَاتِہٖ، فَاِنْ فَنِیَتْ حَسَنَاتُہٗ قَبْلَ اَنْ یُّقْضٰی مَا عَلَیْہِ اُخِذَ مِنْ خَطَایَاھُمْ فَطُرِحَتْ عَلَیْہِ، ثُمَّ طُرِحَ فِی النَّارِ». رَوَاہُ مُسْلِمٌ.

۵۱۲۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا' ہم میں مفلس وہ شخص ہے جس کے پاس مال ہے نہ سامان۔ آپؐ نے فرمایا' میری اُمّت میں وہ شخص مفلس ہے جو قیامت کے دن نماز' روزہ اور زکوٰۃ کے ساتھ آئے گا (جبکہ) اس نے کسی کو برا بھلا کہا ہو گا' کسی پر تہمت لگائی ہو گی' کسی کا مال چھینا ہو گا' کسی کا خون گرایا ہو گا اور کسی کو مارا پیٹا ہو گا تو اس کی نیکیاں انہیں دے دی جائیں گی اگر اس کی نیکیاں اس سے پہلے ختم ہو جائیں گی کہ اس کے ذمّہ عائد حقوق کا معاوضہ بن سکیں تو ان کی غلطیاں لے کر اس پر رکھی جائیں گی پھر اسے دوزخ میں پھینک دیا جائے گا (مسلم)

۵۱۲۸ - (٦) وَعَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ: «لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوْقَ اِلٰٓی اَھْلِھَا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ، حَتّٰی یُقَادَ لِلشَّاۃِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاۃِ الْقَرْنَاءِ». رَوَاہُ مُسْلِمٌ.

وَذُکِرَ حَدِیْثُ جَابِرٍ: «اِتَّقُوا الظُّلْمَ». فِیْ «بَابِ الْاِنْفَاقِ».

۵۱۲۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تمہیں قیامت کے دن حقوق کو ان کے مالکوں کو ادا کرنا پڑے گا یہاں تک کہ جس بکری کے سینگ نہیں ہیں اس کو سینگ والی بکری سے

قصاص دلایا جائے گا (مسلم) اور جابرؓ سے مروی حدیث کہ "تم ظلم سے بچو" باب الانفاق میں ذکر کی گئی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۵۱۲۹ - (۷) عَنْ حُذَیْفَةَ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تَكُوْنُوْا إِمَّعَةً، تَقُوْلُوْنَ: إِنْ أَحْسَنَ النَّاسُ أَحْسَنَّا، وَإِنْ ظَلَمُوْا ظَلَمْنَا، وَلٰكِنْ وَطِّنُوْا أَنْفُسَكُمْ إِنْ أَحْسَنَ النَّاسُ أَنْ تُحْسِنُوْا، وَإِنْ أَسَاؤُوْا فَلَا تَظْلِمُوْا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل

۵۱۲۹: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلا سوچے سمجھے کسی کے پیچھے نہ لگو کہ تم کہو کہ اگر لوگ اچھے کام کریں گے تو ہم بھی اچھے کام کریں گے اور اگر لوگ ظلم کریں گے تو ہم بھی ظلم کریں گے البتہ تم اپنے آپ کو پختہ بناؤ۔ اگر لوگ اچھے کام کریں تو تم بھی اچھے کرو اور اگر لوگ بُرے کام کریں تو تم ظلم نہ کرو (ترمذی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں ابوہشام رفاعی راوی ضعیف ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۶۰' ضعیف ترمذی صفحہ ۲۲۳)

۵۱۳۰ - (۸) وَعَنْ مُعَاوِيَةَ، أَنَّهُ كَتَبَ إِلٰى عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنِ اكْتُبِيْ إِلَيَّ كِتَابًا تُوْصِيْنِيْ فِيْهِ وَلَا تُكْثِرِيْ. فَكَتَبَتْ: سَلَامٌ عَلَيْكَ، أَمَّا بَعْدُ: فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَنِ الْتَمَسَ رِضَى اللّٰهِ بِسَخَطِ النَّاسِ كَفَاهُ اللّٰهُ مُؤْنَةَ النَّاسِ، وَمَنِ الْتَمَسَ رِضَى النَّاسِ بِسَخَطِ اللّٰهِ وَكَلَهُ اللّٰهُ إِلَى النَّاسِ» وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۱۳۰: معاویہ رضی اللہ عنہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کی جانب لکھا کہ آپ میری جانب تحریر بھیجیں جس میں مجھے وصیت کریں (البتہ) تحریر طویل نہ ہو۔ چنانچہ عائشہؓ نے تحریر کیا' تجھ پر سلام ہو' اما بعد! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے آپؐ نے فرمایا' "جس شخص نے اللہ کی رضا کو لوگوں کو ناراض کر کے تلاش کیا اللہ تعالیٰ اسے لوگوں کی تکلیف سے بچائے گا اور جس شخص نے لوگوں کی رضا کو اللہ کو ناراض کر کے حاصل کیا تو اللہ تعالیٰ اسے لوگوں کے سپرد کر دے گا" اور تجھ پر سلام ہو (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ایک راوی مجہول ہے البتہ موقوف حدیث صحیح ہے۔
(تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۶۱)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۱۳۱ - (۹) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿اَلَّذِيْنَ آمَنُوْا وَلَمْ

يَلْبِسُوا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ﴾. شَقَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: أَيُّنَا لَمْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَيْسَ ذَاكَ، اِنَّمَا هُوَ الشِّرْكُ، اَلَمْ تَسْمَعُوْا قَوْلَ لُقْمَانَ لِابْنِهِ: ﴿يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ﴾». وَفِيْ رِوَايَةٍ: «لَيْسَ هُوَ كَمَا تَظُنُّوْنَ، اِنَّمَا هُوَ كَمَا قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل

۵۱۳۱: ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی (جس کا ترجمہ ہے) "وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان کو شرک کے ساتھ نہ ملایا" چنانچہ یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ پر دشوار گزری اور انہوں نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! ہم میں سے کون وہ شخص ہے جس نے اپنے آپ پر ظلم نہیں کیا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' یہ بات نہیں ہے اس سے مراد تو شرک ہے کیا تم نے لقمان علیہ السلام کا قول نہیں سنا (انہوں نے) اپنے بیٹے سے کہا' اے میرے بیٹے! تو شرک نہ کر' شرک بہت بڑا ظلم ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اس سے مقصود وہ معنی نہیں جو تم خیال کرتے ہو بلکہ مقصود وہ ہے جو لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا (بخاری' مسلم)

۵۱۳۲ - (۱۰) وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنْزِلَةً عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، عَبْدٌ اَذْهَبَ آخِرَتَهُ بِدُنْيَا غَيْرِهِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۵۱۳۲: ابواُمامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت کے دن تمام لوگوں میں سے زیادہ برے مرتبے والا وہ شخص ہو گا جس نے اپنی آخرت کو کسی دوسرے کی دنیا کے لیے برباد کر دیا (ابنِ ماجہ)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں شہر بن حوشب راوی مختلف فیہ ہے (التاریخ الکبیر جلد ۴ صفحہ ۲۵۸' الجرح والتعدیل جلد ۴ صفحہ ۳۸۲' تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۳۵۵' تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۹)

۵۱۳۳ - (۱۱) وَعَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «الدَّوَاوِيْنُ ثَلَاثَةٌ: دِيْوَانٌ لَا يَغْفِرُهُ اللّٰهُ: اَلْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ. يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُشْرَكَ بِهِ﴾ — ، وَدِيْوَانٌ لَا يَتْرُكُهُ اللّٰهُ: ظُلْمُ الْعِبَادِ فِيْمَا بَيْنَهُمْ حَتّٰى يَقْتَصَّ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ — ، وَدِيْوَانٌ لَا يَعْبَأُ اللّٰهُ بِهِ ظُلْمُ الْعِبَادِ فِيْمَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ اللّٰهِ، فَذَاكَ اِلَى اللّٰهِ: اِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَاِنْ شَاءَ تَجَاوَزَ عَنْهُ».

۵۱۳۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اعمال نامے تین قسم کے ہیں' ایک عمل نامہ جسے اللہ معاف نہیں کرے گا وہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا ہے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے "بے

شک اللہ اس بات کو معاف نہیں کرتا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے" اور ایک عمل نامہ (ایسا ہے) جس کو اللہ تعالیٰ (بلا حساب) نہیں چھوڑے گا' وہ لوگوں کا آپس میں ایک دوسرے پر ظلم کرنا ہے یہاں تک کہ بعض کو بعض سے بدلہ دلایا جائے گا اور ایک عمل نامہ وہ ہے جس کی اللہ کو کچھ پروا نہیں وہ اللہ کے حقوق کا نہ ادا کرنا ہے پس یہ اللہ کی مرضی پر منحصر ہے اگر چاہے تو اسے عذاب میں مبتلا کر دے اور چاہے تو اسے معاف کر دے۔
(بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں صدقہ بن ابی موسیٰ راوی ضعیف ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۲۳' مشکوۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۴۲۸)

۵۱۳۴ - (۱۲) وَعَنْ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِيَّاكَ وَدَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ، فَاِنَّمَا يَسْاَلُ اللّٰهَ تَعَالٰى حَقَّهُ، وَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَمْنَعُ ذَا حَقٍّ حَقَّهُ».

۵۱۳۴: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اپنے آپ کو مظلوم کی بد دعا سے بچاؤ اس لئے کہ مظلوم اللہ تعالیٰ سے اپنے حق کا سوال کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کسی حق والے سے اس کے حق کو نہیں روکتا (بیہقی شعب الایمان)

۵۱۳۵ - (۱۳) وَعَنْ اَوْسِ بْنِ شُرَحْبِيْلَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَنْ مَشٰى مَعَ ظَالِمٍ لِيُقَوِّيَهُ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّهُ ظَالِمٌ، فَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْاِسْلَامِ».

۵۱۳۵: اوس بن شرحبیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ نے فرمایا' جو شخص ظالم کے ساتھ اس کو تقویت دینے کے لئے چلا اور وہ جانتا ہے کہ وہ ظالم ہے تو وہ اسلام سے نکل گیا (بیہقی شعب الایمان)

۵۱۳۶ - (۱۴) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ: اِنَّ الظَّالِمَ لَا يَضُرُّ اِلَّا نَفْسَهُ. فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: بَلٰى وَاللّٰهِ، حَتَّى الْحُبَارٰى لَتَمُوْتُ فِيْ وَكْرِهَا هُزْلًا لِظُلْمِ الظَّالِمِ. رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الْاَرْبَعَةَ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

۵۱۳۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے ایک شخص سے سنا جو کہتا تھا کہ ظالم صرف اپنے آپ کو نقصان پہنچاتا ہے۔ (اس کی یہ بات سن کر) ابوہریرہؓ نے وضاحت کی کیوں نہیں' اللہ کی قسم! یہاں تک کہ حباری پرندہ اپنے گھونسلے میں ظالم کے ظلم کی وجہ سے لاغر ہو کر مر جاتا ہے (بیہقی شعب الایمان)

بَابُ الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ

(اچھی باتوں کا حکم دینا)

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۵۱۳۷ - (۱) عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: «مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ، وَذٰلِكَ أَضْعَفُ الْإِيْمَانِ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل

۵۱۳۷: ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا' تم میں سے جو شخص کسی غیر شرعی کام کو دیکھے تو اپنے ہاتھ سے اُسے روکے اگر (ہاتھ سے روکنے کی) طاقت نہ ہو تو زبان سے روکے اور اگر (زبان سے روکنے کی) طاقت نہیں تو دل سے (بُرا جانے) اور دل سے بُرا جاننا ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے (مسلم)

۵۱۳۸ - (۲) وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَثَلُ الْمُدْهِنِ فِيْ حُدُوْدِ اللّٰهِ وَالْوَاقِعِ فِيْهَا، مَثَلُ قَوْمٍ اسْتَهَمُوْا سَفِيْنَةً، فَصَارَ بَعْضُهُمْ فِيْ أَسْفَلِهَا، وَصَارَ بَعْضُهُمْ فِيْ أَعْلَاهَا، فَكَانَ الَّذِيْ فِيْ أَسْفَلِهَا يَمُرُّ بِالْمَاءِ عَلَى الَّذِيْنَ فِيْ أَعْلَاهَا، فَتَأَذَّوْا بِهِ، فَأَخَذَ فَأْسًا، فَجَعَلَ يَنْقُرُ أَسْفَلَ السَّفِيْنَةِ، فَأَتَوْهُ فَقَالُوْا: مَا لَكَ؟ قَالَ: تَأَذَّيْتُمْ بِيْ وَلَا بُدَّ لِيْ مِنَ الْمَاءِ. فَإِنْ أَخَذُوْا عَلٰى يَدَيْهِ أَنْجَوْهُ وَنَجَّوْا أَنْفُسَهُمْ، وَإِنْ تَرَكُوْهُ أَهْلَكُوْهُ وَأَهْلَكُوْا أَنْفُسَهُمْ» . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۱۳۸: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ کی حدود میں برائی کو نہ روکنے والے اور اس کا مرتکب ہونے والے کی مثال ان لوگوں کی مانند ہے جنہوں نے کسی کشتی میں (بیٹھنے کی جگہ کے لئے) قرعہ اندازی کی۔ کچھ لوگ کشتی کے نچلے حصے میں اور کچھ لوگ اوپر کے حصے میں چلے گئے تو جو لوگ اس کے نچلے حصے میں تھے وہ ان لوگوں کے پاس سے پانی لے کر گزرتے جو کشتی کے اوپر والے حصے میں تھے' انہیں اس سے تکلیف ہوئی (اس لئے انہوں نے نچلے حصے والوں کو اوپر آنے سے روک دیا) چنانچہ (نچلے

حصے والوں میں سے) ایک شخص نے کلہاڑا اٹھایا اور کشتی کے نچلے حصے میں سوراخ کرنا چاہا تو اوپر کے حصے والے اس کے پاس آئے اور اس سے کہا' تجھے کیا ہو گیا ہے؟ اس نے جواب دیا' تم میرے (اوپر جانے) سے تکلیف محسوس کرتے ہو جبکہ مجھے پانی کی ضرورت ہے' اگر وہ اس کے ہاتھ پکڑ لیں گے تو اسے بھی نجات دلا دیں گے اور خود بھی نجات پا جائیں گے اور اگر اسے کچھ نہ کہیں گے تو اسے بھی موت کے حوالے کر دیں گے اور اپنے آپ کو بھی تباہ کر دیں گے (بخاری)

٥١٣٩ - (٣) وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «يُجَاءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيُلْقَى فِي النَّارِ، فَتَنْدَلِقُ أَقْتَابُهُ - فِي النَّارِ. فَيَطْحَنُ فِيهَا كَطَحْنِ الْحِمَارِ بِرَحَاهُ -، فَيَجْتَمِعُ أَهْلُ النَّارِ عَلَيْهِ فَيَقُوْلُوْنَ: أَيْ فُلَانُ! مَا شَأْنُكَ؟ أَلَيْسَ كُنْتَ تَأْمُرُنَا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ؟ قَالَ: كُنْتُ آمُرُكُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا آتِيْهِ، وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَآتِيْهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٥١٣٩: اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت کے روز ایک شخص کو لایا جائے گا' اسے دوزخ میں گرا دیا جائے گا تو اس کی انتڑیاں دوزخ میں تیزی کے ساتھ باہر نکل آئیں گی پس وہ شخص اپنی انتڑیوں کے گرد چکر لگاتا رہے گا جیسا کہ گدھا چکی کے ارد گرد گھومتا رہتا ہے اہلِ جہنم اس شخص کے پاس اکٹھے ہو جائیں گے اور کہیں گے' اے فلاں انسان! تیرا کیا حال ہے؟ کیا تو ہمیں نیک کاموں کا حکم نہیں دیا کرتا تھا اور بُرے کاموں سے نہیں روکتا تھا؟ وہ جواب دے گا۔ میں تمہیں اچھے کاموں کا حکم دیتا تھا اور خود وہ کام نہیں کرتا تھا اور میں تمہیں بُرے کاموں سے روکتا تھا اور خود بُرے کام کرتا تھا (بخاری' مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٥١٤٠ - (٤) عَنْ حُذَيْفَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ أَوْ لَيُوْشِكَنَّ اللهُ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ عِنْدِهِ ثُمَّ لَتَدْعُنَّهُ وَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل

٥١٤٠: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم اچھے کاموں کا حکم دیتے رہنا اور برے کاموں سے روکتے رہنا ورنہ قریب ہے کہ اللہ تعالی تم پر اپنی جانب سے عذاب مسلط کر دے پھر تم اس سے دُعا کرو گے لیکن تمہاری دُعا قبول نہ ہو گی (ترمذی)

٥١٤١ - (٥) وَعَنِ الْعُرْسِ بْنِ عُمَيْرَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا عُمِلَتِ الْخَطِيْئَةُ فِي الْأَرْضِ، مَنْ شَهِدَهَا فَكَرِهَهَا كَانَ كَمَنْ غَابَ عَنْهَا، وَمَنْ غَابَ عَنْهَا

فَرَضِيَهَا كَانَ كَمَنْ شَهِدَهَا». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۵۱۴۱: عرس بن عمیرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' جب زمین پر برائی ہوتی ہے تو جو شخص اس کا مشاہدہ کرتا ہے اور اسے برا جانتا ہے تو وہ ان لوگوں کی طرح ہے جو وہاں موجود نہیں اور جو شخص وہاں موجود نہیں اور اس نے اس کام کو اچھا سمجھا تو وہ ان لوگوں کی طرح ہے جو وہاں موجود ہیں (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں مغیرہ بن زیاد موصلی راوی ضعیف ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۶۳)

۵۱۴۲ - (۶) **وَعَنْ** أَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّكُمْ تَقْرَأُوْنَ هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ﴾. فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوْا مُنْكَرًا فَلَمْ يُغَيِّرُوْهُ يُوْشِكُ أَنْ يَعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابِهِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ. وَفِيْ رِوَايَةِ أَبِيْ دَاوُدَ: «إِذَا رَأَوُا الظَّالِمَ فَلَمْ يَأْخُذُوْا عَلٰى يَدَيْهِ أَوْشَكَ أَنْ يَعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ». وَفِيْ أُخْرٰى لَهُ: «مَا مِنْ قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيْهِمْ بِالْمَعَاصِيْ ثُمَّ يَقْدِرُوْنَ عَلٰى أَنْ يُغَيِّرُوْا ثُمَّ لَا يُغَيِّرُوْنَ إِلَّا يُوْشِكُ أَنْ يَعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ». وَفِيْ أُخْرٰى لَهُ: «مَا مِنْ قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيْهِمْ بِالْمَعَاصِيْ هُمْ أَكْثَرُ مِمَّنْ يَعْمَلُهُ».

۵۱۴۲: ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا' اے لوگو! تم اس آیت کی تلاوت کرتے ہو (جس کا ترجمہ ہے) "اے لوگو! جو ایمان کا دعویٰ کرتے ہو' تم اپنے آپ کو محفوظ کر لو تمہیں وہ لوگ کچھ نقصان نہیں پہنچائیں گے جو سیدھی راہ سے بھٹک چکے ہیں جبکہ تم سیدھی راہ پر ہو۔" ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ نے فرمایا' جب لوگ کسی برے کام کو دیکھیں اور اس کو نہ روکیں تو قریب ہے کہ اللہ پاک اپنا عذاب سبھی پر مسلط کر دے (ابن ماجہ' ترمذی) اور امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔
اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ جب لوگ ظالم کو دیکھیں اور اس کے ظلم کو نہ روکیں تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ سبھی کو عذاب میں گرفتار کر دے اور اس کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ جن لوگوں میں بھی نافرمانی کے کام ہوتے ہیں اور وہ ان کے روکنے کی قدرت رکھتے ہیں لیکن روکتے نہیں تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو عذاب میں گرفتار کر دے اور ابوداؤد کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ جس قوم میں بھی نافرمانیاں ہوتی ہیں اور ان میں زیادہ وہ لوگ ہوتے ہیں جو گناہ تو نہیں کرتے مگر روکتے بھی نہیں تو وہ بھی عذاب میں گرفتار ہوں گے۔

۵۱۴۳ - (۷) **وَعَنْ** جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَا مِنْ رَجُلٍ يَكُوْنُ فِيْ قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيْهِمْ بِالْمَعَاصِيْ، يَقْدِرُوْنَ عَلٰى أَنْ يُغَيِّرُوْا عَلَيْهِ وَلَا يُغَيِّرُوْنَ، إِلَّا أَصَابَهُمُ اللّٰهُ مِنْهُ بِعِقَابٍ قَبْلَ أَنْ يَمُوْتُوْا». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۵۱۴۳: جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ جو لوگ ایسے لوگوں میں رہتے ہیں جن میں نافرمانیاں ہوتی ہیں اور وہ نافرمانیوں کو ختم کرنے کی قدرت رکھتے ہوئے بھی انہیں ختم نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ ان کو موت سے پہلے ہی عذاب میں گرفتار کرے گا (ابوداؤد' ابن ماجہ)

٥١٤٤ - (٨) وَعَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ﴾ -- . فَقَالَ: أَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ سَأَلْتُ عَنْهَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: «بَلِ ائْتَمِرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ، وَتَنَاهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ، حَتّٰى إِذَا رَأَيْتَ شُحًّا مُطَاعًا، وَهَوًى مُتَّبَعًا، وَدُنْيَا مُؤْثَرَةً، وَإِعْجَابَ كُلِّ ذِيْ رَأْيٍ بِرَأْيِهِ، وَرَأَيْتَ أَمْرًا لَا بُدَّ لَكَ مِنْهُ؛ فَعَلَيْكَ نَفْسَكَ، وَدَعْ أَمْرَ الْعَوَامِ، فَإِنَّ وَرَاءَكُمْ أَيَّامَ الصَّبْرِ، فَمَنْ صَبَرَ فِيْهِنَّ قَبَضَ عَلَى الْجَمْرِ، لِلْعَامِلِ فِيْهِنَّ أَجْرُ خَمْسِيْنَ رَجُلًا يَعْمَلُوْنَ مِثْلَ عَمَلِهِ». قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَجْرُ خَمْسِيْنَ مِنْهُمْ؟ قَالَ: «أَجْرُ خَمْسِيْنَ مِنْكُمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۵۱۴۴: ابو ثعلبہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے بارے میں بیان کرتے ہیں (جس کا ترجمہ ہے) "تم اپنے آپ کی حفاظت کرو' تمہیں گمراہ لوگ کچھ ضرر نہیں پہنچائیں گے جبکہ تم ہدایت پر ہو۔" اس نے وضاحت کی خبردار' اللہ کی قسم! میں نے اس آیت کے بارہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا آپ نے فرمایا' بلکہ تم اچھے کاموں کا حکم دو اور برے کاموں سے روکو اور جب تم دیکھو کہ بخل عام ہے اور خواہشات کی اطاعت کی جاتی ہے اور دنیا کو (دین پر) ترجیح دی جاتی ہے اور ہر شخص اپنی رائے کو پسند کرتا ہے اور تم ایسے معاملات دیکھو جن سے تم علیحدہ نہیں رہ سکتے بلکہ اندیشہ ہو کہ تم بھی ان میں مبتلا ہو جاؤ گے تو تم اپنے آپ کو بچاؤ اور دیگر لوگوں کے معاملات کو ان کے حال پر چھوڑ دو اس لیے کہ مستقبل میں صبر کرنے کا دور ہو گا جو شخص ان دنوں میں صبر کرے گا گویا اس نے انگاروں کو (اپنے ہاتھ میں) لیا اس دور میں صحیح کام کرنے والے شخص کو پچاس انسانوں کا ثواب حاصل ہو گا جو (اس دور کے علاوہ دنوں میں) اس جیسے اعمال کرتے ہیں۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ان کے پچاس انسانوں کا ثواب مراد ہے؟ یا (ہم میں سے پچاس انسانوں کا) آپ نے فرمایا' تم میں سے پچاس انسانوں کا ثواب مراد ہے (ترمذی' ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۴۲۳' ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۳۲۳)

٥١٤٥ - (٩) وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَطِيْبًا بَعْدَ الْعَصْرِ، فَلَمْ يَدَعْ شَيْئًا يَكُوْنُ إِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا ذَكَرَهُ، حَفِظَهُ مَنْ حَفِظَهُ، وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ، وَكَانَ فِيْمَا قَالَ: «إِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ، وَإِنَّ اللّٰهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيْهَا، فَنَاظِرٌ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ، أَلَا فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ»، وَذَكَرَ: «إِنَّ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءً يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقَدْرِ غَدْرَتِهِ،

فِي الدُّنْيَا، وَلَا غَدْرَ أَكْبَرُ مِنْ غَدْرِ أَمِيرِ الْعَامَّةِ، يُغْرَزُ لِوَاؤُهُ عِنْدَ اِسْتِهِ». قَالَ: «وَلَا يَمْنَعَنَّ أَحَداً مِنْكُمْ هَيْبَةُ النَّاسِ أَنْ يَقُولَ بِحَقٍّ إِذَا عَلِمَهُ» وَفِي رِوَايَةٍ: «إِنْ رَأَى مُنْكَراً أَنْ يُغَيِّرَهُ» فَبَكَى أَبُو سَعِيدٍ، وَقَالَ: قَدْ رَأَيْنَاهُ فَمَنَعَتْنَا هَيْبَةُ النَّاسِ أَنْ نَتَكَلَّمَ فِيهِ. ثُمَّ قَالَ: «أَلَا إِنَّ بَنِي آدَمَ خُلِقُوا عَلَى طَبَقَاتٍ شَتَّى، فَمِنْهُمْ مَنْ يُولَدُ مُؤْمِناً، وَيَحْيَى مُؤْمِناً، وَيَمُوتُ مُؤْمِناً؛ وَمِنْهُمْ مَنْ يُولَدُ كَافِراً، وَيَحْيَى كَافِراً، وَيَمُوتُ كَافِراً؛ وَمِنْهُمْ مَنْ يُولَدُ مُؤْمِناً، وَيَحْيَى مُؤْمِناً، وَيَمُوتُ كَافِراً؛ وَمِنْهُمْ مَنْ يُولَدُ كَافِراً، وَيَحْيَى كَافِراً، وَيَمُوتُ مُؤْمِناً» قَالَ: وَذَكَرَ الْغَضَبَ «فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ سَرِيعَ الْغَضَبِ سَرِيعَ الْفَيْءِ فَإِحْدَاهُمَا بِالْأُخْرَى؛ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ بَطِيءَ الْغَضَبِ بَطِيءَ الْفَيْءِ — فَإِحْدَاهُمَا بِالْأُخْرَى، وَخِيَارُكُمْ مَنْ يَكُونُ بَطِيءَ الْغَضَبِ سَرِيعَ الْفَيْءِ، وَشِرَارُكُمْ مَنْ يَكُونُ سَرِيعَ الْغَضَبِ بَطِيءَ الْفَيْءِ». قَالَ: «اتَّقُوا الْغَضَبَ؛ فَإِنَّهُ جَمْرَةٌ عَلَى قَلْبِ ابْنِ آدَمَ، أَلَا تَرَوْنَ إِلَى انْتِفَاخِ أَوْدَاجِهِ؟ وَحُمْرَةِ عَيْنَيْهِ؟ فَمَنْ أَحَسَّ بِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ فَلْيَضْطَجِعْ وَلْيَتَلَبَّدْ بِالْأَرْضِ» قَالَ: وَذَكَرَ الدَّيْنَ فَقَالَ: «مِنْكُمْ مَنْ يَكُونُ حَسَنَ الْقَضَاءِ، وَإِذَا كَانَ لَهُ أَفْحَشَ فِي الطَّلَبِ —، فَإِحْدَاهُمَا بِالْأُخْرَى؛ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ سَيِّءَ الْقَضَاءِ —، وَإِنْ كَانَ لَهُ أَجْمَلَ فِي الطَّلَبِ —، فَإِحْدَاهُمَا بِالْأُخْرَى. وَخِيَارُكُمْ مَنْ إِذَا كَانَ عَلَيْهِ الدَّيْنُ أَحْسَنَ الْقَضَاءَ، وَإِنْ كَانَ لَهُ أَجْمَلَ فِي الطَّلَبِ؛ وَشِرَارُكُمْ مَنْ إِذَا كَانَ عَلَيْهِ الدَّيْنُ أَسَاءَ الْقَضَاءَ وَإِنْ كَانَ لَهُ أَفْحَشَ فِي الطَّلَبِ». حَتَّى إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ عَلَى رُؤُوسِ النَّخْلِ — وَأَطْرَافِ الْحِيطَانِ فَقَالَ: «أَمَا إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا فِيمَا مَضَى مِنْهَا إِلَّا كَمَا بَقِيَ مِنْ يَوْمِكُمْ هَذَا فِيمَا مَضَى مِنْهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۳۵: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر (کی نماز) کے بعد ہم میں کھڑے ہوئے۔ آپؐ نے خطبہ دیا اور قیامت تک جو کچھ ہونے والا تھا سبھی کچھ آپؐ نے بیان فرما دیا۔ کچھ لوگوں نے ان باتوں کو محفوظ رکھا اور کچھ لوگ بھول گئے آپؐ نے جو باتیں فرمائیں اُن میں یہ بات بھی تھی کہ "دنیا لذیذ ہے' ہری بھری ہے اور اللہ تعالیٰ تمہیں دنیا میں خلیفہ بنانے والا ہے' اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے کہ تم کس طرح کے اعمال کرتے ہو۔ خبردار! تم دنیا سے کنارہ کش رہو نیز عورتوں کے (مکرو فریب) سے بچاؤ اختیار کرو۔" نیز آپؐ نے ذکر کیا کہ "قیامت کے دن ہر اس شخص کے لئے جس نے دھوکہ کیا ہو گا دنیا میں اس کے دھوکے کے مطابق جھنڈا ہو گا اور مسلمانوں کے امیر کا دھوکہ بڑا دھوکہ ہے اس کا جھنڈا اس کی پیٹھ کے قریب لگایا گیا ہو گا۔" آپؐ نے فرمایا' "تم میں سے کسی شخص کو لوگوں کا رعب و دبدبہ' اُسے سچی بات کہنے سے نہ روکے جب کہ اسے اس بات کا علم ہو۔" اور ایک روایت میں ہے کہ "جب وہ کسی بُرے فعل کو دیکھے تو اسے ختم کرے" (یہ بات کہتے ہوئے) ابوسعیدؓ رونے لگے اور انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے برے کاموں کو دیکھا لیکن لوگوں کے خوف نے

اس کے بارے میں کلام کرنے سے ہمیں روک دیا۔ بعد ازاں آپؐ نے فرمایا "خبردار! آدم کی اولاد مختلف طبقات پر پیدا کی گئی ہے ان میں سے کچھ ایسے ہیں جو مومن پیدا ہوئے اور مومن ہی زندہ رہے اور ایمان کی حالت میں ہی فوت ہوئے اور کچھ ایسے ہیں جو کفر کی حالت میں پیدا ہوئے اور کفر پر زندہ رہے اور کفر پر ہی فوت ہوئے اور کچھ ایسے ہیں جو مومن پیدا ہوئے اور مومن زندہ رہے لیکن کفر پر فوت ہوئے اور کچھ ایسے ہیں جو کافر پیدا ہوئے اور کافر زندہ رہے لیکن ایمان پر فوت ہوئے۔" راوی نے بیان کیا اور آپؐ نے غصّہ کے وصف کا ذکر کیا کہ "کچھ لوگ جلد غصّہ میں آ جاتے ہیں (اور) جلد ہی غصّہ چھوڑ دیتے ہیں تو ان میں سے ایک کیفیت دوسری کے مقابلہ میں ہے ایسے شخص قابلِ ستائش نہیں اور کچھ لوگ ایسے ہیں جو دیر سے غصّہ میں آتے ہیں اور دیر سے غصہ ختم کرتے ہیں تو ان میں سے ایک کیفیت دوسری کے مقابلہ میں ہے (ایسے شخص بھی قابلِ تعریف نہیں) جبکہ تم میں سے بہتر لوگ وہ ہیں جو دیر سے غصّہ میں آتے ہیں (لیکن ان کا غصّہ) جلد زائل ہو جاتا ہے اور تم میں بہت برے لوگ وہ ہیں جو جلد غصّہ میں آتے ہیں (اور ان کا غصّہ) دیر سے جاتا ہے۔" آپؐ نے فرمایا "تم غصّہ سے بچو کیونکہ غصّہ انسان کے دل پر آگ کا شعلہ ہے۔ کیا تم ملاحظہ نہیں کرتے کہ غصّہ کی حالت میں اس کی رگیں پھول جاتی ہیں؟ اس کی دونوں آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں؟ پس اگر کسی کو ایسی کسی بات کا احساس ہو تو وہ لیٹ جائے بلکہ زمین کے ساتھ چمٹ جائے" (راوی نے بیان کیا) اور آپؐ نے قرض کا ذکر کیا اور کہا کہ "تم میں سے کچھ لوگ اچھے انداز سے ادائیگی کرتے ہیں مگر جب انہیں قرض لینا ہو تو قرض کے وصول کرنے میں (ادب کے حد) پھلانگ جاتے ہیں تو ان میں سے ایک کیفیت دوسری کے مقابلہ میں ہے یہ وصف قابلِ ستائش نہیں اور کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو ادائیگی میں ناجائز ہتھکنڈے استعمال کرتے ہیں لیکن اگر انہیں قرض لینا ہو تو اس میں نرمی اختیار کرتے ہیں تو ان میں سے ایک کیفیت دوسری کیفیت کے مقابلہ میں ہے یہ وصف بھی قابلِ ستائش نہیں البتہ تم میں سے بہتر لوگ وہ ہیں کہ جب انہوں نے (واجبُ الادا) قرض دینا ہوتا ہے تو اچھے انداز سے ادا کرتے ہیں اور اگر انہیں قرض لینا ہوتا ہے تو اچھے انداز سے مطالبہ کرتے ہیں اور تم میں برے لوگ وہ ہیں کہ جب انہوں نے (واجبُ الادا) قرض دینا ہوتا ہے تو اس کی ادائیگی غلط کرتے ہیں اور اگر انہیں قرض لینا ہوتا ہے تو مطالبہ میں فحش گفتگو کرتے ہیں" یہاں تک کہ جب سورج کھجوروں کے درختوں کی چوٹیوں پر اور دیواروں کے کناروں پر چلا گیا تو آپؐ نے فرمایا "خبردار! اس میں کچھ شک نہیں کہ جس قدر دنیا جا چکی ہے اس کے مقابلہ میں جو باقی ہے وہ اتنی ہی ہے جتنا کہ اس دن کا باقی حصّہ گزرے ہوئے دن کے مقابلے میں ہے (ترمذی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے کیونکہ اس کی سند میں علی بن زید بن جدعان راوی ضعیف ہے (الجرح والتعدیل جلد۱ صفحہ۲۰۳، تقریب التہذیب جلد۲ صفحہ۳۷، تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۳۰۳، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۳ صفحہ۱۴۲۳)

۵۱٤٦ - (۱۰) وَعَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَنْ يَهْلِكَ النَّاسُ حَتّٰى يُعْذِرُوا مِنْ أَنْفُسِهِمْ». رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

۵۱٤٦: ابو البختری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا' لوگ اس وقت تک ہرگز تباہ و برباد نہ ہوں گے جب تک کہ وہ اپنے گناہوں کو درست ثابت کرنے کے لئے جھوٹے عذر نہ کرنے لگیں گے (ابوداؤد)

٥١٤٧ - (١١) وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ عَدِيٍّ الْكِنْدِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَوْلًى لَنَا أَنَّهُ سَمِعَ جَدِّيْ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «إِنَّ اللهَ تَعَالَى لَا يُعَذِّبُ الْعَامَّةَ بِعَمَلِ الْخَاصَّةِ حَتَّى يَرَوُا الْمُنْكَرَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ وَهُمْ قَادِرُوْنَ عَلَى أَنْ يُنْكِرُوْهُ فَلَا يُنْكِرُوْا، فَإِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَذَّبَ اللهُ الْعَامَّةَ وَالْخَاصَّةَ». رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۵۱۴۷: عدی بن عدی کندی بیان کرتے ہیں کہ ہمیں ہمارے آزاد کردہ غلام نے بتایا' اس نے میرے دادا (عمیرہ کندی) سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے' اس میں کچھ شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ عام لوگوں کو خاص لوگوں کی وجہ سے عذاب میں مبتلا نہیں کرتا حتیٰ کہ وہ غلط کاموں کو اپنے سامنے دیکھیں اور انہیں ان غلط کاموں پر ٹوکنے کی قدرت بھی ہو لیکن وہ نہ ٹوکیں۔ جب وہ ایسا کریں گے (یعنی لوگوں کو غلط کاموں سے نہ ٹوکیں گے) تو اللہ تعالیٰ عام اور خاص (سبھی) کو عذاب میں مبتلا کرے گا (شرح السنۃ)

٥١٤٨ - (١٢) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَمَّا وَقَعَتْ بَنُوْ إِسْرَائِيْلَ فِي الْمَعَاصِيْ نَهَتْهُمْ عُلَمَاؤُهُمْ فَلَمْ يَنْتَهُوْا، فَجَالَسُوْهُمْ فِيْ مَجَالِسِهِمْ، وَآكَلُوْهُمْ وَشَارَبُوْهُمْ، فَضَرَبَ اللهُ قُلُوْبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ، فَلَعَنَهُمْ عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ». قَالَ: فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ: «لَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ حَتّٰى تَأْطِرُوْهُمْ أَطْرًا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ وَفِيْ رِوَايَتِهِ قَالَ: «كَلَّا وَاللهِ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَلَتَأْخُذُنَّ عَلَى يَدَيِ الظَّالِمِ، وَلَتَأْطُرُنَّهُ عَلَى الْحَقِّ أَطْرًا، وَلَتَقْصُرُنَّهُ عَلَى الْحَقِّ قَصْرًا، أَوْ لَيَضْرِبَنَّ اللهُ بِقُلُوْبِ بَعْضِكُمْ عَلَى بَعْضٍ، ثُمَّ لَيَلْعَنَنَّكُمْ كَمَا لَعَنَهُمْ».

۵۱۴۸: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بنی اسرائیل جب نافرمانیوں میں مبتلا ہو گئے تو ان کے علماء نے ان کو روکا' وہ باز نہ آئے تو علماء ان کی مجلسوں میں شریک ہوئے اور ان کے ساتھ کھاتے پیتے رہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے بدعمل لوگوں کے دلوں کی سیاہی' دوسرے کے دلوں پر ڈال دی اور ان کو داؤد اور عیسیٰ بن مریم کی زبان پر ملعون قرار دے دیا یہ اس لئے کہ وہ نافرمان تھے اور حد سے تجاوز کر گئے تھے" راوی نے بیان کیا (اس کے بعد) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ٹھیک طرح سے بیٹھ گئے جبکہ آپؐ (اس سے پہلے) ٹیک لگائے ہوئے تھے آپؐ نے فرمایا' تم (عذاب سے نجات) نہیں پاؤ گے۔ اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یہاں تک کہ تم انہیں برائیوں سے روکو (ترمذی' ابوداؤد) اور

ابوداؤد کی روایت میں ہے آپ نے فرمایا' "ہرگز نہیں! اللہ کی قسم! نیکی کی تلقین کرتے رہنا اور برائی سے روکے رکھنا اور ظالم کے ہاتھ کو پکڑنا اور اسے حق کی طرف موڑنا اور اسے حق پر جمائے رکھنا ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے کچھ لوگوں کے دلوں کو دوسرے لوگوں کے ساتھ خلط ملط کر دے گا پھر وہ تمہیں بھی ملعون قرار دے گا جیسا کہ اس نے ان کو (یعنی یہود کو) ملعون قرار دیا۔

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف اور منقطع ہے' ابوعبیدہ نے اپنے والد عبداللہ سے نہیں سنا (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۱۵' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۴۲۵' ضعیف ابوداؤد صفحہ ۴۳۰)

۵۱۴۹ - (۱۳) **وَعَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «رَأَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِيْ رِجَالًا تُقْرَضُ شِفَاهُهُمْ بِمَقَارِيْضَ مِنْ نَارٍ، قُلْتُ: مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا جِبْرِيْلُ؟ — قَالَ: هٰؤُلَاءِ خُطَبَاءُ مِنْ أُمَّتِكَ يَأْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَيَنْسَوْنَ أَنْفُسَهُمْ». رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ»، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ» وَفِيْ رِوَايَتِهِ قَالَ: «خُطَبَاءُ مِنْ أُمَّتِكَ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ، وَيَقْرَأُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَلَا يَعْمَلُوْنَ».

۵۱۴۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' "جس رات مجھے اسراء کرایا گیا میں نے کچھ ایسے لوگوں کو دیکھا جن کے ہونٹ آگ کی قینچیوں کے ساتھ کاٹے جا رہے تھے میں نے دریافت کیا' جبرائیل یہ کون لوگ ہیں؟ اس نے بتایا' یہ آپ کی اُمّت کے خطیب لوگ ہیں جو لوگوں کو اچھی بات کا حکم دیتے تھے اور خود کو فراموش کر جاتے تھے" (شرح السنۃ' بیہقی شعب الایمان) اور بیہقی کی روایت میں ہے کہ جبرائیل نے کہا کہ "آپ کی اُمّت کے وہ خطیب لوگ ہیں جو بات کہتے تھے (لیکن) اس پر عمل نہیں کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تلاوت کرتے تھے (لیکن) اس پر عمل نہیں کرتے تھے۔

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث سند کو ضعیف قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۴۲۵)

۵۱۵۰ - (۱۴) **وَعَنْ** عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «أُنْزِلَتِ الْمَائِدَةُ مِنَ السَّمَاءِ خُبْزًا وَلَحْمًا، وَأُمِرُوْا أَنْ لَا يَخُوْنُوْا وَلَا يَدَّخِرُوْا لِغَدٍ، فَخَانُوْا وَادَّخَرُوْا وَرَفَعُوْا لِغَدٍ، فَمُسِخُوْا قِرَدَةً وَخَنَازِيْرَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۱۵۰: عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' آسمان سے چپاتیوں اور گوشت کا دسترخوان اتارا گیا تھا اور انہیں (یعنی یہود کو) حکم دیا گیا تھا کہ خیانت نہ کریں اور کل کے لئے ذخیرہ اندوزی نہ کریں لیکن انہوں نے خیانت کی اور کل کے لیے ذخیرہ اندوزی کی تو انہیں بندروں اور خنزیروں کی شکل میں تبدیل کر دیا گیا (ترمذی)

وضاحت: یہ حدیث موضوع ہے' اس کا کوئی اصل نہیں (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۴۴)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۱۵۱ - (۱۵) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّهُ تُصِيْبُ اُمَّتِيْ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ مِنْ سُلْطَانِهِمْ شَدَائِدُ، لَا يَنْجُوْ مِنْهُ اِلَّا رَجُلٌ عَرَفَ دِيْنَ اللّٰهِ، فَجَاهَدَ عَلَيْهِ بِلِسَانِهِ وَيَدِهِ وَقَلْبِهِ، فَذٰلِكَ الَّذِيْ سَبَقَتْ لَهُ السَّوَابِقُ؛ وَرَجُلٌ عَرَفَ دِيْنَ اللّٰهِ، فَصَدَّقَ بِهِ، وَرَجُلٌ عَرَفَ دِيْنَ اللّٰهِ فَسَكَتَ عَلَيْهِ، فَاِنْ رَاٰى مَنْ يَعْمَلُ الْخَيْرَ اَحَبَّهُ عَلَيْهِ، وَاِنْ رَاٰى مَنْ يَعْمَلُ بِبَاطِلٍ اَبْغَضَهُ عَلَيْهِ، فَذٰلِكَ يَنْجُوْ عَلٰى اِبْطَانِهِ كُلِّهِ».

تیسری فصل

۵۱۵۱: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ آخری زمانے میں میری اُمّت کو ان کے حکمرانوں کی جانب سے مصائب کا سامنا کرنا ہو گا صرف وہ شخص محفوظ رہے گا جس نے اللہ کے دین کو پہچانا اور اس کے لئے اپنی زبان' ہاتھ اور دل کے ساتھ جہاد کیا۔ پس ایسے شخص کے لیے سعادتیں مقدر کر دی گئی ہیں اور وہ شخص جس نے اللہ کے دین کو معلوم کیا اور اس کی تصدیق کی اور وہ شخص جس نے اللہ کے دین کو معلوم کیا اور اس کے بارے میں خاموش رہا اگر اس نے کسی کو اچھے عمل کرتے ہوئے دیکھا تو اس کی وجہ سے اس سے محبت کی اور اگر کسی کو غلط عمل کرتے ہوئے دیکھا تو اس سے ناراض ہوا۔ پس یہ شخص اپنے دل میں نیکوں کی محبت اور بروں سے نفرت چھپانے کی وجہ سے نجات پائے گا۔

(بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے (تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۳۶۲)
اگر کسی شخص میں مذکورہ حدیث میں سے کوئی ایک صفت بھی پائی جائے تو وہ نجات پا جائے گا' اگر کوئی شخص کسی کو غلط عمل کرتے دیکھے اور اس کے جرم پر خاموش رہے اور خوش ہو تو ایسا شخص نجات نہیں پائے گا۔
(واللہ اعلم)

۵۱۵۲ - (۱۶) وَعَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَوْحَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلٰى جِبْرَئِيْلَ - عَلَيْهِ السَّلَامُ: اَنِ اقْلِبْ مَدِيْنَةَ كَذَا وَكَذَا بِاَهْلِهَا، قَالَ: يَا رَبِّ! اِنَّ فِيْهِمْ عَبْدَكَ فُلَانًا لَمْ يَعْصِكَ طَرْفَةَ عَيْنٍ». قَالَ: «فَقَالَ: اقْلِبْهَا عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ، فَاِنَّ وَجْهَهُ لَمْ يَتَمَعَّرْ - فِيَّ سَاعَةً قَطُّ».

۵۱۵۲: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ عزوجل نے جبرائیل علیہ السلام کی جانب وحی کی کہ فلاں فلاں شہر کو اس کے رہنے والوں سمیت تباہ و برباد کر دے۔ جبرائیلؑ نے سوال کیا' میرے پروردگار! بلاشبہ ان میں تیرا فلاں بندہ ایسا ہے کہ اس نے آنکھ کے جھپکنے کے بقدر بھی تیری نافرمانی

نہیں کی؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا' ان کے ساتھ اسے بھی تہہ و بالا کر دے اس لئے کہ اس کا چہرہ میری وجہ سے کبھی غصہ سے نہیں جھکا تھا (بیہقی شُعَبِ الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند معلوم نہیں ہو سکی' البتہ اس مضمون کی حدیث امام بیہقیؒ نے امام طبرانیؒ کے واسطے سے روایت کی ہے لیکن اس میں عبید بن اسحاق عطار اور اس کا استاد عمار بن سیف دونوں راوی ضعیف ہیں (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۴۹)

٥١٥٣ - (١٧) وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَسْأَلُ الْعَبْدَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيَقُوْلُ: مَالَكَ إِذَا رَأَيْتَ الْمُنْكَرَ فَلَمْ تُنْكِرْهُ؟» قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «فَيُلَقَّى حُجَّتَهُ، فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ! خِفْتُ النَّاسَ وَرَجَوْتُكَ». رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْأَحَادِيْثَ الثَّلَاثَةَ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ».

۵۱۵۳: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بے شک اللہ عزوجل قیامت کے دن انسان سے دریافت کرے گا اور کہے گا کہ تجھے کیا ہو گیا تھا کہ جب تو نے برے کاموں کو دیکھا تو (برائی کرنے والے کو) کیوں نہ ٹوکا؟ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس شخص پر دلیل کا القاء ہو گا اور وہ کہہ اٹھے گا کہ اے اللہ! میں لوگوں سے ڈر گیا اور میں نے تیرے فضل کی امید رکھی۔

(بیہقی شُعَبِ الایمان)

٥١٥٤ - (١٨) وَعَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنَّ الْمَعْرُوْفَ وَالْمُنْكَرَ خَلِيْقَتَانِ، تُنْصَبَانِ لِلنَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَأَمَّا الْمَعْرُوْفُ فَيُبَشِّرُ أَصْحَابَهُ وَيُوْعِدُهُمُ الْخَيْرَ، وَأَمَّا الْمُنْكَرُ فَيَقُوْلُ: إِلَيْكُمْ إِلَيْكُمْ، وَمَا يَسْتَطِيْعُوْنَ لَهُ إِلَّا لُزُوْمًا». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ».

۵۱۵۴: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے بے شک اچھا کام اور برا کام دونوں اللہ کی مخلوق ہیں انہیں قیامت کے دن لوگوں کے سامنے (جسم عطا کر کے) کھڑا کیا جائے گا پس اچھا کام تو اپنے کرنے والوں کو خوشخبری دے گا اور انہیں اچھا وعدہ دے گا اور برا کام (اپنے کرنے والوں سے) کہے گا کہ تم دور ہو جاؤ' دور ہو جاؤ۔ لیکن انہیں اس سے دور ہونے کی طاقت نہیں ہو گی اور وہ اس کے ساتھ چمٹے رہیں گے۔

(احمد' بیہقی شُعَبِ الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں حسن راوی مدلس ہے اور اس نے حدثنا کے الفاظ کے ساتھ یہ روایت بیان نہیں کی (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۴۹)

كِتَابُ الرِّقَاقِ
(دلوں میں رقت پیدا کرنے والی باتیں)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۱۵۵ - (۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِيْهِمَا كَثِيْرٌ مِنَ النَّاسِ: اَلصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل

۵۱۵۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تندرستی اور فارغ البالی دو ایسی نعمتیں ہیں جن کے بارے میں اکثر لوگ خسارے میں ہیں (بخاری)

۵۱۵۶ - (۲) وَعَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «وَاللّٰهِ مَا الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا مِثْلُ مَا يَجْعَلُ اَحَدُكُمْ إِصْبَعَهُ فِي الْيَمِّ، فَلْيَنْظُرْ بِمَ يَرْجِعُ؟». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۱۵۶: مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ فرما رہے تھے کہ اللہ کی قسم! آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی مثال بس اتنی سی ہے جیسے تم میں سے کوئی شخص اپنی انگلی دریا کے پانی میں ڈالتا ہے' وہ غور کرے کہ انگلی کے ساتھ کتنا پانی لگتا ہے؟ (مسلم)

وضاحت: مزید براں دنیا فانی ہے جبکہ آخرت کو دوام حاصل ہے اس پر کبھی فنا طاری نہیں ہو گا (واللہ اعلم)

۵۱۵۷ - (۳) وَعَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ بِجَدْيٍ اَسَكَّ مَيِّتٍ. قَالَ: «اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنَّ هٰذَا لَهُ بِدِرْهَمٍ؟» فَقَالُوْا: مَا نُحِبُّ اَنَّهُ لَنَا بِشَيْءٍ. قَالَ: «فَوَاللّٰهِ لَلدُّنْيَا اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذَا عَلَيْكُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۱۵۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھیڑ کے ایک ایسے بچے کے پاس سے گزرے جس کے کان بہت چھوٹے تھے۔ آپ نے صحابہ کرام سے استفسار کیا' تم میں کون شخص ایک درہم کے عوض اس کو لینا پسند کرے گا؟ سب نے کہا' ہم تو کسی معمولی چیز کے بدلے بھی اپنے لئے اس کو پسند نہیں کرتے

آپؐ نے فرمایا' اللہ کی قسم! دنیا اللہ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ حقیر ہے جتنا کہ تمہارے نزدیک یہ حقیر ہے (مسلم)

۵۱۵۸ - (٤) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۱۵۸ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ایماندار شخص کے لئے دنیا جیل ہے اور کافر کے لئے جنت ہے (مسلم)

۵۱۵۹ - (٥) **وَعَنْ** أَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مُؤْمِنًا حَسَنَةً، يُعْطَى بِهَا فِي الدُّنْيَا وَيُجْزَى بِهَا فِي الْآخِرَةِ، وَأَمَّا الْكَافِرُ فَيُطْعَمُ بِحَسَنَاتِ مَا عَمِلَ بِهَا لِلّٰهِ فِي الدُّنْيَا، حَتّٰى إِذَا أَفْضَى إِلَى الْآخِرَةِ لَمْ يَكُنْ لَهُ حَسَنَةٌ يُجْزَى بِهَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۱۵۹ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ اللہ تعالیٰ کسی مومن کی نیکی (کے اجر) کو ضائع نہیں کرتے' اس (نیکی) کے سبب اسے دنیا میں عطیات دیئے جاتے ہیں اور آخرت میں بھی اس کے سبب بدلہ دیا جاتا ہے البتہ کافر کو اس کے اچھے کاموں کے بدلے جو اس نے اللہ کے لیے کیے ہوتے ہیں دنیا میں ہی عطیات ملتے ہیں اور جب وہ آخرت میں پہنچتا ہے تو اس کے پاس ایک نیکی بھی نہیں ہوتی جس کے سبب اسے بدلہ دیا جائے (مسلم)

۵۱٦۰ - (٦) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ، وَحُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. إِلَّا أَنَّ عِنْدَ مُسْلِمٍ: «حُفَّتْ». بَدَلَ: «حُجِبَتْ».

۵۱٦۰ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' دوزخ کو شہوات کے ساتھ ڈھانپ دیا گیا ہے اور جنت کو مشکل کاموں کے ساتھ ڈھانپ دیا گیا ہے (بخاری' مسلم) البتہ مسلم میں "حُجِبَتْ" کی جگہ پر "حُفَّتْ" کا لفظ ہے۔

۵۱٦۱ - (٧) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «تَعِسَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ وَعَبْدُ الدِّرْهَمِ وَعَبْدُ الْخَمِيْصَةِ - ، إِنْ أُعْطِيَ رَضِيَ، وَإِنْ لَمْ يُعْطَ سَخِطَ، تَعِسَ وَانْتَكَسَ - ، وَإِذَا شِيْكَ - فَلَا انْتَقَشَ - . طُوْبٰى لِعَبْدٍ آخِذٍ بِعِنَانِ فَرَسِهِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ، أَشْعَثَ رَأْسُهُ، مُغْبَرَّةٍ قَدَمَاهُ، إِنْ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ، وَإِنْ كَانَ فِي السَّاقَةِ - كَانَ فِي السَّاقَةِ، إِنِ اسْتَأْذَنَ لَمْ يُؤْذَنْ لَهُ، وَإِنْ شَفَعَ لَمْ يُشَفَّعْ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۱٦۱ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' دینار' درہم اور ریشمی

کپڑے کا غلام ناکام ہے' اگر اسے (یہ چیزیں) میسر آتی ہیں تو خوش رہتا ہے اور اگر میسر نہ آئیں تو ناراض ہو جاتا ہے (ایسا شخص) بد نصیب اور ذلیل ہے اگر اس (کے جسم کے کسی عضو) میں کانٹا چبھ جاتا ہے تو وہ اسے نکال نہیں سکتا (البتہ) وہ انسان خوش بخت ہے جس نے اللہ کی راہ میں گھوڑے کی لگام کو تھام رکھا ہے' پراگندہ سر ہے' اس کے پاؤں غبار آلود ہیں' اگر اسے حفاظت کے دستے میں رکھا جاتا ہے تو وہ وہاں رہتا ہے اور جب اسے لشکر کے پچھلے حصے میں (متعین) کیا جاتا ہے تو وہ وہاں (اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ) ہوتا ہے اگر وہ اجازت طلب کرتا ہے تو اسے اجازت نہیں ملتی اور جب وہ سفارش کرتا ہے تو اس کی سفارش قبول نہیں کی جاتی (بخاری)

وضاحت: حدیث کے آخری جملے کہ اگر وہ اجازت طلب کرتا ہے تو اسے اجازت نہیں دی جاتی ـــــــ کا مفہوم یہ ہے کہ ایسا شخص معاشرے میں اس قدر سادگی اور عجز و انکساری کے ساتھ رہتا ہے کہ دنیا دار لوگ اسے کوئی اہمیت نہیں دیتے۔ اگر وہ کسی محفل یا مشاورت میں شریک ہونا چاہے تو اسے اجازت نہیں دی جاتی اور اگر وہ کسی کی جائز سفارش بھی کرے تو اس کی سفارش کو قبول نہیں کیا جاتا (واللہ اعلم)

۵۱۶۲ - (۸) **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «اِنَّ مِمَّا اَخَافُ عَلَیْکُمْ مِنْ بَعْدِیْ مَا یُفْتَحُ عَلَیْکُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْیَا وَزِیْنَتِهَا». فَقَالَ رَجُلٌ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَوَ یَاْتِی الْخَیْرُ بِالشَّرِّ؟ فَسَکَتَ، حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّهُ یُنَزَّلُ عَلَیْهِ قَالَ: فَمَسَحَ عَنْهُ الرُّحَضَاءَ – وَقَالَ: «اَیْنَ السَّائِلُ؟». وَکَاَنَّهُ حَمِدَهُ فَقَالَ: «اِنَّهُ لَا یَاْتِی الْخَیْرُ بِالشَّرِّ وَاِنَّ مِمَّا یُنْبِتُ الرَّبِیْعُ مَا یَقْتُلُ حَبَطًا اَوْ یُلِمُّ –، اِلَّا اٰکِلَةَ الْخَضِرِ – اَکَلَتْ حَتّٰی اِمْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا، اِسْتَقْبَلَتْ عَیْنَ الشَّمْسِ فَثَلَطَتْ – وَبَالَتْ ثُمَّ عَادَتْ فَاَکَلَتْ. وَاِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ، فَمَنْ اَخَذَهُ بِحَقِّهِ، وَوَضَعَهُ فِیْ حَقِّهِ فَنِعْمَ الْمَعُوْنَةُ هُوَ، وَمَنْ اَخَذَهُ بِغَیْرِ حَقِّهِ کَانَ کَالَّذِیْ یَاْکُلُ وَلَا یَشْبَعُ، وَیَکُوْنُ شَهِیْدًا عَلَیْهِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۵۱۶۲: ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ مجھے اپنے بعد تمہارے بارے میں جو خوف لاحق ہے وہ یہ ہے (کہ فتح و کامرانی کے بعد) تم پر دنیا کی زیب و زینت اُمڈ آئے گی۔ ایک شخص نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! کیا خیر' شر (لانے کا سبب) بن سکتا ہے؟ آپؐ نے خاموشی اختیار کی۔ ہم نے محسوس کیا کہ آپؐ پر وحی نازل ہو رہی ہے۔ راوی نے بیان کیا کہ آپؐ نے (اپنے چہرہ مبارک سے) پسینہ صاف کیا اور دریافت کیا کہ سائل کہاں ہے؟ گویا کہ آپؐ نے اس کے استفسار کو سراہا۔ آپؐ نے فرمایا' اس میں کچھ شک نہیں کہ خیر' شر کا ذریعہ نہیں بن سکتا اور اس میں بھی کچھ شک نہیں کہ موسم ربیع (اللہ کی قدرت کے ساتھ) جس چارے کو اُگاتا ہے وہ (جانوروں کو) موت کے گھاٹ اتار دیتا ہے (جب انہیں) اپھارا ہو جاتا ہے یا ہلاکت کے قریب کر دیتا ہے۔ ہاں! اگر وہ تر و تازہ گھاس چرتا ہے اور اس کے (پیٹ کے) دونوں کنارے بھر جاتے ہیں تو وہ سورج کے سامنے رخ (کر کے جگالی) کرتا ہے تو گوبر کرتا ہے اور پیشاب کرتا ہے بعد ازاں وہ دوبارہ چرنا شروع کر دیتا ہے بلاشبہ یہ مال خوش نما اور پرکشش ہے پس جس شخص نے اس کو صحیح طریقے

کے ساتھ حاصل کیا اور صحیح جگہ میں رکھا وہ اس کا بہترین معاون ہے اور جس شخص نے اس کو ناجائز ذرائع سے حاصل کیا اس کی مثال اس شخص کی ہے جو کھا رہا ہے (لیکن) سیر نہیں ہو رہا اور قیامت کے دن مال اس کے خلاف گواہی دے گا (بخاری' مسلم)

۵۱۶۳ - (۹) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «فَوَاللّٰهِ لَا الْفَقْرَ أَخْشٰى عَلَيْكُمْ، وَلٰكِنْ أَخْشٰى عَلَيْكُمْ أَنْ تُبْسَطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا كَمَا بُسِطَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، فَتَنَافَسُوْهَا كَمَا تَنَافَسُوْهَا، وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا أَهْلَكَتْهُمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۱۶۳: عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ کی قسم! میں تمہارے (بارے) میں فقیری کا خوف نہیں رکھتا ہوں البتہ تمہارے بارے میں مجھے یہ خدشہ ہے کہ دنیا تم پر فراخ ہو جائے گی جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر فراخ ہوئی پس تم اس میں رغبت کرو گے جیسا کہ انہوں نے اس میں رغبت کی اور وہ تمہیں تباہ و برباد کر دے گی جیسا کہ اس نے انہیں تباہ و برباد کر دیا (بخاری' مسلم)

۵۱۶۴ - (۱۰) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا» - وَفِي رِوَايَةٍ: «كَفَافًا» - . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۱۶۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے اللہ! آلِ محمدؐ کو ضرورت کے مطابق رزق عطا فرما اور ایک روایت میں ہے' آپؐ نے فرمایا کہ جس سے بھوک دور ہو۔ (بخاری' مسلم)

۵۱۶۵ - (۱۱) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَسْلَمَ، وَرُزِقَ كَفَافًا، وَقَنَّعَهُ اللّٰهُ بِمَا آتَاهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۱۶۵: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص اسلام لایا وہ کامیاب ہے اور بقدر ضرورت رزق دیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے جو اسے عطا کیا اس پر اس نے قناعت اختیار کی (مسلم)

۵۱۶۶ - (۱۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يَقُوْلُ الْعَبْدُ: مَالِي، مَالِي. وَإِنَّ مَالَهُ مِنْ مَالِهِ - ثَلَاثٌ: مَا أَكَلَ فَأَفْنٰى، أَوْ لَبِسَ فَأَبْلٰى، أَوْ أَعْطٰى فَاقْتَنٰى - . وَمَا سِوٰى ذٰلِكَ فَهُوَ ذَاهِبٌ وَتَارِكُهُ لِلنَّاسِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۱۶۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' انسان کہتا ہے کہ میرے پاس (اتنا) مال ہے' میرے پاس (اتنا) مال ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ اس کے مال میں سے اس کے لئے تین قسم کے مال ہیں (وہ مال) جو اس نے کھایا اور ختم کر دیا یا (وہ لباس) جو اس نے زیب تن کیا اور اسے بوسیدہ

کر دیا یا جو اس نے عطیہ دیا اور (آخرت کے لیے) ذخیرہ کر لیا اور ان کے علاوہ جو مال ہے وہ لوگوں کے لئے چھوڑ کر جانے والا ہے (مسلم)

۵۱۶۷ - (۱۳) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ: فَيَرْجِعُ اِثْنَانِ، وَيَبْقٰى مَعَهٗ وَاحِدٌ، يَتْبَعُهٗ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ وَعَمَلُهٗ، فَيَرْجِعُ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ، وَيَبْقٰى عَمَلُهٗ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۱۶۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' فوت ہونے والے انسان کے ساتھ تین (قسم کے) مال جاتے ہیں (ان میں سے) دو واپس لوٹ آتے ہیں اور ایک مال اس کے ساتھ رہتا ہے (چنانچہ) اس کے ساتھ جانے والے اس کے اہل و عیال' اس کا مال اور اس کے اعمال ہوتے ہیں جبکہ اہل و عیال اور مال تو واپس آ جاتے ہیں اور اعمال اس کے ساتھ رہتے ہیں (بخاری' مسلم)

۵۱۶۸ - (۱۴) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَيُّكُمْ مَالُ وَارِثِهٖ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ مَالِهٖ؟» قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا مِنَّا اَحَدٌ اِلَّا مَالُهٗ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ مَالِ وَارِثِهٖ. قَالَ: «فَاِنَّ مَالَهٗ مَا قَدَّمَ، وَمَالَ وَارِثِهٖ مَا اَخَّرَ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۱۶۸: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں کون ایسا شخص ہے کہ جسے اپنے مال سے زیادہ اپنے وارث کا مال محبوب ہے؟ صحابہ کرامؓ نے جواب دیا' اے اللہ کے رسول! ہم میں سے ہر شخص کو اس کا اپنا مال اس کے وارث کے مال سے زیادہ محبوب ہے۔ آپؐ نے وضاحت فرمائی کہ انسان کا اپنا مال تو وہ ہے جو اس نے آگے بھیجا اور اس کے وارث کا مال وہ ہے جو اس نے پیچھے چھوڑا (بخاری)

۵۱۶۹ - (۱۵) وَعَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ اَبِيْهِ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ -، قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَقْرَاُ: ﴿اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ﴾ - قَالَ: «يَقُوْلُ ابْنُ آدَمَ: مَالِيْ مَالِيْ». قَالَ: «وَهَلْ لَكَ يَا ابْنَ آدَمَ! اِلَّا مَا اَكَلْتَ فَاَفْنَيْتَ، اَوْ لَبِسْتَ فَاَبْلَيْتَ، اَوْ تَصَدَّقْتَ فَاَمْضَيْتَ؟؟». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۱۶۹: مطرف اپنے والد (عبداللہ بن شخیرؓ) سے بیان کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپؐ سورۃ "اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ" کی تلاوت فرما رہے تھے۔ (جس کا ترجمہ ہے) "مال کی کثرت نے تمہیں غافل کر دیا۔" (اس ضمن میں) آپؐ نے فرمایا' آدم کا بیٹا کہتا رہتا ہے کہ میرے پاس (اتنا) مال ہے' میرے پاس (اتنا) مال ہے۔ آپؐ نے فرمایا' اے آدم کے بیٹے! تیرا مال تو صرف وہ ہے جسے تو نے کھایا اور ختم کر دیا یا جو لباس تو نے زیب تن کیا اور اسے بوسیدہ کر دیا یا جو تو نے صدقہ کیا اور اسے (اپنی آخرت کے لئے) باقی چھوڑا (مسلم)

۵۱۷۰ - (۱۶) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَيْسَ

الْغِنَىٰ عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ ، وَلٰكِنَّ الْغِنَىٰ غِنَى النَّفْسِ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مال و متاع کی کثرت کا نام غنا نہیں بلکہ غنا تو نفس کا غنا ہے (بخاری' مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۵۱۷۱ - (۱۷) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ يَأْخُذُ عَنِّيْ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ فَيَعْمَلُ بِهِنَّ أَوْ يُعَلِّمُ مَنْ يَعْمَلُ بِهِنَّ؟» قُلْتُ: أَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَأَخَذَ بِيَدِيْ فَعَدَّ خَمْسًا، فَقَالَ: «اتَّقِ الْمَحَارِمَ تَكُنْ أَعْبَدَ النَّاسِ، وَارْضَ بِمَا قَسَمَ اللّٰهُ لَكَ تَكُنْ أَغْنَى النَّاسِ، وَأَحْسِنْ إِلَىٰ جَارِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا، وَأَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُسْلِمًا، وَلَا تُكْثِرِ الضَّحِكَ، فَإِنَّ كَثْرَةَ الضَّحِكِ تُمِيْتُ الْقَلْبَ» . رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ .

دوسری فصل

۵۱۷۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کون شخص مجھ سے ذیل کی باتوں کو حاصل کر کے ان پر عمل پیرا ہو گا اور ان لوگوں کو (یہ باتیں) بتائے گا جو ان کے مطابق عمل کریں گے؟ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں ہوں۔ چنانچہ آپؐ نے میرا ہاتھ پکڑا اور پانچ (باتوں) کو شمار کیا۔ آپؐ نے فرمایا' حرام کاموں سے بچا رہ تو تمام لوگوں سے زیادہ عبادت گزار (شمار) ہو گا' اللہ تعالیٰ نے تیری جو تقدیر بنائی ہے اس پر قناعت کر تو سب لوگوں سے زیادہ غنا والا ہو گا' اپنے پڑوسی کے ساتھ احسان کر تو کامل مومن ہو گا' جس چیز کو تو اپنے لیے پسند کرتا ہے لوگوں کے لیے بھی وہی پسند کر تو (صحیح طور پر) مسلمان ہو گا اور زیادہ نہ ہنس اس لیے کہ زیادہ ہنسنا دل کو مردہ کر دیتا ہے (احمد' ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: یہ حدیث منقطع ہے' حسن بصریؒ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا نیز اس حدیث کی سند میں ابوطارق سعدی راوی مجہول ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۰)

۵۱۷۲ - (۱۸) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ: ابْنَ آدَمَ! تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِيْ أَمْلَأْ صَدْرَكَ غِنًى وَأَسُدَّ فَقْرَكَ، وَإِنْ لَا تَفْعَلْ مَلَأْتُ يَدَكَ شُغْلًا وَلَمْ أَسُدَّ فَقْرَكَ» رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَابْنُ مَاجَهْ .

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بے شک اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں' آدم کے بیٹے! میری عبادت کے لیے فراغت اختیار کر میں تیرے دل کو غنا سے بھر دوں گا اور تیرے

فقر کو ختم کر دوں گا اور اگر تو ایسا نہیں کرے گا تو میں تجھے مشاغل کے سپرد کر دوں گا اور تیری ضرورتوں کو پورا نہیں کروں گا (احمد' ابن ماجہ)

۵۱۷۳ ـ (۱۹) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: ذُكِرَ رَجُلٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِعِبَادَةٍ وَاجْتِهَادٍ، وَذُكِرَ آخَرُ بِرِعَةٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تَعْدِلُ بِالرِّ . يَعْنِي الْوَرَعَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۱۷۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں ایک شخص کی عبادت اور اس میں بھرپور انہماک کا ذکر کیا گیا اور دوسرے شخص کے ورع (اور تقویٰ) کا ذکر کیا گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' عبادت میں انہماک' ورع (اور تقویٰ) کے برابر نہیں ہے (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن عبدالرحمان بن نبیہ راوی مجہول ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۱۰)

۵۱۷٤ ـ (۲۰) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ الْاَوْدِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِرَجُلٍ وَهُوَ يَعِظُهُ: «اِغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ، شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ، وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ، وَغِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ، وَفَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ، وَحَيَاتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلًا.

۵۱۷۴: عمرو بن میمون اودی بیان کرتے ہیں رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو وعظ فرمایا کہ پانچ چیزوں سے پہلے پانچ چیزوں کو غنیمت سمجھ۔ بڑھاپے سے پہلے جوانی کو' بیماری سے پہلے تندرستی کو' فقیری سے پہلے غنا کو' مشغولیت سے پہلے فارغ البالی کو اور موت سے پہلے زندگی کو (ترمذی نے اس حدیث کو مرسل بیان کیا)

۵۱۷۵ ـ (۲۱) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا يَنْتَظِرُ أَحَدُكُمْ إِلَّا غِنًى مُطْغِيًا، أَوْ فَقْرًا مُنْسِيًا، أَوْ مَرَضًا مُفْسِدًا، أَوْ هَرَمًا مُفَنِّدًا، أَوْ مَوْتًا مُجْهِزًا، أَوِ الدَّجَّالَ، فَالدَّجَّالُ شَرُّ غَائِبٍ يُنْتَظَرُ، أَوِ السَّاعَةَ، وَالسَّاعَةُ أَدْهَى وَأَمَرُّ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ.

۵۱۷۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' تم بس ایسی غنا کے آرزو مند رہتے ہو جو سرکشی لائے یا ایسے فقر کا جو اللہ تعالیٰ کو بھلا دے یا ایسی بیماری کا جو (جسم اور دین کو) کمزور کرنے والی ہو یا ایسے بڑھاپے کا جو عقل کو خراب کرنے والا ہو یا اچانک موت کا یا دجال کا جبکہ دجال بدترین پوشیدہ فتنہ ہے جس کا انتظار ہو رہا ہے یا قیامت کا جبکہ قیامت تو بہت ہولناک اور سخت تکلیف دہ چیز ہے (ترمذی' نسائی)

وضاحت: مقصد یہ ہے کہ دنیا میں فراغت کو غنیمت شمار کیا جائے پس وہ شخص نیک بخت ہے جو امکانی حد تک فرائض کی ادائیگی میں مشغول رہتا ہے اور ذکر کردہ چیزوں کے انتظار میں نہیں رہتا اور خود کو اللہ کی تقدیر کے

حوالے کر دیا ہے (واللہ اعلم) نیز اس حدیث کی سند میں عمرو بن ہارون راوی متروک الحدیث ہے۔
(تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۱)

۵۱۷۶ - (۲۲) وَعَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «اَلَا اِنَّ الدُّنْيَا مَلْعُوْنَةٌ مَلْعُوْنٌ مَا فِيْهَا، اِلَّا ذِكْرُ اللّٰهِ وَمَا وَالَاهُ، وَعَالِمٌ اَوْ مُتَعَلِّمٌ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۵۱۷۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' خبردار! بلاشبہ دنیا اور جو چیز دنیا میں ہے (وہ سب انسان کو اللہ تعالیٰ سے) دور کر دینے والی ہیں مگر اللہ کا ذکر اور وہ اعمال جن کو اللہ محبوب جانتا ہے نیز عالم اور متعلم (بھی اس سے مستثنیٰ ہیں) (ترمذی' ابن ماجہ)

۵۱۷۷ - (۲۳) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ، مَا سَقٰى كَافِرًا مِنْهَا شَرْبَةً». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۵۱۷۷: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اگر اللہ کے نزدیک دنیا (کی قدر و منزلت) مچھر کے پر کے برابر بھی ہوتی تو وہ کسی کافر کو دنیا کے پانیوں میں سے ایک گھونٹ بھی نہ پلاتا (احمد' ترمذی' ابن ماجہ)

۵۱۷۸ - (۲۴) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تَتَّخِذُوا الضَّيْعَةَ — فَتَرْغَبُوْا فِي الدُّنْيَا» — رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

۵۱۷۸: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم اپنی جاگیر (اور تجارتی کاروبار) کو یہ حیثیت نہ دو کہ تم (مکمل طور پر) دنیا کی جانب میلان رکھو (ترمذی' بیہقی شعب الایمان)

۵۱۷۹ - (۲۵) وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ اَحَبَّ دُنْيَاهُ اَضَرَّ بِاٰخِرَتِهِ، وَمَنْ اَحَبَّ اٰخِرَتَهُ اَضَرَّ بِدُنْيَاهُ، فَاٰثِرُوْا مَا يَبْقٰى عَلٰى مَا يَفْنٰى». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

۵۱۷۹: ابو موسیٰ (اشعری) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر دنیا سے محبت کی اس نے اپنی آخرت کو خراب کر لیا اور جس نے آخرت کے ساتھ محبت کی اس نے اپنی دنیا کو نقصان پہنچایا پس تم باقی رہنے والی چیزوں کو فنا ہونے والی چیزوں پر ترجیح دو۔
(احمد' بیہقی شعب الایمان)

۵۱۸۰ - (۲۶) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لُعِنَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ، وَلُعِنَ عَبْدُ الدِّرْهَمِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۱۸۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' دینار و درہم (یعنی مال و دولت) کا غلام ملعون ہے (ترمذی)

٥١٨١ ـ (٢٧) وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا ذِئْبَانِ جَائِعَانِ أُرْسِلَا فِي غَنَمٍ بِأَفْسَدَ لَهَا مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَى الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِينِهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ.

۵۱۸۱: کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' دو بھوکے بھیڑیے جنہیں بکریوں (کے ریوڑ) میں چھوڑ دیا جائے وہ انہیں اس قدر نقصان نہیں پہنچاتے جس قدر کہ مال کا لالچ اور (دنیوی) جاہ' دین کو نقصان پہنچاتا ہے (ترمذی' دارمی)

٥١٨٢ ـ (٢٨) وَعَنْ خَبَّابٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَا أَنْفَقَ مُؤْمِنٌ مِنْ نَفَقَةٍ إِلَّا أُجِرَ فِيهَا، إِلَّا نَفَقَتَهُ فِي هٰذَا التُّرَابِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۵۱۸۲: خباب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' ایماندار شخص جس قدر مال خرچ کرتا ہے اس کو اس کے سبب ثواب حاصل ہو گا البتہ جس مال کو اس نے (بلا ضرورت) مکان (کی تعمیر) میں خرچ کیا اس میں اجر و ثواب نہیں ہے (ترمذی' ابن ماجہ)

٥١ ـ (٢٩) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «النَّفَقَةُ كُلُّهَا فِي سَبِيلِ اللهِ إِلَّا الْبِنَاءَ فَلَا خَيْرَ فِيهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۵۱۸۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مال خرچ کرنا سب کا سب اللہ تعالیٰ کے راستے میں ہے سوائے اس کے جو اس نے (مکان کی) تعمیر میں (بلا ضرورت) خرچ کیا اس میں ثواب نہیں ہے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن حمید رازی راوی ضعیف ہے (الجرح والتعدیل جلد ۷ صفحہ ۲۳۲' میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۵۳۰' تقریب' تہذیب جلد ۹ صفحہ ۱۳۱' ذیول الرواۃ جلد ۲ صفحہ ۲)

٥١٨٤ ـ (٣٠) وَعَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ يَوْمًا وَنَحْنُ مَعَهُ، فَرَأَى قُبَّةً مُشْرِفَةً، فَقَالَ: «مَا هٰذِهِ؟» قَالَ أَصْحَابُهُ: هٰذِهِ لِفُلَانٍ، رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَسَكَتَ وَحَمَلَهَا فِي نَفْسِهِ، حَتّٰى إِذَا جَاءَ صَاحِبُهَا، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فِي النَّاسِ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ، صَنَعَ ذٰلِكَ مِرَارًا حَتّٰى عَرَفَ الرَّجُلُ الْغَضَبَ فِيهِ وَالْإِعْرَاضَ، فَشَكَا ذٰلِكَ إِلَى أَصْحَابِهِ وَقَالَ: وَاللهِ إِنِّي لَأُنْكِرُ رَسُولَ اللهِ ﷺ. قَالُوا: خَرَجَ فَرَأَى قُبَّتَكَ. فَرَجَعَ الرَّجُلُ إِلَى قُبَّتِهِ فَهَدَمَهَا حَتّٰى سَوَّاهَا بِالْأَرْضِ. فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ، فَلَمْ يَرَهَا، قَالَ: «مَا فَعَلَتِ الْقُبَّةُ؟» قَالُوا: شَكَى

إِلَيْ صَاحِبُهَا إِعْرَاضَكَ، فَأَخْبَرْنَاهُ، فَهَدَمَهَا. فَقَالَ: «أَمَا إِنَّ كُلَّ بِنَاءٍ وَبَالٌ عَلَى صَاحِبِهِ إِلَّا مَا لَا، إِلَّا مَا لَا» يَعْنِي مَا لَا بُدَّ مِنْهُ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

ترجمہ: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (باہر) نکلے ہم آپؐ کے ساتھ تھے آپؐ نے ایک اونچی بلند و بالا عمارت دیکھی آپؐ نے (انکار کے انداز میں) استفسار کیا کہ یہ کیسی بلند وبالا عمارت ہے؟ آپؐ کے صحابہ کرامؓ نے بتایا کہ یہ بلند وبالا عمارت فلاں انصاری انسان کی ہے (یہ سن کر) آپؐ خاموش ہوگئے (البتہ) آپؐ نے (اس کے اس) فعل کو اپنے دل میں رکھا اور جب بلند وبالا عمارت کا مالک آپؐ کی خدمت میں پہنچا تو اس نے لوگوں (کی موجودگی) میں آپؐ (کی خدمت میں) سلام عرض کیا۔ آپؐ نے اس سے روگردانی فرمائی' آپؐ نے کئی بار اس کا اعادہ کیا یہاں تک کہ اس شخص نے محسوس کیا کہ آپؐ اس سے ناراض ہیں اسی لیے روگردانی فرما رہے ہیں چنانچہ اس شخص نے اپنے رفقاء سے اس بات کا شکوہ کیا اور ذکر کیا کہ میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس کیفیت کو غیر متوقع سمجھتا ہوں۔ انہوں نے بتایا کہ آپؐ (باہر) تشریف لے گئے تھے تو آپؐ نے تیری بلند وبالا عمارت دیکھی تھی (وہ شخص ناراضگی کے سبب سے آگاہ ہو گیا) چنانچہ وہ فوراً اپنی بلند وبالا عمارت کی جانب گیا (اور) اسے گرا کر زمین کے برابر کر دیا (اس کے بعد) ایک روز رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے' آپؐ نے بلند وبالا عمارت کو نہ دیکھا آپؐ نے دریافت کیا' بلند وبالا عمارت کو کیا ہوا؟ صحابہ کرامؓ نے بتایا' بلند وبالا عمارت کے مالک نے ہمارے پاس شکوہ کیا تھا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مجھ سے) روگردانی کی ہے ہم نے اسے آگاہ کیا تو اس نے بلند وبالا عمارت کو گرا دیا (یہ سن کر) آپؐ نے فرمایا' خبردار! ہر وہ مکان جو بلا ضرورت تعمیر کیا جائے وہ اس کے مالک کے لئے وبال کا باعث ہو گا البتہ ضرورت کے مطابق درست ہے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۴۳۲' احادیث ضعیفہ صفحہ ۱۷۵)

۵۱۸۵ - (۳۱) وَعَنْ أَبِيْ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قَالَ: عَهِدَ إِلَيَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّمَا يَكْفِيْكَ مِنْ جَمْعِ الْمَالِ خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ. وَفِيْ بَعْضِ نُسَخِ «الْمَصَابِيْحِ» عَنْ أَبِيْ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَدٍ، بِالدَّالِ بَدَلَ التَّاءِ، وَهُوَ تَصْحِيْفٌ.

۵۱۸۵: ابوہاشم بن عتبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وصیت کرتے ہوئے فرمایا کہ تجھے مال فراہم کرنے کے لیے ایک خادم اور جہاد کے لیے ایک سواری کافی ہے (احمد' ترمذی' نسائی' ابن ماجہ) اور مصابیح کے بعض نسخوں میں راوی ابوہاشم بن عتبد ہے یعنی تا کی جگہ پر دال ہے جبکہ یہ (درست نہیں) تبدیلی ہے

۵۱۸۶ - (۳۲) وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَيْسَ لِابْنِ آدَمَ حَقٌّ فِيْ سِوَى هٰذِهِ الْخِصَالِ: بَيْتٌ يَسْكُنُهُ، وَثَوْبٌ يُوَارِيْ بِهِ عَوْرَتَهُ، وَجِلْفُ الْخُبْزِ —

وَالْمَاءِ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .

۵۱۸۶ : عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' آدم کے بیٹے کے لئے ان تین چیزوں کے علاوہ کچھ ضرورت نہیں ہے رہائش کے لئے مکان' شرم گاہ کو ڈھانپنے کے لئے لباس' خشک موٹی روٹی اور پانی (ترمذی)

وضاحت : اس حدیث کی سند ضعیف ہے صحیح یہ ہے کہ یہ کلام اہلِ کتاب کے ایک شخص سے منقول ہے جیسا کہ امام احمدؒ نے ذکر کیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۴۲۲)

۵۱۸۷ - (۳۳) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ إِذَا أَنَا عَمِلْتُهُ أَحَبَّنِيَ اللّٰهُ وَأَحَبَّنِيَ النَّاسُ. قَالَ: «ازْهَدْ فِي الدُّنْيَا يُحِبَّكَ اللّٰهُ، وَازْهَدْ فِيْمَا عِنْدَ النَّاسِ يُحِبَّكَ النَّاسُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۵۱۸۷ : سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص آیا اس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! مجھے ایسا عمل بتائیں کہ جب میں اس پر کاربند رہوں تو مجھ سے اللہ تعالیٰ محبت کرے اور لوگ بھی مجھ سے محبت کریں۔ آپؐ نے فرمایا' دنیا سے محبت نہ کر اللہ تعالیٰ تجھ سے محبت کرے گا اور لوگوں کے ہاں جو مال ہے اس سے بھی محبت نہ کر لوگ تجھ سے محبت کریں گے (ترمذی' ابن ماجہ)

۵۱۸۸ - (۳۴) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَامَ عَلٰى حَصِيْرٍ، فَقَامَ وَقَدْ أَثَّرَ فِيْ جَسَدِهِ، فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نَبْسُطَ لَكَ وَنَعْمَلَ —. فَقَالَ: «مَا لِيْ وَلِلدُّنْيَا؟ وَمَا أَنَا وَالدُّنْيَا إِلَّا كَرَاكِبٍ اسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَةٍ، ثُمَّ رَاحَ وَتَرَكَهَا». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۵۱۸۸ : ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم چٹائی پر محوِ خواب تھے آپؐ (نیند سے) بیدار ہوئے تو آپؐ کے جسم مبارک پر چٹائی کے نشانات تھے ابن مسعودؓ نے عرض کیا' اگر آپؐ ہمیں حکم فرماتے تو ہم آپؐ کے لیے (نرم گدا) بچھا دیتے اور (خوبصورت چادر) تیار کرواتے۔ آپؐ نے فرمایا' مجھے دنیا کے ساتھ (محبت ہے) اور نہ ہی دنیا کو (میرے ساتھ محبت ہے) میرا (تعلق) دنیا کے ساتھ بس اتنا ہے جتنا کہ اس سوار شخص کا ہوتا ہے جو کسی درخت کے سائے میں آرام کرتا ہے پھر وہ درخت کو چھوڑ دیتا ہے اور چلا جاتا ہے" (احمد' ترمذی' ابن ماجہ)

۵۱۸۹ - (۳۵) وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «أَغْبَطُ أَوْلِيَائِيْ عِنْدِيْ لَمُؤْمِنٌ خَفِيْفُ الْحَاذِ —، ذُوْ حَظٍّ مِنَ الصَّلَاةِ، أَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ، وَأَطَاعَهُ فِي السِّرِّ، وَكَانَ غَامِضًا فِي النَّاسِ —، لَا يُشَارُ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ، وَكَانَ رِزْقُهُ كَفَافًا، فَصَبَرَ عَلٰى ذٰلِكَ» ثُمَّ نَقَدَ بِيَدِهِ — فَقَالَ: «عُجِّلَتْ مَنِيَّتُهُ، قَلَّتْ بَوَاكِيْهِ، قَلَّ تُرَاثُهُ» —. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ،

وَابْنُ مَاجَةَ.

۵۱۸۹: ابو امامہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' میرے نزدیک میرے دوستوں میں سے سب سے زیادہ قابل رشک وہ شخص ہے جو ایماندار ہے' تھوڑے مال والا ہے (لیکن وہ) نماز میں لذت حاصل کرتا ہے' اپنے پروردگار کی عبادت اچھے انداز سے کرتا ہے' در پردہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتا ہے' لوگوں میں معروف نہیں ہے' اس کی جانب انگلیوں سے اشارہ نہیں ہوتا اور اس کا رزق ضرورت کے مطابق ہے پس وہ اس پر صبر کرتا ہے۔ اس کے بعد آپؐ نے چٹکی بجائی اور فرمایا' اس کی موت آسانی سے ہوئی اس پر رونے والیاں (بھی) کم ہیں اس کا ورثہ بھی قلیل ہے (احمد' ترمذی' ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبید اللہ بن زحر' علی بن یزید اور قاسم بن عبدالرحمان راوی ضعیف ہیں (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۱۳' ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۳۳۸' ضعیف ترمذی صفحہ ۲۶۴)

۵۱۹۰ - (۳۶) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «عَرَضَ عَلَيَّ رَبِّي لِيَجْعَلَ لِي بَطْحَاءَ مَكَّةَ ذَهَباً، فَقُلْتُ: لَا، يَا رَبِّ! وَلٰكِنْ أَشْبَعُ يَوْماً، وَأَجُوْعُ يَوْماً، فَإِذَا جُعْتُ تَضَرَّعْتُ إِلَيْكَ وَذَكَرْتُكَ، وَإِذَا شَبِعْتُ حَمِدْتُكَ وَشَكَرْتُكَ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۵۱۹۰: ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میرے پروردگار نے مجھے اختیار دیا کہ اگر میں چاہوں تو وہ میرے لئے مکہ کی سنگریزہ وادی کو سونا بنا دے۔ میں نے عرض کیا' اے میرے پروردگار! میں پسند نہیں کرتا البتہ (مجھے پسند ہے کہ) میں ایک دن سیر ہو جاؤں اور ایک دن بھوکا رہوں' جب بھوکا رہوں تو تیری جانب رجوع کروں اور تیرا ذکر کروں اور جب میں سیر ہو جاؤں تو تیری حمد و ثناء بیان کروں اور تیرا شکریہ ادا کروں (احمد' ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبید اللہ بن زحر' علی بن یزید اور قاسم بن عبدالرحمان راوی ضعیف ہیں (ضعیف ترمذی صفحہ ۲۶۳' تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۱۳)

۵۱۹۱ - (۳۷) **وَعَنْ** عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مِحْصَنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ آمِناً فِي سِرْبِهِ، مُعَافًى فِي جَسَدِهِ، عِنْدَهُ قُوْتُ يَوْمِهِ؛ فَكَأَنَّمَا حِيْزَتْ لَهُ الدُّنْيَا بِحَذَافِيْرِهَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۵۱۹۱: عبید اللہ بن محصن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' (مومنو!) تم میں سے جو شخص اس حال میں صبح کرتا ہے کہ وہ اپنی جان کے لحاظ سے امن میں ہے' اپنے جسم کے لحاظ سے تندرست ہے اور اس روز کی خوراک اس کے پاس موجود ہے تو گویا اس کے لئے تمام دنیا کی نعمتیں جمع کر دی گئی ہیں (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

۵۱۹۲ - (۳۸) **وَعَنْ** مِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْ كَرِبَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ

اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَا مَلَأَ آدَمِيٌّ وِعَاءً شَرًّا مِنْ بَطْنٍ، بِحَسْبِ ابْنِ آدَمَ أُكُلَاتٌ — يُقِمْنَ صُلْبَهُ، فَإِنْ كَانَ لَا مَحَالَةَ فَثُلُثٌ طَعَامٌ، وَثُلُثٌ شَرَابٌ، وَثُلُثٌ لِنَفَسِهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

ترجمہ: مِقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' پیٹ سے زیادہ برا کوئی برتن نہیں جس کو انسان بھرتا ہے (جبکہ) آدم کے بیٹے کو تو چند لقمے ہی کافی ہیں جو اس کی کمر کو سیدھا رکھیں' اگر کھانے کے سوا کچھ چارہ نہیں تو تیسرا حصّہ کھانے کے لئے' تیسرا حصّہ پانی کے لئے اور تیسرا حصّہ سانس لینے کے لئے ہو (ترمذی' ابن ماجہ)

۵۱۹۳ - (۳۹) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سَمِعَ رَجُلًا يَتَجَشَّأُ، فَقَالَ: «أَقْصِرْ مِنْ جُشَائِكَ، فَإِنَّ أَطْوَلَ النَّاسِ جُوْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَطْوَلُهُمْ شِبَعًا فِي الدُّنْيَا». رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ». وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ.

ترجمہ: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو ڈکار لیتے سنا' آپؐ نے فرمایا' ڈکار (لینے) سے رک جا اس لئے کہ یقیناً قیامت کے روز لمبا عرصہ وہ لوگ بھوکے رہیں گے جو دنیا میں زیادہ سیر ہو کر کھاتے تھے (شرح السنۃ) امام ترمذیؒ نے اس کی مثل بیان کیا۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں کئی ضعیف راوی ہیں (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۳)

۵۱۹۴ - (۴۰) وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عِيَاضٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ فِتْنَةً، وَفِتْنَةُ أُمَّتِي الْمَالُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

ترجمہ: کعب بن عیاض رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' ہر اُمّت کے لئے فتنہ ہوتا ہے جبکہ میری اُمّت کا فتنہ مال ہے (ترمذی)

۵۱۹۵ - (۴۱) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «يُجَاءُ بِابْنِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُ بَذَجٌ — فَيُوْقَفُ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ، فَيَقُوْلُ لَهُ: أَعْطَيْتُكَ وَخَوَّلْتُكَ وَأَنْعَمْتُ عَلَيْكَ، فَمَا صَنَعْتَ؟ فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ! جَمَعْتُهُ وَثَمَّرْتُهُ وَتَرَكْتُهُ أَكْثَرَ مَا كَانَ، فَارْجِعْنِي آتِكَ بِهِ كُلِّهِ. فَيَقُوْلُ لَهُ: أَرِنِي مَا قَدَّمْتَ. فَيَقُوْلُ: رَبِّ! جَمَعْتُهُ وَثَمَّرْتُهُ وَتَرَكْتُهُ أَكْثَرَ مَا كَانَ، فَارْجِعْنِي آتِكَ بِهِ كُلِّهِ. فَإِذَا عَبْدٌ لَمْ يُقَدِّمْ خَيْرًا فَيُمْضَى بِهِ إِلَى النَّارِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَضَعَّفَهُ.

ترجمہ: انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' قیامت کے روز انسان کو لایا جائے گا گویا کہ وہ (ضعف کے سبب) بھیڑ کا بچہ ہے' اسے اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا کیا جائے گا اللہ تعالیٰ اس سے کہے گا کہ میں نے تجھے (زندگی) عطا کی' میں نے تجھے (مال و دولت سے) نوازا اور میں نے (خادم بھیج کر) تجھ پر انعامات کئے' تو نے کیا کیا؟ وہ کہے گا' اے میرے پروردگار! میں نے مال جمع کیا اور کثرت کے ساتھ فراہم

کیا اور میں نے (زندگی کی نسبت موت کے وقت) زیادہ چھوڑا مجھے واپس کر میں یہ تمام مال تیرے پاس لاتا ہوں لیکن (افسوس کہ) اس شخص نے کسی عمل صالح کو آگے نہ بھیجا ہو گا چنانچہ اسے دوزخ کی جانب دھکیل دیا جائے گا (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں اسماعیل بن مسلم راوی ضعیف ہے (العلل و معرفۃ الرجال جلد۱ صفحہ ۳۰۲ میزان الاعتدال جلد۱ صفحہ ۲۴۸' تنقیح الرواۃ جلد۴ صفحہ ۵)

۵۱۹۶ ـ (۴۲) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ اَوَّلَ مَا یُسْاَلُ الْعَبْدُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مِنَ النَّعِیْمِ اَنْ یُقَالَ لَهٗ: اَلَمْ نُصِحَّ جِسْمَكَ؟ وَنُرْوِكَ مِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ؟». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ.

۵۱۹۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ قیامت کے روز پہلا سوال جو انسان سے کیا جائے گا وہ نعمتوں کے بارے میں ہو گا۔ اس سے استفسار کیا جائے گا کہ کیا ہم نے تیرے جسم کو تندرست نہیں بنایا تھا؟ اور کیا ہم نے تجھے ٹھنڈے پانی سے سیراب نہیں کیا تھا؟ (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں شبابہ بن سوار راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد۲ صفحہ ۲۶۰' تنقیح الرواۃ جلد۴ صفحہ ۵)

۵۱۹۷ ـ (۴۳) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ، قَالَ: «لَا تَزُوْلُ قَدَمَا ابْنِ آدَمَ ـــ یَوْمَ الْقِیَامَةِ حَتّٰی یُسْاَلَ عَنْ خَمْسٍ: عَنْ عُمُرِهٖ فِیْمَا اَفْنَاهُ، وَعَنْ شَبَابِهٖ فِیْمَا اَبْلَاهُ، وَعَنْ مَالِهٖ مِنْ اَیْنَ اکْتَسَبَهٗ، وَفِیْمَا اَنْفَقَهٗ، وَمَاذَا عَمِلَ فِیْمَا عَلِمَ؟». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ.

۵۱۹۷: ابن مسعود رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' قیامت کے دن آدم کے بیٹے کے پاؤں اس وقت تک حرکت نہیں کریں گے جب تک کہ پانچ باتوں کا اس سے استفسار نہ کر لیا جائے کہ اس نے اپنی عمر کو کن کاموں میں گزار دیا' اپنی جوانی کو کن کاموں میں ضائع کیا' مال کہاں سے حاصل کیا' مال کہاں خرچ کیا اور کیا علم کے مطابق عمل کیا؟ (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں حسین بن قیس راوی ضعیف ہے البتہ شواہد کے سبب یہ حدیث صحیح ہے (الضعفاء الصغیر صفحہ ۸۰' تقریب التہذیب جلد۱ صفحہ ۱۷۸' تنقیح الرواۃ جلد۴ صفحہ ۵' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۳ صفحہ ۱۴۳۰)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۱۹۸ ـ (۴۴) عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَهٗ: «اِنَّكَ لَسْتَ بِخَیْرٍ مِنْ اَحْمَرَ وَلَا اَسْوَدَ اِلَّا اَنْ تَفْضُلَهٗ بِتَقْوٰی». رَوَاهُ اَحْمَدُ.

تیسری فصل

۵۱۹۸ : ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے خبردار کیا کہ تو کسی سرخ اور سیاہ رنگ والے شخص سے بہتر نہیں ہے البتہ تقویٰ کے سبب تجھے کسی پر فضیلت ہو سکتی ہے (احمد)
وضاحت : اس حدیث کی سند منقطع ہے' بکر بن عبداللہ مزنی راوی نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۱۵)

۵۱۹۹ - (۴۵) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَا زَهِدَ عَبْدٌ فِي الدُّنْيَا إِلَّا أَنْبَتَ اللهُ الْحِكْمَةَ فِي قَلْبِهِ، وَأَنْطَقَ بِهَا لِسَانَهُ، وَبَصَّرَهُ عَيْبَ الدُّنْيَا وَدَاءَهَا وَدَوَاءَهَا، وَأَخْرَجَهُ مِنْهَا سَالِمًا إِلَى دَارِ السَّلَامِ» رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۵۱۹۹ : ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو بھی انسان دنیا میں ضرورت سے زیادہ مال حاصل نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ اس کے دل میں (اپنی) معرفت جاگزین فرماتا ہے' اس کی زبان پر اپنا ذکر لاتا ہے اور اسے دنیا کے عیوب' بیماریوں اور ان کے علاج پر بصیرت عطا فرماتا ہے اور اس شخص کو دنیا (کی آفات) سے صحیح و سالم نکال کر جنت کی طرف پہنچا دیتا ہے (بیہقی شعب الایمان)
وضاحت : اس حدیث کی سند معلوم نہیں ہو سکی البتہ اس کی شاہد حدیث "حلیۃ الاولیاء" میں علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۱۵)

۵۲۰۰ - (۴۶) وَعَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: «قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَخْلَصَ اللهُ قَلْبَهُ لِلْإِيمَانِ، وَجَعَلَ قَلْبَهُ سَلِيمًا، وَلِسَانَهُ صَادِقًا، وَنَفْسَهُ مُطْمَئِنَّةً، وَخَلِيقَتَهُ مُسْتَقِيمَةً، وَجَعَلَ أُذُنَهُ مُسْتَمِعَةً، وَعَيْنَهُ نَاظِرَةً، فَأَمَّا الْأُذُنُ فَقَمْعٌ، وَأَمَّا الْعَيْنُ فَمُقِرَّةٌ لِمَا يُوعِي الْقَلْبُ، وَقَدْ أَفْلَحَ مَنْ جُعِلَ قَلْبُهُ وَاعِيًا» رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۵۲۰۰ : ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' وہ شخص کامیاب ہے جس کے دل کو اللہ تعالیٰ نے خالص ایمان عطا کیا ہے اور اس کے دل کو (حسد سے) محفوظ کر دیا ہے اور اس کی زبان کو سچ بولنے والی اور اس کے نفس کو مطمئن اور اس کی فطرت کو درست اور اس کے کانوں کو حق و صداقت کے سننے کے لئے اور اس کی آنکھ کو (مخلوقات کی جانب) غور فکر کرنے والی بنایا (حقیقت یہ ہے) کہ کان (باتیں سن کر ان کا) ذخیرہ کرتے ہیں اور آنکھیں ان چیزوں کو برقرار رکھتی ہیں جنہیں دل نے محفوظ کیا تھا اور وہ شخص کامیاب ہے جس نے اپنے دل کو محافظ بنایا (احمد' بیہقی شعب الایمان)
وضاحت : اس حدیث کی سند حسن ہے البتہ حدیث کے متن میں غرابت اور نکارت ہے۔

(تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۱۵)

۵۲۰۱ - (۴۷) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «إِذَا رَأَيْتَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُعْطِي الْعَبْدَ مِنَ الدُّنْيَا، عَلَى مَعَاصِيهِ، مَا يُحِبُّ؛ فَإِنَّمَا هُوَ اسْتِدْرَاجٌ». ثُمَّ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ﴿فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ أَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى إِذَا فَرِحُوا بِمَا أُوتُوا أَخَذْنَاهُمْ بَغْتَةً فَإِذَا هُمْ مُبْلِسُونَ﴾. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۵۲۰۱: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' جب تم مشاہدہ کرو کہ اللہ عزوجل کسی شخص کو اس کی نافرمانیوں کے باوجود اس کی خواہش کے مطابق دنیوی نعمتوں سے سرفراز فرماتا ہے تو (تم سمجھ لو کہ) یہ (اللہ کی جانب سے) مہلت ہے بعد ازاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ آیت) تلاوت فرمائی (جس کا ترجمہ ہے) "جب لوگ اللہ پاک کے اس عہد کو فراموش کر گئے جس کا انہیں وعظ کیا گیا تھا تو ہم نے ان پر تمام انعامات کے دروازے کھول دیے یہاں تک کہ جب وہ انعامات کے دیے جانے پر خوشی میں آ گئے تو ہم نے انہیں اچانک موت کے سپرد کر دیا چنانچہ وہ لوگ حسرت زدہ حیران رہ گئے" (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں اگرچہ رِشدین بن سعد راوی ضعیف ہے لیکن "الطبری" میں مذکور دو اسناد حدیث کو مضبوط بنا رہی ہیں (الجرح والتعدیل جلد ۳ صفحہ ۲۳۲۰' تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۲۵۱' تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۱۶)

۵۲۰۲ - (۴۸) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الصُّفَّةِ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ دِينَارًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «كَيَّةٌ». قَالَ: ثُمَّ تُوُفِّيَ آخَرُ فَتَرَكَ دِينَارَيْنِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «كَيَّتَانِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۵۲۰۲: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اصحاب صفہ میں سے ایک شخص فوت ہو گیا اور اس نے ایک دینار ترکہ چھوڑا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' (یہ دینار اس کو) داغے جانے کا سبب ہو گا۔ ابوامامہؓ نے بیان کیا' پھر ایک اور شخص فوت ہوا اس کا ترکہ دو دینار تھا (اس کے بارے میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس کو دو بار داغا جائے گا (احمد' بیہقی شعب الایمان)

۵۲۰۳ - (۴۹) وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى خَالِهِ أَبِي هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ يَعُودُهُ، فَبَكَى أَبُو هَاشِمٍ، فَقَالَ: مَا يُبْكِيكَ يَا خَالُ؟ أَوَجَعٌ يُشْئِزُكَ - أَمْ حِرْصٌ عَلَى الدُّنْيَا؟ قَالَ: كَلَّا، وَلٰكِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَهِدَ إِلَيْنَا عَهْدًا لَمْ آخُذْ بِهِ. قَالَ: وَمَا ذٰلِكَ؟ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: «إِنَّمَا يَكْفِيكَ مِنْ جَمْعِ الْمَالِ خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ». وَإِنِّي أَرَانِي قَدْ جَمَعْتُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۵۲۰۳: معاویہ رضی اللہ عنہ اپنے ماموں ابو ہاشم کی بیمار پرسی کرنے کے لئے ان کے پاس گئے' ابوہاشم (انہیں دیکھ کر) رونے لگے انہوں نے (تعجب کے ساتھ) استفسار کیا' ماموں! آپ کے رونے کا سبب کیا ہے؟ کیا

بخاری نے آپ کو رنجیدہ کر دیا ہے یا دنیا کا لالچ آپ کو مضطرب کر رہا ہے؟ انہوں نے جواب دیا' ہرگز نہیں! لیکن رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک وصیت کی تھی جس پر میں کاربند نہ رہا۔ انہوں نے استفسار کیا کہ وہ وصیت کیا ہے؟ انہوں نے بتایا' میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تجھے مال جمع کرنے کے لیے ایک خادم اور جہاد کے لئے ایک سواری کافی ہے جبکہ میں خیال کرتا ہوں کہ میں نے (وصیت سے کہیں) زیادہ مال و متاع جمع کیا ہے (احمد' ترمذی' نسائی' ابن ماجہ)

۵۲۰۴ - (۵۰) وَعَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قُلْتُ لِاَبِي الدَّرْدَاءِ: مَالَكَ لَا تَطْلُبُ كَمَا يَطْلُبُ فُلَانٌ؟ فَقَالَ: اِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «اِنَّ اَمَامَكُمْ عَقَبَةً كَؤُوْدًا ــ لَا يَجُوْزُهَا الْمُثْقَلُوْنَ» . فَاُحِبُّ اَنْ اَتَخَفَّفَ لِتِلْكَ الْعَقَبَةِ.

۵۲۰۴: اُمّ الدَّرداء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے (اپنے خاوند) ابوالدرداء سے کہا' تعجب ہے کہ تو (مال و متاع) طلب نہیں کرتا ہے؟ جیساکہ فلاں شخص دلچسپی لیتا ہے۔ اس نے جواب دیا' میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ یقیناً تمہارے آگے دشوار گزار گھاٹی ہے' بھاری وزن والے لوگ اس سے نہ گزر سکیں گے' میں چاہتا ہوں کہ اس گھاٹی کو عبور کرنے کے لئے ہلکا پھلکا رہوں (بیہقی شُعَب الایمان)

۵۲۰۵ - (۵۱) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «هَلْ مِنْ اَحَدٍ يَمْشِيْ عَلَى الْمَاءِ اِلَّا ابْتَلَّتْ قَدَمَاهُ؟» . قَالُوْا: لَا، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: «كَذٰلِكَ صَاحِبُ الدُّنْيَا ــ لَا يَسْلَمُ مِنَ الذُّنُوْبِ» . رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ» .

۵۲۰۵: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص بھی پانی میں چلتا ہے اس کے پاؤں بھیگ جاتے ہیں۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا' یقیناً اے اللہ کے رسول! آپؐ نے فرمایا' بالکل اسی طرح دنیا دار شخص (کا حال) ہے کہ وہ گناہوں سے محفوظ نہیں رہ سکتا (بیہقی شُعَب الایمان)

وضاحت: امام منذریؒ نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۱۹)

۵۲۰۶ - (۵۲) وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، مُرْسَلًا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنْ اَجْمَعَ الْمَالَ وَاَكُوْنَ مِنَ التَّاجِرِيْنَ، وَلٰكِنْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنْ: ﴿سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السَّاجِدِيْنَ. وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ﴾» . رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ» . وَاَبُوْ نُعَيْمٍ فِيْ «الْحِلْيَةِ» . عَنْ اَبِيْ مُسْلِمٍ.

۵۲۰۶: جبیر بن نفیر مرسل بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میری جانب یہ وحی نہیں ہوئی کہ میں مال جمع کروں اور میں تجارت کروں البتہ میری جانب اس بات کی وحی کی گئی کہ "آپؐ اپنے پروردگار کی تعریف کرتے ہوئے اللہ کی تسبیح بیان کریں اور سجدہ کرنے والے بنیں اور اپنے پروردگار کی عبادت کرتے رہیں یہاں تک کہ آپؐ پر موت طاری ہو جائے۔" (شرح السنۃ) اور ابونعیم نے "حِلیہ" میں ابو مسلم سے (اسی طرح)

روایت بیان کی۔

وضاحت: یہ حدیث مرسل ہے نیز اس کی سند بھی ضعیف ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۱۷)

۵۲۰۷ - (۵۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا اِسْتِعْفَافًا عَنِ الْمَسْأَلَةِ، وَسَعْيًا عَلَى أَهْلِهِ، وَتَعَطُّفًا عَلَى جَارِهِ؛ لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَوَجْهُهُ مِثْلُ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ. وَمَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا، مُكَاثِرًا، مُفَاخِرًا مُرَائِيًا؛ لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالَى وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيْمَانِ». وَأَبُوْ نُعَيْمٍ فِي «الْحِلْيَةِ».

۵۲۰۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے حلال طریق سے سوال سے بچتے ہوئے اپنے اہل و عیال کے لئے اور اپنے پڑوسی پر احسان کرتے ہوئے دنیا کو طلب کیا تو وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی مثل ہو گا اور جس شخص نے دنیا کو حلال طریق سے زیادہ مال جمع کرنے کے لئے فخر اور ریا کاری کرتے ہوئے طلب کیا تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہو گا (بیہقی شعب الایمان' ابونعیم فی الحلیۃ)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' مکحول سے حجاج بن ارطاۃ روایت کرتا ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۱۷)

۵۲۰۸ - (۵۴) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ هٰذَا الْخَيْرَ خَزَائِنُ، لِتِلْكَ الْخَزَائِنِ مَفَاتِيْحُ، فَطُوْبَى لِعَبْدٍ جَعَلَهُ اللّٰهُ مِفْتَاحًا لِلْخَيْرِ، مِغْلَاقًا لِلشَّرِّ؛ وَوَيْلٌ لِعَبْدٍ جَعَلَهُ اللّٰهُ مِفْتَاحًا لِلشَّرِّ، مِغْلَاقًا لِلْخَيْرِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۵۲۰۸: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ خیر کے خزانے ہیں (اور) ان خزانوں کی چابیاں ہیں پس وہ شخص خوش نصیب ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے خیر کی چابی بنا دیا اور شر سے محفوظ کیا اور اس شخص کے لئے بربادی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے شر کی چابی بنا دیا اور خیر کو روک لیا (ابن ماجہ)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند غایت درجہ ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۴۴۷' ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۱۸)

۵۲۰۹ - (۵۵) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِذَا لَمْ يُبَارِكْ لِلْعَبْدِ فِيْ مَالِهِ جَعَلَهُ فِي الْمَاءِ وَالطِّيْنِ».

۵۲۰۹: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب اللہ تعالیٰ کسی شخص کے مال میں برکت نہ فرمائے تو اسے پانی اور مٹی میں صرف کرا دیتا ہے (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبد الاعلیٰ بن ابی المساور راوی متروک الحدیث ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۵۳۱' تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۱۷)

۵۲۱۰ - (۵٦) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «اتَّقُوا الْحَرَامَ فِي الْبُنْيَانِ، فَإِنَّهُ أَسَاسُ الْخَرَابِ». رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيْمَانِ».

۵۲۱۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' (مکانات کی) تعمیر میں حرام مال سے پرہیز کرو دراصل وہ تخریب کی بنیاد ہیں (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں معاویہ بن یحیٰی راوی ضعیف ہے نیز حسان راوی نے ابن عمرؓ سے نہیں سنا (الجرح والتعدیل جلد۱ صفحہ۲۳۷، تقریب ۲/۲۵۷، تہذیب جلد۲ صفحہ۸۱، تنقیح الرواۃ جلد۴ صفحہ۱۷)

۵۲۱۱ - (۵۷) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «اَلدُّنْيَا دَارُ مَنْ لَا دَارَ لَهُ، وَمَالُ مَنْ لَا مَالَ لَهُ، وَلَهَا يَجْمَعُ مَنْ لَا عَقْلَ لَهُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيْمَانِ».

۵۲۱۱: عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں آپؐ نے فرمایا' دنیا اس شخص کا گھر ہے جس کا (کوئی) گھر نہیں اور اس شخص کا مال ہے جس کا (کوئی) مال نہیں ہے اور وہ شخص اسے حاصل کرتا ہے جس میں (کچھ) عقل نہیں (احمد' بیہقی شعب الایمان)

۵۲۱۲ - (۵۸) وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ فِي خُطْبَتِهِ: «اَلْخَمْرُ جِمَاعُ الْإِثْمِ، وَالنِّسَاءُ حَبَائِلُ الشَّيْطَانِ، وَحُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ». قَالَ: وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: «أَخِّرُوا النِّسَاءَ حَيْثُ أَخَّرَهُنَّ اللّٰهُ». رَوَاهُ رَزِيْنٌ.

۵۲۱۲: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ خطبہ (دیتے ہوئے) فرما رہے تھے کہ شراب تمام گناہوں کا منبع ہے اور عورتیں شیطان کے جال ہیں اور دنیا سے محبت ہر گناہ کا اصل ہے نیز انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آپؐ سے سنا آپؐ فرما رہے تھے کہ (احکام وغیرہ میں) عورتوں کو پیچھے جگہ دو جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو پیچھے جگہ دی ہے (رزین)

۵۲۱۳ - (۵۹) وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ مِنْهُ فِي «شُعَبِ الْإِيْمَانِ» عَنِ الْحَسَنِ، مُرْسَلًا: «حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ».

۵۲۱۳: اور بیہقی نے شعب الایمان میں حسن سے مرسل بیان کیا کہ دنیا سے محبت ہر گناہ کا سرچشمہ ہے۔

وضاحت: حدیث کے آخری جملہ کو عبدالرزاق نے "مصنف" میں بیان کیا ہے۔ نصب الرایہ میں ہے کہ یہ عبداللہؓ بن مسعود کا قول ہے' مرفوع نہیں ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۴۳۸)

۵۲۱۴ - (٦۰) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَتَخَوَّفُ عَلٰى أُمَّتِي الْهَوٰى وَطُوْلُ الْأَمَلِ، فَأَمَّا الْهَوٰى فَيَصُدُّ عَنِ الْحَقِّ، وَأَمَّا طُوْلُ الْأَمَلِ

فَبَنِي الْآخِرَةِ، وَهٰذِهِ الدُّنْيَا مُرْتَحِلَةٌ ذَاهِبَةٌ، وَهٰذِهِ الْآخِرَةُ مُرْتَحِلَةٌ قَادِمَةٌ، وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بَنُوْنَ، فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَا تَكُوْنُوْا مِنْ بَنِي الدُّنْيَا فَافْعَلُوْا، فَإِنَّكُمُ الْيَوْمَ فِيْ دَارِ الْعَمَلِ وَلَا حِسَابَ، وَاَنْتُمْ غَدًا فِيْ دَارِ الْآخِرَةِ وَلَا عَمَلَ» . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ» .

۵۲۱۴ : جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ مجھے اپنی اُمّت (کے بارہ) میں سب سے زیادہ خوف خواہش نفس اور لمبی آرزوؤں سے ہے اس لئے کہ خواہشِ نفس انسان کو حق سے باز رکھتی ہے اور لمبی آرزوئیں آخرت کو فراموش کرا دیتی ہیں دنیا لحظہ لحظہ جا رہی ہے اور آخرت لحظہ لحظہ آ رہی ہے ان دونوں میں سے ہر ایک کے چاہنے والے ہیں اگر تم سے یہ ہو سکے کہ تم دنیا کے طلب گار نہ بنو تو (ضرور) ایسا کرو اس لیے کہ آج تم دارالعمل میں ہو اور (بظاہر) حساب نہیں ہے اور کل تم دارالحساب میں پہنچ جاؤ گے وہاں عمل (کرنا ممکن) نہ ہو گا (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں المنکدر راوی ضعیف ہے ابن جوزیؒ نے اس حدیث کو غیر صحیح قرار دیا ہے۔ (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۱۷' العلل المتناہیہ جلد ۲ صفحہ ۲۲۸)

۵۲۱۵ - (۶۱) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اِرْتَحَلَتِ الدُّنْيَا مُدْبِرَةً، وَارْتَحَلَتِ الْآخِرَةُ مُقْبِلَةً، وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بَنُوْنَ، فَكُوْنُوْا مِنْ اَبْنَاءِ الْآخِرَةِ، وَلَا تَكُوْنُوْا مِنْ اَبْنَاءِ الدُّنْيَا، فَاِنَّ الْيَوْمَ عَمَلٌ وَلَا حِسَابَ، وَغَدًا حِسَابٌ وَلَا عَمَلَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ تَرْجَمَةِ بَابٍ.

۵۲۱۵ : علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دنیا منہ پھیر کر جا رہی ہے اور آخرت آ رہی ہے ان دونوں میں سے ہر ایک کے ساتھ تعلق رکھنے والے موجود ہیں پس تمہیں آخرت کی جانب متوجہ ہونا چاہئے اور دنیا کے طلب گار نہیں بننا چاہئے اس لئے کہ دنیا (میں) عمل (کا وقت) ہے' محاسبہ نہیں ہے نیز قیامت کے دن محاسبہ ہو گا عمل نہیں ہو گا۔ اس حدیث کو امام بخاریؒ نے باب کے ضمن میں (بلا اسناد) ذکر کیا ہے۔

۵۲۱۶ - (۶۲) وَعَنْ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَ يَوْمًا فَقَالَ فِيْ خُطْبَتِهِ: «اَلَا اِنَّ الدُّنْيَا عَرَضٌ حَاضِرٌ، يَاْكُلُ مِنْهُ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ، اَلَا وَاِنَّ الْآخِرَةَ اَجَلٌ صَادِقٌ، وَيَقْضِيْ فِيْهَا مَلِكٌ قَادِرٌ، اَلَا وَاِنَّ الْخَيْرَ كُلَّهُ بِحَذَافِيْرِهِ فِي الْجَنَّةِ، اَلَا وَاِنَّ الشَّرَّ كُلَّهُ بِحَذَافِيْرِهِ فِي النَّارِ، اَلَا فَاعْمَلُوْا وَاَنْتُمْ مِنَ اللّٰهِ عَلٰى حَذَرٍ، وَاعْلَمُوْا اَنَّكُمْ مَعْرُوْضُوْنَ عَلٰى اَعْمَالِكُمْ، فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ، وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ» . رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ.

۵۲۱۶ : عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا اور فرمایا' خبردار! بے شک دنیا (ایسا) سامان ہے جو حاضر ہے نیکوکار' بدکار (سبھی) اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ خبردار! بے شک آخرت دیر (سے آنے) والی ہے (اور) ضرور آنے والی ہے اور اللہ قدرت والا اس میں فیصلے فرمائے گا۔ خبردار!

تمام قسم کی بھلائیاں جنت میں (لے جائیں گی) خبردار! تمام قسم کی برائیاں دوزخ کی جانب (دھکیلنے والی) ہیں۔ خبردار! عمل کرتے رہو اور تم اللہ سے ڈرتے رہو اور سمجھ لو کہ تمہیں تمہارے اعمال کے حوالے کر دیا جائے گا پس جو شخص ذرہ برابر نیک اعمال کرے گا اس کا بدلہ پائے گا اور جو شخص ذرہ برابر برے اعمال کرے گا اس کی سزا پائے گا (شافعی)

وضاحت: یہ حدیث مرسل ہونے کے ساتھ ساتھ ضعیف بھی ہے' حدیث کی سند میں ابراہیم بن محمد راوی متکلم فیہ ہے (میزان الاعتدال جلد ا صفحہ ۵۷' تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۱۸)

۵۲۱۷۔(۶۳) وَعَنْ شَدَّادٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ الدُّنْيَا عَرَضٌ حَاضِرٌ، يَأْكُلُ مِنْهَا الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ، وَإِنَّ الْآخِرَةَ وَعْدٌ صَادِقٌ، يَحْكُمُ فِيْهَا مَلِكٌ عَادِلٌ قَادِرٌ، يُحِقُّ فِيْهَا الْحَقَّ، وَيُبْطِلُ الْبَاطِلَ، كُوْنُوْا مِنْ أَبْنَاءِ الْآخِرَةِ، وَلَا تَكُوْنُوْا مِنْ أَبْنَاءِ الدُّنْيَا، فَإِنَّ كُلَّ أُمٍّ يَتْبَعُهَا وَلَدُهَا».

۵۲۱۷: شداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' اے لوگو! بلاشبہ دنیا حاضر سامان ہے جس سے نیکوکار' بدکار (سبھی) کھاتے ہیں اور اس میں کچھ شبہ نہیں کہ آخرت کا وعدہ سچا ہے اس دن اللہ بادشاہ' قدرت والا (عدل و انصاف کے ساتھ) فیصلے کرے گا حق کو حق اور باطل کو باطل کر دے گا پس تم آخرت کے طلب گار بنو' دنیا کے طلب گار نہ بنو اس لیے کہ ماں کے پیچھے ہی اس کے بچے چلتے ہیں۔

وضاحت: علامہ ناصرالدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۱۸' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۴۳۸)

۵۲۱۸۔(۶۴) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ إِلَّا وَبِجَنْبَتَيْهَا مَلَكَانِ يُنَادِيَانِ، يُسْمِعَانِ الْخَلَائِقَ غَيْرَ الثَّقَلَيْنِ —: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! هَلُمُّوْا إِلَى رَبِّكُمْ، مَا قَلَّ وَكَفَى خَيْرٌ مِمَّا كَثُرَ وَأَلْهَى». رَوَاهُمَا أَبُوْ نُعَيْمٍ فِي «الْحِلْيَةِ».

۵۲۱۸: ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب بھی سورج طلوع ہوتا ہے تو اس کے دونوں کناروں میں دو فرشتے منادی کرتے ہیں (جو) جن و انس کے علاوہ تمام مخلوق کو سناتے ہیں (وہ کہتے ہیں) اے لوگو! اپنے پروردگار کی جانب آؤ۔ وہ مال جو قلیل ہے لیکن کفایت کرنے والا ہے' اس مال سے بہتر ہے جو زیادہ ہے لیکن غافل کرنے والا ہے۔ ابونعیم نے ان دونوں روایات کو "حلیۃ" میں بیان کیا ہے۔

وضاحت: پہلی روایت کی سند ضعیف ہے جبکہ دوسری روایت کی سند صحیح ہے' امام احمدؒ نے اس حدیث کو مسند احمد جلد ۵ صفحہ ۱۹۷ میں ذکر کیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۴۳۹)

۵۲۱۹ - (۶۵) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَبْلُغُ بِهِ، قَالَ: «إِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ: مَا قَدَّمَ؟ وَقَالَ بَنُوْ آدَمَ. مَا خَلَّفَ؟» . . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ».

۵۲۱۹ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حدیث کو مرفوع بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا' جب کوئی شخص فوت ہوتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں کہ اس نے کیا اعمال آگے بھیجے ہیں؟ جبکہ لوگ کہتے ہیں اس نے کتنا مال چھوڑا ہے؟
(بیہقی شُعَبِ الایمان)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں یحییٰ بن سلیمان جعفی راوی غیر ثقہ اور عبدالرحمان الحارثی راوی منکر الحدیث ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۵۸۵' تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۸)

۵۲۲۰ - (۶۶) **وَعَنْ** مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ لُقْمَانَ قَالَ لِابْنِهِ: «يَا بُنَيَّ! إِنَّ النَّاسَ قَدْ تَطَاوَلَ عَلَيْهِمْ مَا يُوْعَدُوْنَ، وَهُمْ إِلَى الْآخِرَةِ سِرَاعًا يَذْهَبُوْنَ، وَإِنَّكَ قَدِ اسْتَدْبَرْتَ الدُّنْيَا مُنْذُ كُنْتَ، وَاسْتَقْبَلْتَ الْآخِرَةَ، وَإِنَّ دَارًا تَسِيْرُ إِلَيْهَا أَقْرَبُ إِلَيْكَ مِنْ دَارٍ تَخْرُجُ مِنْهَا» . . رَوَاهُ رَزِيْنٌ.

۵۲۲۰ : مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا' اے میرے پیارے بیٹے! لوگوں پر قیامت دراز ہو گئی ہے جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے حقیقت یہ ہے کہ لوگ بڑی تیزی کے ساتھ آخرت کی جانب جا رہے ہیں اور جب سے تو پیدا ہوا ہے دنیا لحظہ لحظہ جا رہی ہے اور آخرت آ رہی ہے اور بلاشبہ جس گھر کی جانب تو جا رہا ہے وہ تیری طرف اس گھر سے بہت قریب ہے جس سے تو نکل کر جا رہا ہے (رزین)

۵۲۲۱ - (۶۷) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «كُلُّ مَخْمُوْمِ الْقَلْبِ، صَدُوْقِ اللِّسَانِ». قَالُوْا: صَدُوْقُ اللِّسَانِ نَعْرِفُهُ، فَمَا مَخْمُوْمُ الْقَلْبِ؟ قَالَ: «هُوَ التَّقِيُّ، النَّقِيُّ، لَا إِثْمَ عَلَيْهِ، وَلَا بَغْيَ، وَلَا غِلَّ، وَلَا حَسَدَ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ».

۵۲۲۱ : عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کون شخص زیادہ فضیلت والا ہے؟ آپ نے فرمایا' ہر وہ شخص جس کا دل صاف ہے (اور) زبان سچ کہتی ہے صحابہ کرامؓ نے عرض کیا (جس کی زبان سچ کہتی ہے) اس کو تو ہم جانتے ہیں لیکن "مَخْمُوْمُ الْقَلْب" سے کیا مقصود ہے؟ آپ نے فرمایا' اس سے مقصود وہ شخص ہے جس کا دل صاف ہے' وہ پرہیز گار ہے' نہ گناہ کرتا ہے' نہ زیادتی کرتا ہے' نہ ہی اس کے دل میں کینہ ہے اور نہ ہی وہ حسد کرتا ہے (ابنِ ماجہ' بیہقی شُعَبِ الایمان)

۵۲۲۲ - (۶۸) **وَعَنْهُ**، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: «أَرْبَعٌ إِذَا كُنَّ فِيْكَ فَلَا عَلَيْكَ مَا فَاتَكَ مِنَ الدُّنْيَا: حِفْظُ أَمَانَةٍ، وَصِدْقُ حَدِيْثٍ، وَحُسْنُ خَلِيْقَةٍ، وَعِفَّةٌ فِيْ طُعْمَةٍ». رَوَاهُ أَحْمَدُ،

وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيْمَانِ».

۵۲۲۲: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (جب) تجھ میں چار (بہترین) خصلتیں موجود ہیں تو تجھے کچھ حرج نہیں اگرچہ تجھے دنیا میسر نہ آئے (وہ یہ ہیں) امانت کی حفاظت کرنا، سچ بولنا، اخلاق حسنہ، خوراک میں احتیاط (احمد، بیہقی شعب الایمان)

۵۲۲۳ - (۶۹) وَعَنْ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَلَغَنِيْ اَنَّهُ قِيْلَ لِلُقْمَانَ الْحَكِيْمِ: مَا بَلَغَ بِكَ مَا نَرٰى؟ يَعْنِي الْفَضْلَ قَالَ: صِدْقُ الْحَدِيْثِ، وَاَدَاءُ الْاَمَانَةِ، وَتَرْكُ مَا لَا يَعْنِيْنِيْ. رَوَاهُ فِي «الْمُوَطَّأِ».

۵۲۲۳: مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ لقمان حکیم سے دریافت کیا گیا کہ تجھے اس فضیلت کے مقام پر کن باتوں نے پہنچایا؟ اس نے بتایا، سچی بات کہنا، امانت ادا کرنا اور لایعنی باتوں کو ترک کرنا (موطا)

۵۲۲۴ - (۷۰) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «تَجِيْءُ الْاَعْمَالُ، فَتَجِيْءُ الصَّلَاةُ فَتَقُوْلُ: يَا رَبِّ! اَنَا الصَّلَاةُ. فَيَقُوْلُ: اِنَّكِ عَلٰى خَيْرٍ. فَتَجِيْءُ الصَّدَقَةُ، فَتَقُوْلُ: يَا رَبِّ! اَنَا الصَّدَقَةُ. فَيَقُوْلُ: اِنَّكِ عَلٰى خَيْرٍ ثُمَّ يَجِيْءُ الصِّيَامُ، فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ! اَنَا الصِّيَامُ. فَيَقُوْلُ: اِنَّكَ عَلٰى خَيْرٍ. ثُمَّ تَجِيْءُ الْاَعْمَالُ عَلٰى ذٰلِكَ. يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى: اِنَّكَ عَلٰى خَيْرٍ. ثُمَّ يَجِيْءُ الْاِسْلَامُ فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ! اَنْتَ السَّلَامُ وَاَنَا الْاِسْلَامُ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى: اِنَّكَ عَلٰى خَيْرٍ، بِكَ الْيَوْمَ آخُذُ، وَبِكَ اُعْطِيْ. قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي كِتَابِهٖ: ﴿وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ﴾».

۵۲۲۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (قیامت کے دن) اعمال آئیں گے چنانچہ نماز آکر کہے گی، اے میرے پروردگار! میں نماز ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو خیر پر ہے۔ پھر صدقہ آئے گا وہ کہے گا، اے میرے پروردگار! میں صدقہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ جواب دے گا بلاشبہ تو خیر پر ہے پھر روزہ آئے گا وہ کہے گا، اے پروردگار! میں روزہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ کہے گا، تو خیر پر ہے بعد ازاں اسی طرح دوسرے اعمال آئیں گے اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم خیر پر ہو پھر اسلام آئے گا۔ وہ کہے گا، اے پروردگار! تو سلام یعنی سلامتی والا ہے اور میں اسلام ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو خیر پر ہے آج کے دن میں تیرے ساتھ پکڑوں گا اور تیرے ساتھ عطا کروں گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا جو شخص اسلام کے سوا کوئی دین اختیار کرے گا اس سے ہرگز قبول نہیں ہو گا اور وہ آخرت میں خسارہ پانے والوں سے ہو گا (احمد)

وضاحت: حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے اس حدیث کو معلول قرار دیا ہے اس لیے کہ حسن اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے درمیان انقطاع ہے اگرچہ حسنؒ نے صراحتاً لفظ "حدثنا" استعمال کیا ہے لیکن اس سے روایت کرنے

والے عباد بن راشد راوی ضعیف ہیں (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۴۳۰)

۵۲۲۵ - (۷۱) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ لَنَا سِتْرٌ - فِيهِ تَمَاثِيلُ طَيْرٍ - ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يَا عَائِشَةُ! حَوِّلِيهِ - ؛ فَإِنِّي إِذَا رَأَيْتُهُ ذَكَرْتُ الدُّنْيَا».

۵۲۲۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ہمارے ہاں پردے کی چادر تھی جس پر پرندوں کی تصویریں تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" اے عائشہ! ان کو تبدیل کر جب میں ان کو دیکھتا ہوں تو مجھے دنیا یاد آنے لگتی ہے (احمد)

۵۲۲۶ - (۷۲) وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: عِظْنِي وَأَوْجِزْ. فَقَالَ: «إِذَا قُمْتَ فِي صَلَاتِكَ فَصَلِّ صَلَاةَ مُوَدِّعٍ - ، وَلَا تُكَلِّمْ بِكَلَامٍ تَعْتَذِرُ مِنْهُ - غَدًا، وَاجْمَعِ الْإِيَاسَ مِمَّا فِي أَيْدِي النَّاسِ».

۵۲۲۶: ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کیا' آپؐ مجھے مختصر وعظ فرمائیں۔ آپؐ نے فرمایا' جب تو اپنی نماز ادا کرنے کے لئے کھڑا ہو تو (اس شخص کی سی) نماز ادا کر جو آخری نماز ادا کر رہا ہے اور تو ایسی گفتگو نہ کر کہ تجھے اس سے قیامت کے دن معذرت کرنی پڑے اور ان چیزوں سے بالکل ناامید ہو جا جو لوگوں کے ہاتھوں میں ہیں (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عثمان بن جبیر راوی مجہول ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۱' تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۹)

۵۲۲۷ - (۷۳) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا بَعَثَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الْيَمَنِ، خَرَجَ مَعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُوصِيهِ، وَمُعَاذٌ رَاكِبٌ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يَمْشِي تَحْتَ رَاحِلَتِهِ، فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: «يَا مُعَاذُ! إِنَّكَ عَسَى أَنْ لَا تَلْقَانِي بَعْدَ عَامِي هٰذَا، وَلَعَلَّكَ أَنْ تَمُرَّ بِمَسْجِدِي هٰذَا وَقَبْرِي» فَبَكَى مُعَاذٌ جَشَعًا - لِفِرَاقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ الْتَفَتَ فَأَقْبَلَ بِوَجْهِهِ نَحْوَ الْمَدِينَةِ، فَقَالَ: «إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِي الْمُتَّقُونَ، مَنْ كَانُوا وَحَيْثُ كَانُوا» رَوَى الْأَحَادِيثَ الْأَرْبَعَةَ أَحْمَدُ.

۵۲۲۷: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اسے یمن کی جانب (گورنر بنا کر) بھیجا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصیت کرنے کے لئے اس کے ساتھ نکلے جبکہ معاذؓ سواری پر سوار تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی سواری کے ساتھ (تواضع اختیار کرتے ہوئے) پیادہ چل رہے تھے جب آپؐ وصیت سے فارغ ہوئے تو آپؐ نے فرمایا' اے معاذ! ممکن ہے کہ تو اس سال کے بعد میرے ساتھ ملاقات نہ کر سکے اور شاید تو میری مسجد اور میری قبر کے پاس سے گزرے (یہ بات سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مفارقت کے سبب معاذ رضی اللہ عنہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے معاذؓ سے روگردانی کی اور مدینہ منورہ کی جانب چہرہ کر لیا اور فرمایا' بلاشبہ میرے زیادہ قریب پرہیزگار لوگ ہوں گے' وہ جو بھی ہوں اور جہاں کہیں بھی ہوں (احمد)

٥٢٢٨ - (٧٤) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ﴿فَمَنْ يُرِدِ اللّٰهُ أَنْ يَهْدِيَهُ يَشْرَحْ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ﴾. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ النُّوْرَ إِذَا دَخَلَ الصَّدْرَ انْفَسَحَ». فَقِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هَلْ لِتِلْكَ مِنْ عَلَمٍ - يُعْرَفُ بِهِ؟ قَالَ: «نَعَمْ، اَلتَّجَافِيْ مِنْ دَارِ الْغُرُوْرِ، وَالْإِنَابَةُ إِلَى دَارِ الْخُلُوْدِ، وَالْاِسْتِعْدَادُ لِلْمَوْتِ قَبْلَ نُزُوْلِهِ».

٥٢٢٨: ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس آیت کی) تلاوت فرمائی (جس کا ترجمہ ہے) "جس شخص کو اللہ تعالیٰ ہدایت عطا کرنے کا ارادہ کرتا ہے اس کے دل کو اسلام کے لئے کھول دیتا ہے" پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس میں کچھ شبہ نہیں کہ (ایمان کی) روشنی جب دل میں داخل ہو جاتی ہے تو انشراحِ صدر ہوتا ہے۔ دریافت کیا گیا' اے اللہ کے رسول! کیا اس کی کچھ علامت ہے جس کے ساتھ اس کو پہچانا جا سکے؟ آپؐ نے فرمایا' ہاں! دھوکہ دینے والی دنیا سے کنارہ کش ہونا' آخرت کی جانب رجوع کرنا اور موت آنے سے پہلے موت کے لئے تیاری کرنا (بیہقی شُعَبِ الایمان)

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے (الاحادیث الضعیفہ رقم ۹۶۵' تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۳۰)

٥٢٢٩ - ٥٢٣٠ - (٧٥ و ٧٦) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَأَبِيْ خَلَّادٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا رَأَيْتُمُ الْعَبْدَ يُعْطَى زُهْدًا فِي الدُّنْيَا، وَقِلَّةَ مَنْطِقٍ، فَاقْتَرِبُوْا مِنْهُ فَإِنَّهُ يُلَقَّى الْحِكْمَةَ». رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ».

٥٢٢٩: ٥٢٣٠: ابوہریرہ اور ابوخلاد رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ دنیا سے نفرت اور کم گوئی کا عطیہ دیا گیا ہے تو اس کا قرب تلاش کرو اس لیے کہ وہ حکمت دیا گیا ہے (بیہقی شُعَبِ الایمان)

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۴۴۳)

بَابُ فَضْلِ الْفُقَرَاءِ وَمَاكَانَ مِنْ عَيْشِ النَّبِيِّ
(فقراء کی فضیلت اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیشت)

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

٥٢٣١ - (١) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «رُبَّ أَشْعَثَ مَدْفُوعٍ بِالْأَبْوَابِ، لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل

۵۲۳۱: ابوہریرہ رضی اللہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بہت سے ایسے شخص ہیں جن کے سر کے بال بکھرے ہوئے ہیں (جنہیں) دروازوں سے دھکیلا جاتا ہے اگر وہ (کسی کام پر) اللہ تعالیٰ کی قسم اٹھاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم پوری فرماتے ہیں (مسلم)

وضاحت: یعنی اللہ تعالیٰ ان کی موافقت فرماتے ہیں جیسا کہ انس بن نضر نے جب کہا' اللہ کی قسم! میری پھوپھی کے دانت نہیں توڑے جائیں گے حالانکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرما دیا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق قصاص لیا جائے گا لیکن اللہ تعالیٰ نے انس بن نضر کی قسم کی لاج رکھتے ہوئے قصاص لینے والوں کا دل پھیر دیا' انہوں نے قصاص چھوڑ دیا اور دیت لینے پر رضامند ہو گئے (مرقاۃ جلد ۱۰ صفحہ ۱۰)

٥٢٣٢ - (٢) وَعَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَى سَعْدٌ أَنَّ لَهُ فَضْلًا عَلَى مَنْ دُونَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «هَلْ تُنْصَرُونَ وَتُرْزَقُونَ إِلَّا بِضُعَفَائِكُمْ؟!». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۲۳۲: مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سعدؓ نے خیال کیا کہ اسے اس سے کمتر لوگوں پر فضیلت ہے (اس کے خیال کو رد کرتے ہوئے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تمہیں تمہارے دشمنوں پر جو غلبہ حاصل ہوتا ہے اور تمہیں جو رزق مل رہا ہے وہ تمہارے ضُعفاء (کی دعاؤں کے طفیل) اور اللہ کی رحمت سے مل رہا ہے (بخاری)

وضاحت: اس حدیث سے یہ نہ سمجھا جائے کہ ان کا وسیلہ پکڑا جائے جیسا کہ اہلِ بدعت کہتے ہیں بلکہ مقصود یہ ہے کہ ان کی دعائیں اور ان کا اخلاص متعدی ہوتا ہے اور تمہیں بھی ان کی دعاؤں سے فائدہ حاصل ہوا ہے۔ (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۴۴۲)

۵۲۳۳ - (۳) وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «قُمْتُ عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ، فَكَانَ عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِيْنَ، وَأَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوْسُوْنَ، غَيْرَ أَنَّ أَصْحَابَ النَّارِ قَدْ أُمِرَ بِهِمْ إِلَى النَّارِ، وَقُمْتُ عَلٰى بَابِ النَّارِ فَإِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۲۳۳: اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں (معراج کی رات) جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا تو اس میں داخل ہونے والوں کی اکثریت فقراء کی تھی جبکہ اُمراء کو (میدانِ حشر میں) روکا ہوا تھا البتہ دوزخیوں کو دوزخ (میں ڈالنے) کا حکم دیا جا چکا تھا۔ میں دوزخ کے دروازے پر کھڑا تھا' وہاں اس میں داخل ہونے والوں کی اکثریت عورتوں کی تھی (بخاری' مسلم)

۵۲۳۴ - (۴) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ، فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ. وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۲۳۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں نے جنت کا مشاہدہ کیا تو میں نے معلوم کیا کہ اس میں اکثریت فقراء کی ہے اور میں نے دوزخ کا مشاہدہ کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ دوزخ میں جانے والوں کی اکثریت عورتوں کی ہے (بخاری' مسلم)

۵۲۳۵ - (۵) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِيْنَ يَسْبِقُوْنَ الْأَغْنِيَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى الْجَنَّةِ بِأَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۲۳۵: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس میں کچھ شک نہیں کہ قیامت کے دن فقیر مہاجر لوگ' مالدار لوگوں سے چالیس سال پہلے جنت میں جائیں گے (مسلم)

۵۲۳۶ - (۶) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَهُ جَالِسٍ: «مَا رَأْيُكَ فِيْ هٰذَا؟» فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَشْرَافِ النَّاسِ: هٰذَا وَاللّٰهِ حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ يُنْكَحَ، وَإِنْ شَفَعَ أَنْ يُشَفَّعَ. قَالَ: فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ثُمَّ مَرَّ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا رَأْيُكَ فِيْ هٰذَا؟» فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هٰذَا رَجُلٌ مِنْ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ، هٰذَا حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ لَا يُنْكَحَ. وَإِنْ شَفَعَ أَنْ لَا يُشَفَّعَ. وَإِنْ قَالَ أَنْ لَا يُسْمَعَ لِقَوْلِهِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «هٰذَا خَيْرٌ مِنْ مِلْءِ الْأَرْضِ مِثْلَ هٰذَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۲۳۶: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا آپؐ نے اپنے قریب بیٹھے ہوئے شخص سے استفسار کیا کہ اس شخص کے بارے میں تیرا کیا خیال ہے؟

اس نے جواب دیا' یہ شخص بڑے لوگوں میں سے ہے۔ اللہ کی قسم! یہ شخص اس لائق ہے کہ اگر وہ (کسی عورت کے بارے میں) لوگوں کی جانب منگنی کا پیغام بھیجے تو (اس کا) نکاح ہو جائے گا اور اگر (کسی حاکم کے پاس) سفارش کرے گا تو اس کی سفارش قبول ہو گی۔ سہل کہتے ہیں کہ (یہ جواب سُن کر) رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے (اس کے بعد) ایک اور شخص گزرا تو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے استفسار کیا کہ اس کے بارے میں تیری کیا رائے ہے؟ اس نے جواب دیا' اے اللہ کے رسول! یہ شخص فقیر مسلمانوں میں (شمار ہوتا) ہے یہ (شخص) اس لائق ہے کہ اگر یہ منگنی کا پیغام بھیجے تو اس کا نکاح نہیں ہو گا اور اگر سفارش کرے گا تو اس کی سفارش قبول نہیں ہو گی اور اگر کوئی بات کرے تو اس کی بات کو نہیں سُنا جائے گا (اس کی یہ بات سُن کر) رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' یہ (اکیلا) شخص اُس شخص جیسے لوگوں سے بھری زمین سے بھی کہیں بہتر ہے (بخاری' مسلم)

۵۲۳۷ - (۷) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۲۳۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آلِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے مسلسل دو دن جَو کی روٹی سیر ہو کر نہیں کھائی یہاں تک کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے (بخاری' مسلم)

۵۲۳۸ - (۸) وَعَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّهُ مَرَّ بِقَوْمٍ بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ شَاةٌ مَصْلِيَّةٌ، فَدَعَوْهُ، فَأَبٰى أَنْ يَأْكُلَ، وَقَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الدُّنْيَا وَلَمْ يَشْبَعْ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۲۳۸: سعید مقبری' ابوہریرہؓ کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ وہ ایسے لوگوں کے پاس سے گزرے جن کے سامنے بُھنی ہوئی بکری (رکھی ہوئی) تھی۔ انہوں نے ابوہریرہؓ کو (کھانے کی) دعوت دی۔ ابوہریرہؓ نے کھانے سے انکار کر دیا اور (عذر پیش کرتے ہوئے) بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دُنیا سے رخصت ہوئے جبکہ آپؐ جَو کی روٹی سے بھی (کبھی) سیر نہ ہوئے تھے (بخاری)

۵۲۳۹ - (۹) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ مَشٰى إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِخُبْزِ شَعِيْرٍ وَإِهَالَةٍ سَنِخَةٍ، وَلَقَدْ رَهَنَ النَّبِيُّ ﷺ دِرْعًا لَهُ بِالْمَدِيْنَةِ عِنْدَ يَهُوْدِيٍّ، وَأَخَذَ مِنْهُ شَعِيْرًا لِأَهْلِهِ، وَلَقَدْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: «مَا أَمْسٰى عِنْدَ آلِ مُحَمَّدٍ صَاعُ بُرٍّ وَلَا صَاعُ حَبٍّ، وَإِنَّ عِنْدَهُ لَتِسْعَ نِسْوَةٍ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۲۳۹: انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب "جَو" کی روٹی اور بدبودار بدلی ہوئی رنگت والا تیل لے کر گئے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زرہ مدینہ میں ایک یہودی کے پاس رہن رکھی تھی اور اس سے اپنے اہل و عیال کے لیے کچھ "جَو" حاصل کیے تھے اور (راوی بیان کرتے ہیں کہ)

میں نے انسؓ سے سنا وہ بیان کرتے تھے کہ آلِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس (خوراک کے لئے) گندم اور دیگر اناج کا ایک صاع بھی نہیں ہوتا تھا جبکہ آپؐ کے نکاح میں (اُن دنوں) نو بیویاں تھیں (بخاری)

٥٢٤٠ - (١٠) **وَعَنْ** عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَإِذَا هُوَ مُضْطَجِعٌ عَلٰى رِمَالِ حَصِيْرٍ - لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فِرَاشٌ، قَدْ أَثَّرَ الرِّمَالُ بِجَنْبِهِ، مُتَّكِئًا عَلٰى وِسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ، حَشْوُهَا لِيْفٌ. قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ: اُدْعُ اللهَ فَلْيُوَسِّعْ عَلٰى أُمَّتِكَ، فَإِنَّ فَارِسَ وَالرُّوْمَ قَدْ وُسِّعَ عَلَيْهِمْ وَهُمْ لَا يَعْبُدُوْنَ اللهَ. فَقَالَ: «أَوَفِيْ هٰذَا أَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ؟ أُولٰئِكَ قَوْمٌ عُجِّلَتْ لَهُمْ طَيِّبَاتُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا». وَفِيْ رِوَايَةٍ: «أَمَا تَرْضٰى أَنْ تَكُوْنَ لَهُمُ الدُّنْيَا وَلَنَا الْآخِرَةُ؟!» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٥٢٤٠: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپؐ (کھجور کی) چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے' آپؐ کے اور چٹائی کے درمیان کوئی گدا نہ تھا۔ چٹائی کی پتیوں نے آپؐ کے جسم مبارک پر نشانات چھوڑ دیے۔ آپؐ چمڑے کے تکیے پر ٹیک لگائے ہوئے تھے' تکیے میں بھرتی کھجور کی پتیوں کی تھی۔ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! آپؐ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپؐ کی اُمت پر فراخی کرے جبکہ فارس اور روم (کے باشندوں) پر فراخی کی گئی ہے حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت نہیں کرتے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (تعجب سے) فرمایا' اے ابنِ خطاب! تو (ابھی تک) اس مقام میں ہے؟ یہ وہ لوگ ہیں جنہیں ان کی عمدہ چیزیں دُنیوی زندگی میں ہی دے دی گئیں اور ایک روایت میں ہے' کیا تجھے پسند نہیں کہ ان کے لئے (خاص طور پر) دنیا ہو اور ہمارے لئے آخرت ہو؟ (بخاری' مسلم)

٥٢٤١ - (١١) **وَعَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ سَبْعِيْنَ مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ، مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ عَلَيْهِ رِدَاءٌ، إِمَّا إِزَارٌ وَإِمَّا كِسَاءٌ، قَدْ رَبَطُوْا فِيْ أَعْنَاقِهِمْ، فَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ نِصْفَ السَّاقَيْنِ، وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الْكَعْبَيْنِ فَيَجْمَعُهُ بِيَدِهِ كَرَاهِيَةَ أَنْ تُرٰى عَوْرَتُهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

٥٢٤١: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اصحابِ صُفّہ سے ستر(٧٠) اشخاص کو دیکھا ان میں سے کوئی شخص بھی ایسا نہ تھا جس کے کپڑوں کے اوپر چادر ہو' ان کے پاس یا تو ایک تہبند یا ایک چادر ہوتی جس کے کنارے کو انہوں نے اپنی گردنوں کے ساتھ باندھا ہوتا تھا۔ کچھ کی چادریں ایسی تھیں جو آدھی پنڈلی تک پہنچتی تھیں اور کچھ ٹخنوں تک ...... چنانچہ ہر شخص اپنے ہاتھ کے ساتھ چادر کو (بار بار) سنبھالتا اس بات کو معیوب جانتے ہوئے کہ کہیں اس کی شرمگاہ ننگی نہ ہو جائے (بخاری)

٥٢٤٢ - (١٢) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِذَا نَظَرَ أَحَدُكُمْ إِلٰى مَنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ، فَلْيَنْظُرْ إِلٰى مَنْ هُوَ أَسْفَلُ مِنْهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ، قَالَ: «اُنْظُرُوْا إِلٰى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْكُمْ، وَلَا تَنْظُرُوْا إِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ، فَهُوَ أَجْدَرُ أَنْ لَا تَزْدَرُوْا نِعْمَةَ

اللہِ عَلَیْکُمْ »۔

۵۲۴۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص ایسے انسان کی جانب دیکھے جسے اس پر مال اور شکل و صورت کے لحاظ سے برتری حاصل ہے تو اسے چاہیئے کہ وہ ایسے شخص کی طرف دیکھے جو اس سے کمتر ہے (بخاری' مسلم) اور مسلم کی روایت میں ہے کہ اپنے سے کمتر کی طرف دیکھو اور اپنے سے برتر کی طرف نہ دیکھو یہ (انداز) اس لائق ہو گا کہ تم اللہ کی ان نعمتوں کو حقیر نہ سمجھو گے جو تم پر ہیں۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۵۲۴۳ - (۱۳) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «یَدْخُلُ الْفُقَرَاءُ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْاَغْنِیَاءِ بِخَمْسِمِائَةِ عَامٍ نِصْفِ یَوْمٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ.

دوسری فصل

۵۲۴۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' فقیر لوگ مالدار لوگوں سے پانچ سو سال پہلے جنّت میں جائیں گے (ترمذی)

۵۲۴۴ - (۱۴) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْکِیْنًا، وَاَمِتْنِیْ مِسْکِیْنًا، وَاحْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَةِ الْمَسَاکِیْنِ». فَقَالَتْ عَائِشَةُ: لِمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: «اِنَّهُمْ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِیَائِهِمْ بِاَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا. یَا عَائِشَةُ! لَا تَرُدِّیْ الْمِسْکِیْنَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ، یَا عَائِشَةُ! اَحِبِّی الْمَسَاکِیْنَ وَقَرِّبِیْهِمْ، فَاِنَّ اللّٰهَ یُقَرِّبُكِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ «شُعَبِ الْاِیْمَانِ».

۵۲۴۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ دُعا فرماتے "اے اللہ! مجھے مسکین زندہ رکھ' مجھے مسکین فوت کر اور مجھے مسکینوں کی جماعت میں اُٹھا۔ عائشہؓ نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! کس لئے؟ آپؐ نے فرمایا' اس لئے کہ وہ لوگ مالدار لوگوں سے چالیس سال پہلے جنّت میں داخل ہوں گے (پھر فرمایا) عائشہ! تو مسکین کو (ناکام) نہ لوٹا اگرچہ کھجور کا کوئی حصّہ عطا کر۔ عائشہ! تو مسکینوں سے محبّت کر اور انہیں اپنے قریب کر' بلاشبہ قیامت کے دن اللہ تجھے قریب کرے گا (ترمذی' بیہقی شُعَبِ الایمان)

۵۲۴۵ - (۱۵) وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اِلٰی قَوْلِهٖ: «فِیْ زُمْرَةِ الْمَسَاکِیْنِ».

۵۲۴۵: نیز ابنِ ماجہ نے اس حدیث کو ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ سے "مسکینوں کی جماعت میں اُٹھا" تک ذکر کیا ہے۔

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کو کثرتِ طرق کی بناء پر صحیح قرار دیا ہے۔
(الاحادیث الصحیحہ رقم ۷۷۹)

۵۲۴۶ - (۱۶) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «ابْغُونِي فِي ضُعَفَائِكُمْ، فَإِنَّمَا تُرْزَقُونَ - أَوْ تُنْصَرُونَ - بِضُعَفَائِكُمْ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۵۲۴۶: ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا' تم میری رضا مندی کو اپنے فقیر لوگوں میں تلاش کرو اس لیے کہ تمہیں فقیر لوگوں کی دعاؤں سے رزق مل رہا ہے یا تمہیں (دشمنوں پر) غلبہ حاصل ہو رہا ہے (ابوداؤد)

۵۲۴۷ - (۱۷) وَعَنْ أُمَيَّةَ بْنِ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَسِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّهُ كَانَ يَسْتَفْتِحُ بِصَعَالِيكِ الْمُهَاجِرِينَ. رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۵۲۴۷: اُمیّہ بن خالد بن عبداللہ بن اَسید رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ فقیر مہاجرین کی دعاؤں کے ساتھ فتح طلب کرتے تھے (شرح السنۃ)

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۴۳۵)

۵۲۴۸ - (۱۸) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَغْبِطَنَّ فَاجِراً بِنِعْمَةٍ، فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا هُوَ لَاقٍ بَعْدَ مَوْتِهِ، إِنَّ لَهُ عِنْدَ اللهِ قَاتِلاً لَا يَمُوتُ». يَعْنِي النَّارَ. رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۵۲۴۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم کسی (فاسق) فاجر شخص کی نعمتوں کو دیکھ کر اس پر رشک نہ کرو اس لئے کہ تمہیں معلوم نہیں کہ موت کے بعد وہ کس چیز سے ہم کنار ہونے والا ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کے لئے ہلاکت ہے اس پر موت طاری نہ ہو گی یعنی اس کے لئے آگ ہے (شرح السنۃ)

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۴۳۵)

۵۲۴۹ - (۱۹) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَسَنَتُهُ، وَإِذَا فَارَقَ الدُّنْيَا فَارَقَ السِّجْنَ وَالسَّنَةَ». رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۵۲۴۹: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' دنیا ایماندار شخص کے لیے قید خانہ اور قحط سالی ہے' جب وہ دنیا سے جدا ہو گا تو قید خانے اور قحط سالی سے جدا ہو جائے گا۔
(شرح السنۃ)

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے' یہ حدیث مسند احمد جلد ۲ صفحہ ۱۹۷ میں بھی مذکور ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۴۴۵)

۵۲۵۰ - (۲۰) وَعَنْ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: «إِذَا أَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا حَمَاهُ الدُّنْيَا، كَمَا يَظَلُّ أَحَدُكُمْ يَحْمِي سَقِيْمَهُ الْمَاءَ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۵۲۵۰: قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ جب کسی شخص کو محبوب جانتا ہے تو اسے دنیا سے بچاتا ہے جیسا کہ تم میں سے ہر شخص اپنے بیمار کو پانی (پینے) سے بچاتا ہے (احمد' ترمذی)

۵۲۵۱ - (۲۱) وَعَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «اِثْنَتَانِ يَكْرَهُهُمَا ابْنُ آدَمَ: يَكْرَهُ الْمَوْتَ، وَالْمَوْتُ خَيْرٌ لِلْمُؤْمِنِ مِنَ الْفِتْنَةِ، وَيَكْرَهُ قِلَّةَ الْمَالِ، وَقِلَّةُ الْمَالِ أَقَلُّ لِلْحِسَابِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۵۲۵۱: محمود بن لبید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ابنِ آدم دو چیزوں کو ناپسند جانتا ہے' ایک تو موت کو ناپسند سمجھتا ہے حالانکہ ایماندار شخص کے لئے موت فتنے سے بہتر ہے اور دوسرا کم مال کو ناپسند سمجھتا ہے حالانکہ تھوڑے مال کا حساب بھی کم ہو گا (احمد)

۵۲۵۲ - (۲۲) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: إِنِّيْ أُحِبُّكَ. قَالَ: «اُنْظُرْ مَا تَقُوْلُ». فَقَالَ: وَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأُحِبُّكَ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. قَالَ: «إِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَأَعِدَّ لِلْفَقْرِ تِجْفَافًا، لَلْفَقْرُ أَسْرَعُ إِلَى مَنْ يُحِبُّنِيْ مِنَ السَّيْلِ إِلَى مُنْتَهَاهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۵۲۵۲: عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کیا' مجھے آپؐ کے ساتھ محبت ہے۔ آپؐ نے فرمایا' خیال کر تو کیا کہہ رہا ہے؟ اس نے تین بار عرض کیا' اللہ کی قسم! مجھے آپؐ کے ساتھ محبت ہے۔ آپؐ نے فرمایا' اگر تو محبت میں سچا ہے تو فقرو فاقہ کے لئے ڈھال تیار کر' بلاشبہ فقرو فاقہ مجھ سے محبت کرنے والے شخص کی جانب سیلابی پانی سے بھی زیادہ تیزی کے ساتھ آتا ہے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے اور متن میں نکارت ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۴۴۵)

۵۲۵۳ - (۲۳) وَعَنْ أَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَقَدْ أُخِفْتُ فِي اللّٰهِ وَمَا يُخَافُ أَحَدٌ، وَلَقَدْ أُوْذِيْتُ فِي اللّٰهِ وَمَا يُؤْذَى أَحَدٌ، وَلَقَدْ أَتَتْ عَلَيَّ ثَلَاثُوْنَ مِنْ بَيْنِ

لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ ، وَمَالِيْ وَبِلَالٍ طَعَامٌ يَاكُلُهُ ذُوْ كَبِدٍ ، اِلَّا شَيْءٌ يُوَارِيْهِ اِبْطُ بِلَالٍ » . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ قَالَ : وَمَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ : حِيْنَ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ هَارِبًا مِنْ مَكَّةَ ، وَمَعَهُ بِلَالٌ ، اِنَّمَا كَانَ مَعَ بِلَالٍ مِنَ الطَّعَامِ مَا يَحْمِلُ تَحْتَ اِبْطِهٖ .

۵۲۵۳ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مجھے اللہ کے راہ میں (اتنا) ڈرایا گیا ہے کہ کسی (اور) شخص کو نہیں ڈرایا گیا ہو گا اور بلاشبہ مجھے اللہ (کے بارے) میں اس قدر تکلیف پہنچائی گئی کہ اس قدر تکلیف کسی کو نہ پہنچی ہو گی بلاشبہ مجھ پر تیس (۳۰) دن رات ایسے گزرے کہ میرے اور بلال ؓ کے پاس اتنا کھانا بھی نہ ہوتا کہ جو کسی شخص کی خوراک بن سکے البتہ اس قدر جو بلال کی بغل میں آ سکے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے بیان کیا کہ اس حدیث سے مقصود یہ ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ سے روانہ ہوئے اور آپؐ کے ساتھ بلال ؓ تھے اس وقت بلال کے پاس اس قدر کھانا تھا جو ان کی بغل میں آ سکتا تھا۔

۵۲۵۴ - (۲۴) **وَعَنْ** اَبِيْ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ : شَكَوْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْجُوْعَ ، فَرَفَعْنَا عَنْ بُطُوْنِنَا عَنْ حَجَرٍ حَجَرٍ ، فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَطْنِهٖ عَنْ حَجَرَيْنِ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ .

۵۲۵۴ : ابو طلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھوک کی شکایت کی ہم نے اپنے پیٹوں سے (کپڑا) اٹھایا تو ایک ایک پتھر تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کپڑا اٹھایا تو آپؐ کے پیٹ پر دو پتھر (بندھے ہوئے) تھے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

۵۲۵۵ - (۲۵) **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، اَنَّهُمْ اَصَابَهُمْ جُوْعٌ فَاَعْطَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَمْرَةً تَمْرَةً . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .

۵۲۵۵ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ کو بھوک لگی تو آپؐ نے انہیں ایک ایک کھجور دی (ترمذی)

۵۲۵۶ - (۲۶) **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ اَبِيْهِ ، عَنْ جَدِّهٖ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : « خَصْلَتَانِ مَنْ كَانَتَا فِيْهِ كَتَبَهُ اللّٰهُ شَاكِرًا صَابِرًا : مَنْ نَظَرَ فِيْ دِيْنِهٖ اِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَهُ ، فَاقْتَدٰى بِهٖ ، وَنَظَرَ فِيْ دُنْيَاهُ اِلٰى مَنْ هُوَ دُوْنَهُ ، فَحَمِدَ اللّٰهَ عَلٰى مَا فَضَّلَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ ، كَتَبَهُ اللّٰهُ شَاكِرًا صَابِرًا ، وَمَنْ نَظَرَ فِيْ دِيْنِهٖ اِلٰى مَنْ هُوَ دُوْنَهُ ، وَنَظَرَ فِيْ دُنْيَاهُ اِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَهُ فَاَسِفَ عَلٰى مَا فَاتَهُ مِنْهُ ، لَمْ يَكْتُبْهُ اللّٰهُ شَاكِرًا وَلَا صَابِرًا » . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .

وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَبِيْ سَعِيْدٍ : « اَبْشِرُوْا يَا مَعْشَرَ صَعَالِيْكِ الْمُهَاجِرِيْنَ » فِيْ بَابٍ بَعْدَ فَضَائِلِ الْقُرْاٰنِ .

۵۲۵۶ : عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص میں دو خصلتیں ہوں گی اللہ تعالیٰ اس کو شکر ادا کرنے والا' صبر کرنے والا قرار دیتے ہیں۔ جو شخص دین کے امور میں اپنے سے برتر کی جانب دیکھتا ہے اور اس کی اقتداء کرتا ہے اور دنیوی امور میں اپنے سے کم تر کی جانب دیکھتا ہے اور اللہ کی حمد و ثناء بیان کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اس پر فضیلت عطا کی ہے اللہ تعالیٰ اس کو شکر ادا کرنے والا' صبر کرنے والا قرار دیتے ہیں اور جو شخص دینی امور میں اپنے سے کم تر کی جانب دیکھتا ہے اور دنیوی امور میں اپنے سے برتر کی جانب دیکھتا ہے اور جو کچھ اسے نہیں مل سکا اس پر حزن و ملال کا اظہار کرتا ہے تو اللہ اس کو شکر گزار اور صابر قرار نہیں دیتے (ترمذی) اور ابو سعید خدریؓ سے مروی حدیث جس میں ہے کہ "اے فقیر مہاجرین تم خوش ہو جاؤ کہ تمہیں مکمل روشنی عطا ہو گی" کا ذکر فضائل القرآن کے بعد والے باب میں کیا گیا ہے۔

وضاحت : اس حدیث کی سند میں مثنی بن صباح راوی غایت درجہ ضعیف ہے (العلل و معرفۃ الرجال جلد۱ صفحہ۲۳۱' الضعفاء والمترکین صفحہ۵۷۶' تنقیح الرواۃ جلد۴ صفحہ۲۶)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۲۵۷ - (۲۷) عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِیِّ، رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عَمْرٍو، وَسَاَلَہٗ رَجُلٌ قَالَ: اَلَسْنَا مِنْ فُقَرَاءِ الْمُہَاجِرِیْنَ؟ فَقَالَ لَہٗ عَبْدُ اللّٰہِ: اَلَکَ امْرَاَۃٌ تَاْوِیْ اِلَیْہَا؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: اَلَکَ مَسْکَنٌ تَسْکُنُہٗ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَاَنْتَ مِنَ الْاَغْنِیَاءِ قَالَ: فَاِنَّ لِیْ خَادِمًا قَالَ: فَاَنْتَ مِنَ الْمُلُوْکِ. قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: وَجَاءَ ثَلَاثَۃُ نَفَرٍ اِلٰی عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو وَاَنَا عِنْدَہٗ فَقَالُوْا: یَا اَبَا مُحَمَّدٍ! [اِنَّا] وَاللّٰہِ مَا نَقْدِرُ عَلٰی شَیْءٍ. لَا نَفَقَۃٍ وَلَا دَابَّۃٍ وَلَا مَتَاعٍ. فَقَالَ لَہُمْ: مَا شِئْتُمْ اِنْ شِئْتُمْ رَجَعْتُمْ اِلَیَّ، فَاَعْطَیْنَاکُمْ مَا یَسَّرَ اللّٰہُ لَکُمْ، وَاِنْ شِئْتُمْ ذَکَرْنَا اَمْرَکُمْ لِلسُّلْطَانِ. وَاِنْ شِئْتُمْ صَبَرْتُمْ، فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: اِنَّ فُقَرَاءَ الْمُہَاجِرِیْنَ یَسْبِقُوْنَ الْاَغْنِیَاءَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اِلَی الْجَنَّۃِ بِاَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا. قَالُوْا: فَاِنَّا نَصْبِرُ لَا نَسْاَلُ شَیْئًا. رَوَاہُ مُسْلِمٌ.

تیسری فصل

۵۲۵۷ : ابو عبدالرحمان حُبلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے سنا جبکہ ان سے ایک شخص نے کہا کہ کیا ہم فقیر مہاجر نہیں ہیں؟ عبداللہؓ نے اس سے پوچھا' تیری بیوی ہے' جس کے ساتھ تو رہتا ہے؟ اُس نے اثبات میں جواب دیا۔ عبداللہؓ نے پوچھا' کیا تیرے پاس رہائش کے لئے گھر ہے؟ اس نے اثبات میں جواب دیا۔ عبداللہؓ نے کہا' کیا تو مالدار ہے؟ اس نے بتایا' میرا ایک خادم بھی ہے۔ انہوں نے

کہا' تو بادشاہوں میں سے ہے۔ عبدالرحمان نے بیان کیا کہ تین شخص عبداللہؓ بن عمرو کے پاس آئے جبکہ میں بھی وہاں موجود تھا۔ انہوں نے کہا' اے ابو محمد! اللہ کی قسم! ہمیں کسی چیز پر قدرت حاصل نہیں ہے۔ نہ خرچ ہے' نہ چارپائے اور نہ ہی سامان۔ انہوں نے ان سے دریافت کیا' تم کیا چاہتے ہو؟ اگر تم کچھ چاہتے ہو تو ہمارے پاس آنا ہم تمہیں (اس قدر مال) عطا کریں گے جس سے اللہ تعالیٰ تمہارے لئے آسانی کر دے گا اور اگر تم پسند کرو گے تو ہم تمہارا معاملہ (بیت المال کے) رئیس کے سپرد کر دیں گے اور اگر تم اسی حالت پر صبر کرتے ہو (تو ٹھیک ہے) بلاشبہ میں نے رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ نے فرمایا' بلاشبہ فقیر مہاجرین قیامت کے دن مالدار لوگوں سے چالیس سال پہلے جنت میں جائیں گے۔ انہوں نے کہا' بس ہم صبر کرتے ہیں ہم (اس کے بعد) کسی چیز کا مطالبہ نہیں کریں گے (مسلم)

۵۲۵۸ ۔ (۲۸) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بَيْنَمَا اَنَا قَاعِدٌ فِي الْمَسْجِدِ وَحَلْقَةٌ مِنْ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِيْنَ قُعُوْدٌ اِذْ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَعَدَ اِلَيْهِمْ، فَقُمْتُ اِلَيْهِمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لِيُبْشِرْ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ بِمَا يَسُرُّ وُجُوْهَهُمْ، فَاِنَّهُمْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْاَغْنِيَاءِ بِاَرْبَعِيْنَ عَامًا» قَالَ: فَلَقَدْ رَاَيْتُ اَلْوَانَهُمْ اَسْفَرَتْ. قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو: حَتّٰى تَمَنَّيْتُ اَنْ اَكُوْنَ مَعَهُمْ اَوْ مِنْهُمْ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۵۲۵۸: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں مسجد میں بیٹھا ہوا تھا اور فقیر مہاجرین کی ایک جماعت بھی بیٹھی تھی اچانک نبی صلی اللہ علیہ وسلم (مسجد میں) داخل ہوئے اور ان کے ساتھ بیٹھ گئے چنانچہ میں نے ان کی جانب رغبت کی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' فقیر مہاجرین کو بشارت دی جائے جو ان کے چہروں کو مسرور بنا دے کہ وہ مالدار لوگوں سے چالیس سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔ عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں' میں نے دیکھا تو ان کے چہرے دمک رہے تھے عبداللہؓ بن عمروؓ کہتے ہیں' یہاں تک کہ میں نے آرزو کی کہ میں (دنیا میں) اُن کے ساتھ رہوں یا اُن سے اٹھایا جاؤں (دارمی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن صالح محمد مصری راوی متکلم فیہ ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۴۴۰' تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۴۶)

۵۲۵۹ ۔ (۲۹) وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَمَرَنِيْ خَلِيْلِيْ بِسَبْعٍ: اَمَرَنِيْ بِحُبِّ الْمَسَاكِيْنِ وَالدُّنُوِّ مِنْهُمْ، وَاَمَرَنِيْ اَنْ اَنْظُرَ اِلٰى مَنْ هُوَ دُوْنِيْ وَلَا اَنْظُرَ اِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقِيْ، وَاَمَرَنِيْ اَنْ اَصِلَ الرَّحِمَ وَاِنْ اَدْبَرَتْ، وَاَمَرَنِيْ اَنْ لَا اَسْاَلَ اَحَدًا شَيْئًا، وَاَمَرَنِيْ اَنْ اَقُوْلَ بِالْحَقِّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا، وَاَمَرَنِيْ اَنْ لَا اَخَافَ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ، وَاَمَرَنِيْ اَنْ اُكْثِرَ مِنْ قَوْلِ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، فَاِنَّهُنَّ مِنْ كَنْزٍ تَحْتَ الْعَرْشِ. رَوَاهُ اَحْمَدُ.

۵۲۵۹: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے خلیل رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات

باتوں کا حکم دیا۔ مسکینوں کے ساتھ محبت اور ان کے قریب رہنے کا حکم دیا' مجھے حکم دیا کہ میں ان لوگوں کی جانب دیکھوں جو (دنیوی امور میں) مجھ سے کم درجہ کے ہیں اور ان لوگوں کی جانب نہ دیکھوں جو مجھ سے اونچے درجہ کے ہیں' مجھے حکم دیا کہ میں صلہ رحمی کروں اگرچہ وہ قطع رحمی کریں' مجھے حکم دیا کہ میں کسی شخص سے کچھ سوال نہ کروں' مجھے حکم دیا کہ میں سچ بولوں اگرچہ تلخ ہو' مجھے حکم دیا کہ میں اللہ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈروں اور مجھے حکم دیا کہ میں کثرت کے ساتھ "لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ" کا ورد کروں اس لئے کہ یہ کلمات اس خزانہ سے ہیں جو عرش کے نیچے ہے (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عمر بن عبداللہ المدنی راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۲۱۰' تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۲۷)

۵۲۶۰ - (۳۰) وَعَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعْجِبُهُ مِنَ الدُّنْيَا ثَلَاثَةٌ: الطَّعَامُ، وَالنِّسَاءُ، وَالطِّيْبُ، فَأَصَابَ اثْنَيْنِ، وَلَمْ يُصِبْ وَاحِدًا، أَصَابَ النِّسَاءَ وَالطِّيْبَ، وَلَمْ يُصِبِ الطَّعَامَ رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۵۲۶۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا کی تین چیزیں کھانا' عورت اور خوشبو پسند تھی چنانچہ آپؐ نے دو چیزوں کو (وافر مقدار) میں پایا لیکن ایک کو نہیں پایا۔ آپؐ نے عورتوں اور خوشبو کو (مبالغہ کی حد تک) پایا لیکن کھانا کم ہی حاصل ہوا (احمد)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں ایک راوی کا تعین نہیں ہو سکا (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۲۷)

۵۲۶۱ - (۳۱) وَعَنْ أَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «حُبِّبَ إِلَيَّ الطِّيْبُ وَالنِّسَاءُ، وَجُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلَاةِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالنَّسَائِيُّ. وَزَادَ ابْنُ الْجَوْزِيِّ بَعْدَ قَوْلِهِ: «حُبِّبَ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا».

۵۲۶۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' (دنیا سے) مجھے خوشبو اور عورتیں محبوب ہیں اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے (احمد' نسائی) ابن جوزیؒ نے "حُبِّبَ إِلَيَّ" کے بعد "مِنَ الدُّنْيَا" کا اضافہ کیا ہے۔

۵۲۶۲ - (۳۲) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا بَعَثَ بِهِ إِلَى الْيَمَنِ، قَالَ: «إِيَّاكَ وَالتَّنَعُّمَ؛ فَإِنَّ عِبَادَ اللّٰهِ لَيْسُوْا بِالْمُتَنَعِّمِيْنَ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۵۲۶۲: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اسے یمن (کی جانب) بھیجا تو آپؐ نے حکم دیا کہ تجھے ناز و نعمت کی زندگی سے بچنا ہو گا' اس لئے کہ اللہ کے بندے ناز و نعمت کی زندگی نہیں گزارتے (احمد)

۵۲۶۳ - (۳۳) **وعن** عليّ ، رضي اللهُ عنهُ ، قال : قال رسُولُ الله ﷺ : «مَن رَضِيَ مِنَ اللهِ باليسيرِ من الرِّزقِ رضيَ اللهُ منهُ بالقليلِ من العمل» .

۵۲۶۳ : علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص قلیل روزی پر اللہ تعالیٰ سے راضی ہوا اللہ تعالیٰ اس کے قلیل عمل پر راضی ہو جائے گا (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں اسحاق بن محمد فروی راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ا صفحہ ۱۹۸' تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۲۷)

۵۲۶۴ - (۳۴) **وعن** ابنِ عبّاسٍ ، رضي اللهُ عنهُما ، قال : قال رسُولُ الله ﷺ : «من جاعَ أو احتاجَ ، فكتمهُ الناسَ ، كانَ حقّاً على الله عزّ وجلّ أن يرزقهُ رِزقَ سنةٍ من حلالٍ» . رواهُ البيهقيُّ في «شُعب الإيمان» .

۵۲۶۴ : ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص بھوکا رہا! ضرورت مند رہا (اور) اس نے اس بات کو لوگوں سے چھپایا تو اللہ عزوجل پر لازم ہے (یعنی اس کا وعدہ ہے) کہ اسے سال بھر کے لیے رزق حلال عطا کرے گا (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت : علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۴۳۸)

۵۲۶۵ - (۳۵) **وعن** عِمرانَ بنِ حُصينٍ ، رضي اللهُ عنهُما ، قال : قال رسُولُ الله ﷺ : «إنَّ اللهَ يُحبُّ عبدهُ المؤمنَ الفقيرَ المُتعفّفَ أبا العيالِ» . رواهُ ابنُ ماجهْ .

۵۲۶۵ : عمران بن حصین رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ اللہ اپنے اس مومن بندے کو محبوب جانتا ہے جو مفلس' سوال سے بچنے والا' عیالدار ہو (ابن ماجہ)

وضاحت : علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۴۳۸' ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۳۳۹)

۵۲۶۶ - (۳۶) **وعن** زيدِ بنِ أسلمَ ، رضي اللهُ عنهُ ، قال : استسقى يوماً عُمرُ ، فجيءَ بماءٍ قد شِيبَ بعسلٍ ، فقال : إنّهُ لطيّبٌ ، لكنّي أسمعُ اللهَ عزّ وجلّ نعى على قومٍ شهواتِهِم فقال : ﴿أذهبتُم طيّباتِكُم في حياتِكُمُ الدُّنيا واستمتعتُم بها﴾ ، فأخافُ أن تكونَ حسناتُنا عُجّلت لنا ، فلم يشربهُ . رواهُ رزينٌ .

۵۲۶۶ : زید بن اسلم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عمرؓ نے ایک روز پانی طلب کیا' اُن کے پاس شہد ملا ہوا

پانی لایا گیا انہوں نے کہا، یہ تو بہت عمدہ ہے لیکن میں نے سنا ہے کہ اللہ عزّ و جل نے کچھ لوگوں پر ان کی خواہشات کو معیوب گردانتے ہوئے فرمایا ہے کہ "تم نے دنیا کی زندگی میں عمدہ نعمتوں کو حاصل کیا اور ان سے فائدہ اٹھایا" اس لئے میں خطرہ محسوس کرتا ہوں کہ کہیں ہماری نیکیوں کا بدلہ ہمیں جلدی نہ مل رہا ہو چنانچہ انہوں نے اسے نہ پیا (رزین)

وضاحت : جامع رزین میں کچھ ایسی احادیث ہیں جن کا کوئی اصل نہیں ہے کچھ بعید نہیں کہ یہ حدیث بھی انہی میں سے ہو (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۲۸)

٥٢٦٧ - (٣٧) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مَا شَبِعْنَا مِنْ تَمْرٍ حَتّٰى فَتَحْنَا خَيْبَرَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۲۶۷ : ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم نے (کبھی) کھجوریں سیر ہو کر نہ کھائیں یہاں تک کہ خیبر فتح ہوا (بخاری)

بَابُ الْأَمَلِ وَالْحِرْصِ

(لمبی آرزوئیں اور دنیوی لالچ)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٥٢٦٨ - (١) عَنْ عَبْدِ اللهِ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: خَطَّ النَّبِيُّ ﷺ خَطًّا مُرَبَّعًا، وَخَطَّ خَطًّا فِي الْوَسَطِ خَارِجًا مِنْهُ، وَخَطَّ خُطَطًا - صِغَارًا إِلَى هٰذَا الَّذِي فِي الْوَسَطِ مِنْ جَانِبِهِ الَّذِي فِي الْوَسَطِ، فَقَالَ: «هٰذَا الْإِنْسَانُ، وَهٰذَا أَجَلُهُ مُحِيطٌ بِهِ، وَهٰذَا الَّذِي هُوَ خَارِجٌ أَمَلُهُ، وَهٰذِهِ الْخُطُوطُ الصِّغَارُ الْأَعْرَاضُ - فَإِنْ أَخْطَأَهُ هٰذَا نَهَشَهُ - هٰذَا، وَإِنْ أَخْطَأَهُ هٰذَا نَهَشَهُ هٰذَا». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل

۵۲۶۸: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ مبارک سے ایک مربع خط کھینچا اور ایک (اس کے) درمیان میں باہر نکلنے والا خط کھینچا اور اس درمیانے خط کے ساتھ چند چھوٹے چھوٹے خطوط کھینچے اور وضاحت کی کہ یہ (درمیانہ خط) انسان ہے اور یہ (مربع) خط اس کا اجل ہے جس نے اس کو گھیر رکھا ہے اور جو (خط مربع سے) باہر جا رہا ہے وہ اس کی آرزوئیں ہیں اور یہ چھوٹے چھوٹے خطوط آفات و بیماریاں ہیں اگر ایک سے محفوظ رہا تو یہ (دوسری آفت) اسے ختم کر دے گی اور اگر یہ (دوسری آفت) بھی اس سے خطا کر جائے تو یہ (تیسری آفت) اسے اپنا نشانہ بنائے گی (بخاری)

وضاحت: حدیث میں مذکور مثال کی وضاحت کے لیے ذیل میں نقشہ دیا گیا ہے جو اصل نہیں بلکہ خیالی ہے۔
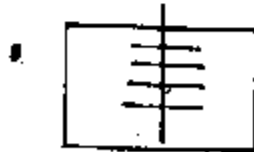
٥٢٦٩ - (٢) وَعَنْ أَنَسٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: خَطَّ النَّبِيُّ ﷺ خُطُوطًا فَقَالَ: «هٰذَا الْأَمَلُ، وَهٰذَا أَجَلُهُ، فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ إِذْ جَاءَهُ الْخَطُّ الْأَقْرَبُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۲۶۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ خطوط کھینچے آپ نے فرمایا' یہ

خط (جو مربع سے باہر جا رہا ہے انسان کی) آرزو ہے اور یہ (مربع خط) اس کی موت ہے پس وہ اسی حالت میں ہوتا ہے کہ قریب والا خط اس کو آ دبوچتا ہے (بخاری)

٥٢٧٠ ـ (٣) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَهْرَمُ ابْنُ آدَمَ وَيَشِبُّ ـ مِنْهُ اثْنَانِ: الْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ، وَالْحِرْصُ عَلَى الْعُمُرِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۲۷۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' آدم کا بیٹا بوڑھا ہو جاتا ہے جبکہ اس کی دو خصلتیں' مال (جمع کرنے) کا لالچ اور لمبی عمر کا لالچ جواں رہتا ہے (بخاری' مسلم)

٥٢٧١ ـ (٤) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «لَا يَزَالُ قَلْبُ الْكَبِيرِ شَابًّا فِي اثْنَيْنِ: فِي حُبِّ الدُّنْيَا وَطُولِ الْأَمَلِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۲۷۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا' ہمیشہ بوڑھے انسان کا دل دو باتوں (کے بارہ) میں جواں رہتا ہے (ان میں سے ایک دنیا کی محبت اور دوسری نا ختم ہونے والی آرزوئیں ہیں (بخاری' مسلم)

٥٢٧٢ ـ (٥) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَعْذَرَ اللهُ إِلَى امْرِئٍ أَخَّرَ أَجَلَهُ حَتَّى بَلَّغَهُ سِتِّينَ سَنَةً». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۲۷۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ تعالیٰ نے اس شخص کے عذر دور کر دیئے جس کو ساٹھ برس عمر دی (بخاری)

وضاحت: اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ اگر انسان نے ساٹھ برس عمر پائی اور پھر بھی سچی توبہ نہ کی تو اس کے لئے کوئی معافی نہیں (واللہ اعلم)

٥٢٧٣ ـ (٦) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغَى ثَالِثًا، وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ، وَيَتُوبُ اللهُ عَلَى مَنْ تَابَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۲۷۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا' بالفرض اگر آدم کے بیٹے کے پاس سونے کی دو وادیاں ہوں تو وہ تیسری وادی کا طلب گار ہو گا اور ابن آدم کے پیٹ کو تو (قبر کی) مٹی ہی بھر سکتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس شخص کی توبہ قبول کرتا ہے جو توبہ (کے لئے اس کی جانب رجوع کرتا ہے (بخاری' مسلم)

٥٢٧٤ ـ (٧) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَخَذَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِبَعْضِ

جَسَدِي فَقَالَ: «كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ، وَعُدَّ نَفْسَكَ مِنْ أَهْلِ الْقُبُورِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۲۷۴: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے کندھے کو پکڑا اور فرمایا' دنیا میں غریب الوطنی کی سی زندگی گزار یا مسافر کی طرح۔ اور اپنے آپ کو اہلِ قبور سے شمار کر (بخاری)

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

۵۲۷۵ - (۸) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مَرَّ بِنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَنَا وَأُمِّي نُطَيِّنُ شَيْئًا، فَقَالَ: «مَا هٰذَا يَا عَبْدَ اللهِ؟» قُلْتُ: شَيْءٌ نُصْلِحُهُ. قَالَ: «الْأَمْرُ أَسْرَعُ مِنْ ذٰلِكَ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

دوسری فصل

۵۲۷۵: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے قریب سے گزرے جب کہ میں اور میری والدہ (گھر کی) کسی دیوار کو درست کر رہے تھے آپؐ نے دریافت کیا' اے عبداللہ! کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا' گھر ٹھیک کر رہے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' موت اس (کے خراب ہونے) سے بھی پہلے تیزی کے ساتھ آنے والی ہے (احمد' ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

۵۲۷۶ - (۹) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُهَرِيقُ الْمَاءَ — فَيَتَيَمَّمُ بِالتُّرَابِ، فَأَقُولُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ الْمَاءَ مِنْكَ قَرِيبٌ، يَقُولُ: «مَا يُدْرِينِي لَعَلِّي لَا أَبْلُغُهُ». رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ»، وَابْنُ الْجَوْزِيِّ فِي كِتَابِ «الْوَفَاءِ».

۵۲۷۶: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کبھی) پیشاب کرتے اور مٹی کے ساتھ تیمم کرتے۔ میں عرض کرتا' اے اللہ کے رسول! پانی تو آپؐ کے نزدیک ہے؟ آپؐ جواب دیتے' مجھے کیا علم شاید میں پانی تک نہ پہنچ پاؤں (شرح السنۃ) اور ابنُ الجوزیؒ نے اس حدیث کو کتاب "الوفاء" میں ذکر کیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابنِ لہیعہ راوی میں کلام ہے (الضعفاء الصغیر صفحہ ۱۴۰' الجرح والتعدیل جلد ۵ صفحہ ۶۸' المجروحین جلد ۲ صفحہ ۱' الضعفاء والمتروکین صفحہ ۳۴۱' التاریخ الکبیر جلد ۵ صفحہ ۱۸۲' میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۴۷۵' تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۴۴۴' تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۳۰)

۵۲۷۷ - (۱۰) وَعَنْ أَنَسٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «هٰذَا ابْنُ آدَمَ وَهٰذَا أَجَلُهُ» وَوَضَعَ يَدَهُ عِنْدَ قَفَاهُ، ثُمَّ بَسَطَ، فَقَالَ: «وَثَمَّ أَمَلُهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۲۷۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' یہ ابنِ آدم ہے اور یہ اس کی اجل ہے" اور آپؐ نے (یہ بات کہتے ہوئے) اپنا ہاتھ اس کی گدی (گردن) کے پاس رکھا پھر ہاتھ کو پھیلایا اور فرمایا' یہاں اس کی امیدیں ہیں (ترمذی)

۵۲۷۸ - (۱۱) **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ ، رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ، اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ غَرَزَ عُوْدًا بَیْنَ یَدَیْہِ ، وَآخَرَ اِلٰی جَنْبِہٖ ، وَآخَرَ اَبْعَدَ مِنْہُ ، فَقَالَ : «اَتَدْرُوْنَ مَا ھٰذَا ؟» قَالُوْا : اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ . قَالَ : «ھٰذَا الْاِنْسَانُ وَھٰذَا الْاَجَلُ» اُرَاہُ قَالَ : «وَھٰذَا الْاَمَلُ ، فَیَتَعَاطٰی — الْاَمَلَ فَلَحِقَہُ الْاَجَلُ دُوْنَ الْاَمَلِ» . رَوَاہُ فِیْ «شَرْحِ السُّنَّۃِ» .

۵۲۷۸: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آگے ایک لکڑی (زمین میں) گاڑی' دوسری اس کے پہلو میں اور تیسری اس سے دور۔ پھر آپؐ نے فرمایا' کیا تم جانتے ہو کہ یہ کیا ہے؟ صحابہ کرامؓ نے جواب دیا' اللہ اور اس کے رسول کو علم ہے۔ آپؐ نے فرمایا' یہ انسان ہے اور یہ اس کی اجل ہے اور یہ (تیسری لکڑی) اس کی اُمیدیں ہیں۔ انسان اپنی اُمیدوں سے وابستہ ہوتا ہے کہ اس کی اُمیدوں (کے برآ ہونے) سے پہلے اسے اجل گھیر لیتی ہے (شرح السنہ)

۵۲۷۹ - (۱۲) **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ ، رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ ، قَالَ : «عُمُرُ اُمَّتِیْ مِنْ سِتِّیْنَ سَنَۃً اِلٰی سَبْعِیْنَ» . رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ ، وَقَالَ : ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ .

۵۲۷۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' میری اُمت کی عمریں ساٹھ برس سے ستر برس تک ہوں گی (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

۵۲۸۰ - (۱۳) **وَعَنْہُ** ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : «اَعْمَارُ اُمَّتِیْ مَا بَیْنَ السِّتِّیْنَ اِلَی السَّبْعِیْنَ ، وَاَقَلُّھُمْ مَنْ یَجُوْزُ ذٰلِکَ» . رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ ، وَابْنُ مَاجَۃَ .

وَذُکِرَ حَدِیْثُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الشِّخِّیْرِ فِیْ «بَابِ عِیَادَۃِ الْمَرِیْضِ» .

۵۲۸۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میری اُمت کی عمریں (اکثر طور پر) ساٹھ سے ستر تک ہوں گی اور کم لوگ اس سے زیادہ عمر والے ہوں گے (ترمذی' ابنِ ماجہ) اور عبداللہ بن شخیر سے مروی حدیث "مریض کی عیادت" کے باب میں گزر چکی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۲۸۱ - (۱٤) **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ ، عَنْ اَبِیْہِ ، عَنْ جَدِّہٖ ، اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ : «اَوَّلُ صَلَاحِ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ الْیَقِیْنُ وَالزُّھْدُ — ، وَاَوَّلُ فَسَادِھَا الْبُخْلُ وَالْاَمَلُ» . . رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ «شُعَبِ الْاِیْمَانِ» .

تیسری فصل

۵۲۸۱ : عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس اُمت کی اولیں اصلاح (آخرت پر) یقین اور (دنیا سے) کنارہ کشی ہے۔ نیز اولیں فساد بخل اور (لمبی) آرزوئیں ہیں (بیہقی شُعَب الایمان)

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں ابن لہیعہ راوی ضعیف ہے (الضعفاء الصغیر صفحہ ۱۴۰' الجرح والتعدیل جلد ۵ صفحہ ۱۴۸' المجروحین جلد ۲ صفحہ ۱۱' الضعفاء والمتروکین صفحہ ۳۴۶' التاریخ الکبیر جلد ۵ صفحہ ۱۸۲' میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۴۷۵' تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۴۴۴' تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۳۱)

۵۲۸۲ - (۱۵) **وَعَنْ** سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، قَالَ: لَيْسَ الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا بِلُبْسِ الْغَلِيظِ وَالْخَشِنِ، وَأَكْلِ الْجَشِبِ — إِنَّمَا الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا قِصَرُ الْأَمَلِ. رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۵۲۸۲ : سُفیان ثوری بیان کرتے ہیں کہ دنیا میں زُہد موٹا اور کھردرا لباس پہننے میں نہیں ہے اور نہ ہی معمولی کھانے میں ہے بلکہ دنیا میں زُہد تو امیدوں کا مختصر ہونا ہے (شرح السنّہ)

۵۲۸۳ - (۱۶) **وَعَنْ** زَيْدِ بْنِ الْحُسَيْنِ — ، قَالَ: سَمِعْتُ مَالِكًا وَسُئِلَ أَيُّ شَيْءٍ الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا؟ قَالَ: طِيبُ الْكَسْبِ وَقِصَرُ الْأَمَلِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۵۲۸۳ : زید بن حسین بیان کرتے ہیں کہ میں نے مالک سے سُنا (جب) ان سے دریافت کیا گیا کہ دنیا سے قطع تعلق کیا ہے؟ انہوں نے بیان کیا' کمائی پاکیزہ یعنی (حلال) ہو اور اُمیدیں کوتاہ ہوں (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں زید بن حسین راوی کا نام صحیح نہیں جب کہ صحیح زید بن حسن بن زید بن امیرک حسینی ہے' اس نے امام مالکؒ سے حدیث بیان کی ہے اور بتایا کہ یہ حدیث منکر ہے' اس شخص نے چالیس احادیث وضع کیں۔ امام ابن جوزیؒ نے ذکر کیا ہے کہ یہ شخص کذّاب' وضّاع اور دجّال تھا (میزانُ الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۱۰۱' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۴۵۲)

بَابُ اِسْتِحْبَابِ الْمَالِ وَالْعُمْرِ لِلطَّاعَةِ

(اللہ کی فرمانبرداری کرتے ہو مال اور عمر سے محبت کرنا)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۲۸۴ - (۱) عَنْ سَعْدٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَذُكِرَ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ: «لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَيْنِ» فِي «بَابِ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ».

پہلی فصل

۵۲۸۴: سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس بندے کو پسند کرتا ہے جو متقی' غنی اور گوشہ نشین ہو (مسلم) اور ابن عمرؓ سے مروی حدیث جس میں ہے کہ "صرف دو شخص ایسے ہیں جن پر حسد کیا جائے" کا ذکر فضائل القرآن کے باب میں ہو چکا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

۵۲۸۵ - (۲) عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ؟ قَالَ: «مَنْ طَالَ عُمُرُهُ، وَحَسُنَ عَمَلُهُ». قَالَ: فَأَيُّ النَّاسِ شَرٌّ؟ قَالَ: «مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَسَاءَ عَمَلُهُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ.

دوسری فصل

۵۲۸۵: ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! کون شخص بہتر ہے؟ آپؐ نے فرمایا' وہ شخص جس کی عمر طویل ہے اور اس کے اعمال اچھے ہیں۔ اس نے دریافت کیا' کون شخص بدتر ہے؟ آپؐ نے فرمایا' جس کی عمر طویل ہے لیکن اس کے اعمال برے ہیں (احمد' ترمذی' دارمی)

۵۲۸۶ - (۳) وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ خَالِدٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ آخَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ، فَقُتِلَ أَحَدُهُمَا، ثُمَّ مَاتَ الْآخَرُ بَعْدَهُ بِجُمُعَةٍ أَوْ نَحْوِهَا، فَصَلَّوْا عَلَيْهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَا

قُلْتُمْ؟» قَالُوْا: دَعَوْنَا اللّٰهَ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ وَيَرْحَمَهُ وَيُلْحِقَهُ بِصَاحِبِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «فَأَيْنَ صَلَاتُهُ بَعْدَ صَلَاتِهِ، وَعَمَلُهُ بَعْدَ عَمَلِهِ؟» أَوْ قَالَ: «وَصِيَامُهُ بَعْدَ صِيَامِهِ؛ لَمَا بَيْنَهُمَا أَبْعَدُ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۵۲۸۶: عبید بن خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آدمیوں کے درمیان مواخات کا رشتہ قائم فرمایا اس کے بعد ان میں سے ایک شہید ہو گیا' اس کے فوت ہونے کے بعد دوسرا آدمی بھی ایک جمعہ یا اس کے قریب قریب (مدت میں) فوت ہو گیا۔ صحابہ کرامؓ نے اس کی نماز جنازہ ادا کی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (ان سے) دریافت فرمایا' تم نے اس کے لئے کیا دعائیہ کلمات کہے؟ انہوں نے جواب دیا' ہم نے اللہ سے دعا کی کہ اے اللہ اسے معاف کر' اس پر رحم کر اور اسے اس کے رفیق کے ساتھ ملا دے (ان کی یہ بات سن کر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس کی نمازوں اور اس کے اعمال کے بعد اس کی نمازیں اور اس کے اعمال کہاں گئے؟ یا آپؐ نے فرمایا' اس کے روزے' اس کے روزوں کے بعد کہاں گئے؟ بلاشبہ ان دونوں کے درمیان اس سے کہیں زیادہ فاصلہ ہے جتنا کہ آسمان اور زمین کے درمیان ہے (ابوداؤد' نسائی)

۵۲۸۷ - (٤) وَعَنْ أَبِيْ كَبْشَةَ الْأَنْمَارِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «ثَلَاثٌ أُقْسِمُ عَلَيْهِنَّ — وَأُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا فَاحْفَظُوْهُ، فَأَمَّا الَّذِيْ — أُقْسِمُ عَلَيْهِنَّ فَإِنَّهُ مَا نَقَصَ مَالُ عَبْدٍ مِنْ صَدَقَةٍ — وَلَا ظُلِمَ عَبْدٌ مَظْلِمَةً صَبَرَ — عَلَيْهَا إِلَّا زَادَهُ اللّٰهُ — بِهَا عِزًّا، وَلَا فَتَحَ — عَبْدٌ بَابَ مَسْأَلَةٍ إِلَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ — بَابَ فَقْرٍ وَأَمَّا الَّذِيْ أُحَدِّثُكُمْ فَاحْفَظُوْهُ؛ فَقَالَ: «إِنَّمَا الدُّنْيَا لِأَرْبَعَةِ نَفَرٍ: عَبْدٌ رَزَقَهُ اللّٰهُ مَالًا وَعِلْمًا، فَهُوَ يَتَّقِيْ فِيْهِ رَبَّهُ، وَيَصِلُ رَحِمَهُ، وَيَعْمَلُ لِلّٰهِ فِيْهِ بِحَقِّهِ — فَهٰذَا بِأَفْضَلِ الْمَنَازِلِ. وَعَبْدٌ — رَزَقَهُ اللّٰهُ — عِلْمًا وَلَمْ يَرْزُقْهُ مَالًا، فَهُوَ صَادِقُ النِّيَّةِ — يَقُوْلُ: لَوْ أَنَّ لِيْ مَالًا لَعَمِلْتُ بِعَمَلِ فُلَانٍ؛ فَأَجْرُهُمَا سَوَاءٌ. وَعَبْدٌ رَزَقَهُ اللّٰهُ مَالًا وَلَمْ يَرْزُقْهُ عِلْمًا، فَهُوَ يَتَخَبَّطُ فِيْ مَالِهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ، لَا يَتَّقِيْ فِيْهِ رَبَّهُ وَلَا يَصِلُ فِيْهِ رَحِمَهُ، وَلَا يَعْمَلُ فِيْهِ بِحَقٍّ؛ فَهٰذَا بِأَخْبَثِ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٌ لَمْ يَرْزُقْهُ اللّٰهُ مَالًا وَلَا عِلْمًا، فَهُوَ يَقُوْلُ: لَوْ أَنَّ لِيْ مَالًا لَعَمِلْتُ فِيْهِ بِعَمَلِ فُلَانٍ، فَهُوَ نِيَّتُهُ وَوِزْرُهُمَا سَوَاءٌ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

۵۲۸۷: ابو کبشہ انماری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' میں تین باتوں کے بارہ میں تمہیں قسم اٹھا کر بیان کرتا ہوں' تم اسے محفوظ رکھنا پس وہ باتیں جنہیں میں قسم اٹھا کر بیان کر رہا ہوں۔ (ان میں سے) ایک بات یہ ہے کہ کسی شخص کا مال صدقہ (کی برکت) سے کم نہیں ہوتا اور کسی شخص پر جب بھی ظلم ہوتا ہے وہ اس پر صبر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ظلم کی وجہ سے اس کی عزت افزائی فرماتے ہیں اور کوئی شخص جب بھی سوال کے دروازے کو کھولتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر فقیری کا

دروازہ کھول دیتے ہیں البتہ وہ بات جو میں تمہیں بتا رہا ہوں تم اسے یاد رکھنا۔ آپؐ نے فرمایا' بلاشبہ دنیا صرف چار انسانوں کے لیے ہے ایک وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال اور علم عطا کیا ہے' وہ اس میں اپنے پروردگار سے ڈرتا ہے اور صلہ رحمی کرتا ہے اور اس میں حقوق کے مطابق کام کرتا ہے تو ایسا انسان بہت اونچے مرتبہ پر ہے اور (دوسرا) وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے علم تو عطا کیا ہے (لیکن) اسے مال نہیں دیا پس یہ شخص صحیح نیت والا ہے۔ کہتا ہے کہ کاش! میرے پاس بھی مال ہوتا تو میں بھی فلاں انسان کی طرح عمل کرتا پس ان دونوں کا ثواب برابر ہے اور (تیسرا) وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہے اور اسے علم نہیں دیا وہ اپنے مال میں شریعت کے خلاف تصرف کر رہا ہے نہ وہ اس میں اپنے پروردگار سے خوف کھاتا ہے اور نہ ہی صلہ رحمی کرتا ہے اور نہ ہی مال میں شریعت کے مطابق تصرف کرتا ہے پس ایسا شخص بہت برے مقام والا ہے اور (چوتھا) وہ شخص ہے جسے اللہ نے مال اور علم دونوں نہیں دیئے پس وہ کہتا ہے کاش! میرے پاس مال ہوتا تو میں بھی اس میں فلاں انسان کی طرح عمل کرتا پس اس کی نیت کے مطابق ہے اور ان دونوں کا گناہ برابر ہے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

۵۲۸۸ - (۵) **وَعَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى إِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ خَيْرًا اسْتَعْمَلَهُ». فَقِيلَ: وَكَيْفَ يَسْتَعْمِلُهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: «يُوَفِّقُهُ لِعَمَلٍ صَالِحٍ قَبْلَ الْمَوْتِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۲۸۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ اللہ تعالیٰ جب کسی انسان (کے بارہ) میں بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں تو اسے اطاعت میں لگا دیتے ہیں پس آپؐ سے دریافت کیا گیا' اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ اس کو کیسے (اطاعت میں) لگا دیتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' موت سے پہلے اسے عمل صالح کی توفیق دیتے ہیں (ترمذی)

۵۲۸۹ - (۶) **وَعَنْ** شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «الْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ، وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ. وَالْعَاجِزُ مَنْ أَتْبَعَ نَفْسَهُ هَوَاهَا، وَتَمَنَّى عَلَى اللّٰهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۵۲۸۹: شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سمجھ دار عقلمند شخص وہ ہے جو (دنیا میں) اپنے آپ کا محاسبہ کرتا ہے اور موت کے بعد والے (دور) کے لئے عمل کرتا ہے اور وہ شخص عاجز (یعنی سمجھ دار نہیں) ہے جو اپنے آپ کو اپنی خواہشات کے پیچھے لگاتا ہے اور اللہ سے (خواہ مخواہ) امیدیں رکھتا ہے (ترمذی' ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابوبکر بن ابی مریم راوی غایت درجہ ضعیف ہے (الجرح والتعدیل جلد ۲ صفحہ ۴۰۵' الضعفاء والمتروکین ۶۲۸' میزان الاعتدال جلد ۴ صفحہ ۴۹۸' تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۳۹۸' ضعیف ابن ماجہ ۳۳۹' ضعیف ترمذی صفحہ ۲۷۹' الاحادیث الضعیفہ ۵۳۱۹' الروض النضیر ۳۵۶' تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۳۲)

ایک منادی کرنے والا پکارے گا کہ کہاں ہیں وہ لوگ! جو ساٹھ برس زندہ رہے؟ یہ ایسی عمر ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا' (جس کا ترجمہ ہے) "کیا ہم نے تمہیں اتنی عمر نہ دی تھی کہ جس میں جو شخص نصیحت پکڑنا چاہتا وہ نصیحت پکڑ سکتا تھا نیز تمہارے پاس ڈرانے والے آئے" (بیہقی شُعَبِ الْاِیْمَان)

۵۲۹۳ ـ (۱۰) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اِنَّ نَفَرًا مِنْ بَنِيْ عُذْرَةَ ثَلَاثَةً اَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ، فَاَسْلَمُوْا، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ يَكْفِيْهِمْ؟» قَالَ طَلْحَةُ: اَنَا. فَكَانُوْا عِنْدَهُ، فَبَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ بَعْثًا، فَخَرَجَ فِيْهِ اَحَدُهُمْ، فَاسْتُشْهِدَ، ثُمَّ بَعَثَ بَعْثًا فَخَرَجَ فِيْهِ الْآخَرُ، فَاسْتُشْهِدَ، ثُمَّ مَاتَ الثَّالِثُ عَلٰى فِرَاشِهِ؛ قَالَ: قَالَ طَلْحَةُ: فَرَاَيْتُ هٰؤُلَاءِ الثَّلَاثَةَ فِي الْجَنَّةِ، وَرَاَيْتُ الْمَيِّتَ عَلٰى فِرَاشِهِ اَمَامَهُمْ وَالَّذِي اسْتُشْهِدَ آخِرًا يَلِيْهِ، وَاَوَّلَهُمْ يَلِيْهِ، فَدَخَلَنِيْ مِنْ ذٰلِكَ ـــ، فَذَكَرْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ ذٰلِكَ، فَقَالَ: «وَمَا اَنْكَرْتَ مِنْ ذٰلِكَ؟! لَيْسَ اَحَدٌ اَفْضَلَ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ مُؤْمِنٍ يُعَمَّرُ فِي الْاِسْلَامِ، لِتَسْبِيْحِهِ وَتَكْبِيْرِهِ وَتَهْلِيْلِهِ».

۵۲۹۳: عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بنو عذرہ قبیلے سے تین شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور وہ مسلمان ہو گئے۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کون شخص مجھے ان (کے کھانے پینے) کی ذمہ داری دیتا ہے؟ طلحہؓ نے کہا' میں دیتا ہوں۔ چنانچہ وہ ان کے پاس رہے (اس دوران) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا جس میں ان (تین اشخاص) میں سے ایک گیا اور وہ شہید ہو گیا۔ اس کے بعد آپؐ نے ایک اور لشکر بھیجا اس میں دوسرا گیا وہ بھی شہید ہو گیا اس کے بعد تیسرا اپنے بستر پر فوت ہو گیا۔ راوی کہتا ہے کہ طلحہؓ کہتے ہیں' میں نے (خواب میں) ان تینوں کو جنّت میں دیکھا نیز میں نے دیکھا کہ جو شخص اپنے بستر پر فوت ہوا ہے وہ سب سے آگے تھا اور جو شخص بعد میں شہید ہوا وہ اس کے پیچھے تھا اور سب سے پہلے شہید ہونے والا دوسرے کے پیچھے تھا اس سے (میرے دل میں شک) گزرا' میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس کا ذکر کیا۔ آپؐ نے فرمایا' تو کس چیز کا انکار کر رہا ہے؟ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی شخص اس شخص سے زیادہ فضیلت والا نہیں جسے اسلام میں زیادہ عمر ملی ہے اس لیے کہ وہ اس میں سبحانَ اللہ' اللہ اکبر اور لاالٰہ الا اللہ کہتا رہا (احمد)

۵۲۹٤ ـ (۱۱) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ عَمِيْرَةَ ـ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ـ قَالَ: اِنَّ عَبْدًا لَوْ خَرَّ عَلٰى وَجْهِهِ مِنْ يَوْمِ وُلِدَ اِلٰى اَنْ يَمُوْتَ هَرَمًا فِيْ طَاعَةِ اللّٰهِ لَحَقَّرَهُ ـــ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ ـــ، وَلَوَدَّ اَنَّهُ رُدَّ اِلَى الدُّنْيَا كَيْمَا يَزْدَادَ مِنَ الْاَجْرِ وَالثَّوَابِ. رَوَاهُمَا اَحْمَدُ.

۵۲۹۴: محمد بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ میں سے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ اگر کوئی شخص اپنی پیدائش سے لے کر بڑھاپے میں موت تک اللہ کی فرماں برداری میں مصروف رہا تو قیامت کے دن وہ اس عمل کو معمولی سمجھے گا اور وہ آرزو کرے گا کہ اسے دنیا میں بھیج دیا جائے تاکہ وہ زیادہ اجر و ثواب حاصل کر سکے (احمد)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۲۹۰ - (۷) عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: كُنَّا فِيْ مَجْلِسٍ، فَطَلَعَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَعَلٰى رَأْسِهٖ اَثَرُ مَاءٍ فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! نَرَاكَ طَيِّبَ النَّفْسِ. قَالَ: «اَجَلْ». قَالَ: ثُمَّ خَاضَ الْقَوْمُ فِيْ ذِكْرِ الْغِنٰى، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا بَأْسَ بِالْغِنٰى لِمَنِ اتَّقَى اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ، وَالصِّحَّةُ لِمَنِ اتَّقٰى خَيْرٌ مِّنَ الْغِنٰى، وَطِيْبُ النَّفْسِ مِنَ النِّعَمِ». رَوَاهُ اَحْمَدُ.

تیسری فصل

۵۲۹۰: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ میں سے ایک صحابی نے بیان کیا کہ ہم ایک مجلس میں تھے کہ ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپؐ کے سر (مبارک) پر غسل کے آثار تھے ہم نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ہم آپؐ کو خوش و خرم دیکھ رہے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' بالکل درست ہے۔ صحابی نے بیان کیا' اس کے بعد صحابہ کرامؓ غنا کے بارے میں بحث کرنے لگے (ان کی باتیں سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس شخص کے لئے مال و دولت کا کچھ نقصان نہیں جو اللہ کا ڈر رکھتا ہے البتہ وہ شخص جو اللہ سے ڈرتا ہے اس کے لیے تندرستی' مال و دولت سے بہتر ہے اور خوش و خرم رہنا (اللہ کی) نعمتوں میں سے ہے (احمد)

۵۲۹۱ - (۸) وَعَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ الْمَالُ فِيْمَا مَضٰى يُكْرَهُ، فَاَمَّا الْيَوْمَ فَهُوَ تُرْسُ الْمُؤْمِنِ. وَقَالَ: لَوْلَا هٰذِهِ الدَّنَانِيْرُ لَتَمَنْدَلَ بِنَا هٰؤُلَاءِ الْمُلُوْكُ — وَقَالَ: مَنْ كَانَ فِيْ يَدِهٖ مِنْ هٰذِهٖ - شَيْءٌ فَلْيُصْلِحْهُ، فَاِنَّهٗ زَمَانٌ اِنِ احْتَاجَ - كَانَ اَوَّلَ مَنْ يَبْذُلُ دِيْنَهٗ وَقَالَ: اَلْحَلَالُ لَا يَحْتَمِلُ السَّرَفَ. رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۵۲۹۱: سفیان ثوری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں زمانہ ماضی میں مال و دولت کو ناپسند جانا جاتا تھا جبکہ آج کے دور میں تو مال ایمان دار شخص کے لئے ڈھال ہے اور کہا' اگر دینار نہ ہوتے تو یہ بادشاہ ہمیں (میل کچیل صاف کرنے کے لئے) اپنا رومال بنا لیتے اور کہا' جس شخص کے ہاتھ میں کچھ مال ہے تو وہ اس کو کفایت کے ساتھ صرف کرے اس لئے کہ (ایسا) دور آ رہا ہے کہ جب انسان محتاج ہو گا تو (دنیا حاصل کرنے کے لئے) سب سے پہلے اپنے دین کو فروخت کر دے گا نیز کہا' حلال مال اسراف کو نہیں چاہتا (شرح السنۃ)

۵۲۹۲ - (۹) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يُنَادِيْ مُنَادٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: اَيْنَ اَبْنَاءُ السِّتِّيْنَ؟ وَهُوَ الْعُمُرُ الَّذِيْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمُ النَّذِيْرُ﴾». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

۵۲۹۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت کے دن

بَابُ التَّوَكُّلِ وَالصَّبْرِ
(توکل اور صبر کی فضیلت)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۲۹۵ - (۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِيْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ، هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَسْتَرْقُوْنَ - وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ - ، وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۵۲۹۵: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میری اُمّت سے ستر ہزار (افراد) بلا حساب جنّت میں داخل ہوں گے (یہ) وہ لوگ ہوں گے جو (بالکل) دم نہیں کراتے تھے اور نہ ہی یہ لوگ بدفالی پکڑتے تھے بلکہ تمام کاموں میں اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے تھے (بخاری' مسلم)

۵۲۹۶ - (۲) وَعَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَوْمًا فَقَالَ: «عُرِضَتْ عَلَيَّ الْاُمَمُ فَجَعَلَ يَمُرُّ النَّبِيُّ ﷺ وَمَعَهُ الرَّجُلُ، وَالنَّبِيُّ وَمَعَهُ الرَّجُلَانِ، وَالنَّبِيُّ وَمَعَهُ الرَّهْطُ، وَالنَّبِيُّ وَلَيْسَ مَعَهُ اَحَدٌ، فَرَاَيْتُ سَوَادًا كَثِيْرًا سَدَّ الْاُفُقَ، فَرَجَوْتُ اَنْ يَكُوْنَ اُمَّتِيْ. فَقِيْلَ: هٰذَا مُوْسٰى فِيْ قَوْمِهِ، ثُمَّ قِيْلَ لِيْ: اُنْظُرْ، فَرَاَيْتُ سَوَادًا كَثِيْرًا سَدَّ الْاُفُقَ، فَقِيْلَ لِيْ: اُنْظُرْ هٰكَذَا وَهٰكَذَا، فَرَاَيْتُ سَوَادًا كَثِيْرًا سَدَّ الْاُفُقَ. فَقِيْلَ: هٰؤُلَاءِ اُمَّتُكَ، وَمَعَ هٰؤُلَاءِ سَبْعُوْنَ اَلْفًا قُدَّامَهُمْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ، هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَتَطَيَّرُوْنَ، وَلَا يَسْتَرْقُوْنَ، وَلَا يَكْتَوُوْنَ، وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ» فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ فَقَالَ: اُدْعُ اللهَ اَنْ يَجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ. قَالَ: «اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ». ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ: اُدْعُ اللهَ اَنْ يَجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ. فَقَالَ: «سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۲۹۶: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن باہر تشریف لائے آپ نے فرمایا' مجھ پر (پہلی) اُمّتیں (اپنے انبیاء علیہ السلام کی معیّت میں) پیش کی گئیں چنانچہ ایک پیغمبر گزرتا اور اس کے ساتھ اس کا ایک پیروکار ہوتا اور کسی پیغمبر کے ساتھ دو پیروکار ہوتے اور کسی کے ساتھ جماعت ہوتی اور

(بعض) ایسے پیغمبر بھی ہوتے جن کے ساتھ کوئی پیروکار نہ ہوتا چنانچہ میں نے اپنے آگے ایک بہت بڑے اجتماع کو دیکھا جس نے آسمان کے کناروں کو بھرا ہوا تھا۔ میں نے امید کی کہ (شاید یہ لوگ) میری اُمّت ہیں لیکن (مجھے) بتایا گیا یہ تو موسیٰ علیہ السلام اپنے پیروکاروں میں ہیں۔ پھر مجھے کہا گیا' آپ دیکھیں' چنانچہ میں نے بہت بڑے اجتماع کو دیکھا جس نے آسمان کے کناروں کو بھرا ہوا تھا۔ پھر مجھ سے کہا گیا' آپ دائیں جانب اور بائیں جانب دیکھیں۔ میں نے دیکھا کہ بہت زیادہ لوگوں نے آسمان کے کناروں کو بھرا ہوا تھا تو (مجھ سے) کہا گیا' یہ سب لوگ تیرے پیروکار ہیں اور ان کے ساتھ ستر ہزار ان سے آگے ہیں جو بلا حساب جنّت میں داخل ہو چکے ہیں' وہ ایسے لوگ ہیں جو بدفالی نہیں پکڑا کرتے تھے اور دم بھی نہیں کراتے تھے اور گرم لوہے سے بھی نہیں داغتے تھے صرف اپنے پروردگار پر بھروسہ کرتے تھے (آپؐ کی یہ باتیں سن کر) عکاشہ بن محصن کھڑا ہوا۔ اس نے عرض کیا' آپؐ اللہ سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان میں سے بنائے۔ آپؐ نے دعا کی کہ اے اللہ! اسے ان میں داخل فرما۔ اس کے بعد ایک اور شخص کھڑا ہوا اس نے عرض کیا' آپؐ اللہ سے دعا کریں کہ اللہ مجھے بھی ان میں سے بنائے۔ آپؐ نے فرمایا اس دعا میں عکاشہ تجھ سے سبقت لے گیا (بخاری' مسلم)

وضاحت: آیاتِ قرآنیہ اور ادعیہ ماثورہ کے ساتھ دم کرانے میں کچھ حرج نہیں اور ضرورت کے وقت گرم لوہے سے داغنے میں بھی کچھ حرج نہیں ہے جیسا کہ سعد بن ابی وقاصؓ کے بارے میں منقول ہے کہ انہوں نے اپنے جسم کو گرم لوہے سے داغا تھا۔ مذکورہ دو احادیث میں جس دم کا ذکر ہے اس سے مراد شرکیہ اور غیر شرعی الفاظ سے دم کروانا ہے اور اسی طرح پرندوں کو اڑا کر ان کی حرکات سے فال لینا ناجائز ہے کہ اگر پرندہ دائیں طرف اڑ کر گیا تو کام درست ہو گا وگرنہ نہیں .... اس قسم کے توہمات پر یقین نہیں رکھنا چاہیے جبکہ نیک فال درست ہے تفصیل کے لیے دیکھیں جلد ۳ صفحہ ۵۲۱ و صفحہ ۵۲۸ (واللہ اعلم)

۵۲۹۷ ـ (۳) وَعَنْ صُهَيْبٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «عَجَباً لِأَمْرِ الْمُؤْمِنِ! إِنَّ أَمْرَهُ كُلَّهُ لَهُ خَيْرٌ، وَلَيْسَ ذٰلِكَ لِأَحَدٍ إِلَّا لِلْمُؤْمِنِ، إِنْ أَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْراً لَهُ، وَإِنْ أَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْراً لَهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۲۹۷: صہیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تعجب ہے ایمان دار شخص کی حالت پر کہ وہ اپنے تمام معاملات کو اپنے لیے بہتر سمجھتا ہے (اگرچہ بظاہر معاملات بہتر نہیں ہوتے) یہ اعزاز صرف ایسے ایمان دار شخص کو حاصل ہوتا ہے کہ اگر اسے خوشی نصیب ہوتی ہے تو وہ شکر ادا کرتا ہے تو (اس کا شکر ادا کرنا) اس کے لیے بہتر ہوتا ہے اور اگر اسے بیماری وغیرہ پہنچتی ہے تو وہ صبر کرتا ہے تو (اس کا صبر کرنا) اس کے لیے بہتر ہوتا ہے (مسلم)

۵۲۹۸ ـ (٤) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَأَحَبُّ إِلَى اللهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ، وَفِي كُلٍّ خَيْرٌ، احْرِصْ عَلَى مَا يَنْفَعُكَ، وَاسْتَعِنْ بِاللهِ، وَلَا تَعْجَزْ، وَإِنْ أَصَابَكَ شَيْءٌ، فَلَا تَقُلْ: لَوْ أَنِّي فَعَلْتُ كَانَ كَذَا وَكَذَا ـ،

وَلٰكِنْ قُلْ: قَدَّرَ اللهُ، وَمَا شَاءَ فَعَلَ، فَإِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۲۹۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مضبوط مومن بہت بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک کمزور مومن سے زیادہ محبوب ہے (اگرچہ) سبھی (مومنوں) میں بھلائی موجود ہے (آپ نے فرمایا) ایسے دینی کام پر حرص کر جو تجھے فائدہ عطا کرے اور اپنے اللہ سے مدد مانگ اور عجز اختیار نہ کر' اگر تجھے کچھ تکلیف لاحق ہو تو یہ نہ کہہ کہ اگر میں فلاں کام کر لیتا تو فلاں کام ہو جاتا البتہ تو کہہ کہ اللہ تعالیٰ نے تقدیر بنائی ہے اور جو اللہ چاہتا ہے کرتا ہے اس لئے یہ (کلمہ کہ اگر میں فلاں کام کر لیتا تو فلاں کام ہو جاتا) شیطان کے عمل کو قوت عطا کرتا ہے (مسلم)

وضاحت: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تقدیر پر ایمان لانا ضروری ہے لیکن اس سے یہ نہ سمجھ لیا جائے کہ کسی حالت میں بھی "اگر" کا لفظ استعمال کرنا جائز نہیں۔ قرآن پاک میں بارہا مرتبہ "اگر" کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے (مرقات جلد ۱۰ صفحہ ۴۹)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۵۲۹۹ - (۵) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «لَوْ أَنَّكُمْ تَتَوَكَّلُوْنَ عَلَى اللهِ حَقَّ تَوَكُّلِهِ لَرَزَقَكُمْ كَمَا يَرْزُقُ الطَّيْرَ، تَغْدُوْ خِمَاصًا — وَتَرُوْحُ بِطَانًا» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

دوسری فصل

۵۲۹۹: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ پر صحیح توکل کرو تو اللہ تعالیٰ تمہیں رزق دے گا جیسا کہ وہ پرندوں کو رزق دیتا ہے کہ وہ صبح سویرے بھوکے جاتے ہیں اور پچھلے پہر پیٹ بھر کر لوٹتے ہیں (ترمذی' ابن ماجہ)

وضاحت: امام بیہقیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث اس بات پر دلالت نہیں کرتی کہ طلبِ رزق کے لیے کوشش نہ کی جائے اور ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھا جائے بلکہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ طلبِ رزق کے لیے کوشش کرنی چاہیے۔ ظاہر ہے کہ جب پرندے صبح سویرے بھوکے پرواز کرتے ہیں تو وہ طلبِ رزق کے لیے ہی پرواز کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ انہیں رزق عطا کرتا ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۳۵)

۵۳۰۰ - (۶) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «أَيُّهَا النَّاسُ! لَيْسَ مِنْ شَيْءٍ يُقَرِّبُكُمْ إِلَى الْجَنَّةِ وَيُبَاعِدُكُمْ مِنَ النَّارِ إِلَّا قَدْ أَمَرْتُكُمْ بِهِ، وَلَيْسَ شَيْءٌ يُقَرِّبُكُمْ مِنَ النَّارِ وَيُبَاعِدُكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ إِلَّا قَدْ نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ، وَإِنَّ الرُّوْحَ الْأَمِيْنَ - وَفِيْ رِوَايَةٍ: وَإِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ - نَفَثَ فِيْ رُوْعِيْ — أَنَّ نَفْسًا لَنْ تَمُوْتَ حَتّٰى تَسْتَكْمِلَ رِزْقَهَا، أَلَا فَاتَّقُوْا

اللّٰهَ، وَ اَجْمِلُوْا فِی الطَّلَبِ ــ، وَلَا يَحْمِلَنَّكُمْ اسْتِبْطَاءُ الرِّزْقِ اَنْ تَطْلُبُوْهُ بِمَعَاصِي اللّٰهِ، فَاِنَّهُ لَا يُدْرَكُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ اِلَّا بِطَاعَتِهِ». رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ» وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْاِيْمَانِ» اِلَّا اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ: «وَاِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ».

۵۳۰۰: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے لوگو! کوئی چیز ایسی نہیں جو تمہیں جنت کے نزدیک لے جانے والی اور دوزخ سے دور کرنے والی ہو (اور تمہیں اسکے بارے میں نہ بتایا گیا ہو اور کوئی چیز ایسی نہیں جو تمہیں دوزخ کے قریب کرنے والی اور جنت سے دور کرنے والی ہو (اور) میں نے تمہیں اس سے نہ روکا ہو' اور بے شک جبرائیل اور ایک روایت میں ہے' بے شک روح القدس نے میری طرف وحی کی ہے کہ کوئی زندہ چیز اس وقت تک موت سے ہم کنار نہ ہو گی جب تک کہ اپنے رزق کو پورا نہیں کر لیتی۔ خبردار! تم اللہ سے ڈرو' اور رزق کی تلاش میں اچھا انداز اختیار کرو' تمہیں رزق تاخیر سے ملنا اس بات پر مجبور نہ کرے کہ تم اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتے ہوئے اسے تلاش کرو' اس لیے کہ رزق حلال کو تو صرف اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے ساتھ حاصل کیا جا سکتا ہے (شرح السنۃ' بیہقی شعب الایمان) البتہ امام بیہقیؒ نے "بے شک روح القدس" کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

۵۳۰۱ ـ (۷) وَعَنْ اَبِي ذَرٍّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَلزَّهَادَةُ فِي الدُّنْيَا لَيْسَتْ بِتَحْرِيْمِ الْحَلَالِ وَلَا اِضَاعَةِ الْمَالِ، وَلٰكِنَّ الزَّهَادَةَ فِي الدُّنْيَا اَنْ لَا تَكُوْنَ بِمَا فِي يَدَيْكَ اَوْثَقَ بِمَا فِي يَدِ اللّٰهِ ــ، وَاَنْ تَكُوْنَ فِي ثَوَابِ الْمُصِيْبَةِ اِذَا اَنْتَ اُصِبْتَ بِهَا اَرْغَبَ فِيْهَا لَوْ اَنَّهَا اُبْقِيَتْ لَكَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ، وَعَمْرُو بْنُ وَاقِدٍ الرَّاوِي مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ.

۵۳۰۱: ابوذر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا' دنیا سے اعراض کرنا حلال کو حرام کرنے اور مال کو (ناجائز) صرف کرنے سے حاصل نہیں ہوتا البتہ دنیا سے اعراض کرنا اس طرح حاصل ہوتا ہے کہ تجھے اس مال پر جو تیرے قبضے میں ہے اس مال سے زیادہ اعتماد نہ ہو جو اللہ کے ہاں ہے اور تجھے مصیبت کے ثواب میں جب تو مصیبت پہنچایا جائے مصیبت میں زیادہ رغبت کرنے والا نہ ہو کہ کاش! وہ مصیبت تیرے لیے باقی رکھی جائے (ترمذی' ابن ماجہ) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا نیز اس حدیث کی سند میں عمرو بن واقد راوی منکر الحدیث ہے۔

وضاحت: یہ حدیث نہایت درجہ ضعیف ہے (الجرح والتعدیل جلد۶ صفحہ ۲۶۷ا' میزان الاعتدال جلد۳ صفحہ ۲۹۱' تنقیح الرواۃ جلد۴ صفحہ ۲۵' ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۳۳۷' ضعیف ترمذی صفحہ ۲۶۳)

۵۳۰۲ ـ (۸) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا فَقَالَ: «يَا غُلَامُ! اِحْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ، اِحْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ، وَاِذَا سَاَلْتَ فَاسْاَلِ

اللهَ، وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللهِ، وَاعْلَمْ أَنَّ الْأُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلَى أَنْ يَنْفَعُوْكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوْكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللهُ لَكَ، وَلَوِ اجْتَمَعُوْا عَلَى أَنْ يَضُرُّوْكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوْكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللهُ عَلَيْكَ، رُفِعَتِ الْأَقْلَامُ، وَجَفَّتِ الصُّحُفُ» رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۵۳۰۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے (سوار) تھا آپؐ نے فرمایا' اے بچے! اللہ تعالیٰ (کے احکامات) کی حفاظت کر اللہ تعالیٰ تیری حفاظت فرمائے گا' اللہ تعالیٰ (کے حقوق) کی حفاظت کر تو اللہ تعالیٰ کو اپنے سامنے پائے گا اور جب تو سوال (کا ارادہ) کرے تو اللہ تعالیٰ سے سوال کر اور جب تو نے مدد طلب کرنی ہو تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ مدد طلب کر اور یقین کر کہ تمام مخلوق اگر (بالفرض) اس بات پر جمع ہو جائے کہ تجھے کچھ فائدہ پہنچائے تو تجھے صرف اس قدر ہی فائدہ پہنچا سکتی ہے جس قدر اللہ تعالیٰ نے تیرے لیے مقدر کر دیا ہے اور اگر تمام مخلوق اس بات پر جمع ہو جائے کہ تجھے کچھ تکلیف دینا چاہے تو تجھے صرف اس قدر تکلیف دے سکتی ہے کہ جس قدر اللہ تعالیٰ نے تیرے بارے میں لکھ دیا ہے' قلم اٹھا دیئے گئے ہیں یعنی (احکامات تحریر ہونے سے رک گئے ہیں) اور صحیفوں کی سیاہی خشک ہو چکی ہے (احمد' ترمذی)

۵۳۰۳ ـ (۹) وَعَنْ سَعْدٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مِنْ سَعَادَةِ ابْنِ آدَمَ رِضَاهُ بِمَا قَضَى اللهُ لَهُ، وَمِنْ شَقَاوَةِ ابْنِ آدَمَ تَرْكُهُ اسْتِخَارَةَ اللهِ. وَمِنْ شَقَاوَةِ ابْنِ آدَمَ سَخَطُهُ بِمَا قَضَى اللهُ لَهُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۵۳۰۳: سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' آدم کے بیٹے کی سعادت ہے کہ وہ ان فیصلوں پر راضی ہو جو اللہ نے اس کے لئے کیے ہیں اور آدم کے بیٹے کی بد بختی ہے کہ وہ اللہ کی بھلائی طلب کرنا چھوڑ دے۔ نیز آدم کے بیٹے کی بد بختی ہے کہ وہ ان فیصلوں پر ناراضگی کا اظہار کرے جو اللہ نے اس کے حق میں کیے ہیں (احمد' ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں حماد بن ابی حمید المدنی راوی ضعیف ہے' اس کا اصل نام محمد بن ابی حمید انصاری ہے جبکہ حماد اس کا لقب ہے (الجرح والتعدیل جلد ۷ صفحہ ۲۲۷' تقریب؛ تہذیب جلد ۹ صفحہ ۱۵۱' الاحادیث الضعیفہ صفحہ ۲۲۹۰' ضعیف الجامع الصغیر صفحہ ۵۱۹۱' (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۳' ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۳۳۵)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۳۰۴ ـ (۱۰) عَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّهُ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ قِبَلَ نَجْدٍ، فَلَمَّا قَفَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَفَلَ مَعَهُ، فَأَدْرَكَتْهُمُ الْقَائِلَةُ فِيْ وَادٍ كَثِيْرِ الْعِضَاهِ، فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، وَتَفَرَّقَ النَّاسُ يَسْتَظِلُّوْنَ بِالشَّجَرِ، فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ تَحْتَ سَمُرَةٍ فَعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهُ وَنِمْنَا نَوْمَةً، فَإِذَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَدْعُوْنَا، وَإِذَا عِنْدَهُ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: «إِنَّ هٰذَا اخْتَرَطَ

عَلَيَّ سَيْفِي وَأَنَا نَائِمٌ، فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ فِي يَدِهِ صَلْتًا — قَالَ: مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي؟ فَقُلْتُ: اَللّٰهُ، ثَلَاثًا، وَلَمْ يُعَاقِبْهُ، وَجَلَسَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل

۵۳۰۴: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمراہی میں نجد کی جانب ایک جنگ لڑی' جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے تو وہ بھی آپ کے ساتھ واپس آیا۔ چنانچہ صحابہ کرامؓ کو ایسی وادی میں قیلولہ کرنا پڑا جس میں کانٹوں والے درخت کثرت کے ساتھ تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑاؤ ڈالا اور صحابہ کرامؓ درختوں کے سائے میں (آرام کے لیے) جدا ہو گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کانٹے دار درخت (کے سائے) کے نیچے اترے' آپؐ نے اس (کی ایک شاخ) کے ساتھ اپنی تلوار کو لٹکایا اور ہم محو خواب ہو گئے' اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں پکارا' اس وقت آپؐ کے پاس ایک بدوی (دعثور) کافر تھا۔ آپؐ نے بیان کیا کہ اس شخص نے مجھ پر میری تلوار کو میان سے باہر نکالا جب کہ میں نیند میں تھا' اچانک میں بیدار ہوا تو تلوار اس کے ہاتھ میں میان سے باہر نکالی ہوئی تھی۔ اس نے کہا' تجھے مجھ سے کون بچائے گا؟ میں نے تین بار کہا کہ اللہ (مجھے بچائے گا) آپؐ نے اس بدوی (دعثور) کو سزا نہ دی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے (بخاری' مسلم)

۵۳۰۵ - (۱۱) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ الْإِسْمَاعِيلِيِّ فِي «صَحِيحِهِ» فَقَالَ: مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي؟ قَالَ: «اَللّٰهُ» فَسَقَطَ السَّيْفُ مِنْ يَدِهِ، فَأَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ السَّيْفَ فَقَالَ: «مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي؟» فَقَالَ: كُنْ خَيْرَ آخِذٍ. فَقَالَ: «تَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ؟» قَالَ: لَا، وَلٰكِنِّي أُعَاهِدُكَ عَلَى أَنْ لَا أُقَاتِلَكَ وَلَا أَكُونَ مَعَ قَوْمٍ يُقَاتِلُونَكَ فَخَلَّى سَبِيلَهُ. فَأَتَى أَصْحَابَهُ، فَقَالَ: جِئْتُكُمْ مِنْ عِنْدِ خَيْرِ النَّاسِ. هٰكَذَا فِي «كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ» وَفِي «الرِّيَاضِ».

۵۳۰۵: ابوبکر اسماعیلی کی روایت میں ہے' اس نے اپنی "صحیح" میں بیان کیا ہے کہ اس (دعثور) نے کہا' تجھے مجھ سے کون بچائے گا؟ آپؐ نے جواب دیا' اللہ (مجھے بچائے گا) تو تلوار اس کے ہاتھ سے گر پڑی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تلوار کو اٹھا لیا۔ آپؐ نے فرمایا (اب) تجھے مجھ سے کون بچائے گا؟ اس نے جواب دیا' آپؐ بہتر پکڑنے والے ہیں (یعنی آپ معاف کر دیں) آپؐ نے دریافت کیا۔ "کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں؟ بلاشبہ میں اللہ کا رسول ہوں" اس نے کہا' نہیں! البتہ میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں آپؐ کے ساتھ لڑائی نہیں کروں گا اور ایسے لوگوں کا ساتھ نہیں دوں گا جو آپ کے ساتھ لڑائی کریں گے۔ آپؐ نے اسے جانے دیا۔ وہ بدوی (دعثور) اپنے ساتھیوں کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میں تمہارے پاس ایسے شخص کے پاس سے آیا ہوں جو تمام لوگوں سے بہتر ہے۔ (یہ حدیث) اسی طرح حمیدی کی کتاب اور ریاض الصالحین میں ہے۔

۵۳۰۶ - (۱۲) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنِّي لَأَعْلَمُ آيَةً – لَوْ أَخَذَ النَّاسُ بِهَا لَكَفَتْهُمْ: ﴿وَمَنْ يَتَّقِ اللهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ﴾» رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَالدَّارِمِيُّ.

۵۳۰۶: ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ میں ایک ایسی آیت جانتا ہوں اگر لوگ اس پر عمل کرنے لگ جائیں تو وہ انہیں کافی ہو جائے۔ (جس کا ترجمہ ہے) "اور جو شخص اللہ سے ڈر گیا اللہ اس کے لیے نجات کا راستہ نکال دیتا ہے اور اسے ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے (جس کے بارے) میں اسے وہم و گمان بھی نہیں ہوتا" (احمد' ابن ماجہ' دارمی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں انقطاع ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۷ '۳ ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۳۴۷)

۵۳۰۷ - (۱۳) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَقْرَأَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ ﴿إِنِّي أَنَا الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ﴾. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۵۳۰۷: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سامنے یوں تلاوت فرمائی إِنِّي أَنَا الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ۔ (ابوداؤد' ترمذی) اور امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے۔

وضاحت: إِنِّي أَنَا الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ قرأتِ شاذہ ہے یہ ابن مسعودؓ کی قرأت ہے اور قرأتِ حفص میں "إِنَّ اللهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ" کے الفاظ ہیں اور یہی مشہور اور مروّج قرأت ہے۔
(مشکوٰۃ سعید اللحام جلد ۳ صفحہ ۳۵)

۵۳۰۸ - (۱۴) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ أَخَوَانِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَكَانَ أَحَدُهُمَا يَأْتِي النَّبِيَّ ﷺ، وَالْآخَرُ يَحْتَرِفُ، فَشَكَا الْمُحْتَرِفُ أَخَاهُ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: «لَعَلَّكَ تُرْزَقُ بِهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۵۳۰۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں دو بھائی تھے ان میں سے ایک (علم حاصل کرنے کے لیے) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتا اور دوسرا بھائی روزی کماتا تھا پس روزی کمانے والے نے اپنے بھائی کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شکایت کی کہ وہ کوئی کام نہیں کرتا۔ آپؐ نے فرمایا' شاید تجھے اس کے سبب رزق مل رہا ہے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو صحیح غریب قرار دیا ہے۔

۵۳۰۹ - (۱۵) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ:

وإن قلب ابن آدم بكل وادٍ شعبة، فمن أتبع قلبه الشعب كلها لم يبال الله بأي وادٍ أهلكه، ومن توكل على الله كفاه الشعب». رواه ابن ماجة

۵۳۰۹: عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس میں کچھ شک نہیں کہ آدم کے بیٹے کے دل کا ہر وادی میں حصہ ہے پس جو شخص اپنے دل کو تمام وادیوں میں لے جاتا ہے اللہ کو کچھ پروا نہیں کہ اللہ نے اسے کس وادی میں تباہ و برباد کر دیا اور جو شخص اللہ پر بھروسہ کرتا ہے اللہ اسے تمام وادیوں سے محفوظ کر دیتا ہے (ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابو شعیب صالح راوی منکر الحدیث ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۳۷' ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۳۳۲)

۵۳۱۰ - (۱۶) وعن أبي هريرة رضي الله عنه، أن النبي ﷺ قال: «قال ربكم عز وجل: لو أن عبيدي أطاعوني لأسقيتهم المطر بالليل، وأطلعت عليهم الشمس بالنهار، ولم أسمعهم صوت الرعد». رواه أحمد.

۵۳۱۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ عزوجل کا ارشاد ہے "اگر میرے بندے میری اطاعت کریں تو میں ان پر رات کے وقت بارش اور دن کے وقت دھوپ کر دوں اور انہیں گرج کی آواز بھی نہ سناؤں (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں صدقہ بن موسیٰ راوی ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۴۶۱' تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۳۷)

۵۳۱۱ - (۱۷) وعنه، قال: دخل رجل على أهله، فلما رأى ما بهم من الحاجة خرج إلى البرية، فلما رأت امرأته — قامت إلى الرحى فوضعتها —، وإلى التنور، فسجرته —، ثم قالت: اللهم ارزقنا، فنظرت فإذا الجفنة قد امتلأت. قال: وذهبت إلى التنور، فوجدته ممتلئا. قال: فرجع الزوج، قال: أصبتم بعدي شيئا؟ قالت امرأته: نعم، من ربنا، وقام إلى الرحى — فذكر ذلك للنبي ﷺ —، فقال: «أما إنه لو لم يرفعها لم تزل تدور إلى يوم القيامة». رواه أحمد.

۵۳۱۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص اپنے گھر میں داخل ہوا جب اس نے دیکھا کہ اس کے گھر والے بھوکے ہیں تو وہ جنگل کی طرف چل دیا (تاکہ وہ تضرع و آہ و زاری کے ساتھ سوال کرے) جب اس کی بیوی نے (خاوند کے ہاتھ کو خالی) دیکھا تو وہ کھڑی ہوئی' اس نے چکی پر اس کے اوپر کے حصہ کو رکھا اور تنور میں آگ جلائی اور پھر اس نے دعا کی' اے اللہ! ہمیں رزق عطا کر چنانچہ عورت نے دیکھا کہ مٹکی (آٹے سے)

بھری ہوئی ہے۔ ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ وہ عورت تنور کی جانب گئی تو اس نے دیکھا کہ تنور (روٹیوں سے) بھرا ہوا ہے ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ (جب) اس عورت کا خاوند واپس آیا تو اس نے دریافت کیا کہ میرے بعد تم نے کسی چیز کو پایا ہے؟ اس کی بیوی نے جواب دیا ہاں! اپنے پروردگار کی جانب سے پایا ہے۔ وہ شخص (تعجب کے ساتھ) چکی کی جانب کھڑا ہوا (اسے اٹھایا تاکہ حقیقت جان سکے) اس نے یہ واقعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہہ سنایا آپؐ نے فرمایا' اگر وہ اسے نہ اٹھاتا تو قیامت کے دن تک چکی چلتی رہتی (احمد)

۵۳۱۲ - (۱۸) وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ الرِّزْقَ لَيَطْلُبُ الْعَبْدَ كَمَا يَطْلُبُهُ اَجَلُهُ». رَوَاهُ اَبُوْ نُعَيْمٍ فِی «الْحِلْيَةِ».

۵۳۱۲: ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ رزق انسان کو اس طرح تلاش کرتا ہے جیسا کہ انسان کو اس کی موت طلب کرتی ہے (ابو نعیم فی الحلیہ)

۵۳۱۳ - (۱۹) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَحْكِیْ نَبِيًّا مِنَ الْاَنْبِيَاءِ، ضَرَبَهُ قَوْمُهُ فَاَدْمَوْهُ وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهٖ وَيَقُوْلُ: «اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِیْ فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۳۱۳: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں گویا کہ میں رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں (جس وقت) کہ آپؐ نے انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام میں سے ایک پیغمبر کے بارے میں بیان کیا کہ اس کی قوم نے اُسے مارا یہاں تک کہ اسے خون آلودہ کر دیا' وہ پیغمبر اپنے چہرے سے خون صاف کر رہے تھے اور دعا کر رہے تھے "اے اللہ! میری قوم کو معاف فرما یقیناً یہ لوگ جانتے نہیں ہیں" (بخاری' مسلم)

بَابُ الرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ
(ریاکاری اور شہرت سے بچنا)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٥٣١٤ - (١) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِنَّ اللهَ لَا يَنْظُرُ اِلٰى صُوَرِكُمْ، وَاَمْوَالِكُمْ — ، وَلٰكِنْ يَنْظُرُ اِلٰى قُلُوْبِكُمْ وَاَعْمَالِكُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل

۵۳۱۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بے شک اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور تمہارے مال کو نہیں دیکھتا البتہ وہ تمہارے دلوں اور تمہارے اعمال پر نظر رکھتا ہے (مسلم)

٥٣١٥ - (٢) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «قَالَ اللهُ [تَبَارَكَ وَتَعَالٰى]: اَنَا اَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ، مَنْ عَمِلَ عَمَلًا اَشْرَكَ فِيْهِ مَعِيَ غَيْرِیْ، تَرَكْتُهُ وَشِرْكَهُ» وَفِیْ رِوَايَةٍ: «فَاَنَا مِنْهُ بَرِیْءٌ، هُوَ لِلَّذِیْ عَمِلَهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۳۱۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ تبارک و تعالیٰ کا فرمان ہے کہ میں شرکاء کے شرک سے بے پرواہ ہوں' جو شخص بھی کوئی عمل کرتا ہے اور اس میں میرے ساتھ میرے غیر کو شریک ٹھہراتا ہے تو میں اس کو اور اس کے شرک کرنے کو قبولیت کے مقام سے دور کر دیتا ہوں اور ایک روایت میں ہے کہ میں اس امر سے بری ہوں' وہ عمل اسی کے لئے ہے جس کے لئے اس نے کیا (مسلم)

٥٣١٦ - (٣) وَعَنْ جُنْدُبٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: «مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللهُ بِهٖ —، وَمَنْ يُرَائِیْ يُرَائِی اللهُ بِهٖ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۳۱۶: جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص شہرت کے لئے کوئی کام کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے میدانِ حشر میں ذلیل فرمائے گا اور جو شخص ریاکاری کے لئے عمل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی ریاکاری کو کھول دیتا ہے (بخاری' مسلم)

٥٣١٧ - (٤) وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ: اَرَاَيْتَ الرَّجُلَ

يَعْمَلُ الْعَمَلَ مِنَ الْخَيْرِ وَيَحْمَدُهُ النَّاسُ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ: يُحِبُّهُ النَّاسُ عَلَيْهِ. قَالَ: «تِلْكَ عَاجِلُ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۳۱۷: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ آپ اس آدمی کے بارے میں بتائیں جو اچھا کام کرتا ہے اور لوگ بھی اس عمل کی وجہ سے اس کی تعریف کرتے ہیں؟ اور ایک روایت میں ہے کہ لوگ اس عمل کی وجہ سے اس سے محبت کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' یہ مومن شخص کے لیے فوری خوشخبری ہے (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

۵۳۱۸ - (۵) عَنْ أَبِي سَعْدِ بْنِ أَبِي فَضَالَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: «إِذَا جَمَعَ اللّٰهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيهِ نَادَى مُنَادٍ: مَنْ كَانَ أَشْرَكَ فِي عَمَلٍ عَمِلَهُ لِلّٰهِ أَحَدًا ـــ، فَلْيَطْلُبْ ثَوَابَهُ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ؛ فَإِنَّ اللّٰهَ أَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

دوسری فصل

۵۳۱۸: ابوسعد بن ابی فضالہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' جب اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام لوگوں کو اس دن جمع کرے گا جس کے بارے میں کچھ شک نہیں تو منادی کرنے والا پکارے گا کہ جس شخص نے خالصتاً اللہ تعالیٰ کے لئے کیے گئے عمل میں کسی کو شریک ٹھہرایا تو وہ اس عمل کے ثواب کو بھی اللہ کے غیر سے طلب کرے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ تمام شرکاء کے شرک سے بری ہے (احمد)

۵۳۱۹ - (۶) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ سَمَّعَ النَّاسَ بِعَمَلِهِ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهِ أَسَامِعَ خَلْقِهِ وَحَقَّرَهُ وَصَغَّرَهُ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۵۳۱۹: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' جو شخص لوگوں کو اپنا عمل دکھاتا ہے تو اللہ اس کے اس عمل کو اپنی مخلوق کو معلوم کرائے گا' اور اسے حقیر دکھائے گا اور اسے ذلیل کرے گا (بیہقی شُعَبِ الْاِیمان)

۵۳۲۰ - (۷) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ كَانَتْ نِيَّتُهُ طَلَبَ الْآخِرَةِ جَعَلَ اللّٰهُ غِنَاهُ فِي قَلْبِهِ، وَجَمَعَ لَهُ شَمْلَهُ، وَأَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ ـــ، وَمَنْ كَانَتْ نِيَّتُهُ طَلَبَ الدُّنْيَا جَعَلَ اللّٰهُ الْفَقْرَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ، وَشَتَّتَ عَلَيْهِ أَمْرَهُ، وَلَا يَأْتِيهِ مِنْهَا إِلَّا مَا كُتِبَ لَهُ». رَوَاهُ

التِّرْمِذِيُّ.

۵۳۲۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص کا مقصد آخرت طلب کرنا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل کو غنی کر دیتا ہے اور اس کے تمام کاموں کے لیے اسباب مہیا کرتا ہے اور دنیا اس کے پاس مطیع ہو کر آتی ہے اور جس شخص کا مقصد دنیا حاصل کرنا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے فقر کو نمایاں کر دیتا ہے اور اس کے تمام کاموں کو پراگندہ کر دیتا ہے اور دُنیا اسے صرف اسی قدر ملتی ہے جتنی اس کے لئے مقدر کی گئی ہے (ترمذی)

۵۳۲۱ - (۸) وَرَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ اَبَانٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ.

۵۳۲۱: احمد اور دارمی نے ابان سے اس نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کو بیان کیا ہے۔

۵۳۲۲ - (۹) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! بَيْنَا اَنَا فِيْ بَيْتِيْ فِيْ مُصَلَّايَ، اِذْ دَخَلَ عَلَيَّ رَجُلٌ، فَاَعْجَبَنِي الْحَالُ الَّتِيْ رَآنِيْ عَلَيْهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «رَحِمَكَ اللّٰهُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ! لَكَ اَجْرَانِ: اَجْرُ السِّرِّ وَاَجْرُ الْعَلَانِيَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۵۳۲۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں اپنے گھر میں نماز پڑھ رہا ہوتا ہوں اچانک میرے پاس ایک شخص آ جاتا ہے مجھے اپنی وہ کیفیت اچھی لگتی ہے جس پر اس نے مجھے دیکھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے ابوہریرہ! اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے' تیرے لیے دوہرا اجر ہے پوشیدہ (نیکی کرنے) کا اجر اور ظاہر کا اجر (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

۵۳۲۳ - (۱۰) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يَخْرُجُ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ رِجَالٌ يَخْتِلُوْنَ الدُّنْيَا بِالدِّيْنِ، يَلْبَسُوْنَ لِلنَّاسِ جُلُوْدَ الضَّاْنِ مِنَ اللِّيْنِ، اَلْسِنَتُهُمْ اَحْلٰى مِنَ السُّكَّرِ، وَقُلُوْبُهُمْ قُلُوْبُ الذِّئَابِ، يَقُوْلُ اللّٰهُ: اَبِيْ يَغْتَرُّوْنَ — اَمْ عَلَيَّ يَجْتَرِئُوْنَ؟ فَبِيْ حَلَفْتُ لَاَبْعَثَنَّ عَلٰى اُولٰئِكَ مِنْهُمْ فِتْنَةً تَدَعُ الْحَلِيْمَ فِيْهِمْ حَيْرَانًا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۳۲۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' آخری زمانے میں کچھ ایسے لوگ ظہور پذیر ہوں گے جو دین کا کام کر کے دنیا کے طلب گار ہوں گے' لوگوں کو خوش کرنے کے لیے اون کا لباس پہنیں گے' ان کی زبانیں شکر سے زیادہ میٹھی اور ان کے دل بھیڑیوں کے دل جیسے ہوں گے' اللہ تعالیٰ (ان کے بارے) میں ڈانٹ پلاتے ہیں کہ کیا میرے (مال دینے کی وجہ سے) دھوکے میں پڑ گئے ہیں یا میری مخالفت پر دلیر ہو گئے ہیں؟ میں اپنی ذات کی قسم اٹھاتا ہوں' میں ایسے لوگوں پر ان سے ہی ایک فتنہ مسلط کروں گا جو سمجھ دار لوگوں کو ان میں حیران کر دے گا (ترمذی) امام ترمذیؒ نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں یحییٰ بن عبید اللہ راوی ضعیف اور منکر الحدیث ہے (الجرح والتعدیل جلد۹ صفحہ۱۶۷، الضعفاء والمتروکین صفحہ۲۲۳، میزان الاعتدال جلد۴ صفحہ۳۸۹، تقریب التہذیب جلد۲ صفحہ۳۵۱، تنقیح الرواۃ جلد۴ صفحہ۳۹)

۵۳۲۴ - (۱۱) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى، قَالَ: لَقَدْ خَلَقْتُ خَلْقًا أَلْسِنَتُهُمْ أَحْلٰى مِنَ السُّكَّرِ، وَقُلُوْبُهُمْ أَمَرُّ مِنَ الصَّبِرِ، فَبِيْ حَلَفْتُ لَأُتِيْحَنَّهُمْ فِتْنَةً تَدَعُ الْحَلِيْمَ فِيْهِمْ حَيْرَانَ، فَبِيْ يَغْتَرُّوْنَ أَمْ عَلَيَّ يَجْتَرِئُوْنَ؟» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۵۳۲۴ : ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا' بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں' میں نے ایسی مخلوق پیدا کی ہے جن کی زبانیں شکر سے زیادہ شیریں اور جن کے دل صبر (نامی درخت) سے بھی زیادہ کڑوے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں' میں اپنی قسم کھاتا ہوں کہ میں ان پر ایسا فتنہ مسلط کروں گا جو ان میں سمجھ دار انسان کو حیران کر دے گا پس (میری مہلت کے سبب) وہ دھوکے میں ہیں بلکہ مجھ پر وہ دلیر ہیں (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت : اس حدیث کی سند میں حمزہ بن ابی المدنی راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد۱ صفحہ۶۰۸، تنقیح الرواۃ جلد۴ صفحہ۳۹)

۵۳۲۵ - (۱۲) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ شِرَّةً، وَلِكُلِّ شِرَّةٍ فَتْرَةً، فَإِنْ صَاحِبُهَا سَدَّدَ وَقَارَبَ فَارْجُوْهُ، وَإِنْ أُشِيْرَ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ فَلَا تَعُدُّوْهُ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۳۲۵ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہر چیز میں تیزی ہوتی ہے اور تیزی کے بعد ضعف آتا ہے پس اگر تیز طبیعت والا شخص سیدھی راہ پر چلے اور میانہ روی اختیار کرے تو تم اس کے بارے میں امید رکھو اور اگر اس کی جانب (زیادہ عبادت کرنے کی وجہ سے) انگلیاں اٹھائی جائیں تو تم اسے کچھ نہ سمجھو (ترمذی)

۵۳۲۶ - (۱۳) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يُشَارَ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ فِيْ دِيْنٍ أَوْ دُنْيَا إِلَّا مَنْ عَصَمَهُ اللّٰهُ» . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ.

۵۳۲۶ : انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا' کسی انسان میں یہی برائی کافی ہے کہ دین یا دنیا کے لحاظ سے اس کی جانب انگلیوں کے ساتھ اشارے کیے جائیں (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں یوسف بن یعقوب راوی ضعیف ہے (تنقیح الرواۃ جلد۴ صفحہ۴۰)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۳۲۷ - (۱۴) عَنْ اَبِیْ تَمِیْمَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ، قَالَ: شَهِدْتُ صَفْوَانَ وَاَصْحَابَهُ وَجُنْدُبٌ یُوْصِیْهِمْ، فَقَالُوْا: هَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ شَیْئًا؟ قَالَ: «مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ یَوْمَ الْقِیَامَةِ، وَمَنْ شَاقَّ شَقَّ اللّٰهُ عَلَیْهِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ» قَالُوْا: اَوْصِنَا. فَقَالَ: اِنَّ اَوَّلَ مَا یُنْتِنُ مِنَ الْاِنْسَانِ بَطْنُهُ، فَمَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ لَا یَاْکُلَ اِلَّا طَیِّبًا فَلْیَفْعَلْ، وَمَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ لَا یَحُوْلَ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ الْجَنَّةِ مِلْءُ کَفٍّ مِنْ دَمٍ اَهْرَاقَهٗ فَلْیَفْعَلْ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

تیسری فصل

۵۳۲۷: ابو تمیمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں صفوانؓ اور ان کے رفقاء کے پاس تھا اور جندبؓ انہیں وصیت کر رہے تھے انہوں نے پوچھا کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث سنی ہے؟ انہوں نے جواب دیا' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ نے فرمایا' جو شخص اپنی شہرت کراتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی شہرت کرائے گا اور جو شخص (اپنی جان) مشقت میں ڈالتا ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس پر مشقت ڈالے گا۔ صحابہؓ نے (جندبؓ سے) درخواست کی کہ آپ ہمیں وصیت کریں۔ انہوں نے کہا' انسان کے اعضاء میں سے سب سے پہلے جو عضو خراب ہو گا وہ اس کا پیٹ ہے پس جو شخص طاقت رکھتا ہے کہ وہ صرف حلال کھائے تو وہ حلال ہی کھائے اور جس شخص میں استطاعت ہے کہ اس کے درمیان اور جنت کے درمیان ہتھیلی کے بقدر ناجائز خون گرانا حائل نہ ہو تو اسے یہ کام کرنا چاہیے (بخاری)

۵۳۲۸ - (۱۵) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ، اَنَّهٗ خَرَجَ یَوْمًا اِلٰی مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَوَجَدَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَاعِدًا عِنْدَ قَبْرِ النَّبِیِّ ﷺ یَبْکِیْ، فَقَالَ: مَا یُبْکِیْكَ؟ قَالَ: یُبْکِیْنِیْ شَیْءٌ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: «اِنَّ یَسِیْرَ الرِّیَاءِ شِرْكٌ، وَمَنْ عَادٰی لِلّٰهِ وَلِیًّا فَقَدْ بَارَزَ اللّٰهَ بِالْمُحَارَبَةِ، اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْاَبْرَارَ الْاَتْقِیَاءَ الْاَخْفِیَاءَ الَّذِیْنَ اِذَا غَابُوْا لَمْ یُفْتَقَدُوْا، وَاِنْ حَضَرُوْا لَمْ یُدْعَوْا وَلَمْ یُقَرَّبُوْا، قُلُوْبُهُمْ مَصَابِیْحُ الْهُدٰی، یَخْرُجُوْنَ مِنْ کُلِّ غَبْرَاءَ مُظْلِمَةٍ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ، وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ «شُعَبِ الْاِیْمَانِ».

۵۳۲۸: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایک روز مسجد نبوی میں تشریف لے گئے انہوں نے معاذ بن جبلؓ کو دیکھا کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے پاس بیٹھے رو رہے ہیں۔ عمرؓ نے پوچھا کس لئے رو رہے ہو؟ انہوں نے جواب دیا' مجھے ایک حدیث رونے پر مجبور کر رہی ہے جس کو میں نے رسول اللہ سے سنا میں نے آپؐ سے سنا آپؐ نے فرمایا' اس میں کچھ شک نہیں کہ معمولی ریاکاری بھی شرک ہے اور جس شخص نے اللہ کے کسی دوست

سے دشمنی کی تو اس نے اللہ تعالیٰ سے لڑائی کرنے کا مقابلہ کیا۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ایسے نیک لوگوں کو محبوب جانتا ہے جو (شرک سے) بچتے ہیں' (لوگوں کی نظروں) اوجھل ہیں' وہ لوگ کہ جب وہ (نظروں سے) ہٹ جاتے ہیں تو انھیں تلاش نہیں کیا جاتا اور اگر وہ موجود ہوتے ہیں تو انھیں دعوت نہیں دی جاتی اور نہ انھیں قریب کیا جاتا ہے (جبکہ) ان کے دل ہدایت کے روشن چراغ ہیں وہ ہر مشکل معیبت سے عہدہ برآ ہوتے ہیں۔
(ابن ماجہ' بیہقی شُعَبِ الْإِیْمَان)

وضاحت : اس حدیث کی سند ضعیف ہے ابن ماجہ کی سند میں ابن لہیعہ راوی ضعیف ہے۔ (الجرح والتعدیل جلد۵ صفحہ ۶۷۲' المجروحین جلد۲ صفحہ۱۱' میزانُ الاعتدال جلد۲ صفحہ۴۷۵' تقریبُ التہذیب جلد۱ صفحہ۴۴۴' تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۳۰ ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۳۲۰) نیز خلیل ہراس نے التعلیق الرغیب جلد۱ صفحہ۵۷ میں ذکر کیا ہے کہ میری نظر میں اس حدیث کے ضعیف ہونے کا سبب یہ ہے کہ معاذؓ کو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک پر روتے ہوئے دیکھا گیا جب کہ صحابہ کرامؓ کا یہ معمول نہ تھا۔ صحابہ کرامؓ تو آپؐ کی قبر مبارک کے پاس آتے اور صلوٰۃ وسلام کہتے اور واپس چلے جاتے تھے وہ آپؐ کی قبر پر ٹھہرتے نہیں تھے' وہ خوب سمجھتے تھے کہ آپؐ کے اس ارشادِ گرامی کہ "میری قبر کو میلہ گاہ نہ بنانا" سے کیا مقصود ہے (التعلیق الرغیب جلد۱ صفحہ۵۷)

۵۳۲۹ - (۱۶) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا صَلّٰی فِی الْعَلَانِیَةِ فَاَحْسَنَ، وَصَلّٰی فِی السِّرِّ فَاَحْسَنَ، قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: هٰذَا عَبْدِیْ حَقًّا». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۵۳۲۹ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بے شک انسان جب لوگوں کے سامنے نماز ادا کرے اور اچھے انداز میں ادا کرے اور (اگر) در پردہ ادا کرے تو بھی اچھے طریق سے ادا کرے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرا یہ بندہ حقیقتاً میرے ساتھ مخلص ہے (ابنِ ماجہ)

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں بقیہ بن ولید راوی ضعیف ہے' اس نے "حدثنا" کے لفظ کے ساتھ حدیث بیان نہیں کی۔ (الجرح والتعدیل جلد۲ صفحہ۱۷۲۸' میزانُ الاعتدال جلد' صفحہ۳۳۱' تقریبُ التہذیب جلد۱ صفحہ۱۰۵' تنقیحُ الرواۃ جلد۳ صفحہ۳۰)

۵۳۳۰ - (۱۷) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: «یَکُوْنُ فِیْ آخِرِ الزَّمَانِ اَقْوَامٌ، اِخْوَانُ الْعَلَانِیَةِ، اَعْدَاءُ السَّرِیْرَةِ». فَقِیْلَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَکَیْفَ یَکُوْنُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: «ذٰلِكَ بِرَغْبَةِ بَعْضِهِمْ اِلٰی بَعْضٍ، وَرَهْبَةِ بَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ».

۵۳۳۰ : معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' آخری زمانہ میں کچھ لوگ ہوں گے جو ظاہری طور پر ایک دوسرے کے بھائی اور درپردہ ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے آپؐ سے دریافت کیا گیا' اے اللہ کے رسول! یہ کیسے ہو گا؟ آپؐ نے فرمایا' یہ اس سبب سے ہو گا کہ کچھ لوگ ایک

دوسرے کی طرف رغبت کریں گے اور کچھ لوگ آپس میں ایک دوسرے سے خوف کھائیں گے (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابوبکر بن عبداللہ غسانی راوی ضعیف ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۴۰)

۵۳۳۱ - (۱۸) وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ صَلّٰى يُرَائِي فَقَدْ أَشْرَكَ، وَمَنْ صَامَ يُرَائِي فَقَدْ أَشْرَكَ، وَمَنْ تَصَدَّقَ يُرَائِي فَقَدْ أَشْرَكَ». رَوَاهُمَا أَحْمَدُ.

۵۳۳۱: شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' جو شخص دکھاوے کی نماز پڑھتا ہے وہ شرک کرتا ہے اور جو شخص دکھاوے کے لئے روزہ رکھتا ہے وہ بھی شرک کرتا ہے اور جو شخص دکھاوے کی خاطر صدقہ کرتا ہے وہ بھی شرک کرتا ہے (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں شہر بن حوشب راوی متکلم فیہ ہے۔ (التاریخ الکبیر جلد ۴ صفحہ ۲۷۰' میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۸۳' تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۳۵۵' تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۴۱)

۵۳۳۲ - (۱۹) وَعَنْهُ، أَنَّهُ بَكٰى، فَقِيلَ لَهُ: مَا يُبْكِيكَ؟ قَالَ: شَيْءٌ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ، فَذَكَرْتُهُ، فَأَبْكَانِي، سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: «أَتَخَوَّفُ عَلٰى أُمَّتِي الشِّرْكَ وَالشَّهْوَةَ الْخَفِيَّةَ». قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ أَتُشْرِكُ أُمَّتُكَ مِنْ بَعْدِكَ؟ قَالَ: «نَعَمْ، أَمَا إِنَّهُمْ لَا يَعْبُدُونَ شَمْساً، وَلَا قَمَراً، وَلَا حَجَراً، وَلَا وَثَناً، وَلٰكِنْ يُرَاؤُونَ بِأَعْمَالِهِمْ. وَالشَّهْوَةُ الْخَفِيَّةُ أَنْ يُصْبِحَ أَحَدُهُمْ صَائِماً، فَتَعْرِضُ لَهُ شَهْوَةٌ مِنْ شَهَوَاتِهِ فَيَتْرُكُ صَوْمَهُ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۵۳۳۲: شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رو رہے تھے ان سے دریافت کیا گیا' آپ کیوں روتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا' ایک بات کے بارے میں روتا ہوں جسے میں نے رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنا تھا بس (جب بھی) مجھے وہ بات یاد آتی ہے تو مجھے رونا آ جاتا ہے۔ (شدادؓ کہتے ہیں) میں نے رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' میں اپنی اُمّت کے لئے پوشیدہ شرک اور پوشیدہ شہوت سے ڈرتا ہوں۔ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! کیا اُمّت آپؐ کے بعد شرک کرے گی؟ آپؐ نے فرمایا' ہاں! وہ سورج' چاند' پتھر اور کسی بت کی عبادت نہیں کریں گے البتہ اپنے اعمال میں ریاکاری کریں گے اور پوشیدہ شہوت یہ ہے کہ ان میں سے ایک شخص روزے کی نیت کرے گا لیکن جب اسے شہوتوں میں سے کوئی شہوت پیش آئے گی تو وہ روزہ چھوڑ دے گا (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبدالواحد بن زیاد راوی متروک الحدیث ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۴۱)

۵۳۳۳ - (۲۰) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ، فَقَالَ: «أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَا هُوَ أَخْوَفُ عَلَيْكُمْ

عِنْدِیْ مِنَ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ؟« فَقُلْنَا: بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! قَالَ: «اَلشِّرْکُ الْخَفِیُّ اَنْ یَقُوْمَ الرَّجُلُ فَیُصَلِّیْ، فَیُزَیِّدَ صَلَاتَہٗ لِمَا یَرٰی مِنْ نَظَرِ رَجُلٍ» . رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ.

۵۳۳۳: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم مسیح دجال کا تذکرہ کر رہے تھے۔ آپؐ نے فرمایا' کیا میں تمہیں اس بات سے مطلع نہ کروں جو تمہارے لیے میرے نزدیک مسیح دجال سے بھی زیادہ خطرناک ہے؟ ہم نے عرض کیا' اے اللہ کے رسولؐ ضرور (بتائیں) آپؐ نے فرمایا' وہ پوشیدہ شرک ہے کہ ایک شخص نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہوتا ہے اور وہ نماز کو لمبا کرتا ہے (یعنی اسے معمول سے بہتر طریق سے ادا کرتا ہے) اس لیے کہ کچھ لوگ اسے دیکھ رہے ہوتے ہیں (ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں کثیر بن زید راوی لین الحدیث (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۱۳)

۵۳۳۴ ـ (۲۱) وَعَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلَیْکُمُ الشِّرْکُ الْاَصْغَرُ» قَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! وَمَا الشِّرْکُ الْاَصْغَرُ؟ قَالَ: «اَلرِّیَاءُ» . رَوَاہُ اَحْمَدُ. وَزَادَ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ «شُعَبِ الْاِیْمَانِ»: «یَقُوْلُ اللّٰہُ لَہُمْ یَوْمَ یُجَازِی الْعِبَادَ بِاَعْمَالِہِمْ: اِذْہَبُوْا اِلَی الَّذِیْنَ کُنْتُمْ تُرَاؤُوْنَ فِی الدُّنْیَا، فَانْظُرُوْا ہَلْ تَجِدُوْنَ عِنْدَہُمْ جَزَاءً وَخَیْرًا؟» .

۵۳۳۴: محمود بن لبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بے شک زیادہ خوف (والی بات) جس سے میں تمہارے بارے میں خوف زدہ ہوں' وہ شرکِ اصغر ہے۔ صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! شرکِ اصغر کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' ریاکاری ہے (احمد) اور بیہقی میں یہ اضافہ ہے کہ جس روز بندوں کو ان کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا تو اللہ تعالیٰ ان کے بارے میں فرمائیں گے (جو شرکِ اصغر کے مرتکب ہوتے رہے) کہ تم ان لوگوں کے پاس جاؤ جن کو تم دنیا میں دکھلاتے تھے اور دیکھو کہ کیا تم ان کے پاس کوئی بدلہ اور کوئی بھلائی پاتے ہو؟ (بیہقی شُعَبِ الایمان)

۵۳۳۵ ـ (۲۲) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «لَوْ اَنَّ رَجُلًا عَمِلَ عَمَلًا فِیْ صَخْرَۃٍ ـ لَا بَابَ لَہَا وَلَا کُوَّۃَ؛ خَرَجَ عَمَلُہٗ اِلَی النَّاسِ کَائِنًا مَا کَانَ» .

۵۳۳۵: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اگر ایک شخص کسی چٹان کے اندر کوئی کام کرتا ہے جس کا کوئی دروازہ اور روشن دان نہیں تو اس کا یہ عمل لوگوں میں ظاہر ہو جائے تو وہ عمل ایسا ہے گویا اس نے کچھ نہیں کیا (بیہقی شُعَبِ الایمان)

۵۳۳۶ ـ (۲۳) وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «مَنْ کَانَتْ لَہٗ سَرِیْرَۃٌ صَالِحَۃٌ اَوْ سَیِّئَۃٌ؛ اَظْہَرَ اللّٰہُ مِنْہَا رِدَاءً یُعْرَفُ بِہٖ» .

۵۳۳۶: عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص کا باطن اچھا ہے یا برا' اللہ تعالیٰ اس کی علامت کو نمایاں کر دے گا جس کے ساتھ اسے پہچانا جائے گا۔

(بیہقی شُعَبِ الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں متعدد راوی ضعیف اور مجہول ہیں (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۴۱)

۵۳۳۷ - (۲٤) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّمَا أَخَافُ عَلٰى هٰذِهِ الْأُمَّةِ كُلَّ مُنَافِقٍ يَتَكَلَّمُ بِالْحِكْمَةِ وَيَعْمَلُ بِالْجَوْرِ». رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْأَحَادِيثَ الثَّلَاثَةَ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۵۳۳۷: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا' میں اس اُمت کے ہر ایسے انسان سے ڈرتا ہوں جو منافق ہے' وہ حکمت کی باتیں کرتا ہے اور اس کا عمل ظلم والا ہے۔
(بیہقی شُعَبِ الایمان)

۵۳۳۸ - (۲۵) وَعَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ حَبِيبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: إِنِّي لَسْتُ كُلَّ كَلَامِ الْحَكِيمِ أَتَقَبَّلُ، وَلٰكِنْ أَتَقَبَّلُ هَمَّهُ وَهَوَاهُ، فَإِنْ كَانَ هَمُّهُ وَهَوَاهُ فِي طَاعَتِي جَعَلْتُ صَمْتَهُ حَمْدًا لِي وَوَقَارًا وَإِنْ لَمْ يَتَكَلَّمْ». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۵۳۳۸: مہاجر بن حبیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ میں کسی دانا کی تمام گفتگو کو پسند نہیں کرتا البتہ میں اس کی نیت کو اور اس کے ارادے کو قبول کرتا ہوں اگر اس کی نیت اور اس کا ارادہ میری اطاعت میں ہے تو میں اس کی خاموشی کو اپنی تعریف اور اس کا وقار سمجھتا ہوں' اگرچہ (بظاہر) وہ بات نہ کرے (دارمی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں بقیہ بن ولید راوی متکلم فیہ اور اس کا استاد ارطح مجہول راوی ہے (الجرح والتعدیل جلد ۲ صفحہ ۱۷۲۸' تہذیب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۲۰۵' تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۴۲)

بَابُ الْبُكَاءِ وَالْخَوْفِ
(گریہ و زاری کرنا اور اللہ کے عذاب سے ڈرنا)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۳۳۹ـ(۱) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ ﷺ: «وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا وَلَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل

۵۳۳۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے' اگر تمہیں اس عذاب کے بارے میں علم ہو جائے جس کا مجھے علم ہے تو تم (خشیتِ الٰہی کی وجہ سے) کثرت کے ساتھ آنسو بہاؤ اور تم بہت کم ہنسو (بخاری)

۵۳۴۰ـ(۲) وَعَنْ اُمِّ الْعَلَاءِ الْاَنْصَارِيَّةِ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «وَاللّٰهِ لَا اَدْرِيْ، وَاللّٰهِ لَا اَدْرِيْ، وَاَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ، مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۳۴۰: اُمِّ العلاء انصاریہ بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ کی قسم! میں نہیں جانتا' اللہ کی قسم! میں نہیں جانتا (دو مرتبہ فرمایا) حالانکہ میں اللہ کا رسول ہوں' معلوم نہیں میرے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے گا اور تمہارے ساتھ کیا معاملہ ہو گا (بخاری)

وضاحت: پہلی توجیہ: آپؐ کے اس فرمان سے یہ ہرگز نہ سمجھا جائے کہ آپؐ اپنے انجام کے بارے میں متردد تھے اور آپ کو یقین نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں آپ کو کس قدر عزت و کرامت سے نوازا جائے گا۔ دراصل آپؐ نے یہ جملہ کہہ کر اپنے بارے میں علمِ غیب کی نفی کی اور واضح کیا کہ مجھے صرف اس بات کا علم ہوتا ہے جس کی اللہ تعالیٰ مجھے اطلاع فرماتا ہے ۔ حدیث کے ظاہری مفہوم سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ہر شخص کی عاقبت کا معاملہ اس سے پوشیدہ ہے کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ اس کے اعمال کیا ہوں گے اور اس کی عاقبت کیا ہو گی؟ تاہم یہ بات یاد رہے کہ انبیاء رسولوں اور خاص کر آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے انجام کے بارے میں یہ بات پورے وثوق اور یقین کے ساتھ کہی جا سکتی ہے کہ ان کی عاقبت بخیر ہو گی اور اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ انتہائی محترم' مکرم اور مقرب ہوں گے۔

جہاں تک آپؐ کے اس ارشاد کا تعلق ہے کہ "اللہ کی قسم! میں نہیں جانتا...... میرے ساتھ کیا معاملہ کیا

جائے گا اور تمہارے ساتھ کیا معاملہ ہو گا" اس کا ایک خاص پس منظر ہے یہ بات آپؐ نے اس وقت فرمائی جب عثمانؓ بن مظعون فوت ہوئے۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں پہنچے' آپؐ نے ان کی پیشانی پر بوسہ دیا۔ اس دوران عثمانؓ کی بیوی نے کہا' عثمانؓ تجھے مبارک ہو تیرے لئے جنت ہے۔ تمہاری عاقبت اور انجام اچھا ہے۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ڈانٹ پلاتے ہوئے فرمایا کہ تم اپنی جانب سے ایسا فیصلہ کیوں کر رہی ہو؟ اسی طرح آپؐ نے ایک مرتبہ امُّ المؤمنین عائشہؓ سے کہا تھا جب انہوں نے ایک بچے کے بارہ میں کہا تھا کہ یہ بچہ کتنا اچھا ہے۔ یہ تو جنت کے پرندوں میں سے ایک پرندہ ہے۔ تو آپؐ نے کسرِ نفسی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا' مجھے تو اپنے بارے میں بھی علم نہیں ہے اور تو اس بچے کو جنتی کہہ رہی ہے؟

دوسری توجیہ : اس حدیث کے بارے میں دوسری توجیہہ یہ ہے کہ یہ حدیث اللہ ربُّ العزت کے اس ارشاد "يَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ" کی روشنی میں منسوخ متصور ہو گی۔

تیسری توجیہ : اس حدیث کی تیسری توجیہہ یہ ہے کہ آپؐ نے تفصیلی علم کی نفی کی ہے' مجمل علم کی نفی نہیں کی۔ یہ توجیہ زیادہ صحیح معلوم ہوتی ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھیں (مرقاۃ شرح مشکوۃ جلد ۱۰ صفحہ ۷۶)

۵۳۴۱ - (۳) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «عُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ، فَرَأَيْتُ فِيهَا امْرَأَةً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ تُعَذَّبُ فِي هِرَّةٍ لَهَا، رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ — حَتَّى مَاتَتْ جُوعًا، وَرَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ الْخُزَاعِيَّ يَجُرُّ قُصْبَهُ — فِي النَّارِ، وَكَانَ أَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۳۴۱ : جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میرے سامنے (دوزخ کی) آگ پیش کی گئی میں نے اس میں بنو اسرائیل کی ایک عورت کو دیکھا جسے اس کی بلی کے معاملہ میں عذاب ہو رہا تھا (کیونکہ) اس نے بلی کو باندھ چھوڑا تھا' نہ اسے کھانے کے لئے کچھ دیتی اور نہ اسے چھوڑتی کہ وہ زمین سے کیڑے مکوڑے کھا لیا کرتی یہاں تک کہ وہ بھوکی مرگئی۔ (آپؐ نے مزید فرمایا) اور میں نے عمرو بن عامر خزاعی کو دیکھا کہ وہ دوزخ میں اپنی آنتوں کو کھینچ رہا ہے اور یہ وہ پہلا شخص تھا جس نے (سائبہ) اونٹنیوں کو بتوں کے نام پر چھوڑا تھا (مسلم)

وضاحت : "السائبہ" اس اونٹنی کو کہا جاتا ہے جسے زمانہ جاہلیت میں بتوں کے نام پر چھوڑ دیا جاتا تھا اسے ہر جگہ چرنے پھرنے کی اجازت ہوتی تھی۔ اس پر نہ بوجھ لادا جاتا اور نہ ہی اس کا دودھ دوہا جاتا تھا۔

(مرقاۃ جلد ۱۰ صفحہ ۷۷)

۵۳۴۲ - (٤) وَعَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَزِعًا يَقُولُ: «لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ، فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هَذِهِ» وَحَلَّقَ بِإِصْبَعَيْهِ: الْإِبْهَامِ وَالَّتِي تَلِيهَا. قَالَتْ زَيْنَبُ: فَقُلْتُ: يَا

رَسُوْلَ اللهِ! اَنَهْلِكُ وَفِيْنَا الصَّالِحُوْنَ؟ قَالَ: «نَعَمْ، إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۳۴۲: زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن اس کے ہاں بہت گھبرائے ہوئے تشریف لائے آپؐ فرمانے لگے' اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں ہلاکت ہو! عرب سے ایک شرانگیز فتنہ (نکلنے کا وقت) قریب آ چکا ہے' یاجوج ماجوج کی دیوار میں اس قدر سوراخ ہو گیا ہے اور آپؐ نے (وضاحت کرتے ہوئے) اپنے انگوٹھے اور اس کی ساتھ والی انگلی کا حلقہ بنایا۔ زینب نے بیان کیا کہ میں نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! کیا ہم ہلاک کر دیئے جائیں گے جب کہ ہم میں نیک لوگ موجود ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' ہاں! جب خباثتیں زیادہ ہو جائیں گی اور معاشرہ میں برائیاں بہت پھیل جائیں گی تو نیک لوگوں کی موجودگی اور ان کی برکتیں بھی ہلاکت سے نہ روک سکیں گی (بخاری' مسلم)

وضاحت: یاجوج ماجوج کی دیوار میں سوراخ قربِ قیامت کی علامات میں سے ہے قربِ قیامت کی علامات درج ذیل ہیں:

۱۔ دُخان یعنی دھوئیں کا پھیلنا' اس کی مثال ہائیڈروجن بم کا پھٹنا ہے۔ ۲۔ دجال کا آنا۔ ۳۔ دابۃ الارض۔ کہا جاتا ہے کہ ایک عجیب الخلقت جانور اللہ تعالیٰ کی قدرت سے مکہ مکرمہ میں صفا پہاڑی کے قریب زمین میں سے نکلے گا۔ ۴۔ سورج کا مغرب کی جانب سے طلوع ہونا۔ ۵۔ عیسیٰؑ بن مریم کا نزول۔ ۶۔ یاجوج و ماجوج کا نکلنا۔ ۷' ۸' ۹۔ تین خسوف کا ذکر یعنی تین مرتبہ زمین میں دھنسنے کا ذکر ایک مشرق میں' دوسرا مغرب میں اور تیسرا جزیرۃ العرب میں۔ ۱۰۔ یمن سے ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو گھروں سے نکال کر میدانِ حشر کی طرف دھکیلے گی۔ تفصیل کے لئے دیکھیے (شرح عقیدہ طحاویہ صفحہ ۵۶۵' تفسیر ابنِ کثیر جلد ۳ صفحہ ۲۸۷' اسلامی سائیکلوپیڈیا صفحہ ۳۱۳)

۵۳۴۳ - (۵) وَعَنْ أَبِيْ عَامِرٍ، أَوْ أَبِيْ مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «لَيَكُوْنَنَّ مِنْ أُمَّتِيْ أَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّوْنَ الْخَزَّ وَالْحَرِيْرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ، وَلَيَنْزِلَنَّ أَقْوَامٌ إِلَى جَنْبِ عَلَمٍ - يَرُوْحُ عَلَيْهِمْ بِسَارِحَةٍ لَهُمْ - يَأْتِيْهِمْ رَجُلٌ لِحَاجَةٍ فَيَقُوْلُوْنَ: ارْجِعْ إِلَيْنَا غَدًا، فَيُبَيِّتُهُمُ اللهُ، وَيَضَعُ الْعَلَمَ -، وَيَمْسَخُ آخَرِيْنَ قِرَدَةً وَخَنَازِيْرَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. وَفِيْ بَعْضِ نُسَخِ «الْمَصَابِيْحِ»: «الْحِرَ» بِالْحَاءِ وَالرَّاءِ الْمُهْمَلَتَيْنِ، وَهُوَ تَصْحِيْفٌ، وَإِنَّمَا هُوَ بِالْخَاءِ وَالزَّايِ الْمُعْجَمَتَيْنِ، نَصَّ عَلَيْهِ الْحُمَيْدِيُّ وَابْنُ الْأَثِيْرِ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ. وَفِيْ كِتَابِ «الْحُمَيْدِيِّ» عَنِ الْبُخَارِيِّ، وَكَذَا فِيْ «شَرْحِهِ» لِلْخَطَّابِيِّ: «تَرُوْحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَةٌ لَهُمْ يَأْتِيْهِمْ لِحَاجَةٍ».

۵۳۴۳: ابوعامر یا ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' میری اُمت میں سے ایسے لوگ ہوں گے جو "خز" (ریشم اور اون سے بنا ہوا کپڑا) "حریر"

(ریشمی کپڑا) شراب اور گانے بجانے کے آلات کو جائز سمجھیں گے اور کچھ لوگ ایک پہاڑ کے پہلو میں اتریں گے ان کے مویشی شام ڈھلے پیٹ بھرے ہوئے واپس آیا کریں گے (لیکن جب) ان کے پاس کوئی ضرورت مند شخص آئے گا تو وہ اسے کہیں گے کہ کل ہمارے پاس آنا۔ لیکن اللہ تعالیٰ ان کو رات ہی میں ہلاک کر دے گا اور ان (میں سے بعض) پر پہاڑ ڈھا دے گا اور کچھ کی شکلیں مسخ کر کے قیامت تک کے لئے انہیں بندر اور خنزیر بنا دے گا (بخاری) اور مصابیح کے بعض نسخوں میں (اَلْخَزَّ کی بجائے) "اَلْحِرَ" حاء اور راء بغیر نکتوں کے ہے۔ جو تصحیف ہے یعنی کاتب کی غلطی ہے جب کہ صحیح خاء اور زا نکتوں کے ساتھ ہے حُمیدی اور ابنِ اثیر نے اس حدیث میں اس لفظ کو اسی طرح واضح کیا ہے نیز حُمیدی کی کتاب میں بخاری سے مروی اور اسی طرح خطابیؒ نے شرح بخاری میں «تَرُوْحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَةٌ لَهُمْ يَأْتِيْهِمْ لِحَاجَةٍ» کے الفاظ ذکر کئے ہیں۔ (جس کا ترجمہ ہے) "ان پر شام کے وقت ان کے مویشی واپس لوٹیں گے تو ان کے پاس ایک شخص اپنی ضرورت کے لئے آئے گا۔"

وضاحت : ابنِ حزمؒ نے اس حدیث کی سند کو منقطع قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ امام بخاریؒ اور ہشام کے درمیان انقطاع ہے۔ ابنِ حزمؒ کا یہ کہنا درست نہیں۔ امام بخاریؒ کے یوں کہنے سے کہ "ہشام بن عمار نے بیان کیا" یہ لازم نہیں آتا کہ سند میں انقطاع ہے۔ حافظ ابنِ قیمؒ نے "تہذیب السنن" اور "اغاثۃ اللھفان" میں ابنِ حزمؒ کے کلام پر بہترین رد کیا ہے۔ بہرحال یہ حدیث صحیح ہے۔ علامہ ہیثمیؒ نے مجمع الزوائد اور علامہ آلوسیؒ نے "روح المعانی" میں ابنِ حزمؒ پر زبردست رد کیا ہے اس لئے کہ ابنِ حزم نے گانے بجانے کے آلات کی احادیث پر طویل کلام کیا ہے اور اس باب کی تمام احادیث کو ضعیف قرار دیا ہے یہاں تک کہ بخاریؒ کی احادیث کو بھی منقطع قرار دیا ہے امام ابنِ حزم کی یہ غلطی ہے' وہ راہِ صواب سے پھسل گئے ہیں۔ اللہ انہیں معاف فرمائے۔

مصابیح کے بعض نسخوں میں لفظ "اَلْحِرَ" ہے جیساکہ حدیث کے متن میں مذکور ہے لفظ "الحر" کا معنی شرم گاہ ہے۔ مقصود یہ ہے کہ وہ لوگ زنا اور بدکاری کو حلال سمجھیں گے یہ درست نہیں ہے بلکہ کاتب کی غلطی ہے جب کہ صحیح لفظ "اَلْخَزَّ" ہے جس کا معنی ریشم اور اُون سے بنا ہوا کپڑا ہے۔ نیز قیامت کے دن تک ان لوگوں کی صورتیں بندروں اور خنزیروں کی شکل پر مسخ ہو جانے سے مراد یہ ہے کہ جیسے ہی وہ فوت ہوں گے ان کے لئے قیامت قائم ہو جائے گی اس لحاظ سے قیامت تک کے الفاظ آئے ہیں (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۴۲ - ۴۳)

٥٣٤٤ - (٦) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِذَا أَنْزَلَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا أَصَابَ الْعَذَابُ مَنْ كَانَ فِيْهِمْ ـــ، ثُمَّ بُعِثُوْا عَلٰى أَعْمَالِهِمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۳۴۴ : ابنِ عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر عذاب نازل فرماتے ہیں تو وہ عذاب اس قوم میں موجود ہر شخص کو اپنی گرفت میں لے لیتا ہے اس کے بعد انہیں (قیامت کے دن) ان کے اعمال کے ساتھ اُٹھایا جائے گا (بخاری' مسلم)

٥٣٤٥ - (٧) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يُبْعَثُ كُلُّ عَبْدٍ عَلٰى مَا مَاتَ عَلَيْهِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۳۴۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہر بندے کو جس پر وہ فوت ہوا اُٹھایا جائے گا (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِی

۵۳۴۶ - (۸) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا رَأَیْتُ مِثْلَ النَّارِ نَامَ هَارِبُهَا، وَلَا مِثْلَ الْجَنَّةِ نَامَ طَالِبُهَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ.

دوسری فصل

۵۳۴۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں نے (دوزخ کی) آگ کی مانند ایسی کوئی شے نہیں دیکھی کہ اس سے بھاگنے والا (اس سے) غافل رہے اور میں نے جنت کی مانند ایسی کوئی شے نہیں دیکھی کہ اس کو طلب کرنے والا سویا رہے (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں یحییٰ بن عبید اللہ راوی ضعیف ہے۔ (الضعفاء الصغیر صفحہ۲۴۹' میزان الاعتدال جلد۴ صفحہ۳۹۵' تقریب التہذیب جلد۲ صفحہ۳۵۳' تنقیح الرواۃ جلد۴ صفحہ۳۳)

۵۳۴۷ - (۹) وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنِّیْ اَرٰی مَا لَا تَرَوْنَ، وَاَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُوْنَ، اَطَّتِ السَّمَاءُ — وَحُقَّ لَهَا اَنْ تَئِطَّ، وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ مَا فِیْهَا مَوْضِعُ اَرْبَعَةِ اَصَابِعَ اِلَّا وَمَلَكٌ وَاضِعٌ جَبْهَتَهٗ سَاجِدًا لِلّٰهِ، وَاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِیْلًا، وَلَبَكَیْتُمْ کَثِیْرًا، وَمَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَاءِ عَلَی الْفُرُشَاتِ، وَلَخَرَجْتُمْ اِلَی الصُّعُدَاتِ — تَجْاَرُوْنَ — اِلَی اللّٰهِ». قَالَ اَبُوْذَرٍّ: یَا لَیْتَنِیْ کُنْتُ شَجَرَةً تُعْضَدُ. رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِیُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۵۳۴۷: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس چیز کو میں دیکھ رہا ہوں اسے تم نہیں دیکھ رہے اور جس بات کو میں سن رہا ہوں اسے تم نہیں سن رہے۔ آسمان سے آواز نکلتی ہے (جیسے سواری پر سوار ہوتے وقت پالان سے چرچراہٹ کی آواز آتی ہے) اور اس سے آواز نکلنا بجا ہے۔ اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے آسمانوں میں چار انگلیوں کے بقدر بھی کوئی ایسی جگہ نہیں جہاں فرشتہ اپنی جبیں خدا کے حضور سجدہ ریز نہ کیے ہو۔ اللہ کی قسم! اگر تمہیں علم ہو جائے جس قدر مجھے علم ہے تو تم بہت کم ہنسو اور بہت زیادہ آنسو بہاؤ نیز تم بستروں پر عورتوں سے لذت حاصل نہ کرو (بلکہ) تم جنگلات کی طرف نکل جاؤ' تم اللہ کی بارگاہ میں آہ و زاری کرو۔ آپ کی یہ بات سُن کر ابوذرؓ نے کہا' اے کاش! میں درخت ہوتا جسے کاٹ دیا جاتا (احمد' ترمذی' ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابراہیم بن مہاجر راوی لین الحدیث ہے جب کہ حدیث حسن درجہ کی ہے۔

(میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۱۸ ' تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۴۴ ' ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۲۴۵ ' الاحادیث الصحیحۃ ۱۷۶۴)

۵۳۴۸ - (۱۰) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ خَافَ اَدْلَجَ، وَمَنْ اَدْلَجَ بَلَغَ الْمَنْزِلَ. اَلَا اِنَّ سِلْعَةَ اللّٰهِ غَالِيَةٌ، اَلَا اِنَّ سِلْعَةَ اللّٰهِ الْجَنَّةُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۳۴۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص ڈر گیا (کہ اس کا دشمن رات کے پہلے پہر میں حملہ کرے گا) تو وہ رات کے پہلے پہر میں ہی بچاؤ کے لئے چل پڑا اور اپنا شخص جو رات کے پہلے حصہ میں چل پڑا وہ مقصود سے ہم کنار ہو گیا۔ خبردار! اس میں کچھ شبہ نہیں کہ اللہ کی نعمت بلند مرتبہ والی ہے۔ خبردار! بے شک اللہ کی نعمت جنت ہے (ترمذی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں یزید بن سنان راوی ضعیف ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۴۵)

۵۳۴۹ - (۱۱) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ، قَالَ: «یَقُوْلُ اللّٰهُ جَلَّ ذِکْرُهٗ: اَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ ذَکَرَنِیْ یَوْمًا اَوْ خَافَنِیْ فِیْ مَقَامٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ «کِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ».

۵۳۴۹: انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا' اللہ جل ذکرہ (دوزخ پر مامور فرشتہ سے) فرمائیں گے' تم جہنم سے اس شخص کو نکال لو جس نے مجھے ایک دن بھی (ایمان کے ساتھ) یاد کیا یا مجھ سے کسی موقع پر ڈر گیا (ترمذی' بیہقی کتاب البعث والنشور)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں مبارک بن فضالہ راوی ضعیف ہے (الجرح والتعدیل جلد ۸ صفحہ ۱۵۵' العلل ومعرفۃ الرجال جلد ۱ صفحہ ۲۲۲' الدارمی ۲۳۳' میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۴۳۱' تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۲۲' تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۴۵)

۵۳۵۰ - (۱۲) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ هٰذِهِ الْاٰیَةِ: ﴿وَالَّذِیْنَ یُؤْتُوْنَ مَا اٰتَوْا وَقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ﴾ — اَهُمُ الَّذِیْنَ یَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ وَیَسْرِقُوْنَ؟ قَالَ: «لَا، یَا بِنْتَ الصِّدِّیْقِ! وَلٰکِنَّهُمُ الَّذِیْنَ یَصُوْمُوْنَ وَیُصَلُّوْنَ وَیَتَصَدَّقُوْنَ، وَهُمْ یَخَافُوْنَ اَنْ لَا یُقْبَلَ مِنْهُمْ، اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ یُسَارِعُوْنَ فِی الْخَیْرَاتِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۵۳۵۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کے بارہ میں دریافت کیا (جس کا ترجمہ ہے) "جو لوگ (اللہ کی راہ میں) دیتے ہیں' جو کچھ دیتے ہیں اور ان کے دل اس بات سے ڈرتے ہیں کہ انہیں ایک روز اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانا ہو گا۔ کیا یہ وہ لوگ ہیں جو شراب پیتے ہیں اور چوری کرتے ہیں؟ (کیوں کہ اللہ کے عذاب سے گنہگاروں کو ڈرنا چاہیے) آپ نے فرمایا' نہیں' اے

صدیق کی بیٹی! اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو روزے رکھتے ہیں' نماز ادا کرتے ہیں' صدقہ و خیرات کرتے ہیں اور (اس کے باوجود بھی) وہ خوف زدہ ہیں کہ شاید ان کے نیک اعمال قبول نہ ہوں گے یہی وہ لوگ ہیں جو نیک کاموں میں جلدی کرتے ہیں (ترمذی' ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند منقطع ہے عبدالرحمان بن سعید نے عائشہ رضی اللہ عنہا کا زمانہ نہیں پایا۔ **(تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۲۵)**

۵۳۵۱ ـ (۱۳) **وَعَنْ** أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا ذَهَبَ ثُلُثَا اللَّيْلِ قَامَ فَقَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ! اُذْكُرُوا اللّٰهَ، اُذْكُرُوا اللّٰهَ، جَاءَتِ الرَّاجِفَةُ، تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ، جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيْهِ، جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيْهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۳۵۱: اُبَیّ بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رات کا دو تہائی حصہ گزر جاتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم (تہجد کی نماز کے لیے) کھڑے ہوتے اور فرماتے' اے لوگو! اللہ کو یاد کرو اللہ کو یاد کرو۔ زلزلہ (یقیناً) آنے والا ہے یعنی پہلا صور پھونکا جانے والا ہے دوسرا صور بھی آ رہا ہے جو پیچھے آنے والا ہے۔ موت اپنی حشر سامانیوں کے ساتھ آ گئی ہے موت سختیوں کے ساتھ آ گئی ہے (ترمذی)

۵۳۵۲ ـ (۱٤) **وَعَنْ** أَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ لِصَلَاةٍ فَرَاٰى النَّاسَ كَأَنَّهُمْ يَكْتَشِرُوْنَ ــ قَالَ: «أَمَا إِنَّكُمْ لَوْ أَكْثَرْتُمْ ذِكْرَ هَادِمِ اللَّذَّاتِ ــ لَشَغَلَكُمْ عَمَّا أَرَى الْمَوْتُ، فَأَكْثِرُوْا ذِكْرَ هَادِمِ اللَّذَّاتِ، الْمَوْتِ، فَإِنَّهُ لَمْ يَأْتِ عَلَى الْقَبْرِ يَوْمٌ إِلَّا تَكَلَّمَ فَيَقُوْلُ: أَنَا بَيْتُ الْغُرْبَةِ، وَأَنَا بَيْتُ الْوَحْدَةِ، وَأَنَا بَيْتُ التُّرَابِ، وَأَنَا بَيْتُ الدُّوْدِ، وَإِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ: مَرْحَبًا وَأَهْلًا، أَمَا إِنْ كُنْتَ لَأَحَبَّ مَنْ يَمْشِيْ عَلٰى ظَهْرِيْ إِلَيَّ. فَإِذْ وُلِّيْتُكَ الْيَوْمَ وَصِرْتَ إِلَيَّ فَسَتَرٰى صَنِيْعِيْ بِكَ». قَالَ: «فَيَتَّسِعُ لَهُ مَدَّ بَصَرِهِ، وَيُفْتَحُ لَهُ بَابٌ إِلَى الْجَنَّةِ، وَإِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْفَاجِرُ أَوِ الْكَافِرُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ: لَا مَرْحَبًا وَلَا أَهْلًا، أَمَا إِنْ كُنْتَ لَأَبْغَضَ مَنْ يَمْشِيْ عَلٰى ظَهْرِيْ إِلَيَّ، فَإِذَا وُلِّيْتُكَ الْيَوْمَ وَصِرْتَ إِلَيَّ فَسَتَرٰى صَنِيْعِيْ بِكَ»، قَالَ: «فَيَلْتَئِمُ عَلَيْهِ حَتّٰى يَخْتَلِفَ أَضْلَاعُهُ». قَالَ: وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِأَصَابِعِهِ، فَأَدْخَلَ بَعْضَهَا فِيْ جَوْفِ بَعْضٍ قَالَ: «وَيُقَيَّضُ لَهُ سَبْعُوْنَ تِنِّيْنًا لَوْ أَنَّ وَاحِدًا مِنْهَا نَفَخَ فِي الْأَرْضِ مَا أَنْبَتَتْ شَيْئًا مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا، فَيَنْهَشْنَهُ وَيَخْدِشْنَهُ حَتّٰى يُفْضٰى بِهِ إِلَى الْحِسَابِ». قَالَ: وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّمَا الْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ، أَوْ حُفْرَةٌ مِنْ حُفَرِ النَّارِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۳۵۲: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے نکلے آپ نے لوگوں کو دیکھا گویا کہ وہ (آپس میں کسی بات پر) ہنس رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا' خبردار! اگر تم لذتوں کو ختم کر دینے والی شے (یعنی موت) کو کثرت کے ساتھ یاد کرتے رہو تو تمہیں موت اس حالت سے دور کر دیتی جس کا میں

مشاہدہ کر رہا ہوں پس تم لذتوں کو فنا کر دینے والی شے (یعنی موت) کو کثرت کے ساتھ یاد کرو۔ حقیقت یہ ہے کہ قبر پر کوئی دن ایسا نہیں گزرتا جس میں وہ کلام نہ کرتی ہو وہ یہ کہتی ہے میں مسافری کا گھر ہوں' میں تنہائی کا گھر ہوں' میں مٹی کا گھر ہوں اور میں کیڑے مکوڑوں کا گھر ہوں۔ (آپؐ نے فرمایا') اور جب کوئی مومن بندہ دفن کیا جاتا ہے تو قبر اسے خوش آمدید کہتے ہوئے کہتی ہے اس میں کچھ شبہ نہیں کہ تم ان تمام لوگوں سے زیادہ پیارے ہو جو میری سطح پر چلتے ہیں پس آج جب مجھے تم پر قدرت حاصل ہوئی اور تم میرے پاس آ گئے تو تم عنقریب دیکھ لو گے کہ میں تمہارے ساتھ کیا سلوک کرتی۔ آپؐ نے فرمایا' اس کے بعد وہ قبر اس کے لیے تاحدِ نظر فراخ ہو جاتی ہے اور اس کے لئے جنّت کی جانب ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور جب کوئی فاسق یا کافر شخص دفن ہوتا ہے تو قبر اس سے کہتی ہے کہ تیرے لئے خوش آمدید نہیں ہے۔ خبردار! بے شک تو میرے نزدیک ان تمام لوگوں سے زیادہ برا ہے جو مجھ پر چلتے ہیں جب آج کے دن مجھے تجھ پر قدرت عطا کی گئی ہے اور تو میرے پاس آ گیا ہے تو تو دیکھ لے گا کہ میں تیرے ساتھ کیا معاملہ کرتی ہوں۔ آپؐ نے فرمایا' قبر اس کو دباتی ہے یہاں تک کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں داخل ہو جاتی ہیں۔ (حدیث کے راوی ابوسعید خدریؓ) کہتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل کرتے ہوئے بتایا۔ (اس کے بعد) آپؐ نے فرمایا' اور اس کافر پر ستر (۷۰) اژدھے مسلّط کر دیئے جاتے ہیں اگر ان میں سے ایک اژدہا بھی زمین پر پھونک مار دے تو رہتی دنیا تک وہ زمین کچھ بھی نہ اگائے چنانچہ وہ اژدہے اس کافر کو ڈستے رہتے ہیں اور نوچتے رہتے ہیں یہاں تک کہ اسے حساب کے لئے پیش کیا جائے گا۔ راوی ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا' اس میں کوئی شک نہیں کہ قبر جنّت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے یا آگ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے (ترمذی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں قاسم بن حکیم' عبید اللہ اور عطیہ بن سعد تینوں راوی ضعیف ہیں (میزانُ الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۸۰' تقریبُ التہذیب جلد ۷ صفحہ ۲۲۴' تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۳۵)

۵۳۵۳ - (۱۵) وَعَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَدْ شِبْتَ. قَالَ: «شَيَّبَتْنِيْ سُوْرَةُ هُوْدٍ وَأَخَوَاتُهَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۳۵۳: ابوجُحَیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں صحابہ کرامؓ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! آپؐ بوڑھے ہو گئے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' مجھے سورتِ ہود اور اس (کے مضمون) کے ساتھ ملتی جلتی سورتوں نے بوڑھا کر دیا ہے (ترمذی)

۵۳۵۴ - (۱۶) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَدْ شِبْتَ. قَالَ: «شَيَّبَتْنِيْ ﴿هُوْدٌ﴾ وَ﴿الْوَاقِعَةُ﴾ وَ﴿الْمُرْسَلَاتُ﴾ وَ﴿عَمَّ يَتَسَاءَلُوْنَ﴾ وَ﴿إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ﴾. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَذُكِرَ حَدِيْثُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: «لَا يَلِجُ النَّارَ» فِيْ «كِتَابِ الْجِهَادِ».

۵۳۵۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ابوبکرؓ نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! آپ تو بوڑھے ہو چکے ہیں آپؐ نے فرمایا' مجھے (سورت) ہود' واقعہ' المرسلات' عم یتساءلون اور اذا الشمس کورت نے بوڑھا کر دیا ہے (ترمذی) اور ابوہریرہؓ سے (مروی حدیث کہ "دوزخ میں نہیں داخل ہو گا" کتاب الجہاد میں ذکر کی گئی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۳۵۵ - (۱۷) **عَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّكُمْ لَتَعْمَلُونَ أَعْمَالًا هِيَ أَدَقُّ فِي أَعْيُنِكُمْ مِنَ الشَّعْرِ - كُنَّا نَعُدُّهَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْمُوبِقَاتِ. يَعْنِي الْمُهْلِكَاتِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

تیسری فصل

۵۳۵۵: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ تم کچھ ایسے اعمال کرتے ہو جو تمہاری نگاہ میں بال سے بھی زیادہ معمولی ہیں۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ان کو تباہ و برباد کرنے والے (اعمال) سمجھتے تھے (بخاری)

۵۳۵۶ - (۱۸) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «يَا عَائِشَةُ! إِيَّاكِ وَمُحَقَّرَاتِ الذُّنُوبِ، فَإِنَّ لَهَا مِنَ اللّٰهِ طَالِبًا». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ، وَالدَّارِمِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۵۳۵۶: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے عائشہ! تو اپنے آپ کو صغیرہ گناہوں سے محفوظ کر اس لیے کہ ان گناہوں کے لیے اللہ کی جانب سے ایک مطالبہ کرنے والا بھی ہے یعنی وہ گناہ خود عذاب کا مطالبہ کرے گا یا اس امر پر مامور فرشتہ اس کے لئے عذاب کا مطالبہ کرے گا (ابن ماجہ' دارمی' بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: عبادات کے سبب صغیرہ گناہ اس وقت ختم ہو جاتے ہیں جب کبیرہ گناہوں سے بچا جائے اور صغیرہ گناہوں پر اصرار بھی نہ کیا جائے ورنہ اللہ تعالیٰ کی عظمت کے لحاظ سے سب صغیرہ گناہ بھی کبیرہ ہیں (واللہ اعلم)

۵۳۵۷ - (۱۹) **وَعَنْ** أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ: هَلْ تَدْرِي مَا قَالَ أَبِي لِأَبِيكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا. قَالَ: فَإِنَّ أَبِي قَالَ لِأَبِيكَ: يَا أَبَا مُوسَى! هَلْ يَسُرُّكَ أَنَّ إِسْلَامَنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهِجْرَتَنَا مَعَهُ وَجِهَادَنَا مَعَهُ وَعَمَلَنَا كُلَّهُ مَعَهُ بَرَدَ لَنَا؟ وَأَنَّ كُلَّ عَمَلٍ عَمِلْنَاهُ بَعْدَهُ نَجَوْنَا مِنْهُ كَفَافًا، رَأْسًا بِرَأْسٍ؟ فَقَالَ أَبُوكَ لِأَبِي: لَا وَاللّٰهِ، قَدْ جَاهَدْنَا بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَصَلَّيْنَا وَصُمْنَا وَعَمِلْنَا خَيْرًا كَثِيرًا. وَأَسْلَمَ عَلَى أَيْدِينَا

بَشَرٌ كَثِيرٌ وَإِنَّا لَنَرْجُو ذٰلِكَ. قَالَ أَبِي: وَلٰكِنِّي أَنَا، وَالَّذِي نَفْسُ عُمَرَ بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنَّ ذٰلِكَ بَرَدَ لَنَا، وَأَنَّ كُلَّ شَيْءٍ عَمِلْنَاهُ بَعْدَهُ نَجَوْنَا مِنْهُ كَفَافاً رَأْساً بِرَأْسٍ. فَقُلْتُ: إِنَّ أَبَاكَ وَاللهِ كَانَ خَيْراً مِنْ أَبِي. رواه البخاري.

۵۳۵۷: ابوبردہؓ بن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے عبداللہؓ بن عمرؓ نے دریافت کیا' کیا آپ کو علم ہے کہ میرے والد (عمرؓ فاروق) نے آپ کے والد ابوموسیٰؓ سے کیا کہا تھا؟ ابوبردہؓ کہتے ہیں' میں نے جواب دیا مجھے علم نہیں۔ عبداللہؓ بن عمرؓ نے بتایا کہ میرے والد نے آپ کے والد کو (مخاطب کرتے ہوئے) کہا تھا۔ اے ابوموسیٰ! کیا تجھے یہ بات پسند ہے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہمارا اسلام لانا' ہمارا ہجرت کرنا' ہمارا جہاد کرنا اور ہمارے تمام کام ہمارے لئے ثابت و برقرار رہیں (لیکن) وہ تمام اعمال جو ہم نے آپؐ کی وفات کے بعد کیے' ہم ان اعمال سے برابر برابر ہی چھوٹ جائیں تو یہ ہماری نجات کے لئے کافی ہے لیکن آپ کے والد نے میرے والد سے کہا' اللہ کی قسم! ایسا نہیں ہے ہم نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جہاد کیا' نمازیں ادا کیں' روزے رکھے اور بہت سے نیک کام کیے اور ہماری وجہ سے بہت سے لوگ اسلام لائے بلاشبہ ہم ان (کاموں کے ثواب) کی اُمید رکھتے ہیں۔ میرے والد عمرؓ نے کہا' اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں عمر کی جان ہے لیکن میں تو محبوب جانتا ہوں کہ آپؐ کے ساتھ والے عمل ہمارے لئے ثابت و برقرار رہیں' ہم نے جو اعمال آپؐ کی وفات کے بعد کیے ہیں ہم ان اعمال سے برابر برابر چھوٹ جائیں تو یہ ہماری نجات کے لئے کافی ہیں۔ ابوبردہؓ کہتے ہیں میں نے کہا' اللہ کی قسم! یقیناً آپ کے والد میرے والد سے بہتر تھے (بخاری)

۵۳۵۸ - (۲۰) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَمَرَنِي رَبِّي بِتِسْعٍ: خَشْيَةِ اللهِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ، وَكَلِمَةِ الْعَدْلِ فِي الْغَضَبِ وَالرِّضٰى، وَالْقَصْدِ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنٰى، وَأَنْ أَصِلَ مَنْ قَطَعَنِي، وَأُعْطِيَ مَنْ حَرَمَنِي، وَأَعْفُوَ عَمَّنْ ظَلَمَنِي، وَأَنْ يَكُوْنَ صَمْتِي فِكْراً، وَنُطْقِي ذِكْراً، وَنَظَرِي عِبْرَةً، وَآمُرَ بِالْعُرْفِ» وَقِيلَ: «بِالْمَعْرُوفِ». رَوَاهُ رَزِيْنٌ.

۵۳۵۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میرے پروردگار نے مجھے نو (۹) باتوں کا حکم دیا ہے پوشیدہ اور ظاہر میں اللہ سے ڈرنا' ناراضگی اور رضامندی میں انصاف کی بات کہنا' فقیری اور مال و دولت کی حالت میں میانہ روی اختیار کرنا' یہ کہ میں اس شخص سے صلہ رحمی کروں جو مجھ سے قطع رحمی کرتا ہے' میں اس شخص کو عطیہ دوں جو مجھے محروم کرتا ہے' میں اس شخص کو معاف کر دوں جو مجھ پر ظلم کرتا ہے' میری خاموشی (اللہ کی ذات) میں غور و فکر کا سبب ہو' میرا بولنا (اللہ کے) ذکر کا مظہر ہو' میرا دیکھنا (میرے لئے) باعثِ عبرت ہو اور اچھے کاموں کی تلقین کروں۔ اور ایک روایت میں (بالعرف کی جگہ) بالمعروف ہے (رزین)

۵۳۵۹ - (۲۱) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ:

«مَا مِنْ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ يَخْرُجُ مِنْ عَيْنَيْهِ دُمُوْعٌ وَاِنْ كَانَ مِثْلَ رَأْسِ الذُّبَابِ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ، ثُمَّ يُصِيْبُ شَيْئًا مِنْ حُرِّ وَجْهِهِ ــ اِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ.

۵۳۵۹: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس بھی مومن شخص کی آنکھوں سے (اللہ کے ڈر سے) آنسو بہہ نکلیں اگرچہ وہ آنسو مکھی کے سر کے برابر ہی کیوں نہ ہوں پھر وہ آنسو بہہ کر اس کے چہرے کے اوپر گریں تو اللہ تعالیٰ اسپر (دوزخ کی) آگ کو حرام کر دے گا۔

(ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں حماد بن ابی حمید المدنی راوی ضعیف ہے' اس کا اصل نام محمد بن ابی حمید انصاری ہے جبکہ حماد اس کا لقب ہے (الجرح والتعدیل جلد۷ صفحہ ۲۲۶' تقریب التہذیب جلد۲ صفحہ ۱۵۶' الاحادیث الضعیفہ صفحہ ۲۳۴۰' ضعیف الجامع الصغیر ۵۱۴۲' تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ ۴۶' ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۳۲۵)

بَابُ تَغَيُّرِ النَّاسِ

(لوگوں میں تبدیلی کا رونما ہونا)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٥٣٦٠ - (١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّمَا النَّاسُ كَالْاِبِلِ الْمِائَةِ، لَا تَكَادُ تَجِدُ فِيْهَا رَاحِلَةً». . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۵۳۶۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ لوگ (اچھے حالات کے اختلاف کے باعث) ایسے سو (۱۰۰) اونٹوں کی طرح ہیں کہ ان میں سے کوئی بھی اونٹ سواری کے قابل نہیں (بخاری' مسلم)

وضاحت: مقصود یہ ہے کہ کسی مخلص اور باعمل شخص کا وجود شاذ ہو گا (واللہ اعلم)

٥٣٦١ - (٢) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ مَنْ قَبْلَكُمْ، شِبْرًا بِشِبْرٍ، وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ، حَتّٰى لَوْ دَخَلُوْا جُحْرَ ضَبٍّ تَبِعْتُمُوْهُمْ». قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَلْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى؟ قَالَ: «فَمَنْ؟» . . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۳۶۱: ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' یقیناً تم ان لوگوں کے طور طریقے بالشت بالشت کے برابر' ہاتھ ہاتھ کے برابر یعنی مکمل طور پر اختیار کرو گے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں یہاں تک کہ اگر وہ "گوہ" کے بل میں داخل ہوئے تو تم بھی ان کی پیروی کرو گے۔ دریافت کیا گیا' اے اللہ کے رسول! کیا وہ یہود و نصاریٰ ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' ان کے علاوہ اور کون ہو سکتے ہیں؟ (بخاری' مسلم)

٥٣٦٢ - (٣) وَعَنْ مِرْدَاسٍ الْاَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يَذْهَبُ الصَّالِحُوْنَ، اَلْاَوَّلُ فَالْاَوَّلُ، وَتَبْقٰى حُفَالَةٌ - كَحُفَالَةِ الشَّعِيْرِ اَوِ التَّمْرِ، لَا يُبَالِيْهِمُ اللّٰهُ بَالَةً». . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۳۶۲: مرداس اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' نیک لوگ یکے بعد دیگرے گزرتے چلے جائیں گے اور فضول لوگ باقی رہ جائیں گے جس طرح جو کا بھوسہ یا ردی کھجور باقی رہ

جاتی ہے' اللہ تعالیٰ ان کی کچھ پرواہ نہیں کرے گا (بخاری)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۵۳۶۳ - (۴) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «إِذَا مَشَتْ أُمَّتِی الْمُطَیْطِیَاءَ — وَخَدَمَتْھُمْ أَبْنَاءُ الْمُلُوْكِ أَبْنَاءُ فَارِسَ وَالرُّوْمِ، سَلَّطَ اللّٰہُ شِرَارَھَا عَلٰی خِیَارِھَا». رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ، وَقَالَ: ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ.

دوسری فصل

۵۳۶۳: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب میری اُمّت کے لوگ تکبر کے ساتھ چلیں گے اور بادشاہوں کے بیٹے (یعنی) فارس و روم کے شہزادے ان کے خادم ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ان میں سے بدترین لوگوں کو ان کے بہترین لوگوں پر مسلط کر دے گا (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت ۱: مذکورہ حدیث کی مثال اس طرح ہے کہ جب مسلمانوں نے فارس اور روم کے علاقے فتح کیے تو مالِ غنیمت کے ساتھ مفتوحہ علاقوں کے لوگوں' بادشاہوں اور ان کی اولاد کو قیدی بنا لیا اور مسلمانوں نے ان سے اپنی خدمت کروائی۔ اس وجہ سے مسلمانوں میں بڑائی کا احساس پیدا ہوا تو اللہ ربُّ العزت نے اس تکبر کی وجہ سے انہی میں سے برے لوگوں کو ان پر حکمران مسلط کر دیا (واللہ اعلم)

وضاحت ۲: اس حدیث کی سند میں زید بن خباب راوی واہم اور موسیٰ بن عبید راوی ضعیف ہے (میزانُ الاعتدال جلد۱ صفحہ۱۰۰۔ جلد۴ صفحہ۲۱۳' تنقیح الرواۃ جلد۴ صفحہ۷۰)

۵۳۶۴ - (۵) وَعَنْ حُذَیْفَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَقْتُلُوْا إِمَامَكُمْ، وَتَجْتَلِدُوْا بِأَسْیَافِكُمْ —، وَیَرِثَ دُنْیَاكُمْ شِرَارُكُمْ». رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ.

۵۳۶۴: حُذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی جب تک کہ تم اپنے امام (خلیفہ یا سلطان) کو قتل نہ کرو گے اور اپنی تلواروں کے ساتھ آپس میں ہی لڑائی کرو گے اور تم میں سے بدترین لوگ تمہاری دنیا کے وارث ہوں گے (ترمذی)

۵۳۶۵ - (۶) وَعَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَكُوْنَ أَسْعَدَ النَّاسِ بِالدُّنْیَا لُكَعُ بْنُ لُكَعٍ». رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ، وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ «دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ».

۵۳۶۵: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی جب تک کہ دنیا (میں کثرتِ مال و زر) کے لحاظ سے تمام لوگوں میں سے زیادہ مرتبے والا انسان احمق نہ ہو گا جو کسی احمق کا بیٹا ہو گا (ترمذی' بیہقی دلائل النبوۃ)

٥٣٦٦ - (٧) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّا لَجُلُوسٌ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ، فَاطَّلَعَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ، مَا عَلَيْهِ إِلَّا بُرْدَةٌ لَهُ مَرْقُوعَةٌ بِفَرْوٍ، فَلَمَّا رَآهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَكَى لِلَّذِي كَانَ فِيهِ مِنَ النِّعْمَةِ وَالَّذِي هُوَ فِيهِ الْيَوْمَ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كَيْفَ بِكُمْ إِذَا غَدَا أَحَدُكُمْ فِي حُلَّةٍ، وَرَاحَ فِي حُلَّةٍ؟ وَوُضِعَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ صَحْفَةٌ وَرُفِعَتْ أُخْرَى، وَسَتَرْتُمْ بُيُوتَكُمْ كَمَا تُسْتَرُ الْكَعْبَةُ؟». فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! نَحْنُ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مِنَّا الْيَوْمَ، نَتَفَرَّغُ لِلْعِبَادَةِ، وَنُكْفَى الْمُؤْنَةَ. قَالَ: «لَا، أَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرٌ مِنْكُمْ يَوْمَئِذٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۳۶۶: محمدؒ بن کعب قرظی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے اس شخص نے بتایا جس نے علیؓ بن ابی طالب سے سنا اس نے بیان کیا کہ ہم مسجد نبویؐ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں بیٹھے ہوئے تھے اچانک ہمارے پاس مصعبؓ بن عمیر آ گئے' ان کے جسم پر چمڑے کے پیوند لگی ہوئی ایک چادر تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان کو (اس حالت میں) دیکھا تو آپؐ رو پڑے' اس لئے کہ وہ اس سے پہلے کس قدر ناز و نعمت میں تھے اور آج ان کی کیا حالت ہے۔ بعد ازاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تمہارا کیا حال ہو گا جب تم میں سے ایک شخص صبح ایک لباس میں اور شام کو دوسرے لباس میں ہو گا اور اس کے سامنے (کھانے کی) پلیٹ رکھی جائے گی اور دوسری اٹھالی جائے گی (یعنی مختلف الواع کے کھانوں سے اس کی تواضع کی جائے گی) اور تم اپنے گھروں کو (نفیس کپڑوں سے) ڈھانپ لو گے جیسا کہ کعبہ مکرمہ کو (غلاف سے) ڈھانپا جاتا ہے؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا' ہم ان دنوں آج کے دن سے بہتر ہوں گے' عبادت کے لئے فارغ ہوں گے اور مشقت سے محفوظ رہیں گے۔ آپؐ نے فرمایا' نہیں! تم آج کے دن اس دور سے بہتر ہو (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے والا شخص مجہول ہے۔
(تنقیح الرواۃ جلد۴ صفحہ ۴۷)

٥٣٦٧ - (٨) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ، اَلصَّابِرُ فِيهِمْ عَلَى دِينِهِ كَالْقَابِضِ عَلَى الْجَمْرِ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ إِسْنَادًا.

۵۳۶۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' لوگوں پر ایک دور ایسا آئے گا کہ ان میں اپنے دین (کی حفاظت) پر صبر کرنے والا اس شخص کی مانند ہو گا جو آگ کے شعلوں کو مٹھی میں تھامنے والا ہے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو سند کے لحاظ سے غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں اسماعیل بن موسیٰ راوی غالی شیعہ اور عمر بن شاکر راوی منکر الحدیث ہے (میزان الاعتدال جلد۱ صفحہ ۲۵۲ ـ جلد۳ صفحہ ۲۰۳' تنقیح الرواۃ جلد۴ صفحہ ۴۸)

٥٢٦٨ ـ (٩) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِذَا كَانَ أُمَرَاؤُكُمْ خِيَارَكُمْ، وَأَغْنِيَاؤُكُمْ سُمَحَاءَكُمْ، وَأُمُوْرُكُمْ شُوْرَى بَيْنَكُمْ؛ فَظَهْرُ الْأَرْضِ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ بَطْنِهَا. وَإِذَا كَانَ أُمَرَاؤُكُمْ شِرَارَكُمْ، وَأَغْنِيَاؤُكُمْ بُخَلَاءَكُمْ، وَأُمُوْرُكُمْ إِلَى نِسَائِكُمْ؛ فَبَطْنُ الْأَرْضِ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ ظَهْرِهَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۵۲۶۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تمہارے سردار وہ لوگ ہوں گے جو تم میں بہترین لوگ ہیں اور تمہارے مالدار لوگ تم میں سخی ہوں گے اور تمہارے معاملات آپس میں باہم مشورہ سے طے ہوں گے تو زمین کے اوپر کا حصہ تمہارے لئے اس کے پیٹ سے بہتر ہو گا (یعنی زندگی موت سے بہتر ہو گی) اور جب تمہارے سردار وہ لوگ ہوں گے جو تم میں فاسق و فاجر لوگ ہیں اور تمہارے مالدار تم میں بخیل ہوں گے اور تمہارے معاملات تمہاری عورتوں کے سپرد ہوں گے تو زمین کا نچلا حصہ تمہارے لئے اوپر کے حصے سے بہتر ہو گا (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں صالح بن بشیر راوی ثابت درجہ ضعیف ہے (الجرح و التعدیل جلد۴ صفحہ۳۹۰/۱۷۰۷' میزان الاعتدال جلد۲ صفحہ۲۸۹' تقریب التہذیب جلد۱ صفحہ۳۵۸' تنقیح الرواۃ جلد۴ صفحہ۳۸)

٥٢٦٩ ـ (١٠) وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يُوْشِكُ الْأُمَمُ أَنْ تَدَاعَى عَلَيْكُمْ كَمَا تَدَاعَى الْأَكَلَةُ إِلَى قَصْعَتِهَا». فَقَالَ قَائِلٌ: وَمِنْ قِلَّةٍ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: «بَلْ أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ كَثِيْرٌ، وَلٰكِنَّكُمْ غُثَاءٌ كَغُثَاءِ السَّيْلِ، وَلَيَنْزِعَنَّ اللّٰهُ مِنْ صُدُوْرِ عَدُوِّكُمُ الْمَهَابَةَ مِنْكُمْ، وَلَيَقْذِفَنَّ فِي قُلُوْبِكُمُ الْوَهْنَ». قَالَ قَائِلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا الْوَهْنُ؟ قَالَ: «حُبُّ الدُّنْيَا وَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ».

۵۲۶۹: ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' عنقریب (کافر) لوگ تمہارے خلاف جمع ہو جائیں گے جیسا کہ کھانے والے لوگ کھانے کی پلیٹ پر جمع ہو جاتے ہیں۔ ایک شخص نے دریافت کیا' کیا ان دنوں ہم تعداد میں کم ہوں گے؟ آپؐ نے فرمایا (نہیں) بلکہ ان دنوں تمہاری تعداد زیادہ ہو گی لیکن تم سیلاب کی جھاگ کی طرح ہو گے اور اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کے دلوں سے تمہارے رعب اور دبدبے کو نکال دے گا اور تمہارے دلوں میں کمزوری پیدا کر دے گا۔ ایک شخص نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! کمزوری کا سبب کیا ہو گا؟ آپؐ نے فرمایا' دنیا سے محبت اور موت سے بیزاری (ابوداؤد' بیہقی دلائل النبوۃ)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٥٢٧٠ ـ (١١) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «مَا ظَهَرَ الْغُلُوْلُ فِي قَوْمٍ إِلَّا أَلْقَى اللّٰهُ فِي قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ، وَلَا فَشَا الزِّنَا فِي قَوْمٍ إِلَّا كَثُرَ فِيْهِمُ الْمَوْتُ، وَلَا نَقَصَ قَوْمٌ الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ إِلَّا قُطِعَ عَنْهُمُ الرِّزْقُ، وَلَا حَكَمَ قَوْمٌ بِغَيْرِ حَقٍّ إِلَّا فَشَا فِيْهِمُ الدَّمُ، وَلَا خَتَرَ

قَوْمٌ بِالْعَهْدِ — إِلَّا سُلِّطَ عَلَيْهِمُ الْعَدُوُّ. رَوَاهُ مَالِكٌ.

تیسری فصل

۵۳۷۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب بھی کسی قوم میں خیانت عام ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ ان کے دلوں میں (ان کے) دشمن کا خوف ڈال دیتا ہے اور جب بھی کسی قوم میں زنا عام ہو جاتا ہے تو ان میں (وبائی امراض سے) زیادہ اموات ہوتی ہیں اور جب بھی کوئی قوم ناپ تول میں کمی کرتی ہے تو اللہ تعالیٰ ان سے حلال روزی کو روک لیتا ہے اور جب بھی کوئی قوم بلا استحقاق فیصلے کرتی ہے تو ان میں قتل و غارت عام ہو جاتا ہے اور جب بھی کوئی قوم عہد شکنی کرتی ہے تو ان پر ان کے دشمن کو مسلط کر دیا جاتا ہے (مالک)

بَابُ التَّحْذِيْرِ مِنَ الْفِتَنِ

(ڈرانا اور نصیحت کرنا)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۳۷۱ - (۱) عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ الْمُجَاشِعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ فِيْ خُطْبَتِهٖ: «اَلَا اِنَّ رَبِّيْ اَمَرَنِيْ اَنْ اُعَلِّمَكُمْ مَا جَهِلْتُمْ مِمَّا عَلَّمَنِيْ يَوْمِيْ هٰذَا: كُلُّ مَالٍ نَحَلْتُهٗ — عَبْدًا حَلَالٌ، وَاِنِّيْ خَلَقْتُ عِبَادِيْ حُنَفَاءَ كُلَّهُمْ، وَاِنَّهُمْ اَتَتْهُمُ الشَّيَاطِيْنُ، فَاجْتَالَتْهُمْ عَنْ دِيْنِهِمْ —، وَحَرَّمَتْ عَلَيْهِمْ مَا اَحْلَلْتُ لَهُمْ، وَاَمَرَتْهُمْ اَنْ يُشْرِكُوْا بِيْ مَا لَمْ اُنْزِلْ بِهٖ سُلْطَانًا، وَاِنَّ اللّٰهَ نَظَرَ اِلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ فَمَقَتَهُمْ، عَرَبَهُمْ وَعَجَمَهُمْ اِلَّا بَقَايَا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ، وَقَالَ: اِنَّمَا بَعَثْتُكَ لِاَبْتَلِيَكَ وَاَبْتَلِيَ بِكَ، وَاَنْزَلْتُ عَلَيْكَ كِتَابًا لَا يَغْسِلُهُ الْمَاءُ، تَقْرَؤُهٗ نَائِمًا وَيَقْظَانَ، وَاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اُحَرِّقَ قُرَيْشًا، فَقُلْتُ: رَبِّ —! اِذًا يَثْلَغُوْا رَأْسِيْ —، فَيَدَعُوْهُ خُبْزَةً، قَالَ: اسْتَخْرِجْهُمْ كَمَا اَخْرَجُوْكَ، وَاغْزُهُمْ نُغْزِكَ، وَاَنْفِقْ فَسَنُنْفِقَ عَلَيْكَ، وَابْعَثْ جَيْشًا نَبْعَثْ خَمْسَةً مِثْلَهٗ، وَقَاتِلْ بِمَنْ اَطَاعَكَ مَنْ عَصَاكَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل

۵۳۷۱: عیاض بن حمار مجاشعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن خطبہ دیتے ہوئے فرمایا، خبردار! میرے پروردگار نے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں ان باتوں کی تعلیم دوں جن سے تم ناواقف ہو۔ (آپؐ نے فرمایا) جن باتوں کا علم مجھے آج اللہ تعالیٰ نے دیا ہے وہ یہ ہیں کہ ہر وہ مال جو میں (اللہ) کسی بندے کو عطا کرتا ہوں وہ حلال ہے اور میں نے اپنے تمام بندوں کو حق کی طرف مائل پیدا کیا ہے اور اس میں کچھ شبہ نہیں کہ ان کے پاس شیطان آتے ہیں اور انہیں ان کے دین سے پھیرنے کی کوشش کرتے ہیں اور وہ ان پر ایسے جانوروں کو حرام کر دیتے ہیں جن کو میں نے ان کے لئے حلال قرار دیا ہے اور وہ انہیں مشورہ دیتے ہیں کہ وہ میرے ساتھ ایسی چیزوں کو شریک ٹھہرائیں جن کے بارے میں میں نے کوئی دلیل نازل نہیں کی (آپؐ نے فرمایا) اور بے شک اللہ تعالیٰ نے اہلِ زمین کو دیکھا (جو کفر و شرک کی ضلالتوں میں ڈوبے ہوئے تھے) تو ان کے عرب اور عجم سبھی کو برا سمجھا۔ سوائے اہلِ کتاب سے باقی ماندہ لوگوں کو (جنہوں نے شرک سے برأت کا اظہار کیا) اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا (اے محمدؐ) میں نے آپ کو پیغمبر بنایا تاکہ میں آپ کی آزمائش کروں اور آپ کے

بارے میں آپ کی قوم کی آزمائش کروں (کہ وہ آپؐ پر ایمان لاتے ہیں یا نہیں) اور میں نے آپؐ پر کتاب کو نازل کیا جسے پانی ختم نہیں کر سکے گا۔ آپؐ سوتے' جاگتے اس کی تلاوت کرتے رہیں گے (آپ نے فرمایا) اور اللہ نے مجھے حکم دیا کہ میں قریش میں سے کافروں کو ہلاک کروں۔ میں نے عرض کیا' اس وقت تو یہ لوگ میرا سر کچل دیں گے اور اسے روٹی کی مانند (چوڑا) بنا دیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا' آپؐ انہیں نکال دیں جس طرح انہوں نے آپؐ کو نکالا تھا اور آپؐ ان سے جہاد کریں ہم آپؐ کو لڑائی کا سامان مہیا کر دیں گے اور آپؐ (حسبِ اطاعت) خرچ کریں ہم آپؐ کو اس کا بدل عطا کریں گے اور آپؐ لشکر کو بھیجیں ہم اس سے پانچ گنا (فرشتوں کا لشکر) بھیجیں گے (تاکہ فرشتوں کی فوج آپ کے لشکر کی معاونت کرے) اور آپ اپنے پیروکاروں کو لے کر ان لوگوں سے لڑائی کریں جنہوں نے آپؐ کی نافرمانی کی یعنی آپؐ پر ایمان نہیں لائے (مسلم)

۵۳۷۲ - (۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ﴾ -، صَعِدَ النَّبِيُّ ﷺ الصَّفَا فَجَعَلَ يُنَادِي: «يَا بَنِي فِهْرٍ! يَا بَنِي عَدِيٍّ!» لِبُطُونِ قُرَيْشٍ حَتَّى اجْتَمَعُوا فَقَالَ: «أَرَأَيْتَكُمْ لَوْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ خَيْلًا بِالْوَادِي تُرِيدُ أَنْ تُغِيرَ عَلَيْكُمْ أَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ؟» قَالُوا: نَعَمْ؛ مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ إِلَّا صِدْقًا. قَالَ: «فَإِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ». فَقَالَ أَبُو لَهَبٍ: تَبًّا لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ، أَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا؟! فَنَزَلَتْ: ﴿تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ﴾. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ: نَادَى: «يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ! إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ رَأَى الْعَدُوَّ فَانْطَلَقَ يَرْبَأُ - أَهْلَهُ، فَخَشِيَ أَنْ يَسْبِقُوهُ -، فَجَعَلَ يَهْتِفُ: يَا صَبَاحَاهُ!».

۵۳۷۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی (جس کا ترجمہ ہے) "اور آپ اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیں" تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم صفا پہاڑی پر چڑھے۔ آپؐ نے انہیں پکارنا شروع کیا کہ اے بنو فہر! اے بنو عدی! (یعنی) قریش کے تمام قبائل کو دعوت دی یہاں تک کہ وہ جمع ہو گئے۔ آپؐ نے فرمایا' تم مجھے بتاؤ اگر میں تمہیں خبر دوں کہ ایک لشکر وادی (فاطمہ) میں ہے وہ تم پر غارت گری کرنا چاہتا ہے تو کیا تم میری (بات کو) سچا سمجھو گے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے کہا' ہم نے آپ کے بارے میں سچائی ہی کا تجربہ کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا' میں تمہیں شدید عذاب آنے سے پہلے ڈرانے والا (بنا کر بھیجا گیا) ہوں۔ (لہذا تم اسلام قبول کر لو) یہ سن کر ابولہب نے کہا' ہر دن تیری تباہی ہو۔ کیا تو نے ہمیں اسی لئے اکٹھا کیا تھا؟ چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی (جس کا ترجمہ ہے) "ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ جائیں اور وہ تباہ و برباد ہو جائے" (بخاری' مسلم) اور ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے (انہیں) پکارا' اے بنو عبد مناف! میری اور تمہاری مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے دشمن کو دیکھا تو وہ (تیز تیز) بھاگا تاکہ اپنی قوم کی حفاظت کرے (اور انہیں دشمن کی غارت گری سے بچائے) لیکن وہ ڈر گیا کہ کہیں اس کا دشمن اس سے پہلے ہی اس کی قوم تک نہ پہنچ جائے چنانچہ اس نے وہیں سے چلا چلا کر یہ کہنا شروع کر دیا ہائے لوٹے گئے' مارے گئے۔

۵۳۷۳ - (۳) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ﴾. دَعَا النَّبِيُّ ﷺ قُرَيْشًا، فَاجْتَمَعُوْا، فَعَمَّ وَخَصَّ، فَقَالَ: «يَا بَنِيْ كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ! اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِيْ مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ! اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ. يَا بَنِيْ عَبْدِ شَمْسٍ! اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ! اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ. يَا بَنِيْ هَاشِمٍ! اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ. يَا بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ! اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ. يَا فَاطِمَةُ! اَنْقِذِيْ نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ، فَاِنِّيْ لَا اَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا، غَيْرَ اَنَّ لَكُمْ رَحِمًا سَاَبُلُّهَا بِبَلَالِهَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَفِي الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ قَالَ: «يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ! اِشْتَرُوْا اَنْفُسَكُمْ، لَا اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا. وَيَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ! لَا اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا. يَا عَبَّاسُ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ! لَا اُغْنِيْ عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَيَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ! لَا اُغْنِيْ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا. وَيَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ! سَلِيْنِيْ مَا شِئْتِ مِنْ مَالِيْ، لَا اُغْنِيْ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا».

۵۳۷۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی (جس کا ترجمہ ہے) "اور آپ اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیں" تو آپ نے قریش (کے قبائل) کو دعوت دی وہ جمع ہو گئے' آپ نے ان کے عام اور خاص سبھی کو دعوت دی۔ آپ نے فرمایا' اے بنو کعب بن لوی! اپنے آپ کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ۔ اے بنو مرہ بن کعب! تم اپنے آپ کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ۔ اے بنو عبد شمس! تم اپنے آپ کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ۔ اے بنو عبد مناف! تم اپنے آپ کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ۔ اے بنو ہاشم! تم اپنے آپ کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ۔ اے بنو عبدالمطلب! تم اپنے آپ کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ۔ اے فاطمہ! (جگر گوشۂ رسول) تو اپنے آپ کو دوزخ کی آگ سے بچا۔ میں تمہارے لئے اللہ (کے عذاب) سے بچاؤ کا کچھ اختیار نہیں رکھتا البتہ تمہارے ساتھ قرابت داری ہے' میں اس کی تری سے اسے تر کرنے کی کوشش کروں گا (مسلم) نیز بخاری اور مسلم میں ہے آپ نے فرمایا' اے قریش کے گروہ! تم اپنے آپ کو (دوزخ سے) آزاد کرا لو میں تم سے اللہ کے عذاب سے کچھ بھی دور نہیں کر سکتا۔ اے بنی عبد مناف! میں تم سے اللہ کے عذاب سے بھی دور نہیں کر سکتا۔ اے عباس بن عبدالمطلب! میں تم سے اللہ کے عذاب میں سے کچھ دور نہیں کر سکتا۔ اے اللہ کے رسول کی پھوپھی صفیہ! میں تم سے اللہ کے عذاب سے کچھ بھی دور نہیں کر سکتا۔ اے فاطمہ بنت محمد! تو مجھ سے مال طلب کر جس قدر چاہے لیکن میں تجھ سے اللہ کے عذاب میں سے کچھ بھی دور نہیں کر سکتا۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۵۳۷٤ - (٤) عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اُمَّتِيْ هٰذِهِ

أُمَّةٌ مَرْحُومَةٌ، لَيْسَ عَلَيْهَا عَذَابٌ فِي الْآخِرَةِ، عَذَابُهَا فِي الدُّنْيَا: الْفِتَنُ وَالزَّلَازِلُ وَالْقَتْلُ».
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

دوسری فصل

۵۳۷۴: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میری یہ اُمت' اُمتِ مرحومہ ہے (یعنی اس پر بالخصوص رحمت کی گئی ہے) آخرت میں اس پر شدید عذاب نہیں ہو گا' دنیا میں اس کا عذاب فتنے' زلزلے اور ناحق قتل ہے (ابوداؤد)

۵۳۷۵ - (۵)، ۵۳۷٦ - (٦) وَعَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ هٰذَا الْأَمْرَ بَدَأَ نُبُوَّةً وَرَحْمَةً، ثُمَّ يَكُونُ خِلَافَةً وَرَحْمَةً، ثُمَّ مُلْكًا عَضُوضًا، ثُمَّ كَائِنٌ جَبْرِيَّةً وَعُتُوًّا وَفَسَادًا فِي الْأَرْضِ. يَسْتَحِلُّونَ الْحَرِيرَ وَالْفُرُوجَ وَالْخُمُورَ، يُرْزَقُونَ عَلَى ذٰلِكَ وَيُنْصَرُونَ، حَتّٰى يَلْقَوُا اللّٰهَ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۵۳۷۵، ۵۳۷٦: ابو عبیدہ اور مُعاذ بن جبل رضی اللہ عنہما رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' بے شک دینِ اسلام کا آغاز نبوت اور رحمت کے ساتھ ہوا بعد ازاں خلافت (نبوت کے قائم مقام) ہو گی اور (اُمت پر) رحمت ہو گی۔ بعد ازاں بادشاہت ہو گی (جس میں) ظلم و تشدد ہو گا' پھر قہر اور تکبر ہو گا نیز زمین پر فسادات رونما ہوں گے۔ لوگ ریشمی کپڑے' عورت کی شرمگاہوں اور حرام مشروبات کو حلال کروائیں گے۔ باوجود ان (عیوب) کے انہیں رزق ملے گا اور ان کی مدد کی جائے گی یہاں تک کہ وہ اللہ سے جا ملیں گے (بیہقی شُعَبِ الْاِیمان)

وضاحت: اس حدیث میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پیش گوئی کا ذکر فرمایا ہے جو تاریخی لحاظ سے صحیح ثابت ہوئی ہے چنانچہ آپؐ کے بعد چاروں خلفاء کی خلافت صحیح ہے اور اس خلافت کا زمانہ تیس سال ہے اور حسن رضی اللہ عنہ پر خلافت کا خاتمہ ہوتا ہے' اس لحاظ سے معاویہؓ کو خلیفہ قرار نہیں دیا جا سکتا۔ معاویہؓ کا دور ظالمانہ بادشاہت کا دور ہے' یزید اور اس کے بعد آنے والے جبرو قہر کے ساتھ حکومت کرنے والوں میں شمار ہوتے ہیں۔ اشارۃً اس حدیث کا مضمون اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد میں مخفی ہے۔

(ترجمہ) "آپ اللہ تعالیٰ کو بے خبر خیال نہ کریں' جو کام ظالم کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو ایسے دن تک ڈھیل دے رہا ہے جس میں ان کی آنکھیں پتھرا جائیں گی" تفصیل کے لئے دیکھیں (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ صفحہ ۱۰۳-۱۰۷)

۵۳۷۷ - (۷) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ أَوَّلَ مَا يُكْفَأُ - قَالَ زَيْدُ بْنُ يَحْيَى الرَّاوِي: يَعْنِي الْإِسْلَامَ - كَمَا يُكْفَأُ الْإِنَاءُ يَعْنِي الْخَمْرَ -

قِيْلَ: فَكَيْفَ يَا رَسُوْلَ اللهِ! وَقَدْ بَيَّنَ اللهُ فِيْهَا مَا بَيَّنَ؟ قَالَ: «يُسَمُّوْنَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا فَيَسْتَحِلُّوْنَهَا». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۵۳۷۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا' سب سے پہلے جس شے کو اوندھا کر دیا جائے گا۔ اس حدیث کے راوی زید بن یحییٰ کہتے ہیں یعنی (سب سے پہلے سے مراد) اسلام ہے جیسا کہ برتن کو اوندھا کیا جاتا ہے (وہ چیز جو اس میں ہو گر جاتی ہے) اس سے مراد شراب ہے۔ دریافت کیا گیا' اے اللہ کے رسول! شراب کیسے رہے گی جب کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی حرمت کو واضح کر دیا ہے۔ آپ نے فرمایا' لوگ اس کا کوئی دوسرا نام رکھ کر اسے حلال گردانیں گے (دارمی)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۳۷۸ - (۸) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «تَكُوْنُ النُّبُوَّةُ فِيْكُمْ مَا شَاءَ اللهُ اَنْ تَكُوْنَ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللهُ تَعَالٰى، ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ مَا شَاءَ اللهُ اَنْ تَكُوْنَ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللهُ تَعَالٰى، ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا عَاضًّا فَتَكُوْنُ مَا شَاءَ اللهُ اَنْ تَكُوْنَ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللهُ تَعَالٰى، ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا جَبْرِيَّةً ــ، فَيَكُوْنُ مَا شَاءَ اللهُ اَنْ يَكُوْنَ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللهُ تَعَالٰى، ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ نُبُوَّةٍ» ثُمَّ سَكَتَ، قَالَ حَبِيْبٌ: فَلَمَّا قَامَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ كَتَبْتُ اِلَيْهِ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اُذَكِّرُهُ اِيَّاهُ وَقُلْتُ: اَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنَ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بَعْدَ الْمُلْكِ الْعَاضِّ وَالْجَبْرِيَّةِ، فَسُرَّ بِهٖ وَاَعْجَبَهُ، يَعْنِيْ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ».

تیسری فصل

۵۳۷۸: نعمان بن بشیر' حذیفہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں نبوت اس وقت تک باقی رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا' پھر اللہ تعالیٰ اس کو اٹھائے گا اور اس کی جگہ پر جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا خلافت نبوت کے انداز پر ہو گی' پھر اللہ تعالیٰ اس کو اُٹھالے گا' پھر ظالمانہ بادشاہت ہو گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا پھر اس کو اٹھالے گا پھر جبر و قہر والی بادشاہت ہو گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا وہ رہے گی' پھر اللہ تعالیٰ اس کو بھی اٹھالے گا' اس کے بعد نبوت کے انداز پر خلافت ہو گی' بعد ازاں آپ خاموش ہو گئے۔ حبیب بن سالم راوی نے بیان کیا کہ جب عمر بن عبدالعزیز خلیفہ بنے تو میں نے ان کی جانب یہ حدیث تحریر کی' میں انہیں اس کے بارے میں نصیحت کر رہا تھا نیز میں نے تحریر کیا' مجھے اُمید ہے کہ ظالمانہ اور جبر و قہر کی بادشاہت کے بعد آپ امیرالمؤمنین ہیں' انہیں یعنی عمر بن عبدالعزیز کو اس بات سے خوشی حاصل ہوئی اور انہیں یہ بات پسند آئی (احمد' بیہقی دلائل النبوۃ)

وضاحت: علامہ ناصرالدین البانی بیان کرتے ہیں کہ میرے نزدیک حدیث میں ذکر کردہ خلافت علی منہاج النبوۃ سے عمر بن عبدالعزیز کی خلافت مراد لینا درست نہیں ہے اس لیے کہ ان کی خلافت تو خلافت راشدہ کے دور کے بالکل قریب ہے ان کی خلافت ظالمانہ اور جبر و قہر کی دو بادشاہتوں کے بعد نہ تھی نیز اس حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے جو صحیح ثابت ہوا (الاحادیث الصحیحہ جلد۱ صفحہ۹' تنقیح الرواۃ جلد۴ صفحہ۱۵)

كِتَابُ الْفِتَنِ

(فتنوں کا وقوع پذیر ہونا)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۳۷۹ ـ (۱) عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَقَامًا، مَا تَرَكَ شَيْئًا يَكُوْنُ فِيْ مَقَامِهِ ذٰلِكَ إِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا حَدَّثَ بِهِ، حَفِظَهُ مَنْ حَفِظَهُ، وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ، قَدْ عَلِمَهُ أَصْحَابِيْ هٰؤُلَاءِ، وَإِنَّهُ لَيَكُوْنُ مِنْهُ الشَّيْءُ قَدْ نَسِيْتُهُ، فَأَرَاهُ فَأَذْكُرُهُ، كَمَا يَذْكُرُ الرَّجُلُ وَجْهَ الرَّجُلِ إِذَا غَابَ عَنْهُ، ثُمَّ إِذَا رَآهُ عَرَفَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۵۳۷۹: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے جیسا کہ (ہمیشہ وعظ و نصیحت کے لیے) کھڑے ہوتے تھے۔ آپ نے اپنے کھڑے ہونے کے درمیان ہر قسم کے فتنہ کا ذکر فرمایا جو اس وقت سے لے کر قیامت تک وقوع پذیر ہونے والا تھا۔ یاد رکھنے والوں نے انہیں یاد رکھا اور بھول جانے والوں نے انہیں فراموش کر دیا۔ (حذیفہؓ نے کہا کہ) میرے یہ تمام رفقاء ان فتنوں کو جانتے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ ان میں سے جب بھی کوئی ایسا فتنہ رونما ہوتا ہے جسے میں بھول چکا تھا تو (جب بھی) میں اسے وقوع پذیر دیکھتا ہوں تو اسے دیکھ کر میرا حافظہ تازہ ہو جاتا ہے جیسا کہ ایک شخص جب کسی ایسے شخص کو دیکھتا ہے جو اس سے (کافی عرصہ) دور رہا ہو پھر جب اسے (غور سے) دیکھتا ہے تو اسے پہچان جاتا ہے (بخاری، مسلم)

وضاحت: اہلِ بدعت اس حدیث سے یہ استدلال کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب تھا درحقیقت یہ لوگ حقائق سے مکمل طور پر بے خبر ہیں، اس لیے کہ علم غیب تو صرف اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے۔ آپ کی زبانِ مبارک سے جو باتیں بھی نکلیں وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی تھیں۔ ملا علی قاریؒ "الفقہ الاکبر" کی شرح میں رقم طراز ہیں کہ انبیاء علیہ السلام ہرگز غیب کی باتوں کا علم نہیں رکھتے تھے۔ البتہ جب بھی اللہ تعالیٰ نے ان کو کچھ باتوں کا علم عطا کر دیا تو اسے علمِ غیب سے تعبیر نہیں کیا جا سکتا۔ نیز علماءِ احناف صراحتاً ان لوگوں کو کافر قرار دیتے ہیں جو یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم غیب کا علم رکھتے تھے۔

قرآنِ پاک میں اللہ ربّ العزت کا ارشادِ مبارک ہے:

قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۔

(اے رسولؐ!) کہہ دیجئے کہ سوائے اللہ کے جو آسمانوں اور زمینوں میں ہے (کوئی بھی) غیب کا علم نہیں رکھتا۔

(تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۵۴)

۵۳۸۰ - (۲) وَعَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «تُعْرَضُ الْفِتَنُ عَلَى الْقُلُوْبِ كَالْحَصِيْرِ عُوْدًا عُوْدًا، فَاَيُّ قَلْبٍ اُشْرِبَهَا ـ نُكِتَتْ فِيْهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ ـ، وَاَيُّ قَلْبٍ اَنْكَرَهَا نُكِتَتْ فِيْهِ نُكْتَةٌ بَيْضَاءُ، حَتّٰى يَصِيْرَ عَلٰى قَلْبَيْنِ: اَبْيَضَ مِثْلِ الصَّفَا، فَلَا تَضُرُّهُ فِتْنَةٌ مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ، وَالْآخَرُ اَسْوَدُ مُرْبَادًا ـ كَالْكُوْزِ مُجَخِّيًا ـ لَا يَعْرِفُ مَعْرُوْفًا وَلَا يُنْكِرُ مُنْكَرًا اِلَّا مَا اُشْرِبَ مِنْ هَوَاهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۳۸۰: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ فتنے دلوں پر اس طرح ڈالے جائیں گے جس طرح چٹائی کا ایک ایک تنکا (بُنی میں) لگتا ہے۔ پس جو دل فتنہ قبول کرے گا تو اس میں سیاہ رنگ کا ایک نکتہ ڈال دیا جائے گا اور جو دل فتنوں کو قبول نہیں کرتا تو اس میں سفید رنگ کا ایک نکتہ ڈال دیا جائے گا یہاں تک کہ دل دو قسموں کے ہو جائیں گے۔ ایک سنگِ مرمر کی طرح سفید ہو جائے گا چنانچہ جب تک آسمان اور زمین موجود ہیں اسے کوئی فتنہ نقصان نہیں پہنچا سکے گا اور دوسرا مٹیالے رنگ جیسا سیاہ، اوندھے برتن کی مانند ہو جائے گا ایسا دل نہ کسی اچھی بات کو پہچانتا اور نہ کسی بری بات کو برا سمجھتا ہے وہ تو بس ان چیزوں کو قبول کرے گا جو اس کی خواہشات کے مطابق اس میں سما جائیں گی (مسلم)

۵۳۸۱ - (۳) وَعَنْهُ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَدِيْثَيْنِ، رَاَيْتُ اَحَدَهُمَا وَاَنَا اَنْتَظِرُ الْآخَرَ: حَدَّثَنَا: «اِنَّ الْاَمَانَةَ نَزَلَتْ فِيْ جَذْرِ قُلُوْبِ الرِّجَالِ، ثُمَّ عَلِمُوْا مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ عَلِمُوْا مِنَ السُّنَّةِ». وَحَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِهَا قَالَ: «يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْاَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ، فَيَظَلُّ اَثَرُهَا مِثْلَ اَثَرِ الْوَكْتِ ـ، ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ، فَيَبْقٰى اَثَرُهَا مِثْلَ اَثَرِ الْمَجْلِ ـ كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهُ عَلٰى رِجْلِكَ، فَنَفِطَ، فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا ـ وَلَيْسَ فِيْهِ شَيْءٌ، وَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُوْنَ وَلَا يَكَادُ اَحَدٌ يُؤَدِّي الْاَمَانَةَ ـ، فَيُقَالُ: اِنَّ فِيْ بَنِيْ فُلَانٍ رَجُلًا اَمِيْنًا وَيُقَالُ لِلرَّجُلِ: مَا اَعْقَلَهُ! وَمَا اَظْرَفَهُ! وَمَا اَجْلَدَهُ! وَمَا فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ اِيْمَانٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۳۸۱: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو باتیں بتائیں ان میں سے ایک کا تو میں ملاحظہ کر چکا ہوں اور دوسری کا انتظار کر رہا ہوں ـــ (پہلی بات) آپؐ نے ہمیں یہ بتائی کہ امانت لوگوں کے دلوں کی گہرائی میں اتاری گئی۔ اس کے بعد انہوں نے قرآن پاک اور پھر سنتِ رسول اللہ صلی

اللہ کا علم حاصل کیا اور آپؐ نے ہمیں امانت کے اٹھ جانے کے بارے میں بیان کیا۔ آپؐ نے وضاحت کرتے ہوئے ہمیں بتایا کہ ایک شخص معمولی سی غفلت اختیار کرے گا تو (پھر) امانت اس کے دل سے اٹھ جائے گی۔ امانت کا نشان نکتہ کے نشان کی طرح باقی رہ جائے گا۔ پھر دوسری بار غافل ہو گا تو (باقی ماندہ) امانت (اس کے دل سے) اٹھ جائے گی۔ امانت کا نشان آبلے کے نشان کی مانند ہو گا جیساکہ تم آگ کے شعلہ کو اپنے پاؤں پر سے گزارو تو اس سے آبلہ نمودار ہو جائے جسے تم پھولا ہوا دیکھو اور اس میں کوئی مادہ نہ ہو۔ لوگوں کا یہ حال ہو گا کہ جب وہ صبح کریں گے تو وہ آپس میں خرید و فروخت کریں گے اور ان میں سے کوئی شخص بھی ایسا نہ ہو گا جو امانتوں کو ادا کرنے والا ہو گا۔ چنانچہ (اس دور میں) کہا جائے گا کہ وہ (اپنے دنیاوی معاملات میں) بہت عقل مند' سمجھدار اور مضبوط انسان ہے جب کہ اس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہیں ہو گا (بخاری' مسلم)

وضاحت : حدیث میں مذکور لفظ امانت سے مراد ایمان ہے جیساکہ اسی حدیث کے آخری الفاظ سے ظاہر ہو رہا ہے (واللہ اعلم)

۵۳۸۲ - (٤) **وَعَنْهُ**، قَالَ: كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُوْنَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ عَنِ الْخَيْرِ، وَكُنْتُ اَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ اَنْ يُدْرِكَنِيْ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اِنَّا كُنَّا فِيْ جَاهِلِيَّةٍ وَشَرٍّ، فَجَاءَنَا اللهُ بِهٰذَا الْخَيْرِ، فَهَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟ قَالَ: «نَعَمْ». قُلْتُ وَهَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ؟ قَالَ: «نَعَمْ، وَفِيْهِ دَخَنٌ». قُلْتُ: وَمَا دَخَنُهُ؟ قَالَ: «قَوْمٌ يَسْتَنُّوْنَ بِغَيْرِ سُنَّتِيْ، وَيَهْدُوْنَ بِغَيْرِ هَدْيِيْ، تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ». قُلْتُ: فَهَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟ قَالَ: «نَعَمْ؛ دُعَاةٌ عَلٰى اَبْوَابِ جَهَنَّمَ، مَنْ اَجَابَهُمْ اِلَيْهَا قَذَفُوْهُ فِيْهَا». قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! صِفْهُمْ لَنَا. قَالَ: «هُمْ مِنْ جِلْدَتِنَا، وَيَتَكَلَّمُوْنَ بِاَلْسِنَتِنَا». قُلْتُ: فَمَا تَأْمُرُنِيْ اِنْ اَدْرَكَنِيْ ذٰلِكَ؟ قَالَ: «تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِمَامَهُمْ». قُلْتُ: فَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلَا اِمَامٌ؟ قَالَ: «فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا، وَلَوْ اَنْ تَعَضَّ بِاَصْلِ شَجَرَةٍ حَتّٰى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ — وَاَنْتَ عَلٰى ذٰلِكَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: قَالَ: «يَكُوْنُ بَعْدِيْ اَئِمَّةٌ لَا يَهْتَدُوْنَ بِهُدَايَ، وَلَا يَسْتَنُّوْنَ بِسُنَّتِيْ، وَسَيَقُوْمُ فِيْهِمْ رِجَالٌ، قُلُوْبُهُمْ قُلُوْبُ الشَّيَاطِيْنِ فِيْ جُثْمَانِ اِنْسٍ». قَالَ حُذَيْفَةُ: قُلْتُ: كَيْفَ اَصْنَعُ يَا رَسُوْلَ اللهِ! اِنْ اَدْرَكْتُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: «تَسْمَعُ وَتُطِيْعُ الْاَمِيْرَ، وَاِنْ ضُرِبَ ظَهْرُكَ وَاُخِذَ مَالُكَ فَاسْمَعْ وَاَطِعْ».

۵۳۸۲: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر کے بارے میں دریافت کرتے تھے (جبکہ) میں آپؐ سے شر (یعنی فتنوں) سے متعلق دریافت کرتا تھا۔ میں ڈرتا تھا کہ کہیں فتنے مجھے اپنی لپیٹ میں نہ لے لیں۔ حذیفہؓ نے بیان کیا کہ (ایک مرتبہ) میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! اس

میں کوئی شک نہیں کہ ہم اسلام سے پہلے جاہلیت اور برائی میں مبتلا تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں (اسلام کے ساتھ) بھلائی عطا کی تو کیا اس بھلائی (یعنی اسلام) کے آنے کے بعد کوئی برائی آنے والی ہے۔ آپؐ نے فرمایا' ہاں! میں نے دریافت کیا' کیا اس برائی کے بعد امن اور چین بھی ہے؟ آپؐ نے فرمایا' ہاں! البتہ اس میں کدورت ہو گی۔ میں نے دریافت کیا کہ کدورت سے کیا مراد ہے؟ آپؐ نے فرمایا' کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو میرے طریقہ پر نہیں چلیں گے اور وہ میرے بتائے ہوئے طریقے کے خلاف راہنمائی کریں گے' تم ان سے اچھی باتیں بھی پاؤ گے اور بری باتیں بھی پاؤ گے۔ میں نے دریافت کیا' کیا اس بھلائی کے بعد کوئی برائی پیش آئے گی؟ آپؐ نے فرمایا' ہاں! جہنم کے دروازوں پر بلانے والے ہوں گے جو ان کی باتوں کو تسلیم کرے گا وہ اسے دوزخ میں پھینک دیں گے میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول آپؐ ہمارے لیے ان کا وصف بیان فرمائیں۔ آپؐ نے جواب دیا۔ وہ بظاہر ہماری قوم سے ہوں گے اور ہماری زبان میں ہم کلام ہوں گے۔ میں نے عرض کیا' میں اس صورتِ حال سے دو چار ہو جاؤں تو آپؐ میرے لیے کیا حکم صادر فرماتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امیر کے ساتھ مل کر رہنا۔ میں نے عرض کیا۔ اگر ان کی جماعت اور امیر نہ ہو تو؟ آپؐ نے فرمایا' پھر ان تمام گروہوں سے الگ ہو جانا اور اگر تجھے درخت کی جڑ میں ہی کیوں نہ پناہ لینا پڑے (پناہ لینا) یہاں تک کہ تجھے اس حالت پر موت آ جائے (بخاری' مسلم)

اور مسلم کی روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا' میرے بعد ایسے راہنما ہوں گے جو میری ہدایت پر نہیں چلیں گے اور میری سنت پر عمل نہیں کریں گے اور ان میں کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو انسانی جسم کے مالک ہوں گے لیکن ان کے دل شیطانوں کے دل جیسے ہوں گے۔ حذیفہؓ نے بیان کیا' اے اللہ کے رسول! اگر میں اس دور کو پا لیتا ہوں تو مجھے کیا کرنا چاہیے؟ آپؐ نے فرمایا' تو امیر کی بات کو سننا اور اس کی اطاعت کرنا اگرچہ تیری کمر پر (کوڑے سے) مارا جائے اور تیرا مال چھین لیا جائے پس تو (ہر حال میں) سننا اور اطاعت کرنا۔

وضاحت: اس حدیث میں لفظ "شر" سے مراد فتنہ ہے' علامہ طیبیؒ نے بھی اسی طرح وضاحت کی ہے کہ لفظ "شر" سے مراد فتنہ' ارکانِ اسلام میں سستی اور کوتاہی کا واقع ہونا' برائی کا عام ہو جانا اور بدعت کا پھیل جانا ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۵۳)

۵۳۸۳ - (۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «بَادِرُوْا بِالْأَعْمَالِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ، يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا، وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا، يَبِيعُ دِينَهُ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۳۸۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' فتنوں سے پہلے نیک اعمال میں جلدی کرو۔ فتنے تاریک رات کے ٹکڑوں کی طرح ہوں گے۔ صبح کے وقت ایک شخص مومن ہو گا اور شام کے وقت کافر ہو جائے گا اور شام کے وقت مومن ہو گا اور صبح کے وقت کافر ہو جائے گا' دنیا کے سامان کے بدلے اپنے دین کو فروخت کر دے گا (مسلم)

۵۳۸۴ - (۶) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «سَتَكُوْنُ فِتَنٌ. اَلْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ، وَالْقَائِمُ فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِيْ، وَالْمَاشِيْ فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِيْ، مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ ـــ، فَمَنْ وَجَدَ مَلْجَأً أَوْ مَعَاذاً فَلْيَعُذْ بِهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: قَالَ: «تَكُوْنُ فِتْنَةٌ، اَلنَّائِمُ فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ الْيَقْظَانِ، وَالْيَقْظَانُ فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ، وَالْقَائِمُ فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِيْ، فَمَنْ وَجَدَ مَلْجَأً أَوْ مَعَاذاً فَلْيَسْتَعِذْ بِهِ».

۵۳۸۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' عنقریب فتنے رونما ہوں گے ان میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہو گا اور کھڑا ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہو گا۔ جو شخص بھی ان کی جانب دیکھے گا فتنے اس کو (اپنی جانب) کھینچ لیں گے پس جو شخص پناہ کی جگہ پائے یا کوئی پناہ دینے والا مل جائے تو اسے چاہیے کہ وہ اس کے ذریعہ پناہ حاصل کرے (بخاری' مسلم)

اور مسلم کی روایت میں ہے آپ نے فرمایا' ان میں سونے والا بیدار شخص سے اور بیدار شخص کھڑا ہونے والے سے اور کھڑا ہونے والا اس میں دوڑنے والے سے بہتر ہو گا پس جو شخص پناہ کی جگہ پائے یا کوئی پناہ دینے والا مل جائے تو اسے چاہیے کہ وہ پناہ کی جگہ میں پناہ طلب کرے۔

۵۳۸۵ - (۷) **وَعَنْ** اَبِيْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّهَا سَتَكُوْنُ فِتَنٌ، اَلَا ثُمَّ تَكُوْنُ فِتَنٌ، اَلَا ثُمَّ تَكُوْنُ فِتْنَةٌ ـــ، اَلْقَاعِدُ خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِيْ فِيْهَا، وَالْمَاشِيْ فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِيْ اِلَيْهَا، اَلَا فَاِذَا وَقَعَتْ فَمَنْ كَانَ لَهُ اِبِلٌ فَلْيَلْحَقْ بِاِبِلِهِ، وَمَنْ كَانَ لَهُ غَنَمٌ فَلْيَلْحَقْ بِغَنَمِهِ، وَمَنْ كَانَتْ لَهُ اَرْضٌ فَلْيَلْحَقْ بِاَرْضِهِ». فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَاَيْتَ مَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ اِبِلٌ وَلَا غَنَمٌ وَلَا اَرْضٌ؟ قَالَ: «يَعْمِدُ اِلٰى سَيْفِهِ فَيَدُقُّ عَلٰى حَدِّهِ بِحَجَرٍ، ثُمَّ لِيَنْجُ اِنِ اسْتَطَاعَ النَّجَاءَ، اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ؟» ثَلَاثاً ـــ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَاَيْتَ اِنْ اُكْرِهْتُ حَتّٰى يُنْطَلَقَ بِيْ اِلٰى اَحَدِ الصَّفَّيْنِ، فَضَرَبَنِيْ رَجُلٌ بِسَيْفِهِ اَوْ يَجِيْءُ سَهْمٌ فَيَقْتُلُنِيْ؟ قَالَ: «يَبُوْءُ بِاِثْمِهِ وَاِثْمِكَ، وَيَكُوْنُ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۳۸۵: ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ واقع یہ ہے کہ عنقریب فتنے ظہور پذیر ہوں گے۔ خبردار! پھر فتنے ظہور پذیر ہوں گے۔ خبردار! اس کے بعد ایک بہت بڑا فتنہ ہو گا اس میں بیٹھنے والا چلنے والے سے اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہو گا۔ خبردار! جب فتنے رونما ہو جائیں تو جس شخص کے پاس (جنگل میں) اُونٹ ہیں تو وہ اونٹوں کے پاس چلا جائے اور جس شخص کے پاس بکریاں ہیں تو وہ اپنی بکریوں کے پاس چلا جائے اور جس شخص کے پاس (کہیں دور) زمین ہے تو وہ اپنی زمین میں چلا جائے۔ ایک شخص نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! آپ بتائیں کہ جس شخص کے پاس اُونٹ' بکریاں اور زمین نہیں (وہ

کیا کرے؟) آپؐ نے فرمایا' وہ اپنی تلوار کی دھار پتھر پر مار کر کند کر دے (اور) اس شخص کو چاہیے کہ اگر وہ فتنہ کی جگہ سے بھاگ نکلنے کی طاقت رکھتا ہو تو بھاگ نکلے۔ پھر آپؐ نے فرمایا' اے اللہ! کیا میں نے تیرے بندوں تک تیرے احکامات پہنچا دیئے ہیں؟ آپؐ نے یہ کلمہ تین مرتبہ فرمایا۔ ایک شخص نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! آپؐ مجھے بتائیں کہ اگر مجھے مجبور کر کے دو جھگڑا کرنے والوں میں سے ایک کی صف کی طرف لے جایا جائے اور مجھے کوئی شخص اپنی تلوار کے ساتھ قتل کر دے یا کوئی (انجانا) تیر آئے اور میرا خاتمہ کر دے (تو اس صورت میں قاتل کے لیے کیا حکم ہو گا؟) آپؐ نے فرمایا' وہ اپنے اور تیرے گناہ کے ساتھ لوٹے گا اور اس کا شمار دوزخیوں میں ہو گا (مسلم)

٥٣٨٦ - (٨) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ - وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ -، يَفِرُّ بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

٥٣٨٦: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' عنقریب مسلمان کا بہترین مال بکریاں ہوں گی' وہ ان بکریوں کو لے کر پہاڑوں کی چوٹیوں اور چراگاہوں کی جانب چلا جائے گا' اپنے دین کی حفاظت کے لیے فتنوں سے بھاگ جائے گا (بخاری)

٥٣٨٧ - (٩) وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَشْرَفَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى أُطُمٍ - مِنْ آطَامِ الْمَدِينَةِ، فَقَالَ: «هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى؟» قَالُوا: لَا. قَالَ: «فَإِنِّي لَأَرَى الْفِتَنَ تَقَعُ خِلَالَ بُيُوتِكُمْ كَوَقْعِ الْمَطَرِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٥٣٨٧: اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کے قلعوں میں سے ایک قلعہ پر بلند ہوئے۔ آپؐ نے دریافت کیا کہ کیا تم ان چیزوں کو دیکھ رہے ہو جن کو میں دیکھ رہا ہوں؟ صحابہ کرامؓ نے نفی میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا' میں دیکھ رہا ہوں کہ فتنے تمہارے گھروں کے درمیان بارش کے قطرات کی طرح گر رہے ہیں (بخاری' مسلم)

٥٣٨٨ - (١٠) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «هَلَكَةُ أُمَّتِي عَلَى يَدَيْ غِلْمَةٍ - مِنْ قُرَيْشٍ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

٥٣٨٨: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میری "اُمّت" کی ہلاکت قریش کے چند نوجوانوں کے ہاتھوں سے ہو گی (بخاری)

وضاحت: "اُمّت" سے مراد وہ صحابہ کرامؓ ہیں جو اُمّت کے سب سے قابلِ احترام اور بہتر افراد تھے۔ نیز ہلاکت سے مقصود وہ واقعات ہیں جو عثمانؓ' علیؓ' حسنؓ' حسینؓ اور عبداللہ بن زبیر وغیرہ کے ساتھ پیش آئے (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۱۰ صفحہ ۲۰)

۵۳۸۹ - (۱۱) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ، وَيُقْبَضُ الْعِلْمُ، وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ، وَيُلْقَى الشُّحُّ، وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ» قَالُوْا: وَمَا الْهَرْجُ؟ قَالَ: «اَلْقَتْلُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۳۸۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت قریب ہو گی' علم قبض ہو جائے گا' فتنے ظہور پذیر ہوں گے' بخل (لوگوں کے دلوں میں) موجود ہو گا۔ اور ہرج زیادہ ہو گا۔ صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا۔ (اے اللہ کے رسول) ہرج کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' قتل ہونا ہے (بخاری' مسلم)

۵۳۹۰ - (۱۲) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَأْتِيَ عَلَى النَّاسِ يَوْمٌ لَا يَدْرِي الْقَاتِلُ فِيْمَ قَتَلَ؟ وَلَا الْمَقْتُوْلُ فِيْمَ قُتِلَ؟» فَقِيْلَ: كَيْفَ يَكُوْنُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: «اَلْهَرْجُ، اَلْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِي النَّارِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۳۹۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے دنیا اس وقت تک ختم نہ ہو گی جب تک لوگوں پر ایسا (برا) دن نہ آ جائے گا (جس میں) نہ قاتل کو علم ہو گا کہ اس نے کیوں قتل کیا ہے اور نہ ہی مقتول کو علم ہو گا کہ وہ کیوں قتل کیا گیا ہے۔ آپؐ سے دریافت کیا گیا' ایسا کیوں ہو گا؟ آپؐ نے فرمایا' فتنہ سبب ہو گا (نیز) قاتل اور مقتول (دونوں) دوزخ میں ہوں گے (مسلم)

۵۳۹۱ - (۱۳) وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْعِبَادَةُ فِي الْهَرْجِ كَهِجْرَةٍ إِلَيَّ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۳۹۱: معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' فتنے (کے زمانے) میں عبادت کرنے کا اجر (فتح مکہ سے پہلے) میری طرف ہجرت کرنے کے (اجر کے) برابر ہے (مسلم)

۵۳۹۲ - (۱۴) وَعَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ، قَالَ: أَتَيْنَا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَشَكَوْنَا إِلَيْهِ مَا نَلْقَى مِنَ الْحَجَّاجِ. فَقَالَ: «اِصْبِرُوْا، فَإِنَّهٗ لَا يَأْتِيْ عَلَيْكُمْ زَمَانٌ إِلَّا الَّذِيْ بَعْدَهٗ أَشَرُّ مِنْهُ حَتّٰى تَلْقَوْا رَبَّكُمْ». سَمِعْتُهٗ مِنْ نَبِيِّكُمْ ﷺ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۳۹۲: زبیر بن عدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم انس بن مالک کے پاس حاضر ہوئے' ہم نے ان سے اس ظلم کی شکایت کی جو ہمیں حجاج سے پہنچا تھا۔ انہوں نے کہا' تم صبر کرو بلاشبہ تم پر جو وقت بھی آ رہا ہے اس کے بعد والا وقت (اکثر طور پر) اس سے بھی بدتر ہو گا۔ یہاں تک کہ تم اپنے پروردگار سے ملاقات کرو گے۔ (انس بن مالک نے وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ) میں نے یہ بات تمہارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے (بخاری)

وضاحت: بیان کیا جاتا ہے کہ حجاج بن یوسف نے ایک لاکھ بیس ہزار انسان قتل کیے یہ تعداد ان کے علاوہ

ہے جو مختلف لڑائیوں میں مارے گئے (مرقاۃ جلد ۱۰ صفحہ ۳۱)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۵۳۹۳ - (۱۵) وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: وَاللّٰهِ مَا أَدْرِيْ أَنَسِيَ أَصْحَابِيْ أَمْ تَنَاسَوْا؟ وَاللّٰهِ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ قَائِدِ فِتْنَةٍ إِلَى أَنْ تَنْقَضِيَ الدُّنْيَا يَبْلُغُ مَنْ مَعَهُ ثَلَاثَمِائَةٍ فَصَاعِدًا، إِلَّا قَدْ سَمَّاهُ لَنَا بِاسْمِهِ وَاسْمِ أَبِيْهِ وَاسْمِ قَبِيْلَتِهِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ

دوسری فصل

۵۳۹۳: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اللہ کی قسم! مجھے معلوم نہیں کہ میرے رفقاء فراموش کر گئے یا انہوں نے (عمداً) بھلا دیا ہے؟ اللہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اختتامِ دنیا تک کے کسی فتنہ پرداز قائد کا ذکر نہیں چھوڑا جس کے ساتھ اس کے پیروکار تین سو اور اس سے زائد تھے' آپ نے ہمیں اس کے نام' اس کے والد کے نام اور اس کے قبیلے کے نام سے آگاہ کر دیا تھا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن فروخ خراسانی ہے' جس کی بیان کردہ احادیث منکر ہیں (التاریخ الکبیر جلد ۵ صفحہ ۵۳' الجرح والتعدیل جلد ۵ صفحہ ۱۳۲' میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۴۷۷' تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۴۴۰' تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۵۵)

۵۳۹۴ - (۱۶) وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّمَا أَخَافُ عَلٰى أُمَّتِي الْأَئِمَّةَ الْمُضِلِّيْنَ، وَإِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِيْ أُمَّتِيْ لَمْ يُرْفَعْ عَنْهُمْ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۵۳۹۴: ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اپنی اُمت کے بارے میں مجھے ان ائمہ سے خطرہ ہے جو (اُمت کو) گمراہ کرنے والے ہیں اور جب میری اُمت میں تلوار نکل آئے گی تو قیامت کے دن تک نہیں رکے گی (ابوداؤد' ترمذی)

۵۳۹۵ - (۱۷) وَعَنْ سَفِيْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: «اَلْخِلَافَةُ ثَلَاثُوْنَ سَنَةً، ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا». ثُمَّ يَقُوْلُ سَفِيْنَةُ: أَمْسِكْ: خِلَافَةَ أَبِيْ بَكْرٍ سَنَتَيْنِ، وَخِلَافَةَ عُمَرَ عَشْرَةً، وَعُثْمَانَ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ، وَعَلِيٍّ سِتَّةً. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ.

۵۳۹۵: سفینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا' خلافت (نبوت کے انداز پر) تیس (۳۰) سال تک ہو گی' اس کے بعد بادشاہت ہو گی۔ بعدازاں سفینہ رضی اللہ عنہ نے

وضاحت کی کہ ابوبکرؓ کی خلافت دو برس' عمرؓ کی خلافت دس برس' عثمانؓ کی خلافت بارہ برس اور علیؓ کی خلافت چھ برس تھی (احمد' ترمذی' ابوداؤد)

۵۳۹٦ ـ (۱۸) وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَيَكُونُ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ شَرٌّ، كَمَا كَانَ قَبْلَهُ شَرٌّ؟ قَالَ: «نَعَمْ» قُلْتُ: فَمَا الْعِصْمَةُ؟ قَالَ: «اَلسَّيْفُ» قُلْتُ: وَهَلْ بَعْدَ السَّيْفِ بَقِيَّةٌ؟ قَالَ: «نَعَمْ، تَكُونُ إِمَارَةٌ عَلٰى أَقْذَاءٍ، وَهُدْنَةٌ عَلٰى دَخَنٍ». قُلْتُ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: «ثُمَّ يَنْشَأُ دُعَاةُ الضَّلَالِ، فَإِنْ كَانَ لِلّٰهِ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةٌ جَلَدَ ظَهْرَكَ، وَأَخَذَ مَالَكَ، فَأَطِعْهُ، وَإِلَّا فَمُتْ وَأَنْتَ عَاضٌّ عَلٰى جِذْلِ شَجَرَةٍ». قُلْتُ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: «ثُمَّ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ بَعْدَ ذٰلِكَ، مَعَهُ نَهَرٌ وَنَارٌ، فَمَنْ وَقَعَ فِي نَارِهِ؛ وَجَبَ أَجْرُهُ، وَحُطَّ وِزْرُهُ، وَمَنْ وَقَعَ فِي نَهَرِهِ، وَجَبَ وِزْرُهُ، وَحُطَّ أَجْرُهُ». قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: «ثُمَّ يُنْتَجُ الْمُهْرُ ـ فَلَا يُرْكَبُ حَتّٰى تَقُومَ السَّاعَةُ». وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ: «هُدْنَةٌ عَلٰى دَخَنٍ، وَجَمَاعَةٌ عَلٰى أَقْذَاءٍ». قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! اَلْهُدْنَةُ عَلَى الدَّخَنِ مَا هِيَ؟ قَالَ: «لَا تَرْجِعُ قُلُوبُ أَقْوَامٍ عَلَى الَّذِي كَانَتْ عَلَيْهِ». قُلْتُ: بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ شَرٌّ؟ قَالَ: «فِتْنَةٌ عَمْيَاءُ صَمَّاءُ، عَلَيْهَا دُعَاةٌ عَلٰى أَبْوَابِ النَّارِ، فَإِنْ مُتَّ يَا حُذَيْفَةُ! وَأَنْتَ عَاضٌّ عَلٰى جِذْلٍ خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تَتَّبِعَ أَحَدًا مِنْهُمْ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۵۳۹٦ : حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! کیا اس خیر کے بعد فتنہ ہو گا؟ جیسا کہ اس خیر سے پہلے فتنے کا دور تھا۔ آپؐ نے اثبات میں جواب دیا۔ میں نے دریافت کیا' (اس سے) تحفظ کیسے ہو گا؟ آپ نے فرمایا' تلوار سے (تحفظ ہو گا) میں نے دریافت کیا' کیا اس تلوار کے بعد (کچھ فتنہ) باقی رہے گا؟ آپؐ نے فرمایا' ہاں! امارت (کی بنیاد) فساد پر ہو گی اور مصالحت نفاق پر ہو گی۔ میں نے دریافت کیا' اس کے بعد کیا ہو گا؟ آپؐ نے فرمایا' بعد ازاں گمراہی کی طرف بلانے والے رونما ہوں گے' اگر اس دور میں (اللہ کی) زمین پر کوئی خلیفہ موجود ہو تو خواہ وہ تمہیں ناجائز پیٹے اور تمہارا مال چھین لے تو (پھر بھی) اس کی اطاعت کرنا اور اگر کوئی خلیفہ نہیں ہے تو تمہیں موت اس حالت میں آنی چاہیے کہ تم کسی درخت کے تنے کو تھامے ہوئے ہو۔ میں نے دریافت کیا' بعد ازاں کیا ہو گا؟ آپؐ نے فرمایا' پھر دجال نکلے گا اس کے ساتھ نہر اور آگ ہو گی' جو شخص اس کی آگ کے حوالے ہوا اس کا ثواب ثبت ہو گیا اور اس کے (پہلے) گناہ دور ہو گئے اور جو شخص اس کی نہر میں گر گیا اس کا گناہ ثابت ہو گیا اور اس کا ثواب باطل ہو گیا۔ میں نے دریافت کیا' پھر کیا ہو گا؟ آپؐ نے فرمایا' بعد ازاں (گھوڑی کے ہاں) بچھیرا تولد ہو گا ابھی وہ سواری کے قابل نہ ہو گا کہ قیامت قائم ہو جائے گی اور ایک روایت میں ہے کہ کدورت کے ساتھ صلح ہو گی اور (مختلف) خواہشات پر اجتماع ہو گا۔ میں نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! کدورت کے ساتھ صلح سے کیا مقصود ہے؟ آپؐ نے فرمایا' لوگوں کے دل اس صفائی کی

جانب نہیں جائیں گے جس پر وہ تھے۔ میں نے دریافت کیا' کیا اس خیر کے بعد کسی اور فتنے کا اندیشہ ہے؟ آپ نے فرمایا' ایسا فتنہ ہو گا جس میں (لوگ) اندھے ہو جائیں گے اور (کلمۂ حق سننے سے) بہرے ہو جائیں گے۔ اس فتنے کی جانب دوزخ کے دروازوں پر بلانے والے ہوں گے۔ اے حذیفہ! اگر تمہیں اس حالت میں موت آ جائے کہ تم کسی (درخت کے) تنے کو تھامے ہوئے ہو تو یہ اس سے بہتر ہے کہ تم (فتنہ پرور لوگوں میں سے) کسی کی اتباع کرو (ابوداؤد)

۵۳۹۷ - (۱۹) **وَعَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ رَدِیْفًا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ یَوْمًا عَلٰی حِمَارٍ، فَلَمَّا جَاوَزْنَا بُیُوْتَ الْمَدِیْنَةِ، قَالَ: «كَیْفَ بِكَ یَا اَبَا ذَرٍّ! اِذَا كَانَ بِالْمَدِیْنَةِ جُوْعٌ تَقُوْمُ عَنْ فِرَاشِكَ وَلَا تَبْلُغُ مَسْجِدَكَ حَتّٰی یُجْهِدَكَ الْجُوْعُ؟» قَالَ: قُلْتُ: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ. قَالَ: «تَعَفَّفْ یَا اَبَا ذَرٍّ». قَالَ: «كَیْفَ بِكَ یَا اَبَا ذَرٍّ! اِذَا كَانَ بِالْمَدِیْنَةِ مَوْتٌ یَبْلُغُ الْبَیْتَ الْعَبْدَ حَتّٰی اَنَّهٗ یُبَاعُ الْقَبْرُ بِالْعَبْدِ؟» قَالَ: قُلْتُ: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ. قَالَ: «تَصَبَّرْ یَا اَبَا ذَرٍّ». قَالَ: «كَیْفَ بِكَ یَا اَبَا ذَرٍّ! اِذَا كَانَ بِالْمَدِیْنَةِ قَتْلٌ تَغْمُرُ الدِّمَاءُ اَحْجَارَ الزَّیْتِ؟» قَالَ: قُلْتُ: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ. قَالَ: «تَاْتِیْ مَنْ اَنْتَ مِنْهُ». قَالَ: قُلْتُ: وَاَلْبَسُ السِّلَاحَ؟ قَالَ: «شَارَكْتَ الْقَوْمَ اِذًا». قُلْتُ: فَكَیْفَ اَصْنَعُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: «اِنْ خَشِیْتَ اَنْ یَبْهَرَكَ شُعَاعُ السَّیْفِ فَاَلْقِ نَاحِیَةَ ثَوْبِكَ عَلٰی وَجْهِكَ لِیَبُوْءَ بِاِثْمِكَ وَاِثْمِهٖ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

۵۳۹۷: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے گدھے پر (سوار) تھا جب ہم مدینہ منورہ کی آبادی سے گزر گئے تو آپ نے فرمایا' اے ابوذر! تیرا کیا حال ہو گا جب مدینہ منورہ میں قحط سالی ہو گی' تو اپنے بستر سے کھڑے ہو گے (لیکن) مسجد تک نہیں پہنچ پاؤ گے کیونکہ بھوک تمہیں (چلنے سے) عاجز کر دے گی۔ ابوذرؓ کہتے ہیں میں نے عرض کیا' کہ اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا' اے ابوذر (اس حالت میں) صبر اختیار کرتا ہو گا' آپ نے دریافت کیا' اے ابوذر! تیرا اس وقت کیا حال ہو گا جب مدینہ منورہ میں (قحط کے سبب) اموات واقع ہوں گی قبر (کی جگہ کی قیمت) غلام (کی قیمت) کے برابر ہو گی یہاں تک کہ غلام کے بدلے قبر کو فروخت کیا جائے گا۔ ابوذرؓ کہتے ہیں میں نے عرض کیا' کہ اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا' اے ابوذر (اس حالت میں بھی) تو صبر کرنا۔ آپ نے دریافت کیا' اے ابوذر! تیرا اس وقت کیا حال ہو گا جب مدینہ منورہ میں قتل (عام) ہو گا' جو "اَحْجَارُ الزَّیْت" تک پھیل جائے گا۔ ابوذرؓ کہتے ہیں میں نے عرض کیا' اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا' ایسی صورت میں تو اپنے لوگوں کے پاس چلے جانا۔ ابوذرؓ کہتے ہیں میں نے دریافت کیا' کیا (اس وقت) میں ہتھیار باندھ لوں؟ آپ نے فرمایا' (ہتھیار باندھنے کی صورت میں) تم قوم کے ساتھ گناہ میں شریک ہو جاؤ گے۔ ابوذرؓ کہتے ہیں میں نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! پھر میں کیا کروں؟ آپ نے فرمایا' اگر تمہیں خوف محسوس ہو کہ تلوار کی چمک تم پر غالب آ جائے گی تو تم اپنے کپڑے کے کنارے کو اپنے چہرے پر ڈال لینا تاکہ (قاتل) تمہارے اور اپنے

گناہوں کے ساتھ واپس ہو (ابوداؤد)

وضاحت: حدیث میں مذکور الفاظ کہ "قبر کی قیمت غلام کی قیمت کے برابر ہو گی" کی وضاحت یہ ہے کہ لوگ کثرت کے ساتھ فوت ہوں گے لوگ ان کی تدفین میں مشغول رہیں گے گورکن آسانی کے ساتھ دستیاب نہیں ہو گا۔ گورکن اس شرط پر دستیاب ہو گا کہ اسے قبر کھودنے کا معاوضہ غلام کی قیمت کے برابر دیا جائے اور "أحجار الزيت" مدینہ منورہ کے قریب واقع ایک بستی کا نام ہے۔

اس حدیث کی سند میں مشعث بن طریف راوی غیر معروف ہے (میزان الاعتدال جلد۴ صفحہ' تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ مرقاۃ جلد۱۰ صفحہ۱۲۷' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۳ صفحہ۱۴۸۵)

۵۳۹۸ - (۲۰) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «كَيْفَ بِكَ إِذَا أُبْقِيتَ فِي حُثَالَةٍ مِنَ النَّاسِ — مَرِجَتْ عُهُودُهُمْ وَأَمَانَاتُهُمْ؟ — وَاخْتَلَفُوا فَكَانُوا هٰكَذَا؟» وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ. قَالَ: فِيمَ تَأْمُرُنِي؟ قَالَ: «عَلَيْكَ بِمَا تَعْرِفُ، وَدَعْ مَا تُنْكِرُ، وَعَلَيْكَ بِخَاصَّةِ نَفْسِكَ، وَإِيَّاكَ وَعَوَامَّهُمْ». وَفِي رِوَايَةٍ: «اِلْزَمْ بَيْتَكَ، وَأَمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ، وَخُذْ مَا تَعْرِفُ، وَدَعْ مَا تُنْكِرُ، وَعَلَيْكَ بِأَمْرِ خَاصَّةِ نَفْسِكَ، وَدَعْ أَمْرَ الْعَامَّةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَصَحَّحَهُ.

۵۳۹۸: عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تمہارا اس وقت کیا حال ہو گا جب تم ناکارہ لوگوں میں زندگی بسر کرو گے جن کے وعدے اور امانتیں درست نہ ہوں گی اور ان میں اختلاف رونما ہو گا پس وہ اس طرح ہو جائیں گے اور آپؐ نے (مثال دیتے ہوئے) اپنی انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل کیا (یعنی امانت دار کو خائن سے اور نیکو کار کو بدکار سے الگ نہیں کیا جا سکے گا) عبداللہ بن عمروؓ بن العاص نے عرض کیا' آپؐ (ان حالات میں) مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ آپؐ نے جواب دیا' تمہیں اچھی باتوں کو اپنانا چاہیے اور بری باتوں کو چھوڑ دینا چاہیے نیز تم اپنے کام سے غرض رکھو اور عوام الناس کے معاملات کو چھوڑ دو (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

۵۳۹۹ - (۲۱) وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ: «إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ، يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا، وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا، الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ، وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي، فَكَسِّرُوا فِيهَا قِسِيَّكُمْ، وَقَطِّعُوا فِيهَا أَوْتَارَكُمْ، وَاضْرِبُوا سُيُوفَكُمْ بِالْحِجَارَةِ، فَإِنْ دُخِلَ عَلَى أَحَدٍ مِنْكُمْ فَلْيَكُنْ كَخَيْرِ ابْنَيْ آدَمَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ. وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ: ذَكَرَ إِلَى قَوْلِهِ: «خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي». ثُمَّ قَالُوا: فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: «كُونُوا أَحْلَاسَ بُيُوتِكُمْ». وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ فِي الْفِتْنَةِ: «كَسِّرُوا فِيهَا قِسِيَّكُمْ، وَقَطِّعُوا فِيهَا أَوْتَارَكُمْ، وَالْزَمُوا فِيهَا

أَجْوَافَ بُيُوتِكُمْ، وَكُونُوا كَابْنِ آدَمَ». وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۵۳۹۹: ابو موسیٰ (اشعری) رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' قیامت سے پہلے بہت سے فتنے ہوں گے جو اندھیری رات کے ٹکڑوں کی مانند ہوں گے۔ ان فتنوں میں صبح کے وقت آدمی مومن ہو گا اور شام کے وقت کافر ہو جائے گا' شام کے وقت مومن ہو گا اور صبح کے وقت کافر ہو جائے گا۔ ان فتنوں میں (الگ تھلگ رہنے والا) جو شخص بیٹھا ہوا ہے وہ کھڑے ہونے والے سے بہتر ہو گا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہو گا۔ پس تم ان فتنوں میں اپنی کمانوں کو توڑ دینا اور ان کی تندیوں کو کاٹ ڈالنا اور اپنی تلواروں کو پتھروں پر دے مارنا (تاکہ ان کی دھار ختم ہو جائے) اگر تم میں سے کسی شخص پر حملہ ہو جائے تو وہ آدمؑ کے دونوں بیٹوں میں سے بہتر بیٹے کی طرح ہو جائے یعنی قتل ہو جائے (ابوداؤد) اور ایک روایت میں یہ حدیث "خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي" تک ذکر کی گئی ہے۔ بعد ازاں بعض صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا کہ (اس وقت) آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' تم اپنے گھروں کے ٹاٹ کی مانند ہو جاؤ' یعنی گھر میں رہو تاکہ فتنوں سے محفوظ رہو اور ترمذی کی ایک روایت میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' فتنوں (کے دور) میں تم اپنی کمانوں کو توڑ دو اور ان کی تندیوں کو کاٹ دو اور اپنے گھروں کے درمیان میں بیٹھے رہو اور آدمؑ کے بیٹے کی مانند ہو جاؤ۔ امام ترمذیؒ نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

۵۴۰۰ - (۲۲) وَعَنْ أُمِّ مَالِكٍ الْبَهْزِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِتْنَةً فَقَرَّبَهَا. قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَنْ خَيْرُ النَّاسِ فِيهَا؟ قَالَ: «رَجُلٌ فِي مَاشِيَتِهِ يُؤَدِّي حَقَّهَا، وَيَعْبُدُ رَبَّهُ، وَرَجُلٌ آخِذٌ بِرَأْسِ فَرَسِهِ يُخِيفُ الْعَدُوَّ وَيُخَوِّفُونَهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۴۰۰: امّ مالک بہزیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فتنے کا تذکرہ کرتے ہوئے اُسے قریب بتایا' میں نے دریافت کیا "اے اللہ کے رسول! اس فتنے میں سب سے بہتر کون شخص ہو گا؟ آپؐ نے فرمایا' (ایک) وہ شخص ہے جو اپنے مویشیوں میں رہتا ہے' اُن کی زکوٰۃ ادا کرتا ہے اور اپنے رب کی عبادت کرتا ہے اور (دوسرا) وہ شخص ہے جس نے اپنے گھوڑے کے سر کو تھاما ہوا ہے وہ دشمنوں کو خوف زدہ کرتا ہے اور دشمن اسے خوف زدہ کرتے ہیں (ترمذی)

۵۴۰۱ - (۲۳) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «سَتَكُونُ فِتْنَةٌ تَسْتَنْظِفُ الْعَرَبَ، قَتْلَاهَا فِي النَّارِ، اللِّسَانُ فِيهَا أَشَدُّ مِنْ وَقْعِ السَّيْفِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۵۴۰۱: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' عنقریب ایک ایسا فتنہ ہو گا جو تمام عرب کو اپنی لپیٹ میں لے لے گا اس میں قتل ہونے والے دوزخی ہوں گے اس فتنے میں زبان کھولنا تلوار چلانے سے زیادہ سخت ہو گا (ترمذی' ابن ماجہ)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں زیادہ بن سیمیٰ راوی متکلم فیہ ہے (ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۳۲۹، الاحادیث الضعیفہ ۲۲۲۹، ضعیف الجامع الصغیر ۳۲۷۵)

۵٤۰۲ ـ (۲٤) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ صَمَّاءُ بَكْمَاءُ عَمْيَاءُ، مَنْ أَشْرَفَ لَهَا اسْتَشْرَفَتْ لَهُ، وَإِشْرَافُ اللِّسَانِ فِيهَا كَوُقُوعِ السَّيْفِ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۵۴۰۲ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عنقریب ایسا فتنہ رونما ہو گا جو بہرہ، اندھا اور گونگا ہو گا (یعنی اس فتنے سے نجات حاصل کرنے کے لئے کوئی مددگار نہ ہو گا اس سے نجات حاصل نہ ہو سکے گی) جو شخص اس کے قریب ہو گا فتنہ اس کو (اپنی جانب) کھینچ لے گا اور اس میں زبان سے کچھ کہنا اسی طرح ہو گا جیسے تلوار چلانا ہے (ابوداؤد)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں عبدالرحمان بن بیلمانی راوی ضعیف اور ناقابل حجت ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۵۵۱، تنقیح الرواۃ جلد ۵۸ صفحہ ۴)

۵٤۰۳ ـ (۲۵) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا قُعُوْدًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ الْفِتَنَ، فَأَكْثَرَ فِي ذِكْرِهَا، حَتّٰى ذَكَرَ فِتْنَةَ الْأَحْلَاسِ، فَقَالَ قَائِلٌ: وَمَا فِتْنَةُ الْأَحْلَاسِ؟ قَالَ: «هِيَ هَرَبٌ وَحَرْبٌ، ثُمَّ فِتْنَةُ السَّرَّاءِ دَخَنُهَا مِنْ تَحْتِ قَدَمَيْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي، يَزْعَمُ أَنَّهُ مِنِّي وَلَيْسَ مِنِّي، إِنَّمَا أَوْلِيَائِي الْمُتَّقُوْنَ، ثُمَّ يَصْطَلِحُ النَّاسُ عَلٰى رَجُلٍ كَوَرِكٍ عَلٰى ضِلَعٍ، ثُمَّ فِتْنَةُ الدُّهَيْمَاءِ لَا تَدَعُ أَحَدًا مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ إِلَّا لَطَمَتْهُ لَطْمَةً، فَإِذَا قِيلَ: انْقَضَتْ تَمَادَتْ، يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا، حَتّٰى يَصِيرَ النَّاسُ إِلٰى فُسْطَاطَيْنِ: فُسْطَاطُ إِيمَانٍ لَا نِفَاقَ فِيهِ، وَفُسْطَاطُ نِفَاقٍ لَا إِيمَانَ فِيهِ. فَإِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَانْتَظِرُوا الدَّجَّالَ مِنْ يَوْمِهِ أَوْ مِنْ غَدِهِ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۵۴۰۳ : عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آپ نے کثرت کے ساتھ فتنوں کا تذکرہ فرمایا یہاں تک کہ آپ نے فتنہ "الاحلاس" کا ذکر کیا (کسی) دریافت کرنے والے شخص نے کہا کہ فتنہ "الاحلاس" کیا ہے؟ آپ نے جواب دیا' وہ ایسا فتنہ ہے جس میں لوگ (ایک دوسرے سے) بھاگیں گے اور (مال و اسباب) چھینیں گے اس کے بعد خوشحالی کا فتنہ ہو گا اس فتنے کو میرے اہل بیت سے ایک شخص میری طرف منسوب کرتا ہوا بھڑکائے گا' وہ میری جانب سے اظہار کرے گا لیکن وہ شخص عملاً مجھ سے نہیں ہو گا اس لئے کہ میرے تعلق دار تو پرہیزگار لوگ ہیں۔ اس کے بعد لوگ ایک شخص پر متفق ہو جائیں گے جو گوشت کے اس لوتھڑے کی مانند ہو گا جو پسلی کی ہڈی پر ہے (جو اس پر ثابت نہیں رہتا) بعد

ازاں بعد بڑا فتنہ ہو گا جو اس اُمت کے کسی شخص کو نہیں چھوڑے گا مگر اسے (زبردست) مصیبت میں مبتلا کر دے گا جب (کانوں میں) یہ آواز آئے گی کہ فتنہ ختم ہو چکا ہے تو اس میں مزید اضافہ ہو گا لوگ اس فتنے میں صبح کے وقت مومن اور شام کے وقت کافر ہو جائیں گے یہاں تک کہ لوگ دو گروہوں میں بٹ جائیں گے۔ ایک گروہ خالص ایمان والوں کا ہو گا جس میں نفاق نہیں ہو گا اور دوسرا گروہ واضح طور پر منافق لوگوں کا ہو گا جن میں ایمان نہ ہو گا جب یہ صورت حال واقع ہو گی تو تم اس روز یا دوسرے روز دجال کا منتظر رہنا (ابوداؤد)

٥٤٠٤ - (٢٦) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ، أَفْلَحَ مَنْ كَفَّ يَدَهُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۵۴۰۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' عرب کے لئے بربادی ہے اس (عظیم) برائی سے جو قریب آ چکی ہے وہ شخص کامیاب ہو گا جس نے اپنے ہاتھ کو روک لیا (ابوداؤد)

٥٤٠٥ - (٢٧) وَعَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ السَّعِيدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ، إِنَّ السَّعِيدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ، إِنَّ السَّعِيدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ، وَلَمَنِ ابْتُلِيَ فَصَبَرَ فَوَاهًا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۵۴۰۵: مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' بلاشبہ وہ شخص سعادت مند ہے جو فتنوں سے بچا لیا گیا' بلاشبہ وہ شخص سعادت مند ہے جو فتنوں سے بچا لیا گیا' بلاشبہ وہ شخص سعادت مند ہے جو فتنوں سے بچا لیا گیا (نیز آپؐ نے فرمایا) اور جو شخص فتنوں میں مبتلا کیا گیا اور اس نے صبر کیا (اور فتنوں میں صبر کرنا) کتنی اچھی بات ہے؟ (ابوداؤد)

٥٤٠٦ - (٢٨) وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «إِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِي أُمَّتِي لَمْ يُرْفَعْ عَنْهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي بِالْمُشْرِكِينَ، وَحَتَّى تَعْبُدَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي الْأَوْثَانَ، وَإِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي كَذَّابُونَ ثَلَاثُونَ، كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيُّ اللّٰهِ، وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ، لَا نَبِيَّ بَعْدِي، وَلَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ، لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللّٰهِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ.

۵۴۰۶: ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب میری اُمت کے (بعض لوگوں) میں تلوار میان سے باہر نکل آئے گی تو قیامت کے دن تک تلوار (قتل و غارت گری سے) باز نہیں آئے گی اور قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی جب تک کہ میری اُمت کے کچھ لوگ مشرکوں کے ساتھ نہ مل جائیں گے اور جب تک کہ میری اُمت کے کچھ قبائل بتوں کی پوجا نہ شروع کر دیں گے نیز یہ بات یقینی ہے کہ میری اُمت میں تیس (۳۰) جھوٹے نبی ظاہر ہوں گے' ان میں سے ہر ایک یہ گمان کرے گا کہ وہ اللہ کا نبی

ہے حالانکہ میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں ہے اور میری اُمّت میں سے ایک گروہ ہمیشہ حق پر رہے گا' وہ غالب ہو گا اس جماعت کی مخالفت کرنے والے اسے کچھ نقصان نہیں پہنچا سکیں گے یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے گی (ابوداؤد' ترمذی)

۵۴۰۷ - (۲۹) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: «تَدُوْرُ رَحَی الْاِسْلَامِ لِخَمْسٍ وَّثَلَاثِیْنَ اَوْ سِتٍّ وَّثَلَاثِیْنَ اَوْ سَبْعٍ وَّثَلَاثِیْنَ، فَاِنْ یَّهْلِکُوْا فَسَبِیْلُ مَنْ هَلَكَ، وَاِنْ یَّقُمْ لَهُمْ دِیْنُهُمْ یَقُمْ لَهُمْ سَبْعِیْنَ عَامًا». قُلْتُ: اَمِمَّا بَقِیَ اَوْ مِمَّا مَضٰی؟ قَالَ: «مِمَّا مَضٰی». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

۵۴۰۷: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا' اسلام کی چکی ۳۵' ۳۶' یا ۳۷ برس تک ٹھیک چلتی رہے گی پس اگر لوگ ہلاک ہو جائیں گے تو وہ اس راہ پر چلنے کی وجہ سے ہلاک ہوں گے جس پر چل کر ان سے پہلے کے لوگ ہلاک ہوئے تھے اور اگر ان کا دین درست رہا تو ستر (۷۰) سال تک درست رہے گا۔

(عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں) میں نے دریافت کیا' کیا ۷۰ سال' ۳۵ سال کے بعد مقصود ہے یا ان کے سمیت مراد ہیں؟ آپ نے فرمایا' ان کے سمیت ۷۰ سال مراد ہیں (ابوداؤد)

وضاحت: سن ۳۶ھ میں جنگِ جمل' سن ۳۷ھ میں جنگِ صفین اور سن ۷۰ھ میں بنواُمیہ کا اقتدار متزلزل ہو گیا تھا اور دولتِ عباسیہ کو اقتدار منتقل ہوا (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۴۰۸ - (۳۰) عَنْ اَبِیْ وَاقِدٍ اللَّیْثِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا خَرَجَ اِلٰی غَزْوَةِ حُنَیْنٍ مَرَّ بِشَجَرَةٍ لِلْمُشْرِکِیْنَ کَانُوْا یُعَلِّقُوْنَ عَلَیْهَا اَسْلِحَتَهُمْ، یُقَالُ لَهَا: ذَاتُ اَنْوَاطٍ. فَقَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اجْعَلْ لَنَا ذَاتَ اَنْوَاطٍ کَمَا لَهُمْ ذَاتُ اَنْوَاطٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «سُبْحَانَ اللّٰهِ! هٰذَا کَمَا قَالَ قَوْمُ مُوْسٰی: ﴿اجْعَلْ لَنَا اِلٰهًا کَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ﴾. وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَتَرْکَبُنَّ سُنَنَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ.

تیسری فصل

۵۴۰۸: ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگِ حنین کے لیے نکلے تو آپ مشرکین کے ایک درخت کے پاس سے گزرے جس پر وہ اپنے ہتھیار لٹکاتے تھے اس درخت کو "ذاتِ انواط" کہا جاتا تھا۔ کچھ لوگوں نے جو توحید پر پختہ نہ تھے' مطالبہ کیا کہ اے اللہ کے رسول! ہمارے لئے بھی "ذاتِ انواط" (درخت) مقرر فرمائیں جیسا کہ اُن کے لئے "ذاتِ انواط" ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے تعجب کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا' سبحان اللہ! یہ بات تو بالکل ایسی ہے جو موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے کہی تھی کہ "آپ ہمارے لئے ایک معبود متعین کر دیجئے جیسا کہ ان کافروں کے لیے معبود ہیں" (پھر آپ نے تنبیہہ فرمائی کہ) اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم ان لوگوں کے راستوں پر چلنا شروع کر دو گے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں (ترمذی)

۵۴۰۹ - (۳۱) وَعَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الْأُوْلٰى - يَعْنِيْ مَقْتَلَ عُثْمَانَ - فَلَمْ يَبْقَ مِنْ أَصْحَابِ بَدْرٍ أَحَدٌ. ثُمَّ وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الثَّانِيَةُ - يَعْنِيْ الْحَرَّةَ - فَلَمْ يَبْقَ مِنْ أَصْحَابِ الْحُدَيْبِيَةِ أَحَدٌ، ثُمَّ وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الثَّالِثَةُ فَلَمْ تَرْتَفِعْ — وَبِالنَّاسِ طَبَاخٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۴۰۹: سعید بن مسیبؒ بیان کرتے ہیں کہ پہلا فتنہ یعنی عثمانؓ کی شہادت کا سانحہ رونما ہوا تو اس وقت بدر کے شرکاء میں سے کوئی بھی موجود نہ تھا۔ اس کے بعد دوسرا فتنہ یعنی جنگِ حرّہ کا واقعہ ہوا تو حدیبیہ یعنی بیعتِ رضوان کے شرکاء میں سے کوئی بھی موجود نہ تھا۔ بعد ازاں تیسرا فتنہ وقوع پذیر ہوا تو وہ اس حالت میں ختم ہوا کہ لوگوں میں کچھ قوت باقی نہ رہی (بخاری)

وضاحت: عثمانؓ کی شہادت کے ساتھ ہی اسلام میں بدعات رونما ہونے لگیں اور امتِ مسلمہ میں اختلافات کی خلیج وسیع تر ہوتی چلی گئی یہ پہلا فتنہ تھا' اس کے بعد دوسرا فتنہ یزید بن معاویہ کے دورِ امارت میں واقع ہوا جب مدینہ منورہ کے باہر جنگِ حرّہ ہوئی' اس لشکر کا امیر مسلم بن عقبہ مری تھا۔ یہ واقعہ سن ۶۳ ہجری میں پیش آیا اور تیسرے فتنے سے مراد عبداللہؓ بن زبیرؓ کا فتنہ ہے جس میں عبداللہؓ بن زبیرؓ اور اہلِ مکہ پر حجاج نے تیر برسائے اور حرم پاک کی حرمت کو پامال کیا' یہ واقعہ سن ۷۳ ہجری میں پیش آیا۔

یحییٰ بن سعید انصاری بیان کرتے ہیں کہ مسجدِ نبوی میں کبھی یہ نوبت نہ آئی تھی کہ باجماعت نماز ادا نہ ہوئی ہو لیکن تین مرتبہ ایسا ہوا کہ باجماعت نماز ادا نہ ہو سکی۔ پہلی مرتبہ جس روز عثمانؓ شہید کئے گئے' دوسری مرتبہ جب جنگِ حرّہ کا واقعہ پیش آیا اور تیسری مرتبہ جب ابو حمزہ خارجی کا فتنہ خروج ظاہر ہوا' یہ فتنہ سن ۱۳۰ ہجری میں پیش آیا تھا۔ تفصیل کے لئے دیکھئے (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۱۰ صفحہ ۱۳۸' تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۵۹)

بَابُ الْمَلَاحِمِ

(لڑائیوں کے بارے میں پیش گوئیاں)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵٤١٠ - (١) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِیْمَتَانِ، تَكُوْنُ بَیْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِیْمَةٌ، دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ، وَحَتّٰی یُبْعَثَ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ، قَرِیْبٌ مِنْ ثَلَاثِیْنَ، كُلُّهُمْ یَزْعَمُ اَنَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَحَتّٰی یُقْبَضَ الْعِلْمُ، وَتَكْثُرَ الزَّلَازِلُ، وَیَتَقَارَبَ الزَّمَانُ، وَتَظْهَرَ الْفِتَنُ، وَیَكْثُرَ الْهَرْجُ وَهُوَ الْقَتْلُ، وَحَتّٰی یَكْثُرَ فِیْكُمُ الْمَالُ فَیَفِیْضَ حَتّٰی یُهِمَّ رَبَّ الْمَالِ مَنْ یَقْبَلُ صَدَقَتَهُ، وَحَتّٰی یَعْرِضَهُ فَیَقُوْلَ الَّذِیْ یَعْرِضُهُ عَلَیْهِ: لَا اَرَبَ لِیْ بِهٖ ـــ، وَحَتّٰی یَتَطَاوَلَ النَّاسُ فِی الْبُنْیَانِ، وَحَتّٰی یَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَیَقُوْلُ: یَا لَیْتَنِیْ مَكَانَهُ، وَحَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا، فَاِذَا طَلَعَتْ وَرَآهَا النَّاسُ آمَنُوْا اَجْمَعُوْنَ، فَذٰلِكَ حِیْنَ ﴿لَا یَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِیْ اِیْمَانِهَا خَیْرًا﴾ ـــ، وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ نَشَرَ الرَّجُلَانِ ثَوْبَهُمَا بَیْنَهُمَا، فَلَا یَتَبَایَعَانِ وَلَا یَطْوِیَانِ، وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَقَدِ انْصَرَفَ الرَّجُلُ بِلَبَنِ لِقْحَتِهٖ ـــ فَلَا یَطْعَمُهُ، وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَهُوَ یَلِیْطُ ـــ حَوْضَهُ فَلَا یَسْقِیْ فِیْهِ، وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ رَفَعَ اُكْلَتَهُ ـــ اِلٰی فِیْهِ فَلَا یَطْعَمُهَا». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

پہلی فصل

۵۴۱۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت سے پہلے دو بڑی جماعتیں لڑائی کریں گی ان کے درمیان زبردست معرکہ ہو گا۔ دونوں کا نعرہ ایک ہی ہو گا نیز (۳۰) کے قریب دجّال کذّاب رونما ہوں گے ان میں سے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے یہاں تک کہ علم ختم ہو جائے گا' زلزلے کثرت کے ساتھ ہوں گے۔ ایام صدی" کا زمانہ قریب آ جائے گا' فتنے ظہور پذیر ہوں گے' قتل و غارت میں اضافہ ہو گا' مال و دولت کی فراوانی ہو گی' مالدار شخص کو غم لاحق ہو گا کہ کون اس سے صدقہ لے اور جب وہ اس پر صدقہ پیش کرے گا تو جس شخص پر صدقہ پیش کیا جائے گا وہ جواب دے گا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں اور لوگ محلات کی تعمیر میں فخر کریں گے اور ایک شخص کسی قبر کے پاس سے گزرے گا تو آرزو کرے گا کہ

اے کاش! میں اس کی جگہ ہوتا (تاکہ میں فتنوں کو نہ دیکھتا) اور سورج مغرب کی جانب سے طلوع ہو گا' جب سورج مغرب کی جانب سے طلوع ہو جائے گا اور سب لوگ اسے دیکھ لیں گے تو وہ سب ایمان لے آئیں گے (لیکن صورتِ حال اللہ تعالیٰ کے اس قول کے مصداق ہو گی) کہ اس وقت کسی شخص کو اس کا ایمان لانا فائدہ نہیں دے گا جو اس سے پہلے ایمان نہ لایا تھا یا جس نے ایمان کے ساتھ اعمالِ صالح نہ کئے تھے" اور (جب) قیامت قائم ہو گی تو (اس وقت) دو انسانوں نے اپنے درمیان کپڑا پھیلایا ہوا ہو گا ابھی خرید و فروخت طے نہ ہو گی اور نہ ہی وہ کپڑے کو لپیٹ سکیں گے۔ (جب) قیامت قائم ہو جائے گی تو (اس وقت) جب کہ ایک شخص اپنی اونٹنی کے دودھ کو لے جا رہا ہو گا ابھی اس نے اس کو پیا نہ ہو گا (جب) قیامت قائم ہو جائے گی تو (اس وقت) ایک شخص اپنے حوض کو پلستر کروا رہا ہو گا ابھی اس سے (اپنے جانوروں کو) پانی نہ پلا سکے گا (جب) قیامت قائم ہو جائے گی تو (اس وقت) ایک شخص نے لقمہ منہ کی جانب اٹھایا ہو گا ابھی اس کو کھایا نہ ہو گا (بخاری' مسلم)

۵٤۱۱ ـ (۲) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا، نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ، وَحَتّٰى تُقَاتِلُوا التُّرْكَ صِغَارَ الْاَعْيُنِ، حُمْرَ الْوُجُوْهِ، ذُلْفَ الْاُنُوْفِ، كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۲۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم ہونے سے پہلے تم ایسے لوگوں سے جہاد کرو گے جن کے جوتے بالوں والے (چمڑے کے) ہونگے اور یہاں تک کہ تم ترکوں (یعنی یاجوج ماجوج) سے جنگ کرو گے' ان کی آنکھیں چھوٹی ہونگی' ان کے چہرے سرخ ہونگے' ان کے ناک چپٹے ہونگے' گویا کہ ان کے چہرے ایسی ڈھالوں کی طرح ہوں گے جو ایک دوسری کے اوپر رکھی گئی ہیں (بخاری' مسلم)

وضاحت: ترکوں سے مراد وہ قوم ہے جنہیں منگول یا تاتار کہتے ہیں اور اس جنگ سے مراد وہ جنگ ہے جو چنگیز خان نے لڑی جب اس نے بغداد کی عظمت اور شان و شوکت کو تاخت و تاراج کر دیا۔ (مرقات شرح مشکوٰۃ جلد ۱۰ صفحہ ۱۳۲)

۵٤۱۲ ـ (۳) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا خُوْزًا وَكِرْمَانَ مِنَ الْاَعَاجِمِ، حُمْرَ الْوُجُوْهِ، فُطْسَ الْاُنُوْفِ، صِغَارَ الْاَعْيُنِ، وُجُوْهُهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ، نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۲۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی جب تک تم "خوز" اور "کرمان" کے عجمی باشندوں سے لڑائی نہ کرو گے' ان کے چہرے سرخ ہونگے' ناک چپٹے ہونگے' آنکھیں چھوٹی ہونگی' ان کے چہرے ایسی ڈھالوں کی طرح ہونگے جو ایک دوسرے کے اوپر رکھی گئی ہیں (اور) ان کے جوتے بالوں والے (چمڑے) کے ہونگے (بخاری)

۵٤۱۳ ـ (٤) وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ عَنْ عَمْرِو بْنِ تَغْلِبَ «عِرَاضَ الْوُجُوْهِ».

۵۴۳: اور بخاری کی ایک روایت میں عمرو بن تغلب سے مروی ہے کہ ان کے چہرے چوڑے ہوں گے۔

٥٤١٤ ـ (٥) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُوْنَ الْيَهُوْدَ، فَيَقْتُلُهُمُ الْمُسْلِمُوْنَ، حَتّٰى يَخْتَبِئَ الْيَهُوْدِيُّ مِنْ وَرَاءِ الْحَجَرِ وَالشَّجَرِ، فَيَقُوْلُ الْحَجَرُ وَالشَّجَرُ: يَا مُسْلِمُ! يَا عَبْدَ اللهِ! هٰذَا يَهُوْدِيٌّ خَلْفِيْ، فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ، إِلَّا الْغَرْقَدَ ــ فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرِ الْيَهُوْدِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۴۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ مسلمان یہودیوں سے جنگ نہ کریں گے' مسلمان ان کو قتل کریں گے یہاں تک کہ یہودی پتھر اور درخت کی اوٹ میں چھپتا پھرے گا' وہ پتھر یا درخت کہے گا' اے مسلمان! اے اللہ کے بندے! یہ یہودی میرے پیچھے چھپا ہوا ہے تو آکر اسے قتل کر دے لیکن غرقد درخت ایسا نہیں کہے گا کیونکہ وہ یہودیوں کا درخت ہے (مسلم)

٥٤١٥ ـ (٦) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِنْ قَحْطَانَ يَسُوْقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۴۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ ایک شخص "قحطان" سے خروج نہ کرے گا' وہ لوگوں کو اپنی لاٹھی کے ساتھ ہانکے گا (بخاری' مسلم)

٥٤١٦ ـ (٧) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا تَذْهَبُ الْأَيَّامُ وَاللَّيَالِيْ حَتّٰى يَمْلِكَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ: الْجَهْجَاهُ». وَفِيْ رِوَايَةٍ: «حَتّٰى يَمْلِكَ رَجُلٌ مِنَ الْمَوَالِيْ يُقَالُ لَهُ: الْجَهْجَاهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۴۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' دن اور رات اس تک وقت تک ختم نہیں ہوں گے جب تک کہ وہ شخص مالک (بادشاہ) نہ بنے گا جسے "جہجاہ" کہا جائے گا اور ایک روایت میں ہے یہاں تک کہ آزاد کردہ غلاموں میں سے ایک شخص مالک (بادشاہ) بنے گا جسے "جہجاہ" کہا جائے گا (مسلم)

٥٤١٧ ـ (٨) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «لَتَفْتَحَنَّ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ كَنْزَ آلِ كِسْرَى الَّذِيْ فِي الْأَبْيَضِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۴۷: جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ

نے فرمایا' ایک جماعت کسریٰ کے خزانوں کو اپنے قبضہ میں لے گی جو سفید قلعہ میں ہوں گے (مسلم)

وضاحت: اس سے مقصود وہ قلعہ ہے جسے اہلِ فارس "سفید کوشک" کہتے تھے۔ شہر مسلمانوں کے قبضہ کے بعد وہاں مسجد تعمیر کر دی گئی۔ یہ علاقہ عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں فتح ہوا اور مسلمانوں نے اس قلعے سے ملنے والے خزانے پر قبضہ کیا (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۲۸)

۵۴۱۸ - (۹) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «هَلَكَ كِسْرٰى فَلَا يَكُوْنُ كِسْرٰى بَعْدَهٗ، وَقَيْصَرُ لَيَهْلِكَنَّ ثُمَّ لَا يَكُوْنُ قَيْصَرُ بَعْدَهٗ، وَلَتُقْسَمَنَّ كُنُوْزُهُمَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ» وَسَمّٰى «اَلْحَرْبُ خُدْعَةٌ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۴۱۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' "کسریٰ" ہلاک ہو گیا' پھر اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہو گا (بلکہ قیامت تک اس کی بادشاہت مسلمانوں کے پاس رہے گی اور روم کا بادشاہ بھی ضرور ہلاک ہو جائے گا۔ اس کے بعد کوئی "قیصر" نہ ہو گا اور ان دونوں کے خزانے اللہ تعالیٰ کی راہ میں بانٹ دیئے جائیں گے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑائی کو دھوکہ بازی کا نام دیا (بخاری' مسلم)

۵۴۱۹ - (۱۰) وَعَنْ نَافِعِ بْنِ عُتْبَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «تَغْزُوْنَ جَزِيْرَةَ الْعَرَبِ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ، ثُمَّ فَارِسَ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ، ثُمَّ تَغْزُوْنَ الرُّوْمَ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ، ثُمَّ تَغْزُوْنَ الدَّجَّالَ فَيَفْتَحُهُ اللّٰهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۴۱۹: نافع بن عتبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم جزیرۃ العرب کیلئے جنگ کرو اللہ تعالیٰ (تمہارے ہاتھوں) اس کو فتح کرائے گا۔ اس کے بعد فارس کو اللہ تعالیٰ (تمہارے ہاتھوں) فتح کرائے گا۔ اس کے بعد تم رومیوں سے جنگ کرو گے اس کو بھی اللہ تعالیٰ تمہارے ہاتھوں فتح کرائے گا پھر تم دجّال سے جنگ کرو گے اس کو بھی اللہ تعالیٰ تمہارے ہاتھوں فتح کرائے گا (مسلم)

۵۴۲۰ - (۱۱) وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَهُوَ فِيْ قُبَّةٍ مِنْ اَدَمٍ — فَقَالَ: «اُعْدُدْ سِتًّا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ: مَوْتِيْ، ثُمَّ فَتْحُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، ثُمَّ مُوْتَانٌ — يَاْخُذُ فِيْكُمْ كَقُعَاصِ الْغَنَمِ — ثُمَّ اسْتِفَاضَةُ الْمَالِ حَتّٰى يُعْطَى الرَّجُلُ مِائَةَ دِيْنَارٍ فَيَظَلُّ سَاخِطًا، ثُمَّ فِتْنَةٌ لَا يَبْقٰى بَيْتٌ مِنَ الْعَرَبِ اِلَّا دَخَلَتْهُ، ثُمَّ هُدْنَةٌ تَكُوْنُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْاَصْفَرِ — فَيَغْدِرُوْنَ، فَيَاْتُوْنَكُمْ تَحْتَ ثَمَانِيْنَ غَايَةً، تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ اَلْفًا». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۴۲۰: عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں جنگِ تبوک میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ چمڑے کے خیمے میں تھے۔ آپ نے فرمایا' قیامت سے پہلے چھ علامات کا شمار کر۔ میری

وفات پانا' بیت المقدس کی فتح' بے شمار اموات کا ہونا جیسے بکریاں اچانک مرجاتی ہیں' مال کا زیادہ ہونا یہاں تک کہ ایک شخص کو سو دینار دیا جائے گا لیکن وہ ناراض ہو جائے گا' ایک فتنہ رونما ہوگا وہ عرب کے سبھی گھروں میں داخل ہو جائے گا (چھٹی علامت یہ ہے کہ) پھر تمہارے اور رومیوں کے درمیان صلح ہو جائے گی لیکن وہ عہد شکنی کریں گے' وہ تمہارے پاس ۸۰ جھنڈوں کے ساتھ مقابلہ کرنے آئیں گے' ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار (۱۲۰۰۰ فوجی) ہونگے (بخاری)

وضاحت : کثرت کے ساتھ اموات عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ہوئیں جب "عمواس" مقام میں طاعون کی وبا پھیلی' اس وبا سے صرف تین دنوں میں ستر ہزار افراد انتقال کر گئے اور عثمانؓ کے دورِ خلافت میں مال و دولت کی بہتات ہوئی جب چہار سو دولت کی ریل پیل تھی البتہ رومیوں کا واقعہ ابھی تک وقوع پذیر نہیں ہوا (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۴)

۵٤٢١ ـ (١٢) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَنْزِلَ الرُّوْمُ بِالْأَعْمَاقِ أَوْ بِدَابِقَ — فَيَخْرُجُ إِلَيْهِمْ جَيْشٌ مِنَ الْمَدِيْنَةِ، مِنْ خِيَارِ أَهْلِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ، فَإِذَا تَصَافُّوْا قَالَتِ الرُّوْمُ: خَلُّوْا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الَّذِيْنَ سَبَوْا مِنَّا نُقَاتِلْهُمْ، فَيَقُوْلُ الْمُسْلِمُوْنَ: لَا وَاللّٰهِ لَا نُخَلِّيْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ إِخْوَانِنَا، فَيُقَاتِلُوْنَهُمْ، فَيَنْهَزِمُ ثُلُثٌ لَا يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ أَبَدًا، وَيُقْتَلُ ثُلُثُهُمْ أَفْضَلُ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ اللّٰهِ، وَيَفْتَتِحُ الثُّلُثُ لَا يُفْتَنُوْنَ أَبَدًا فَيَفْتَتِحُوْنَ قُسْطُنْطِيْنِيَّةَ، فَبَيْنَاهُمْ يَقْتَسِمُوْنَ الْغَنَائِمَ قَدْ عَلَّقُوْا سُيُوْفَهُمْ بِالزَّيْتُوْنِ، إِذْ صَاحَ فِيْهِمُ الشَّيْطَانُ: إِنَّ الْمَسِيْحَ — قَدْ خَلَفَكُمْ فِيْ أَهْلِيْكُمْ فَيَخْرُجُوْنَ، وَذٰلِكَ بَاطِلٌ، فَإِذَا جَاؤُوا الشَّامَ خَرَجَ، فَبَيْنَاهُمْ يُعِدُّوْنَ لِلْقِتَالِ يُسَوُّوْنَ الصُّفُوْفَ، إِذْ أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ، فَيَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ، فَأَمَّهُمْ، فَإِذَا رَآهُ عَدُوُّ اللّٰهِ ذَابَ كَمَا يَذُوْبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ فَلَوْ تَرَكَهُ لَانْذَابَ حَتّٰى يَهْلِكَ، وَلٰكِنْ يَقْتُلُهُ اللّٰهُ بِيَدِهِ، فَيُرِيْهِمْ دَمَهُ فِيْ حَرْبَتِهِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۴۲۱ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک رومی "اعماق" یا "دابق" مقام میں نہ اتریں گے۔ ان کی جانب (دمشق) شہر سے ایک لشکر نکلے گا' یہ لوگ ان دنوں زمین پر آباد لوگوں میں سے سب سے بہتر ہونگے جب وہ صف بندی کریں گے تو رومی کہیں گے کہ ہمارے اور ان لوگوں کے درمیان سے ہٹ جاؤ جنہوں نے ہمارے لوگوں کو قیدی بنایا (یعنی رومی کہیں گے کہ اس سے پہلے جن لوگوں نے ہم سے جنگ کی اور ہمارے ساتھی قیدی کیے انہیں ہمارے سامنے لاؤ) ہم ان سے لڑائی کرنا چاہتے ہیں لیکن مسلمان کہیں گے کہ نہیں اللہ کی قسم! ہم تمہیں اور اپنے بھائیوں کو (اکیلا) نہیں چھوڑ سکتے۔ پس وہ ان سے لڑائی کریں گے۔ مسلمانوں کے لشکر کا تیسرا حصہ شکست کھا کر بھاگ جائے گا اللہ تعالیٰ کبھی ان کی توبہ قبول نہیں کرے گا اور مسلمانوں کے لشکر کا تیسرا حصہ قتل ہو جائے گا' یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک افضل شہید شمار ہونگے نیز لشکر کا تیسرا حصہ کامیاب ہو جائے گا وہ کبھی بھی کسی آزمائش میں نہیں

والے جائیں گے' وہ قسطنطنیہ کو فتح کریں گے' وہ مالِ غنیمت بانٹ رہے ہوں گے' انہوں نے اپنی تلواروں کو زیتون کے درخت سے لٹکایا ہوا ہوگا۔ اچانک ان میں شیطان بلند آواز میں منادی کرے گا کہ تمہارے پیچھے تمہارے گھروں میں مسیح دجّال داخل ہو چکا ہے' وہ دجّال کی جانب یلغار کریں گے لیکن شیطان کی منادی باطل ہو گی۔ البتہ جب وہ شام میں پہنچیں گے تو مسیح دجّال کا خروج ہو چکا ہو گا۔ اس دوران وہاں کے لوگ دجّال سے لڑائی کے لئے تیار ہو رہے ہونگے' صفیں درست کر رہے ہونگے کہ نماز کی اقامت کہی جائے گی تو عیسیٰ بن مریم کا نزول ہوگا' وہ ان کے امام بنیں گے۔ جب اللہ تعالیٰ کا دشمن (مسیح دجّال) عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھے گا تو وہ کمزور ہوتا چلا جائے گا جیسا کہ نمک پانی میں حل ہو جاتا ہے اگرچہ عیسیٰ علیہ السلام دجّال کو کچھ نہ کہیں گے پھر بھی وہ کمزور ہوتا چلا جائے گا حتیٰ کہ اپنی موت آپ مرجائے گا لیکن اللہ تعالیٰ اس کا قتل عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں کرائیں گے اور عیسیٰ علیہ السلام لوگوں کو اس کا خون اپنے نیزے میں لگا ہوا دکھائیں گے (مسلم)

۵۴۲۲ - (۱۳) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُوْمُ حَتّٰى لَا يُقْسَمَ مِيْرَاثٌ، وَلَا يُفْرَحَ بِغَنِيْمَةٍ، ثُمَّ قَالَ: عَدُوٌّ يَجْمَعُوْنَ لِاَهْلِ الشَّامِ وَيَجْمَعُ لَهُمْ اَهْلُ الْاِسْلَامِ، يَعْنِي الرُّوْمَ، فَيَتَشَرَّطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ — لَا تَرْجِعُ اِلَّا غَالِبَةً، فَيَقْتَتِلُوْنَ، حَتّٰى يَحْجِزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ، فَيَفِيْءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ، كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ، وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ، ثُمَّ يَتَشَرَّطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ اِلَّا غَالِبَةً، فَيَقْتَتِلُوْنَ، حَتّٰى يَحْجِزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ، فَيَفِيْءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ، كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ، وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ، ثُمَّ يَتَشَرَّطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ اِلَّا غَالِبَةً، فَيَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰى يُمْسُوْا، فَيَفِيْءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ، كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ الرَّابِعِ نَهَدَ اِلَيْهِمْ بَقِيَّةُ اَهْلِ الْاِسْلَامِ فَيَجْعَلُ اللّٰهُ الدَّبْرَةَ — عَلَيْهِمْ، فَيَقْتُلُوْنَ مَقْتَلَةً لَمْ يُرَ مِثْلُهَا، حَتّٰى اِنَّ الطَّائِرَ لَيَمُرُّ بِجَنَبَاتِهِمْ فَلَا يُخَلِّفُهُمْ حَتّٰى يَخِرَّ مَيْتًا، فَيَتَعَادُّ بَنُو الْاَبِ — كَانُوْا مِائَةً فَلَا يَجِدُوْنَهُ بَقِيَ مِنْهُمْ اِلَّا الرَّجُلُ الْوَاحِدُ، فَبِاَيِّ غَنِيْمَةٍ يُفْرَحُ اَوْ اَيُّ مِيْرَاثٍ يُقْسَمُ؟ فَبَيْنَاهُمْ كَذٰلِكَ اِذْ سَمِعُوْا بِبَاْسٍ هُوَ اَكْبَرُ مِنْ ذٰلِكَ، فَجَاءَهُمُ الصَّرِيْخُ: اِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَلَفَهُمْ فِيْ ذَرَارِيِّهِمْ، فَيَرْفُضُوْنَ مَا فِيْ اَيْدِيْهِمْ — ، وَيُقْبِلُوْنَ فَيَبْعَثُوْنَ عَشَرَ فَوَارِسَ طَلِيْعَةً. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنِّيْ لَاَعْرِفُ اَسْمَاءَهُمْ وَاَسْمَاءَ آبَائِهِمْ، وَاَلْوَانَ خُيُوْلِهِمْ، هُمْ خَيْرُ فَوَارِسَ، اَوْ مِنْ خَيْرِ فَوَارِسَ، عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ يَوْمَئِذٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۴۲۲: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ وراثت کا مال (مقتولین کی کثرت کی وجہ سے) تقسیم نہیں ہوگا اور کوئی شخص غنیمت کے مال پر خوش نہیں ہو گا۔ پھر انہوں نے بیان کیا کہ (رومی) دشمن' شامیوں کے ساتھ (لڑائی کے لئے) جمع ہونگے اور مسلمان بھی رومیوں کے ساتھ لڑائی کرنے کے لئے جمع ہو جائیں گے (یعنی شامی مسلمان ہوں گے) پس مسلمان ایک لشکر کو

موت (یعنی جنگ) کے لئے تیار کریں گے کہ وہ غالب آنے کے بعد ہی واپس آئیں۔ پس وہ ایک دوسرے کے خلاف لڑتے رہیں گے یہاں تک کہ ان کے درمیان رات حائل ہو جائے گی۔ یہ بھی اور وہ بھی (یعنی دونوں فریق) واپس آجائیں گے' کوئی بھی غالب نہیں ہوگا اور منتخب دستے مارے جائیں گے۔ اس کے بعد (دوسرے دن) مسلمان کچھ اور لوگوں کو لڑائی کے لئے منتخب کریں گے کہ وہ غالب آنے کے بعد ہی واپس آئیں۔ پس وہ لڑتے رہیں گے یہاں تک کہ ان کے درمیان رات حائل ہو جائے گی پس یہ اور وہ (دونوں فریق) واپس آ جائیں گے' کوئی بھی غالب نہ ہوگا اور منتخب دستے موت کے گھاٹ اتر جائیں گے اس کے بعد (تیسرے دن) مسلمان کچھ اور لوگوں کو لڑائی کے لئے منتخب کریں گے کہ وہ غالب آنے کے بعد ہی واپس آئیں۔ وہ شام تک لڑتے رہیں گے پس یہ دستہ اور وہ دستہ بھی واپس آ جائیں گے' کوئی بھی غالب نہ ہوگا اور منتخب دستے موت کے گھاٹ اتر جائیں گے۔ جب چوتھا دن ہوگا تو مسلمانوں کی باقی فوج لڑائی کے لئے جائے گی پس اللہ تعالیٰ رومیوں پر شکست مقدر فرمائیں گے لیکن اس روز ایسی لڑائی ہوگی کہ اس جیسی کبھی دیکھی نہ ہوگی۔ یہاں تک کہ پرندے ان کے اطراف سے گزریں گے' ان سے آگے نہیں جائیں گے یہاں تک کہ مر کر گر جائیں گے۔ پس ایک باپ کے بیٹے (یعنی خاندان کے مرد) جن کی تعداد ایک سو تھی ان کو شمار کیا جائے گا تو ان میں سے صرف ایک شخص باقی ملے گا تو کس غنیمت پر خوش ہوا جائے یا کون سا ورثہ تقسیم کیا جائے؟ بہرحال مسلمان اسی حالت میں ہی ہوں گے کہ اچانک شدید جنگ کی آواز سنیں گے جو پہلے سے بھی بہت زیادہ ہوگی تو ان کے پاس لوگ چیختے ہوئے آئیں گے کہ دجال ان کی موجودگی میں ان کے بال بچوں میں پہنچ گیا ہے' وہ اس مال و اسباب کو چھوڑ دیں گے جو ان کے ہاتھوں میں ہوگا' وہ پیش قدمی کریں گے اور دس بہادروں کو بطور جاسوس بھیجیں گے تاکہ وہ حالات کے بارے میں معلومات بہم پہنچائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں ان کے نام' ان کے آباء کے نام اور ان کے گھوڑوں کے رنگ کو بھی پہچانتا ہوں' وہ اس وقت روئے زمین پر بہترین شہسوار ہوں گے (مسلم)

۵٤۲۳ - (١٤) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «هَلْ سَمِعْتُمْ بِمَدِيْنَةٍ، جَانِبٌ مِنْهَا فِي الْبَرِّ، وَجَانِبٌ مِنْهَا فِي الْبَحْرِ؟» قَالُوْا: نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: «لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَغْزُوْهَا سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِنْ بَنِيْ اِسْحَاقَ، فَاِذَا جَاؤُوْهَا نَزَلُوْا، فَلَمْ يُقَاتِلُوْا بِسِلَاحٍ، وَلَمْ يَرْمُوْا بِسَهْمٍ، قَالُوْا: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، فَيَسْقُطُ اَحَدُ جَانِبَيْهَا». قَالَ ثَوْرُ بْنُ زَيْدٍ الرَّاوِيْ: لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا قَالَ ـ: «اَلَّذِيْ فِي الْبَحْرِ، ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ الثَّانِيَةَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، فَيَسْقُطُ جَانِبُهَا الْآخَرُ، ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ الثَّالِثَةَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، فَيُفَرَّجُ لَهُمْ فَيَدْخُلُوْنَهَا فَيَغْنَمُوْنَ، فَبَيْنَاهُمْ يَقْتَسِمُوْنَ الْمَغَانِمَ اِذْ جَاءَهُمُ الصَّرِيْخُ، فَقَالَ: اِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَرَجَ، فَيَتْرُكُوْنَ كُلَّ شَيْءٍ وَيَرْجِعُوْنَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۴۲۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنے احباب سے) فرمایا کہ کیا تم نے ایسے شہر کے بارے میں سنا ہے جس کا ایک کنارہ خشکی میں اور دوسرا کنارہ سمندر میں ہے؟ انہوں نے

جواب دیا' ہاں! اے اللہ کے رسول! سنا ہے۔ (آپؐ نے فرمایا) قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی جب تک کہ اسحاق علیہ السلام کی اولاد سے ستر ہزار آدمی اس شہر کے لوگوں سے لڑائی نہ کریں گے جب وہ وہاں پہنچیں گے تو پڑاؤ ڈالیں گے تو یہ لوگ نہ ہی ان سے لڑائی کریں گے اور نہ ہی تیراندازی کریں گے بلکہ وہ "لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر" (کا نعرہ) بلند کریں گے تو اس شہر کے دونوں کناروں میں سے ایک کنارہ گر پڑے گا۔ ثور بن یزید راوی بیان کرتے ہیں کہ میرے علم میں ہے کہ ابوہریرہؓ نے سمندر والی دیوار کے گرنے کے متعلق کہا تھا۔ اس کے بعد وہ لوگ دوسری مرتبہ "لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر" (کا نعرہ) بلند کریں گے تو دوسرا کنارہ بھی گر جائے گا پھر وہ تیسری مرتبہ "لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر" (کا نعرہ) بلند کریں گے تو ان کے لیے راستہ کھل جائے گا۔ وہ اس شہر میں داخل ہو کر مالِ غنیمت لوٹیں گے' جب وہ مالِ غنیمت تقسیم کر رہے ہوں گے کہ اچانک ان کے پاس ایک چیخ کی آواز آئے گی جیسے کوئی کہہ رہا ہو گا کہ دجّال نکل چکا ہے تو لوگ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر (دجّال سے لڑنے کے لیے) لوٹ جائیں گے (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٥٤٢٤ ـ (١٥) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «عُمْرَانُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ خَرَابُ يَثْرِبَ، وَخَرَابُ يَثْرِبَ خُرُوْجُ الْمَلْحَمَةِ، وَخُرُوْجُ الْمَلْحَمَةِ فَتْحُ قُسْطُنْطِيْنِيَّةَ، وَفَتْحُ قُسْطُنْطِيْنِيَّةَ خُرُوْجُ الدَّجَّالِ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

دوسری فصل

۵۴۲۴ : مُعاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بیت المقدس کا آباد ہونا' مدینہ منوّرہ کے خراب ہونے کی علامت ہے اور مدینہ منوّرہ کا خراب ہونا بڑی جنگ کا پیش خیمہ ہو گا اور عظیم جنگ کا پیش خیمہ قسطنطنیہ کی فتح ہو گی اور قسطنطنیہ کا فتح ہونا دجّال کے ظاہر ہونے کا سبب ہو گا (ابوداؤد)

٥٤٢٥ ـ (١٦) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْمَلْحَمَةُ الْعُظْمٰى وَفَتْحُ الْقُسْطُنْطِيْنِيَّةِ وَخُرُوْجُ الدَّجَّالِ فِيْ سَبْعَةِ أَشْهُرٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ.

۵۴۲۵ : مُعاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ایک عظیم جنگ' قسطنطنیہ کی فتح اور دجّال کے خروج جیسے واقعات سات ماہ کے عرصہ میں وقوع پذیر ہوں گے (ترمذی' ابوداؤد)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں ابوبکر بن ابی مریم ہے جس کی مرویات ناقابلِ حجّت ہیں (الجرح والتعدیل جلد ۲ صفحہ ۴۰۵' میزان الاعتدال جلد ۴ صفحہ ۴۹۷' ضعیف ابوداؤد صفحہ ۴۲۲' ضعیف ترمذی صفحہ ۲۵۴' تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۳۳)

٥٤٢٦ - (١٧) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «بَيْنَ الْمَلْحَمَةِ وَفَتْحِ الْمَدِيْنَةِ سِتُّ سِنِيْنَ، وَيَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي السَّابِعَةِ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَقَالَ: هٰذَا أَصَحُّ.

۵۴۲۶: عبداللہ بن بُسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' عظیم جنگ اور مدینہ منورہ کے فتح ہونے کے درمیان چھ برس کا فاصلہ ہو گا اور ساتویں برس میں دجال کا ظہور ہو گا (ابوداؤد) امام ابوداؤد نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں بقیۃ بن ولید راوی متکلم فیہ ہے (الجرح والتعدیل جلد۲ صفحہ۴۲۸، میزان الاعتدال جلد۱ صفحہ۳۳۱، تقریب التہذیب جلد۱ صفحہ۱۰۵، ضعیف ابن ماجہ صفحہ۳۵۵، تنقیح الرواۃ جلد۴ صفحہ۹۳)

٥٤٢٧ - (١٨) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: يُوْشِكُ الْمُسْلِمُوْنَ أَنْ يُحَاصَرُوْا إِلَى الْمَدِيْنَةِ، حَتّٰى يَكُوْنَ أَبْعَدَ مَسَالِحِهِمْ — سَلَاحُ — وَسَلَاحُ: قَرِيْبٌ مِنْ خَيْبَرَ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۵۴۲۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ عنقریب مسلمانوں کو مدینہ منورہ کی جانب دھکیل دیا جائے گا یہاں تک کہ ان کی آخری سرحد' سلاح ہو گی اور سلاح (مقام) خیبر کے نزدیک ہے (ابوداؤد)

٥٤٢٨ - (١٩) وَعَنْ ذِيْ مِخْبَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «سَتُصَالِحُوْنَ الرُّوْمَ صُلْحًا آمِنًا، فَتَغْزُوْنَ أَنْتُمْ وَهُمْ عَدُوًّا مِنْ وَرَائِكُمْ، فَتُنْصَرُوْنَ وَتَغْنَمُوْنَ وَتَسْلَمُوْنَ، ثُمَّ تَرْجِعُوْنَ، حَتّٰى تَنْزِلُوْا بِمَرْجٍ ذِيْ تُلُوْلٍ، فَيَرْفَعُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ النَّصْرَانِيَّةِ الصَّلِيْبَ، فَيَقُوْلُ: غَلَبَ الصَّلِيْبُ، فَيَغْضَبُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَيَدُقُّهُ — فَعِنْدَ ذٰلِكَ تَغْدِرُ الرُّوْمُ وَتَجْمَعُ لِلْمَلْحَمَةِ». وَزَادَ بَعْضُهُمْ: «فَيَثُوْرُ الْمُسْلِمُوْنَ إِلٰى أَسْلِحَتِهِمْ، فَيَقْتَتِلُوْنَ فَيُكْرِمُ اللّٰهُ تِلْكَ الْعِصَابَةَ بِالشَّهَادَةِ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۵۴۲۸: ذو مخبر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' مستقبل میں تم رومیوں سے صلح کرو گے جو امن کے ساتھ موصوف ہو گی۔ پس تم ان کی معیت میں اپنے دشمنوں سے جنگ کرو گے جو تمہارے پیچھے ہوں گے تمہیں غلبہ حاصل ہو گا' تم مالِ غنیمت جمع کرو گے اور امن میں رہو گے اس کے بعد تم واپس آؤ گے یہاں تک کہ تم بلند جگہ کی چراگاہ میں پڑاؤ ڈالو گے تو عیسائیوں میں سے ایک شخص صلیب بلند کرتے ہوئے نعرہ لگائے گا کہ صلیب کو غلبہ حاصل ہو گیا ہے (اس کا یہ نعرہ سن کر) ایک مسلمان شخص غصے میں آ کر اس کی صلیب کو توڑ ڈالے گا' اس وقت رومی عہد شکنی کریں گے اور لڑائی کے لئے جمع ہو جائیں گے اور بعض راویوں نے یہ اضافہ نقل کیا ہے کہ مسلمان اپنے ہتھیاروں کی جانب غصہ کی حالت میں لپکیں گے اور لڑائی شروع کر دیں گے تو اللہ تعالیٰ اس جماعت کو شہادت کے اعزاز سے نوازے گا (ابوداؤد)

۵۴۲۹ - (۲۰) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰہُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «اُتْرُكُوا الْحَبَشَةَ مَا تَرَكُوكُمْ فَإِنَّهُ لَا يَسْتَخْرِجُ كَنْزَ الْكَعْبَةِ إِلَّا ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۵۴۲۹: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تک حبشہ کے لوگ تمہیں کچھ نہ کہیں تم انہیں کچھ نہ کہو۔ بلاشبہ کعبہ کے خزانے کو ایک حبشی شخص ہی نکالے گا جس کی پنڈلیاں چھوٹی چھوٹی ہوں گی (ابوداؤد)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں زہیر بن محمد راوی سیئی الحفظ ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۸۴' تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۶۴' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۴۹۵)

۵۴۳۰ - (۲۱) وَعَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «دَعُوا الْحَبَشَةَ مَا وَدَعُوكُمْ، وَاتْرُكُوا التُّرْكَ مَا تَرَكُوكُمْ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۵۴۳۰: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی بیان کرتے ہیں' تم اس وقت تک حبشیوں سے چھیڑ چھاڑ نہ کرو جب تک کہ وہ تمہیں کچھ نہ کہیں (ابوداؤد' نسائی)

۵۴۳۱ - (۲۲) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَدِيثٍ: «يُقَاتِلُكُمْ قَوْمٌ صِغَارُ الْأَعْيُنِ» يَعْنِي التُّرْكَ. قَالَ: «تَسُوقُونَهُمْ ثَلَاثَ مِرَارٍ حَتَّى تُلْحِقُوهُمْ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ، فَأَمَّا فِي السِّيَاقَةِ الْأُولَى فَيَنْجُو مَنْ هَرَبَ مِنْهُمْ، وَأَمَّا فِي الثَّانِيَةِ فَيَنْجُو بَعْضٌ وَيَهْلِكُ بَعْضٌ، وَأَمَّا فِي الثَّالِثَةِ فَيُصْطَلَمُونَ» أَوْ كَمَا قَالَ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۵۴۳۱: بُریدہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں تمہارے ساتھ ایسے لوگ جنگ کریں گے جن کی آنکھیں چھوٹی ہوں گی یعنی وہ ترک ہوں گے۔ آپؐ نے فرمایا' تم انہیں تین بار دھکیلو گے یہاں تک کہ انہیں جزیرۃ العرب کے ساتھ ملا دو گے۔ پہلے حملہ میں وہ لوگ بچ جائیں گے جو ان میں سے بھاگ کھڑے ہوں گے اور دوسرے حملہ میں بھی کچھ لوگ بچ جائیں گے اور کچھ ہلاک ہو جائیں گے اور تیسرے حملہ میں ان کا خاتمہ ہو جائے گا یا جیسا کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۴۲۸' تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۶۵)

۵۴۳۲ - (۲۳) وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: «يَنْزِلُ أُنَاسٌ مِنْ أُمَّتِي بِغَائِطٍ - يُسَمُّونَهُ الْبَصْرَةَ، عِنْدَ نَهْرٍ يُقَالُ لَهُ: دِجْلَةُ، يَكُونُ عَلَيْهِ جِسْرٌ، يَكْثُرُ أَهْلُهَا، وَيَكُونُ مِنْ أَمْصَارِ الْمُسْلِمِينَ، وَإِذَا كَانَ فِي آخِرِ الزَّمَانِ جَاءَ بَنُو قَنْطُورَاءَ - عِرَاضُ الْوُجُوهِ، صِغَارُ الْأَعْيُنِ، حَتَّى يَنْزِلُوا عَلَى شَطِّ النَّهْرِ، فَيَتَفَرَّقُ أَهْلُهَا ثَلَاثَ فِرَقٍ، فِرْقَةٌ يَأْخُذُونَ فِي أَذْنَابِ الْبَقَرِ وَالْبَرِّيَّةِ وَهَلَكُوا، وَفِرْقَةٌ يَأْخُذُونَ لِأَنْفُسِهِمْ وَهَلَكُوا، وَفِرْقَةٌ يَجْعَلُونَ ذَرَارِيَّهُمْ خَلْفَ ظُهُورِهِمْ وَيُقَاتِلُونَهُمْ وَهُمُ الشُّهَدَاءُ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۵۴۳۲ : ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میری اُمت کے کچھ لوگ نشیبی جگہ میں اتریں گے (اور) اس جگہ کا نام بصرہ رکھیں گے' یہ جگہ ایک نہر کے قریب ہو گی جسے دجلہ کہا جائے گا۔ اس نہر پر ایک پُل ہو گا' شہر کی آبادی گنجان ہو گی اور وہ مسلمانوں کا ایک بڑا شہر شمار ہو گا اور جب آخری زمانہ ہو گا تو قنطورا کی اولاد آئے گی جن کے چہرے چوڑے ہوں گے' آنکھیں چھوٹی ہوں گی' وہ نہر کے کنارے اتریں گے' بصرہ شہر کے باشندے تین گروہوں میں تقسیم ہو جائیں گے۔ ایک گروہ میں وہ لوگ ہوں گے جو بیل کی دموں کو پکڑے جنگل کا رخ کریں گے اور تباہ و برباد ہو جائیں گے' دوسرا گروہ ان لوگوں کا ہو گا جو قنطورا کی اولاد سے امان طلب کریں گے وہ بھی ہلاک ہو جائیں گے اور تیسرا گروہ ان لوگوں کا ہو گا جو اپنی اولاد کو اپنی پیٹھوں کے پیچھے کر دیں گے اور ان سے جنگ کریں گے' یہ لوگ شہید ہوں گے (ابوداؤد)

وضاحت : اس حدیث کا شمار آپؐ کے معجزات سے ہوتا ہے اسی طرح کا واقعہ ماہِ صفر سن ۶۵۲ھ میں پیش آیا نیز قنطورا کی اولاد سے مراد ترک قوم ہے۔ ان کے جدِ اعلیٰ کا نام قنطورا تھا (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۶۵)

۵۴۳۳ ـ (۲۳) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: «يَا أَنَسُ! إِنَّ النَّاسَ يُمَصِّرُوْنَ أَمْصَارًا، فَإِنَّ مِصْرًا ـــ مِنْهَا يُقَالُ لَهُ: الْبَصْرَةُ؛ فَإِنْ أَنْتَ مَرَرْتَ بِهَا أَوْ دَخَلْتَهَا، فَإِيَّاكَ وَسِبَاخَهَا ـــ وَكِلَاءَهَا وَنَخِيْلَهَا وَسُوْقَهَا وَبَابَ أُمَرَائِهَا، وَعَلَيْكَ بِضَوَاحِيْهَا، فَإِنَّهُ يَكُوْنُ بِهَا خَسْفٌ وَقَذْفٌ ـــ وَرَجْفٌ ـــ وَقَوْمٌ يَبِيْتُوْنَ وَيُصْبِحُوْنَ قِرَدَةً وَخَنَازِيْرَ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ. [عَنْ طَرِيْقٍ لَمْ يَجْزِمْ بِهَا الرَّاوِيْ بَلْ قَالَ: لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا ذَكَرَهُ عَنْ مُوْسَى بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ].

۵۴۳۳ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے انس! اس میں کچھ شبہ نہیں کہ لوگ شہر آباد کریں گے۔ ان میں سے ایک شہر کو بصرہ کہا جاتا ہو گا جب تم اس کے پاس سے گزرو یا اس میں داخل ہو جاؤ تو اس کی شور زدہ زمین سے دور رہنا۔ اسی طرح اس کی چراگاہ' اس کی کھجوروں' اس کے بازاروں اور اس کے اُمراء کے دروازوں سے خود کو بچانا اور اس شہر کے کناروں میں رہنا اس لئے کہ اس شہر میں زمین میں دھنس جانے' پتھروں کی بارش ہونے اور سخت زلزلوں کا عذاب نازل ہو گا اور کچھ لوگ رات گزاریں گے اور جب وہ صبح اٹھیں گے تو وہ بندروں اور خنزیروں کے ہم شکل بن جائیں گے (ابوداؤد)

وضاحت : مشکوٰۃ کے مؤلف کو معلوم نہیں ہو سکا کہ یہ حدیث کس کتاب سے نقل کی گئی ہے جبکہ یہ حدیث ابوداؤد میں موجود ہے اور اس کے راوی بھی صحیح ہیں (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۶۵)

۵۴۳۴ ـ (۲۴) وَعَنْ صَالِحِ بْنِ دِرْهَمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، يَقُوْلُ: انْطَلَقْنَا حَاجِّيْنَ، فَإِذَا رَجُلٌ فَقَالَ لَنَا: إِلَى جَنْبِكُمْ قَرْيَةٌ يُقَالُ لَهَا: الْأُبُلَّةُ؟ ـــ قُلْنَا: نَعَمْ. قَالَ: مَنْ يَضْمَنُ لِيْ مِنْكُمْ أَنْ يُصَلِّيَ لِيْ فِيْ مَسْجِدِ الْعَشَّارِ ـــ رَكْعَتَيْنِ أَوْ أَرْبَعًا، وَيَقُوْلُ: هٰذِهِ لِأَبِيْ هُرَيْرَةَ؟ سَمِعْتُ

خَلِيْلِيْ اَبَا الْقَاسِمِ ﷺ يَقُوْلُ: «اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْعَثُ مِنْ مَسْجِدِ الْعَشَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُهَدَاءَ لَا يَقُوْمُ مَعَ شُهَدَاءِ بَدْرٍ غَيْرُهُمْ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ: هٰذَا الْمَسْجِدُ مِمَّا يَلِي النَّهْرَ.

وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ اَبِي الدَّرْدَاءِ: «اِنَّ فُسْطَاطَ الْمُسْلِمِيْنَ»، فِيْ بَابِ «ذِكْرِ الْيَمَنِ وَالشَّامِ»، اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى.

۵۴۳۴: صالح بن درہم بیان کرتے ہیں کہ ہم حج کرنے کے لیے نکلے تو وہاں ایک شخص نے کہا کہ کیا تمہارے گرد و نواح میں کوئی بستی ہے جسے "اُبُلّہ" کہا جاتا ہے؟ ہم نے کہا ہاں! ہے۔ اس نے کہا' تم میں سے کون شخص مجھے اس بات کی ضمانت دیتا ہے کہ وہ میرے لیے مسجد "عشّار" میں دو یا چار رکعت نماز پڑھے اور وہ کہے کہ یہ رکعتیں ابوہریرہ کے لئے ہیں' میں نے اپنے دوست ابوالقاسم (صلی اللہ علیہ وسلم) سے سُنا وہ فرماتے تھے کہ بلاشبہ اللہ عزوجل قیامت کے دن مسجد "عشّار" سے شہداء کو اٹھائے گا۔ بدر کے شہداء کے ساتھ ان کے علاوہ کوئی اور نہیں ہو گا (ابوداؤد) امام ابوداؤدؒ بیان کرتے ہیں کہ یہ مسجد نہر کے قریب ہے۔

مشکوٰۃ کے مؤلف کہتے ہیں کہ ہم عنقریب ابوالدرداء سے مروی حدیث "اِنَّ فُسْطَاطَ الْمُؤْمِنِيْنَ ...." کو یمن اور شام کے باب میں بیان کریں گے۔ (انشاء اللہ)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں ابراہیم بن صالح راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۳۷' ضعیف ابوداؤد صفحہ ۴۲۸' تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۲۵)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۴۳۵ - (۲۵) عَنْ شَقِيْقٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ فَقَالَ: اَيُّكُمْ يَحْفَظُ حَدِيْثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْفِتْنَةِ؟ فَقُلْتُ: اَنَا اَحْفَظُ كَمَا قَالَ. قَالَ: هَاتِ، اِنَّكَ لَجَرِيْءٌ، وَكَيْفَ؟ قَالَ: قُلْتُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِيْ اَهْلِهِ وَمَالِهِ وَنَفْسِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ يُكَفِّرُهَا الصِّيَامُ وَالصَّلَاةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ». فَقَالَ عُمَرُ: لَيْسَ هٰذَا اُرِيْدُ، اِنَّمَا اُرِيْدُ الَّتِيْ تَمُوْجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ. قَالَ: قُلْتُ: مَا لَكَ وَلَهَا يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ؟ اِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا. قَالَ: فَيُكْسَرُ الْبَابُ اَوْ يُفْتَحُ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا؛ بَلْ يُكْسَرُ. قَالَ: ذَاكَ اَحْرٰى اَنْ لَا يُغْلَقَ اَبَدًا. قَالَ: فَقُلْنَا لِحُذَيْفَةَ: هَلْ كَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ مَنِ الْبَابُ؟ قَالَ: نَعَمْ كَمَا يَعْلَمُ اَنَّ دُوْنَ غَدٍ لَيْلَةً، اِنِّيْ حَدَّثْتُهُ حَدِيْثًا لَيْسَ بِالْاَغَالِيْطِ، قَالَ: فَهِبْنَا اَنْ نَسْاَلَ حُذَيْفَةَ مَنِ الْبَابُ؟ فَقُلْنَا لِمَسْرُوْقٍ: سَلْهُ. فَسَاَلَهُ فَقَالَ: عُمَرُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل

۵۴۳۵ : شقیق رحمہ اللہ' حذیفہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ ہم عمرؓ کے پاس تھے انہوں نے دریافت کیا کہ تم میں سے کون مخصوص فتنہ کے بارے میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث یاد رکھتا ہے؟ (حذیفہؓ کہتے ہیں) میں نے کہا' میں اسی طرح محفوظ رکھتا ہوں جیسا کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا تھا۔ عمرؓ نے کہا' آپ بیان کریں بلاشبہ آپ بہت دلیر ہیں۔ آپؐ نے کس طرح (فتنہ کے بارہ میں) بیان فرمایا۔ حذیفہؓ کہتے ہیں میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے کہ آدمی کا فتنہ اس کے اہل' اس کے مال' اس کے نفس' اس کی اولاد اور اس کے پڑوسی میں ہے۔ اس فتنہ کو روزہ' نماز' صدقہ' نیکی کی تلقین کرنا اور برائی سے روکنا جیسے امور دور کر سکتے ہیں۔ عمرؓ نے کہا' میرا مطمح نظر یہ فتنہ نہیں ہے بلکہ میں تو اس فتنہ کے بارے میں آگاہی حاصل کرنا چاہتا ہوں جو سمندر کی موجوں کی طرح طغیانی میں ہے (حذیفہؓ کہتے ہیں) میں نے کہا' اے امیرالمومنین! آپ کو اس فتنہ سے کیا غرض؟ یقیناً آپ کے اور اس فتنہ کے درمیان ایک بند دروازہ ہے۔ عمرؓ نے دریافت کیا کہ یہ دروازہ توڑا جائے گا یا کھلے گا؟ (حذیفہؓ کہتے ہیں) میں نے کہا' نہیں! بلکہ ٹوٹے گا۔ عمرؓ نے کہا' پھر وہ زیادہ لائق ہے کہ کبھی بند نہ ہو۔ راوی نے بیان کیا کہ ہم نے حذیفہؓ سے دریافت کیا کہ کیا عمرؓ کو علم تھا کہ وہ دروازہ کون ہے؟ حذیفہؓ نے جواب دیا' ہاں! (انہیں معلوم تھا) جیسا کہ وہ اس بات کو جانتے تھے کہ کل کے بعد رات ہے (حذیفہؓ کہتے ہیں) میں نے انہیں صحیح حدیث سنائی ہے جس میں غلطی کا اندیشہ نہیں ہے۔ شقیقؒ نے بیان کیا' ہم ڈر گئے کہ ہم حذیفہؓ سے دریافت کریں کہ وہ دروازہ کون تھا؟ ہم نے مسروقؒ سے کہا کہ آپ ان سے دریافت کریں۔ انہوں نے حذیفہؓ سے دریافت کیا' انہوں نے بتایا کہ وہ دروازہ عمرؓ ہے (بخاری' مسلم)

٥٤٣٦ - (٢٦) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: فَتْحُ الْقُسْطَنْطِيْنَةِ مَعَ قِيَامِ السَّاعَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ .

۵۴۳۶ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قسطنطنیہ کا فتح ہونا قیامت قائم ہونے کے قریب ہو گا (ترمذی) امام ترمذیؒ نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

بَابُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ

(قیامت کی علامات)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٥٤٣٧ - (١) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ، وَيَكْثُرَ الْجَهْلُ، وَيَكْثُرَ الزِّنَا، وَيَكْثُرَ شُرْبُ الْخَمْرِ، وَيَقِلَّ الرِّجَالُ، وَتَكْثُرَ النِّسَاءُ، حَتّٰى يَكُوْنَ لِخَمْسِيْنَ امْرَاَةً الْقَيِّمُ الْوَاحِدُ» وَفِيْ رِوَايَةٍ: «يَقِلَّ الْعِلْمُ، وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۵۴۳۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا' بے شک قیامت کی علامات میں سے ہے کہ علم اٹھ جائے گا' جہالت عام ہو جائے گی' زنا کثرت سے ہو گا' شراب کثرت سے پی جائے گی' مرد کم ہوں گے اور عورتیں زیادہ ہوں گی یہاں تک کہ پچاس (۵۰) عورتوں کا ذمہ دار ایک شخص ہو گا اور ایک روایت میں ہے کہ علم ختم ہو جائے گا اور جہالت عام ہو جائے گی (بخاری' مسلم)

٥٤٣٨ - (٢) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: «اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَّابِيْنَ، فَاحْذَرُوْهُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۴۳۸: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا' بلاشبہ قیامت سے پہلے جھوٹے لوگ (کثرت سے) ہوں گے تم ان سے بچتے رہنا (مسلم)

٥٤٣٩ - (٣) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُحَدِّثُ اِذْ جَاءَهُ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: «اِذَا ضُيِّعَتِ الْاَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ». قَالَ: كَيْفَ اِضَاعَتُهَا؟ قَالَ: «اِذَا وُسِّدَ الْاَمْرُ اِلٰى غَيْرِ اَهْلِهِ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۴۳۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیان فرما رہے تھے اچانک ایک بدوی (دیہاتی) آیا اس نے دریافت کیا' قیامت کب ہو گی؟ آپ نے فرمایا' جب امانت کا خیال نہ رکھا جائے گا تو قیامت کا انتظار کرنا۔ اس نے دریافت کیا' امانت کے خیال نہ رکھنے سے کیا مراد ہے؟ آپ نے

جواب دیا' جب خلافت ایسے لوگوں کے سپرد کی جائے گی جو اس کے اہل نہیں تو قیامت کا انتظار کرنا (بخاری)

٥٤٤٠ ـ (٤) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكْثُرَ الْمَالُ وَيَفِيْضَ، حَتّٰى يُخْرِجَ الرَّجُلُ زَكٰوةَ مَالِهٖ، فَلَا يَجِدُ اَحَداً يَقْبَلُهَا مِنْهُ، وَحَتّٰى تَعُوْدَ اَرْضُ الْعَرَبِ مُرُوْجاً وَاَنْهَاراً». رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ: قَالَ: «تَبْلُغُ الْمَسَاكِنُ اِهَابَ اَوْ يِهَابَ».

۵۴۴۰ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی جب تک کہ مال کی بہتات نہ ہو جائے گی۔ مال اس قدر زیادہ ہو جائے گا کہ ایک شخص اپنے مال کی زکوٰۃ نکالے گا وہ کسی شخص کو نہ پائے گا جو اس سے زکوٰۃ کا مال قبول کرے اور یہاں تک کہ عرب کی زمین میں باغات اور پانی کی نہریں بن جائیں گی (مسلم) اور اس کی ایک روایت میں ہے کہ مدینہ منورہ کے مکانات "اِہاب" یا "یِہاب" مقام تک پہنچ جائیں گے۔

٥٤٤١ ـ (٥) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «يَكُوْنُ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ خَلِيْفَةٌ يَقْسِمُ الْمَالَ وَلَا يَعُدُّهٗ». وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ: «يَكُوْنُ فِيْ آخِرِ اُمَّتِيْ خَلِيْفَةٌ يَحْثِي الْمَالَ حَثْياً، وَلَا يَعُدُّهٗ عَدّاً». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۴۴۱ : جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' آخری دور میں ایک خلیفہ ہو گا جو مال تقسیم کرے گا' ذخیرہ اندوزی نہیں کرے گا اور ایک روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا' میری اُمّت کے آخر میں ایک خلیفہ ہو گا جو دونوں ہاتھوں سے مال بھر بھر کر دے گا اور شمار نہیں کرے گا (مسلم)

٥٤٤٢ ـ (٦) **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «يُوْشِكُ الْفُرَاتُ اَنْ يَحْسِرَ ـ عَنْ كَنْزٍ مِنْ ذَهَبٍ، فَمَنْ حَضَرَ فَلَا يَاْخُذْ مِنْهُ شَيْئاً». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۴۴۲ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' عنقریب دریائے فرات سونے کے خزانہ سے ہٹ جائے گا جو شخص وہاں حاضر ہو اس پر لازم ہے کہ وہ اس خزانہ سے کچھ نہ لے (بخاری' مسلم)

٥٤٤٣ ـ (٧) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَحْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ، يَقْتَتِلُ النَّاسُ عَلَيْهِ، فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ، وَيَقُوْلُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ: لَعَلِّيْ اَكُوْنُ اَنَا الَّذِيْ اَنْجُوْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۴۴۳ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی جب تک کہ دریائے فرات سونے کے پہاڑ سے دور نہ ہو جائے گا۔ لوگ سونا حاصل کرنے کے لیے ایک دوسرے کو قتل کریں گے چنانچہ سو (۱۰۰) افراد میں سے ننانوے (۹۹) قتل ہو جائیں گے اور ان میں

سے ہر شخص کا یہ خیال ہو گا کہ شاید میں ہی وہ انسان ہوں جو زندہ بچ جاؤں (مسلم)

٥٤٤٤ ـ (٨) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «تَقِيءُ الْأَرْضُ أَفْلَاذَ كَبِدِهَا ــ مِثَالَ الْأُسْطُوَانَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، فَيَجِيءُ الْقَاتِلُ، فَيَقُولُ: فِي هٰذَا قَتَلْتُ وَيَجِيءُ الْقَاطِعُ فَيَقُولُ: فِي هٰذَا قَطَعْتُ رَحِمِي. وَيَجِيءُ السَّارِقُ فَيَقُولُ: فِي هٰذَا قُطِعَتْ يَدِي، ثُمَّ يَدَعُونَهُ، فَلَا يَأْخُذُونَ مِنْهُ شَيْئًا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۴۴۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' زمین اپنے اندر چھپے ہوئے ٹکڑوں کو باہر نکال دے گی جو سونے اور چاندی کے ستونوں کی مانند ہوں گے۔ پس قاتل آئے گا اور کہے گا کہ کیا اس کی وجہ سے میں نے قتل کیا تھا؟ اور قطع رحمی کرنے والا آئے گا اور کہے گا کہ کیا اس کے سبب میں نے قطع رحمی کی؟ اور چور آئے گا اور کہے گا کہ کیا اس کے سبب میرا ہاتھ کاٹا گیا؟ پھر وہ مال کو چھوڑ دیں گے اور اس میں سے کچھ بھی نہیں لیں گے (مسلم)

٥٤٤٥ ـ (٩) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ عَلَى الْقَبْرِ فَيَتَمَرَّغُ عَلَيْهِ، وَيَقُولُ: يَا لَيْتَنِي كُنْتُ بِمَكَانِ صَاحِبِ هٰذَا الْقَبْرِ، وَلَيْسَ بِهِ الدِّينُ إِلَّا الْبَلَاءُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۴۴۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے دنیا اس وقت تک فنا نہیں ہو گی حتیٰ کہ ایک شخص کسی قبر کے پاس سے گزرے گا وہ اس پر اپنا جسم رگڑے گا اور کہے گا' اے کاش! میں اس قبر میں ہوتا۔ یہ آرزو دینداری کے سبب نہیں ہو گی بلکہ فتنوں کے سبب ہو گی۔ کوئی شخص زندہ رہنا پسند نہیں کرے گا (مسلم)

٥٤٤٦ ـ (١٠) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَخْرُجَ نَارٌ مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ تُضِيءُ أَعْنَاقَ الْإِبِلِ بِبُصْرَى». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۴۴۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت اس وقت تک قائم نہ ہو گی جب تک کہ حجاز کی زمین سے آگ نہ نکلے گی۔ جس سے "بصریٰ" شہر کے اونٹوں کی گردنیں روشن ہوں گی (بخاری' مسلم)

وضاحت: امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ آگ سن ۶۵۴ھ میں مدینہ منورہ کے مشرقی کنارے سے نکلی تھی۔ اس آگ کے بارے میں شام اور دیگر ممالک کے لوگ خوب علم رکھتے ہیں اور مدینہ منورہ کے جن احباب نے اس آگ کو دیکھا انہوں نے مجھے اس کے بارے میں خبر دی۔

علامہ تورپشتی تحریر کرتے ہیں کہ اہلِ مدینہ اور ان کے گردونواح میں رہنے والوں نے اس کا مشاہدہ کیا۔ آگ کا یہ سلسلہ بارہ روز تک مسلسل جاری رہا۔ آگ سے گرم ہونے والے پتھروں کو زمین کی سطح اردگرد پھینک رہی

تھی اور پتھر جل کر کوئلہ ہو جاتے اس کے آثار موجودہ دور میں بھی دیکھے جا سکتے ہیں۔ اللہ ربّ العزّت کے فضل و کرم سے جب یہ آگ حرم مدینہ کے قریب پہنچی تو یہ ٹھنڈی پڑ گئی۔ (مرقات شرح مشکوٰۃ جلد ۱۰ صفحہ ۲۶۸)

۵۴۴۷ - (۱۱) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ — نَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ اِلَى الْمَغْرِبِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۴۴۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت کی پہلی نشانی آگ ہو گی جو لوگوں کو مشرق سے مغرب کی جانب لے جائے گی (بخاری)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۵۴۴۸ - (۱۲) عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَتَقَارَبَ الزَّمَانُ، فَتَكُوْنَ السَّنَةُ كَالشَّهْرِ، وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ، وَتَكُوْنَ الْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ، وَيَكُوْنَ الْيَوْمُ كَالسَّاعَةِ، وَتَكُوْنَ السَّاعَةُ كَالضَّرْمَةِ بِالنَّارِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل

۵۴۴۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت اس وقت تک قائم نہ ہو گی جب تک کہ وقت قریب نہ ہو جائے گا (یعنی دن رات چھوٹے ہو جائیں گے) سال ماہ کے برابر' ماہ ہفتہ کے برابر اور ہفتہ دن کے برابر اور دن گھنٹہ کے برابر اور گھنٹہ آگ کے شعلے کی مانند ہو گا (ترمذی)

وضاحت: علامہ توربشتی بیان کرتے ہیں' اس سے مقصود یہ ہے کہ برکت کم ہو جائے گی اور لوگ بڑے بڑے فتنوں کی وجہ سے پریشانیوں میں مبتلا ہو جائیں گے جس کی وجہ سے انہیں پتہ ہی نہیں چلے گا کہ دن کیسے گزر گیا (مرقات جلد ۱۰ صفحہ ۲۶۸)

۵۴۴۹ - (۱۳) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوَالَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِنَغْنَمَ عَلٰى اَقْدَامِنَا، فَرَجَعْنَا فَلَمْ نَغْنَمْ شَيْئًا، وَعَرَفَ الْجَهْدَ فِيْ وُجُوْهِنَا، فَقَامَ فِيْنَا فَقَالَ: «اللّٰهُمَّ لَا تَكِلْهُمْ اِلَيَّ فَاَضْعُفَ عَنْهُمْ، وَلَا تَكِلْهُمْ اِلٰى اَنْفُسِهِمْ فَيَعْجِزُوْا عَنْهَا، وَلَا تَكِلْهُمْ اِلَى النَّاسِ فَيَسْتَاْثِرُوْا عَلَيْهِمْ» ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلٰى رَاْسِيْ، ثُمَّ قَالَ: «يَا ابْنَ حَوَالَةَ! اِذَا رَاَيْتَ الْخِلَافَةَ قَدْ نَزَلَتِ الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ، فَقَدْ دَنَتِ الزَّلَازِلُ وَالْبَلَابِلُ — وَالْاُمُوْرُ الْعِظَامُ، وَالسَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ اَقْرَبُ مِنَ النَّاسِ مِنْ يَدَيَّ هٰذِهٖ اِلٰى رَاْسِكَ». [رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ — وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ وَرَوَاهُ الْحَاكِمُ فِيْ صَحِيْحِهٖ].

۵۴۴۹ : عبداللہ بن حوالہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں (جہاد کے لیے) پاپیادہ بھیجا تاکہ ہم مالِ غنیمت حاصل کریں۔ جب ہم واپس لوٹے تو ہمارے پاس مالِ غنیمت نہ تھا۔ آپؐ نے ہمارے چہروں سے پریشانی کو محسوس کیا۔ چنانچہ آپؐ ہماری وجہ سے کھڑے ہوئے اور آپؐ نے یہ دُعا کی' اے اللہ! انہیں میرے سپرد نہ کر میں ان کی سرداری قبول کرنے میں کمزور ہوں اور انہیں ان کی (اپنی جانوں کی) طرف بھی سپرد نہ کرنا تاکہ وہ اس سے عاجز نہ آ جائیں اور انہیں دوسرے لوگوں کے سپرد بھی نہ کرنا کیونکہ لوگ خود کو ان پر ترجیح دیں گے۔ پھر آپؐ نے اپنا ہاتھ میرے سر پر رکھا اور فرمایا' اے ابنِ حوالہ! جب تو دیکھے کہ خلافت ارضِ مقدس یعنی شام کی سرزمین میں قائم ہو چکی ہے تو (سمجھ لینا کہ) زلزلوں' مصائب اور عظیم واقعات کا رونما ہونا قریب ہو چکا ہے اور قیامت اس روز لوگوں کے اس قدر قریب ہو گی جس قدر میرا ہاتھ تمہارے سر کے قریب ہے ( )

وضاحت : مشکوٰۃ کے مؤلف نے کتاب کے نام کی جگہ خالی چھوڑی ہے شاید انہیں علم نہیں ہو سکا کہ یہ حدیث کون سی کتاب میں ہے۔ بہرحال یہ حدیث ابوداؤد میں ہے۔ اس کی سند میں ابنِ زغب عبداللہ راوی مجہول ہے ۔(مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۳ صفحہ ۱۵۰۰)

۵۴۵۰ - (۱۴) **وعن** أبي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «إِذَا اتُّخِذَ الْفَيْءُ دُوَلاً، وَالْأَمَانَةُ مَغْنَماً، وَالزَّكَاةُ مَغْرَماً، وَتُعُلِّمَ لِغَيْرِ الدِّينِ، وَأَطَاعَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ، وَعَقَّ أُمَّهُ، وَأَدْنَى صَدِيقَهُ، وَأَقْصَى أَبَاهُ، وَظَهَرَتِ الْأَصْوَاتُ فِي الْمَسَاجِدِ، وَسَادَ الْقَبِيلَةَ فَاسِقُهُمْ، وَكَانَ زَعِيمُ الْقَوْمِ أَرْذَلَهُمْ، وَأُكْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهِ، وَظَهَرَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ، وَشُرِبَتِ الْخُمُورُ، وَلَعَنَ آخِرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَوَّلَهَا؛ فَارْتَقِبُوا عِنْدَ ذٰلِكَ رِيحاً حَمْرَاءَ وَزَلْزَلَةً وَخَسْفاً وَمَسْخاً، وَقَذْفاً، وَآيَاتٍ تَتَابَعُ كَنِظَامٍ قُطِعَ سِلْكُهُ فَتَتَابَعَ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۴۵۰ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب مالِ غنیمت کو دولت' امانت کو مالِ غنیمت' زکوٰۃ کو جرمانہ' علم کو دین کے علاوہ کسی اور مقصد کے لیے حاصل کیا جائے گا' خاوند اپنی بیوی کی اطاعت کرے گا اور اپنی ماں کی نافرمانی کرے گا' آدمی اپنے دوستوں کو قریب کرے گا اور اپنے والد کو دور کرے گا' مسجدوں میں شور و شغب ظاہر ہو گا' قبیلے کا سردار فاسق انسان ہو گا اور قوم کا راہنما ذلیل ترین شخص ہو گا' ایک شخص کی عزت اس کے شر سے ڈرتے ہوئے کی جائے گی' گانے والیاں اور گانے کے آلات عام ہو جائیں گے' جب شرابیں پی جانے لگیں گی اور اس اُمت کے آخری لوگ اُمت کے پہلے لوگوں پر لعنت بھیجیں گے تو اس وقت تم انتظار کرنا۔ سرخ آندھی کا' زلزلے کا' زمین میں دھنس جانے کا' شکلوں کے مسخ ہو جانے کا' پتھروں کی بارش کا اور قیامت کی دوسری علامات کا جو پے بعد دیگرے آئیں گی جیسے موتیوں کا ہار جس کا دھاگہ

ٹوٹ جائے تو موتی یکے بعد دیگرے گرنے شروع ہو جاتے ہیں (ترمذی)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں عزائی راوی مجہول ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۶۸' ضعیف ترمذی صفحہ ۲۲۵)

۵۴۵۱ ـ (۱۵) **وَعَنْ** عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا فَعَلَتْ أُمَّتِي خَمْسَ عَشْرَةَ خَصْلَةً حَلَّ بِهَا الْبَلَاءُ». وَعَدَّ هٰذِهِ الْخِصَالَ وَلَمْ يَذْكُرْ: «تُعُلِّمَ لِغَيْرِ الدِّيْنِ» قَالَ: «وَبَرَّ صَدِيقَهُ، وَجَفَا أَبَاهُ» وَقَالَ: «وَشُرِبَ الْخَمْرُ، وَلُبِسَ الْحَرِيرُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۴۵۱ : علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب میری اُمّت پندرہ (مذموم) کام کرنے لگ جائے گی (جو سابقہ حدیث میں گزر چکے ہیں) تو ان پر اللہ تعالیٰ کا عذاب اتر پڑے گا اور آپؐ نے ان عادتوں کا شمار کیا اور علیؓ نے ان میں سے اس بات کا ذکر نہیں کیا کہ علم کو دین کے علاوہ کسی اور مقصد کے لیے حاصل کیا جائے گا۔ علیؓ نے (سابقہ حدیث میں مذکور ان الفاظ کے بدل) یہ الفاظ کہے کہ (جب میری اُمّت کے لوگ) اپنے دوست کے ساتھ احسان کریں گے اور اپنے باپ سے جفا کریں گے' شراب پی جائے گی اور ریشم کا کپڑا پہنا جائے گا (ترمذی)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں فرج بن فضالہ راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۴۳' ضعیف ترمذی صفحہ ۲۲۹' تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۶۸)

۵۴۵۲ ـ (۱۶) **وَعَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي، يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِي». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ. وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ: قَالَ: «لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا يَوْمٌ لَطَوَّلَ اللهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ حَتّٰى يَبْعَثَ اللهُ فِيهِ رَجُلًا مِنِّي ـ أَوْ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي ـ يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِي وَاسْمُ أَبِيهِ اسْمَ أَبِي، يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا، كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا».

۵۴۵۲ : عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' دنیا اس وقت تک فنا نہیں ہو گی جب تک کہ میرے اہلِ بیت میں سے ایک شخص عرب کا بادشاہ نہیں بنے گا اس کا نام میرے نام کے مطابق ہو گا (ترمذی' ابوداؤد) اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا' اگر دنیا ختم ہونے میں صرف ایک دن باقی ہوا تو اللہ تعالیٰ اس دن کو لمبا کر دیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس دن ایک کامل انسان کو میرے نسب میں سے یا میرے اہلِ بیت میں سے متعین کرے گا جس کا نام میرے نام کے مطابق اور اس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام کے مطابق ہو گا وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جیسا کہ زمین اس سے پہلے ظلم و جور سے بھری ہوئی تھی۔

وضاحت : اس حدیث میں اہلِ تشیع کے اس موقف کا ردّ ہے جو کہتے ہیں کہ مہدی موعود امام محمد بن حسن

عسکری ہیں جن کا انتظار کیا جا رہا ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۹۹)

۵۴۵۳ - (۱۷) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «اَلْمَهْدِيُّ مِنْ عِتْرَتِيْ — مِنْ أَوْلَادِ فَاطِمَةَ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۵۴۵۳: اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' مہدی میری اولاد (یعنی) فاطمہ کی اولاد سے ہو گا (ابوداؤد)

۵۴۵۴ - (۱۸) وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْمَهْدِيُّ مِنِّيْ، أَجْلَى الْجَبْهَةِ — ، أَقْنَى الْأَنْفِ — ، يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا، كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا، يَمْلِكُ سَبْعَ سِنِيْنَ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۵۴۵۴: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مہدی میرے (اہل بیت) سے ہو گا جو فراخ پیشانی (اور) اونچے ناک والا ہو گا وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جیسا کہ وہ اس سے پہلے ظلم و جور سے بھری ہوئی تھی' وہ سات سال خلافت کرے گا (ابوداؤد)

۵۴۵۵ - (۱۹) وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ قِصَّةِ الْمَهْدِيِّ قَالَ: «فَيَجِيْءُ إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَيَقُوْلُ: يَا مَهْدِيُّ! أَعْطِنِيْ أَعْطِنِيْ. قَالَ: فَيَحْثِيْ لَهُ فِيْ ثَوْبِهِ مَا اسْتَطَاعَ أَنْ يَحْمِلَهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۴۵۵: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مہدی کا واقعہ بیان کرتے ہوئے ذکر کرتے ہیں کہ امام مہدی کے پاس ایک شخص آئے گا وہ ان سے کہے گا اے مہدی! مجھے عطا کریں' مجھے عطا کریں۔ آپؐ نے فرمایا' امام مہدی اس کے کپڑے کو بھر دیں گے کہ وہ شخص اس کے اٹھانے کی ہمت نہ کر پائے گا (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں زید العمی راوی ضعیف ہے (الجرح والتعدیل جلد ۳ صفحہ ۲۵۳۵' میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۱۰۲' تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۲۷۴' تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۹۹)

۵۴۵۶ - (۲۰) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «يَكُوْنُ اخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيْفَةٍ، فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ هَارِبًا إِلَى مَكَّةَ، فَيَأْتِيْهِ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ فَيُخْرِجُوْنَهُ وَهُوَ كَارِهٌ، فَيُبَايِعُوْنَهُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ، وَيُبْعَثُ إِلَيْهِ بَعْثٌ مِنَ الشَّامِ، فَيُخْسَفُ بِهِمْ بِالْبَيْدَاءِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ، فَإِذَا رَأَى النَّاسُ ذٰلِكَ أَتَاهُ أَبْدَالُ الشَّامِ — ، وَعَصَائِبُ أَهْلِ الْعِرَاقِ، فَيُبَايِعُوْنَهُ، ثُمَّ يَنْشَأُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ — ، أَخْوَالُهُ كَلْبٌ، فَيَبْعَثُ إِلَيْهِمْ بَعْثًا، فَيَظْهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ، وَذٰلِكَ بَعْثُ كَلْبٍ، وَيَعْمَلُ فِي النَّاسِ بِسُنَّةِ نَبِيِّهِمْ، وَيُلْقِي الْإِسْلَامُ بِجِرَانِهِ

فِي الْأَرْضِ — ، فَيَلْبَثُ سَبْعَ سِنِيْنَ، ثُمَّ يُتَوَفّٰى، وَيُصَلِّيْ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ۔ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ ۔

۵۴۵۶ : اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک خلیفہ کی وفات کے وقت اختلاف رونما ہو گا چنانچہ اہلِ مدینہ میں سے ایک شخص (مدینہ منورہ سے) نکل کر مکہ مکرمہ کی جانب بھاگ جائے گا۔ اس کے پاس اہلِ مکہ حاضر ہوں گے اور اسے اس کے گھر سے باہر نکالیں گے اور وہ شخص (امارت کو) پسند نہیں کرے گا۔ پس لوگ حجرِ اسود اور مقامِ ابراہیم کے درمیان اس سے بیعت کریں گے اور اس کے مقابلہ کے لیے شام سے ایک لشکر بھیجا جائے گا تو اس لشکر کو مکہ اور مدینہ کے درمیان "بیداء" نامی جگہ پر دھنسا دیا جائے گا۔ جب لوگ یہ واقعہ دیکھیں گے تو اس کے پاس شام کے ابدال اور عراق کے بہترین لوگ آئیں گے اور اس کی بیعت کریں گے۔ اس کے بعد ایک شخص قریش سے ظاہر ہو گا جس کے ماموں کلب قبیلہ سے ہوں گے تو وہ ان کے خلاف لشکر بھیجے گا تو بیعت کرنے والے اس لشکر پر غالب آ جائیں گے اور یہ لشکر کلب قبیلے کا لشکر ہو گا اور وہ شخص لوگوں میں اپنے پیغمبر کے طریقہ کے مطابق عمل کرے گا اور اسلام مکمل طور پر زمین پر قائم ہو جائے گا وہ شخص سات سال تک رہے گا' اس کے بعد وفات پا جائے گا اور مسلمان اس کی نمازِ جنازہ ادا کریں گے (ابوداؤد)

وضاحت : اس حدیث میں جس شخص کا ذکر کیا گیا ہے وہ امام مہدی علیہ السلام ہیں' ابدال کا ذکر ابوداؤد کی حدیث میں بھی ہے اس سے مقصود وہ ابدال نہیں ہیں جو صوفیاء کے ہاں ہیں بلکہ اس سے مقصود اُمّتِ مسلمہ کے زاہد اور عبادت گزار لوگ ہیں اور عصائب سے مقصود اُمّتِ مسلمہ کے بہترین لوگ ہیں۔ لیکن اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے ابدال وغیرہ کا ذکر کرنا صحیح نہیں اس لئے کہ یہ حدیث ضعیف ہے' قابلِ استدلال نہیں ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۵۰۲)

۵٤۵۷ ـ (۲۱) وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : «بَلَاءٌ يُصِيْبُ هٰذِهِ الْأُمَّةَ، حَتّٰى لَا يَجِدَ الرَّجُلُ مَلْجَأً يَلْجَأُ إِلَيْهِ مِنَ الظُّلْمِ، فَيَبْعَثُ اللّٰهُ رَجُلًا مِنْ عِتْرَتِيْ وَأَهْلِ بَيْتِيْ، فَيَمْلَأُ بِهِ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا، يَرْضٰى عَنْهُ سَاكِنُ السَّمَاءِ وَسَاكِنُ الْأَرْضِ، لَا تَدَعُ السَّمَاءُ مِنْ قَطْرِهَا — شَيْئًا إِلَّا صَبَّتْهُ مِدْرَارًا، وَلَا تَدَعُ الْأَرْضُ مِنْ نَبَاتِهَا شَيْئًا إِلَّا أَخْرَجَتْهُ حَتّٰى يَتَمَنَّى الْأَحْيَاءُ الْأَمْوَاتَ —. يَعِيْشُ فِيْ ذٰلِكَ سَبْعَ سِنِيْنَ أَوْ ثَمَانَ سِنِيْنَ أَوْ تِسْعَ سِنِيْنَ». رَوَاهُ [الْحَاكِمُ فِيْ مُسْتَدْرَكِهِ وَقَالَ صَحِيْحٌ] .

۵۴۵۷ : ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مصیبت کا تذکرہ کیا جو اُمّتِ مسلمہ کو لاحق ہو گی یہاں تک کہ کوئی شخص ایسی جائے پناہ نہیں پائے گا جہاں وہ ظلم سے پناہ حاصل کر سکے (اس دوران) اللہ تعالیٰ ایک شخص کو ظاہر کرے گا جو میری اولاد اور میرے اہلِ بیت سے ہو گا اللہ تعالیٰ اس کے سبب زمین کو عدل و انصاف کے ساتھ بھر دے گا جیسا کہ یہ جور و ظلم سے بھری ہوئی تھی۔ آسمانوں

اور زمین میں رہنے والے سبھی اس سے خوش ہوں گے آسمان کھل کر موسلا دھار بارش برسائے گا اور زمین بھی پوری طرح سے روئیدگی کا منظر پیش کرے گی یہاں تک کہ زندہ اشخاص فوت شدہ اشخاص کی زندگی کی آرزو کریں گے وہ شخص ایسی (قابلِ رشک) حالت میں سات یا آٹھ یا نو سال زندہ رہے گا (   )

وضاحت : مشکوٰۃ کے تمام نسخوں میں خالی جگہ ہے۔ امام حاکمؒ نے اس حدیث کو "مستدرک حاکم" جلد ۴ صفحہ ۴۶۵ میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے جبکہ امام ذہبیؒ نے حاکم کی تصحیح کا رد کرتے ہوئے اس حدیث کی سند کو اندھیرے والی قرار دیا ہے۔ علامہ البانی فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی سند میں حمانی راوی ضعیف ہے نیز تلخیص لخیصہ میں ہے کہ عمرو بن عبید اللہ راوی معروف نہیں ہے اور یہ حدیث مسند احمد جلد ۳ صفحہ ۳۷ میں دوسری سند سے مختصر بیان ہوئی ہے اور اس میں علاء بن بشیر راوی مجہول ہے۔(مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۵۰۳)

۵۴۵۸ - (۲۲) **وَعَنْ** عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ وَرَاءِ النَّهْرِ يُقَالُ لَهُ: اَلْحَارِثُ، حَرَّاثٌ، عَلٰى مُقَدِّمَتِهِ — رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ: مَنْصُوْرٌ، يُوَطِّنُ أَوْ يُمَكِّنُ لِآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا مَكَّنَتْ قُرَيْشٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ، وَجَبَ عَلٰى كُلِّ مُؤْمِنٍ نَصْرُهُ - أَوْ قَالَ: إِجَابَتُهُ -». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۵۴۵۸ : علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' وراء النہر (شہر) سے ایک شخص ظاہر ہو گا اس کو حارث' حراث (کاشتکار) کہا جاتا ہو گا۔ اس کے لشکر کے اگلے حصہ پر ایک شخص ہو گا جس کا نام منصور ہو گا وہ آلِ محمدؐ کو اسی طرح مساعدت سے نوازے گا جس طرح قریش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تقویت دی تھی۔ ہر مومن شخص کا فرض ہے کہ وہ اس کی مدد کرے یا اس (کی باتوں) کو تسلیم کرے (ابوداؤد)

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں ہلال بن عمرو راوی مجہول ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۴۲۹' تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۷۰)

۵۴۵۹ - (۲۳) **وَعَنْ** أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُكَلِّمَ السِّبَاعُ الْإِنْسَ، وَحَتّٰى تُكَلِّمَ الرَّجُلَ عَذَبَةُ سَوْطِهِ — وَشِرَاكُ نَعْلِهِ، وَتُخْبِرُهُ فَخِذُهُ بِمَا أَحْدَثَ أَهْلُهُ بَعْدَهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۴۵۹ : ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے قیامت اس وقت تک قائم نہ ہو گی جب تک کہ درندے انسانوں سے گفتگو نہ کریں گے اور انسان سے اس کی لاٹھی کا کنارا اور اس کے جوتے کا تسمہ کلام نہ کرے گا اور اس کی ران بتائے گی کہ اس کے گھر والوں نے اس کے جانے کے بعد کیا نئے کام کیے ہیں (ترمذی)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٥٤٦٠ - (٢٤) عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْآيَاتُ — بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

تیسری فصل

۵۴۶۰: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت کی علامات دو سو سال کے بعد رونما ہوں گی (ابن ماجہ)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں عون بن عمارہ قیسی راوی ضعیف اور منکر الحدیث ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۰۶' ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۳۲۶' تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۷۰)

٥٤٦١ - (٢٥) وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّايَاتِ السُّوْدَ قَدْ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ خُرَاسَانَ فَأْتُوْهَا فَإِنَّ فِيْهَا خَلِيْفَةَ اللّٰهِ الْمَهْدِيَّ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ».

۵۴۶۱: ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم خراسان کی جانب سے سیاہ جھنڈے آتے دیکھو تو ان کے پاس جاؤ ان میں اللہ تعالیٰ کا خلیفہ امام مہدی ہو گا (احمد' بیہقی دلائل النبوہ)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں علی بن زید بن جدعان راوی متکلم فیہ ہے (الجرح والتعدیل جلد ۶ صفحہ ۱۰۲' میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۲۷' تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۳۷' تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۷۰)

٥٤٦٢ - (٢٦) وَعَنْ أَبِي إِسْحَاقَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ وَنَظَرَ إِلَى ابْنِهِ الْحَسَنِ قَالَ: إِنَّ ابْنِي هٰذَا سَيِّدٌ كَمَا سَمَّاهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، وَسَيَخْرُجُ مِنْ صُلْبِهِ رَجُلٌ يُسَمّٰى بِاسْمِ نَبِيِّكُمْ، يُشْبِهُهُ فِي الْخُلُقِ، وَلَا يُشْبِهُهُ فِي الْخَلْقِ، - ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّةً - يَمْلَأُ الْأَرْضَ عَدْلًا. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَلَمْ يَذْكُرِ الْقِصَّةَ

۵۴۶۲: ابواسحاق بیان کرتے ہیں کہ علیؓ نے اپنے بیٹے حسن کی طرف دیکھ کر کہا کہ بلاشبہ میرا یہ بیٹا سردار ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سردار کا لقب دیا اور اس کی نسل سے ایک شخص ظہور پذیر ہو گا جس کا نام تمہارے نبیؐ کے نام جیسا ہے وہ اخلاق میں نبیؐ کے مشابہ ہو گا لیکن خلقت میں نہیں ہو گا بعدازاں ایک واقعہ بیان کیا کہ وہ زمین کو عدل و انصاف سے معمور کرے گا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۵۰۳)

٥٤٦٣ - (٢٧) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: فُقِدَ الْجَرَادُ فِي سَنَةٍ مِنْ سِنِيِّ عُمَرَ الَّتِي تُوُفِّيَ فِيهَا فَاهْتَمَّ بِذٰلِكَ هَمًّا شَدِيدًا، فَبَعَثَ إِلَى الْيَمَنِ رَاكِبًا، وَرَاكِبًا إِلَى الْعِرَاقِ، وَرَاكِبًا إِلَى الشَّامِ، يَسْأَلُ عَنِ الْجَرَادِ، هَلْ أُرِيَ مِنْهُ شَيْئًا، فَأَتَاهُ الرَّاكِبُ الَّذِي مِنْ قِبَلِ الْيَمَنِ بِقَبْضَةٍ فَنَثَرَهَا بَيْنَ يَدَيْهِ، فَلَمَّا رَآهَا عُمَرُ كَبَّرَ، وَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ أَلْفَ أُمَّةٍ، سِتُّمِائَةٍ مِنْهَا فِي الْبَحْرِ، وَأَرْبَعُمِائَةٍ فِي الْبَرِّ، فَإِنَّ أَوَّلَ هَلَاكِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ الْجَرَادُ، فَإِذَا [هَلَكَ] - الْجَرَادُ تَتَابَعَتِ الْأُمَمُ كَنِظَامِ السِّلْكِ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيْمَانِ».

۵۴۶۳: جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ عمرؓ نے جس سال وفات پائی اس سال کا ذکر ہے کہ اس میں ٹڈی دیکھنے میں نہ آئی۔ عمرؓ نے اس پر شدید غم کا اظہار کیا۔ چنانچہ (ایک) گھوڑ سوار یمن کی جانب (دوسرا) عراق کی جانب (تیسرا) شام کی جانب بھیجا۔ وہ ٹڈی کے بارہ میں دریافت کر رہا تھا کہ کیا کسی شخص نے کچھ ٹڈیاں دیکھی ہیں؟ چنانچہ یمن کی جانب جانے والا گھوڑ سوار آیا اور ایک مٹھی ٹڈیوں سے بھری ہوئی عمرؓ کے سامنے بکھیر دی۔ جب عمرؓ نے ٹڈی کا مشاہدہ کیا تو "اللہ اکبر" کے کلمات کہے اور بتایا کہ میں نے رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ نے فرمایا' اللہ عزوجل نے ہزار قسم کی مخلوق کو پیدا کیا ہے ان میں سے چھ سو سمندر میں اور چار سو جنگل میں ہیں اور اس مخلوق میں سے سب سے پہلے ٹڈی فنا ہو گی اور جب ٹڈی ختم ہو جائے گی تو دوسری مخلوق اس کے پیچھے دھاگے کے موتیوں کی طرح ختم ہوتی چلی جائے گی (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: حکیم ترمذیؒ نے "نوادر الاصول" میں ابو یعلیٰ موصلی نے اپنی "مسند" میں اور ابو الشیخؒ نے "العظمہ" میں اس کو بیان کیا اور اسے ضعیف قرار دیا ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ۱۷)

بَابُ الْعَلَامَاتِ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ وَذِكْرِ الدَّجَّالِ

(قیامت سے پہلے ظاہر ہونے والی علامات اور دجال)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٥٤٦٤ - (١) عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ اَسِيْدٍ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اِطَّلَعَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْنَا وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ. فَقَالَ: «مَا تَذْكُرُوْنَ؟». قَالُوْا: نَذْكُرُ السَّاعَةَ. قَالَ: «اِنَّهَا لَنْ تَقُوْمَ حَتّٰى تَرَوْا قَبْلَهَا عَشْرَ آيَاتٍ، فَذَكَرَ الدُّخَانَ، وَالدَّجَّالَ، وَالدَّابَّةَ، وَطُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَنُزُوْلَ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ، وَيَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ، وَثَلَاثَةَ خُسُوْفٍ: خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ، وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ، وَخَسْفٌ بِجَزِيْرَةِ الْعَرَبِ، وَآخِرُ ذٰلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ تَطْرُدُ النَّاسَ اِلٰى مَحْشَرِهِمْ». وَفِيْ رِوَايَةٍ: «نَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدَنٍ تَسُوْقُ النَّاسَ اِلَى الْمَحْشَرِ». وَفِيْ رِوَايَةٍ فِي الْعَاشِرَةِ: «وَرِيْحٌ تُلْقِي النَّاسَ فِي الْبَحْرِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل

۵۴۶۴: حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اچانک ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم آپس میں گفتگو کر رہے تھے۔ آپ نے دریافت کیا کہ تم کیا گفتگو کر رہے تھے؟ انہوں نے جواب دیا' ہم قیامت کا تذکرہ کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا' قیامت اس وقت تک قائم نہ ہو گی جب تک کہ تم اس سے پہلے دس علامات نہ دیکھو گے۔ چنانچہ آپ نے (قیامت کی نشانیوں کو درج ذیل ترتیب سے) ذکر فرمایا' دھواں' دجال' دابۃ الارض' سورج کا مغرب کی طرف سے طلوع ہونا' عیسیٰ بن مریم کا نزول' یاجوج و ماجوج کا ظہور' اور تین مرتبہ دھنسائے جانے کا ذکر فرمایا۔ ان میں سے ایک مشرق اور ایک مغرب میں اور ایک جزیرۃ العرب میں ہو گا اور ان کے آخر میں یمن سے ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو میدانِ حشر کی جانب دھکیلے گی۔

اور ایک روایت میں ہے کہ آگ عدن کے آخری کنارے سے نکلے گی جو لوگوں کو میدانِ حشر کی طرف دھکیل کر لے جائے گی۔

ایک اور روایت میں دسویں علامت کے طور پر آندھی کا ذکر ہے جو لوگوں کو سمندر میں گرا دے گی (مسلم)

وضاحت: دھوئیں سے مراد وہ دھواں ہے جس کا ذکر قرآنِ پاک کی سورۃ الدخان میں ہے (جس کا ترجمہ ہے) جس دن آسمان پر نمایاں دھواں ظہور پذیر ہو گا۔

چنانچہ حذیفہؓ سے مروی حدیث میں ہے کہ چالیس روز میں دھواں مشرق و مغرب کو بھر دے گا۔ ایماندار شخص کی کیفیت زکام والے شخص جیسی ہو گی اور کافر کی کیفیت نشہ کرنے والے انسان جیسی ہو گی۔ حدیث میں ایک تیز آندھی کا ذکر ہے جو لوگوں کو سمندر میں پھینکے گی۔ اس سے مقصود کفار ہیں جنہیں آگ سمندر میں دھکیلے گی۔ کہا جاتا ہے کہ سمندر کا پانی آگ میں تبدیل ہو جائے گا آگ اور آندھی دونوں مل کر تیز ہو جائیں گی تاکہ دھکیلنے کا عمل تیز رفتاری سے مکمل ہو (مرقات شرح مشکوٰۃ جلد۱۰ صفحہ ۱۸۵)

۵۴۶۵ - (۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «بَادِرُوْا بِالأَعْمَالِ سِتًّا: الدُّخَانَ، وَالدَّجَّالَ، وَدَابَّةَ الأَرْضِ، وَطُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَأَمْرَ الْعَامَّةِ، وَخُوَيْصَّةَ أَحَدِكُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۴۶۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' چھ علامات (ظاہر ہونے) سے پہلے اعمال (صالحہ) میں پیش قدمی کرو۔ دھواں' دجال' دابۃ الارض' سورج کا مغرب سے طلوع ہونا' وہ فتنہ جو عام لوگوں کو اپنی لپیٹ میں لے گا اور خاص فتنہ جو ہر انسان کے لیے ہلاکت آفریں ہو گا (مسلم)

۵۴۶۶ - (۳) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «إِنَّ أَوَّلَ الآيَاتِ خُرُوْجًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَخُرُوْجُ الدَّابَّةِ عَلَى النَّاسِ ضُحًى، وَأَيُّهُمَا مَا كَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِهَا فَالأُخْرَى عَلَى أَثَرِهَا قَرِيْبًا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۴۶۶: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' علاماتِ قیامت میں سے پہلی علامت جو ظاہر ہو گی وہ سورج کا مغرب کی جانب سے طلوع ہونا ہے یا دابۃ الارض کا لوگوں کے سامنے چاشت کے وقت آنا ہے اور ان دونوں میں سے جو بھی علامت پہلے وقوع پذیر ہو گی تو دوسری (علامت) اس کے بعد جلد ہی واقع ہو گی (مسلم)

۵۴۶۷ - (٤) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «ثَلَاثٌ إِذَا خَرَجْنَ ﴿لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيْمَانِهَا خَيْرًا﴾: طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَالدَّجَّالُ، وَدَابَّةُ الأَرْضِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۴۶۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تین علامات کا ظہور ہو گا تو کسی شخص کو ایمان لانے سے کچھ فائدہ نہ ہو گا جب کہ وہ پہلے ایمان نہیں لایا یا جس نے ایمان (لانے) کے بعد نیک اعمال نہیں کیے۔ سورج کا مغرب کی جانب سے طلوع ہونا' دجال کا ظاہر ہونا اور دابۃ الارض کا ظہور پذیر ہونا (مسلم)

۵۴۶۸ - (۵) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ غَرَبَتِ

الشَّمْسُ: «أَتَدْرِي — أَيْنَ تَذْهَبُ هٰذِهِ؟» — قُلْتُ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: «فَإِنَّهَا تَذْهَبُ حَتّٰى تَسْجُدَ تَحْتَ الْعَرْشِ، فَتَسْتَأْذِنُ فَيُؤْذَنُ لَهَا، وَيُوْشِكُ أَنْ تَسْجُدَ، وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا، وَتَسْتَأْذِنُ فَلَا يُؤْذَنُ لَهَا، وَيُقَالُ لَهَا: ارْجِعِيْ مِنْ حَيْثُ جِئْتِ، فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا، فَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالٰى: ﴿وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا﴾ - قَالَ: «مُسْتَقَرُّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۴۶۸: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مجھ سے) استفسار کیا کہ کیا تجھے معلوم ہے کہ جب سورج ڈوب جاتا ہے تو کہاں جاتا ہے؟ میں نے جواب دیا' اللہ اور اس کے رسول کو علم ہے۔ آپ نے بتایا کہ سورج عرش کے نیچے جا کر سجدہ کرتا ہے اور (طلوع ہونے کی) اجازت طلب کرتا ہے تو اسے اجازت مل جاتی ہے اور عنقریب (یہ ہو گا) کہ وہ سجدہ کرے گا تو اس کا سجدہ قبول نہ ہو گا' وہ (طلوع ہونے کی) اجازت طلب کرے گا (لیکن) اس کو اجازت نہیں ملے گی بلکہ اس کو کہا جائے گا کہ جدھر سے تو آیا ہے اسی طرف واپس لوٹ جا چنانچہ سورج مغرب کی جانب سے طلوع ہو گا۔ پس یہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی تشریح ہے (جس کا ترجمہ ہے) "اور سورج اپنے ٹھکانے کی طرف چلا جاتا ہے۔" آپ نے فرمایا' اس کا ٹھکانہ عرش کے نیچے ہے (بخاری' مسلم)

وضاحت: عرش گول ہے اس نے تمام کائنات کا احاطہ کیا ہوا ہے' عرش کے نیچے کی جگہ کے تعین کا علم صرف اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی ہے۔ بعض احادیث کے ظاہری مفہوم سے معلوم ہوتا ہے کہ عرش گول شکل والا ہے' اس کے پائے ہیں اور فرشتوں نے اسے اٹھا رکھا ہے پس ظہر کی نماز کا وقت اس وقت ہوتا ہے جب وہ عرش کے زیادہ قریب ہوتا ہے اور آدمی رات کے وقت عرش سے بہت دور ہوتا ہے' اس وقت سورج سجدہ کرتا ہے اور اجازت ملنے پر طلوع ہوتا ہے۔ حافظ ابن حجرؒ کا قول ہے کہ استقرار سے مقصود سجدہ ہے اور اس کے بالمقابل اس کا چلنا ہے جو ہمیشہ سے ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۷۳)

۵۴۶۹ - (۶) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَا بَيْنَ خَلْقِ آدَمَ إِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ أَمْرٌ أَكْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۴۶۹: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا' آدم کی تخلیق سے لے کر قیامت قائم ہونے تک دجال سے بڑا فتنہ کوئی نہیں ہے (مسلم)

۵۴۷۰ - (۷) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْكُمْ، إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَيْسَ بِأَعْوَرَ وَإِنَّ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ أَعْوَرُ عَيْنِ الْيُمْنٰى، كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِئَةٌ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۴۷۰: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ اللہ (کی

ذات) تم پر مخفی نہیں ہے' بلاشبہ اللہ تعالیٰ کانا نہیں جبکہ مسیح دجّال کی بائیں آنکھ کانی ہو گی گویا اس کی آنکھ خالی منقّہ ہے (بخاری' مسلم)

۵۴۷۱ - (۸) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا مِنْ نَبِيٍّ أَنْذَرَ أُمَّتَهُ الْأَعْوَرَ الْكَذَّابَ، أَلَا إِنَّهُ أَعْوَرُ، وَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ، مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ: كَ فَ رَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۴۷۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہر پیغمبر نے اپنی اُمت کو کانے کذّاب سے ڈرایا ہے۔ خبردار! اس میں کچھ شک نہیں کہ دجّال کانا ہے جبکہ تمہارا پروردگار کانا نہیں ہے' دجّال کی دونوں آنکھوں کے درمیان "ک ف ر" لکھا ہو گا (بخاری' مسلم)

۵۴۷۲ - (۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «أَلَا أُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا عَنِ الدَّجَّالِ مَا حَدَّثَ بِهِ نَبِيٌّ قَوْمَهُ؟ إِنَّهُ أَعْوَرُ، وَإِنَّهُ يَجِيْءُ مَعَهُ بِمِثْلِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، فَالَّتِيْ يَقُوْلُ: إِنَّهَا الْجَنَّةُ، هِيَ النَّارُ، وَإِنِّيْ أُنْذِرُكُمْ كَمَا أَنْذَرَ بِهِ نُوْحٌ قَوْمَهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۴۷۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' خبردار! میں تمہیں دجّال کے بارے میں بتاتا ہوں کسی پیغمبر نے اس کے بارے میں اپنی اُمت کو نہیں بتایا۔ وہ کانا ہو گا اور وہ اپنے ساتھ جنّت اور دوزخ کے مشابہ (جنّت اور دوزخ) رکھے گا جس کو وہ جنّت کہے گا وہ دوزخ ہو گی اور میں تمہیں اس سے اسی طرح ڈراتا ہوں جیسا کہ نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو ڈرایا تھا (بخاری' مسلم)

۵۴۷۳ - (۱۰) وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الدَّجَّالَ يَخْرُجُ وَإِنَّ مَعَهُ مَاءً وَنَارًا، فَأَمَّا الَّذِيْ يَرَاهُ النَّاسُ مَاءً فَنَارٌ تُحْرِقُ، وَأَمَّا الَّذِيْ يَرَاهُ النَّاسُ نَارًا فَمَاءٌ بَارِدٌ عَذْبٌ، فَمَنْ أَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَقَعْ فِي الَّذِيْ يَرَاهُ نَارًا، فَإِنَّهُ مَاءٌ عَذْبٌ طَيِّبٌ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَزَادَ مُسْلِمٌ: «وَإِنَّ الدَّجَّالَ مَمْسُوْحُ الْعَيْنِ، عَلَيْهَا ظَفَرَةٌ غَلِيْظَةٌ، مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ، يَقْرَأُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ، كَاتِبٍ وَغَيْرِ كَاتِبٍ».

۵۴۷۳: حذیفہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' دجّال (جب) نکلے گا تو اس کے ساتھ پانی اور آگ ہو گی' جس کو لوگ پانی سمجھیں گے وہ (درحقیقت) جلانے والی آگ ہو گی اور جس کو لوگ آگ سمجھیں گے وہ ٹھنڈا میٹھا پانی ہو گا۔ تم میں سے جو شخص اس کو پائے تو وہ اس کی آگ میں گر پڑے۔ وہ ٹھنڈا عمدہ پانی ہو گا (بخاری' مسلم) اور مسلم میں اضافہ ہے کہ بلاشبہ دجّال کی (ایک) آنکھ برابر سطح والی ہو گی اس پر موٹا سا آبلہ ہو گا' اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان "کافر" کا لفظ لکھا ہو گا' ہر مومن شخص اسے پڑھے گا خواہ وہ لکھنا جانتا ہو گا نہیں۔

٥٤٧٤ - (١١) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَلدَّجَّالُ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُسْرٰى، جُفَالُ الشَّعْرِ —، مَعَهُ جَنَّتُهُ وَنَارُهُ، فَنَارُهُ جَنَّةٌ، وَجَنَّتُهُ نَارٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۴۷۴: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' دجّال کی بائیں آنکھ کانی ہو گی (اس کے جسم پر) کثرت کے ساتھ بال ہوں گے' اس کے ہمراہ اس کی جنّت اور اس کی دوزخ ہو گی لیکن اس کی دوزخ (درحقیقت) جنّت ہو گی اور جنّت (دراصل) دوزخ ہو گی (مسلم)

٥٤٧٥ - (١٢) **وَعَنِ** النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: ذَكَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الدَّجَّالَ فَقَالَ: «إِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا فِيْكُمْ فَأَنَا حَجِيْجُهُ دُوْنَكُمْ، وَإِنْ يَخْرُجْ وَلَسْتُ فِيْكُمْ فَامْرُؤٌ حَجِيْجُ نَفْسِهِ، وَاللهُ خَلِيْفَتِيْ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ، إِنَّهُ شَابٌّ قَطَطٌ —، عَيْنُهُ طَافِيَةٌ، كَأَنِّيْ أُشَبِّهُهُ بِعَبْدِ الْعُزّٰى بْنِ قَطَنٍ —، فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُوْرَةِ الْكَهْفِ». وَفِيْ رِوَايَةٍ: «فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ بِفَوَاتِحِ سُوْرَةِ الْكَهْفِ، فَإِنَّهَا جِوَارُكُمْ مِنْ فِتْنَتِهِ، إِنَّهُ خَارِجٌ خَلَّةً بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ، فَعَاثَ يَمِيْناً، وَعَاثَ شِمَالاً، يَا عِبَادَ اللهِ فَاثْبُتُوْا». قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! وَمَا لُبْثُهُ فِي الْأَرْضِ؟ قَالَ: «أَرْبَعُوْنَ يَوْماً، يَوْمٌ كَسَنَةٍ، وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ، وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ، وَسَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ». قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! فَذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِيْ كَسَنَةٍ أَتَكْفِيْنَا فِيْهِ صَلَاةُ يَوْمٍ؟ قَالَ: «لَا، اُقْدُرُوْا لَهُ قَدْرَهُ». قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! وَمَا إِسْرَاعُهُ فِي الْأَرْضِ؟ قَالَ: «كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيْحُ، فَيَأْتِيْ عَلَى الْقَوْمِ، فَيَدْعُوْهُمْ فَيُؤْمِنُوْنَ بِهِ، فَيَأْمُرُ السَّمَاءَ فَتُمْطِرُ، وَالْأَرْضَ فَتُنْبِتُ، فَتَرُوْحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ أَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرًى —، وَأَسْبَغَهُ ضُرُوْعاً —، وَأَمَدَّهُ خَوَاصِرَ، ثُمَّ يَأْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوْهُمْ، فَيَرُدُّوْنَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ، فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ، فَيُصْبِحُوْنَ مُمْحِلِيْنَ لَيْسَ بِأَيْدِيْهِمْ شَيْءٌ مِنْ أَمْوَالِهِمْ، وَيَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ فَيَقُوْلُ لَهَا: أَخْرِجِيْ كُنُوْزَكِ، فَتَتْبَعُهُ كُنُوْزُهَا كَيَعَاسِيْبِ النَّحْلِ —، ثُمَّ يَدْعُوْ رَجُلاً مُمْتَلِئاً شَبَاباً، فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهُ جَزْلَتَيْنِ — رَمْيَةَ الْغَرَضِ —، ثُمَّ يَدْعُوْهُ، فَيُقْبِلُ وَيَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ يَضْحَكُ، فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ إِذْ بَعَثَ اللهُ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ، فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ، شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُوْدَتَيْنِ —، وَاضِعاً كَفَّيْهِ عَلٰى أَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ، إِذَا طَأْطَأَ رَأْسَهُ قَطَرَ، وَإِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ مِثْلُ جُمَانٍ كَاللُّؤْلُؤِ، فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ مِنْ رِيْحِ نَفَسِهِ إِلَّا مَاتَ —، وَنَفَسُهُ يَنْتَهِيْ حَيْثُ يَنْتَهِيْ طَرْفُهُ، فَيَطْلُبُهُ — حَتّٰى يُدْرِكَهُ بِبَابِ لُدٍّ — فَيَقْتُلُهُ، ثُمَّ يَأْتِيْ عِيْسٰى إِلٰى قَوْمٍ قَدْ عَصَمَهُمُ اللهُ مِنْهُ، فَيَمْسَحُ عَنْ وُجُوْهِهِمْ، وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ، فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ إِذْ أَوْحَى اللهُ إِلٰى عِيْسٰى: إِنِّيْ قَدْ أَخْرَجْتُ عِبَاداً لِيْ لَا يَدَانِ لِأَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ —، فَحَرِّزْ — عِبَادِيْ إِلَى الطُّوْرِ، وَيَبْعَثُ اللهُ

يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ ﴿وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُوْنَ﴾ ، فَيَمُرُّ أَوَائِلُهُمْ عَلٰى بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ ،
فَيَشْرَبُوْنَ مَا فِيْهَا ، وَيَمُرُّ آخِرُهُمْ وَيَقُوْلُ : لَقَدْ كَانَ بِهٰذِهٖ مَرَّةً مَاءٌ ، ثُمَّ يَسِيْرُوْنَ حَتّٰى يَنْتَهُوْا إِلٰى
جَبَلِ الْخَمَرِ ، وَهُوَ جَبَلُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ ، فَيَقُوْلُوْنَ لَقَدْ قَتَلْنَا مَنْ فِي الْأَرْضِ ، هَلُمَّ فَلْنَقْتُلْ مَنْ
فِي السَّمَاءِ ، فَيَرْمُوْنَ بِنُشَّابِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ ، فَيَرُدُّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ نُشَّابَهُمْ مَخْضُوْبَةً دَمًا ، وَيُحْصَرُ نَبِيُّ
اللّٰهِ وَأَصْحَابُهٗ حَتّٰى يَكُوْنَ رَأْسُ الثَّوْرِ لِأَحَدِهِمْ خَيْرًا مِّنْ مِائَةِ دِيْنَارٍ لِأَحَدِكُمُ الْيَوْمَ ، فَيَرْغَبُ
نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى وَأَصْحَابُهٗ ، فَيُرْسِلُ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِي رِقَابِهِمْ ، فَيُصْبِحُوْنَ فَرْسٰى
كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ ، ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى وَأَصْحَابُهٗ إِلَى الْأَرْضِ ، فَلَا يَجِدُوْنَ فِي
الْأَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ إِلَّا مَلَأَهٗ زَهَمُهُمْ وَنَتْنُهُمْ ، فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى وَأَصْحَابُهٗ إِلَى اللّٰهِ ،
فَيُرْسِلُ اللّٰهُ طَيْرًا كَأَعْنَاقِ الْبُخْتِ ، فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللّٰهُ . وَفِي رِوَايَةٍ
«تَطْرَحُهُمْ بِالنَّهْبَلِ ، وَيَسْتَوْقِدُ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ قِسِيِّهِمْ وَنُشَّابِهِمْ وَجِعَابِهِمْ سَبْعَ سِنِيْنَ ، ثُمَّ
يُرْسِلُ اللّٰهُ مَطَرًا لَا يَكُنُّ مِنْهُ بَيْتُ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ ، فَيَغْسِلُ الْأَرْضَ حَتّٰى يَتْرُكَهَا
كَالزَّلَفَةِ ، ثُمَّ يُقَالُ لِلْأَرْضِ : أَنْبِتِيْ ثَمَرَتَكِ وَرُدِّيْ بَرَكَتَكِ ، فَيَوْمَئِذٍ تَأْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ
الرُّمَّانَةِ وَيَسْتَظِلُّوْنَ بِقِحْفِهَا وَيُبَارَكُ فِي الرِّسْلِ ، حَتّٰى إِنَّ اللِّقْحَةَ مِنَ الْإِبِلِ لَتَكْفِي
الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ ، وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْبَقَرِ لَتَكْفِي الْقَبِيْلَةَ مِنَ النَّاسِ ، وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْغَنَمِ لَتَكْفِي
الْفَخِذَ مِنَ النَّاسِ ، فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ إِذْ بَعَثَ اللّٰهُ رِيْحًا طَيِّبَةً فَتَأْخُذُهُمْ تَحْتَ آبَاطِهِمْ ،
فَتَقْبِضُ رُوْحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَكُلِّ مُسْلِمٍ ، وَيَبْقٰى شِرَارُ النَّاسِ يَتَهَارَجُوْنَ فِيْهَا تَهَارُجَ الْحُمُرِ ،
فَعَلَيْهِمْ تَقُوْمُ السَّاعَةُ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ إِلَّا الرِّوَايَةَ الثَّانِيَةَ وَهِيَ قَوْلُهٗ : «تَطْرَحُهُمْ بِالنَّهْبَلِ إِلٰى قَوْلِهٖ :
سَبْعَ سِنِيْنَ» . رَوَاهُمَا التِّرْمِذِيُّ .

۵۴۷۵ : نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجّال کا ذکر کیا
آپؐ نے بتایا کہ اگر میری موجودگی میں اس کا خروج ہوا تو میں تمہاری جانب سے بھی اس پر دلیل کے ساتھ غالب
آ جاؤں گا اور اگر اس کا خروج میری عدم موجودگی میں ہوا تو ہر شخص اپنی جانب سے اس کے ساتھ مقابلہ کرے
اور ہر مسلمان کے لیے اللہ تعالیٰ میرا خلیفہ ہو گا بلاشبہ دجّال، جوان گھنگریالے بالوں والا ہو گا۔ اس کی (ایک) آنکھ
پھولی ہوئی ہو گی گویا کہ میں اس کو عبدالعزیٰ بن قطن کے مشابہ سمجھتا ہوں، تم میں سے جس شخص سے اس کی
ملاقات ہو جائے وہ اس پر سورتِ کہف کی ابتدائی آیات پڑھ کر دم کرے۔ اور ایک روایت میں ہے وہ اس پر
سورتِ کہف کی ابتدائی آیات تلاوت کرے اس لیے کہ ان آیات کے سبب تمہیں اس کے فتنے سے بچاؤ حاصل
ہو گا، وہ شام اور عراق کے درمیان ایک راستے پر نکلے گا وہ دائیں بائیں فساد برپا کرے گا۔ اے اللہ کے بندو! تم
نے ثابت قدم رہنا ہو گا۔ (نواسؓ) ہم نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! وہ زمین پر کتنا عرصہ ٹھہرے گا؟ آپؐ

نے جواب دیا' چالیس دن۔ ایک دن ایک سال کے برابر اور ایک دن ایک مہینے کے برابر اور ایک دن ایک جمعہ کے برابر اور بقیہ دن تمہارے دنوں کے برابر ہوں گے۔ ہم نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! وہ دن جو سال کے برابر ہو گا' کیا ہمیں اس میں ایک دن کی نمازیں کفایت کریں گی؟ آپ نے نفی میں جواب دیتے ہوئے فرمایا' تم نے نماز کے اوقات کا اندازہ لگانا ہو گا۔ ہم نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! وہ زمین پر کس قدر تیز رفتاری سے گھومے گا؟ آپ نے فرمایا' اس بارش کی مانند جس کو پیچھے سے تیز ہوا دھکیل رہی ہو۔ وہ لوگوں کے پاس جائے گا' انہیں اپنی جانب دعوت دے گا۔ لوگ اس کی دعوت پر لبیک کہیں گے وہ بادلوں کو بارش برسانے کا حکم دے گا تو بارش برسنے لگ جائے گی اور زمین کو حکم دے گا تو وہ سبزہ اُگائے گی۔ لوگوں کے چارپائے جب شام کو ان کے پاس آئیں گے تو ان کی کہان پہلے سے کہیں زیادہ بڑی ہو گی اور ان کے پستان دودھ سے بہت زیادہ بھرے ہوئے ہوں گے اور ان کے پہلو باہر نکلے ہوئے ہوں گے' اس کے بعد دجال (کچھ) لوگوں کے پاس جائے گا انہیں دعوت دے گا' وہ اس کی بات (ماننے) سے انکار کر دیں گے۔ جب وہ وہاں سے جائے گا تو وہ خشک سالی کا شکار ہو جائیں گے' یہاں تک کہ ان کے ہاتھ مال و دولت سے خالی ہو جائیں گے اور اس کے بعد دجال بے آباد زمین کے پاس سے گزرے گا اور اسے حکم دے گا کہ وہ اپنے خزانے اُگل دے چنانچہ زمین میں چھپے ہوئے خزانے اس کے پیچھے چلنے لگیں گے جیسا کہ شہد کی مکھیاں (اپنے امیر کے پیچھے رواں دواں رہتی ہیں) اس کے بعد وہ دجال ایک شخص کو بلائے گا جو بھرپور جوانی والا ہو گا' تلوار مار کر اس کے دو ٹکڑے کر دے گا (دونوں ٹکڑوں کے درمیان فاصلہ) تیر مارنے کی جگہ سے نشانے تک کے برابر ہو گا۔ دجال پھر اسے بلائے گا تو وہ (اس کی جانب) مسکراتا ہوا شلتا ہوا آئے گا۔ وہ دجال اسی حالت میں ہو گا کہ اللہ تعالیٰ مسیح بن مریم علیہ السلام کو مبعوث فرمائیں گے' وہ دمشق (شہر) کی مشرقی جانب سفید مینار کے قریب اتریں گے' انہوں نے گیرو رنگ کی دو چادریں زیب تن کی ہوں گی اور دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے پروں پر رکھے ہوں گے۔ سر نیچے کرتے وقت ان کے سر سے (پانی کے) قطرات گریں گے اور سربلند کرتے وقت موتیوں کی مانند قطرات لڑھکتے ہوئے دکھائی دیں گے۔ یہ ناممکن ہو گا کہ کوئی کافر عیسیٰ علیہ السلام کے سانس کی ہوا کو محسوس کرے اور وہ مر نہ جائے' ان کے سانس کی ہوا ان کی حد نظر تک جائے گی چنانچہ عیسیٰ علیہ السلام دجال کو تلاش کریں گے یہاں تک کہ اسے "لُدّ" شہر کے دروازے پر پائیں گے تو اسے قتل کر دیں گے اس کے بعد وہ ان لوگوں کے پاس جائیں گے جن کو اللہ نے دجال سے تحفظ دیا تھا وہ ان کے چہروں پر ہاتھ پھیریں گے اور انہیں جنت میں ان کے درجات کے بارے میں بتائیں گے۔ عیسیٰ علیہ السلام ابھی ایسی حالت میں ہوں گے کہ اچانک اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کی جانب وحی کریں گے کہ میں نے ایسے بہادر سے بندوں کو باہر نکالا ہے کہ کوئی شخص بھی ان کے ساتھ نبرد آزما نہیں ہو سکتا۔ اس لئے آپ میرے بندوں کو طور (پہاڑ) میں محفوظ کر لیں۔ اس وقت اللہ تعالیٰ یاجوج اور ماجوج کو نکالے گا (وہ اللہ تعالیٰ کے اس قول کے مصداق دوڑتے ہوئے آئیں گے) اور "وہ اونچی جگہوں سے دوڑتے ہوئے آئیں گے" ان کا پہلا دستہ بحیرہ "طبریہ" کے پاس سے گزرے گا' وہ اس میں موجود تمام پانی کو پی کر ختم کر دیں گے اور جب ان کا آخری دستہ گزرے گا تو وہ (اس خیال کا) اظہار کریں گے کہ کبھی یہاں پانی ہوا کرتا تھا' اس کے بعد وہ چلیں گے یہاں تک کہ وہ جبلِ خمر

تک پہنچ جائیں گے جو بیت المقدس کا ایک پہاڑ ہے اور وہ (بلند آواز سے) کہیں گے کہ ہم نے زمین پر (آباد) سب مخلوق کو ختم کر دیا ہے' چلو (اب) ہم آسمان میں موجود مخلوق کو بھی موت سے ہمکنار کر دیں۔ چنانچہ وہ اپنے تیروں کو آسمان کی جانب پھینکیں گے' اللہ تعالیٰ ان کی جانب سے پھینکے گئے ان کے تیروں کو خون آلود کر کے واپس بھیجے گا اور اللہ کے پیغمبر عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے رفقاء محصور ہو جائیں گے یہاں تک کہ (اسباب معیشت کی تنگی کی وجہ سے) بیل کا سر ان کے نزدیک تمہارے آج کے سو دینار سے بہتر ہو گا۔ چنانچہ عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے رفقاء اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ یاجوج اور ماجوج کی گردنوں میں ایک کیڑا داخل کر دیں گے' وہ سب کے سب موت سے ہم کنار ہو جائیں گے جیسے کوئی شخص موت سے ہم کنار ہوتا ہے۔ اس کے بعد عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے رفقاء میدانی علاقے میں اتریں گے' زمین پر ایک بالشت جگہ بھی ایسی نہ ہو گی جو یاجوج اور ماجوج کی چربی اور بدبو سے خالی ہو۔ پھر عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے رفقاء اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے تب اللہ تعالیٰ ایسے پرندے اتاریں گے جن کی گردنیں خراسانی نسل کے اونٹوں کی گردنوں کی مثل ہوں گی وہ ان (کی لاشوں) کو اٹھا کر وہاں پھینک دیں گے جہاں اللہ چاہے گا۔

اور ایک روایت میں ہے کہ پرندے ان کی لاشوں کو نَہْبَل (مقام) پر پھینک دیں گے اور مسلمان ان کی کمانوں' ان کے تیروں' ان کے ترکشوں کو سات سال تک بطور ایندھن جلاتے رہیں گے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ موسلا دھار بارش برسائے گا جو تمام گھروں پر برسے گی خواہ وہ اینٹوں کے بنے ہوئے ہوں یا اونی خیمے ہوں اس بارش سے زمین دھل کر آئینے کی مانند شفاف ہو جائے گی۔ اس کے بعد زمین کو حکم دیا جائے گا کہ وہ اپنے پھل اگائے اور اپنی برکات نچھاور کرے۔ ان دنوں ایک جماعت کے لیے ایک انار کافی رہے گا اور وہ اس کے چھلکے کے سائے میں آرام کر سکیں گے اور دودھ میں برکت ہو گی یہاں تک کہ ایک اونٹنی کا دودھ ایک جماعت کو کفایت کرے گا اور گائے کا دودھ ایک قبیلے کے لیے کافی رہے گا اور ایک بکری کا دودھ مختصر خاندان کے لیے کافی رہے گا وہ اس حالت میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ عمدہ قسم کی ہوا بھیجے گا' وہ ان کی بغلوں میں داخل ہو جائے گی اور تمام مومنوں اور مسلمانوں کو موت کے حوالے کر دے گی (پھر) بدترین لوگ باقی رہ جائیں گے جو زمین پر گدھوں کی مانند نفسانی خواہشات کی تکمیل کریں گے چنانچہ ان پر قیامت قائم ہو گی (مسلم) البتہ روایت کے یہ الفاظ کہ "پرندے ان کی لاشوں کو نہبل مقام پر پھینک دیں گے" سے "سات سال تک بطور ایندھن جلاتے رہیں گے" کو امام مسلمؒ نے ذکر نہیں کیا (ان دونوں روایتوں کو ترمذی نے ذکر کیا ہے)

وضاحت: آپؐ نے فرمایا کہ اگر میری زندگی میں دجّال آیا تو میں اس کے ساتھ مقابلہ کروں گا یہ اس وقت فرمایا جب آپؐ کے علم میں نہ تھا کہ وہ آپؐ کے زمانہ میں خروج نہیں کرے گا' اسی لئے آپؐ نے اس کی علامات ذکر کی ہیں کہ جب ایک دن سال کے برابر ہو گا تو اس دن کی نمازیں اندازے کے ساتھ ادا ہوں گی ہر دو نمازوں کے درمیان جس قدر عام طور پر وقت ہوتا ہے اتنا وقت گزارنے کے بعد دوسری نماز کا وقت ہو جائے گا پھر اسے ادا کیا جائے گا یہ ہرگز مقصود نہیں کہ اس دن میں صرف پانچ نمازیں ادا کی جائیں گی۔

دجّال کا زمین کو حکم دینا کہ وہ اپنا خزانہ نکالے اور وہ خزانہ نکال دے گی یا نوجوان کو قتل کرنے کے بعد زندہ

کہا' اس قسم کے واقعات شعبدہ بازی کی صورت کے ہیں۔ بسا اوقات اللہ پاک اس قسم کے لوگوں کو ڈھیل دے دیتے ہیں اور بظاہر ان سے محیّر العقول واقعات سرزد ہوتے ہیں' یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی مشیّت کے ساتھ ہوتا ہے۔ اگر دجّال دوسری بار اسی انسان کو قتل کرنا چاہے گا تو قتل نہیں کر سکے گا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کی مشیّت شامل حال نہ ہو گی۔

دمشق کے اس مینار کے بارے میں حافظ ابن کثیرؒ بیان کرتے ہیں کہ سن ۷۴۱ ہجری میں سفید پتھروں سے از سرِنو یہ مینار بنایا گیا تھا جو عیسائیوں کے فنڈ سے تیار ہوا' انہوں نے ہی پہلے اسے آگ لگائی تھی۔ یہ مینار عیسائیوں کے فنڈ سے شاید اس لئے تیار کیا گیا کہ اس پر عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہو گا۔ حدیث میں مذکور لفظ "نَبْل" صحیح نہیں جب کہ صحیح لفظ "مَحْمَل" ہے جس کا معنی گرھا ہے۔ جامع ترمذی میں اسی طرح ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۱۷۷' مشکوٰۃ سعید اللحام جلد ۳ صفحہ ۱۷۷)

۵٤۷٦ - (۱۳) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «یَخْرُجُ الدَّجَّالُ، فَیَتَوَجَّهُ قِبَلَهٗ رَجُلٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ. فَیَلْقَاهُ الْمَسَالِحُ – مَسَالِحُ الدَّجَّالِ. فَیَقُوْلُوْنَ لَهٗ: اَیْنَ تَعْمِدُ؟ فَیَقُوْلُ: اَعْمِدُ اِلٰی هٰذَا الَّذِیْ خَرَجَ قَالَ: فَیَقُوْلُوْنَ لَهٗ: اَوَمَا تُؤْمِنُ بِرَبِّنَا؟ فَیَقُوْلُ: مَا بِرَبِّنَا خَفَاءٌ. فَیَقُوْلُوْنَ: اُقْتُلُوْهُ. فَیَقُوْلُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: اَلَیْسَ قَدْ نَهَاکُمْ رَبُّکُمْ اَنْ تَقْتُلُوْا اَحَدًا دُوْنَهٗ». قَالَ: «فَیَنْطَلِقُوْنَ بِهٖ اِلَی الدَّجَّالِ، فَاِذَا رَآهُ الْمُؤْمِنُ قَالَ: یَا اَیُّهَا النَّاسُ! هٰذَا الدَّجَّالُ الَّذِیْ ذَکَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «فَیَاْمُرُ الدَّجَّالُ بِهٖ فَیُشَبَّحُ — فَیَقُوْلُ: خُذُوْهُ وَشُجُّوْهُ، فَیُوْسَعُ ظَهْرُهٗ وَبَطْنُهٗ ضَرْبًا». قَالَ: «فَیَقُوْلُ: اَوَمَا تُؤْمِنُ بِیْ؟» قَالَ: «فَیَقُوْلُ: اَنْتَ الْمَسِیْحُ الْکَذَّابُ». قَالَ: «فَیُؤْمَرُ بِهٖ فَیُؤْشَرُ بِالْمِئْشَارِ – مِنْ مَفْرِقِهٖ حَتّٰی یُفَرَّقَ بَیْنَ رِجْلَیْهِ». قَالَ: «ثُمَّ یَمْشِی الدَّجَّالُ بَیْنَ الْقِطْعَتَیْنِ، ثُمَّ یَقُوْلُ لَهٗ: قُمْ، فَیَسْتَوِیْ قَائِمًا، ثُمَّ یَقُوْلُ لَهٗ: اَتُؤْمِنُ بِیْ؟ فَیَقُوْلُ: مَا ازْدَدْتُ اِلَّا بَصِیْرَةً». قَالَ: «ثُمَّ یَقُوْلُ: یَا اَیُّهَا النَّاسُ! اِنَّهٗ لَا یَفْعَلُ بَعْدِیْ بِاَحَدٍ مِّنَ النَّاسِ» قَالَ: «فَیَاْخُذُهُ الدَّجَّالُ لِیَذْبَحَهٗ، فَیُجْعَلُ مَا بَیْنَ رَقَبَتِهٖ اِلٰی تَرْقُوَتِهٖ نُحَاسًا، فَلَا یَسْتَطِیْعُ اِلَیْهِ سَبِیْلًا». قَالَ: «فَیَاْخُذُ بِیَدَیْهِ وَرِجْلَیْهِ، فَیَقْذِفُ بِهٖ، فَیَحْسِبُ النَّاسُ اَنَّمَا قَذَفَهٗ اِلَی النَّارِ، وَاِنَّمَا اُلْقِیَ فِی الْجَنَّةِ» فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «هٰذَا اَعْظَمُ النَّاسِ شَهَادَةً عِنْدَ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۴۷۶: ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' دجّال کا خروج ہو گا تو اس کی جانب ایک ایماندار شخص روانہ ہو گا' اس شخص سے دجّال کے مسلح محافظین ملاقات کریں گے اور اس سے دریافت کریں گے کہ تو کہاں (جانے) کا ارادہ رکھتا ہے؟ وہ (انہیں) بتائے گا کہ میں اس شخص کی طرف جا رہا ہوں جس نے (ابھی ابھی حق کے خلاف) خروج کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' وہ اس سے دریافت کریں گے کہ

کیا تو ہمارے رب پر ایمان نہیں رکھتا؟ وہ جواب دے گا' ہمارا رب تو ظاہر ہے وہ (سب متفق ہو کر) کہیں گے' اسے قتل کر دو۔ پھر وہ آپس میں اس خیال کا اظہار کریں گے کہ کیا تمہارے خدا (دجّال) نے تمہیں روکا نہیں ہے کہ تم نے اس کے علم کے بغیر کسی کو قتل نہیں کرنا؟ چنانچہ وہ اسے دجّال کے پاس لے جائیں گے۔ جب ایماندار شخص دجّال کو دیکھے گا تو کہے گا' اے لوگو! یہ وہی دجّال ہے جس کا تذکرہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے۔ راوی بیان کرتا ہے' دجّال اس شخص کے بارے میں حکم دے گا کہ اسے پیٹ کے بل لٹا دیا جائے اور کہے گا کہ اسے پکڑو اور اس کا سر کچل دو چنانچہ اس کی کمر اور اس کا پیٹ ضربات سے متورّم ہو جائیں گے۔ آپؐ نے فرمایا' دجّال (اس شخص سے) دریافت کرے گا کہ تو مجھ پر اب بھی ایمان نہیں رکھتا؟ وہ جواب دے گا تو مسیح کذّاب ہے۔ آپؐ نے فرمایا' اس کے بارے میں (دجّال) حکم دے گا کہ اس کی (سر کی) مانگ پر آرا چلایا جائے یہاں تک کہ اس کی دونوں ٹانگوں کو الگ الگ کر دیا جائے گا۔ (آپؐ نے فرمایا' اس کے بعد) دجّال دونوں ٹکڑوں کے درمیان چلے گا پھر اس شخص کو کہے گا کہ کھڑا ہو چنانچہ وہ سیدھا کھڑا ہو جائے گا اس کے بعد اس سے کہے گا کہ کیا تو مجھ پر اب بھی ایمان نہیں رکھتا؟ وہ جواب دے گا کہ میری بصیرت میں مزید اضافہ ہو چکا ہے (کہ تو دجّال کذّاب ہے) آپؐ نے فرمایا' اس کے بعد وہ شخص اعلان کرے گا' اے لوگو! اب میرے بعد کسی شخص کے بارے میں (یہ شعبدہ بازی) نہیں دکھا سکے گا۔ آپؐ نے فرمایا' اس کے بعد دجّال اس کو پکڑ کر ذبح کرنا چاہے گا لیکن اس کی گردن سے ہنسلی تک کی جگہ تانبہ کی صورت اختیار کر جائے گی وہ اس کو قتل کرنے کی طاقت نہ پائے گا پھر وہ اس کو اس کے دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں سے پکڑ کر پھینک دے گا لوگوں کا خیال ہو گا کہ اس نے اس کو آگ میں پھینکا ہے جب کہ اسے جنّت میں گرایا گیا ہو گا۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ ربُّ العالمین کے نزدیک یہ شخص تمام لوگوں سے شہادت کے لحاظ سے بڑا عظمت والا ہو گا (مسلم)

وضاحت : ایک روایت میں ہے کہ دجّال اس شخص کو تلوار کے ساتھ قتل کرے گا جبکہ دوسری روایت میں آرا چلانے کا ذکر ہے ان دونوں میں مطابقت کی صورت یہ ہے کہ یہ دونوں الگ الگ واقعات ہیں اگر ایک واقعہ ہے تو پھر کہہ سکتے ہیں کہ تلوار ایسی ہو گی جو آرے کی مانند ہو گی' اس پر دونوں کا اطلاق ہو سکتا ہے۔ مقصود یہ ہے کہ دجّال اس شخص کو تکلیف دینے کی صورت میں قتل کرے گا (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۷۶)

۵۴۷۷ - (۱٤) **وَعَنْ** أُمِّ شَرِيكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «لَيَفِرَّنَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجَّالِ حَتَّى يَلْحَقُوا بِالْجِبَالِ» قَالَتْ أُمُّ شَرِيكٍ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! فَأَيْنَ الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: «هُمْ قَلِيلٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۴۷۷ : اُمِّ شریک رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' لوگ دجّال (کے فتنہ) سے بھاگیں گے یہاں تک کہ پہاڑوں میں پناہ لیں گے۔ اُمِّ شریکؓ کہتی ہیں میں نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! ان دنوں عرب کہاں ہوں گے؟ آپؐ نے فرمایا' وہ تعداد میں بہت کم ہوں گے (مسلم)

۵٤۷۸ - (۱۵) **وَعَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «يَتْبَعُ الدَّجَّالَ مِنْ

يَهُودِ أَصْبَهَانَ سَبْعُونَ أَلْفًا، عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۴۷۸: انس رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا' اصفہان کے ستر ہزار یہودی دجال کے پیروکار ہوں گے انہوں نے طیلسان (کپڑے کا) لباس پہن رکھا ہو گا (مسلم)

۵۴۷۹ - (۱٦) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَأْتِي الدَّجَّالُ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ أَنْ يَدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِينَةِ - فَيَنْزِلُ بَعْضَ السِّبَاخِ الَّتِي تَلِي الْمَدِينَةَ، فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ رَجُلٌ وَهُوَ خَيْرُ النَّاسِ، أَوْ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ، فَيَقُولُ: أَشْهَدُ أَنَّكَ الدَّجَّالُ الَّذِي حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ حَدِيثَهُ، فَيَقُولُ الدَّجَّالُ: أَرَأَيْتُمْ إِنْ قَتَلْتُ هٰذَا ثُمَّ أَحْيَيْتُهُ، هَلْ تَشُكُّونَ فِي الْأَمْرِ؟ فَيَقُولُونَ: لَا، فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيهِ، فَيَقُولُ: وَاللهِ مَا كُنْتُ فِيكَ أَشَدَّ بَصِيرَةً مِنِّي الْيَوْمَ، فَيُرِيدُ الدَّجَّالُ أَنْ يَقْتُلَهُ، فَلَا يُسَلَّطُ عَلَيْهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۴۷۹: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' دجال نکلے گا اور مدینہ منورہ کی گلیوں میں اس کا داخلہ ممنوع ہو گا' وہ مدینہ منورہ کے قریب شور زدہ جگہ پر اترے گا۔ اس کے پاس ایک شخص جائے گا جو بہت نیکو کار ہو گا' وہ اس کو (مخاطب کر کے) کہے گا' میں گواہی دیتا ہوں کہ تو وہ دجال ہے جس کے بارے میں ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبردی ہے۔ دجال کہے گا کہ مجھے بتاؤ اگر میں اس شخص کو قتل کر کے زندہ کر لوں تو کیا تم میری خدائی کے بارے میں شک کرو گے؟ وہ نفی میں جواب دیں گے (اس کے بعد) وہ اسے قتل کر دے گا پھر اس کو زندہ کرے گا (زندہ ہونے کے بعد) وہ شخص کہے گا' اللہ کی قسم! مجھے تیرے بارے میں آج کے دن سے زیادہ بصیرت پہلے کبھی نہ تھی (اس کے بعد) دجال اس شخص کو قتل کرنے کا ارادہ کرے گا لیکن اس کو اس پر تسلط حاصل نہیں ہو گا (بخاری' مسلم)

۵۴۸۰ - (۱۷) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «يَأْتِي الْمَسِيحُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ هِمَّتُهُ - الْمَدِينَةُ، حَتّٰى يَنْزِلَ دُبُرَ أُحُدٍ، ثُمَّ تَصْرِفُ الْمَلَائِكَةُ وَجْهَهُ قِبَلَ الشَّامِ، وَهُنَالِكَ يَهْلِكُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۴۸۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا' مسیح دجال مشرق (کی جانب) سے خروج کرے گا' اس کی منزل مقصود مدینہ منورہ ہو گی۔ وہ اُحد پہاڑ کے پیچھے اُترے گا تو فرشتے اس کے چہرے کو شام کی جانب پھیر دیں گے وہاں وہ تباہ ہو جائے گا (بخاری' مسلم)

۵۴۸۱ - (۱۸) وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ رُعْبُ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ، عَلٰى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۴۸۱: ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا' مدینہ منورہ میں دجال کا

خوف نہیں ہو گا' ان دنوں مدینہ منورہ کے سات دروازے ہوں گے ہر دروازے پر دو (محافظ) فرشتے ہوں گے (بخاری)

۵۴۸۲ - (۱۹) **وعن** فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ مُنَادِيَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يُنَادِيْ: اَلصَّلَاةُ جَامِعَةٌ؛ فَخَرَجْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَصَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَضْحَكُ، فَقَالَ: «لِيَلْزَمْ كُلُّ إِنْسَانٍ مُصَلَّاهُ». ثُمَّ قَالَ: «هَلْ تَدْرُوْنَ لِمَ جَمَعْتُكُمْ؟» قَالُوْا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: «إِنِّيْ وَاللّٰهِ مَا جَمَعْتُكُمْ لِرَغْبَةٍ وَلَا لِرَهْبَةٍ، وَلٰكِنْ جَمَعْتُكُمْ لِأَنَّ تَمِيْمًا الدَّارِيَّ كَانَ رَجُلًا نَصْرَانِيًّا، فَجَاءَ فَبَايَعَ وَأَسْلَمَ، وَحَدَّثَنِيْ حَدِيْثًا وَافَقَ الَّذِيْ كُنْتُ أُحَدِّثُكُمْ بِهِ عَنِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ، حَدَّثَنِيْ أَنَّهُ رَكِبَ فِيْ سَفِيْنَةٍ بَحْرِيَّةٍ مَعَ ثَلَاثِيْنَ رَجُلًا مِنْ لَخْمٍ وَجُذَامٍ، فَلَعِبَ بِهِمُ الْمَوْجُ شَهْرًا فِي الْبَحْرِ، فَأَرْفَؤُوْا - إِلَى جَزِيْرَةٍ حِيْنَ تَغْرُبُ - الشَّمْسُ، فَجَلَسُوْا فِيْ أَقْرُبِ السَّفِيْنَةِ، فَدَخَلُوا الْجَزِيْرَةَ، فَلَقِيَتْهُمْ دَابَّةٌ أَهْلَبُ - كَثِيْرُ الشَّعْرِ، لَا يَدْرُوْنَ مَا قُبُلُهُ مِنْ دُبُرِهِ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعْرِ، قَالُوْا: وَيْلَكِ مَا أَنْتِ؟ قَالَتْ: أَنَا الْجَسَّاسَةُ قَالُوْا: وَمَا الْجَسَّاسَةُ؟ قَالَتْ: أَيُّهَا الْقَوْمُ انْطَلِقُوْا إِلَى هٰذَا الرَّجُلِ فِي الدَّيْرِ، فَإِنَّهُ إِلَى خَبَرِكُمْ بِالْأَشْوَاقِ، قَالَ: لَمَّا سَمَّتْ لَنَا رَجُلًا فَرِقْنَا - مِنْهَا أَنْ تَكُوْنَ شَيْطَانَةً قَالَ: فَانْطَلَقْنَا سِرَاعًا حَتّٰى دَخَلْنَا الدَّيْرَ، فَإِذَا فِيْهِ أَعْظَمُ إِنْسَانٍ رَأَيْنَاهُ قَطُّ خَلْقًا، وَأَشَدُّهُ وِثَاقًا، مَجْمُوْعَةٌ يَدَاهُ - إِلَى عُنُقِهِ، مَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى كَعْبَيْهِ بِالْحَدِيْدِ. قُلْنَا: وَيْلَكَ مَا أَنْتَ؟ قَالَ: قَدْ قَدَرْتُمْ عَلَى خَبَرِيْ -، فَأَخْبِرُوْنِيْ مَا أَنْتُمْ؟ قَالُوْا: نَحْنُ أُنَاسٌ مِنَ الْعَرَبِ، رَكِبْنَا فِيْ سَفِيْنَةٍ بَحْرِيَّةٍ، فَلَعِبَ بِنَا الْبَحْرُ شَهْرًا، فَدَخَلْنَا الْجَزِيْرَةَ، فَلَقِيَتْنَا دَابَّةٌ أَهْلَبُ، فَقَالَتْ: أَنَا الْجَسَّاسَةُ اعْمِدُوْا إِلَى هٰذَا فِي الدَّيْرِ، فَأَقْبَلْنَا إِلَيْكَ سِرَاعًا وَفَزِعْنَا مِنْهَا. وَلَمْ نَأْمَنْ أَنْ تَكُوْنَ شَيْطَانَةً، فَقَالَ: أَخْبِرُوْنِيْ عَنْ نَخْلِ بَيْسَانَ - قُلْنَا: عَنْ أَيِّ شَأْنِهَا تَسْتَخْبِرُ؟ قَالَ: أَسْأَلُكُمْ عَنْ نَخْلِهَا هَلْ تُثْمِرُ؟ قُلْنَا: نَعَمْ. قَالَ: أَمَا إِنَّهَا تُوْشِكُ أَنْ لَا تُثْمِرَ. قَالَ: أَخْبِرُوْنِيْ عَنْ بُحَيْرَةِ الطَّبَرِيَّةِ قُلْنَا: عَنْ أَيِّ شَأْنِهَا تَسْتَخْبِرُ؟ قَالَ: هَلْ فِيْهَا مَاءٌ؟ قُلْنَا هِيَ كَثِيْرَةُ الْمَاءِ قَالَ: أَمَا إِنَّ مَاءَهَا يُوْشِكُ أَنْ يَذْهَبَ. قَالَ: أَخْبِرُوْنِيْ عَنْ عَيْنِ زُغَرَ -. قَالُوْا: وَعَنْ أَيِّ شَأْنِهَا تَسْتَخْبِرُ؟ قَالَ: هَلْ فِي الْعَيْنِ مَاءٌ؟ وَهَلْ يَزْرَعُ أَهْلُهَا بِمَاءِ الْعَيْنِ؟ قُلْنَا لَهُ: نَعَمْ، هِيَ كَثِيْرَةُ الْمَاءِ، وَأَهْلُهَا يَزْرَعُوْنَ مِنْ مَائِهَا. قَالَ: أَخْبِرُوْنِيْ عَنْ نَبِيِّ الْأُمِّيِّيْنَ مَا فَعَلَ؟ قُلْنَا: قَدْ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ وَنَزَلَ يَثْرِبَ. قَالَ: أَقَاتَلَهُ الْعَرَبُ؟ قُلْنَا: نَعَمْ. قَالَ: كَيْفَ صَنَعَ بِهِمْ؟ فَأَخْبَرْنَاهُ أَنَّهُ قَدْ ظَهَرَ عَلَى مَنْ يَلِيْهِ مِنَ الْعَرَبِ، وَأَطَاعُوْهُ. قَالَ لَهُمْ: قَدْ كَانَ ذٰلِكَ؟ قُلْنَا: نَعَمْ. قَالَ - أَمَا إِنَّ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَهُمْ أَنْ يُطِيْعُوْهُ وَإِنِّيْ مُخْبِرُكُمْ عَنِّيْ: إِنِّيْ أَنَا الْمَسِيْحُ [الدَّجَّالُ] - وَإِنِّيْ يُوْشِكُ أَنْ

يُؤْذَنَ لِي فِي الْخُرُوجِ فَأَخْرُجَ، فَأَسِيرَ فِي الْأَرْضِ، فَلَا أَدَعَ قَرْيَةً إِلَّا هَبَطْتُهَا فِي أَرْبَعِينَ لَيْلَةً، غَيْرَ مَكَّةَ وَطَيْبَةَ —، هُمَا مُحَرَّمَتَانِ عَلَيَّ كِلْتَاهُمَا، كُلَّمَا أَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَ وَاحِدَةً أَوْ وَاحِدًا مِنْهُمَا اسْتَقْبَلَنِي مَلَكٌ بِيَدِهِ السَّيْفُ صَلْتًا يَصُدُّنِي عَنْهَا، وَإِنَّ عَلَى كُلِّ نَقْبٍ مِنْهَا مَلَائِكَةً يَحْرُسُونَهَا». قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ — وَطَعَنَ بِمِخْصَرَتِهِ فِي الْمِنْبَرِ —: «هَذِهِ طَيْبَةُ، هَذِهِ طَيْبَةُ، هَذِهِ طَيْبَةُ» يَعْنِي الْمَدِينَةَ «أَلَا هَلْ كُنْتُ حَدَّثْتُكُمْ؟» فَقَالَ النَّاسُ: نَعَمْ. «فَإِنَّهُ أَعْجَبَنِي حَدِيثُ تَمِيمٍ أَنَّهُ وَافَقَ الَّذِي كُنْتُ أُحَدِّثُكُمْ عَنْهُ وَعَنِ الْمَدِينَةِ وَمَكَّةَ. أَلَا إِنَّهُ فِي بَحْرِ الشَّامِ — أَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ —، لَا بَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ —، مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ، مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ» وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى الْمَشْرِقِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۴۸۲ : فاطمہ بنتِ قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے منادی کرنے والے کو یہ پکارتے ہوئے سنا کہ (اس) نماز کے لیے (بالخصوص) جمع ہو جاؤ۔ چنانچہ میں مسجد میں گئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی جب آپؐ نماز سے فارغ ہو کر منبر پر تشریف فرما ہوئے تو آپؐ مسکرا رہے تھے۔ آپؐ نے فرمایا' ہر شخص اپنی اپنی جگہ پر بیٹھا رہے۔ اس کے بعد آپؐ نے دریافت کیا' تمہیں معلوم ہے کہ میں نے تمہیں کیوں جمع کیا ہے؟ صحابہ کرامؓ نے جواب دیا' اللہ اور اس کے رسول کو علم ہو گا۔ آپؐ نے فرمایا' اللہ کی قسم! میں نے تمہیں نہ تو کسی مرغوب چیز کے لیے اور نہ ہی دشمن سے ڈرانے کے لیے جمع کیا ہے البتہ میں نے تمہیں اس لیے جمع کیا ہے کہ تمیم داری جو عیسائی تھا وہ آیا' اس نے بیعت کی اور اسلام میں داخل ہو گیا ہے اور اس نے مجھے ایک واقعہ بتایا ہے جو مسیح دجال کے بارے میں اس واقعہ کے مطابق ہے جو میں نے تمہیں بتایا تھا۔ اس نے مجھے بتایا کہ وہ ان تمیں رفقاء کے ساتھ پانی کی بڑی کشتی میں سوار ہوا جن کا تعلق "لخم" اور "جذام" قبیلے کے ساتھ تھا۔ ایک ماہ کشتی سمندر میں موجوں کے تھپیڑے کھاتی رہی (ایک دن موج نے) سورج غروب ہونے کے قریب کشتی کو ایک جزیرے کے قریب لنگر انداز کر دیا چنانچہ سب چھوٹی کشتی میں بیٹھ کر جزیرے میں داخل ہوئے' وہاں انہیں ایک ایسا جانور ملا جس (کے جسم) پر گھنے اور سخت بال تھے' بالوں کی کثرت کی وجہ سے انہیں معلوم نہ ہو سکا کہ اس کا اگلا حصہ کدھر اور پچھلا حصہ کدھر ہے؟ انہوں نے کہا' تجھ پر افسوس ہے تو کون ہے؟ اس نے جواب دیا' میں جاسوس ہوں۔ انہوں نے دریافت کیا' جاسوسی سے کیا مقصود ہے؟ اس نے کہا' لوگو! اس شخص کے پاس چلو جو اس محل میں رہتا ہے وہ تمہاری باتیں سننے کا مشتاق ہے۔ تمیم داریؓ نے بیان کیا کہ جب اس نے ایک شخص کا ذکر کیا تو ہمیں جاسوس سے خوف ہوا کہ کہیں (انسانی صورت میں) شیطان نہ ہو۔ تمیم داریؓ نے بتایا کہ ہم تیز تیز چلے یہاں تک کہ ہم محل میں داخل ہوئے تو وہاں ایک بہت بڑا انسان تھا' ہم نے اتنی بڑی ڈیل ڈول والا انسان پہلے کبھی نہ دیکھا تھا' وہ نہایت مضبوط جکڑا ہوا تھا اس کے دونوں ہاتھ اس کی گردن کے ساتھ جکڑے ہوئے تھے' اس کے دونوں گھٹنے ٹخنوں تک لوہے (کی زنجیر) سے بندھے ہوئے تھے۔ ہم نے دریافت کیا' تجھ پر افسوس ہے' تو کون ہے؟ اس نے جواب دیا' میرے بارے میں علم ہو چکا

ہے تم مجھے اپنے بارے میں بتاؤ کہ تم کون ہو؟ انہوں نے جواب دیا' ہم عرب باشندے ہیں' ہم ایک پانی کی کشتی میں سوار ہوئے' سمندر کی موجوں نے ایک ماہ تک ہمیں گھیرے رکھا (پھیرے دیں) ہم جزیرے میں داخل ہوئے تو ہماری ملاقات ایک ایسے جانور سے ہوئی جس کے جسم پر گھنے بال تھے اس نے بتایا کہ میں جاسوس ہوں' تم لوگ اس شخص کے پاس چلو جو اس محل میں موجود ہے تو ہم تیز رفتاری سے تیری جانب چل پڑے (لیکن جاسوس سے ہم گھبرا گئے اور ہم خوفزدہ ہو گئے کہ یہ تو شیطان ہے۔ اس نے کہا' تم مجھے بیسان (فلسطین کے نزدیک) بستی کی کھجوروں کے بارے میں بتاؤ۔ ہم نے کہا' اس کے بارے میں تم کیا دریافت کرنا چاہتے ہو؟ اس نے کہا' میں تم سے استفسار کر رہا ہوں کہ کیا وہ کھجوریں بار آور ہو رہی ہیں؟ ہم نے کہا' ہاں! اس نے بتایا' جان لو کہ مستقبل قریب میں وہ بار آور نہیں ہوا کریں گی۔ اس نے دریافت کیا' مجھے بحیرہ "طبریہ" کے بارے میں خبر دو؟ ہم نے استفسار کیا کہ بحیرہ "طبریہ" کے بارے میں کس حیثیت سے تو دریافت کر رہا ہے؟ اس نے وضاحت کی کہ کیا اس میں پانی ہے؟ ہم نے بتایا کہ اس میں بے انتہا پانی ہے۔ اس نے آگاہ کیا کہ عنقریب اس کا پانی ختم ہو جائے گا۔ اس نے کہا' تم مجھے زُغر (شہر) کے چشمے کے بارے میں بتاؤ؟ انہوں نے استفسار کیا' تو اس کی کس حیثیت کے بارے میں دریافت کر رہا ہے؟ اس نے وضاحت کی کہ کیا اس چشمہ میں پانی موجود ہے اور کیا وہاں کے باشندے اس پانی کے ساتھ زراعت کر رہے ہیں؟ ہم نے بتایا' ہاں! اس میں بے بہا پانی ہے اور وہاں کے باشندے اس کے پانی سے زراعت کر رہے ہیں۔ اس نے کہا' تم مجھے اُمیّوں یعنی اہلِ عرب کے پیغمبر کے بارے میں بتاؤ کہ اس نے کیا کیا ہے؟ ہم نے بتایا' وہ مکّہ چھوڑ کر مدینے آ گیا ہے۔ اس نے دریافت کیا کہ کیا اس نے عرب کے لوگوں کے ساتھ جنگ کی ہے؟ ہم نے اثبات میں جواب دیا۔ اس نے دریافت کیا کہ وہ ان (کے مقابلہ) میں کیسا رہا؟ ہم نے اسے بتایا کہ وہ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) عرب کی قریبی آبادیوں پر غالب آ چکا ہے اور وہاں کے لوگوں نے اس کی اطاعت کی ہے۔ اس نے ان سے تاکیداً استفسار کیا کہ ایسا ہو چکا ہے؟ ہم نے اثبات میں جواب دیا۔ اس نے کہا' خبردار! بلاشبہ ایسا کرنا ان کے لئے بہتر ہے کہ وہ اس کی اطاعت کریں اور میں تمہیں اپنے بارے میں بتاتا ہوں کہ میں مسیح دجال ہوں اور یقیناً بہت جلد مجھے نکلنے کی اجازت ملے گی تو میں ظاہر ہوں گا۔ میں چالیس دن میں (روئے) زمین پر پھر جاؤں گا' مکّہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے علاوہ ہر بستی میں جاؤں گا' ان دونوں میں جانے کی مجھے اجازت نہیں ہے۔ جب بھی میں ان میں سے کسی ایک میں داخل ہونا چاہوں گا تو میرے سامنے فرشتہ (رکاوٹ) ہو گا۔ اس کے ہاتھ میں میان سے باہر نکالی ہوئی تلوار ہو گی وہ مجھے اس میں جانے سے روکے گا اور بلاشبہ اس کے ہر بازار پر فرشتے اس کی حفاظت کریں گے۔ (یہ واقعہ سننے کے بعد) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر اپنی لاٹھی مارتے ہوئے فرمایا' یہ طَیبہ ہے' یہ طَیبہ ہے' یہ طَیبہ ہے یعنی مدینہ ہے۔ آگاہ رہو! کیا میں تمہیں (یہ باتیں) بتایا نہ کرتا تھا؟ سب لوگوں نے اثبات میں جواب دیا (آپؐ نے فرمایا) بلاشبہ مجھے تمیم داریؓ کا (بیان کردہ) یہ واقعہ اچھا لگا ہے اور یہ اس واقعہ کے عین مطابق ہے جو میں تمہیں دجال اور مدینے کے بارے میں بتایا کرتا تھا۔ خبردار! بلاشبہ وہ شام یا یمن کے سمندر میں ہے۔ نہیں! بلکہ وہ مشرق کی جانب ہے' وہ مشرق کی جانب ہے' وہ مشرق کی جانب ہے اور آپؐ نے ہاتھ کے ساتھ مشرق کی جانب اشارہ کیا (مسلم)

۵۴۸۳ - (۲۰) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «رَاَيْتُنِي اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ، فَرَاَيْتُ رَجُلًا آدَمَ كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ مِنْ اُدْمِ الرِّجَالِ، لَهُ لِمَّةٌ — كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ مِنَ اللِّمَمِ قَدْ رَجَّلَهَا — ، فَهِيَ تَقْطُرُ مَاءً، مُتَّكِئًا عَلٰى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ، يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ، فَسَاَلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالُوْا: هٰذَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ قَالَ: «ثُمَّ اِذَا اَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطَطٍ، اَعْوَرِ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى، كَاَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ، كَاَشْبَهِ مَنْ رَاَيْتُ مِنَ النَّاسِ بِابْنِ قَطَنٍ — وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلٰى مَنْكِبَيْ رَجُلَيْنِ، يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ، فَسَاَلْتُ مَنْ هٰذَا؟ فَقَالُوْا: هٰذَا الْمَسِيْحُ الدَّجَّالُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِيْ رِوَايَةٍ: قَالَ فِي الدَّجَّالِ: «رَجُلٌ اَحْمَرُ جَسِيْمٌ، جَعْدُ الرَّاْسِ، اَعْوَرُ عَيْنِ الْيُمْنٰى، اَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا ابْنُ قَطَنٍ».

وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ: «لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا» فِيْ «بَابِ الْمَلَاحِمِ».

وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ ابْنِ عُمَرَ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي النَّاسِ فِيْ «بَابِ قِصَّةِ ابْنِ صَيَّادٍ» اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى.

۵۴۸۳: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں نے اپنے آپ کو آج کی رات خواب میں کعبہ کے پاس دیکھا۔ میں نے دیکھا کہ گندمی رنگ والے لوگوں میں سے ایک گندمی رنگ والا شخص نہایت خوبصورت دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے (سر کے) بال کانوں کے نچلے کناروں سے نیچے تھے وہ اس طرح خوبصورت دکھائی دے رہے تھے جیسے تم اس قسم کے بال رکھنے والوں میں سے کسی کو بہت زیادہ خوبصورت خیال کرتے ہو۔ اس نے بالوں میں کنگھی کی ہوئی تھی' اس کے بالوں سے پانی کے قطرات گر رہے تھے۔ وہ دو انسانوں کے کندھوں پر ٹیک لگا کر بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا۔ میں نے دریافت کیا کہ یہ کون شخص ہے؟ انہوں نے بتایا کہ یہ مسیح بن مریم ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' بعدازاں میں ایک اور شخص کے پاس تھا جس کے بال معمولی گھنگریالے تھے' اس کی دائیں آنکھ کانی تھی گویا کہ اس کی آنکھ منقّہ کی مانند پھولی ہوئی تھی جن لوگوں کو میں نے دیکھا ہے ان میں سے وہ ابن قطن سے بہت مشابہ تھا' اس نے دونوں ہاتھ دو انسانوں کے کندھوں پر رکھے ہوئے تھے' وہ بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا۔ میں نے دریافت کیا' یہ کون شخص ہے؟ طواف کرنے والوں نے بتایا کہ یہ مسیح دجال ہے (بخاری' مسلم)

اور ایک روایت میں ہے آپؐ نے دجال کے بارے میں فرمایا کہ وہ سرخ رنگت والا' بھاری بھرکم' گھنگریالے بالوں والا ہو گا' اس کی دائیں آنکھ کانی ہو گی۔ مشابہت کے اعتبار سے لوگوں میں سے ابن قطن اس کے بہت قریب ہے اور ابوہریرۃؓ سے مروی حدیث جس میں ہے کہ "قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی جب تک کہ سورج مغرب سے طلوع نہ ہو گا" بابُ الملاحِم میں ذکر کی گئی ہے اور ہم ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث

جس میں ہے کہ "رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں کھڑے ہوئے ابنِ صیّاد کے واقعہ کے باب میں ذکر کریں گے (اِن شاء اللہ تعالیٰ)

الفصل الثانی

٥٤٨٤ - (٢١) عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، فِيْ حَدِيْثِ تَمِيْمٍ الدَّارِيِّ: قَالَتْ قَالَ: «فَإِذَا أَنَا بِامْرَأَةٍ تَجُرُّ شَعْرَهَا قَالَ: مَا أَنْتِ؟ قَالَتْ: أَنَا الْجَسَّاسَةُ، اِذْهَبْ إِلَى ذٰلِكَ الْقَصْرِ، فَأَتَيْتُهُ، فَإِذَا رَجُلٌ يَجُرُّ شَعْرَهُ، مُسَلْسَلٌ فِي الْأَغْلَالِ، يَنْزُوْ - فِيْمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، فَقُلْتُ: مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: أَنَا الدَّجَّالُ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

دوسری فصل

۵۴۸۴: فاطمہ بنتِ قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ تمیم داریؓ کی حدیث کے سلسلہ میں بیان کرتی ہیں کہ تمیم داریؓ نے بیان کیا' اچانک میرا گزر ایک عورت پر ہوا جو اپنے بالوں کو کھینچ رہی تھی۔ تمیم داریؓ نے استفسار کیا' تو کون ہے؟ اس نے بتایا' میں جاسوس ہوں۔ آپ اس محل کی جانب جائیں چنانچہ میں وہاں گیا تو وہاں ایک شخص اپنے بال کھینچ رہا تھا' وہ زنجیروں میں جکڑا ہوا آسمان اور زمین کے درمیان اچھل رہا تھا۔ میں نے استفسار کیا' تو کون ہے؟ اس نے بتایا' میں دجال ہوں (ابوداؤد)

٥٤٨٥ - (٢٢) وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «إِنِّيْ حَدَّثْتُكُمْ عَنِ الدَّجَّالِ حَتّٰى خَشِيْتُ أَنْ لَا تَعْقِلُوْا. إِنَّ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ قَصِيْرٌ، أَفْحَجُ - جَعْدٌ، أَعْوَرُ، مَطْمُوْسُ الْعَيْنِ، لَيْسَتْ بِنَاتِئَةٍ وَلَا حَجْرَاءَ - فَإِنْ أُلْبِسَ عَلَيْكُمْ فَاعْلَمُوْا أَنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ» رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۵۴۸۵: عُبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' میں نے تمہیں دجال کے بارے میں بتایا لیکن میں نے محسوس کیا ہے کہ تم اسے سمجھ نہیں سکے ہو۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ مسیح دجال پست قد ہے' چلتے ہوئے اس کے دونوں قدموں کے درمیان آگے سے تھوڑا فاصلہ اور ایڑیوں کی جانب سے زیادہ فاصلہ ہو گا' وہ کانا ہو گا' اس کی (ایک) آنکھ جسم کے ساتھ برابر ہو گی نہ اُبھری ہوئی اور نہ ہی اندر دھنسی ہوئی ہو گی۔ اگر تم پر معاملہ پیچیدہ ہو جائے تو سمجھ لو کہ تمہارا پروردگار تو کانا نہیں ہے (ابوداؤد)

٥٤٨٦ - (٢٣) وَعَنْ أَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ بَعْدَ نُوْحٍ إِلَّا قَدْ أَنْذَرَ الدَّجَّالَ قَوْمَهُ، وَإِنِّيْ أُنْذِرُكُمُوْهُ» فَوَصَفَهُ لَنَا

قَالَ: «لَعَلَّهُ سَيُدْرِكُهُ بَعْضُ مَنْ رَآنِي اَوْ سَمِعَ كَلَامِي». قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! فَكَيْفَ قُلُوْبُنَا يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: «مِثْلُهَا» يَعْنِي الْيَوْمَ «اَوْ خَيْرٌ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ.

۵۴۸۶: ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ نے فرمایا' نوح علیہ السلام کے بعد کوئی پیغمبر ایسا نہیں جس نے اپنی اُمّت کو دجّال (کے فتنہ) سے نہ ڈرایا ہو اور میں بھی تمہیں اس سے ڈراتا ہوں۔ آپؐ نے ہمارے سامنے اس کا تعارف بیان کیا۔ آپؐ نے فرمایا' شاید وہ لوگ جنہوں نے مجھے دیکھا ہے یا جنہوں نے میرا کلام سنا ہے (ان میں سے) کچھ اس سے ملاقات کریں۔ صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! ان دنوں ہمارے دلوں کی کیا کیفیت ہو گی؟ آپؐ نے فرمایا' آج کے دن کی طرح یا اس سے بھی بہتر ہو گی (ترمذی' ابوداؤد)

وضاحت: یہ روایت منقطع ہے' عبداللہ بن سُراقہ نے ابوعُبیدہؓ بن جرّاح سے نہیں سنا (ضعیف ترمذی صفحہ ۲۵۱' تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۷۸)

۵۴۸۷ - (۲۴) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَالَ: «اَلدَّجَّالُ يَخْرُجُ مِنْ اَرْضٍ بِالْمَشْرِقِ يُقَالُ لَهَا: خُرَاسَانُ، يَتْبَعُهُ اَقْوَامٌ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۴۸۷: عمرو بن حریث' ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ دجّال' مشرق کی زمین سے خروج کرے گا جس کا نام خراسان ہو گا' کچھ لوگ اس کے پیچھے چلیں گے گویا کہ ان کے چہرے ان ڈھالوں کی طرح ہیں جو ایک دوسرے کے اوپر رکھی گئی ہیں (ترمذی)

۵۴۸۸ - (۲۵) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ سَمِعَ بِالدَّجَّالِ فَلْيَنْاَ مِنْهُ - فَوَاللهِ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَاْتِيْهِ وَهُوَ يَحْسَبُ اَنَّهُ مُؤْمِنٌ، فَيَتْبَعُهُ مِمَّا يُبْعَثُ بِهِ مِنَ الشُّبُهَاتِ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۵۴۸۸: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص دجّال کے نکلنے کے بارے میں سنے وہ اس سے دور رہے۔ اللہ کی قسم! ایک شخص اس کے پاس جائے گا جو خود کو مومن سمجھتا ہو گا لیکن جن شبہات کے ساتھ وہ دجّال بھیجا گیا ہو گا ان کی وجہ سے وہ اس کی تابعداری کرے گا (ابوداؤد)

۵۴۸۹ - (۲۶) وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ بْنِ السَّكَنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَمْكُثُ الدَّجَّالُ فِي الْاَرْضِ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً، اَلسَّنَةُ كَالشَّهْرِ، وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ، وَالْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ، وَالْيَوْمُ كَاضْطِرَامِ السَّعَفَةِ فِي النَّارِ». رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۵۴۸۹: اسماء بنت یزید بن سکن رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' دجّال روئے زمین پر چالیس سال رہے گا۔ (اس وقت) سال ماہ کے برابر' ماہ جمعے کے برابر' جمعہ دن کے برابر اور دن کھجور کی خشک شاخ کو آگ لگنے کے برابر ہو گا (شرح السّنّۃ)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں شہر بن حوشب راوی متکلّم فیہ ہے' یہ حدیث مفہوم کے لحاظ سے نواس بن سمعان کی حدیث کے خلاف ہے وہ حدیث صحیح ہے۔ نیز اس حدیث اور سمعان کی حدیث میں مطابقت کی صورت یوں بھی ہو سکتی ہے کہ اس حدیث میں مذکور چالیس برس سے مراد وہ کل مدّت ہے جو دجّال روئے زمین پر گزارے گا اور سمعان کی حدیث نمبر ۵۴۷۵ سے مراد وہ مدّت ہے جس میں دجّال روئے زمین پر فتنہ و فساد پھیلائے گا اور لوگوں کو گمراہ کرے گا (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۸۳' تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۷۹)

۵٤۹۰ - (۲۷) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «یَتْبَعُ الدَّجَّالَ مِنْ اُمَّتِیْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا عَلَیْهِمُ السِّیْجَانُ» . رَوَاهُ فِیْ «شَرْحِ السُّنَّةِ» .

۵۴۹۰: ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میری اُمّت میں سے دجّال کی اطاعت کرنے والے ستر ہزار (افراد) ہوں گے جنہوں نے سبز رنگ کا سیجان کپڑا پہنا ہو گا۔ (شرح السّنّۃ)

وضاحت: سیجان بھی طیلسان کی طرح سبز یا سیاہ کپڑے کو کہتے ہیں (مشکوٰۃ سعید اللحام جلد ۳ صفحہ ۱۸۴)

نیز اس حدیث کی سند میں ابو ہارون عبدی راوی متروک الحدیث ہے (الضعفاء الصغیر ۲۸۳' الجرح والتعدیل جلد ۶ صفحہ ۲۰۰۵' میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۷۳' تقریب التھذیب جلد ۲ صفحہ ۳۹)

۵٤۹۱ - (۲۸) وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ یَزِیْدَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ بَیْتِیْ، فَذَکَرَ الدَّجَّالَ، فَقَالَ: «اِنَّ بَیْنَ یَدَیْهِ ثَلَاثَ سِنِیْنَ: سَنَةٌ تُمْسِكُ السَّمَاءُ فِیْهَا ثُلُثَ قَطْرِهَا، وَالْاَرْضُ ثُلُثَ نَبَاتِهَا، وَالثَّانِیَةُ تُمْسِكُ السَّمَاءُ ثُلُثَیْ قَطْرِهَا، وَالْاَرْضُ ثُلُثَیْ نَبَاتِهَا. وَالثَّالِثَةُ تُمْسِكُ السَّمَاءُ قَطْرَهَا کُلَّهُ، وَالْاَرْضُ نَبَاتَهَا کُلَّهُ. فَلَا یَبْقٰی ذَاتُ ظِلْفٍ وَلَا ذَاتُ ضِرْسٍ مِنَ الْبَهَائِمِ اِلَّا هَلَكَ، وَاِنَّ مِنْ اَشَدِّ فِتْنَتِهِ اَنَّهُ یَاْتِی الْاَعْرَابِیَّ فَیَقُوْلُ: اَرَاَیْتَ اِنْ اَحْیَیْتُ لَكَ اِبِلَكَ! اَلَسْتَ تَعْلَمُ اَنِّیْ رَبُّكَ؟ فَیَقُوْلُ: بَلٰی، فَیُمَثِّلُ لَهُ الشَّیَاطِیْنُ - نَحْوَ اِبِلِهِ کَاَحْسَنِ مَا یَکُوْنُ ضُرُوْعًا، وَاَعْظَمِهِ اَسْنِمَةً» . قَالَ: «وَیَاْتِی الرَّجُلَ قَدْ مَاتَ اَخُوْهُ، وَمَاتَ اَبُوْهُ، فَیَقُوْلُ: اَرَاَیْتَ اِنْ اَحْیَیْتُ لَكَ اَبَاكَ وَاَخَاكَ اَلَسْتَ تَعْلَمُ اَنِّیْ رَبُّكَ؟ فَیَقُوْلُ: بَلٰی، فَیُمَثِّلُ لَهُ الشَّیَاطِیْنَ نَحْوَ اَبِیْهِ وَنَحْوَ اَخِیْهِ» . قَالَتْ: ثُمَّ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِحَاجَتِهِ، ثُمَّ رَجَعَ وَالْقَوْمُ فِی اهْتِمَامٍ وَغَمٍّ مِمَّا حَدَّثَهُمْ. قَالَتْ: فَاَخَذَ بِلَحْمَتَیِ الْبَابِ فَقَالَ: «مَهْیَمْ اَسْمَاءُ» . قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لَقَدْ خَلَعْتَ اَفْئِدَتَنَا بِذِکْرِ الدَّجَّالِ. قَالَ: «اِنْ یَخْرُجْ وَاَنَا حَیٌّ، فَاَنَا حَجِیْجُهُ،

وَإِلَّا فَإِنَّ رَبِّي خَلِيفَتِي، عَلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ » فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! وَاللهِ إِنَّا لَنَعْجِنُ عَجِينَنَا فَمَا نَخْبِزُهُ حَتَّى نَجُوعَ، فَكَيْفَ بِالْمُؤْمِنِينَ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: «يُجْزِئُهُمْ مَا يُجْزِئُ أَهْلَ السَّمَاءِ مِنَ التَّسْبِيحِ وَالتَّقْدِيسِ » . رَوَاهُ [أحْمَدُ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْهَا وَرَوَاهُ مُحْيِي السُّنَّةِ فِي مَعَالِمِ التَّنْزِيلِ] .

۵۲۹: اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تھے' آپؐ نے دجال کا تذکرہ کیا کہ اس (کے خروج) کے پہلے تین سالوں کے دوران پہلا سال ایسا ہو گا کہ آسمان اس سال اپنی بارش کا تیسرا حصہ روک لے گا اور زمین اپنی پیداوار سے تیسرا حصہ روک لے گی اور دوسرے سال میں آسمان دو تہائی بارش کو روک لے گا اور زمین دو تہائی پیداوار کو روک لے گی اور تیسرے سال آسمان اپنی تمام بارش کو روک لے گا اور زمین اپنی تمام پیداوار کو روک لے گی چنانچہ کوئی جانور اور کوئی درندہ باقی نہیں رہے گا' سب مر جائیں گے اور دجال کا خطرناک فتنہ یہ ہو گا کہ وہ ایک دیہاتی کے ہاں جائے گا' اس سے استفسار کرے گا کہ اگر میں تیرے اونٹ زندہ کر دوں تو پھر تیرا کیا خیال ہے' کیا تجھے یقین نہیں ہو گا کہ میں تیرا رب ہوں؟ وہ اثبات میں جواب دے گا۔ دجال اس کے اونٹوں کے ہم شکل اونٹ بنا کر پیش کرے گا جن کے تھن ان سے بہتر اور ان کی کہانیں ان سے بڑی ہوں گی۔ آپؐ نے فرمایا' وہ ایک شخص کے پاس جائے گا جس کا بھائی اور والد فوت ہو چکا ہو گا' دجال اسے کہے گا کہ اگر میں تیرے والد اور بھائی کو زندہ کر دوں تو پھر تیرا کیا خیال ہے' کیا تجھے یقین نہیں ہو گا کہ میں تیرا رب ہوں؟ وہ شخص جواب دے گا' ہاں! (میں تجھے اپنا رب مان لوں گا) چنانچہ وہ اس کے والد اور بھائی کے مشابہ شیاطین کی شکلیں پیش کرے گا۔ راوی نے بیان کیا' اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی ضرورت سے باہر چلے گئے۔ واپس آئے تو لوگ آپؐ کی باتوں سے پریشان اور غمگین تھے۔ اسماءؓ بیان کرتی ہیں کہ آپؐ نے دروازے کی دونوں دہلیزوں کو پکڑا اور آپؐ نے فرمایا' اسماء! کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! دجال کا تذکرہ سن کر ہمارے دل نکل گئے ہیں۔ آپؐ نے وضاحت فرمائی کہ اگر اس کا خروج میری زندگی میں ہوا تو میں اس سے جھگڑا کروں گا ورنہ میرا پروردگار ہر مومن کے لیے میرا خلیفہ ہو گا۔ میں نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! ہم آٹا گوندھتی ہیں' ابھی روٹیاں پکا کر فارغ بھی نہیں ہوتیں کہ ہم بھوک محسوس کرنے لگ جاتے ہیں تو ان دنوں ایمانداروں کا کیا حال ہو گا؟ آپؐ نے فرمایا' "سُبْحَانَ اللهِ" اور "سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ" کے کلمات کفایت کریں گے جیسا کہ آسمان میں رہنے والے (فرشتوں) کو کفایت کرتے ہیں" (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں شہر بن حوشب راوی ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۵۱۶' التاریخ الکبیر جلد ۴ صفحہ ۲۷۰۰' میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۸۳' تقریب التھذیب جلد ۱ صفحہ ۳۵۵)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۴۹۲ ۔(۲۹) عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا سَأَلَ أَحَدٌ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الدَّجَّالِ أَكْثَرَ مِمَّا سَأَلْتُهُ، وَإِنَّهُ قَالَ لِي: «مَا يَضُرُّكَ؟» قُلْتُ: إِنَّهُمْ يَقُولُونَ: إِنَّ مَعَهُ جَبَلَ خُبْزٍ وَنَهَرَ مَاءٍ. قَالَ: «هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل

۵۴۹۲: مُغیرہ بن شُعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے) دجّال کے بارے میں مجھ سے زیادہ کسی دوسرے شخص نے دریافت نہیں کیا۔ بلاشبہ آپ نے مجھے فرمایا کہ تجھے دجّال تکلیف نہیں پہنچا سکے گا۔ میں نے (آپؐ کو) بتایا کہ لوگ کہتے ہیں کہ اس کے ساتھ روٹیوں کا پہاڑ اور پانی کی نہر ہو گی۔ آپؐ نے جواب دیا' وہ اللہ کے نزدیک ان (اشیاء کی وجہ سے) سے زیادہ ذلیل ہو گا کیونکہ (یہ سب کچھ فریب کاری اور شعبدہ بازی ہو گی) (بخاری' مسلم)

۵۴۹۳ ۔(۳۰) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «يَخْرُجُ الدَّجَّالُ عَلَى حِمَارٍ أَقْمَرَ، مَا بَيْنَ أُذُنَيْهِ سَبْعُونَ بَاعاً». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُورِ».

۵۴۹۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' دجّال اپنے گدھے پر (سوار ہو کر) نکلے گا جس کا رنگ بہت سفید ہو گا اور اس کے دونوں کانوں کا درمیانی فاصلہ دونوں ہاتھوں کے ستر پھیلاؤ کے بقدر ہو گا (بیہقی کتاب البعث والنشور)

وضاحت: اس حدیث کی سند معلوم نہیں ہو سکی (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۸۰)

بَابُ قِصَّةِ ابْنِ صَيَّادٍ

(ابنِ صیاد کے بارے میں چند معلومات)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٥٤٩٤ - (١) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اِنْطَلَقَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فِيْ رَهْطٍ مِنْ اَصْحَابِهِ قِبَلَ ابْنِ الصَّيَّادِ، حَتّٰى وَجَدُوْهُ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فِيْ اُطُمِ - بَنِيْ مَغَالَةَ، وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَيَّادٍ يَوْمَئِذٍ الْحُلُمَ، فَلَمْ يَشْعُرْ حَتّٰى ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ظَهْرَهُ بِيَدِهٖ، ثُمَّ قَالَ: «اَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ؟» فَنَظَرَ اِلَيْهِ، فَقَالَ: اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ الْاُمِّيِّيْنَ - ثُمَّ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ: اَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ؟ فَرَصَّهُ - النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ قَالَ: «آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَبِرُسُلِهٖ» ثُمَّ قَالَ لِابْنِ صَيَّادٍ: «مَاذَا تَرٰى؟» قَالَ: يَاْتِيْنِيْ صَادِقٌ وَكَاذِبٌ. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «خُلِطَ عَلَيْكَ الْاَمْرُ». قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنِّيْ خَبَاْتُ لَكَ خَبِيْئًا» وَخَبَاَ لَهٗ: ﴿يَوْمَ تَاْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ﴾. فَقَالَ: هُوَ الدُّخُّ. فَقَالَ: «اِخْسَاْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ». قَالَ عُمَرُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَتَاْذَنُ لِيْ فِيْهِ اَنْ اَضْرِبَ عُنُقَهٗ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنْ يَكُنْ هُوَ لَا تُسَلَّطُ عَلَيْهِ، وَاِنْ لَمْ يَكُنْ هُوَ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِيْ قَتْلِهٖ». قَالَ ابْنُ عُمَرَ: اِنْطَلَقَ بَعْدَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ الْاَنْصَارِيُّ يَؤُمَّانِ النَّخْلَ الَّتِيْ فِيْهَا ابْنُ صَيَّادٍ، فَطَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَّقِيْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ - وَهُوَ يَخْتِلُ - اَنْ يَسْمَعَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ اَنْ يَرَاهُ، وَابْنُ صَيَّادٍ مُضْطَجِعٌ عَلٰى فِرَاشِهٖ فِيْ قَطِيْفَةٍ، لَهٗ فِيْهَا زَمْزَمَةٌ -، فَرَاَتْ اُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَتَّقِيْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ. فَقَالَتْ: اَيْ صَافِ - وَهُوَ اسْمُهٗ - هٰذَا مُحَمَّدٌ. فَتَنَاهٰى - ابْنُ صَيَّادٍ. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ». قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي النَّاسِ، فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ، ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ: «اِنِّيْ اُنْذِرُكُمُوْهُ، وَمَا مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا وَقَدْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ، لَقَدْ اَنْذَرَ نُوْحٌ قَوْمَهٗ، وَلٰكِنِّيْ سَاَقُوْلُ لَكُمْ فِيْهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهٖ، تَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ اَعْوَرُ، وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِاَعْوَرَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۵۴۹۴: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کی معیت میں چند صحابہ کرامؓ کی ہمراہی میں ابنِ صیاد (کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے اس) کے پاس گئے تو انہوں نے اسے بنو مغالہ (قبیلے) کے قلعہ کے پاس بچوں کے ساتھ کھیلتا ہوا پایا۔ ان دنوں وہ بلوغت کے قریب تھا' اسے (آپؐ کے آنے کا) علم نہ ہو سکا جب تک کہ آپؐ نے اپنا ہاتھ اس کی کمر پر نہ مارا۔ بعدازاں آپؐ نے (اس سے) دریافت کیا کہ کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ اس نے آپؐ کی جانب غصے سے دیکھا اور کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو ناخواندہ لوگوں کی جانب بھیجا گیا ہے۔ بعدازاں ابنِ صیاد نے (آپؐ سے) دریافت کیا کہ کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ (اس پر) آپؐ نے اس کو زور سے دبایا اور آپؐ نے فرمایا' میں تو اللہ اور اس کے پیغمبروں پر ایمان رکھتا ہوں بعدازاں آپؐ نے ابنِ صیاد سے استفسار کیا کہ تجھے کیا دکھائی دیتا ہے؟ اس نے بتایا کہ کبھی میرے پاس سچی خبر آتی ہے اور کبھی جھوٹی۔ رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تیرا معاملہ مشتبہ ہے۔ رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (بطور امتحان) اس سے دریافت کیا' میں نے تیرے لئے (اپنے دل میں) ایک بات چھپائی ہے جبکہ آپؐ نے اس کے لیے یہ آیت چھپائی تھی (جس کا ترجمہ ہے) "جس روز آسمان پر دھواں نمایاں ہو گا" اس نے بتایا' وہ دھواں ہے۔ آپؐ نے (اس کو ڈانٹ پلاتے ہوئے) فرمایا' دور ہٹ! تو اپنی اوقات سے آگے ہرگز نہ بڑھ سکے گا۔ عمرؓ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! مجھے اس کی گردن تہ تیغ کرنے کی اجازت دیں۔ رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اگر (ابنِ صیاد) وہی دجال ہے (جس کے آخری زمانہ میں ظاہر ہونے کی خبر دی گئی ہے) تو تجھے اس پر گرفت حاصل نہیں ہو گی اور اگر یہ شخص دجال نہیں ہے تو تجھے اس کے قتل کرنے میں کچھ فائدہ نہیں ہے۔ ابنِ عمرؓ نے بیان کیا بعد ازاں رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابیؓ بن کعب انصاری (وہاں سے) چل دیئے' ان کا ارادہ اس باغیچہ میں جانے کا تھا جس میں ابنِ صیاد سکونت پذیر تھا۔ رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (خود کو) کھجور کی جھاڑیوں سے چھپا رہے تھے تاکہ ابن صیاد آپؐ کی موجودگی سے بے خبر رہے۔ آپؐ کا مقصد یہ تھا کہ آپؐ ابنِ صیاد (کی زبان) سے کچھ سنا چاہتے تھے اور اس وقت ابنِ صیاد اپنے بستر پر چادر میں لپٹا ہوا لیٹا تھا' وہ خفیف آواز میں کچھ گنگنا رہا تھا۔ اسی دوران ابنِ صیاد کی والدہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ کھجور کی جھاڑیوں (کی اوٹ) میں خود کو چھپا رہے ہیں تو اس نے ابنِ صیاد کو پکارا' اے صاف! یہ ابنِ صیاد کا نام تھا۔ (دیکھ) یہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کھڑے ہیں (خبردار ہو جا) ابنِ صیاد گنگنانے سے رک گیا۔ رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اگر اس کی والدہ اسے خبردار نہ کرتی تو اس کی حقیقت واضح ہو جاتی۔ عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عوام الناس میں کھڑے ہوئے۔ آپؐ نے اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کی جس کا وہ اہل ہے۔ بعد ازاں آپؐ نے دجال کا ذکر کرتے ہوئے واضح کیا کہ میں تمہیں اس سے ڈراتا ہوں اور کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی قوم کو اس دجال سے نہ ڈرایا ہو۔ بلاشبہ نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو (اس سے) ڈرایا تھا میں تمہیں اس کے بارے میں ایک ایسی بات سے مطلع کرتا ہوں جس سے کسی پیغمبر نے اپنی قوم کو مطلع نہیں کیا ہے۔ تم یقین رکھو کہ دجال کانا ہے اور یقیناً اللہ تو کانا نہیں ہے (بخاری' مسلم)

وضاحت : ابنِ صیاد یہودی النسل تھا' بچپن میں وہ کاہنوں سے ملتا جلتا تھا' اس کی باتیں کبھی سچی اور کبھی

جھوٹ ہوا کرتی تھیں۔ اس کے بارے میں خیال کیا جاتا تھا کہ وہ دجّال ہے، جب وہ بالغ ہوا تو مسلمان ہو گیا۔ اس نے حج کیا اور مسلمانوں کے ساتھ جہاد میں بھی شامل ہوتا رہا بعد ازاں اس کی کچھ باتوں اور واقعات سے شبہ گزرنے لگا کہ وہ دجّال ہے۔ کہا جاتا ہے کہ جنگِ حرہ کے موقع پر وہ گم ہو گیا اس کے بعد اس کا علم نہ ہو سکا۔ تمیم داری کے بیان کردہ واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ابنِ صیاد دجال نہ تھا البتہ ابنِ صیاد کا وجود آزمائش سے کم نہ تھا۔ اللہ پاک نے اس کے شر سے مسلمانوں کو محفوظ کیا۔

اس حدیث کے مفہوم سے پتا چلتا ہے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابنِ صیاد کو قتل نہیں کیا تھا، حالانکہ اس نے نبوت کا دعوی کیا تھا اسے قتل نہ کرنے کی وجہ یہ تھی کہ وہ نابالغ تھا اور نابالغ شریعت کا مکلف نہیں ہوتا یا ان دنوں یہودیوں کے ساتھ آپؐ کا معاہدہ تھا اور ذمی کافر کو قتل کرنا جائز نہیں اور پھر اس نے صراحتاً نبوت کا دعوی بھی نہیں کیا تھا۔

امام نوویؒ صحیح مسلم کی شرح میں لکھتے ہیں کہ ابنِ صیاد کا واقعہ خاصا مشکل ہے اور اس کا معاملہ مشتبہ ہے کہ وہ مسیح دجال تھا یا نہیں البتہ اس میں کچھ شک نہیں کہ وہ دجالوں کی فہرست میں سے ہے اور دجّال کے بارے میں آپ کی وضاحتیں اس حالت پر محمول ہیں کہ جب وہ ظاہر ہو گا تاہم ابنِ صیاد کا کاہن ہونا اظہر من الشمس ہے اور عبداللہ بن عمرؓ سے مروی حدیث کا یہ حصہ کہ "آپؐ نے دجّال سے فرمایا" یہ مستقل دوسری حدیث ہے

(مرقات شرح مشکوۃ جلد ۱۰ صفحہ ۲۲۲)

۵٤۹۵ ـ (۲) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَقِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، ـ یَعْنِیْ ابْنَ صَیَّادٍ ـ فِیْ بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِیْنَةِ، فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَتَشْهَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ؟». فَقَالَ هُوَ: اَتَشْهَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ، مَاذَا تَرٰی؟». قَالَ: اَرٰی عَرْشًا عَلَی الْمَاءِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «تَرٰی عَرْشَ اِبْلِیْسَ عَلَی الْبَحْرِ وَمَا تَرٰی؟» قَالَ: اَرٰی صَادِقَیْنِ وَكَاذِبًا، اَوْ كَاذِبَیْنِ وَصَادِقًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لُبِسَ عَلَیْهِ، فَدَعُوْهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۴۹۵: ابو سعید خُدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ابوبکرؓ اور عمرؓ مدینہ منورہ کے کسی بازار میں ابنِ صیاد سے ملے۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا کہ کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ اس نے (جواباً) دریافت کیا کہ کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ میں اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہوں (اس کے بعد آپؐ نے اس سے سوال کیا) تجھے کیا دکھائی دیتا ہے؟ اس نے بتایا کہ مجھے پانی پر تخت نظر آتا ہے۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تجھے سمندر پر ابلیس کا تخت نظر آتا ہے اور آپؐ نے دریافت کیا کہ تجھے (اور) کیا دکھائی دیتا ہے؟ اس نے جواب دیا، میں دو سچے اور ایک جھوٹے شخص کو یا دو جھوٹے

اور ایک سچے شخص کو دیکھتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' (اس کا معاملہ) اس پر خلط ملط ہو چکا ہے' اس سے کنارہ کش رہو (مسلم)

٥٤٩٦ - (٣) وَعَنْهُ، أَنَّ ابْنَ صَيَّادٍ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ تُرْبَةِ الْجَنَّةِ. فَقَالَ: «دَرْمَكَةٌ - بَيْضَاءُ، مِسْكٌ خَالِصٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۴۹۶: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ابنِ صیاد نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جنت کی مٹی کے بارے میں دریافت کیا؟ آپؐ نے فرمایا' (جنت کی مٹی) سفید میدہ جیسی خالص کستوری کی خوشبو کی مانند ہے (مسلم)

٥٤٩٧ - (٤) وَعَنْ نَافِعٍ، قَالَ: لَقِيَ ابْنُ عُمَرَ ابْنَ صَيَّادٍ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ، فَقَالَ لَهُ قَوْلاً أَغْضَبَهُ، فَانْتَفَخَ حَتَّى مَلأَ السِّكَّةَ، فَدَخَلَ ابْنُ عُمَرَ عَلَى حَفْصَةَ وَقَدْ بَلَغَهَا - فَقَالَتْ لَهُ: رَحِمَكَ اللهُ مَا أَرَدْتَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ؟ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّمَا يَخْرُجُ مِنْ غَضْبَةٍ يَغْضَبُهَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۴۹۷: نافعؒ بیان کرتے ہیں کہ ابنِ عمرؓ کی ابنِ صیاد سے ملاقات مدینہ منورہ کے کسی بازار میں ہوئی۔ انہوں نے اس کو کوئی کلمہ کہا جس سے وہ ناراض ہو گیا یہاں تک کہ اس کی رگیں پھول گئیں' اس نے راستہ روک لیا۔ اس کے بعد ابنِ عمرؓ (اپنی بہن) حفصہؓ کے پاس گئے' انہیں اس واقعہ کی خبر مل چکی تھی۔ انہوں نے ابنِ عمرؓ سے کہا' اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے۔ تیرا ابنِ صیاد سے کیا واسطہ (کہ تو نے اس کو ناراض کر دیا) کیا تجھے معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ دجّال کا خروج (اس وقت) ہو گا جب وہ (کسی بات پر) ناراض ہو گا (مسلم)

٥٤٩٨ - (٥) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: صَحِبْتُ ابْنَ صَيَّادٍ إِلَى مَكَّةَ، فَقَالَ لِي: مَا لَقِيتُ مِنَ النَّاسِ؟! - يَزْعُمُونَ أَنِّي الدَّجَّالُ، أَلَسْتَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّهُ لَا يُولَدُ لَهُ»؟. وَقَدْ وُلِدَ لِي. أَلَيْسَ قَدْ قَالَ: «هُوَ كَافِرٌ»؟ وَأَنَا مُسْلِمٌ، أَوَلَيْسَ قَدْ قَالَ: «لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ وَلَا مَكَّةَ»؟ وَقَدْ أَقْبَلْتُ مِنَ الْمَدِينَةِ وَأَنَا أُرِيدُ مَكَّةَ. ثُمَّ قَالَ لِي فِي آخِرِ قَوْلِهِ: أَمَا وَاللهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ مَوْلِدَهُ وَمَكَانَهُ وَأَيْنَ هُوَ، وَأَعْرِفُ أَبَاهُ وَأُمَّهُ قَالَ: فَلَبَسَنِي - ، قَالَ: قُلْتُ لَهُ: تَبًّا لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ. قَالَ: وَقِيلَ لَهُ: أَيَسُرُّكَ أَنَّكَ ذَاكَ الرَّجُلُ؟ - قَالَ: فَقَالَ: لَوْ عُرِضَ عَلَيَّ مَا كَرِهْتُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۴۹۸: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں (مدینہ منورہ سے) مکہ مکرمہ تک ابنِ صیاد کے ساتھ رہا' اس نے مجھ سے کہا کہ میں لوگوں سے (کس قدر بری باتوں سے) ہم کنار ہوا ہوں جبکہ لوگ کہتے ہیں کہ

میں دجال ہوں۔ کیا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا؟ آپؐ نے فرمایا تھا کہ دجال کے ہاں اولاد نہ ہو گی جبکہ میری اولاد ہے۔ کیا آپؐ نے نہیں فرمایا تھا کہ دجال کافر ہو گا جبکہ میں مسلمان ہوں۔ کیا آپؐ نے نہیں فرمایا تھا کہ وہ مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ میں داخل نہیں ہو گا جبکہ میں مدینہ منورہ سے آ رہا ہوں اور میں مکہ مکرمہ (جانے) کا ارادہ رکھتا ہوں۔ بعد ازاں اس نے آخر میں کہا' خبردار! اللہ کی قسم! میں دجال کے پیدا ہونے اور اس کے مقام کو جانتا ہوں (کہ وہ کہاں پیدا ہو گا) نیز (یہ بھی جانتا ہوں کہ اس وقت) وہ کہاں ہے اور میں اس کے ماں باپ کو بھی پہچانتا ہوں۔ ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ اس نے مجھے (اپنے بارے میں) شک میں مبتلا کر دیا۔ وہ کہتے ہیں' میں نے اس سے کہا کہ تو ہمیشہ ہمیشہ تباہی سے ہم کنار رہے۔ ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ ابن صیاد سے پوچھا گیا کہ کیا تجھے پسند ہے کہ تو ہی دجال ہو؟ اس نے جواب دیا' اگر مجھ میں (اس کے اوصاف کو) ودیعت کر دیا جائے تو میں (دجال ہونے کو) برا نہ سمجھوں گا (مسلم)

۵۴۹۹ ـ (۶) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَقِيْتُهُ وَقَدْ نَفَرَتْ ـ عَيْنُهُ فَقُلْتُ: مَتٰى فَعَلَتْ عَيْنُكَ مَا أَرٰى؟ قَالَ: لَا أَدْرِيْ. قُلْتُ: لَا تَدْرِيْ وَهِيَ فِيْ رَأْسِكَ؟ قَالَ: إِنْ شَاءَ اللّٰهُ خَلَقَهَا فِيْ عَصَاكَ ـ. قَالَ: فَنَخَرَ ـ كَأَشَدِّ نَخِيْرِ حِمَارٍ سَمِعْتُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۴۹۹: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں ابن صیاد سے ملا جبکہ اس کی آنکھ متورم تھی۔ میں نے (اس سے) دریافت کیا کہ تیری آنکھ کو کیا ہوا' میں کیا دیکھ رہا ہوں؟ اس نے کہا' مجھے معلوم نہیں۔ میں نے دریافت کیا کہ تجھے معلوم نہیں جبکہ آنکھ تیرے سر میں ہے؟ اس نے جواب دیا' اگر اللہ چاہے تو آنکھ کو تیرے عصا میں پیدا کر دے۔ ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ ابن صیاد خوفناک گدھے کے ہینگنے کی مانند آواز کے ساتھ چیخنے لگا جس کو میں نے سنا (مسلم)

۵۵۰۰ ـ (۷) **وَعَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَحْلِفُ بِاللّٰهِ إِنَّ ابْنَ الصَّيَّادِ الدَّجَّالُ. قُلْتُ: تَحْلِفُ بِاللّٰهِ؟ قَالَ: إِنِّيْ سَمِعْتُ عُمَرَ يَحْلِفُ عَلٰى ذٰلِكَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، فَلَمْ يُنْكِرْهُ النَّبِيُّ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۵۰۰: محمد بن منکدرؒ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جابرؓ بن عبداللہ کو دیکھا کہ وہ اللہ کی قسم اٹھا کر کہتے تھے کہ ابن صیاد دجال ہے۔ میں نے کہا' آپ تو اللہ کی قسم اٹھا کر کہتے ہیں؟ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عمرؓ سے سنا وہ اس بات پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قسم اٹھاتے تھے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی بات کا انکار نہیں کیا (بخاری' مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۵۵۰۱ ـ (۸) **عَنْ** نَافِعٍ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ: وَاللّٰهِ مَا أَشُكُّ أَنَّ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ ابْنُ صَيَّادٍ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ».

دوسری فصل

۵۵۰۱: نافع بیان کرتے ہیں کہ عمرؓ اللہ کی قسم اٹھا کر کہا کرتے تھے' مجھے اس بات میں کچھ شک نہیں کہ ابن صیاد ہی دجال ہے (ابوداؤد' بیہقی کتاب البعث والنشور)

۵۵۰۲ - (۹) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: فَقَدْنَا ابْنَ صَيَّادٍ يَوْمَ الْحَرَّةِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۵۵۰۲: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے جنگِ حرہ کے دن ابنِ صیاد کو گم پایا (ابوداؤد)

۵۵۰۳ - (۱۰) وَعَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يَمْكُثُ أَبَوَا الدَّجَّالِ ثَلَاثِيْنَ عَامًا، لَا يُوْلَدُ لَهُمَا وَلَدٌ، ثُمَّ يُوْلَدُ لَهُمَا غُلَامٌ أَعْوَرُ أَضْرَسُ، وَأَقَلُّهُ مَنْفَعَةً، تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ». ثُمَّ نَعَتَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَبَوَيْهِ فَقَالَ: «أَبُوْهُ طِوَالٌ ضَرْبُ اللَّحْمِ، كَأَنَّ أَنْفَهُ مِنْقَارٌ، وَأُمُّهُ امْرَأَةٌ فِرْضَاخِيَّةٌ طَوِيْلَةُ الْيَدَيْنِ». فَقَالَ أَبُوْ بَكْرَةَ: فَسَمِعْنَا بِمَوْلُوْدٍ فِي الْيَهُوْدِ بِالْمَدِيْنَةِ، فَذَهَبْتُ أَنَا وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ، حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى أَبَوَيْهِ، فَإِذَا نَعْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْهِمَا، فَقُلْنَا: هَلْ لَكُمَا وَلَدٌ؟ فَقَالَا: مَكَثْنَا ثَلَاثِيْنَ عَامًا، لَا يُوْلَدُ لَنَا وَلَدٌ، ثُمَّ وُلِدَ لَنَا غُلَامٌ أَعْوَرُ أَضْرَسُ، وَأَقَلُّهُ مَنْفَعَةً، تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ. قَالَ: فَخَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِمَا، فَإِذَا هُوَ مُنْجَدِلٌ فِي الشَّمْسِ فِي قَطِيْفَةٍ، وَلَهُ هَمْهَمَةٌ، فَكَشَفَ عَنْ رَأْسِهِ فَقَالَ: مَا قُلْتُمَا؟ قُلْنَا: وَهَلْ سَمِعْتَ مَا قُلْنَا؟ قَالَ: نَعَمْ، تَنَامُ عَيْنَايَ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۵۰۳: ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' دجال کے والدین تیس (۳۰) سال تک (بغیر اولاد کے) رہیں گے' ان کے ہاں کوئی لڑکا پیدا نہیں ہو گا۔ بعد ازاں ان کے ہاں ایک کانا لڑکا پیدا ہو گا جو بڑے بڑے دانتوں والا ہو گا اور وہ بہت کم فائدے والا ہو گا' اس کی آنکھیں سو جاتی ہوں گی (لیکن) اس کا دل نہیں سوئے گا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس کے والدین کے بارے میں فرمایا کہ اس کا باپ لمبے قد اور چھریرے بدن والا ہو گا گویا کہ اس کی ناک (پرندے کی) چونچ کی طرح ہو گی اور اس کی ماں بھاری بھرکم' بڑے بڑے پستانوں والی (اور) لمبے ہاتھوں والی ہو گی۔ ابوبکرہؓ نے بیان کیا کہ ہم نے مدینہ منورہ میں یہودیوں کے ہاں ایک بچے کے بارے میں سنا۔ میں اور زبیرؓ بن عوام اس کے ماں باپ کے پاس گئے تو وہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے (بیان کردہ) وصف کے مطابق تھے۔ ہم نے دریافت کیا کہ کیا تمہارا کوئی لڑکا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ تیس (۳۰) سال تک ہمارے ہاں کوئی اولاد نہ تھی' اس کے بعد ہمارے ہاں بڑے بڑے دانتوں والا ایک کانا لڑکا پیدا ہوا جو بہت کم فائدہ پہنچانے والا ہے' اس کی آنکھیں سو جاتیں لیکن اس کا دل نہیں سوتا تھا۔ ابوبکرہؓ نے بیان کیا کہ ہم ان کے پاس سے باہر آئے تو وہ لڑکا چہرے کے بل دھوپ میں

چادر اوڑھے لیٹا ہوا تھا اور اس سے گنگنانے کی آواز آ رہی تھی جس سے کچھ معلوم نہیں ہوتا تھا۔ اس نے اپنے سر سے (کپڑا) اتارا۔ اس نے دریافت کیا کہ تم نے کیا کہا ہے؟ ہم نے دریافت کیا کہ کیا تو نے ہماری بات سنی ہے؟ اس نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے کہا کہ میری آنکھیں سوتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں علی بن زید بن جدعان راوی متکلم فیہ ہے (الجرح والتعدیل جلد ۶ صفحہ ۱۸۶' میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۲۷' تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۸۲' ضعیف ترمذی صفحہ ۲۵۳)

۵۵۰۴ - (۱۱) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْيَهُوْدِ بِالْمَدِيْنَةِ وَلَدَتْ غُلَامًا مَمْسُوْحَةً عَيْنُهُ طَالِعَةً نَابُهُ. فَأَشْفَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَكُوْنَ الدَّجَّالَ، فَوَجَدَهُ تَحْتَ قَطِيْفَةٍ يُهَمْهِمُ. فَآذَنَتْهُ أُمُّهُ فَقَالَتْ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ! هٰذَا أَبُو الْقَاسِمِ فَخَرَجَ مِنَ الْقَطِيْفَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا لَهَا قَاتَلَهَا اللّٰهُ؟ لَوْ تَرَكَتْهُ لَبَيَّنَ». فَذَكَرَ مِثْلَ مَعْنَى حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: ائْذَنْ لِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَأَقْتُلَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنْ يَكُنْ هُوَ فَلَيْسَتْ صَاحِبَهُ ـ، إِنَّمَا صَاحِبُهُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ ـ، وَإِلَّا يَكُنْ هُوَ فَلَيْسَ لَكَ أَنْ تَقْتُلَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْعَهْدِ». فَلَمْ يَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُشْفِقًا أَنَّهُ هُوَ الدَّجَّالُ. رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۵۵۰۴: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں یہودیوں کی ایک عورت نے ایک بچہ جنم دیا جس کی (ایک) آنکھ مٹی ہوئی تھی (اور) اس کی کچلیاں باہر نکلی ہوئی تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خوف زدہ ہو گئے کہ کہیں یہ دجال نہ ہو۔ آپؐ نے اسے دیکھا کہ وہ ایک چادر میں لپٹا ہوا آہستہ آہستہ کچھ کہہ رہا تھا جس کا مفہوم سمجھ نہیں آ رہا تھا۔ اس کی ماں نے اسے متنبہ کرتے ہوئے کہا کہ اے اللہ کے بندے! یہ ابوالقاسم ہیں۔ (خیال کر) اس پر وہ چادر سے باہر نکل آیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس عورت کو کیا ہوا؟ اللہ تعالیٰ اسے ہلاک کرے اگر یہ اسے چھوڑ دیتی تو (اس کا معاملہ) حل ہو جاتا (اس کے بعد) جابرؓ نے ابن عمرؓ سے مروی حدیث کے ہم معنی حدیث بیان کی چنانچہ عمرؓ بن خطاب نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! مجھے اجازت دیں کہ میں اسے قتل کر دوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ وہی دجال ہے تو تم اسے قتل نہیں کر سکتے' اس کو قتل کرنے والے تو عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) ہوں گے اگر یہ وہ دجال نہیں تو تمہارے لیے جائز نہیں کہ تم ایک ذمی شخص کو قتل کرو۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ خوف زدہ رہے کہ کہیں ابن صیاد ہی دجال نہ ہو (شرح السنۃ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابو زبیر راوی جابرؓ بن عبداللہ سے لفظ عن کے ساتھ بیان کرتا ہے جبکہ ابو زبیر راوی مدلس ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۸۲)

[وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّالِثِ]

یہ باب تیسری فصل سے خالی ہے۔

بَابُ نُزُولِ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ

(عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے اترنا)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۵۰۵ـ (۱) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَيُوْشِكَنَّ اَنْ يَّنْزِلَ فِيْكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ، حَكَمًا عَدْلًا، فَيَكْسِرُ الصَّلِيْبَ، وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيْرَ، وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ، وَيَفِيْضُ الْمَالُ حَتّٰى لَا يَقْبَلَهٗ اَحَدٌ، حَتّٰى تَكُوْنَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرًا مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا». ثُمَّ يَقُوْلُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: فَاقْرَؤُا اِنْ شِئْتُمْ: ﴿وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ﴾ . اَلْآيَةَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۵۵۰۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے عنقریب عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) تم میں عادل حکمران (کی حیثیت میں آسمان سے) اتریں گے' وہ صلیب کو توڑ ڈالیں گے' خنزیر کو مار دیں گے' جزیہ کو ختم کر دیں گے' مال کی بہتات ہو جائے گی کوئی شخص مال لینے کیلئے تیار نہ ہو گا یہاں تک کہ ایک سجدہ دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہو گا۔ اس کے بعد ابوہریرہؓ نے بیان کیا اگر تم (دلیل) چاہتے ہو تو اس آیت کی تلاوت کرو (جس کا ترجمہ ہے) کہ "کوئی اہل کتاب ایسا باقی نہیں رہے گا جو عیسیٰ علیہ السلام کی وفات سے قبل ان پر ایمان نہ لے آئے گا" (بخاری' مسلم)

وضاحت: عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نازل ہونا قیامت کی علامات سے ہے اور یہ مسئلہ کتاب و سُنّت اور اجماعِ اُمّت کے ساتھ ثابت ہے نیز ان کے اُترنے کی احادیث تواتر کے ساتھ ثابت ہیں (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۸۲)

۵۵۰۶ـ (۲) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «وَاللّٰهِ لَيَنْزِلَنَّ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَادِلًا، فَلَيَكْسِرَنَّ الصَّلِيْبَ وَلَيَقْتُلَنَّ الْخِنْزِيْرَ، وَلَيَضَعَنَّ الْجِزْيَةَ، وَلَيَتْرُكَنَّ الْقِلَاصَ ــ ، فَلَا يُسْعٰى عَلَيْهَا ــ ، وَلَتَذْهَبَنَّ الشَّحْنَاءُ وَالتَّبَاغُضُ وَالتَّحَاسُدُ، وَلَيَدْعُوَنَّ اِلَى الْمَالِ فَلَا يَقْبَلُهٗ اَحَدٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَفِیْ رِوَايَةٍ لَّهُمَا ــ قَالَ: «كَيْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيْكُمْ، وَاِمَامُكُمْ مِنْكُمْ؟».

۵۵۰۶ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ کی قسم! عیسیٰ علیہ السلام عادل حکمران کی حیثیت میں آسمان سے اتریں گے' وہ صلیب کو توڑ ڈالیں گے' خنزیر کو مار دیں گے' ٹیکس ختم کر دیں گے اور اونٹنیوں کو چھوڑ دیں گے ان سے کام نہیں لیا جائے گا' عداوت' بغض اور حسد ختم ہو جائے گا اور مال کی طرف (لوگوں کو) بلایا جائے گا لیکن کوئی شخص مال لینے کیلئے رضامند نہیں ہو گا (مسلم) اور بخاری' مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا' تمہارا کیا حال ہو گا جب عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) تم میں (آسمان) سے اتریں گے اور تمہارے امام تم ہی میں سے ہوں گے۔

وضاحت : معلوم ہوا کہ عیسیٰ علیہ السلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے نہیں ہوں گے۔ عیسیٰ علیہ السلام معاون ہوں گے جبکہ مہدی علیہ السلام امام ہوں گے اور عیسیٰ علیہ السلام ان کی اقتداء میں نماز ادا کریں گے۔ (مرقاۃ جلد ۴ صفحہ ۲۳۲)

۵۵۰۷ - (۳) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِيْ يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ». قَالَ: «فَيَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ، فَيَقُوْلُ أَمِيْرُهُمْ: تَعَالَ صَلِّ لَنَا، فَيَقُوْلُ: لَا، إِنَّ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ أُمَرَاءُ، تَكْرِمَةَ اللّٰهِ هٰذِهِ الْأُمَّةَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۵۰۷ : جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میری امت سے ہمیشہ ایک جماعت حق (کے غلبہ) کیلئے لڑائی کرتی رہے گی۔ قیامت کے قریب تک (دشمنوں پر) غالب رہے گی۔ آپ نے فرمایا' عیسیٰ بن مریم (آسمان سے) اتریں گے۔ مسلمانوں کے امیر امام مہدی علیہ السلام کہیں گے کہ آپ آئیں' ہمیں نماز کی امامت کرائیں۔ عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے کہ میں امامت نہیں کروں گا۔ بے شک تم میں سے بعض لوگ بعض پر امیر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس امت کو عزت عطا کی ہے (کہ ان کا امیر انہی میں سے ہو) (مسلم)

وضاحت : اگرچہ عیسیٰ علیہ السلام بوجہ پیغمبر ہونے کے افضل ہیں لیکن امامت غیر افضل کو بھی دی جا سکتی ہے جیسا کہ اس واقعہ میں مہدی علیہ السلام کو امامت کا اہل قرار دیا گیا ہے (مرقاۃ جلد ۱۰ صفحہ ۲۳۳)

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِيْ

یہ باب دوسری فصل سے خالی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۵۰۸ - (٤) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:

وَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ إِلَى الْأَرْضِ، فَيَتَزَوَّجُ، وَيُوْلَدُ لَهُ، وَيَمْكُثُ خَمْسًا وَأَرْبَعِينَ سَنَةً، ثُمَّ يَمُوْتُ، فَيُدْفَنُ مَعِيَ فِيْ قَبْرِيْ، فَأَقُوْمُ أَنَا وَعِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ فِيْ قَبْرٍ وَاحِدٍ بَيْنَ أَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ».
رَوَاهُ ابْنُ الْجَوْزِيُّ فِيْ «كِتَابِ الْوَفَاءِ».

تیسری فصل

۵۵۰۸ : عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' عیسیٰ بن مریم آسمان سے زمین پر اتریں گے' نکاح کریں گے' ان کی اولاد ہو گی اور وہ پینتالیس (۴۵) برس تک (زندہ) رہیں گے پھر فوت ہو جائیں گے اور میرے ساتھ میری قبر میں دفن ہوں گے۔ میں اور عیسیٰ بن مریم' ابوبکرؓ اور عمرؓ کے درمیان میں ایک قبر سے اٹھیں گے (اس حدیث کو ابن جوزیؒ نے کتاب الوفاء میں بیان کیا)

وضاحت : اس حدیث میں میری قبر سے مراد مقبرہ ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے پاس دفن ہوں گے چنانچہ قیامت کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور عیسیٰ علیہ السلام دونوں ایک مقبرہ سے ابوبکرؓ اور عمرؓ کے درمیان سے اٹھیں گے۔ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے آپ کے روضہ اقدس میں ایک قبر کی جگہ خالی ہے جہاں عیسیٰ علیہ السلام دفن ہوں گے (واللہ اعلم)

بَابُ قُرْبِ السَّاعَةِ وَإِنَّ مَنْ مَاتَ فَقَدْ قَامَتْ قِيَامَتُهُ

قُربِ قیامت کا بیان اور اس بات کا بیان کہ جو شخص فوت ہو گیا اس پر قیامت قائم ہو گئی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۵۰۹ - (۱) عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ». قَالَ شُعْبَةُ: وَسَمِعْتُ قَتَادَةَ يَقُوْلُ فِيْ قَصَصِهِ: كَفَضْلِ - إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرٰى، فَلَا أَدْرِيْ أَذَكَرَهُ عَنْ أَنَسٍ أَوْ قَالَهُ قَتَادَةُ؟ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۵۵۰۹: شعبہ، قتادہ سے وہ انس رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں اور قیامت ان دو انگلیوں کی طرح بھیجے گئے ہیں۔ شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے قتادہ سے سنا وہ اپنے بیان میں کہا کرتے تھے جیسا کہ ان دونوں میں سے ایک کو (لمبائی کے لحاظ سے) دوسری پر برتری حاصل ہے (شعبہ کہتے ہیں کہ) مجھے علم نہیں کہ قتادہ نے اس کو انسؓ سے بیان کیا یا یہ قتادہؒ کا قول ہے (بخاری، مسلم)

وضاحت: دونوں انگلیوں سے مقصود درمیانی اور انگشتِ شہادت ہے اور یعنی جس طرح ان دونوں میں دوری نہیں اسی طرح مجھ میں اور قیامت میں کچھ دوری نہیں۔ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ ہیں (واللہ اعلم)

۵۵۱۰ - (۲) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ قَبْلَ أَنْ يَمُوْتَ بِشَهْرٍ: «تَسْأَلُوْنِيْ عَنِ السَّاعَةِ؟ وَإِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ، وَأُقْسِمُ بِاللّٰهِ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوْسَةٍ يَأْتِيْ عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ وَهِيَ حَيَّةٌ يَوْمَئِذٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۵۱۰: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات سے ایک ماہ پہلے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تم مجھ سے قیامت کے بارے میں دریافت کرتے ہو جبکہ اس کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے اور میں اللہ تعالیٰ کی قسم اٹھاتا ہوں کہ اس وقت روئے زمین پر ایسا کوئی نفس نہیں جس پر سو سال کا عرصہ گزرے اور وہ پھر بھی زندہ رہے (مسلم)

۵۵۱۱ ـ (۳) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ، قَالَ: «لَا یَاْتِیْ مِائَةُ سَنَةٍ وَعَلَی الْاَرْضِ نَفْسٌ مَنْفُوْسَةٌ الْیَوْمَ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۵۱۱: ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' آج کے دن جو لوگ بقید حیات ہیں ان میں سے کوئی بھی شخص سو (۱۰۰) سال کے بعد روئے زمین پر موجود نہیں رہے گا (مسلم)

۵۵۱۲ ـ (۴) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: کَانَ رِجَالٌ مِنَ الْاَعْرَابِ یَاْتُوْنَ النَّبِیَّ ﷺ فَیَسْاَلُوْنَهُ عَنِ السَّاعَةِ، فَکَانَ یَنْظُرُ اِلٰی اَصْغَرِهِمْ فَیَقُوْلُ: «اِنْ یَعِشْ هٰذَا لَا یُدْرِکْهُ الْهَرَمُ حَتّٰی تَقُوْمَ عَلَیْکُمْ سَاعَتُکُمْ» . مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۵۵۱۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں دیہات کے کچھ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے انہوں نے آپؐ سے قیامت کے بارے میں دریافت کیا۔ آپؐ نے ان میں سے سب سے چھوٹی عمر والے کی جانب دیکھا اور فرمایا' اگر یہ شخص زندہ رہا' تو اس پر بڑھاپا طاری نہ ہو گا کہ تم پر قیامت قائم ہو جائے گی (بخاری' مسلم)

وضاحت: یہاں قیامت سے مقصود موت ہے اس لیے کہ جو شخص فوت ہو گیا اس کے لیے قیامت قائم ہو گئی نیز اس حدیث میں مخاطب وہ سائلین ہیں جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تھا (مشکوٰۃ سعید اللحام جلد ۳ صفحہ ۱۹۲)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۵۵۱۳ ـ (۵) عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ، قَالَ: «بُعِثْتُ فِیْ نَفَسِ السَّاعَةِ، فَسَبَقْتُهَا کَمَا سَبَقَتْ هٰذِهٖ هٰذِهٖ» ـ وَاَشَارَ بِاِصْبَعَیْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰی. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ.

دوسری فصل

۵۵۱۳: مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' مجھے قیامت کے ساتھ مبعوث کیا گیا ہے (یعنی آپ کا مبعوث ہونا قیامت کی علامات سے ہے) پس میں قیامت سے اتنا ہی آگے آیا ہوں جس قدر یہ انگلی اس انگلی سے آگے ہے اور آپؐ نے اپنی دونوں انگلیوں یعنی شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کی طرف اشارہ کیا (ترمذی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں مجالد بن سعید راوی متکلم فیہ ہے (الضعفاء والمتروکین ۵۵۲' المجروحین جلد ۳ صفحہ ۱۰' الجرح والتعدیل جلد ۸ صفحہ ۳۶۳' تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۲۲۹' تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۸۵' ضعیف ترمذی صفحہ ۲۵۰)

۵۵۱۴ - (٦) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ لَا تَعْجِزَ أُمَّتِي عِنْدَ رَبِّهَا أَنْ يُؤَخِّرَهُمْ نِصْفَ يَوْمٍ». قِيلَ لِسَعْدٍ: وَكَمْ نِصْفُ يَوْمٍ؟ قَالَ: خَمْسُمِائَةِ سَنَةٍ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۵۵۱۴ : سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مجھے اُمید ہے کہ میری اُمّت اپنے رب کی نظر میں اتنی عاجز نہ ہو گی کہ اللہ تعالیٰ اس کو نصف دن کی مہلت بھی عطا نہ کرے۔ سعدؓ سے دریافت کیا گیا کہ یہ نصف دن کتنا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ نصف دن پانچ سو سال کے برابر ہے (ابوداؤد)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۵۱۵ - (۷) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «مَثَلُ هٰذِهِ الدُّنْيَا مَثَلُ ثَوْبٍ شُقَّ مِنْ أَوَّلِهِ إِلَى آخِرِهِ، فَبَقِيَ مُتَعَلِّقًا بِخَيْطٍ فِي آخِرِهِ، فَيُوشِكُ ذٰلِكَ الْخَيْطُ أَنْ يَنْقَطِعَ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

تیسری فصل

۵۵۱۵ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس دنیا کی مثال اس کپڑے کی سی ہے جو شروع سے آخر تک پھاڑ دیا گیا ہے اور پھٹا ہوا کپڑا آخر میں ایک دھاگے سے لٹک رہا ہے' قریب ہے کہ وہ دھاگہ بھی ٹوٹ جائے (اور دنیا کا خاتمہ ہو جائے) (بیہقی شعب الایمان)

بَابُ لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلٰى شِرَارِ النَّاسِ

(قیامت صرف برے لوگوں پر قائم ہوگی)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۵۱۶ـ(۱) عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى لَا يُقَالَ فِي الْاَرْضِ: اَللّٰهُ اَللّٰهُ. وَفِيْ رِوَايَةٍ: قَالَ: وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ عَلٰى اَحَدٍ يَقُوْلُ: اَللّٰهُ اَللّٰهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل

۵۵۱۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت اس وقت تک قائم نہ ہو گی جب تک زمین پر اللہ اللہ کی آواز آنا ختم نہ ہو جائے گی اور ایک روایت میں ہے کہ قیامت کسی ایسے شخص پر قائم نہیں ہو گی جو اللہ اللہ کہنے والا ہو گا (مسلم)

۵۵۱۷ـ(۲) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰى شِرَارِ الْخَلْقِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۵۱۷: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت تو صرف ان لوگوں پر قائم ہو گی جو تمام مخلوق سے بدتر ہوں گے (مسلم)

۵۵۱۸ـ(۳) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَضْطَرِبَ اَلْيَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ حَوْلَ ذِي الْخَلَصَةِ». وَذُو الْخَلَصَةِ: طَاغِيَةُ دَوْسٍ الَّتِيْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۵۱۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی جب تک کہ دوس قبیلہ کی عورتیں اپنے کولہے "ذوالخلصہ" نامی بت کے گرد نہ مٹکائیں گی۔ "ذوالخلصہ" قبیلہ دوس کے ایک بت کا نام ہے جس کی وہ زمانہ جاہلیت میں عبادت کیا کرتے تھے (بخاری' مسلم)

۵۵۱۹ـ(۴) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «لَا

يَذْهَبُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ ـ حَتّٰى يُعْبَدَ اللَّاتُ وَالْعُزّٰى» . فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! إِنْ كُنْتُ لَأَظُنُّ حِيْنَ أَنْزَلَ اللهُ: ﴿هُوَ الَّذِيْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهُ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ﴾ . أَنَّ ذٰلِكَ تَامًّا . قَالَ: «إِنَّهُ سَيَكُوْنُ مِنْ ذٰلِكَ مَا شَاءَ اللهُ، ثُمَّ يَبْعَثُ اللهُ رِيْحًا طَيِّبَةً، فَتُوَفّٰى كُلُّ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ، فَيَبْقٰى مَنْ لَا خَيْرَ فِيْهِ، فَيَرْجِعُوْنَ إِلٰى دِيْنِ آبَائِهِمْ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۵۱۹ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' رات اور دن اس وقت تک ختم نہیں ہوں گے جب تک کہ لات و عزیٰ کی عبادت نہ ہونے لگ جائے گی (عائشہؓ کہتی ہیں) میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں سمجھتی تھی کہ جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی جس کا ترجمہ ہے "اللہ تو ایسی ذات ہے جس نے اپنے رسولؐ کو ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا تاکہ اسے تمام ادیان پر غلبہ عطا کرے' اگرچہ مشرکین اسے ناپسند جانیں" پھر بھی یہ دین مکمل ہو گا آپؐ نے فرمایا' بلاشبہ اللہ تعالیٰ جب تک چاہے گا دین مکمل رہے گا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ ایک لطیف ہوا بھیجے گا جس سے ہر وہ شخص فوت ہو جائے گا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہو گا اور وہ لوگ باقی رہ جائیں گے جن میں کوئی نیکی نہیں ہو گی۔ پس وہ لوگ اپنے آباء و اجداد کے دین (یعنی کفر و شرک) کی طرف لوٹ جائیں گے (مسلم)

۵۵۲۰ ـ (۵) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فَيَمْكُثُ أَرْبَعِيْنَ» لَا أَدْرِيْ أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا أَوْ شَهْرًا أَوْ عَامًا . «فَيَبْعَثُ اللهُ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ كَأَنَّهُ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، فَيَطْلُبُهُ ـ فَيُهْلِكُهُ ـ . ثُمَّ يَمْكُثُ فِي النَّاسِ سَبْعَ سِنِيْنَ، لَيْسَ بَيْنَ اثْنَيْنِ عَدَاوَةٌ، ثُمَّ يُرْسِلُ اللهُ رِيْحًا بَارِدَةً مِنْ قِبَلِ الشَّامِ فَلَا يَبْقٰى عَلٰى وَجْهِ الْأَرْضِ أَحَدٌ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ أَوْ إِيْمَانٍ إِلَّا قَبَضَتْهُ، حَتّٰى لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ دَخَلَ فِيْ كَبِدِ جَبَلٍ لَدَخَلَتْهُ عَلَيْهِ حَتّٰى تَقْبِضَهُ» قَالَ: «فَيَبْقٰى شِرَارُ النَّاسِ فِيْ خِفَّةِ الطَّيْرِ وَأَحْلَامِ السِّبَاعِ ـ، لَا يَعْرِفُوْنَ مَعْرُوْفًا، وَلَا يُنْكِرُوْنَ مُنْكَرًا، فَيَتَمَثَّلُ لَهُمُ الشَّيْطَانُ، فَيَقُوْلُ: أَلَا تَسْتَجِيْبُوْنَ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: فَمَا تَأْمُرُنَا؟ فَيَأْمُرُهُمْ بِعِبَادَةِ الْأَوْثَانِ، وَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ دَارٌّ رِزْقُهُمْ، حَسَنٌ عَيْشُهُمْ، ثُمَّ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ، فَلَا يَسْمَعُهُ أَحَدٌ إِلَّا أَصْغٰى لِيْتًا، وَرَفَعَ لِيْتًا» قَالَ: «وَأَوَّلُ مَنْ يَسْمَعُهُ رَجُلٌ يَلُوْطُ ـ حَوْضَ إِبِلِهِ، فَيَصْعَقُ وَيَصْعَقُ النَّاسُ، ثُمَّ يُرْسِلُ اللهُ مَطَرًا كَأَنَّهُ الطَّلُّ ـ، فَتَنْبُتُ ـ مِنْهُ أَجْسَادُ النَّاسِ، ثُمَّ يُنْفَخُ فِيْهِ أُخْرٰى، فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُوْنَ، ثُمَّ يُقَالُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! هَلُمَّ إِلٰى رَبِّكُمْ، ﴿وَقِفُوْهُمْ إِنَّهُمْ مَسْئُوْلُوْنَ﴾ . فَيُقَالُ: أَخْرِجُوْا بَعْثَ النَّارِ. فَيُقَالُ: مِنْ كَمْ؟ كَمْ؟ فَيُقَالُ: مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَمِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ» قَالَ: «فَذٰلِكَ يَوْمٌ يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبًا، وَذٰلِكَ يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَذُكِرَ حَدِيثُ مُعَاوِيَةَ: «لَا تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ» فِي «بَابِ التَّوْبَةِ».

۵۵۲۰: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' دجال ظاہر ہونے کے بعد چالیس .... تک رہے گا۔ عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ آپؐ کا مقصود چالیس دن' چالیس ماہ یا چالیس سال تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ عیسیٰؑ بن مریم کو آسمان سے اتاریں گے گویا کہ وہ عروہ بن مسعودؓ سے بہت مشابہ ہوں گے' وہ دجال کو تلاش کریں گے اور اسے ہلاک کر دیں گے۔ اس کے بعد عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں سات برس تک رہیں گے (اس عرصہ میں) ہر دو انسانوں کے درمیان کوئی دشمنی نہ ہو گی۔ پھر اللہ تعالیٰ شام کی جانب سے ٹھنڈی ہوا بھیجے گا اور زمین پر کوئی ایسا شخص باقی نہ رہے گا جس کے دل میں ذرہ برابر ایمان ہو گا مگر وہ اسے موت سے ہمکنار کرے گی یہاں تک کہ اگر کوئی شخص کسی پہاڑ کے اندر بھی داخل ہوا تو ہوا وہاں بھی اس کے پاس پہنچ جائے گی یہاں تک کہ اس کی جان قبض کرے گی۔ آپؐ نے فرمایا' اس کے بعد (روئے زمین پر) بدترین لوگ باقی رہ جائیں گے جو پرندوں کی طرح تیز طرار بے وزن ہوں گے اور درندوں کی مانند سخت ہوں گے' وہ نہ بھلائی سے واقف ہوں گے اور نہ برائی سے اجتناب کریں گے۔ شیطان ان کے پاس انسانی شکل میں جائے گا اور کہے گا کہ کیا تم کو شرم و حیا نہیں آتی؟ وہ کہیں گے' تم ہمیں کیا حکم دیتے ہو؟ پس شیطان انہیں بتوں کو پوجنے کا حکم دے گا اور اس حالت میں بھی انہیں فراوانی سے رزق مل رہا ہو گا اور ان کی زندگی عیش و عشرت والی ہو گی بعدازاں صور پھونکا جائے گا جو شخص بھی اس کی آواز سنے گا وہ اپنے سر کے ایک کنارے کو جھکا لے گا اور دوسرے کو اونچا رکھے گا۔ آپؐ نے فرمایا' پہلا شخص جو صور کی آواز کو سنے گا' وہ شخص ہو گا جو اپنے اونٹوں کے لیے حوض لیپ رہا ہو گا وہ بھی بے ہوش ہو جائے گا اور لوگ بھی بے ہوش ہو جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ بارش بھیجیں گے جو شبنم کی مانند ہو گی اس سے لوگوں کے جسم نمودار ہوں گے پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو تمام لوگ (قبروں سے) کھڑے ہو کر دیکھنے لگیں گے۔ پھر منادی کی جائے گی کہ اے لوگو! اپنے رب کے پاس جلدی پہنچو (فرشتوں سے کہا جائے گا) "انہیں روک لو' ان سے سوالات کیے جائیں گے۔" (فرشتوں سے) کہا جائے گا کہ جہنم کی طرف بھیجے والوں کو نکالو۔ کہا جائے گا کہ کتنوں میں سے کتنے جہنمی ہیں؟ کہا جائے گا کہ ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے جہنمی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا (یہ اللہ تعالیٰ کے اس قول کا مصداق ہو گا) "یہ ایسا دن ہو گا جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا" "اور یہ ایسا دن ہو گا جس دن پنڈلی سے کپڑا اتارا جائے گا" یعنی سخت مشکل دن ہو گا (مسلم)

اور معاویہؓ سے مروی حدیث جس میں ہے کہ "ہجرت منقطع نہیں ہو گی" کا ذکر بابُ التوبہ میں ہو چکا ہے۔

كِتَابُ صِفَةِ الْقِيَامَةِ وَالْجَنَّةِ وَالنَّارِ

قیامت کے احوال اور جنت اور دوزخ کا ذکر

(صُور پھونکنے کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٥٥٢١ - (١) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ اَرْبَعُوْنَ» قَالُوْا: يَا اَبَا هُرَيْرَةَ! اَرْبَعُوْنَ يَوْمًا؟ قَالَ: اَبَيْتُ. قَالُوْا: اَرْبَعُوْنَ شَهْرًا؟ قَالَ: اَبَيْتُ. قَالُوْا: اَرْبَعُوْنَ سَنَةً؟ قَالَ: اَبَيْتُ. «ثُمَّ يُنْزِلُ اللّٰهُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا يَنْبُتُ الْبَقْلُ» قَالَ: «وَلَيْسَ مِنَ الْاِنْسَانِ شَیْءٌ لَا يَبْلٰی اِلَّا عَظْمًا وَاحِدًا، وَهُوَ عَجْبُ الذَّنَبِ، وَمِنْهُ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِیْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ: قَالَ: «كُلُّ ابْنِ اٰدَمَ يَأْكُلُهُ التُّرَابُ اِلَّا عَجْبَ الذَّنَبِ، مِنْهُ خُلِقَ، وَفِيْهِ يُرَكَّبُ».

پہلی فصل

۵۵۲۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' پہلی بار اور دوسری بار صُور پھونکنے کا درمیانی عرصہ چالیس ...... ہو گا۔ ابوہریرہؓ سے ان کے شاگردوں نے دریافت کیا کہ کیا چالیس دن مراد ہیں؟ انہوں نے جواب دیا' مجھے معلوم نہیں۔ انہوں نے (پھر) دریافت کیا' کیا چالیس ماہ مراد ہیں؟ انہوں نے جواب دیا' میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ انہوں نے (پھر) دریافت کیا کہ کیا چالیس سال مراد ہیں؟ انہوں نے کہا' میں نہیں جانتا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ بادلوں سے بارش نازل فرمائے گا تو (مخلوق کے اجسام) یوں اُگیں گے جیسا کہ انگوری اُگتی ہے۔ آپؐ نے فرمایا' انسان (کے جسم) کا ہر حصہ سوائے ریڑھ کی ہڈی کے نچلے حصے کے بوسیدہ ہو جائے گا' قیامت کے دن اسی سے تمام اعضاء کو جوڑا جائے گا (بخاری' مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا' انسان کے تمام اجزاء کو مٹی کھا جائے گی لیکن ریڑھ کی ہڈی کے نچلے حصہ کو نہیں کھائے گی' اسی سے (انسان دوبارہ) پیدا ہو گا اور اسی سے جوڑا جائے گا۔

وضاحت: اسرافیل علیہ السلام جب پہلی بار صُور پھونکیں گے تو مخلوق بے ہوش ہو جائے گی' اس کے چالیس سال بعد دوبارہ صُور پھونکیں گے تو مخلوق زندہ ہو جائے گی۔ حدیث میں اگرچہ ابہام ہے کہ چالیس سے مقصود دن

ہیں' مہینے ہیں یا سال ہیں لیکن ایک دوسری حدیث میں وضاحت ہے کہ چالیس سال مراد ہیں۔ خیال رہے کہ تمام لوگوں کے جسم بوسیدہ ہو جائیں گے البتہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اجسام بوسیدہ نہیں ہوں گے' مٹی کے لیے ان کے اجسام کو کھانا حرام ہے (مرقات شرح مشکوٰۃ جلد ۱۰ صفحہ ۲۳۲)

۵۵۲۲ - (۲) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يَقْبِضُ اللّٰهُ الْأَرْضَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَيَطْوِي السَّمَاءَ بِيَمِيْنِهِ، ثُمَّ يَقُوْلُ: أَنَا الْمَلِكُ، أَيْنَ مُلُوْكُ الْأَرْضِ؟». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۵۲۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت کے دن اللہ تعالیٰ زمین کو مٹھی میں لے گا اور آسمانوں کو لپیٹ کر اپنے دائیں ہاتھ میں لے گا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ اعلان فرمائے گا کہ میں ہی بادشاہ ہوں' زمین کے بادشاہ کہاں ہیں؟ (بخاری' مسلم)

۵۵۲۳ - (۳) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يَطْوِي اللّٰهُ السَّمَاوَاتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، ثُمَّ يَأْخُذُهُنَّ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى، ثُمَّ يَقُوْلُ: أَنَا الْمَلِكُ أَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ؟ أَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ؟ ثُمَّ يَطْوِي الْأَرَضِيْنَ بِشِمَالِهِ - وَفِيْ رِوَايَةٍ: يَأْخُذُهُنَّ بِيَدِهِ الْأُخْرٰى - ثُمَّ يَقُوْلُ: أَنَا الْمَلِكُ، أَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ؟ أَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ؟». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۵۲۳: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت کے دن اللہ تعالیٰ آسمانوں کو لپیٹ لے گا پھر انہیں اپنے دائیں ہاتھ میں پکڑے گا اور اعلان فرمائے گا کہ میں ہی بادشاہ ہوں' جابر کہاں ہیں؟ متکبر کہاں ہیں؟ اس کے بعد زمین کو اپنے بائیں ہاتھ میں لپیٹ لے گا اور ایک روایت میں ہے انہیں اپنے دوسرے ہاتھ میں پکڑے گا اور اعلان فرمائے گا کہ میں بادشاہ ہوں' جابر کہاں ہیں؟ متکبر کہاں ہیں؟ (مسلم)

۵۵۲۴ - (۴) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ حَبْرٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمَاوَاتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى إِصْبَعٍ، وَالْأَرَضِيْنَ عَلٰى إِصْبَعٍ، وَالْجِبَالَ وَالشَّجَرَ عَلٰى إِصْبَعٍ، وَالْمَاءَ وَالثَّرٰى عَلٰى إِصْبَعٍ، وَسَائِرَ الْخَلْقِ عَلٰى إِصْبَعٍ، ثُمَّ يَهُزُّهُنَّ فَيَقُوْلُ: أَنَا الْمَلِكُ، أَنَا اللّٰهُ. فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَعَجُّبًا مِّمَّا قَالَ الْحَبْرُ تَصْدِيْقًا لَهُ. ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ وَالْأَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمَاوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِيْنِهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ﴾. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۵۲۴: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک یہودی عالم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے کہا' اے محمد! اس میں کچھ شبہ نہیں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نے آسمانوں کو ایک انگلی پر' زمینوں کو ایک انگلی پر' پہاڑوں کو ایک انگلی پر' پانی اور مٹی کو ایک انگلی پر اور باقی مخلوق کو ایک انگلی پر رکھا ہوا

ہو گا پھر اللہ تعالیٰ انہیں حرکت دے گا اور اعلان فرمائے گا کہ میں بادشاہ ہوں' میں اللہ ہوں (یہودی عالم کی ان باتوں پر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم تعجب کرتے ہوئے مسکرائے (اور) اس کی تصدیق کرتے ہوئے آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی (جس کا ترجمہ ہے) "انہوں نے اللہ تعالیٰ کو صحیح طور پر نہ پہچانا حالانکہ قیامت کے دن تمام زمین اس کی مٹھی میں ہو گی اور تمام آسمان اس کے دائیں ہاتھ میں لپیٹے ہوئے ہوں گے' اللہ ان سے پاک اور بلند ہے جن کو وہ اللہ کا شریک ٹھہراتے ہیں" (بخاری' مسلم)

وضاحت : اس مضمون کی احادیث کی تشریح ممکن نہیں جیسا کہ سلف صالحین کا مسلک ہے بلکہ ایسی احادیث پر بلا بحث تمحیص کے ایمان لانا ضروری ہے (واللہ اعلم)

۵۵۲۵ - (۵) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ قَوْلِهٖ: ﴿يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمَاوَاتُ﴾ ، فَاَيْنَ يَكُوْنُ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: «عَلَى الصِّرَاطِ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۵۲۵ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ پاک کے اس ارشاد کے بارے میں دریافت کیا (جس کا ترجمہ ہے) "جس دن زمین تبدیل کر دی جائے گی اور آسمان لپیٹ دیے جائیں گے" کہ اس روز لوگ کہاں ہوں گے؟ آپ نے فرمایا (اس وقت لوگ) پل صراط پر ہوں گے (مسلم)

۵۵۲۶ - (۶) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ مُكَوَّرَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ» . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۵۲۶ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت کے دن سورج اور چاند قیامت کے دن لپیٹ کر (دوزخ میں) ڈال دیے جائیں گے (بخاری)

وضاحت : سورج اور چاند کو عذاب دینے کیلئے دوزخ میں نہیں ڈالا جائے گا بلکہ ایسا کرنے سے مقصود ان لوگوں کی سرزنش ہو گی جو اللہ تعالیٰ کے سوا سورج اور چاند کی عبادت کیا کرتے تھے۔

(مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۵۳)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۵۵۲۷ - (۷) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «كَيْفَ اَنْعَمُ — وَصَاحِبُ الصُّوْرِ قَدِ الْتَقَمَهُ وَاَصْغَى سَمْعَهُ، وَحَنَى جَبْهَتَهُ يَنْتَظِرُ مَتٰى يُؤْمَرُ بِالنَّفْخِ ؟» . فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا تَاْمُرُنَا؟ قَالَ: «قُوْلُوْا: حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل

۵۵۲۷: ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں کیسے خوش رہوں جبکہ صور (پھونکنے والے فرشتے نے) صور کو منہ میں تھاما ہوا ہے' اپنے کانوں کو جھکا رکھا ہے' اپنی پیشانی کو نیچے کیا ہوا ہے وہ اس انتظار میں ہے کہ کب اسے صور (پھونکنے) کا حکم ملتا ہے۔ صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! (اس حالت میں) آپؐ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' تم کہو' ہمیں اللہ کافی ہے اور وہی بہتر کارساز ہے (ترمذی)

۵۵۲۸ - (۸) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَلصُّوْرُ قَرْنٌ يُنْفَخُ فِيْهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۵۵۲۸: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' صُور ایک سینگ ہے جس میں پھونکا جائے گا (ترمذی' ابوداؤد' دارمی)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۵۲۹ - (۹) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ فِيْ قَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُوْرِ﴾: اَلصُّوْرُ قَالَ: وَ﴿الرَّاجِفَةُ﴾: اَلنَّفْخَةُ الْأُوْلٰى، وَ﴿الرَّادِفَةُ﴾: اَلثَّانِيَةُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ تَرْجَمَةِ بَابٍ.

تیسری فصل

۵۵۲۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کہ "جب صُور میں پھونکا جائے گا" کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "الرّاجفہ" سے مقصود پہلی بار صور پھونکنا ہے اور "الرّادفہ" سے مقصود دوسری بار صور پھونکنا ہے (امام بخاریؒ نے اس حدیث کو ترجمۃ الباب میں بیان کیا)

۵۵۳۰ - (۱۰) وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَاحِبَ الصُّوْرِ، وَقَالَ: «عَنْ يَمِيْنِهِ جِبْرَئِيْلُ، وَعَنْ يَسَارِهِ مِيْكَائِيْلُ».

۵۵۳۰: ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صور (پھونکنے) والے فرشتے کا ذکر کیا اور فرمایا کہ اس کے دائیں جانب جبرائیل اور بائیں جانب میکائیل ہوں گے (رزین)

۵۵۳۱ - (۱۱) وَعَنْ أَبِيْ رَزِيْنٍ الْعُقَيْلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ يُعِيْدُ اللّٰهُ الْخَلْقَ؟ وَمَا آيَةُ ذٰلِكَ فِيْ خَلْقِهِ؟ قَالَ: «أَمَا مَرَرْتَ بِوَادِيْ قَوْمِكَ جَدْبًا ثُمَّ

مَرَرْتَ بِهِ يَهْتَزُّ خَضِرًا؟» قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: «فَتِلْكَ آيَةُ اللّٰهِ فِي خَلْقِهِ، ﴿كَذٰلِكَ يُحْيِي اللّٰهُ الْمَوْتٰى﴾». رَوَاهُمَا رَزِينٌ.

۵۵۳۱: ابو رزین عقیلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ مخلوق کو کیسے دوبارہ پیدا فرمائے گا؟ اور کیا اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں اس کی کوئی علامت ہے؟ آپؐ نے فرمایا' کیا تم کبھی خشک سالی کے زمانہ میں اپنی قوم کی وادی کے قریب سے گزرے ہو؟ پھر (بارش کے بعد) تم اس وادی سے گزرے ہو گے تو وہ سرسبز لہرا رہی ہو گی (ابو رزین کہتے ہیں) میں نے عرض کیا' ہاں! (ایسا ہوتا ہے) آپؐ نے فرمایا' یہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں اس کی علامت ہے' "اسی طرح اللہ تعالیٰ مردوں کو زندہ کرے گا" (رزین)

بَابُ الْحَشْرِ
(قیامت کے روز مخلوق کو جمع کرنے کا ذکر)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۵۳۲ - (۱) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى أَرْضٍ بَيْضَاءَ عَفْرَاءَ، كَقُرْصَةِ النَّقِيِّ، لَيْسَ فِيْهَا عَلَمٌ لِأَحَدٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۵۵۳۲: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت کے دن لوگوں کو سفید سرخی مائل زمین پر جمع کیا جائے گا' زمین میدے کی روٹی کی مانند ہو گی' زمین پر کسی (قوم یا شخص) کا نشان نہ ہو گا (بخاری' مسلم)

۵۵۳۳ - (۲) وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «تَكُوْنُ الْأَرْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُبْزَةً وَاحِدَةً، يَتَكَفَّؤُهَا الْجَبَّارُ بِيَدِهِ كَمَا يَتَكَفَّأُ أَحَدُكُمْ خُبْزَتَهُ فِي السَّفَرِ نُزُلًا لِأَهْلِ الْجَنَّةِ». فَأَتٰى رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ. فَقَالَ: بَارَكَ الرَّحْمٰنُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ! أَلَا أُخْبِرُكَ بِنُزُلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: «بَلٰى». قَالَ: تَكُوْنُ الْأَرْضُ خُبْزَةً وَاحِدَةً، كَمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ. فَنَظَرَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيْنَا ثُمَّ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ، ثُمَّ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكَ بِإِدَامِهِمْ؟ بَالَامٌ وَالنُّوْنُ. قَالُوْا: وَمَا هٰذَا؟ قَالَ: ثَوْرٌ وَنُوْنٌ، يَأْكُلُ مِنْ زَائِدَةِ كَبِدِهِمَا سَبْعُوْنَ أَلْفًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۵۳۳: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت کے دن زمین ایک روٹی کی مانند ہو گی۔ جبار (کائنات) اس کو اپنے ہاتھ میں الٹا سیدھا کریں گے جیسا کہ تم میں سے کوئی شخص سفر کے دوران الٹی سیدھی روٹی پکاتا ہے اور یہ روٹی جنت والوں کی مہمانی ہو گی۔ (آپؐ کے فرمانے کے بعد) ایک یہودی آیا اس نے کہا' اللہ تعالیٰ آپؐ پر برکت فرمائے۔ اے ابوالقاسم! کیا میں آپ کو قیامت کے دن جنتیوں کی مہمانی کے بارے میں نہ بتاؤں؟ آپؐ نے فرمایا' ضرور! اس نے بیان کیا کہ زمین ایک روٹی کی مانند

ہوگی' جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ (اس کی یہ بات سن کر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری جانب (تعجب سے) دیکھا۔ پھر آپؐ ہنس دیئے یہاں تک کہ آپؐ کی کچلیاں ظاہر ہو گئیں۔ پھر آپؐ نے فرمایا' کیا میں تجھے ان کے سالن کے بارے میں خبر نہ دوں؟ وہ "بالام" اور "نُون" ہے۔ صحابہؓ نے دریافت کیا' یہ کیا ہے؟ یہودی نے جواب دیا' اس سے مقصود بیل اور مچھلی ہے جس کے جگر کے ٹکڑے کو ستر ہزار افراد کھائیں گے (بخاری' مسلم)

وضاحت : عبرانی زبان میں "بَالَام" بیل کو کہتے ہیں جبکہ "نُون" عربی زبان میں مچھلی کو کہتے ہیں۔
(مشکوٰۃ سعید اللحام جلد ۳ صفحہ ۱۹۸)

۵۵۳۴ - (۳) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى ثَلَاثِ طَرَائِقَ: رَاغِبِيْنَ، رَاهِبِيْنَ، وَاثْنَانِ عَلٰى بَعِيْرٍ، وَثَلَاثَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ، وَأَرْبَعَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ، وَعَشَرَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ، وَتَحْشُرُ بَقِيَّتَهُمُ النَّارُ، تَقِيْلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوْا، وَتَبِيْتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوْا، وَتُصْبِحُ مَعَهُمْ حَيْثُ أَصْبَحُوْا، وَتُمْسِيْ مَعَهُمْ حَيْثُ أَمْسَوْا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۵۳۴ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت کے دن لوگوں کو تین قسموں میں جمع کیا جائے گا۔ ایک قسم کے لوگ وہ ہوں گے جو جنت کی خواہش کریں گے اور دوسری قسم میں دوزخ سے ڈرنے والے ہوں گے (ان دو قسموں کے لوگوں کی سواری کی صورت یہ ہو گی کہ) دو شخص ایک اونٹ پر اور تین شخص ایک اونٹ پر اور چار شخص ایک اونٹ پر اور دس شخص ایک اونٹ پر سوار ہوں گے (یعنی جو اعلیٰ مرتبے کا حاصل ہو گا وہ نہایت اطمینان کے ساتھ کشادہ سواری پر بیٹھے گا) تیسری قسم میں باقی ماندہ لوگ ہوں گے جن کو آگ دھکیلے گی وہ ان کے ساتھ قیلولہ کرے گی جہاں وہ قیلولہ کریں گے اور ان کے ساتھ رات گزارے گی جہاں انہوں نے رات گزاری ہو گی اور ان کے ساتھ صبح کرے گی جہاں انہوں نے صبح کی ہو گی اور ان کے ساتھ شام کرے گی جہاں انہوں نے شام کی ہو گی (بخاری' مسلم)

وضاحت : جمع کرنے سے مراد یہ ہے کہ جب قیامت کے روز لوگ قبروں سے اٹھائے جائیں گے تو لوگ تین اقسام پر مشتمل ہوں گے جیسا کہ قرآنِ پاک میں مذکور ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے "وَكُنْتُمْ أَزْوَاجًا ثَلَاثَةً" کہ تمہاری تین قسمیں ہوں گی۔ پہلی دو قسم کے لوگ جنتی ہوں گے اور تیسری قسم کے لوگ وہ جہنمی ہوں گے جنہیں آگ دھکیل کر میدانِ حشر میں لے جائے گی (مرقاۃ جلد ۱۰ صفحہ ۲۵۰' تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۸۸)

۵۵۳۵ - (۴) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّكُمْ مَحْشُوْرُوْنَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا». ثُمَّ قَرَأَ: ﴿كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيْدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِيْنَ﴾ — «وَأَوَّلُ مَنْ يُكْسٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيْمُ، وَإِنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِيْ يُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ —،

فَأَقُوْلُ: أُصَيْحَابِيْ أُصَيْحَابِيْ!! فَيَقُوْلُ: إِنَّهُمْ لَنْ يَزَالُوْا مُرْتَدِّيْنَ عَلٰى أَعْقَابِهِمْ مُذْ فَارَقْتَهُمْ. فَأَقُوْلُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ: ﴿وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَا دُمْتُ فِيْهِمْ﴾ اِلٰى قَوْلِهٖ: ﴿الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۵۳۵: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' یقیناً تمہیں قیامت کے روز اس طرح اٹھایا جائے گا کہ تم ننگے پاؤں' ننگے بدن اور بغیر ختنہ کے ہو گے۔ اس کے بعد (بطور دلیل) آپؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی (جس کا ترجمہ ہے) "جس طرح ہم نے ان کو پہلی بار پیدا کیا اسی طرح ہم ان کو دوبارہ لوٹائیں گے' یہ وعدہ ہم پر لازم ہے بے شک ہم اسی طرح کرنے والے ہیں" (پھر آپؐ نے فرمایا) قیامت کے روز جس شخص کو سب سے پہلے لباس پہنایا جائے گا وہ ابراہیم علیہ السلام ہوں گے اور میرے کچھ ساتھیوں کو بائیں جانب یعنی دوزخ کی جانب لے جایا جائے گا۔ میں کہوں گا کہ یہ میرے صحابی ہیں' یہ میرے صحابی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا' بے شک (یہ آپ کے صحابی ہیں) جب سے آپؐ ان سے جدا ہوئے یہ دین سے پھر گئے۔ (آپ نے فرمایا' یہ سن کر) میں وہی کہوں گا جو (اللہ کے) نیک بندے نے کہا تھا کہ "جب تک میں ان کے درمیان رہا میں ان پر نگران تھا" سے اس قول تک کہ "اللہ تعالیٰ غالب حکمت والا ہے" (بخاری' مسلم)

۵۵۳۶ ـ (۵) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا». قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ جَمِيْعًا يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ؟ فَقَالَ: «يَا عَائِشَةُ! اَلْاَمْرُ أَشَدُّ مِنْ أَنْ يَنْظُرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۵۳۶: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' لوگ قیامت کے دن ننگے پاؤں' ننگے بدن' بلاختنہ کے اٹھائے جائیں گے۔ (عائشہؓ کہتی ہیں) میں نے کہا' اے اللہ کے رسول! کیا مرد اور عورتیں اکٹھے ہوں گے' وہ ایک دوسرے کی جانب دیکھیں گے؟ آپؐ نے فرمایا' (قیامت کا) معاملہ اس سے بہت سخت ہو گا کہ کوئی ایک دوسرے کی جانب نگاہ اٹھا کر دیکھے (بخاری' مسلم)

۵۵۳۷ ـ (۶) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! كَيْفَ يُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلٰى وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: «أَلَيْسَ الَّذِيْ أَمْشَاهُ عَلَى الرِّجْلَيْنِ فِي الدُّنْيَا قَادِرًا عَلٰى أَنْ يُمْشِيَهُ عَلٰى وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۵۳۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! کافر قیامت کے دن منہ کے بل چل کر کیسے میدانِ حشر کی جانب جائیں گے؟ آپؐ نے جواب دیا' کیا یہ بات نہیں کہ جس ذات نے ان کو دنیا میں پاؤں پر چلنے کی طاقت دی وہ اس بات پر بھی قدرت رکھتا ہے کہ قیامت کے دن ان کو منہ کے بل چلائے (بخاری' مسلم)

٥٥٣٨ - (٧) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يَلْقَى إِبْرَاهِيمُ أَبَاهُ آزَرَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَى وَجْهِ آزَرَ قَتَرَةٌ وَغَبَرَةٌ - فَيَقُولُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ: أَلَمْ أَقُلْ لَكَ: لَا تَعْصِنِي؟ فَيَقُولُ لَهُ أَبُوهُ: فَالْيَوْمَ لَا أَعْصِيكَ. فَيَقُولُ إِبْرَاهِيمُ: يَا رَبِّ! إِنَّكَ وَعَدْتَنِي أَنْ لَا تُخْزِيَنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ، فَأَيُّ خِزْيٍ أَخْزَى مِنْ أَبِي الْأَبْعَدِ فَيَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿إِنِّي حَرَّمْتُ الْجَنَّةَ عَلَى الْكَافِرِينَ﴾. ثُمَّ يُقَالُ لِإِبْرَاهِيمَ: مَا تَحْتَ رِجْلَيْكَ؟ فَيَنْظُرُ فَإِذَا هُوَ بِذِيخٍ - مُتَلَطِّخٍ -، فَيُؤْخَذُ بِقَوَائِمِهِ فَيُلْقَى فِي النَّارِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۵۳۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا' قیامت کے دن ابراہیم علیہ السلام اپنے والد "آزر" سے ملیں گے تو آزر کے چہرے پر سیاہی اور گرد و غبار دیکھیں گے۔ ابراہیم علیہ السلام ان سے کہیں گے کہ کیا میں نے آپ کو نہیں کہا تھا کہ آپ میری نافرمانی نہ کریں؟ ان کے والد جواب دیں گے کہ آج کے دن میں آپ کی نافرمانی نہیں کروں گا۔ اس پر ابراہیم علیہ السلام دعا کریں گے کہ اے میرے پروردگار بے شک آپ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ جس روز لوگوں کو اٹھایا جائے گا آپ مجھے رسوا نہیں کریں گے۔ پس والد جو (آپ کی رحمت سے) دور ہے' اس سے زیادہ اور کیا رسوائی ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ جواب دیں گے' بلاشبہ میں نے کافروں پر جنت حرام کر دی ہے۔ اس کے بعد ابراہیم علیہ السلام سے کہا جائے گا کہ (دیکھیں) آپ کے پاؤں کے نیچے کیا ہے۔ وہ دیکھیں گے تو وہاں گھنے بالوں والا ایک "بجو" ہو گا (درحقیقت وہ آزر ہو گا) جو اپنے گوبر کے ساتھ لتھڑا ہوا ہو گا' اس کو ٹانگوں سے پکڑ کر دوزخ میں گرا دیا جائے گا (بخاری)

وضاحت: اس حدیث کی روشنی میں ایک سوال وارد ہوتا ہے کہ قیامت کے روز ابراہیم علیہ السلام اپنے والد کے بارے میں مغفرت کی دعا کیوں کریں گے؟ جبکہ ان کے والد آزر مشرک تھے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ جب ابراہیم علیہ السلام کے والد فوت ہوئے تھے تو اس وقت ابراہیم علیہ السلام نے ان سے براءت کا اظہار کیا اور جب وہ میدانِ حشر میں اپنے والد کو دیکھیں گے کہ ان کی شکل مسخ ہو گئی ہے تو محبت پدری جاگ اٹھے گی اور ابراہیم علیہ السلام اللہ ربّ العزت سے ان کی مغفرت کی دعا کریں گے چونکہ اللہ تعالیٰ نے مشرک لوگوں پر جنت کو حرام قرار دیا ہے اور شرک کو ناقابلِ معافی جرم قرار دیا ہے لہذا ابراہیم علیہ السلام کی سفارش قبول نہیں ہو گی (مرقات شرح مشکوٰۃ جلد ۱۰ صفحہ ۲۵۳)

٥٥٣٩ - (٨) وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «يَعْرَقُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يَذْهَبَ عَرَقُهُمْ فِي الْأَرْضِ سَبْعِينَ ذِرَاعًا وَيُلْجِمُهُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ آذَانَهُمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۵۳۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت کے دن لوگ پسینے میں شرابور ہوں گے اور ان کا پسینہ زمین میں ستر ہاتھ تک پھیل جائے گا اور ان کے منہ تک پہنچا ہوا ہو گا حتیٰ کہ ان کے کانوں تک پہنچ جائے گا (بخاری' مسلم)

٥٥٤٠ ـ (٩) وَعَنِ الْمِقْدَادِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «تُدْنَى الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْخَلْقِ حَتّٰى تَكُوْنَ مِنْهُمْ كَمِقْدَارِ مِيْلٍ، فَيَكُوْنُ النَّاسُ عَلٰى قَدْرِ أَعْمَالِهِمْ فِي الْعَرَقِ، فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ إِلٰى كَعْبَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ إِلٰى رُكْبَتَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ إِلٰى حَقْوَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يُلْجِمُهُمُ الْعَرَقُ إِلْجَامًا» ـ وَأَشَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهِ إِلٰى فِيْهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۵۴۰: مقداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' سورج قیامت کے دن لوگوں سے ایک میل کی مسافت پر ہو گا' لوگوں کا پسینہ ان کے اعمال کے مطابق ہو گا بعض لوگوں کے ٹخنوں تک پسینہ ہو گا' بعض کے گھٹنوں تک' بعض کی کمر تک اور بعض کے منہ تک پسینہ آیا ہو گا۔ یہ بیان کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے منہ کی جانب اشارہ کیا (مسلم)

٥٥٤١ ـ (١٠) وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى: يَا آدَمُ! فَيَقُوْلُ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِيْ يَدَيْكَ. قَالَ: أَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ. قَالَ: وَمَا بَعْثُ النَّارِ؟ قَالَ: مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَمِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ، فَعِنْدَهُ يَشِيْبُ الصَّغِيْرُ، ﴿وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارٰى وَمَا هُمْ بِسُكَارٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ﴾». قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ وَأَيُّنَا ذٰلِكَ الْوَاحِدُ؟ قَالَ: «أَبْشِرُوْا فَإِنَّ مِنْكُمْ رَجُلًا، وَمِنْ يَأْجُوْجَ وَمَأْجُوْجَ أَلْفٌ» ثُمَّ قَالَ: «وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ أَرْجُوْ أَنْ تَكُوْنُوْا رُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ» فَكَبَّرْنَا. فَقَالَ: «أَرْجُوْ أَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ» فَكَبَّرْنَا فَقَالَ: «أَرْجُوْ أَنْ تَكُوْنُوْا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ» فَكَبَّرْنَا قَالَ: «مَا أَنْتُمْ فِي النَّاسِ إِلَّا كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِيْ جِلْدِ ثَوْرٍ أَبْيَضَ، أَوْ كَشَعْرَةٍ بَيْضَاءَ فِيْ جِلْدِ ثَوْرٍ أَسْوَدَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۵۴۱: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے آدم! وہ کہیں گے' میں حاضر ہوں میں حاضر ہوں تمام بھلائیاں تیرے ہاتھ میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ حکم دے گا کہ دوزخیوں کی جماعت الگ کرو۔ آدم علیہ السلام دریافت کریں گے کہ دوزخی کتنے ہیں؟ اللہ فرمائے گا' ایک ہزار انسانوں میں سے نو سو ننانوے (دوزخ میں جائیں گے) اس وقت (یہ حکم سن کر) بچے' بوڑھے ہو جائیں گے' حاملہ اپنے حمل کو ضائع کرے گی اور آپ دیکھیں گے کہ لوگ نشہ میں ہوں گے لیکن فی الحقیقت نشہ میں نہیں ہوں گے البتہ اللہ تعالیٰ کا عذاب سخت ہو گا۔ صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! وہ ہزار میں سے ایک شخص ہم میں سے کون ہو گا؟ آپؐ نے انہیں (تسلی دیتے ہوئے) فرمایا' خوش ہو جاؤ اس لئے کہ ایک شخص تم میں سے ہو گا اور ہزار یاجوج و ماجوج سے ہوں گے۔ بعد ازاں آپؐ نے فرمایا' اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے' میں امید کرتا ہوں کہ تم جنت والوں میں سے نصف ہو گے (اس پر) ہم

نے اللہ اکبر (کا کلمہ) کہا۔ آپؐ نے فرمایا' تم (اس دنیا میں دیگر) لوگوں میں بس اس سیاہ بال کی مانند ہو گے جو سفید رنگ کے بیل میں ہے یا سفید بال کی مانند جو سیاہ رنگ کے بیل میں ہے (بخاری' مسلم)

وضاحت : میدانِ حشر بظاہر اتنا خوفناک اور شدائد سے بھرپور ہو گا کہ اس کے مشاہدے سے حاملہ عورت کا حمل ساقط ہو جائے گا اور دودھ پلانے والے مادہ جانور اپنے بچوں سے غافل ہو جائیں گے وگرنہ یہ مقصد نہیں کہ اس وقت بالفعل اس طرح کے واقعات مشاہدے میں آئیں گے بلکہ شدّت اور تنگئی انتہا درجہ کی ہو گی اس لحاظ سے اسے مجاز پر محمول کیا جائے گا (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۹۰)

٥٥٤٢ ـ (١١) **وَعَنْهُ** قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «يَكْشِفُ رَبُّنَا عَنْ سَاقِهِ، فَيَسْجُدُ لَهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ، وَيَبْقَى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ فِي الدُّنْيَا رِيَاءً وَسُمْعَةً، فَيَذْهَبُ لِيَسْجُدَ فَيَعُوْدُ ظَهْرُهُ طَبَقًا وَاحِدًا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۵۴۲ : ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' ہمارا پروردگار اپنی پنڈلی (سے کپڑا) اٹھائے گا اور سبھی ایماندار مرد اور عورتیں اللہ کیلئے سجدہ کریں گے اور جو لوگ دنیا میں ریاکاری اور شہرت کیلئے سجدہ کرتے تھے باقی رہ جائیں گے' وہ سجدہ کرنا چاہیں گے لیکن ان کی کمر ایک ہڈی بن جائے گی (بخاری' مسلم)

وضاحت : علامہ تورپشتیؒ بیان کرتے ہیں کہ سلف صالحین کا اس جیسے مضمون کی احادیث میں یہ مسلک ہے کہ تاویل سے گریز کیا جائے اور بغیر کسی تاویل کے اس کی حقیقت کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتے ہوئے ایمان رکھا جائے' ان کے حقیقی مراد اور مفہوم کے پیچھے نہ پڑا جائے بلکہ یہ عقیدہ رکھا جائے کہ اس کا حقیقی علم صرف اللہ ربُّ العزت ہی کو ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۹۰)

٥٥٤٣ ـ (١٢) **وَعَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَيَأْتِي الرَّجُلُ الْعَظِيْمُ السَّمِيْنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يَزِنُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ». وَقَالَ: «اقْرَأُوْا ﴿فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا﴾». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۵۴۳ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ایک بھاری بھرکم فربہ شخص قیامت کے دن آئے گا لیکن اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کا وزن مچھر کے پر کے برابر بھی نہیں ہو گا نیز آپؐ نے فرمایا' (اے مومنو!) تم یہ آیت تلاوت کیا کرو (جس کا ترجمہ ہے) "قیامت کے دن ہم ان کیلئے ترازو قائم نہیں کریں گے" (یعنی انہیں قدر و منزلت نہیں دی جائے گی) (بخاری' مسلم)

وضاحت : اہلِ سُنّت کا "میزان" پر غیر متزلزل ایمان ہے جب کہ معتزلہ میزان کا انکار کرتے ہیں نیز اعمال کا بھی وزن ہو گا (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۹۰)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٥٥٤٤ - (١٣) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا﴾. قَالَ: «اَتَدْرُوْنَ مَا اَخْبَارُهَا؟» قَالُوْا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ. قَالَ: «فَاِنَّ اَخْبَارَهَا اَنْ تَشْهَدَ عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ وَّاَمَةٍ بِمَا عَمِلَ عَلٰى ظَهْرِهَا، اَنْ تَقُوْلَ: عَمِلَ عَلَيَّ كَذَا وَكَذَا، يَوْمَ كَذَا وَكَذَا». قَالَ: «فَهٰذِهٖ اَخْبَارُهَا». رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

دوسری فصل

۵۵۴۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی (جس کا ترجمہ ہے) "اس دن زمین اپنے (اوپر ہونے والے) واقعات بتائے گی۔" آپؐ نے (صحابہؓ سے) دریافت کیا کہ تمہیں علم ہے کہ زمین کے بتانے سے کیا مراد ہے؟ صحابہ کرامؓ نے جواب دیا' اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) خوب جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' زمین کا خبر دینا یہ ہے کہ وہ ہر مرد اور عورت پر گواہی دے گی کہ اس شخص نے مجھ پر فلاں فلاں کام فلاں فلاں دن کیا۔ آپؐ نے فرمایا' یہی اس کا خبر دینا ہے (احمد' ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح غریب قرار دیا ہے۔

٥٥٤٥ - (١٤) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا مِنْ اَحَدٍ يَمُوْتُ اِلَّا نَدِمَ». قَالُوْا: وَمَا نَدَامَتُهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: «اِنْ كَانَ مُحْسِنًا نَدِمَ اَنْ لَّا يَكُوْنَ ازْدَادَ، وَاِنْ كَانَ مُسِيْئًا نَدِمَ اَنْ لَّا يَكُوْنَ نَزَعَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۵۴۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص بھی فوت ہوتا ہے وہ نادم ہوتا ہے۔ صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! اس کی ندامت کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' اگر وہ نیکوکار ہوتا ہے تو نادم ہوتا ہے کہ اس نے مزید (نیک کام) کیوں نہ کیے اور اگر وہ بدکار ہوتا ہے تو نادم ہوتا ہے کہ وہ (برے کاموں سے) کیوں نہ باز رہا (ترمذی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں یحییٰ بن عبداللہ راوی متکلم فیہ ہے (العلل و معرفۃ الرجال جلد۱ صفحہ۱۲۸' میزان الاعتدال جلد۴ صفحہ۳۸۹' تقریب التہذیب جلد۲ صفحہ۳۵۱' تنقیح الرواۃ جلد۴ صفحہ۹' ضعیف ترمذی صفحہ۲۷۰)

٥٥٤٦ - (١٥) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةَ

اَصْنَافٍ: صِنْفًا مُشَاةً، وَصِنْفًا رُكْبَانًا، وَصِنْفًا عَلٰى وُجُوْهِهِمْ» قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَكَيْفَ يَمْشُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ؟ قَالَ: «إِنَّ الَّذِيْ أَمْشَاهُمْ عَلٰى أَقْدَامِهِمْ قَادِرٌ عَلٰى أَنْ يُمْشِيَهُمْ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ، أَمَا إِنَّهُمْ يَتَّقُوْنَ بِوُجُوْهِهِمْ كُلَّ حَدَبٍ وَشَوْكٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۵۴۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' لوگوں کو قیامت کے دن تین گروہوں میں میدانِ حشر میں لایا جائے گا (ایک) گروہ پیادہ ہو گا (دوسرا) گروہ سوار اور (تیسرے) گروہ کے لوگ منہ کے بل چلیں گے۔ دریافت کیا گیا' اے اللہ کے رسول! وہ منہ کے بل کیسے چلیں گے؟ آپ نے فرمایا' بلاشبہ جس ذات نے ان کو پاؤں پر چلایا ہے وہ اس پر قادر ہے کہ انہیں منہ کے بل چلائے۔ خبردار! بے شک وہ اپنے مونہوں کے ساتھ ہر ٹیلے اور کانٹے سے بچاؤ کریں گے (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ٹیلے وغیرہ حشر کے دوران ختم نہیں ہوں گے جب کہ حشر کے بعد زمین سے ٹیلے ختم ہو جائیں گے (واللہ اعلم) نیز یہ حدیث ضعیف ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۲۷۹)

۵۵٤۷ - (۱٦) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُ رَأْيُ عَيْنٍ فَلْيَقْرَأْ: ﴿إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ﴾. ﴿وَإِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ﴾. وَ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ﴾». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۵۵۴۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص کو پسند ہے کہ وہ قیامت کے دن کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرے تو وہ درج ذیل سورتیں تلاوت کرے "اِذَا الشَّمْسُ کُوِّرَتْ" "اِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ" اور "اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ" (احمد' ترمذی)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۵٤۸ - (۱۷) عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ الصَّادِقَ الْمَصْدُوْقَ ﷺ حَدَّثَنِيْ: «أَنَّ النَّاسَ يُحْشَرُوْنَ ثَلَاثَةَ أَفْوَاجٍ: فَوْجًا رَاكِبِيْنَ طَاعِمِيْنَ كَاسِيْنَ، وَفَوْجًا تَسْحَبُهُمُ الْمَلَائِكَةُ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ وَتَحْشُرُهُمُ النَّارُ، وَفَوْجًا يَمْشُوْنَ وَيَسْعَوْنَ وَيُلْقِي اللّٰهُ الْآفَةَ عَلَى الظَّهْرِ، فَلَا يَبْقٰى، حَتّٰى إِنَّ الرَّجُلَ لَتَكُوْنُ لَهُ الْحَدِيْقَةُ يُعْطِيْهَا بِذَاتِ الْقَتَبِ، لَا يَقْدِرُ عَلَيْهَا». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

تیسری فصل

۵۵۴۸: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں بے شک صادق مصدوق (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) نے مجھے بتایا

کہ قیامت کے دن لوگ تین گروہوں میں اٹھائے جائیں گے۔ ایک گروہ کے لوگ سواریوں پر سوار' کھاتے پیتے' خوش حال ہوں گے اور ایک گروہ کو فرشتے ان کے چہروں کے بل چلائیں گے اور انہیں آگ دھکیل کر لے جائے گی اور ایک گروہ (کے لوگ) پیدل چلتے ہوئے اور دوڑتے ہوئے آئیں گے اور اللہ تعالٰی سواریوں کو تباہ و برباد کر دیں گے' کوئی سواری زندہ نہ ہو گی یہاں تک کہ ایک شخص کے پاس باغ ہو گا وہ سواری کے بدلے باغ دے گا لیکن سواری نہ مل سکے گی (نسائی)

وضاحت : اس حدیث میں حشر سے مقصود قیامت کے روز لوگوں کو جمع کرنا ہے جب لوگ دوبارہ زندہ ہو کر محشر میں آئیں گے جیسا کہ علامہ تور پشتیؒ نے وضاحت کی ہے۔ علامہ خطابیؒ کی رائے درست نہیں ہے' وہ حشر سے مراد قیامت قائم ہونے سے پہلے لوگوں کو جمع کرنے پر محمول کرتے ہیں۔ دراصل انہیں حدیث کے اس جملہ سے غلط فہمی ہوئی ہے کہ "اللہ تعالٰی سواریوں کو ختم کر دے گا" اس کا جواب یہ ہے کہ حدیث کا یہ حصہ آخر تک الگ مستقل حدیث ہے۔ ابوذرؓ راوی نے اس کو اس حدیث میں شامل کر دیا ہے' ان سے بھول ہو گئی ہے اور یہ صورت بھی ممکن ہے کہ قیامت کے دن سے مقصود قیامت کے قریب کا دور ہو جیسا کہ حدیث کا آخری جملہ اس پر دلالت کر رہا ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۱۸۱' مرقات شرح مشکوٰۃ جلد ۱۰ صفحہ ۲۴۰ - ۲۴۱)

بَابُ الْحِسَابِ وَالْقِصَاصِ وَالْمِيْزَانِ

(حساب' قصاص اور ترازو کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۵۴۹ ـ (۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَيْسَ اَحَدٌ يُحَاسَبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا هَلَكَ». قُلْتُ: اَوَلَيْسَ يَقُوْلُ اللّٰهُ: ﴿فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيْرًا﴾. فَقَالَ: «اِنَّمَا ذٰلِكَ الْعَرْضُ، وَلٰكِنْ مَنْ نُوْقِشَ فِي الْحِسَابِ يَهْلِكْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۵۵۴۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت کے دن جس شخص سے بھی حساب لیا جائے گا وہ عذاب میں گرفتار ہو گا۔ میں نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! کیا اللہ تعالیٰ کا (یہ) ارشاد نہیں ہے کہ "عنقریب آسان محاسبہ ہو گا؟" آپؐ نے فرمایا' یہ تو معمولی حساب ہے اور جس شخص سے باز پرس ہوئی وہ عذاب میں گرفتار ہو گا (بخاری' مسلم)

۵۵۵۰ ـ (۲) وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا مِنْكُمْ اَحَدٌ اِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ، لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ وَلَا حِجَابٌ يَحْجُبُهُ، فَيَنْظُرُ اَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى اِلَّا مَا قَدَّمَ مِنْ عَمَلِهِ، وَيَنْظُرُ اَشْاَمَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى اِلَّا مَا قَدَّمَ، وَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرٰى اِلَّا النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ، فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۵۵۰: عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں سے ہر شخص کے ساتھ اس کا پروردگار (بلاواسطہ) کلام کرے گا۔ (اس وقت) رب اور بندے کے درمیان کوئی ترجمان نہ ہو گا اور نہ ہی کوئی پردہ ہو گا جو بندے کو (اس کے) رب سے پردے میں کرے۔ جب بندہ اپنے دائیں جانب دیکھے گا تو اسے اپنے اعمال (صالح) آگے بھیجے ہوئے دکھائی دیں گے اور جب وہ اپنے بائیں جانب دیکھے گا تو اسے اپنے برے اعمال آگے بھیجے ہوئے دکھائی دیں گے اور اپنے سامنے نظر دوڑائے گا تو اسے اپنے منہ کے سامنے آگ ہی آگ نظر آئے گی۔ پس تم دوزخ سے بچاؤ اختیار کرو اگرچہ کھجور کے کسی حصے کا (صدقہ) کرو۔ (بخاری' مسلم)

۵۵۵۱ـ(۳) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ اللّٰهَ يُدْنِي الْمُؤْمِنَ فَيَضَعُ عَلَيْهِ كَنَفَهُ ـ وَيَسْتُرُهُ، فَيَقُوْلُ: أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا؟ أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا؟ فَيَقُوْلُ: نَعَمْ أَيْ رَبِّ! حَتّٰى قَرَّرَهُ بِذُنُوْبِهِ، وَرَأَى فِيْ نَفْسِهِ أَنَّهُ قَدْ هَلَكَ. قَالَ: سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا، وَأَنَا أَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ، فَيُعْطٰى كِتَابَ حَسَنَاتِهِ وَأَمَّا الْكُفَّارُ وَالْمُنَافِقُوْنَ فَيُنَادٰى بِهِمْ عَلٰى رُؤُوْسِ الْخَلَائِقِ: ﴿هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ أَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ﴾». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۵۵۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ اللہ تعالیٰ ایماندار شخص کو عزت کے ساتھ (اپنے) قریب کرے گا اس پر اپنا پہلو رکھے گا اور اسے چھپا لے گا۔ اس سے پوچھے گا کہ کیا تو فلاں فلاں گناہ کا اقرار کرتا ہے؟ وہ کہے گا' ہاں! اے میرے پروردگار! یہاں تک کہ اس سے اس کے (تمام) گناہوں کا اقرار کرایا جائے گا۔ وہ شخص (دل میں) خیال کرے گا کہ وہ عذاب میں گرفتار ہو گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں نے دنیا میں تیرے (ان) گناہوں پر پردہ ڈالا اور آج میں تیرے گناہ معاف کرتا ہوں۔ اسے نیک اعمال کا رجسٹر (دائیں ہاتھ میں) پکڑا دیا جائے گا۔ البتہ کفار اور منافقین کو تمام مخلوق کے سامنے بلایا جائے گا (اور کہا جائے گا کہ) یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار پر (اس کا شریک ثابت کر کے) جھوٹ باندھا۔ خبردار! اللہ کی لعنت شرک کرنے والوں اور منافقین پر ہے (بخاری' مسلم)

۵۵۵۲ـ(۴) وَعَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ دَفَعَ اللّٰهُ إِلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ يَهُوْدِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا، فَيَقُوْلُ: هٰذَا فِكَاكُكَ مِنَ النَّارِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۵۵۲: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت کے روز اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو (ایک) یہودی یا عیسائی دے گا اور فرمائے گا دوزخ سے بچانے کیلئے یہ تیرا فدیہ ہے۔ (مسلم)

وضاحت: ایک حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ ہر شخص کی جگہ جنت اور دوزخ دونوں میں ہے تو جب ایماندار شخص جنت میں داخل ہو جاتا ہے تو کافر دوزخ میں اس کی جگہ پر پہنچتا ہے اس لئے کہ وہ کفر کی وجہ سے اس کا مستحق ہے اس حدیث کی روشنی میں ابو موسیٰؓ کی حدیث کا مفہوم سمجھا جائے (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۳۰)

۵۵۵۳ـ(۵) وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يُجَاءُ بِنُوْحٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيُقَالُ لَهُ: هَلْ بَلَّغْتَ؟ فَيَقُوْلُ: نَعَمْ، يَا رَبِّ! فَتُسْأَلُ أُمَّتُهُ: هَلْ بَلَّغَكُمْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ؟ مَا جَاءَنَا مِنْ نَذِيْرٍ. فَيُقَالُ: مَنْ شُهُوْدُكَ؟ فَيَقُوْلُ: مُحَمَّدٌ وَأُمَّتُهُ». فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «فَيُجَاءُ بِكُمْ فَتَشْهَدُوْنَ أَنَّهُ قَدْ بَلَّغَ» ثُمَّ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ﴿وَكَذٰلِكَ

جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَّسَطاً لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا﴾ ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

۵۵۵۳: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت کے دن نوح علیہ السلام کو لایا جائے گا ان سے دریافت کیا جائے گا کہ کیا آپ نے (احکام) پہنچائے تھے؟ وہ جواب دیں گے ہاں! اے پروردگار! (اس کے بعد) ان کی اُمّت سے دریافت کیا جائے گا' کیا انہوں نے تمہارے پاس (میرے احکام) پہنچائے تھے؟ وہ جواب دیں گے' ہمارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا (نوح علیہ السلام سے) کہا جائے گا کہ تمہارے گواہ کون ہیں؟ وہ کہیں گے' محمدؐ اور ان کی اُمّت گواہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' پھر تمہیں لایا جائے گا تم گواہی دو گے کہ نوح علیہ السلام نے (اللہ کے) احکام پہنچائے تھے۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی (جس کا ترجمہ ہے) "اس طرح ہم نے تم کو بہتر اُمّت بنایا ہے تاکہ تم لوگوں کے گواہ ہو اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے نگران ہوں" (بخاری)

۵۵۵٤ - (٦) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَضَحِكَ، قَالَ: «هَلْ تَدْرُوْنَ مِمَّا أَضْحَكُ؟». قَالَ: قُلْنَا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: «مِنْ مُخَاطَبَةِ الْعَبْدِ رَبَّهُ، يَقُوْلُ: يَا رَبِّ! أَلَمْ تُجِرْنِيْ مِنَ الظُّلْمِ؟» قَالَ: «يَقُوْلُ: بَلٰى». قَالَ: «فَيَقُوْلُ: فَإِنِّيْ لَا أُجِيْزُ عَلٰى نَفْسِيْ إِلَّا شَاهِدًا مِنِّيْ». قَالَ: «فَيَقُوْلُ: كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ شَهِيْدًا وَبِالْكِرَامِ الْكَاتِبِيْنَ شُهُوْدًا». قَالَ: «فَيُخْتَمُ عَلٰى فِيْهِ، فَيُقَالُ لِأَرْكَانِهِ: اِنْطِقِيْ». قَالَ: «فَتَنْطِقُ بِأَعْمَالِهِ ثُمَّ يُخَلّٰى بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَلَامِ». قَالَ: «فَيَقُوْلُ: بُعْدًا لَّكُنَّ وَسُحْقًا، فَعَنْكُنَّ كُنْتُ أُنَاضِلُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۵۵٤: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے آپؐ مسکرائے آپؐ نے دریافت کیا' تم جانتے ہو کہ میں کس لئے مسکرایا ہوں؟ راوی نے بیان کیا' ہم نے جواب دیا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں۔ آپؐ نے بتایا' (مسکرانے کا سبب یہ ہے) کہ جب بندہ اپنے رب سے مخاطب ہوتا ہے تو دعا کرتا ہے' اے پروردگار! کیا تو نے مجھے ظلم سے پناہ نہیں دی؟ اللہ تعالیٰ جواب فرمائیں گے درست ہے۔ آپؐ نے فرمایا' وہ شخص کہے گا کہ میں اپنے آپ پر گواہ اپنے سے ہی تسلیم کروں گا۔ آپؐ نے فرمایا' اللہ فرمائے گا کہ تو خود ہی اپنے آپ پر اور کراماً" کاتبین فرشتے تجھ پر گواہ ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' اس کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی اور اس کے اعضاء کو حکم دیا جائے گا کہ تم کلام کرو۔ آپؐ نے فرمایا' چنانچہ (اس کے اعضاء) اس کے اعمال کے بارے میں خبریں دیں گے بعد ازاں اس کے منہ پر سے مہر اٹھا لی جائے گی۔ آپؐ نے فرمایا' وہ کلام کرے گا اور کہے گا کہ تمہارے لئے تباہی اور بربادی ہو میں تو تمہاری جانب سے مدافعت کرتا رہا (مسلم)

۵۵۵۵۔ (۷) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: «هَلْ تُضَارُّوْنَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ فِي الظَّهِيْرَةِ لَيْسَتْ فِي سَحَابَةٍ؟» قَالُوْا: لَا، قَالَ: «فَهَلْ تُضَارُّوْنَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ فِي سَحَابَةٍ؟» قَالُوْا: لَا. قَالَ: «فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَا تُضَارُّوْنَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ إِلَّا كَمَا تُضَارُّوْنَ فِي رُؤْيَةِ أَحَدِهِمَا» قَالَ: «فَيَلْقَى الْعَبْدَ فَيَقُوْلُ: أَيْ فُلْ! أَلَمْ أُكْرِمْكَ وَأُسَوِّدْكَ وَأُزَوِّجْكَ وَأُسَخِّرْ لَكَ الْخَيْلَ وَالْإِبِلَ، وَأَذَرْكَ تَرْأَسُ وَتَرْبَعُ؟ فَيَقُوْلُ: بَلٰى». قَالَ: «فَيَقُوْلُ: أَفَظَنَنْتَ أَنَّكَ مُلَاقِيَّ؟ فَيَقُوْلُ: لَا. فَيَقُوْلُ: فَإِنِّي قَدْ أَنْسَاكَ كَمَا نَسِيْتَنِي. ثُمَّ يَلْقَى الثَّانِيَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ، ثُمَّ يَلْقَى الثَّالِثَ، فَيَقُوْلُ لَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ! آمَنْتُ بِكَ وَبِكِتَابِكَ وَبِرُسُلِكَ، وَصَلَّيْتُ وَصُمْتُ، وَتَصَدَّقْتُ، وَيُثْنِي بِخَيْرٍ مَا اسْتَطَاعَ، فَيَقُوْلُ: هٰهُنَا إِذًا. ثُمَّ يُقَالُ: اَلْآنَ نَبْعَثُ شَاهِدًا عَلَيْكَ، وَيَتَفَكَّرُ فِي نَفْسِهٖ: مَنْ ذَا الَّذِي يَشْهَدُ عَلَيَّ؟ فَيُخْتَمُ عَلٰى فِيْهِ، وَيُقَالُ لِفَخِذِهٖ: اِنْطِقِيْ، فَتَنْطِقُ فَخِذُهٗ وَلَحْمُهٗ وَعِظَامُهٗ بِعَمَلِهٖ، وَذٰلِكَ لِيُعْذِرَ مِنْ نَفْسِهٖ، وَذٰلِكَ الْمُنَافِقُ، وَذٰلِكَ الَّذِي سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَذُكِرَ حَدِيْثُ أَبِي هُرَيْرَةَ: «يَدْخُلُ مِنْ أُمَّتِي الْجَنَّةَ» فِي «بَابِ التَّوَكُّلِ» بِرِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

۵۵۵۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا اے اللہ کے رسول! کیا ہم قیامت کے دن اپنے پروردگار کا دیدار کریں گے؟ آپؐ نے فرمایا کیا تمہیں دوپہر کے وقت جب بادل نہ ہوں سورج کو دیکھنے میں کچھ تکلیف ہوتی ہے؟ صحابہ کرامؓ نے نفی میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا کیا تمہیں چودھویں رات کا چاند دیکھنے میں جب بادل نہ ہوں کچھ تکلیف ہوتی ہے؟ صحابہ کرامؓ نے نفی میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تمہیں اپنے پروردگار کے دیدار میں صرف اتنی ہی تکلیف ہو گی جتنی تکلیف تمہیں ان دونوں کو دیکھنے میں ہوتی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پروردگار اپنے بندے سے ملاقات کرے گا اور کہے گا اے فلاں شخص! کیا میں نے تجھے عزت عطا نہیں کی تھی؟ کیا میں نے تجھے سردار نہیں بنایا تھا؟ کیا میں نے تجھے بیوی سے نہیں نوازا تھا؟ کیا میں نے گھوڑے اور اونٹ تیرے (حکم کے) تابع نہیں کیے تھے؟ اور کیا میں نے تجھے قوم کی سربراہی عطا نہیں کی تھی اور تو ان سے چوتھائی مالِ غنیمت (محصول) وصول نہیں کرتا تھا؟ وہ (ان سب سوالوں کا) جواب اثبات میں دے گا۔ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ دریافت کرے گا کیا تجھے خیال تھا کہ تیری میرے ساتھ ملاقات ہونے والی ہے؟ وہ نفی میں جواب دے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے تجھے بھلا دیا جیسا کہ تو نے مجھے فراموش کر دیا تھا۔ اس کے بعد دوسرے شخص سے ملاقات ہو گی اس کا ذکر پہلے کے مثل کیا۔ پھر تیسرے شخص سے ملاقات ہو گی اس کو بھی پہلے کے مثل کہا جائے

گا۔ وہ کہے گا' اے پروردگار! میں تیرے ساتھ تیری کتابوں اور تیرے پیغمبروں پر ایمان لایا۔ میں نے نمازیں ادا کیں' روزے رکھے' صدقات دیئے اور جس قدر ہو سکے گا اپنے اچھے کاموں کی تعریف کرے گا۔ اللہ تعالٰی اس وقت فرمائے گا (جب تم نے اپنی تعریف کی ہے) تو تم یہیں ٹھہرو! ہم تمہارے اعمال پر گواہ پیش کرتے ہیں۔ وہ اپنے دل میں سوچے گا کہ مجھ پر کون گواہی دے گا؟ اس کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی اور اس کی ران کو حکم دیا جائے گا کہ تو (اپنے متعلق) بات کر۔ چنانچہ اس کی ران' اس کا گوشت' اس کی ہڈیاں' اس کے اعمال کے بارے میں خبر دیں گی اور ایسا اس لئے ہو گا تاکہ اس کا عذر ختم ہو جائے۔ یہ شخص منافق ہو گا اور اس شخص پر اللہ تعالٰی ناراض ہو گا (مسلم) اور ابو ہریرہؓ سے مروی حدیث کہ "میری اُمت کے لوگ جنت میں داخل ہوں گے" ابن عباسؓ سے بابُ التوکل میں ذکر ہو چکی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

٥٥٥٦ ـ (٨) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «وَعَدَنِي رَبِّي أَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعِيْنَ أَلْفاً لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ، وَلَا عَذَابَ، مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُوْنَ أَلْفاً، وَثَلَاثُ حَثَيَاتٍ مِنْ حَثَيَاتِ رَبِّي» . رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ .

دوسری فصل

۵۵۵۶: ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' میرے پروردگار نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ میری امت کے ستر ہزار لوگوں کو بغیر حساب اور بغیر عذاب کے جنت میں داخل فرمائے گا۔ نیز ہر ستر ہزار کے ساتھ ستر ہزار لوگ ہوں گے اور اللہ تعالٰی کے عبادت گزاروں میں سے تین عبادت گزار (مزید جنت میں داخل ہوں گے) (احمد' ترمذی' ابن ماجہ)

٥٥٥٧ ـ (٩) وَعَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «يُعْرَضُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَ عَرَضَاتٍ: فَأَمَّا عَرْضَتَانِ فَجِدَالٌ وَمَعَاذِيْرُ، وَأَمَّا الْعَرْضَةُ الثَّالِثَةُ فَعِنْدَ ذٰلِكَ تَطِيْرُ الصُّحُفُ فِي الْأَيْدِي، فَآخِذٌ بِيَمِيْنِهِ، وَآخِذٌ بِشِمَالِهِ» . رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: لَا يَصِحُّ هٰذَا الْحَدِيْثُ؛ مِنْ قِبَلِ أَنَّ الْحَسَنَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ .

۵۵۵۷: حسنؒ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت کے دن لوگوں کو اللہ تعالٰی کے سامنے تین بار پیش کیا جائے گا۔ پہلی دو پیشیوں میں جھگڑا اور عذر آرائی ہو گی اور

تیسری پیشی میں اعمال نامے اُڑ اُڑ کر لوگوں کے ہاتھوں میں پہنچ جائیں گے۔
امام ترمذیؒ نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے کیونکہ حسنؒ کا ابو ہریرہؓ سے سماع ثابت نہیں ہے۔
وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، حسنؒ راوی لفظ عن کے ساتھ روایت کر رہا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۵۴۳، ضعیف ترمذی صفحہ ۲۷۳)

۵۵۵۸ - (۱۰) وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي مُوسَى.

۵۵۵۸: بعض (اہلِ تخریج) نے اس حدیث کو حسنؒ سے اس نے ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت کیا ہے۔

۵۵۵۹ - (۱۱) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ اللهَ سَيُخَلِّصُ رَجُلًا مِنْ أُمَّتِي عَلَى رُؤُوسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيَنْشُرُ عَلَيْهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ سِجِلًّا، كُلُّ سِجِلٍّ مِثْلُ مَدِّ الْبَصَرِ، ثُمَّ يَقُولُ: أَتُنْكِرُ مِنْ هَذَا شَيْئًا؟ أَظَلَمَكَ كَتَبَتِي الْحَافِظُونَ؟ فَيَقُولُ: لَا، يَا رَبِّ! فَيَقُولُ: أَفَلَكَ عُذْرٌ؟ قَالَ: لَا، يَا رَبِّ! فَيَقُولُ: بَلَى، إِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةً، وَإِنَّهُ لَا ظُلْمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ، فَتَخْرُجُ بِطَاقَةٌ فِيهَا: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، فَيَقُولُ: اُحْضُرْ وَزْنَكَ، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ! مَا هَذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ هَذِهِ السِّجِلَّاتِ؟ فَيَقُولُ: إِنَّكَ لَا تُظْلَمُ، قَالَ: فَتُوضَعُ السِّجِلَّاتُ فِي كِفَّةٍ وَالْبِطَاقَةُ فِي كِفَّةٍ، فَطَاشَتِ السِّجِلَّاتُ وَثَقُلَتِ الْبِطَاقَةُ، فَلَا يَثْقُلُ مَعَ اسْمِ اللهِ شَيْءٌ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۵۵۵۹: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام مخلوق کے سامنے میری اُمت میں سے ایک شخص کا انتخاب فرمائیں گے۔ اس کے سامنے اس کے اعمال کے ننانوے ہی کھاتے (رجسٹر) کھولے جائیں گے ہر ہی کھاتے (رجسٹر) کا طول و عرض انسان کی حد نظر کے برابر ہو گا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا، کیا تجھے ان (تحریر کردہ باتوں میں سے) کسی ایک بات پر اعتراض ہے؟ (کہ تو نے وہ فعل نہ کیا ہو) کیا میرے کراماً کاتبین فرشتوں نے تجھ پر ظلم تو نہیں کیا؟ وہ جواب دے گا نہیں! اے پروردگار۔ اللہ تعالیٰ دریافت کرے گا، تجھے کوئی عذر تھا؟ وہ جواب دے گا نہیں! اے پروردگار۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا، ہاں! ہمارے پاس تیری ایک نیکی ہے اور آج کے دن تجھ پر ظلم نہ ہو گا چنانچہ ایک چھوٹا سا کاغذ کا پرزہ نکالا جائے گا اس میں (تحریر) ہو گا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے پیغمبر ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تو (اعمال کے) وزن کے وقت موجود رہنا۔ وہ کہے گا، اے میرے پروردگار ان بہت سے ہی کھاتوں (رجسٹروں) کے مقابلے میں اس ایک پرزے کی کیا حیثیت ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا، بلاشبہ تجھ پر ظلم نہ ہو گا۔ آپؐ نے فرمایا، تمام ہی کھاتوں (رجسٹروں) کو ایک پلڑے میں اور کاغذ کے پرزے کو دوسرے پلڑے میں رکھا جائے گا تو ہی کھاتوں

(رجسٹروں) کا وزن تھوڑا ہو گا اور کاغذ کا پرزہ (ان پر) بھاری پڑ جائے گا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے نام سے زیادہ کوئی شے وزن والی نہیں ہو گی (ترمذی' ابن ماجہ)

وضاحت : معلوم ہوا کہ اعمال کے وزن سے مراد ان کھاتوں (رجسٹروں) کا وزن ہے جن میں اعمال تحریر کئے جاتے ہیں یا اللہ پاک اعمال کو مجسم بنا دے گا' پھر ان کا وزن کیا جائے گا۔ نیک اعمال بھاری ہوں گے اور برے اعمال ہلکے ہوں گے (مرقات جلد ۱۰ صفحہ ۲۷۰)

٥٥٦٠ - (١٢) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّهَا ذَكَرَتِ النَّارَ فَبَكَتْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا يُبْكِيكِ؟». قَالَتْ: ذَكَرْتُ النَّارَ فَبَكَيْتُ. فَهَلْ تَذْكُرُوْنَ أَهْلِيكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «أَمَّا فِي ثَلَاثَةِ مَوَاطِنَ فَلَا يَذْكُرُ أَحَدٌ أَحَدًا: عِنْدَ الْمِيزَانِ حَتّٰى يَعْلَمَ: أَيَخِفُّ مِيزَانُهُ أَمْ يَثْقُلُ؟ وَعِنْدَ الْكِتَابِ حِينَ يُقَالُ: ﴿هَاؤُمُ اقْرَؤُوا كِتَابِيَهْ﴾ حَتّٰى يَعْلَمَ أَيْنَ يَقَعُ كِتَابُهُ، أَفِي يَمِينِهِ أَمْ فِي شِمَالِهِ؟ أَمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِهِ؟ وَعِنْدَ الصِّرَاطِ: إِذَا وُضِعَ بَيْنَ ظَهْرَيْ جَهَنَّمَ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

٥٥٦٠ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ (ایک روز) وہ دوزخ کا خیال کر کے رونے لگیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا' تیرے رونے کا سبب کیا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ میں نے دوزخ کا خیال کیا تو مجھے (اس کے خوف سے) رونا آ گیا۔ کیا آپ قیامت کے دن اپنے اہل و عیال کو یاد رکھیں گے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تین مقامات میں تو کوئی شخص کسی شخص کو یاد نہیں کرے گا۔ (پہلا مقام) ترازو کے پاس ہو گا جب تک کہ کسی کو علم نہ ہو جائے گا کہ اس کا ترازو ہلکا رہا یا بھاری رہا (دوسرا مقام) جب اعمال نامے دیئے جائیں گے جب تک یہ نہ کہا جائے گا کہ آؤ! میرا اعمال نامہ پڑھو جب تک کہ یہ علم نہ ہو جائے گا کہ اس کا اعمال نامہ اس کے دائیں ہاتھ میں دیا گیا ہے یا بائیں ہاتھ میں اس کی کمر کے پیچھے سے دیا گیا ہے اور (تیسرا مقام) پل صراط کے پاس ہو گا جب اسے جہنم کے اوپر رکھا جائے گا (ابوداؤد)

وضاحت : علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۵۴۳' ضعیف ابوداؤد صفحہ ۴۷۱)

الفَصْلُ الثَّالِثُ

٥٥٦١ - (١٣) **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: جَاءَ رَجُلٌ فَقَعَدَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ لِيْ مَمْلُوكِينَ يُكَذِّبُوْنَنِيْ، وَيَخُوْنُوْنَنِيْ، وَيَعْصُوْنَنِيْ، وَأَشْتِمُهُمْ وَأَضْرِبُهُمْ، فَكَيْفَ أَنَا مِنْهُمْ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يُحْسَبُ مَا خَانُوْكَ وَعَصَوْكَ وَكَذَّبُوْكَ، وَعِقَابُكَ إِيَّاهُمْ، فَإِنْ كَانَ عِقَابُكَ إِيَّاهُمْ بِقَدْرِ ذُنُوْبِهِمْ كَانَ كَفَافًا لَا

لكَ ولا عليكَ ، وإنْ كانَ عقابُكَ إيّاهُمْ دُونَ ذُنُوبِهِمْ كانَ فضلاً لكَ ، وإنْ كانَ عقابُكَ إيّاهُمْ فَوقَ ذُنُوبِهِمْ ، اُقْتُصَّ لهُمْ مِنكَ الفضلُ » . فتنحّى الرّجُلُ وجعلَ يهتِفُ ويبكي ، فقالَ له رسُولُ اللهِ ﷺ : « أما تقرأُ قولَ اللهِ تعالى : ﴿ونضعُ الموازينَ القِسْطَ ليومِ القيامةِ فلا تُظلَمُ نفسٌ شيئًا وإنْ كانَ مِثقالَ حبّةٍ من خردلٍ أتينا بها وكفى بنا حاسبين﴾ » . فقالَ الرّجُلُ : يا رسُولَ اللهِ ! ما أجدُ لي ولهؤلاءِ شيئًا خيرًا من مُفارقتِهِمْ ، أُشهِدُكَ أنّهُمْ كُلَّهُمْ أحرارٌ . رواهُ الترمذيُّ .

تیسری فصل

۵۵۶۱ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! میرے کچھ غلام ہیں جو میرے پاس جھوٹ بولتے ہیں' میرے مال میں خیانت کرتے ہیں' میرے حکم کی نافرمانی کرتے ہیں اور میں انہیں گالیاں دیتا ہوں اور انہیں پیٹتا ہوں تو ان کی وجہ سے قیامت کے دن میرا کیا حال ہو گا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب قیامت کا دن ہو گا تو جس قدر انہوں نے تیری خیانت اور نافرمانی کی ہو گی اور تیرے سامنے جھوٹ بولا ہو گا (ان سب کا حساب ہو گا) اگر تیرا ان کو سزا دینا ان کی غلطیوں کے بقدر ہو گا تو (معاملہ) برابر ہو جائے گا' نہ تجھے ثواب ملے گا اور نہ سزا ملے گی اور اگر تیرا ان کو سزا دینا ان کی غلطیوں سے کم ہو گا تو تجھے ان پر فضیلت (حاصل) ہو گی اور اگر تیرا ان کو سزا دینا ان کی غلطیوں سے زیادہ ہو گا تو انہیں تجھ سے زیادتی کا بدلہ دلوایا جائے گا (یہ سن کر) وہ شخص مجلس سے دور ہو گیا اور وہ چیخنے لگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا' کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ "ہم قیامت کے دن انصاف کا ترازو رکھیں گے کسی شخص پر کچھ ظلم نہ ہو گا' اگر (عمل یا ظلم) رائی کے دانے کے برابر ہو گا تو ہم اسے لائیں گے اور ہم ٹھیک ٹھاک حساب لینے والے ہیں" اس شخص نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں اپنے اور ان کیلئے ان سے علیحدگی اختیار کرنے کے علاوہ کسی چیز کو بہتر نہیں سمجھتا۔ میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ وہ سب آزاد ہیں (ترمذی)

٥٥٦٢ - (١٤) **وعنها**، قالتْ : سمعتُ رسُولَ اللهِ ﷺ يقُولُ في بعضِ صلاتِه : « اللّهُمَّ حاسِبْني حِسابًا يسيرًا » قُلتُ : يا نبيَّ اللهِ ! ما الحِسابُ اليسيرُ ؟ قالَ : « أنْ يُنظَرَ في كتابِه فيُتجاوَزَ عنهُ ، إنّه مَنْ نُوقِشَ الحِسابَ يومئذٍ يا عائشةُ ! هلَكَ » . رواهُ أحمدُ .

۵۵۶۲ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے اپنی کسی نماز میں (یہ کلمات) کہے (جن کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! میرا حساب آسان فرما" میں نے دریافت کیا' اے اللہ کے نبی! آسان حساب کیا ہے؟ آپ نے فرمایا' جس شخص کے اعمال نامے کو دیکھتے ہوئے اسے معاف کر دیا جائے گا۔ (وہ آسان حساب ہو گا) اس لئے کہ اے عائشہ! اس روز جس شخص سے بھی حساب میں مناقشہ کیا جائے گا وہ

بیمار ہو جائے گا (احمد)

۵۵۶۳ ـ (۱۵) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: اَخْبِرْنِیْ مَنْ یَقْوٰی عَلَی الْقِیَامِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ الَّذِیْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿یَوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِیْنَ﴾؟ فَقَالَ: «یُخَفَّفُ عَلَی الْمُؤْمِنِ حَتّٰی یَکُوْنَ عَلَیْهِ کَالصَّلٰوةِ الْمَکْتُوْبَةِ».

۵۵۶۳: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا (اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم) آپ مجھے بتائیں کہ کون شخص قیامت کے دن (اللہ تعالیٰ کے سامنے حساب کے وقت) کھڑے ہونے کی قدرت رکھے گا؟ جس کے بارے میں اللہ عزّوجل نے فرمایا "جس روز لوگ ربُّ العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔" آپؐ نے فرمایا' قیامت کے دن ایماندار شخص پر (کھڑا ہونا) ہلکا پھلکا کر دیا جائے گا یہاں تک کہ وہ دن اس پر فرض نماز (ادا کرنے) کے بقدر رہ جائے گا (بیہقی کتاب البعث والنشور)

۵۵۶۴ ـ (۱۶) وَعَنْهُ، قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ﴿یَوْمٍ کَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَةٍ﴾ . مَا طُوْلُ هٰذَا الْیَوْمِ؟ فَقَالَ: «وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ اِنَّهٗ لَیُخَفَّفُ عَلَی الْمُؤْمِنِ حَتّٰی یَکُوْنَ اَهْوَنَ عَلَیْهِ مِنَ الصَّلٰوةِ الْمَکْتُوْبَةِ یُصَلِّیْهَا فِی الدُّنْیَا». رَوَاهُمَا الْبَیْهَقِیُّ فِیْ کِتَابِ «الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ».

۵۵۶۴: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس دن کے بارے میں دریافت کیا گیا جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے کہ اتنے لمبے دن میں لوگوں کا کیا حال ہو گا؟ آپؐ نے فرمایا' اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے وہ دن ایماندار شخص پر ہلکا پھلکا ہو گا یہاں تک کہ اس پر فرض نماز (کے ادا کرنے) سے بھی آسان ہو گا جسے وہ دنیا میں ادا کرتا تھا (بیہقی کتاب البعث والنشور)

۵۵۶۵ ـ (۱۷) وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ یَزِیْدَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «یُحْشَرُ النَّاسُ فِیْ صَعِیْدٍ وَّاحِدٍ یَوْمَ الْقِیَامَةِ، فَیُنَادِیْ مُنَادٍ فَیَقُوْلُ: اَیْنَ الَّذِیْنَ کَانَتْ تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ؟ فَیَقُوْمُوْنَ وَهُمْ قَلِیْلٌ، فَیَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَیْرِ حِسَابٍ، ثُمَّ یُؤْمَرُ بِسَائِرِ النَّاسِ اِلَی الْحِسَابِ». رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ «شُعَبِ الْاِیْمَانِ».

۵۵۶۵: اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتی ہیں کہ آپؐ نے فرمایا' قیامت کے دن لوگوں کو ایک میدان میں جمع کیا جائے گا۔ منادی کرنے والا اعلان کرے گا کہ وہ لوگ کہاں ہیں جن کے پہلو خواب گاہوں سے دور رہتے تھے؟ چنانچہ وہ لوگ کھڑے ہوں گے جب کہ ان کی تعداد کم ہو گی' وہ بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ اس کے بعد تمام لوگوں کے محاسبے کا حکم دیا جائے گا۔

(بیہقی شعب الایمان)

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں شہر بن حوشب راوی متکلم فیہ ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۸۳' تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۳۵۵' تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۹۵)

بَابُ الْحَوْضِ وَالشَّفَاعَةِ

(حوض کوثر اور قیامت کے دن شفاعت کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۵۶۶ ـ (۱) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «بَيْنَا أَنَا أَسِيْرُ فِي الْجَنَّةِ إِذَا أَنَا بِنَهْرٍ حَافَتَاهُ قِبَابُ الدُّرِّ الْمُجَوَّفِ، قُلْتُ: مَا هٰذَا يَا جِبْرِيْلُ؟ - قَالَ: هٰذَا الْكَوْثَرُ الَّذِيْ أَعْطَاكَ رَبُّكَ، فَإِذَا طِيْنُهُ مِسْكٌ أَذْفَرُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل

۵۵۶۶ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں معراج کی رات جنت کی سیر کر رہا تھا' اچانک میں ایک نہر کے پاس تھا جس کے دونوں کناروں میں موتیوں کے گنبد تھے جو اندر سے خالی تھے۔ میں نے دریافت کیا' اے جبرائیل! یہ کیا ہے؟ اس نے بتایا' یہ حوض کوثر ہے جو آپ کے رب نے آپ کو عطا کیا ہے۔ اس کی مٹی کستوری کی تھی جس میں سے خوشبو آ رہی تھی (بخاری)

۵۵۶۷ ـ (۲) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «حَوْضِيْ مَسِيْرَةُ شَهْرٍ، وَزَوَايَاهُ سَوَاءٌ، مَاؤُهُ أَبْيَضُ مِنَ اللَّبَنِ، وَرِيْحُهُ أَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ، وَكِيْزَانُهُ كَنُجُوْمِ السَّمَاءِ، مَنْ يَشْرَبُ مِنْهَا فَلَا يَظْمَأُ أَبَدًا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۵۶۷ : عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میرا حوض (حجم کے لحاظ سے) ایک ماہ کی مسافت کے برابر ہے اور اس کے چاروں کنارے برابر ہیں' اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور اس کی خوشبو کستوری سے زیادہ عمدہ ہے اور اس کے آبخورے آسمان کے ستاروں کی طرح ہیں جو شخص ان آبخوروں سے پیئے گا وہ کبھی پیاسا نہیں رہے گا (بخاری' مسلم)

۵۵۶۸ ـ (۳) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ حَوْضِيْ

أَبْعَدُ مِنْ أَيْلَةَ مِنْ عَدَنٍ — لَهُوَ أَشَدُّ بَيَاضاً مِنَ الثَّلْجِ، وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ بِاللَّبَنِ، وَلَآنِيَتُهُ أَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ النُّجُومِ، وَإِنِّي لَأَصُدُّ النَّاسَ — عَنْهُ كَمَا يَصُدُّ الرَّجُلُ إِبِلَ النَّاسِ عَنْ حَوْضِهِ». قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! أَتَعْرِفُنَا يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: «نَعَمْ، لَكُمْ سِيمَاءُ — لَيْسَتْ لِأَحَدٍ مِنَ الْأُمَمِ، تَرِدُونَ عَلَيَّ غُرّاً مُحَجَّلِينَ — مِنْ أَثَرِ الْوُضُوءِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۵۶۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ میرا حوض (حجم کے لحاظ سے) عدن سے ایلہ شہر اتنے فاصلے سے بھی زیادہ دور ہے' اس حوض کا پانی برف سے زیادہ سفید اور اس شہد سے بھی زیادہ میٹھا ہے جس میں دودھ ملا ہوا ہے' اس کے برتن ستاروں کی تعداد سے بھی زیادہ ہیں اور میں (دوسری اُمّت کے) لوگوں کو (اس حوض سے) روکوں گا جیسا کہ آدمی لوگوں کے اونٹوں کو اپنے حوض سے روکتا ہے۔ صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! کیا آپؐ ہمیں پہچان لیں گے۔ آپؐ نے فرمایا' بالکل تمہاری ایک خاص علامت ہو گی جو کسی دوسری امت کی نہ ہو گی' تم میرے پاس سے گزرو گے تو تمہاری پیشانیاں اور تمہارے ہاتھ پاؤں وضو کے پانی کی وجہ سے چمکتے ہوں گے (مسلم)

۵۵۶۹ - (٤) وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: «تُرَى فِيهِ أَبَارِيقُ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ كَعَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ».

۵۵۶۹: اور مسلم کی ایک اور روایت میں انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپؐ نے فرمایا' اس میں آسمان کے ستاروں کی تعداد کے برابر سونے اور چاندی کے آب خورے ہوں گے۔

۵۵۷۰ - (٥) وَفِي أُخْرَى لَهُ عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سُئِلَ عَنْ شَرَابِهِ، فَقَالَ: «أَشَدُّ بَيَاضاً مِنَ اللَّبَنِ، وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ يَغُتُّ — فِيهِ مِيزَابَانِ يَمُدَّانِهِ مِنَ الْجَنَّةِ —: أَحَدُهُمَا مِنْ ذَهَبٍ وَالْآخَرُ مِنْ وَرِقٍ».

۵۵۷۰: اور مسلم ہی کی ایک دوسری روایت میں ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ آپؐ سے اس کے مشروب کے بارے میں دریافت کیا گیا آپؐ نے فرمایا' وہ دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہو گا۔ اس حوض کو بھرا رکھنے کیلئے اس میں دو پرنالے گرتے ہیں جو جنت سے آتے ہیں' ان میں سے ایک سونے کا اور دوسرا چاندی کا ہو گا۔

۵۵۷۱ - (٦) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنِّي فَرَطُكُمْ — عَلَى الْحَوْضِ، مَنْ مَرَّ عَلَيَّ شَرِبَ، وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ أَبَداً، لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ أَقْوَامٌ أَعْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُونَنِي، ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ، فَأَقُولُ: إِنَّهُمْ مِنِّي، فَيُقَالُ: إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ؟ فَأَقُولُ: سُحْقاً سُحْقاً لِمَنْ غَيَّرَ بَعْدِي». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٥٥٧١: سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بے شک میں حوض کوثر پر تم سے پہلے موجود ہوں گا' جو شخص میرے پاس سے گزرے گا وہ (اس سے) پیئے گا اور جو شخص بھی اس سے پیئے گا وہ کبھی پیاسا نہیں رہے گا۔ مجھ پر کچھ لوگ پیش ہوں گے جنہیں میں پہچانتا ہوں گا اور وہ مجھے پہچانتے ہوں گے بعد ازاں میرے اور ان کے درمیان کوئی شے حائل کر دی جائے گی۔ میں کہوں گا' یہ تو میرے (امتی) ہیں۔ چنانچہ کہا جائے گا کہ کیا آپ نہیں جانتے کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا بدعتیں ایجاد کی ہیں؟ (آپ نے فرمایا' یہ سن کر) میں کہوں گا کہ وہ لوگ دور ہو جائیں' دور ہو جائیں جنہوں نے میرے بعد دین میں تبدیلی کی۔
(بخاری' مسلم)

٥٥٧٢ - (٧) وعن أنس رضي الله عنه، أن النبي ﷺ، قال: «يُحبس المؤمنون يوم القيامة حتى يُهمّوا ــ بذلك، فيقولون: لو استشفعنا ــ إلى ربنا فيريحنا من مكاننا! فيأتون آدم، فيقولون: أنت آدم أبو الناس، خلقك الله بيده، وأسكنك جنته، وأسجد لك ملائكته، وعلّمك أسماء كل شيء، اشفع لنا عند ربك حتى يريحنا من مكاننا هذا. فيقول: لستُ هناكم ــــ ويذكر خطيئته التي أصاب: أكله من الشجرة وقد نُهي عنها ـ ولكن ائتوا نوحًا أول نبي ـ بعثه الله إلى أهل الأرض، فيأتون نوحًا، فيقول: لست هناكم ـ ويذكر خطيئته التي أصاب: سؤاله ربه بغير علم ـ ولكن ائتوا إبراهيم خليل الرحمن. قال: فيأتون إبراهيم، فيقول: إني لست هناكم ـ ويذكر ثلاث كذبات كذبهن ـ ولكن ائتوا موسى عبدًا آتاه الله التوراة، وكلّمه وقرّبه نجيًّا. قال: فيأتون موسى فيقول إني لست هناكم ـ ويذكر خطيئته التي أصاب ـ قتله النفس ـ ولكن ائتوا عيسى عبد الله ورسوله وروح الله وكلمته» قال: «فيأتون عيسى، فيقول: لست هناكم، ولكن ائتوا محمدًا عبدًا غفر الله له ما تقدّم من ذنبه وما تأخّر». قال: «فيأتوني فأستأذن على ربي في داره، فيؤذن لي عليه، فإذا رأيته وقعت ساجدًا، فيدعني ما شاء الله أن يدعني، فيقول: ارفع محمد! وقل تُسمع، واشفع تُشفّع، وسل تُعطه». قال: «فأرفع رأسي، فأثني على ربي بثناء وتحميد يعلّمنيه ـــ ثم أشفع فيحدّ لي حدًّا، فأخرج، فأخرجهم من النار وأدخلهم الجنة، ثم أعود الثانية فأستأذن على ربي في داره، فيؤذن لي عليه، فإذا رأيته وقعت ساجدًا فيدعني ما شاء الله أن يدعني، ثم يقول: ارفع محمد! وقل تُسمع، واشفع تُشفّع، وسل تُعطه». قال: «فأرفع رأسي فأثني على ربي بثناء وتحميد يعلّمنيه، ثم أشفع فيحدّ لي حدًّا، فأخرج، فأخرجهم من النار وأدخلهم الجنة، ثم أعود الثالثة، فأستأذن على ربي في داره، فيؤذن لي

عَلَيْهِ، فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا، فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدَعَنِي، ثُمَّ يَقُولُ: ارْفَعْ مُحَمَّدُ! وَقُلْ تُسْمَعْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، وَسَلْ تُعْطَهْ» قَالَ: «فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأُثْنِي عَلَى رَبِّي بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ، ثُمَّ أَشْفَعُ، فَيَحُدُّ لِي حَدًّا، فَأَخْرُجُ، فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ، حَتَّى مَا يَبْقَى فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ قَدْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ» أَيْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُودُ، ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا﴾. قَالَ: «وَهٰذَا الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ الَّذِي وُعِدَهُ نَبِيُّكُمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۵۷۲ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت کے دن ایمان دار لوگوں کو (میدانِ حشر میں) روک لیا جائے گا حتیٰ کہ وہ اس کی وجہ سے غمگین ہو جائیں گے اور وہ کہیں گے کہ کاش! ہم کسی کو اپنے پروردگار کی طرف سفارشی لے جائیں تاکہ وہ ہمیں اس (مصیبت) سے آرام پہنچائے چنانچہ وہ آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے کہ آپ آدم ہیں اور تمام لوگوں کے باپ ہیں' اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھوں سے پیدا فرمایا' آپ کو جنت میں بسایا' اپنے فرشتوں سے آپ کو سجدہ کروایا اور آپ کو تمام چیزوں کے نام بتائے' آپ اپنے پروردگار کے پاس ہمارے لئے سفارش کریں تاکہ وہ ہمیں اس مصیبت سے آرام پہنچائے۔ آدم علیہ السلام کہیں گے کہ میرا یہ مقام نہیں ہے اور وہ عذر پیش کرتے ہوئے اپنی اس غلطی کا ذکر کریں گے جو انہوں نے ممنوعہ درخت سے تناول کر کے کی تھی جب کہ انہیں اس (کے قریب جانے) سے روکا گیا تھا۔

(آدم کہیں گے) البتہ تم نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ پہلے پیغمبر ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے زمین پر رہنے والوں کے پاس بھیجا۔ چنانچہ وہ نوح علیہ السلام کے پاس جائیں گے۔ وہ جواب دیں گے کہ میرا یہ مقام نہیں ہے اور وہ اپنی اس غلطی کا ذکر کریں گے جس کے وہ مرتکب ہوئے تھے جبکہ انہوں نے اپنے پروردگار سے (اپنے بیٹے کو بچا لینے کے بارے میں) بغیر سوچے سمجھے سوال کیا۔ (نوح کہیں گے) البتہ تم ابراہیم خلیل الرحمان کے پاس جاؤ۔ آپؐ نے فرمایا' چنانچہ وہ ابراہیم علیہ السلام کے پاس جائیں گے وہ جواب دیں گے' میرا یہ مقام نہیں ہے۔ وہ اپنے تین مرتبہ جھوٹ بولنے کا ذکر کریں گے جن کے وہ (دنیا میں) مرتکب ہوئے تھے۔

(ابراہیم کہیں گے) تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ ایسے بندے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے تورات عطا کی اور اللہ تعالیٰ ان سے ہم کلام ہوئے اور ان سے قریب ہو کر سرگوشی فرمائی۔ آپؐ نے فرمایا' وہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے وہ جواب دیں گے کہ میرا یہ مقام نہیں ہے' وہ اپنی اس غلطی کا تذکرہ کریں گے جو ایک (قبطی) شخص کو قتل کرنے کی صورت میں ان سے سرزد ہوئی تھی (موسیٰؑ کہیں گے) البتہ تم عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ جو اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں' اس کے رسول ہیں' روح اللہ ہیں' اور اس کے کلمہ ہیں' (یعنی وہ کلمہ "کن" سے پیدا کیے گئے تھے) آپؐ نے فرمایا' وہ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے وہ معذرت پیش کریں گے کہ میرا یہ مقام نہیں ہے (عیسیٰؑ کہیں گے) البتہ تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ وہ ایسے بندے ہیں جن کے اللہ تعالیٰ نے پہلے اور پچھلے گناہ معاف کر دیئے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' چنانچہ لوگ میرے پاس آئیں گے میں اپنے رب سے

اس کی بارگاہ میں داخل ہونے کی اجازت طلب کروں گا چنانچہ مجھے (داخل ہونے کی) اجازت دے دی جائے گی۔ جب میں اللہ تعالیٰ کو دیکھوں گا تو میں (دیکھتے ہی) سجدے میں گر پڑوں گا۔ پس اللہ تعالیٰ مجھے سجدے میں رہنے دیں گے جب تک اللہ تعالیٰ چاہیں گے کہ وہ مجھے سجدے میں رہنے دیں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے۔ (اے) محمدؐ! سر اٹھائیں اور کہیں آپؐ کی بات کو سنا جائے گا اور سفارش کریں آپؐ کی سفارش قبول کی جائے گی اور سوال کریں آپ کے سوال کو پورا کیا جائے گا۔ آپؐ نے فرمایا' چنانچہ میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور میں اپنے رب کی حمد و ثناء بیان کروں گا' پھر میں سفارش کروں گا' میرے لئے ایک حد مقرر کر دی جائے گی تو میں (بارگاہِ ربّ العزّت سے) نکلوں گا' میں انھیں دوزخ سے نکال کر جنّت میں داخل کروں گا۔ پھر میں دوسری مرتبہ جاؤں گا اور اپنے رب سے اس کی بارگاہ میں داخل ہونے کی اجازت طلب کروں گا تو مجھے اس میں داخل ہونے کی اجازت عطا کی جائے گی۔ جب میں (اپنے رب کو) دیکھوں گا تو میں سجدے میں گر پڑوں گا۔ پس مجھے اللہ تعالیٰ سجدے میں رہنے دیں گے جب تک کہ اللہ تعالیٰ چاہیں گے کہ وہ مجھے سجدے میں رہنے دیں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے' اے محمدؐ! سر اٹھائیں اور بات کریں آپ کی بات سنی جائے گی اور سفارش کریں آپ کی سفارش قبول کی جائے گی اور سوال کریں آپ کا سوال پورا کیا جائے گا۔ آپؐ نے فرمایا' چنانچہ میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور میں اپنے رب کی حمد و ثناء بیان کروں گا جو اللہ تعالیٰ مجھے سکھلائے گا۔ پھر میں سفارش کروں گا' میرے لئے ایک حد مقرر کر دی جائے گی تو میں (بارگاہِ ربّ العزّت سے) باہر آؤں گا اور میں انھیں دوزخ سے نکال کر جنّت میں داخل کروں گا۔ پھر میں تیسری مرتبہ جاؤں گا اور اپنے رب سے اس کی بارگاہ میں داخل ہونے کی اجازت طلب کروں گا تو مجھے اس میں داخل ہونے کی اجازت عطا کی جائے گی۔ جب میں (اپنے رب کو) دیکھوں گا تو میں سجدے میں گر پڑوں گا۔ پس مجھے اللہ تعالیٰ سجدے میں رہنے دیں گے جب تک کہ اللہ تعالیٰ چاہیں گے کہ وہ مجھے سجدے میں رہنے دیں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے' اے محمدؐ! سر اٹھائیں اور بات کریں آپ کی بات سنی جائے گی اور سفارش کریں آپ کی سفارش قبول کی جائے گی اور سوال کریں آپ کا سوال پورا کیا جائے گا۔ آپؐ نے فرمایا' چنانچہ میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور میں اپنے رب کی حمد و ثناء بیان کروں گا جو اللہ تعالیٰ مجھے سکھلائے گا۔ پھر میں سفارش کروں گا' میرے لئے ایک حد مقرر کر دی جائے گی تو میں (بارگاہِ ربّ العزّت سے) باہر آؤں گا اور میں انھیں دوزخ سے نکال کر جنّت میں داخل کروں گا۔ یہاں تک کہ دوزخ میں صرف وہی لوگ رہ جائیں گے جن کو قرآن نے روک رکھا ہو گا یعنی ان کے لئے (دوزخ میں) ہمیشہ ہمیشہ رہنا ثابت ہو چکا ہو گا۔ اس کے بعد آپؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی (جس کا ترجمہ ہے) "عنقریب آپؐ کو آپ کا رب مقامِ محمود میں بھیجے گا اور یہی وہ مقام ہے جس کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی سے کر رکھا ہے" (بخاری' مسلم)

وضاحت : تمام پیغمبروں نے تواضع اختیار کرتے ہوئے کہا کہ ہمارا یہ مقام نہیں۔ دراصل ہر پیغمبر کا معذرت کرنا اور دوسرے کی طرف بھیجنا اس لئے تھا کہ شفاعت کبریٰ کا اعزاز آقائے دو جہاں ہمارے آخری نبی اور رحمۃ للعالمین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہو۔ معلوم ہوا کہ آپؐ کو نہ صرف تمام مخلوق پر بلکہ تمام پیغمبروں اور تمام فرشتوں پر فضیلت حاصل ہے۔ جہاں تک ابراہیم علیہ السلام کی طرف منسوب تین جھوٹوں کی بات ہے تو

اگر ان پر غور کیا جائے تو یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ ابراہیمؑ کی تین باتیں جھوٹ میں شمار نہیں ہوتیں جب ان
سے وہ معنی مراد لیا جائے جو دراصل ابراہیم علیہ السلام کا مقصود تھا۔

پہلی بات: یہ تھی ایک روز ابراہیم علیہ السلام کی قوم کسی میلہ میں شرکت کے لئے آبادی سے باہر جا رہی تھی'
انہوں نے ابراہیمؑ سے بھی ساتھ چلنے کو کہا ابراہیمؑ کا منصوبہ یہ تھا کہ جب میری قوم بارہا تنبیہہ کے باوجود بھی بت
پرستی سے باز نہیں آتی تو کیوں نہ میں ان کی عدم موجودگی میں ان کے بت توڑ ڈالوں؟ لہذا ابراہیمؑ نے عذر پیش
کیا کہ میں بیمار ہوں حالانکہ وہ بیمار نہیں تھے۔ بظاہر یہ جھوٹ دکھائی دیتا ہے جب ابراہیمؑ نے یہ بات کہی تھی تو یہ
مراد رکھ کر کہی تھی کہ تمہارے کفر و شرک کی وجہ سے میں انتہائی غمزدہ ہوں اور روحانی طور پر بیمار ہوں۔
دوسری بات یہ تھی کہ جب ابراہیمؑ کی قوم میلہ دیکھنے چلی گئی تو ان کی عدم موجودگی میں آپ نے ان کے تمام
بتوں کو توڑ دیا۔ اور جب ابراہیمؑ کی قوم واپس آئی اور انہوں نے اپنے ٹوٹے ہوئے بتوں کو دیکھ کر ابراہیمؑ سے
استفسار کیا کہ ہمارے ان معبودوں کے ساتھ تم نے یہ کیا سلوک کیا ہے؟ ابراہیمؑ نے جواب دیا یہ توڑ پھوڑ میں
نے نہیں کی بلکہ اس بڑے بت نے باقی تمام بتوں کو توڑ دیا ہے۔ ابراہیمؑ کا یہ جواب بھی بظاہر جھوٹ نظر آتا ہے
لیکن حقیقت میں ابراہیمؑ اپنی قوم کو یہ احساس دلانا چاہتے تھے کہ جن بتوں کی تم پرستش کرتے ہو' یہ پوجا کے لائق
نہیں۔ ان بتوں کی بے بسی کا عالم تو یہ ہے کہ تمام چھوٹے بتوں کو توڑا گیا لیکن یہ بڑا بت چھوٹے بتوں میں سے
کسی کو بھی نہ بچا سکا۔
تیسری بات: یہ تھی کہ ابراہیمؑ نے اپنی بیوی کو ایک کافر کی دسترس سے بچانے کیلئے کہا تھا کہ یہ میری بہن ہے۔
اس بات میں بظاہر جھوٹ کا عنصر دکھائی دیتا ہے لیکن اگر اس حقیقت کو سامنے رکھا جائے کہ ہر بنی آدم اصل
رشتے کے اعتبار سے آپس میں بہن بھائی ہیں اور مسلمانوں میں ہر مومن مرد کے لئے ہر مومنہ عورت اس کی دینی
بہن ہے۔ اس طرح یہ اشکال بھی رفع ہو جاتا ہے اور ابراہیمؑ کا مطمع نظر بھی یہ تھا کہ یہ عورت بنو آدم کے اصل
رشتہ کے اعتبار سے یا دینی رشتہ کے اعتبار سے میری بہن ہے (مرقاۃ جلد ۱۰ صفحہ ۲۷۷)

۵۵۷۳ - (۸) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ مَاجَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ
فِيْ بَعْضٍ، فَيَأْتُوْنَ آدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ: اِشْفَعْ إِلٰى رَبِّكَ. فَيَقُوْلُ: لَسْتُ لَهَا، وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ
بِإِبْرَاهِيْمَ فَإِنَّهُ خَلِيْلُ الرَّحْمٰنِ، فَيَأْتُوْنَ إِبْرَاهِيْمَ، فَيَقُوْلُ: لَسْتُ لَهَا، وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُوْسٰى فَإِنَّهُ
كَلِيْمُ اللهِ، فَيَأْتُوْنَ مُوْسٰى، فَيَقُوْلُ: لَسْتُ لَهَا، وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِعِيْسٰى فَإِنَّهُ رُوْحُ اللهِ، وَكَلِمَتُهُ،
فَيَأْتُوْنَ عِيْسٰى، فَيَقُوْلُ: لَسْتُ لَهَا، وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُحَمَّدٍ، فَيَأْتُوْنِيْ فَأَقُوْلُ: أَنَا لَهَا، فَأَسْتَأْذِنُ
عَلٰى رَبِّيْ، فَيُؤْذَنُ لِيْ، وَيُلْهِمُنِيْ مَحَامِدَ أَحْمَدُهُ بِهَا لَا تَحْضُرُنِي الْآنَ، فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ
الْمَحَامِدِ، وَأَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا، فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ! اِرْفَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ تُسْمَعْ، وَسَلْ تُعْطَهْ،
وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَقُوْلُ: يَا رَبِّ! أُمَّتِيْ أُمَّتِيْ. فَيُقَالُ: اِنْطَلِقْ، فَأَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ

شَعِيْرَةٍ مِنْ إِيْمَانٍ، فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ، ثُمَّ أَعُوْدُ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا، فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ! اِرْفَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ تُسْمَعْ، وَسَلْ تُعْطَهْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ. فَأَقُوْلُ: يَا رَبِّ! أُمَّتِيْ أُمَّتِيْ. فَيُقَالُ: اِنْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ أَوْ خَرْدَلَةٍ مِنْ إِيْمَانٍ، فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ، ثُمَّ أَعُوْدُ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا، فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ! اِرْفَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ تُسْمَعْ، وَسَلْ تُعْطَهْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُوْلُ: يَا رَبِّ! أُمَّتِيْ أُمَّتِيْ. فَيُقَالُ: اِنْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ أَدْنٰى أَدْنٰى أَدْنٰى مِثْقَالِ حَبَّةِ خَرْدَلَةٍ مِنْ إِيْمَانٍ، فَأَخْرِجْهُ مِنَ النَّارِ. فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ، ثُمَّ أَعُوْدُ الرَّابِعَةَ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ! اِرْفَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ تُسْمَعْ، وَسَلْ تُعْطَهْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَقُوْلُ: يَا رَبِّ! اِئْذَنْ لِيْ فِيْمَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ. قَالَ: لَيْسَ ذٰلِكَ لَكَ، وَلٰكِنْ وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ وَكِبْرِيَائِيْ وَعَظَمَتِيْ لَأُخْرِجَنَّ مِنْهَا مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۵۷۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب قیامت کا دن ہو گا تو لوگ (حیرت زدہ ہو کر) ایک دوسرے کے پاس آئیں گے چنانچہ وہ آدم علیہ السلام کے پاس جائیں گے ان سے کہیں گے کہ آپ اپنے پروردگار کے پاس شفاعت کریں۔ وہ جواب دیں گے کہ میں شفاعت کا اہل نہیں ہوں البتہ تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ' ان سے اللہ پاک ہم کلام ہوئے تھے۔ چنانچہ لوگ موسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے وہ معذرت کریں گے کہ میں شفاعت کا اہل نہیں البتہ تم عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ بلاشبہ وہ روح اللہ اور اللہ کا کلمہ ہیں (یعنی انہیں کلمہ کُن سے پیدا کیا گیا ہے) چنانچہ لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے' وہ معذرت کریں گے کہ میں شفاعت کا اہل نہیں البتہ تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ چنانچہ لوگ میرے پاس آئیں گے۔ (آپ نے فرمایا) میں کہوں گا کہ ہاں! میں شفاعت کا اہل ہوں' میں اپنے پروردگار کے ہاں حاضر ہونے کی اجازت طلب کروں گا تو مجھے اجازت مل جائے گی اور اللہ تعالیٰ مجھے تعریف کے کلمات الہام کریں گے جن کے ساتھ میں اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کروں گا' اس وقت مجھے وہ کلمات معلوم نہیں ہیں۔ پس میں اللہ تعالیٰ کی ان کلمات کے ساتھ حمد و ثناء بیان کروں گا اور اللہ کیلئے سجدے میں گر پڑوں گا۔ مجھے کہا جائے گا' اے محمدؐ! اپنا سر اٹھائیں اور کہیں آپؐ کی بات سنی جائے گی اور سوال کریں آپ کا سوال پورا کیا جائے گا اور سفارش کریں آپؐ کی سفارش قبول کی جائے گی۔ چنانچہ میں درخواست کروں گا' اے میرے پروردگار! میری اُمت! میری اُمت! تو مجھے حکم دیا جائے گا کہ آپؐ چلیں اور دوزخ میں سے ان لوگوں کو نکال باہر کریں جن کے دل میں جَو کے دانے کے برابر بھی ایمان ہے چنانچہ میں ان کو نکال لوں گا۔ پھر میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کروں گا' اس کے بعد میں سجدے میں گر پڑوں گا تو (مجھے) کہا جائے گا۔ اے محمدؐ! اپنا سر اٹھائیں اور کہیں آپؐ کی بات سنی جائے گی اور سوال کریں آپؐ کا سوال پورا کیا جائے گا اور سفارش کریں آپؐ کی سفارش قبول کی جائے گی۔ چنانچہ میں

درخواست کروں گا' اے میرے پروردگار! میری اُمت! میری اُمت! تو مجھے حکم دیا جائے گا کہ آپ ایسے لوگوں کو دوزخ سے باہر کریں جن کے دل میں ذرّہ برابر یا رائی کے برابر بھی ایمان ہے' میں ان کو نکال لوں گا۔ پھر میں اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کروں گا اس کے بعد میں سجدے میں گر پڑوں گا تو (مجھے) کہا جائے گا' اے محمد! اپنا سر اٹھائیں اور کہیں آپ کی بات سنی جائے گی اور سوال کریں آپ کا سوال پورا کیا جائے گا اور سفارش کریں آپ کی سفارش قبول کی جائے گی۔ میں کہوں گا' اے میرے پروردگار' میری اُمت! میری اُمت! پس کہا جائے گا کہ آپ ایسے لوگوں کو باہر کریں جن کے دل میں رائی کے دانے کے تیسرے حصّہ کے برابر بھی ایمان ہے' میں انہیں نکال لوں گا۔ اس کے بعد چوتھی بار میں جاؤں گا اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کروں گا اس کے بعد سجدے میں گر پڑوں گا تو مجھے کہا جائے گا' اے محمد! اپنا سر اٹھائیں اور کہیں آپ کی بات سنی جائے گی اور سوال کریں آپ کا سوال پورا کیا جائے گا اور سفارش کریں آپ کی سفارش قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا' اے میرے پروردگار! مجھے ان لوگوں کے بارے میں بھی اجازت دیں جنہوں نے "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ" کا کلمہ کہا۔ اللہ پاک فرمائیں گے یہ تیرے لئے نہیں ہے لیکن مجھے اپنی عزت' اپنے جلال' اپنی کبریائی اور اپنی عظمت کی قسم! میں دوزخ سے ان لوگوں کو (خود) باہر نکالوں گا جنہوں نے "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ" کا کلمہ کہا (بخاری' مسلم)

وضاحت: مقصود یہ ہے کہ جن لوگوں نے صرف لا الٰہ الا اللہ کہا اور نیک اعمال نہیں کیے ان کو آپ کی سفارش کے ساتھ دوزخ سے نہیں نکالا جائے گا بلکہ ایسے لوگ آپ کی شفاعت کے مستحق نہیں ہیں' ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے وہ اپنے خاص فضل و کرم سے ان کو دوزخ سے نکالیں گے۔

(مرقات شرح مشکوٰۃ جلد ۱۰ صفحہ ۲۸۳)

۵۵۷۴ - (۹) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: «اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مَنْ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا مِنْ قَلْبِهٖ اَوْ نَفْسِهٖ». رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

۵۵۷۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا' قیامت کے دن میری شفاعت کے ساتھ (ہمکنار ہونے والا) سعادت مند وہ شخص ہو گا جس نے خالص دل سے "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ" کا اقرار کیا (بخاری)

۵۵۷۵ - (۱۰) **وَعَنْهُ**، قَالَ: اُتِیَ النَّبِیُّ ﷺ بِلَحْمٍ فَرُفِعَ اِلَیْهِ الذِّرَاعُ، وَكَانَتْ تُعْجِبُهٗ، فَنَهَسَ مِنْهَا نَهْسَةً، ثُمَّ قَالَ: «اَنَا سَیِّدُ النَّاسِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ، یَوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ، وَتَدْنُو الشَّمْسُ فَیَبْلُغُ النَّاسَ مِنَ الْغَمِّ وَالْكَرْبِ مَا لَا یُطِیْقُوْنَ، فَیَقُوْلُ النَّاسُ: اَلَا تَنْظُرُوْنَ مَنْ یَشْفَعُ لَكُمْ اِلٰی رَبِّكُمْ؟ فَیَاْتُوْنَ اٰدَمَ». وَذَكَرَ حَدِیْثَ الشَّفَاعَةِ وَقَالَ: «فَاَنْطَلِقُ فَاٰتِیْ تَحْتَ الْعَرْشِ، فَاَقَعُ سَاجِدًا لِرَبِّیْ، ثُمَّ یَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَیَّ مِنْ مَحَامِدِهٖ وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَیْهِ شَیْئًا لَمْ یَفْتَحْهُ عَلٰی اَحَدٍ قَبْلِیْ، ثُمَّ قَالَ: یَا مُحَمَّدُ! اِرْفَعْ رَاْسَكَ، وَسَلْ تُعْطَهْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَاَرْفَعُ رَاْسِیْ

فَأَقُوْلُ: أُمَّتِيْ يَا رَبِّ! أُمَّتِيْ يَا رَبِّ! أُمَّتِيْ يَا رَبِّ! فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ! أَدْخِلْ مِنْ أُمَّتِكَ مَنْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْبَابِ الْأَيْمَنِ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ، وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فِيْمَا سِوٰى ذٰلِكَ مِنَ الْأَبْوَابِ». ثُمَّ قَالَ: «وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ إِنَّ مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيْعِ الْجَنَّةِ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَهَجَرٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۵۷۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں گوشت لایا گیا' اس سے آپؐ کو دستی پیش کی گئی جبکہ دستی (کا گوشت) آپؐ کو مرغوب تھا' آپؐ نے اگلے دانتوں کے ساتھ اس سے ایک بار کاٹ کر کھایا۔ بعد ازاں آپؐ نے فرمایا' قیامت کے دن میں تمام لوگوں کا سردار ہوں گا' جس دن لوگ ربّ العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے اور سورج قریب ہو گا لوگ غم اور بے چینی کی وجہ سے بے بس ہوں گے تو لوگ (آپس میں) کہیں گے تم غور کیوں نہیں کرتے ہو کہ کون تمہارے پروردگار کے ہاں تمہاری سفارش کرے؟ چنانچہ تمام لوگ آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور شفاعت کی حدیث کو بیان کیا اور آپؐ نے بتایا کہ میں عرش کے نیچے پہنچوں گا اور اپنے پروردگار کے سامنے سجدے میں گر پڑوں گا اس وقت اللہ تعالیٰ مجھ پر اپنی حمد و ثناء کے کچھ کلمات کا انکشاف فرمائیں گے کہ ان کلمات کا اللہ تعالیٰ نے مجھ سے پہلے کسی پر انکشاف نہ کیا ہو گا اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اے محمدؐ! اپنا سر اٹھائیں اور سوال کریں آپؐ کا سوال پورا کیا جائے گا اور سفارش کریں آپؐ کی سفارش قبول کی جائے گی چنانچہ میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور میں کہوں گا' اے میرے پروردگار! میری اُمت؟ اے میرے پروردگار! میری امت؟ اے میرے پروردگار! میری اُمت؟ کہا جائے گا' اے محمدؐ! آپؐ اپنی اُمت کے لوگوں کو جنت کے دروازوں میں سے دائیں دروازے سے بلا حساب داخل کریں جبکہ یہ لوگ دوسرے لوگوں کے ساتھ اس کے علاوہ دوسرے دروازوں میں بھی شریک ہیں۔ پھر آپؐ نے فرمایا' اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جنت کی دہلیزوں میں سے ہر دو دہلیزوں کے درمیان اتنا (فاصلہ) ہو گا جتنا کہ مکہ اور ہجر (بحرین) شہر کے درمیان فاصلہ ہے (بخاری' مسلم)

۵۵۷۶ - (۱۱) وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فِيْ حَدِيْثِ الشَّفَاعَةِ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «وَتُرْسَلُ الْأَمَانَةُ وَالرَّحِمُ، فَتَقُوْمَانِ جَنَبَتَيِ الصِّرَاطِ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۵۷۶: حذیفہ رضی اللہ عنہ سفارش کی حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' امانت اور رشتہ داری کو بھیجا جائے گا وہ دونوں پل صراط کے دونوں کناروں پر دائیں جانب اور بائیں جانب کھڑی ہوں گی (مسلم)

وضاحت: امانت اور رشتہ داری کو اس لیے کھڑا کیا جائے گا کہ اگر کسی شخص نے امانت میں خیانت کی ہو گی یا قطع رحمی کی ہو گی تو امانت اور رشتہ داری اس شخص کو اٹھا کر جہنم میں پھینک دیں گی

(مشکوٰۃ سعید اللحام جلد ۳ صفحہ ۲۱)

۵۵۷۷ - (۱۲) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَلَا قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالٰى فِيْ اِبْرَاهِيْمَ: ﴿رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ﴾ وَقَالَ عِيْسٰى: ﴿اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ﴾. فَرَفَعَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ». وَبَكٰى فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: «يَا جِبْرِيْلُ! اِذْهَبْ اِلٰى مُحَمَّدٍ، وَرَبُّكَ اَعْلَمُ، فَسَلْهُ مَا يُبْكِيْهِ؟» فَاَتَاهُ جِبْرِيْلُ — فَسَاَلَهٗ فَاَخْبَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَا قَالَ. فَقَالَ اللّٰهُ لِجِبْرِيْلَ —: «اِذْهَبْ اِلٰى مُحَمَّدٍ، فَقُلْ: اِنَّا سَنُرْضِيْكَ فِيْ اُمَّتِكَ وَلَا نَسُوْؤُكَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۵۷۷: عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی تلاوت فرمائی جو ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں ہے (جس کا ترجمہ ہے) "اے میرے پروردگار! ان بتوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کیا ہے پس جو شخص میرا تابعدار رہا وہ مجھ سے ہے" اور عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا (ترجمہ) "اگر تو ان کو عذاب میں مبتلا کرے گا تو بلاشبہ یہ لوگ تیرے بندے ہیں" (اس پر) آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور دعا کی' اے اللہ! میری اُمت؟ میری اُمت؟ اور آپ رو پڑے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا' اے جبرائیل! محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا جبکہ تیرے پروردگار کو خوب علم ہے اور ان سے دریافت کر کہ آپ کے رونے کا کیا سبب ہے؟ چنانچہ آپ کے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور آپ سے دریافت کیا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں وجہ بتائی۔ اللہ تعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام کو حکم دیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اور انہیں کہو کہ ہم آپ کو آپ کی امت کے بارے میں خوش کر دیں گے اور ہم آپ کو غمگین نہیں کریں گے (مسلم)

۵۵۷۸ - (۱۳) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ نَاسًا قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «نَعَمْ، هَلْ تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الشَّمْسِ بِالظَّهِيْرَةِ صَحْوًا لَيْسَ مَعَهَا سَحَابٌ؟ وَهَلْ تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ صَحْوًا لَيْسَ فِيْهَا سَحَابٌ؟» قَالُوْا: لَا، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: «مَا تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا كَمَا تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ اَحَدِهِمَا اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ لِيَتَّبِعْ كُلُّ اُمَّةٍ مَا كَانَتْ تَعْبُدُ فَلَا يَبْقٰى اَحَدٌ كَانَ يَعْبُدُ غَيْرَ اللّٰهِ مِنَ الْاَصْنَامِ وَالْاَنْصَابِ اِلَّا يَتَسَاقَطُوْنَ فِي النَّارِ، حَتّٰى اِذَا لَمْ يَبْقَ اِلَّا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ مِنْ بَرٍّ وَفَاجِرٍ، اَتَاهُمْ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ قَالَ: فَمَاذَا تَنْظُرُوْنَ؟ يَتْبَعُ كُلُّ اُمَّةٍ مَا كَانَتْ تَعْبُدُ. قَالُوْا: يَا رَبَّنَا فَارَقْنَا النَّاسَ فِي الدُّنْيَا اَفْقَرَ مَا كُنَّا اِلَيْهِمْ وَلَمْ نُصَاحِبْهُمْ».

۵۵۷۸: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کچھ لوگوں نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! قیامت کے دن کیا ہم اپنے پروردگار کا دیدار کریں گے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہاں! (اور وضاحت کی) کیا تم دوپہر کے وقت جب بادل نہ ہوں سورج کو دیکھنے میں تنگی محسوس کرتے ہو؟ اور کیا تم چودھویں

کی رات میں چاند کے دیکھنے میں جبکہ بادل نہ ہوں تنگی محسوس کرتے ہو؟ صحابہ کرامؓ نے جواب دیا' نہیں! اے اللہ کے رسول! آپؐ نے فرمایا' قیامت کے دن تم اللہ تعالیٰ کے دیدار میں ہرگز تنگی نہیں پاؤ گے البتہ جس قدر تم ان دونوں میں سے کسی ایک کے دیکھنے میں تنگی پاتے ہو جب قیامت کا دن ہو گا تو منادی کرنے والا پکارے گا کہ ہر اُمّت (اللہ کے علاوہ) جس کی عبادت کیا کرتی تھی اس کے پیچھے جائے پس جو لوگ اللہ تعالیٰ کے علاوہ بتوں اور درختوں کی پوجا کرتے تھے ان میں سے کوئی ایک بھی باقی نہیں بچے گا وہ سب دوزخ میں گرا دیئے جائیں گے یہاں تک کہ صرف وہ لوگ باقی رہ جائیں گے جو نیک اور برے اعمال والے ہوں گے لیکن وہ صرف اللہ کی عبادت کیا کرتے تھے۔ ربّ العالمین ان کے پاس آئیں گے اور دریافت کریں گے کہ تم کس کی انتظار میں ہو؟ ہر گروہ اس کے پیچھے جا رہا ہے جس کی وہ پوجا کیا کرتا تھا۔ وہ عرض کریں گے' اے ہمارے پروردگار! ہم نے دنیا میں ان لوگوں سے مکمل جدائی اختیار کر رکھی تھی جبکہ ہمیں ان کی بہت زیادہ ضرورت تھی لیکن ہم نے کبھی ان کی رفاقت اختیار نہ کی (بخاری)

۵۵۷۹ - (۱٤) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: «فَيَقُولُونَ: هٰذَا مَكَانُنَا حَتّٰى يَأْتِيَنَا رَبُّنَا، فَإِذَا جَاءَ رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ».

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي سَعِيدٍ: «فَيَقُولُ: هَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ آيَةٌ تَعْرِفُونَهُ؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، فَيُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ، فَلَا يَبْقٰى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ لِلّٰهِ مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِهِ إِلَّا أَذِنَ اللّٰهُ لَهُ بِالسُّجُودِ، وَلَا يَبْقٰى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ اتِّقَاءً وَرِيَاءً إِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ ظَهْرَهُ طَبَقَةً وَاحِدَةً، كُلَّمَا أَرَادَ أَنْ يَسْجُدَ خَرَّ عَلٰى قَفَاهُ، ثُمَّ يُضْرَبُ الْجِسْرُ عَلٰى جَهَنَّمَ، وَتَحِلُّ الشَّفَاعَةُ، وَيَقُولُونَ: اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ، فَيَمُرُّ الْمُؤْمِنُونَ كَطَرْفِ الْعَيْنِ وَكَالْبَرْقِ وَكَالرِّيحِ وَكَالطَّيْرِ وَكَأَجَاوِيدِ الْخَيْلِ — وَالرِّكَابِ —، فَنَاجٍ مُسَلَّمٌ، وَمَخْدُوشٌ مُرْسَلٌ، وَمَكْدُوسٌ فِي نَارِ جَهَنَّمَ، حَتّٰى إِذَا خَلَصَ الْمُؤْمِنُونَ مِنَ النَّارِ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا مِنْ أَحَدٍ مِنْكُمْ بِأَشَدَّ مُنَاشَدَةً فِي الْحَقِّ - قَدْ تَبَيَّنَ لَكُمْ — مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لِلّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِإِخْوَانِهِمُ الَّذِينَ فِي النَّارِ، يَقُولُونَ: رَبَّنَا! كَانُوا يَصُومُونَ مَعَنَا، وَيُصَلُّونَ، وَيَحُجُّونَ. فَيُقَالُ لَهُمْ: أَخْرِجُوا مَنْ عَرَفْتُمْ، فَتُحَرَّمُ صُوَرُهُمْ عَلَى النَّارِ —، فَيُخْرِجُونَ خَلْقًا كَثِيرًا، ثُمَّ يَقُولُونَ: رَبَّنَا! مَا بَقِيَ فِيهَا أَحَدٌ مِمَّنْ أَمَرْتَنَا بِهِ، فَيَقُولُ: ارْجِعُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ دِينَارٍ مِنْ خَيْرٍ فَأَخْرِجُوهُ، فَيُخْرِجُونَ خَلْقًا كَثِيرًا. ثُمَّ يَقُولُ: ارْجِعُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ نِصْفِ دِينَارٍ مِنْ خَيْرٍ فَأَخْرِجُوهُ، فَيُخْرِجُونَ خَلْقًا كَثِيرًا. ثُمَّ يَقُولُ: ارْجِعُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ فَأَخْرِجُوهُ، فَيُخْرِجُونَ خَلْقًا كَثِيرًا، ثُمَّ يَقُولُونَ: رَبَّنَا لَمْ نَذَرْ فِيهَا خَيْرًا، فَيَقُولُ اللّٰهُ: شَفَعَتِ الْمَلَائِكَةُ، وَشَفَعَ النَّبِيُّونَ، وَشَفَعَ الْمُؤْمِنُونَ، وَلَمْ يَبْقَ إِلَّا أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ، فَيَقْبِضُ قَبْضَةً مِنَ النَّارِ فَيُخْرِجُ مِنْهَا قَوْمًا لَمْ يَعْمَلُوا خَيْرًا قَطُّ قَدْ عَادُوا

ثُمَّ يُلْقِيهِمْ فِي نَهَرٍ فِي أَفْوَاهِ الْجَنَّةِ يُقَالُ لَهُ: نَهَرُ الْحَيَاةِ، فَيَخْرُجُونَ كَمَا تَخْرُجُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ — ، فَيَخْرُجُونَ كَاللُّؤْلُؤِ، فِي رِقَابِهِمُ الْخَوَاتِمُ، فَيَقُولُ أَهْلُ الْجَنَّةِ: هٰؤُلَاءِ عُتَقَاءُ الرَّحْمٰنِ، أَدْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ عَمَلٍ عَمِلُوهُ وَلَا خَيْرٍ قَدَّمُوهُ، فَيُقَالُ لَهُمْ لَكُمْ مَا رَأَيْتُمْ وَمِثْلُهُ مَعَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۵۷۹: اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے' وہ لوگ کہیں گے (جو اپنے رب کی عبادت کرتے تھے) کہ ہمارا یہی مقام ہے جب تک کہ ہمارا پروردگار ہمارے پاس تشریف نہیں لائے گا اور جب ہمارا پروردگار ہمارے پاس آئے گا تو ہم اسے پہچان لیں گے۔

اور ابوسعید خدریؓ کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالٰی دریافت کرے گا' کیا تمہارے اور اللہ تعالٰی کے درمیان کوئی نشانی ہے؟ جس سے تم اسے پہچان لو گے؟ وہ اثبات میں جواب دیں گے۔ اللہ تعالٰی پنڈلی سے (کپڑا) ہٹائیں گے اور اس موقع پر ہر اس شخص کو سجدہ کرنے کی اجازت مرحمت فرمائیں گے جو اخلاص کے ساتھ سجدہ کرتا تھا اور وہ شخص جو کسی ڈر سے یا دکھاوے کی خاطر سجدہ کرتا تھا اللہ تعالٰی اس کی کمر کو ایک تختہ بنا دیں گے جب بھی وہ سجدہ کرنے کا ارادہ کرے گا تو اپنی گدی کے بل گر پڑے گا' اس کے بعد جہنم کے اوپر پل صراط رکھا جائے گا اور سفارش کرنے کی اجازت مل جائے گی تمام انبیاء بھی کہیں گے' اے اللہ! سلامتی عطا فرما' سلامتی عطا فرما۔ پس ایماندار لوگ پلک جھپکنے میں گزر جائیں گے' بعض بجلی کے کوندے کی مانند' بعض ہوا کے جھونکے کی طرح' بعض پرندے کی اڑان کی طرح' بعض تیز رفتار گھوڑے کی مانند اور بعض مختلف سواریوں پر (جن کی اپنی اپنی مختلف رفتار ہوگی) پس کچھ لوگ صحیح سالم نجات پا جائیں گے اور کچھ لوگ زخمی ہو کر نکل جائیں گے جبکہ کچھ لوگ دوزخ کی آگ میں دھکیلے جائیں گے اور جب ایماندار لوگ دوزخ سے نجات پا جائیں گے تو اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم میں سے کوئی شخص ظاہر حق کے مطالبہ میں اتنی جدوجہد نہیں کرتا جتنی شدید جدوجہد مومنین قیامت کے دن اپنے ان مومن بھائیوں کی نجات کیلئے اللہ تعالٰی کے حضور میں کریں گے جو جہنم میں ہوں گے وہ ان کے بارے میں (برملا) اظہار کریں گے کہ اے ہمارے پروردگار! وہ ہمارے ساتھ روزے رکھا کرتے تھے' نمازیں ادا کیا کرتے تھے اور حج کیا کرتے تھے۔ ان سے کہا جائے گا کہ ان لوگوں کو (دوزخ سے) باہر کرو جن کو تم پہچانتے ہو۔ چنانچہ ان کی صورتیں دوزخ پر حرام ہوں گی (کہ ان میں تبدیلی ہو) چنانچہ وہ دوزخ سے بڑی تعداد میں لوگوں کو باہر نکالیں گے اس کے بعد وہ کہیں گے' اے ہمارے پروردگار! دوزخ میں ایسا کوئی شخص باقی نہیں ہے جن کے باہر کرنے کا تو نے ہمیں حکم دیا تھا۔ اللہ تعالٰی فرمائے گا' واپس جاؤ جس کے دل میں تم دینار کے برابر ایمان پاتے ہو اسے بھی دوزخ سے باہر کرو۔ چنانچہ وہ بڑی تعداد مخلوق کو باہر نکالیں گے پھر اللہ تعالٰی فرمائیں گے' واپس جاؤ جس کے دل میں نصف دینار کے برابر ایمان ہے اسے بھی باہر کرو۔ چنانچہ وہ بڑی تعداد میں لوگوں کو باہر نکالیں گے۔ پھر اللہ تعالٰی فرمائیں گے' جس کے دل میں تم ذرہ برابر ایمان پاتے ہو اس کو بھی باہر کرو۔ چنانچہ وہ بڑی تعداد میں مخلوق کو باہر نکالیں گے۔ اس کے بعد وہ کہیں گے' اے ہمارے پروردگار! ہم

نے دوزخ میں کسی ایسے شخص کو نہیں چھوڑا جس میں ایمان ہو۔ (اس پر) اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ فرشتوں نے سفارش کی' پیغمبروں نے سفارش کی' ایماندار لوگوں نے سفارش کی اور اب صرف اللہ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْن باقی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ ایک مٹھی بھر کر لوگوں کو دوزخ سے باہر نکالیں گے جنہوں نے ہرگز کوئی نیک عمل نہیں کیا ہو گا' وہ کوئلہ ہو گئے ہوں گے چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کو اس نہر میں ڈالے گا جو جنّت کے ابتدائی حصہ میں ہے اور جسے نہر حیات کہا جائے گا۔ پھر وہ لوگ نہر سے اس طرح باہر نکلیں گے جیسا کہ دانہ سیلابی مٹی میں اگتا ہے پس وہ نکلیں گے تو موتیوں کی مانند (چمکتے) ہوں گے' ان کی گردنوں میں سونے کے ہار ہوں گے' جنّت والے (ان کے بارے میں) کہیں گے کہ یہ لوگ "رحمان" کے آزاد کردہ ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کو بلا کسی عمل کے اور بلا کسی نیکی کے جس کو انہوں نے آگے بھیجا ہو' جنّت میں داخل کر دیا ہے پھر ان سے کہا جائے گا کہ یہ سب کچھ جو تم دیکھ رہے ہو "تاحدِ نظر" تمہارے لئے ہے اور اس جیسی اور (بہت سی نعمتیں) بھی ساتھ ہیں (بخاری' مسلم)

٥٥٨٠ - (١٥) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ يَقُولُ اللهُ تَعَالَى: مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجُوهُ. فَيَخْرُجُونَ قَدِ امْتُحِشُوا، وَعَادُوا حُمَمًا، فَيُلْقَوْنَ فِي نَهْرِ الْحَيَوةِ، فَيَنْبُتُونَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ، أَلَمْ تَرَوْا أَنَّهَا تَخْرُجُ صَفْرَاءَ مُلْتَوِيَةً». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۵۸۰: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب جنّت والے جنّت میں اور دوزخ والے دوزخ میں داخل ہوں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جس شخص کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہے اسے دوزخ سے نکال لو پس انہیں (جب) نکالا جائے گا تو وہ جل کر کوئلہ ہو چکے ہوں گے' انہیں نہر حیات میں گرایا جائے گا وہ (وہاں سے اس طرح) نمودار ہوں گے جیسا کہ سیلابی مٹی سے دانہ اگتا ہے۔ کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ دانہ کس طرح لپٹا ہوا زرد نکلتا ہے؟ (بخاری' مسلم)

٥٥٨١ - (١٦) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّاسَ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ غَيْرَ كَشْفِ السَّاقِ وَقَالَ: «وَيُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ جَهَنَّمَ، فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يَجُوزُ مِنَ الرُّسُلِ بِأُمَّتِهِ، وَلَا يَتَكَلَّمُ يَوْمَئِذٍ إِلَّا الرُّسُلُ، وَكَلَامُ الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ: اللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ وَفِي جَهَنَّمَ كَلَالِيبُ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ —، لَا يَعْلَمُ قَدْرَ عِظَمِهَا إِلَّا اللهُ، تَخْطَفُ النَّاسَ بِأَعْمَالِهِمْ، فَمِنْهُمْ مَنْ يُوبَقُ بِعَمَلِهِ —، وَمِنْهُمْ مَنْ يُخَرْدَلُ — ثُمَّ يَنْجُو، حَتَّى إِذَا فَرَغَ اللهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ عِبَادِهِ وَأَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ مِنَ النَّارِ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُخْرِجَهُ مِمَّنْ كَانَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، أَمَرَ الْمَلَائِكَةَ أَنْ يُخْرِجُوا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللهَ، فَيُخْرِجُونَهُمْ وَيَعْرِفُونَهُمْ بِآثَارِ السُّجُودِ، وَحَرَّمَ اللهُ [تَعَالَى] — عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ أَثَرَ السُّجُودِ، فَكُلُّ ابْنِ آدَمَ تَأْكُلُهُ النَّارُ إِلَّا أَثَرَ السُّجُودِ، فَيَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ قَدِ امْتُحِشُوا،

فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَاءُ الْحَيَاةِ، فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِيْ حَمِيْلِ السَّيْلِ، وَيَبْقَى رَجُلٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، وَهُوَ آخِرُ أَهْلِ النَّارِ دُخُوْلاً الْجَنَّةَ، مُقْبِلٌ بِوَجْهِهٖ قِبَلَ النَّارِ، فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ! اِصْرِفْ وَجْهِيْ عَنِ النَّارِ، فَإِنَّهُ قَدْ قَشَبَنِيْ — رِيْحُهَا، وَأَحْرَقَنِيْ ذَكَاؤُهَا — فَيَقُوْلُ: هَلْ عَسَيْتَ إِنْ أَفْعَلْ ذٰلِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَ ذٰلِكَ؟ فَيَقُوْلُ: لَا وَعِزَّتِكَ، فَيُعْطِي اللّٰهَ مَا شَاءَ مِنْ عَهْدٍ وَمِيْثَاقٍ، فَيَصْرِفُ اللّٰهُ وَجْهَهٗ عَنِ النَّارِ، فَإِذَا أَقْبَلَ بِهٖ عَلَى الْجَنَّةِ وَرَاٰى بَهْجَتَهَا، سَكَتَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَسْكُتَ، ثُمَّ قَالَ: يَا رَبِّ! قَدِّمْنِيْ عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: أَلَيْسَ قَدْ أَعْطَيْتَ الْعُهُوْدَ وَالْمِيْثَاقَ أَنْ لَا تَسْأَلَ غَيْرَ الَّذِيْ كُنْتَ سَأَلْتَ. فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ! لَا أَكُوْنُ أَشْقٰى خَلْقِكَ. فَيَقُوْلُ: فَمَا عَسَيْتَ إِنْ أُعْطِيْتَ ذٰلِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَهٗ. فَيَقُوْلُ: لَا وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَ ذٰلِكَ، فَيُعْطِيْ رَبَّهٗ مَا شَاءَ مِنْ عَهْدٍ وَمِيْثَاقٍ، فَيُقَدِّمُهٗ إِلٰى بَابِ الْجَنَّةِ، فَإِذَا بَلَغَ بَابَهَا فَرَاٰى زَهْرَتَهَا وَمَا فِيْهَا مِنَ النَّضْرَةِ وَالسُّرُوْرِ، فَيَسْكُتُ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَسْكُتَ، فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ! أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: وَيْلَكَ يَا ابْنَ آدَمَ! مَا أَغْدَرَكَ! أَلَيْسَ قَدْ أَعْطَيْتَ الْعُهُوْدَ وَالْمِيْثَاقَ أَنْ لَا تَسْأَلَ غَيْرَ الَّذِيْ أُعْطِيْتَ. فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ! لَا تَجْعَلْنِيْ أَشْقٰى خَلْقِكَ، فَلَا يَزَالُ يَدْعُوْ حَتّٰى يَضْحَكَ اللّٰهُ مِنْهُ، فَإِذَا ضَحِكَ أَذِنَ لَهٗ فِيْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ. فَيَقُوْلُ: تَمَنَّ، فَيَتَمَنّٰى حَتّٰى إِذَا انْقَطَعَتْ أُمْنِيَّتُهٗ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: تَمَنَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا، أَقْبَلَ يُذَكِّرُهٗ رَبُّهٗ، حَتّٰى إِذَا انْتَهَتْ بِهِ الْأَمَانِيُّ قَالَ اللّٰهُ: لَكَ ذٰلِكَ وَمِثْلُهٗ مَعَهٗ.

وَفِيْ رِوَايَةِ أَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: وَقَالَ اللّٰهُ: لَكَ ذٰلِكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهٖ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۵۵ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! قیامت کے دن کیا ہم اپنے پروردگار کا دیدار کریں گے؟ راوی نے ابوسعید خدریؓ سے مروی حدیث کا معنی بیان کیا (البتہ) پنڈلی سے کپڑا اٹھانے کا ذکر نہیں کیا نیز بیان کیا کہ دوزخ کے اوپر پل صراط رکھا جائے گا تمام پیغمبروں سے پہلے میں اپنی اُمت کے ساتھ گزروں گا اور اس دن صرف پیغمبر ہی بات کریں گے اور اس دن پیغمبروں کا کہنا (بھی صرف اس قدر) ہو گا کہ اے اللہ! سلامتی عطا کر' صرف سلامتی عطا کر اور دوزخ (کے کناروں) میں خاردار درخت "سعدان" کے کانٹوں کی مانند کنڈیاں ہوں گی جن کے طول و عرض کو صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے وہ لوگوں کو ان کے (برے) اعمال کے سبب اچک لیں گی کچھ لوگ تو اپنے برے اعمال کے سبب (ان کنڈیوں سے) ہلاک کیے جائیں گے اور کچھ لوگوں کے (ان کنڈیوں سے) ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے یعنی وہ بری طرح گھائل ہو جائیں گے لیکن پھر نجات پا جائیں گے حتیٰ کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلوں سے فارغ ہو جائیں گے اور اللہ تعالیٰ چاہیں گے کہ دوزخ سے ان لوگوں کو باہر نکالیں جو "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ" کی گواہی دیتے تھے' چنانچہ اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دیں گے کہ وہ ان لوگوں کو دوزخ سے نکالیں جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے تھے تو فرشتے ان کو نکال

لیں گے اور انہیں سجدے کی علامات سے پہچانیں گے (اس لئے) کہ اللہ تعالیٰ نے دوزخ پر حرام کیا ہے کہ وہ سجدے کی علامات (کی جگہ) کو جلائے۔ پس آگ انسان کے تمام اعضاء کو کھا جائے گی لیکن سجدے والے اعضاء کو آگ نہیں کھائے گی چنانچہ انہیں دوزخ سے نکالا جائے گا' وہ جل گئے ہوں گے تو ان پر آب حیات گرایا جائے گا تو (اس سے) وہ (یوں) نمودار ہوں گے جیسا کہ سیلابی مٹی سے دانہ نمودار ہوتا ہے اور ایک شخص جنت اور دوزخ کے درمیان باقی رہ جائے گا یہ شخص جنت میں سب سے آخر میں داخل ہو گا' اس کا چہرہ دوزخ کی جانب ہو گا وہ عرض کرے گا' اے میرے پروردگار! دوزخ (کی جانب) سے میرا چہرا پھیر دے۔ مجھے اس کی زہریلی ہوا نے جلا کر دیا ہے اور مجھے اس کی اشتعال کیفیت نے جلا دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ دریافت کرے گا' کیا اس بات کی توقع نہیں کہ (اگر) میں ایسا کرتا ہوں تو تو مجھ سے اور سوال کرے گا؟ وہ کہے گا' نہیں! تیری عزت کی قسم! پھر وہ کچھ عہد و پیمان کرے گا جو اللہ چاہے گا چنانچہ اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو دوزخ (کی جانب) سے پھیر دیں گے جب وہ جنت کی طرف متوجہ ہو گا اور اس کے حسن و جمال کا ملاحظہ کرے گا تو وہ خاموش رہے گا جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا پھر وہ عرض کرے گا' اے پروردگار! مجھے جنت کے دروازے تک پہنچا دے۔ اللہ تعالیٰ اس سے دریافت کریں گے' کیا تو نے عہد و پیمان نہیں کیا تھا کہ تو اس سوال کے علاوہ کوئی سوال نہیں کرے گا' جو تو نے کیا تھا؟ وہ عرض کرے گا' اے میرے پروردگار! میں (اپنے آپ کو) تیری مخلوق میں سب سے زیادہ بدنصیب نہیں دیکھنا چاہتا۔ اللہ تعالیٰ دریافت کرے گا' کیا اس بات کا امکان نہیں ہے کہ اگر تیرا یہ سوال پورا کر دیا گیا تو تو دوسرا سوال نہیں کرے گا؟ وہ عرض کرے گا' نہیں! تیری عزت کی قسم! میں تجھ سے اس کے علاوہ کوئی سوال نہیں کروں گا پھر وہ اپنے پروردگار کے ساتھ کچھ عہد و پیمان کرے گا جو اللہ تعالیٰ چاہے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے دروازے کے قریب کر دے گا۔ جب وہ جنت کے دروازے کے قریب پہنچے گا اور جنت کی عمدہ زندگی' زیبائش و آرائش اور خوشیوں کا ملاحظہ کرے گا تو خاموش رہے گا جب تک کہ اللہ تعالیٰ چاہے گا کہ وہ خاموش رہے۔ پھر وہ عرض کرے گا' اے میرے پروردگار! مجھے جنت میں داخل فرما۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا' اے آدم کے بیٹے! تیرے لئے افسوس ہے کہ تو کس قدر عہد شکنی کرنے والا ہے' کیا تو نے پختہ وعدہ نہیں کیا تھا کہ تو اس کے علاوہ اور کوئی سوال نہیں کرے گا' جو تیرا سوال پورا کر دیا گیا تھا؟ وہ عرض کرے گا' اے میرے پروردگار! مجھے اپنی مخلوق میں سے سب سے زیادہ بدنصیب نہ بنا' وہ ہمیشہ مطالبہ کرتا رہے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ (اس کی اس لجاجت پر) ہنسیں گے جب اللہ تعالیٰ ہنس پڑیں گے تو اسے جنت میں داخل ہونے کی اجازت مل جائے گی۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے' آرزوئیں کر! وہ اپنی آرزوئیں پیش کرے گا اور جب اس کی آرزوئیں ختم ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ فلاں فلاں آرزو کر' اللہ تعالیٰ اس کو یاد کرائیں گے اور جب اس کی آرزوئیں پوری ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہ تمام (نعمتیں) تیرے لئے ہیں اور اس جیسی اس کے ساتھ کئی اور بھی ہیں۔ اور ابوسعید خدریؓ کی روایت میں ہے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ یہ تمام نعمتیں تیرے لئے ہیں اور اس جیسی دس گنا مزید بھی تجھے عطا کی جاتی ہیں (بخاری' مسلم)

٥٥٨٢ - (١٧) **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «آخِرُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ رَجُلٌ، يَمْشِي مَرَّةً وَيَكْبُوْ مَرَّةً وَتَسْفَعُهُ النَّارُ مَرَّةً، فَإِذَا جَاوَزَهَا اِلْتَفَتَ إِلَيْهَا فَقَالَ: تَبَارَكَ الَّذِيْ نَجَّانِيْ مِنْكِ، لَقَدْ أَعْطَانِيَ اللّٰهُ شَيْئًا مَا أَعْطَاهُ أَحَدًا مِنَ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ، فَتُرْفَعُ لَهُ شَجَرَةٌ فَيَقُوْلُ: أَيْ رَبِّ! أَدْنِنِيْ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَلِأَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا وَأَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ: يَا ابْنَ آدَمَ! لَعَلِّيْ إِنْ أَعْطَيْتُكَهَا سَأَلْتَنِيْ غَيْرَهَا؟ فَيَقُوْلُ: لَا يَا رَبِّ! وَيُعَاهِدُهُ أَنْ لَا يَسْأَلَهُ غَيْرَهَا، وَرَبُّهُ يَعْذِرُهُ؛ لِأَنَّهُ يَرٰى مَا لَا صَبْرَ لَهُ عَلَيْهِ، فَيُدْنِيْهِ مِنْهَا، فَيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا، وَيَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا، ثُمَّ تُرْفَعُ لَهُ شَجَرَةٌ هِيَ أَحْسَنُ مِنَ الْأُوْلٰى، فَيَقُوْلُ: أَيْ رَبِّ أَدْنِنِيْ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ لِأَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا، وَأَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا. فَيَقُوْلُ: يَا ابْنَ آدَمَ! أَلَمْ تُعَاهِدْنِيْ أَنْ لَا تَسْأَلَنِيْ غَيْرَهَا؟! فَيَقُوْلُ: لَعَلِّيْ إِنْ أَدْنَيْتُكَ مِنْهَا تَسْأَلُنِيْ غَيْرَهَا؟ فَيُعَاهِدُهُ أَنْ لَا يَسْأَلَهُ غَيْرَهَا، وَرَبُّهُ يَعْذِرُهُ لِأَنَّهُ يَرٰى مَا لَا صَبْرَ لَهُ عَلَيْهِ. فَيُدْنِيْهِ مِنْهَا فَيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا، ثُمَّ تُرْفَعُ لَهُ شَجَرَةٌ عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ هِيَ أَحْسَنُ مِنَ الْأُوْلَيَيْنِ، فَيَقُوْلُ: أَيْ رَبِّ! أَدْنِنِيْ مِنْ هٰذِهِ فَلِأَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا وَأَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا، لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا. فَيَقُوْلُ: يَا ابْنَ آدَمَ! أَلَمْ تُعَاهِدْنِيْ أَنْ لَا تَسْأَلَنِيْ غَيْرَهَا؟! قَالَ: بَلٰى يَا رَبِّ! هٰذِهِ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا. وَرَبُّهُ يَعْذِرُهُ لِأَنَّهُ يَرٰى مَا لَا صَبْرَ لَهُ عَلَيْهِ، فَيُدْنِيْهِ مِنْهَا، فَإِذَا أَدْنَاهُ مِنْهَا سَمِعَ أَصْوَاتَ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَيَقُوْلُ: أَيْ رَبِّ! أَدْخِلْنِيْهَا فَيَقُوْلُ: يَا ابْنَ آدَمَ! مَا يَصْرِيْنِيْ مِنْكَ؟ أَيُرْضِيْكَ أَنْ أُعْطِيَكَ الدُّنْيَا وَمِثْلَهَا مَعَهَا. قَالَ: أَيْ رَبِّ! أَتَسْتَهْزِئُ مِنِّيْ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ؟ فَضَحِكَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ، فَقَالَ: أَلَا تَسْأَلُوْنِيْ مِمَّ أَضْحَكُ؟ فَقَالُوْا: مِمَّ تَضْحَكُ؟ فَقَالَ: هٰكَذَا ضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. فَقَالُوْا: مِمَّ تَضْحَكُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: «مِنْ ضَحِكِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ حِيْنَ قَالَ: أَتَسْتَهْزِئُ مِنِّيْ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ؟ فَيَقُوْلُ: إِنِّيْ لَا أَسْتَهْزِئُ مِنْكَ وَلٰكِنِّيْ عَلٰى مَا أَشَاءُ قَادِرٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۵۸۲: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص جنت میں سب سے آخر میں جنت میں داخل ہو گا وہ ایسا ہو گا جو کبھی چلتا ہو گا اور کبھی رک جاتا ہو گا اور (دوزخ کی) آگ نے اس کو جھلسایا ہو گا جب وہ دوزخ سے (نکل کر) آگے گزر جائے گا تو (مڑ کر) دوزخ کی جانب التفات کرتے ہوئے کہے گا کہ وہ ذات برکت والی ہے جس نے مجھے تجھ سے نجات عطا کی۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مجھے (ایسی) نعمت سے ہمکنار کیا ہے جس سے اس نے اگلے اور پچھلے لوگوں میں سے کسی کو نہیں نوازا ہے چنانچہ اس کے قریب ایک درخت کھڑا کیا جائے گا (جس کے نیچے ایک چشمہ ہو گا) وہ التجا کرے گا' اے میرے پروردگار! مجھے اس درخت کے نزدیک کر تاکہ میں اس کے سائے میں آرام حاصل کروں اور اس کا پانی پیئوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا' اے آدم کے بیٹے! ممکن ہے کہ اگر میں تیری آرزو کی تکمیل کر دوں تو تو مجھ سے اس کے علاوہ (کچھ اور) مانگنا

شروع کر دے گا۔ وہ اقرار کرے گا' نہیں! اے میرے پروردگار! اور وہ اللہ تعالیٰ سے معاہدہ کرے گا کہ وہ اس سے اس کے علاوہ (کسی چیز) کا سوال نہیں کرے گا جبکہ اس کا پروردگار اسے معذور گردانے گا' اس لئے کہ وہ ایسی نعمتوں کا مشاہدہ کر رہا ہے جس سے اس کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو رہا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس کو اس کے نزدیک لے جائے گا' وہ اس کے سائے میں آرام کرے گا اور اس کے پانی سے سیراب ہو گا۔ بعد ازاں اس کے سامنے ایک اور درخت دکھائی دینے لگے گا جو پہلے درخت سے بھی زیادہ خوبصورت ہو گا۔ وہ عرض کرے گا' اے میرے پروردگار! مجھے اس درخت کے قریب کر دے۔ میں اس کے پانی سے سیراب ہو سکوں اور درخت کے سائے کے نیچے آرام کر سکوں میں تجھ سے اس کے علاوہ (کسی چیز) کا سوال نہیں کروں گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا' اے آدم کے بیٹے! کیا تو نے مجھ سے وعدہ نہیں کیا تھا کہ تو مجھ سے اس کے علاوہ (اور کچھ) طلب نہیں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا' ممکن ہے کہ اگر میں نے تجھ کو اس کے قریب کر دیا تو تو مجھ سے اس کے علاوہ (اور چیزوں) کا سوال کرنا شروع کر دے گا۔ وہ اللہ تعالیٰ سے پختہ عہد کرے گا کہ وہ اس سے اس کے علاوہ کسی اور شے کا سوال نہیں کرے گا۔ جبکہ اس کا پروردگار اس کو معذور گردانے گا اس لئے کہ وہ جن (انعامات) کا مشاہدہ کر رہا ہے وہ ان پر صبر نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ اس کو اس کے قریب کر دے گا' وہ اس کے سائے میں محو آرام ہو گا اور اس کا پانی نوش کرے گا۔ اس کے بعد اس کے سامنے جنت کے دروازے کے قریب ایک درخت دکھائی دے گا جو پہلے دونوں درختوں سے زیادہ خوبصورت ہو گا۔ وہ التجا کرے گا' اے میرے پروردگار! مجھے اس درخت کے قریب کر تاکہ میں اس کے سائے میں آرام حاصل کروں اور اس کے پانی سے سیراب ہو سکوں۔ میں تجھ سے اس کے سوا کچھ التجا نہیں کروں گا۔ اس کا پروردگار اس کو معذور گردانے گا اس لئے کہ وہ جن نعمتوں کا مشاہدہ کر رہا ہے وہ ان پر صبر نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ اس کو اس کے نزدیک لے جائے گا جب وہ اس کے نزدیک جائے گا تو جنت میں رہنے والوں کی آوازوں کو سنے گا چنانچہ وہ درخواست کرے گا کہ اے میرے پروردگار! اب مجھے جنت میں بھی داخل فرما دے۔ اللہ تعالیٰ جواب دے گا' اے آدم کے بیٹے! کونسی ایسی نعمت ہے جو تجھے مجھ سے سوال کرنے سے مانع ہو گی؟ کیا تو خوش ہو گا کہ اگر میں تجھے دنیا اور اس کے مثل عطا کر دوں وہ اس کو ناممکن تصور کرتے ہوئے عرض کرے گا' اے میرے پروردگار! کہیں آپ میرے ساتھ استہزاء تو نہیں کر رہے؟ حالانکہ آپ دونوں جہانوں کے رب ہیں (یہ ذکر کرنے کے بعد) ابن مسعودؓ ہنسے اور پھر بولے کہ کیا تم مجھ سے ہنسنے کا سبب نہیں پوچھو گے؟ چنانچہ لوگوں نے استفسار کیا کہ آپ کیوں ہنسے تھے؟ ابن مسعودؓ نے کہا کہ اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہنسے تھے اور لوگوں نے پوچھا تھا کہ اے اللہ کے رسول! آپ کیوں ہنسے تھے؟ آپؐ نے فرمایا' جس بات سے رب العالمین ہنسے' جب اس شخص نے کہا کہ اے رب العالمین! کہیں آپ مجھ سے استہزاء تو نہیں کر رہے ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے نہیں! میں تجھ سے استہزاء نہیں کر رہا لیکن میں قادر مطلق ہوں جو چاہوں کر سکتا ہوں۔" (مسلم)

۵۵۸۳ - (۱۸) وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نَحْوَهُ، إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ

«فَيَقُوْلُ: يَا ابْنَ آدَمَ! مَا يَصْرِيْنِيْ مِنْكَ؟» إِلَى آخِرِ الْحَدِيْثِ وَزَادَ فِيْهِ: «وَيُذَكِّرُهُ اللهُ: سَلْ كَذَا وَكَذَا، حَتَّى إِذَا انْقَطَعَتْ بِهِ الْأَمَانِيُّ قَالَ اللهُ: هُوَ لَكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ قَالَ: ثُمَّ يَدْخُلُ بَيْتَهُ، فَتَدْخُلُ عَلَيْهِ زَوْجَتَاهُ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ فَيَقُوْلَانِ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَحْيَاكَ لَنَا وَأَحْيَانَا لَكَ. قَالَ: فَيَقُوْلُ: مَا أُعْطِيَ أَحَدٌ مِثْلَ مَا أُعْطِيْتُ».

۵۵۸۳: اور مسلم کی ایک روایت میں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت منقول ہے البتہ اس نے یہ الفاظ ذکر نہیں کیے کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا' اے آدم کے بیٹے! تجھے مجھ سے (سوال کرنے سے) کونسی چیز روکے گی؟ حدیث کے آخر تک ـــــــ نیز اس میں اضافہ ہے کہ پھر اللہ تعالیٰ اس کو یاد کرائے گا کہ تو فلاں فلاں چیز کا سوال کر اور جب اس کی آرزوئیں اختتام پذیر ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہ اور اس سے دس گنا اور بھی تیرے لئے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' اس کے بعد وہ اپنے گھر میں داخل ہو گا تو وہاں اس کے پاس "حور عین" میں سے اس کی دو بیویاں آئیں گی اور وہ (خوشی کے عالم میں) کہیں گی کہ سب حمد و ثناء اللہ تعالیٰ کیلئے ہے جس نے تجھے ہمارے لئے اور ہمیں تیرے لئے پیدا کیا۔ آپؐ نے فرمایا' وہ شخص کہے گا کہ جس قدر مجھے دیا گیا ہے اس قدر کسی دوسرے کو نہیں دیا گیا ہے۔

۵۵۸٤ - (۱۹) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: «لَيُصِيْبَنَّ أَقْوَامًا سَفْعٌ مِنَ النَّارِ بِذُنُوْبٍ أَصَابُوْهَا عُقُوْبَةً، ثُمَّ يُدْخِلُهُمُ اللهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِهِ وَرَحْمَتِهِ فَيُقَالُ لَهُمْ: اَلْجَهَنَّمِيُّوْنَ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۵۸۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' لوگوں کے کچھ گروہوں کو آگ ان کے گناہوں کے سبب جھلسا دے گی جن کے وہ مرتکب ہوئے تھے پھر اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضل اور اپنی رحمت سے جنت میں داخل کریں گے' ایسے لوگوں کو جہنمی کہا جائے گا (بخاری)

۵۵۸۵ - (۲۰) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «يَخْرُجُ أَقْوَامٌ مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَيُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّيْنَ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ: «يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنْ أُمَّتِيْ مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَتِيْ، يُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّيْنَ».

۵۵۸۵: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کچھ لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سفارش کے ساتھ دوزخ سے نکلیں گے اور جنت میں داخل کیے جائیں گے' انہیں جہنمی کہا جائے گا (بخاری) اور ایک روایت میں ہے کہ میری اُمّت میں سے کچھ لوگ دوزخ سے میری سفارش کے ساتھ نکالے جائیں گے' انہیں جہنمی کہا جائے گا۔

۵۵۸۶ - (۲۱) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنِّيْ لَاَعْلَمُ آخِرَ اَهْلِ النَّارِ خُرُوْجاً مِنْهَا، وَآخِرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُوْلاً، رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ حَبْوًا فَيَقُوْلُ اللّٰهُ: اِذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ، فَيَأْتِيْهَا، فَيُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهَا مَلْأَىٰ فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ! وَجَدْتُهَا مَلْأَىٰ. فَيَقُوْلُ اللّٰهُ: اِذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَاِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشْرَةَ اَمْثَالِهَا، فَيَقُوْلُ: اَتَسْخَرُ مِنِّيْ - اَوْ تَضْحَكُ مِنِّيْ - وَاَنْتَ الْمَلِكُ؟» وَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ، وَكَانَ يُقَالُ: ذٰلِكَ اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۵۸۶: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مجھے معلوم ہے کہ دوزخ میں سے سب سے آخر میں کون نکلے گا اور جنت میں سب سے آخر میں کون داخل ہو گا۔ وہ شخص (ہو گا) جو دوزخ سے گھسٹتے ہوئے نکلے گا اللہ تعالیٰ (اس کو) حکم دیں گے کہ جنت میں داخل ہو جا' وہ جنت (کے قریب) پہنچے گا تو اسے خیال گزرے گا کہ جنت تو بھری ہوئی ہے (اس میں گنجائش نہیں) وہ عرض کرے گا' اے میرے پروردگار! جنت میں تو کوئی جگہ خالی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو حکم دیں گے کہ جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ بلاشبہ تمہارے لئے دنیا کے برابر اور اس کی مثل دس گنا ہے۔ وہ عرض کرے گا' آپ میرا تمسخر اڑا رہے ہیں یا آپ مجھ سے خوش طبعی کر رہے ہیں حالانکہ آپ بادشاہ ہیں۔ ابن مسعودؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ (یہ بات فرما کر) ہنس دیے یہاں تک کہ آپؐ کی کچلیاں ظاہر ہو گئیں اور بیان کیا جاتا ہے یہ شخص جنتیوں میں سے کم درجے والا ہو گا (بخاری' مسلم)

۵۵۸۷ - (۲۲) وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنِّيْ لَاَعْلَمُ آخِرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُوْلاً الْجَنَّةَ، وَآخِرَ اَهْلِ النَّارِ خُرُوْجاً مِنْهَا، رَجُلٌ يُؤْتٰى بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيُقَالُ اَعْرِضُوْا عَلَيْهِ صِغَارَ ذُنُوْبِهِ وَارْفَعُوْا عَنْهُ كِبَارَهَا، فَتُعْرَضُ عَلَيْهِ صِغَارُ ذُنُوْبِهِ فَيُقَالُ: عَمِلْتَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا، كَذَا وَكَذَا، وَعَمِلْتَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا، كَذَا وَكَذَا؟ فَيَقُوْلُ: نَعَمْ. لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُنْكِرَ وَهُوَ مُشْفِقٌ مِنْ كِبَارِ ذُنُوْبِهِ اَنْ تُعْرَضَ عَلَيْهِ. فَيُقَالُ لَهُ: فَاِنَّ لَكَ مَكَانَ كُلِّ سَيِّئَةٍ حَسَنَةً. فَيَقُوْلُ: رَبِّ قَدْ عَمِلْتُ اَشْيَاءَ لَا اَرَاهَا هٰهُنَا». وَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۵۸۷: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ میں جانتا ہوں کہ اہل جنت میں سے سب سے آخر میں جنت میں کون داخل ہو گا اور اہل جہنم میں سے سب سے آخر میں جہنم میں سے کون نکالا جائے گا۔ وہ ایسا شخص ہو گا جسے قیامت کے دن پیش کیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ اس پر اس کے صغیرہ گناہ پیش کرو اور اس کے کبیرہ گناہوں کو چھپا لو چنانچہ اس پر (اس کے) صغیرہ گناہ پیش کیے جائیں گے اور اسے کہا جائے گا کہ تو نے فلاں فلاں دن فلاں فلاں عمل کیا اور فلاں فلاں دن فلاں فلاں عمل کیا؟ وہ اقرار کرے

گا' اس میں انکار کرنے کی جرأت نہ ہو گی البتہ وہ اپنے کبیرہ گناہوں سے خائف ہو گا کہ کہیں وہ اس پر پیش نہ کیے جائیں۔ اس سے کہا جائے گا' بے شک تیرے لئے ہر برائی کے بدلہ میں ایک نیکی ہے۔ وہ عرض کرے گا' اے میرے پروردگار! میں نے بہت سے کبیرہ گناہ کیے تھے جن کو میں اعمال ناموں میں نہیں دیکھ رہا ہوں (ابوذرؓ کہتے ہیں) اللہ کی قسم! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ (یہ بیان کر کے) آپؐ ہنس دیے یہاں تک کہ آپ کی کچلیاں مبارک دکھائی دینے لگیں (مسلم)

۵۵۸۸ - (۲۳) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ أَرْبَعَةٌ، فَيُعْرَضُوْنَ عَلَى اللّٰهِ، ثُمَّ يُؤْمَرُ بِهِمْ إِلَى النَّارِ. فَيَلْتَفِتُ أَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ: أَيْ رَبِّ! لَقَدْ كُنْتُ أَرْجُوْ إِذْ أَخْرَجْتَنِيْ مِنْهَا أَنْ لَا تُعِيْدَنِيْ فِيْهَا، قَالَ: «فَيُنْجِيْهِ اللّٰهُ مِنْهَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۵۸۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' چار انسانوں کو (آخر میں) دوزخ سے نکالا جائے گا' انہیں اللہ کے حضور پیش کیا جائے گا پھر انہیں دوزخ کی جانب لے جانے کا حکم دیا جائے گا تو ان میں سے ایک شخص التفات کرے گا اور (حسرت سے) عرض کرے گا' اے میرے پروردگار! میں تو اُمید رکھتا تھا کہ جب آپ نے مجھے دوزخ سے نکالا تو دوبارہ مجھے دوزخ میں نہیں بھیجیں گے۔ آپ نے فرمایا' چنانچہ اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ سے نجات عطا کریں گے (مسلم)

۵۵۸۹ - (۲٤) وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يَخْلُصُ الْمُؤْمِنُوْنَ مِنَ النَّارِ، فَيُحْبَسُوْنَ عَلَى قَنْطَرَةٍ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، فَيُقَصُّ لِبَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ مَظَالِمُ كَانَتْ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا، حَتَّى إِذَا هُذِّبُوْا وَنُقُّوْا أُذِنَ لَهُمْ فِيْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ، فَوَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَأَحَدُهُمْ أَهْدَى بِمَنْزِلِهِ فِي الْجَنَّةِ مِنْهُ بِمَنْزِلِهِ كَانَ لَهُ فِي الدُّنْيَا». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۵۸۹: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب ایمان دار لوگوں کو دوزخ سے نکالا جائے گا اور انہیں جنت اور دوزخ کے درمیان ایک پل پر روک لیا جائے گا پھر ان میں سے ایک دوسرے کو ان حقوق کا بدلہ دلوایا جائے گا جو ان کے درمیان دنیا میں تھے یہاں تک کہ وہ بالکل پاک و صاف ہو جائیں گے پھر انہیں جنت میں داخل ہونے کی اجازت دے دی جائے گی۔ اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے بلاشبہ ان میں سے ہر شخص جنت میں اپنے گھر کو اپنے دنیا والے مکان سے زیادہ پہچاننے والا ہو گا (بخاری)

۵۵۹۰ - (۲۵) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يَدْخُلُ أَحَدٌ الْجَنَّةَ إِلَّا أُرِيَ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ لَوْ أَسَاءَ لِيَزْدَادَ شُكْرًا، وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ إِلَّا أُرِيَ مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ لَوْ أَحْسَنَ لِيَكُوْنَ عَلَيْهِ حَسْرَةً». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۵۹۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کوئی شخص اس وقت تک جنت میں داخل نہیں کیا جائے گا جب تک کہ اسے دوزخ میں وہ جگہ نہ دکھا دی جائے گی جو اس کا ٹھکانہ ہوتا' اگر وہ برے عمل کرتا تاکہ وہ (اس برے ٹھکانے سے بچنے پر اللہ تعالیٰ کا) زیادہ سے زیادہ شکرگزار ہو اور کوئی شخص اس وقت تک دوزخ میں داخل نہیں کیا جائے گا جب تک کہ اسے جنت میں وہ جگہ نہ دکھا دی جائے گی جو اس کا ٹھکانہ ہوتی' اگر وہ نیک اعمال کرتا (ایسا اس لیے کیا جائے گا) تاکہ اسے حسرت ہو (بخاری)

۵۵۹۱ ـ (۲٦) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِذَا صَارَ أَهْلُ الْجَنَّةِ إِلَى الْجَنَّةِ، وَأَهْلُ النَّارِ إِلَى النَّارِ، جِيءَ بِالْمَوْتِ حَتّٰى يُجْعَلَ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، ثُمَّ يُذْبَحُ، ثُمَّ يُنَادِيْ مُنَادٍ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ! لَا مَوْتَ. وَيَا أَهْلَ النَّارِ! لَا مَوْتَ. فَيَزْدَادُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَرَحًا إِلٰى فَرَحِهِمْ، وَيَزْدَادُ أَهْلُ النَّارِ حُزْنًا إِلٰى حُزْنِهِمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۵۹۱: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں چلے جائیں گے تو موت کو مینڈھے کی شکل میں لایا جائے گا یہاں تک کہ اسے جنت اور دوزخ کے درمیان ڈال کر ذبح کر دیا جائے گا۔ اس کے بعد ایک منادی کرنے والا پکارے گا' اے جنت والو! اب موت نہیں ہے (بلکہ ہمیشہ ہمیشہ کی زندگی ہے) اے دوزخ والو! اب موت نہیں ہے بلکہ ہمیشہ ہمیشہ کی زندگی ہے چنانچہ اہل جنت کی خوشیوں میں مزید خوشی کا اضافہ ہو گا اور اہل دوزخ کے غموں میں مزید غم کا اضافہ ہو گا (بخاری' مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۵۵۹۲ ـ (۲۷) **عَنْ** ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «حَوْضِيْ مِنْ عَدَنَ إِلٰى عَمَّانَ ـــ الْبَلْقَاءِ ـــ، مَاؤُهُ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ، وَأَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ، وَأَكْوَابُهُ عَدَدُ نُجُوْمِ السَّمَاءِ، مَنْ شَرِبَ مِنْهُ شَرْبَةً لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا أَبَدًا، أَوَّلُ النَّاسِ وُرُوْدًا فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ الشُّعْثُ رُؤُوْسًا، الدُّنْسُ ثِيَابًا، الَّذِيْنَ لَا يَنْكِحُوْنَ الْمُتَنَعِّمَاتِ ـــ، وَلَا يُفْتَحُ لَهُمُ السُّدَدُ ـــ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَه، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

دوسری فصل

۵۵۹۲: ثوبان رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا' میرا حوض (کوثر) عدن سے عمان البلقاء (کے درمیانی فاصلے) کے بقدر ہو گا' اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہو گا اور اس کے آب خورے (پانی پینے کے برتن) آسمان کے ستاروں کی تعداد کے برابر ہوں گے جو شخص حوض

(کوثر) سے ایک بار پانی پی لے گا وہ اس کے بعد کبھی پیاسا نہ رہے گا۔ سب سے پہلے جو لوگ اس حوض پر داخل ہوں گے وہ فقراء مہاجرین ہوں گے جن کے سر پراگندہ ہوں گے' جن کا لباس میلا کچیلا ہو گا' جو خوشحال عورتوں سے نکاح کے قابل نہیں سمجھے جاتے اور ان کے لیے (لوگوں کے گھروں کے) دروازے نہیں کھولے جاتے (احمد' ترمذی' ابن ماجہ) نیز امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

٥٥٩٣ ـ (٢٨) **وَعَنْ** زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا، فَقَالَ: «مَا أَنْتُمْ جُزْءٌ مِنْ مِائَةِ أَلْفِ جُزْءٍ مِمَّنْ يَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ». قِيلَ: كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: سَبْعَمِائَةٍ أَوْ ثَمَانَمِائَةٍ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۵۵۹۳: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (ایک سفر میں) ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے' ہم نے ایک جگہ پڑاؤ ڈالا تو آپؐ نے فرمایا' تم (ان لوگوں کے مقابلے میں) ایک لاکھ افراد میں سے ایک حصہ بھی نہیں ہو جو میرے پاس حوضِ کوثر پر وارد ہوں گے۔ (زید بن ارقمؓ سے) سوال کیا گیا کہ اس موقع پر آپ لوگوں کی تعداد کتنی تھی؟ انہوں نے بتایا' سات سو یا آٹھ سو (ابوداؤد)

٥٥٩٤ ـ (٢٩) **وَعَنْ** سَمُرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوْضًا، وَإِنَّهُمْ لَيَتَبَاهَوْنَ أَيُّهُمْ أَكْثَرُ وَارِدَةً، وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَكْثَرَهُمْ وَارِدَةً». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۵۵۹۴: سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ ہر پیغمبر کا حوض ہو گا (جس سے اس کی اُمت پانی پیئے گی) اور اس میں کچھ شبہ نہیں کہ تمام پیغمبر آپس میں اس بات پر فخر کریں گے کہ کس کے حوض پر زیادہ لوگ آئیں گے۔ اور میں اُمید کرتا ہوں کہ میں ہی وہ پیغمبر ہوں گا جس کے پاس زیادہ لوگ آئیں گے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں حسن بن محمد راوی متکلم فیہ ہے نیز سعید بن بشیر ازدی راوی ضعیف ہے۔ (میزان الاعتدال جلد۱ صفحہ۵۲۰ و جلد۲ صفحہ۱۲۸' تنقیح الرواۃ جلد۴ صفحہ۱۴۲)

٥٥٩٥ ـ (٣٠) **وَعَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَنْ يَشْفَعَ لِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ: «أَنَا فَاعِلٌ». قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! فَأَيْنَ أَطْلُبُكَ؟ قَالَ: «أُطْلُبْنِي أَوَّلَ مَا تَطْلُبُنِي عَلَى الصِّرَاطِ». قُلْتُ: فَإِنْ لَمْ أَلْقَكَ عَلَى الصِّرَاطِ؟ قَالَ: «فَاطْلُبْنِي عِنْدَ الْمِيزَانِ». قُلْتُ: فَإِنْ لَمْ أَلْقَكَ عِنْدَ الْمِيزَانِ؟ قَالَ: «فَاطْلُبْنِي عِنْدَ الْحَوْضِ، فَإِنِّي لَا أُخْطِئُ هٰذِهِ الثَّلَاثَ الْمَوَاطِنَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۵۵۹۵ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ آپؐ قیامت کے دن میری (خاص) شفاعت فرمائیں۔ آپؐ نے فرمایا' میں سفارش کروں گا۔ میں نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! میں آپ کو کہاں تلاش کروں آپؐ نے فرمایا' سب سے پہلے تو مجھے پل صراط پر تلاش کرنا۔ میں نے عرض کیا کہ اگر پل صراط پر میری آپؐ سے ملاقات نہ ہو سکے؟ آپؐ نے فرمایا' تو پھر مجھے ترازو کے پاس تلاش کرنا۔ میں نے عرض کیا' اگر ترازو کے پاس بھی میری آپؐ سے ملاقات نہ ہو سکے؟ آپؐ نے فرمایا' تو پھر مجھے حوض کوثر کے پاس تلاش کرنا یقیناً میں ان تین جگہوں سے آگے پیچھے نہیں ہوں گا (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت : مشہور بات یہ ہے کہ میزان کا معاملہ پل صراط پر سے گزرنے سے قبل ہو گا جب کہ اس حدیث کے مفہوم سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ پل صراط پر سے گزرنا میزان سے پہلے ہو گا۔ اس بات کا جواب یہ ہے کہ یہ ترتیب ذکر کے لحاظ سے زمانے اور ذات پر دلالت نہیں کرتی اور یہ بھی درست ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مذکورہ تین جگہوں پر باری باری ہوں اور باربار آپؐ کا ان کے پاس آنا جانا ہو۔ کچھ لوگ جب پل صراط پر سے گزر رہے ہوں گے تو اسی دوران ان کے اعمال کا وزن کیا جائے گا۔

مزید اشکال یہ ہے کہ اگر کوئی شخص پل صراط سے گزر کر حوض کوثر پر پہنچ گیا تو پھر اُسے کیسے دوزخ میں گرایا جائے گا۔ اس کی توضیح یوں ہے کہ ایسے لوگ صرف دیکھنے کی حد تک کوثر کے پاس ہوں گے لیکن ابھی وہ پل صراط پر سے نہیں گزریں گے کہ انہیں دوزخ میں گرا دیا جائے گا (تنقیح الرواۃ جلد۴ صفحہ۱۴۳)

۵۵۹۶ - (۳۱) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: قِيلَ لَهُ: مَا الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ؟ قَالَ: «ذٰلِكَ يَوْمٌ يَنْزِلُ اللهُ تَعَالَى عَلٰى كُرْسِيِّهِ فَيَئِطُّ كَمَا يَئِطُّ الرَّحْلُ الْجَدِيدُ مِنْ تَضَايُقِهِ بِهِ وَهُوَ كَسَعَةِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، وَيُجَاءُ بِكُمْ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا، فَيَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُكْسٰى إِبْرَاهِيمُ يَقُولُ اللهُ تَعَالَى: أَكْسُوا خَلِيلِي، فَيُؤْتٰى بِرَيْطَتَيْنِ بَيْضَاوَيْنِ مِنْ رِيَاطِ الْجَنَّةِ، ثُمَّ أُكْسٰى عَلٰى أَثَرِهِ، ثُمَّ أَقُومُ عَنْ يَمِينِ اللهِ مَقَامًا يَغْبِطُنِي الْأَوَّلُونَ وَالْآخِرُونَ». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۵۵۹۶ : ابن مسعودؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا' یہ ایسا دن ہے جس دن اللہ تعالیٰ اپنی کرسی پر نزول فرمائیں گے تو کرسی چرچرائے گی جیسا کہ نئی تنگ پالان (چمڑے کی زین) آواز کرتی ہے حالانکہ اس کرسی کی کشادگی آسمان اور زمین کے درمیانی فاصلے کے برابر ہو گی اور تمہیں ننگے پاؤں' ننگے بدن بغیر ختنے کے لایا جائے گا۔ سب سے پہلے ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے' میرے خلیل کو لباس پہناؤ چنانچہ جنت سے دو باریک (ملائم) سفید چادریں انہیں دی جائیں گی۔ ان کے بعد مجھے لباس

پہنایا جائے گا پھر میں اللہ تعالیٰ کے دائیں جانب کھڑا ہوں گا میرے اس مرتبے پر پہلے اور پچھلے سبھی لوگ رشک کریں گے (دارمی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں عمیر بن عثمان راوی ضعیف ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۳۰۰)

۵۵۹۷ - (۳۲) **وَعَنِ** الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «شِعَارُ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى الصِّرَاطِ: رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۵۵۹۷: مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت کے دن پل صراط (سے گزرنے والے) ایمانداروں کا شعار (نشان) یہ ہو گا کہ اے پروردگار! سلامتی فرما' سلامتی فرما (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں عبدالرحمان بن اسحاق واسطی راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۵۴۸' لسان المیزان جلد ۳ صفحہ ۴۰۵' العلل المتناہیہ جلد ۲ صفحہ ۳۳۲)

۵۵۹۸ - (۳۳) **وَعَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «شَفَاعَتِي لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ أُمَّتِي». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۵۵۹۸: انس رضی اللہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں اپنی اُمت میں سے ان لوگوں کی سفارش کروں گا جو کبیرہ گناہوں کے مرتکب ہوں گے (ترمذی' ابوداؤد)

۵۵۹۹ - (۳٤) **وَرَوَاهُ** ابْنُ مَاجَةَ عَنْ جَابِرٍ.

۵۵۹۹: اور ابن ماجہ نے اس حدیث کو جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۵۶۰۰ - (۳۵) **وَعَنْ** عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَتَانِي آتٍ مِنْ عِنْدِ رَبِّي، فَخَيَّرَنِي بَيْنَ أَنْ يَدْخُلَ نِصْفُ أُمَّتِي الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ، فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ، وَهِيَ لِمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۵۶۰۰: عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میرے پروردگار کی جانب سے میرے پاس فرشتہ آیا' اس نے مجھے (اللہ کی جانب سے) دو باتوں میں سے ایک بات چن لینے کا اختیار دیا کہ یا تو میری آدھی اُمت جنت میں داخل ہو جائے یا (تمام اُمت کیلئے) شفاعت کا حق مجھے حاصل ہو جائے پس میں نے شفاعت کو پسند کیا اور شفاعت ان لوگوں کیلئے ہے جو اس حال میں فوت ہوئے کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتے تھے (ترمذی' ابن ماجہ)

۵۶۰۱ - (۳۶) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي الْجَدْعَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِيْ أَكْثَرُ مِنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۵۶۰۱: عبداللہ بن ابو جدعاء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ میری اُمت کے ایک نیک شخص کی سفارش سے بنو تمیم کے آدمیوں کی تعداد سے بھی زیادہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے (ترمذی' دارمی' ابن ماجہ)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں یزید بن ابان رقاشی راوی ضعیف ہے۔

(تنقیح الرواۃ جلد۴ صفحہ۱۰۲)

۵۶۰۲ - (۳۷) وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ مِنْ أُمَّتِيْ مَنْ يَشْفَعُ لِلْفِئَامِ - وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلْقَبِيْلَةِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلْعُصْبَةِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلرَّجُلِ حَتّٰى يَدْخُلُوا الْجَنَّةَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۶۰۲: ابوسعید (خدری) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ میری اُمت میں سے کوئی تو ایک جماعت کی سفارش کرے گا' کوئی ایک قبیلے کی سفارش کرے گا اور کوئی ایک شخص کی سفارش کرے گا یہاں تک کہ تمام اُمت جنت میں داخل ہو جائے گی۔ (ترمذی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں عطیہ بن سعد کوفی راوی ضعیف ہے (التاریخ الکبیر جلد۷ صفحہ۳۰۵' الجرح والتعدیل جلد۶ صفحہ۳۸۲' تقریب التہذیب جلد۲ صفحہ۲۴' تنقیح الرواۃ جلد۴ صفحہ۱۰۳)

۵۶۰۳ - (۳۸) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَعَدَنِيْ أَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِيْ أَرْبَعَمِائَةِ أَلْفٍ بِلَا حِسَابٍ». فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: زِدْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: وَهٰكَذَا، فَحَثَا بِكَفَّيْهِ وَجَمَعَهُمَا، فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: زِدْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: وَهٰكَذَا فَقَالَ عُمَرُ: دَعْنَا يَا أَبَا بَكْرٍ! فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَمَا عَلَيْكَ أَنْ يُدْخِلَنَا اللّٰهُ كُلَّنَا الْجَنَّةَ؟ فَقَالَ عُمَرُ: إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ إِنْ شَاءَ أَنْ يُدْخِلَ خَلْقَهُ الْجَنَّةَ بِكَفٍّ وَاحِدٍ فَعَلَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «صَدَقَ عُمَرُ». رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۵۶۰۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ میری اُمت میں سے چار لاکھ افراد کو بلاحساب و کتاب جنت میں داخل فرمائے گا۔ ابوبکرؓ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ہماری اس تعداد میں اضافہ فرمائیں۔ انسؓ نے بیان کیا کہ آپؐ نے اس طرح

کیا کہ اپنی دونوں ہتھیلیوں کو اکٹھا کر کے ان کا چلو بنایا۔ ابوبکرؓ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! اور اضافہ فرمائیں۔ آپؐ نے (پہلے کی طرح) اپنی دونوں ہتھیلیوں کو اکٹھا کر کے بتایا۔ عمرؓ نے کہا' اے ابوبکرؓ (بس کریں) ہمیں اپنے حال پر رہنے دیں۔ ابوبکرؓ نے کہا' آپ کا کیا نقصان ہے اگر ہم سب کو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل فرما دے۔ عمرؓ نے کہا' اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اللہ عزّوجل اگر چاہے کہ وہ اپنی تمام مخلوق کو ایک ہی بار جنت میں داخل کر دے تو وہ ایسا کر سکتا ہے۔ (عمرؓ کی یہ بات سن کر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' عمرؓ سچ کہتا ہے (شرح السنہ)

وضاحت : کئی دوسری صحیح روایات میں موجود ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ستر ہزار آدمی بغیر حساب و کتاب کے جنت میں جائیں گے اور ان میں سے ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار مزید ہوں گے اور ان کے علاوہ تین چلو بھر اور لوگ بھی ہوں گے۔

دراصل ان تمام احادیث سے مقصود کوئی معین تعداد نہیں بلکہ اس قسم کی تمام احادیث کثرتِ تعداد اور اللہ تعالیٰ کی سخاوت پر دلالت کرتی ہیں اور آپؐ کا دونوں ہاتھوں کو ملا کر چلو بنانے سے مقصود بھی کثرتِ تعداد ہے اور یہ فضل اللہ تعالیٰ کی سخاوت اور کبریائی پر دلالت کرتا ہے نیز ابوبکرؓ اور عمرؓ کے باہمی اختلاف سے مقصود یہ ہرگز نہیں تھا کہ خدانخواستہ ان دونوں کے درمیان کوئی ذہنی یا فکری اختلاف تھا بلکہ ابوبکرؓ نے جو کچھ آپؐ سے عرض کیا' وہ اظہار عجز و انکساری اور درخواست گزاری سے متعلق تھا اور عمرؓ نے جو کچھ کہا وہ مصلحت و حکمت کے تابع تھا اس لئے آپؐ نے دونوں کی باتوں کو ملحوظ خاطر رکھا (واللہ اعلم)

۵۶۰۴ - (۳۹) وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يُصَفُّ اَهْلُ النَّارِ، فَيَمُرُّ بِهِمُ الرَّجُلُ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، فَيَقُوْلُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ: يَا فُلَانُ! اَمَا تَعْرِفُنِيْ؟ اَنَا الَّذِيْ سَقَيْتُكَ شَرْبَةً. وَقَالَ بَعْضُهُمْ: اَنَا الَّذِيْ وَهَبْتُ لَكَ وَضُوْءًا ـــ، فَيَشْفَعُ لَهُ فَيُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

۵۶۰۴ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' دوزخی صف باندھے ہوئے ہوں گے ان کے پاس سے ایک جنتی شخص کا گزر ہو گا تو ان دوزخیوں میں سے ایک آدمی (اسے) کہے گا' اے فلاں شخص! کیا تو مجھے پہچانتا نہیں ہے؟ میں وہ شخص ہوں جو تجھے پانی پلایا کرتا تھا۔ اور ان میں سے کوئی شخص یہ کہے گا کہ میں وہ شخص ہوں جس نے تجھے وضو کیلئے پانی دیا تھا۔ چنانچہ وہ جنتی اس کی سفارش کرے گا اور اُسے جنت میں داخل کرائے گا (ابن ماجہ)

۵۶۰۵ - (۴۰) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «اِنَّ رَجُلَيْنِ مِمَّنْ دَخَلَ النَّارَ اشْتَدَّ صِيَاحُهُمَا، فَقَالَ الرَّبُّ تَعَالٰى: اَخْرِجُوْهُمَا. فَقَالَ لَهُمَا: لِاَيِّ شَيْءٍ اشْتَدَّ صِيَاحُكُمَا؟ قَالَا: فَعَلْنَا ذٰلِكَ لِتَرْحَمَنَا. قَالَ: فَاِنَّ رَحْمَتِيْ لَكُمَا اَنْ تَنْطَلِقَا فَتُلْقِيَا اَنْفُسَكُمَا حَيْثُ كُنْتُمَا مِنَ النَّارِ، فَيُلْقِيْ اَحَدُهُمَا نَفْسَهُ، فَيَجْعَلُهَا اللّٰهُ عَلَيْهِ بَرْدًا وَّسَلَامًا،

وَيَقُوْمُ الْآخَرُ، فَلَا يُلْقِيْ نَفْسَهٗ، فَيَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ تَعَالٰى: مَا مَنَعَكَ اَنْ تُلْقِيَ نَفْسَكَ كَمَا اَلْقٰى صَاحِبُكَ؟ فَيَقُوْلُ: رَبِّ! اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ لَا تُعِيْدَنِيْ فِيْهَا بَعْدَ مَا اَخْرَجْتَنِيْ مِنْهَا. فَيَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ تَعَالٰى: لَكَ رَجَاؤُكَ. فَيُدْخَلَانِ جَمِيْعًا الْجَنَّةَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .

۵۶۰۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو لوگ دوزخ میں داخل ہوں گے ان میں سے دو آدمی بہت زیادہ شور مچائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ ان کو (دوزخ سے) نکالو (جب وہ باہر نکالے جائیں گے تو) اللہ تعالیٰ ان دونوں سے دریافت کریں گے کہ تم اس قدر چیخ و پکار کس لیے کر رہے تھے؟ وہ جواب دیں گے کہ ہم اس لیے زیادہ چیختے تھے کہ آپ ہم پر رحم کریں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ تمہارے حق میں میری رحمت یہی ہے کہ تم اپنے آپ کو وہیں گراؤ جہاں تم جہنم میں تھے۔ چنانچہ ان میں سے ایک خود کو (جہنم میں) گرا دے گا تو اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کو ٹھنڈا اور سلامتی والا کر دے گا۔ اور دوسرا کھڑا ہو گا وہ اپنے آپ کو (جہنم میں) نہیں گرائے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے دریافت کرے گا کہ تو نے اپنے آپ کو (دوزخ میں) کیوں نہیں گرایا جیسا کہ تیرے ساتھی نے اپنے آپ کو گرایا؟ وہ عرض کرے گا' اے میرے پروردگار! مجھے امید ہے کہ آپ نے مجھے دوزخ سے نکال دیا تو آپ دوبارہ وہاں نہیں بھیجیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں فرمائیں گے کہ تیری امید کا تجھے صلہ دیا جاتا ہے۔ چنانچہ وہ دونوں اکٹھے اللہ تعالیٰ کی رحمت کے ساتھ جنت میں داخل ہوں گے (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں رشدین بن سعد راوی ضعیف ہے (الجرح والتعدیل جلد ۳ صفحہ ۲۳۴۰' میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۴۹' تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۲۵۱' تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۰۳)

۵۶۰۶-(۴۱) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يَرِدُ النَّاسُ النَّارَ، ثُمَّ يَصْدُرُوْنَ مِنْهَا بِاَعْمَالِهِمْ، فَاَوَّلُهُمْ كَلَمْحِ الْبَرْقِ، ثُمَّ كَالرِّيْحِ، ثُمَّ كَحُضْرِ الْفَرَسِ، ثُمَّ كَالرَّاكِبِ فِيْ رَحْلِهٖ، ثُمَّ كَشَدِّ الرَّجُلِ، ثُمَّ كَمَشْيِهٖ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ .

۵۶۰۶: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' لوگ دوزخ پر سے گزریں گے پھر اپنے اعمال کے ساتھ اس سے نجات پائیں گے۔ ان میں سے اول (اور افضل) وہ ہوں گے جو بجلی کے کوندے کی مانند گزر جائیں گے پھر (وہ لوگ ہوں گے) جو ہوا کے جھونکے کی طرح گزر جائیں گے' پھر (وہ لوگ ہوں گے) جو تیز رفتار گھوڑے کی مانند گزریں گے' پھر (وہ لوگ ہوں گے) جو سواری پر سوار کی مانند گزریں گے' پھر (وہ لوگ ہوں گے) جو آدمی کے دوڑنے کی مانند گزریں گے اور پھر (آخر میں وہ لوگ ہوں گے) جو پیدل چلنے والوں کی طرح گزریں گے (ترمذی' دارمی)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۶۰۷ - (۴۲) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ أَمَامَكُمْ حَوْضِي، مَا بَيْنَ جَنْبَيْهِ كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ — وَأَذْرُحَ —». قَالَ بَعْضُ الرُّوَاةِ: هُمَا قَرْيَتَانِ بِالشَّامِ، بَيْنَهُمَا مَسِيْرَةُ ثَلَاثِ لَيَالٍ —. وَفِي رِوَايَةٍ: «فِيْهِ أَبَارِيْقُ كَنُجُوْمِ السَّمَاءِ، مَنْ وَرَدَهُ فَشَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا أَبَدًا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل

۵۶۰۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ (قیامت کے دن) میرا حوض (کوثر) تمہارے سامنے ہو گا اس کے دونوں کناروں کا درمیانی فاصلہ "جرباء" اور "اذرح" کے درمیانی فاصلے جتنا ہو گا۔

کسی راوی کا کہنا ہے کہ یہ دونوں ملک شام کی بستیاں ہیں اور ان کے درمیان تین دن کی مسافت ہے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ اس میں آسمان کے ستاروں کی تعداد کے برابر آب خورے ہوں گے جو شخص اس حوض کوثر پر آئے گا اور اس سے پیئے گا تو پھر وہ کبھی پیاسا نہ ہو گا (بخاری' مسلم)

۵۶۰۸ - (۴۳) ۵۶۰۹ - (۴۴) وَعَنْ حُذَيْفَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يَجْمَعُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى النَّاسَ فَيَقُوْمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَتَّى تُزْلَفَ — لَهُمُ الْجَنَّةُ، فَيَأْتُوْنَ آدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ: يَا أَبَانَا اسْتَفْتِحْ لَنَا الْجَنَّةَ. فَيَقُوْلُ: وَهَلْ أَخْرَجَكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ إِلَّا خَطِيْئَةُ أَبِيْكُمْ؟ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ، اِذْهَبُوْا إِلَى ابْنِي إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِ اللّٰهِ» قَالَ: «فَيَقُوْلُ إِبْرَاهِيْمُ: لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ، إِنَّمَا كُنْتُ خَلِيْلًا مِنْ وَرَاءِ وَرَاءِ، اعْمِدُوْا إِلَى مُوْسَى الَّذِي كَلَّمَهُ اللّٰهُ تَكْلِيْمًا، فَيَأْتُوْنَ مُوْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَيَقُوْلُ: لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ، اِذْهَبُوْا إِلَى عِيْسَى كَلِمَةِ اللّٰهِ وَرُوْحِهِ، فَيَقُوْلُ عِيْسَى: لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ، فَيَأْتُوْنَ مُحَمَّدًا ﷺ، فَيَقُوْمُ فَيُؤْذَنُ لَهُ، وَتُرْسَلُ الْأَمَانَةُ وَالرَّحِمُ، فَيَقُوْمَانِ جَنَبَتَيِ الصِّرَاطِ يَمِيْنًا وَشِمَالًا، فَيَمُرُّ أَوَّلُكُمْ كَالْبَرْقِ». قَالَ: قُلْتُ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، أَيُّ شَيْءٍ كَمَرِّ الْبَرْقِ؟ قَالَ: «أَلَمْ تَرَوْا إِلَى الْبَرْقِ كَيْفَ يَمُرُّ وَيَرْجِعُ فِي طَرْفَةِ عَيْنٍ. ثُمَّ كَمَرِّ الرِّيْحِ، ثُمَّ كَمَرِّ الطَّيْرِ، وَشَدِّ الرِّجَالِ —، تَجْرِي بِهِمْ أَعْمَالُهُمْ، وَنَبِيُّكُمْ قَائِمٌ عَلَى الصِّرَاطِ يَقُوْلُ: يَا رَبِّ! سَلِّمْ سَلِّمْ. حَتَّى تَعْجِزَ أَعْمَالُ الْعِبَادِ، حَتَّى يَجِيْءَ الرَّجُلُ فَلَا يَسْتَطِيْعُ السَّيْرَ إِلَّا زَحْفًا». وَقَالَ: «وَفِي حَافَتَيِ الصِّرَاطِ كَلَالِيْبُ مُعَلَّقَةٌ مَأْمُوْرَةٌ، تَأْخُذُ مَنْ أُمِرَتْ بِهِ، فَمَخْدُوْشٌ نَاجٍ، وَمُكَرْدَسٌ فِي النَّارِ». وَالَّذِي نَفْسُ

أَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ إِنَّ قَعْرَ جَهَنَّمَ لَسَبْعِيْنَ خَرِيْفًا ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۶۰۸ ـ ۵۶۰۹ : حذیفہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ تبارک و تعالیٰ (میدانِ حشر میں) لوگوں کو جمع کریں گے پس ایماندار شخص کھڑے ہوں گے' جنت کو ان کے قریب کر دیا جائے گا۔ وہ آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے' اے ہمارے باپ! ہمارے لئے جنت کا دروازہ کھول دیجئے؟ آدم (عذر پیش کرتے ہوئے) کہیں گے کہ تمہیں جنت سے تمہارے باپ کی غلطی نے ہی نکلوایا تھا' میں اس شفاعت کا اہل نہیں ہوں۔ تم میرے بیٹے ابراہیمؑ خلیل اللہ کے پاس جاؤ۔ آپؐ نے فرمایا' ابراہیمؑ (عذر پیش کرتے ہوئے) کہیں گے کہ میں اس شفاعت کا اہل نہیں ہوں میں تو آج سے پہلے پہلے خلیل تھا' تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ جن سے اللہ تعالیٰ بلاواسطہ ہم کلام ہوئے۔ چنانچہ وہ موسیٰؑ کے پاس جائیں گے وہ کہیں گے کہ میں اس (شفاعت) کا اہل نہیں ہوں تم عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ جو اللہ تعالیٰ کا کلمہ اور روح اللہ ہیں (یعنی وہ لفظِ کُنْ سے بغیر باپ کے پیدا ہوئے) وہ کہیں گے کہ میں اس (شفاعت) کا اہل نہیں ہوں۔ چنانچہ وہ لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں گے۔ آپؐ عرش کی (دائیں) جانب کھڑے ہوں گے' آپؐ کو اجازت دی جائے گی۔ پھر امانت اور رشتہ داری کو لایا جائے گا وہ دونوں پل صراط کی دونوں جانب دائیں اور بائیں کھڑی ہو جائیں گی۔ پھر (پل صراط پر سے لوگوں کا گزر شروع ہو جائے گا) تم میں سے ایک طبقہ (جو سب سے افضل ہو گا) بجلی کی مانند (تیز رفتاری کے ساتھ) گزر جائے گا۔ ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں' میں نے کہا کہ میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں بجلی کی مانند گزرنے کی صورت کیا ہو گی؟ آپؐ نے فرمایا' کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ آسمانی بجلی کس قدر تیزی کے ساتھ گزر جاتی ہے اور پلک جھپکتے ہی واپس آ جاتی ہے پھر (کچھ لوگ) پرندوں کی (اڑان) طرح اور (کچھ لوگ) آدمیوں کے دوڑنے کی طرح گزریں گے' ان کے اعمال ان کو چلائیں گے اور تمہارے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) پل صراط پر کھڑے ہوئے یہ کہے جا رہے ہوں گے' اے رب! سلامتی عطا کر' سلامتی عطا کر حتیٰ کہ لوگوں کے اعمال عاجز آ جائیں گے' ایک شخص آئے گا وہ پل صراط پر سے اپنے کولہوں کے بل سرکتا ہوا آئے گا۔ اس کے بعد آپؐ نے فرمایا' اور پل صراط کے دونوں کناروں پر کنڈیاں لٹک رہی ہوں گی جنہیں حکم دیا گیا ہو گا کہ وہ ان لوگوں کو (اپنی جانب) کھینچ لیں جو قابلِ گرفت قرار پا چکے ہیں۔ پس کچھ لوگ زخمی ہو کر نجات پا جائیں گے اور کچھ لوگ دوزخ میں گر جائیں گے۔ اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں ابوہریرہؓ کی جان ہے بلا شبہ جہنم کی گہرائی ستر برس کی مسافت کے برابر ہے (مسلم)

۵۶۱۰ ـ (۴۵) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ قَوْمٌ بِالشَّفَاعَةِ، كَأَنَّهُمُ الثَّعَارِيْرُ». قُلْنَا: مَا الثَّعَارِيْرُ؟ قَالَ: «إِنَّهُ الضَّغَابِيْسُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۶۱۰ : جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' دوزخ سے کچھ لوگ شفاعت کے ساتھ نکالے جائیں گے گویا کہ وہ "ثعاریر" ہیں (صحابہ کرامؓ کہتے ہیں) ہم نے دریافت کیا (اے اللہ کے رسول!) "ثعاریر" سے کیا مراد ہے؟ آپؐ نے فرمایا' گویا کہ وہ میرے ککڑیاں ہیں۔ (بخاری' مسلم)

وضاحت : اس حدیث سے مقصود یہ ہے کہ جب لوگ جہنم سے نکالے جائیں گے تو وہ جل کر کوئلہ ہو گئے ہوں گے جب انہیں آبِ حیات سے غسل دیا جائے گا تو وہ فوراً تندرست و توانا ہو جائیں گے جس طرح کھیرے ککڑیاں (خربوزے) وغیرہ جیسی سبزیاں دنوں میں بڑھتی اور ہری بھری ہو جاتی ہیں۔

(مشکوۃ سعید اللحام جلد ۳ صفحہ ۲۲۴)

٥٦١١ ـ (٤٦) وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ. قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَشْفَعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةٌ: اَلْأَنْبِيَاءُ، ثُمَّ الْعُلَمَاءُ، ثُمَّ الشُّهَدَاءُ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۵۶۱۱ : عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت کے دن تین قسم کے لوگ شفاعت کریں گے۔ پہلے انبیاء پھر علماء اور پھر شہداء (ابن ماجہ)

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے اس کی سند میں عنبسہ بن عبدالرحمان راوی ہے جو احادیث وضع کیا کرتا تھا۔

(میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۰۱' ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۳۵۲' تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۱۰۶)

بَابُ صِفَةِ الْجَنَّةِ وَأَهْلِهَا

(جنت اور اہل جنت کے احوال)

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۵۶۱۲ - (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: أَعْدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ مَالَا عَيْنٌ رَأَتْ، وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ. وَاقْرَأُوا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ﴾». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۵۶۱۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ ربّ العزت فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے ایسی نعمتیں مہیا کی ہیں جس کو کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا ہے اور نہ ہی کسی انسان کے دل میں اس کا خیال آیا ہے اگر تم (اس بات کی تصدیق کرنا) پسند کرو تو اس آیت کی تلاوت کرو (جس کا ترجمہ ہے) "کوئی نہیں جانتا کہ ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک کیلئے کیا چیز چھپا کر رکھی گئی ہے" (بخاری' مسلم)

۵۶۱۳ - (۲) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «مَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۶۱۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جنت میں ایک لاٹھی کے برابر جگہ' دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے سب سے بہتر ہے (بخاری' مسلم)

وضاحت: اس لئے کہ جنت اور اس میں پائی جانے والی نعمتیں دائمی ہیں جب کہ دنیا اور اس کی نعمتیں فنا ہونے والی ہیں (واللہ اعلم)

۵۶۱۴ - (۳) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «غَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ رَوْحَةٌ - خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَلَوْ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَتْ إِلَى الْأَرْضِ لَأَضَاءَتْ مَا بَيْنَهُمَا، وَلَمَلَأَتْ مَا بَيْنَهُمَا رِيحًا، وَلَنَصِيفُهَا - عَلَى رَأْسِهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۶۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ کی راہ میں صبح یا شام کے وقت ایک بار نکلنا دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہے اور اگر اہلِ جنت کی عورتوں میں سے کوئی عورت زمین کی جانب جھانک لے تو مشرق اور مغرب کے درمیان روشنی ہو جائے اور ان کے درمیان کی تمام فضا خوشبو سے بھر جائے نیز اس کے سر کی اوڑھنی اس دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہے (بخاری)

۵۶۱۵ - (۴) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا، وَلَقَابُ قَوْسِ اَحَدِكُمْ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ اَوْ تَغْرُبُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۶۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ جنت میں ایک ایسا درخت ہے کہ اگر کوئی سوار شخص اس کے سائے میں سو سال تک چلتا رہے تب بھی اسے عبور نہ کر سکے گا اور یقیناً جنت میں تم میں سے ایک شخص کی کمان کی جگہ ان تمام چیزوں سے بہتر ہے جن پر سورج طلوع یا غروب ہوتا ہے (بخاری' مسلم)

۵۶۱۶ - (۵) وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ لِلْمُؤْمِنِ فِي الْجَنَّةِ لَخَيْمَةً مِنْ لُؤْلُؤَةٍ وَاحِدَةٍ مُجَوَّفَةٍ، عَرْضُهَا - وَفِيْ رِوَايَةٍ: طُوْلُهَا - سِتُّوْنَ مِيْلًا، فِيْ كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا اَهْلٌ، مَا يَرَوْنَ الْاٰخَرِيْنَ، يَطُوْفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُ، وَجَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ، اٰنِيَتُهُمَا وَمَا فِيْهِمَا، وَجَنَّتَانِ مِنْ ذَهَبٍ، اٰنِيَتُهُمَا وَمَا فِيْهِمَا، وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ اَنْ يَنْظُرُوْا اِلٰى رَبِّهِمْ اِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِيَاءِ عَلٰى وَجْهِهٖ فِيْ جَنَّةِ عَدْنٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۶۶: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ ایماندار شخص کیلئے جنت میں ایک خیمہ ہو گا جو ایک مکمل کھوکھلا موتی ہو گا جس کی چوڑائی اور ایک روایت میں ہے کہ اس کی لمبائی ساٹھ میل ہو گی اور اس کے ہر کنارے میں اس کے اہلِ خانہ ہوں گے جو دوسرے کنارے والوں کو نہیں دیکھ سکیں گے (ان سب پر) مومن شخص آتا جاتا رہے گا اور دو جنتیں چاندی کی ہوں گی' ان میں برتن سمیت ہر شے چاندی کی ہو گی اور دو جنتیں سونے کی ہوں گی' ان میں برتن سمیت ہر شے سونے کی ہو گی اور "جنتِ عدن" میں (جب اہلِ جنت) اپنے پروردگار کا دیدار کریں گے تو اس وقت اہلِ جنت اور ان کے رب کے درمیان اللہ تعالیٰ کی کبریائی کی چادر کے علاوہ جو اس کے چہرے پر ہو گی کوئی چیز حائل نہ ہو گی (بخاری' مسلم)

۵۶۱۷ - (۶) وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «فِي الْجَنَّةِ مِائَةُ دَرَجَةٍ، مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ، وَالْفِرْدَوْسُ اَعْلَاهَا دَرَجَةً، مِنْهَا تُفَجَّرُ اَنْهَارُ الْجَنَّةِ الْاَرْبَعَةُ — وَمِنْ فَوْقِهَا يَكُوْنُ الْعَرْشُ، فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْاَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَلَمْ اَجِدْهُ فِيْ «الصَّحِيْحَيْنِ» وَلَا فِيْ «كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ».

۵۶۱۷: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جنت میں سو (۱۰۰) درجات ہیں ہر دو درجات کا درمیانی فاصلہ آسمان اور زمین کے درمیانی فاصلے کے برابر ہے اور جنت الفردوس تمام جنتوں میں سے اونچے درجے والی ہے' اس سے جنت کی چار نہریں نکلتی ہیں اور اس کے اوپر عرش الٰہی ہے پس جب تم اللہ تعالیٰ سے سوال کرو تو اس سے جنت الفردوس کا سوال کرو (ترمذی) (مشکوٰۃ کے مؤلف نے کہا ہے کہ) میں نے اس حدیث کو بخاری و مسلم اور کتاب الحمیدی میں نہیں پایا۔

وضاحت: صاحب مشکوٰۃ نے اس حدیث کی نسبت ترمذی کی جانب کی ہے' جب کہ یہ درست نہیں' اس لئے کہ یہ حدیث معمولی فرق کے ساتھ بخاری شریف کے کتاب الجہاد اور باب "وکان عرشہ علی الماء" کے باب میں ابوہریرۃ سے مروی ہے نیز "مشارق الانوار" کے مؤلف نے بھی اس حدیث کو "بخاری" کی طرف منسوب کیا ہے اور اسی طرح یہ حدیث مسلم شریف کے باب فضل الجہاد میں بھی موجود ہے (مرقات شرح مشکوٰۃ جلد ۱۰ صفحہ ۳۲۰)

۵٦۱۸ - (۷) **وَعَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوقًا يَأْتُونَهَا كُلَّ جُمُعَةٍ. فَتَهُبُّ رِيحُ الشَّمَالِ. فَتَحْثُو فِي وُجُوهِهِمْ وَثِيَابِهِمْ، فَيَزْدَادُونَ حُسْناً وَجَمَالاً، فَيَرْجِعُونَ إِلَى أَهْلِيهِمْ وَقَدِ ازْدَادُوا حُسْناً وَجَمَالاً. فَيَقُولُ لَهُمْ أَهْلُوهُمْ: وَاللهِ لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْناً وَجَمَالاً. فَيَقُولُونَ: وَأَنْتُمْ وَاللهِ لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْناً وَجَمَالاً». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۶۱۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ جنت میں ایک بازار ہے' جنتی لوگ اس بازار میں ہر جمعہ کے روز آیا کریں گے تو شمال کی جانب سے ایک ہوا چلے گی وہ ان کے چہروں اور کپڑوں پر خوشبو چھڑکے گی (جس سے) ان کے حسن و جمال میں اضافہ ہو جائے گا وہ اپنے گھروں کی جانب لوٹیں گے تو ان کے حسن و جمال میں اضافہ ہو چکا ہو گا چنانچہ ان کے گھر والے ان سے کہیں گے' اللہ کی قسم! ہمارے بعد تمہارے حسن و جمال میں اضافہ ہو گیا ہے وہ (انہیں) کہیں گے' اللہ کی قسم! ہمارے بعد تمہارے حسن و جمال میں بھی اضافہ ہو گیا ہے (مسلم)

۵٦۱۹ - (۸) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ أَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ كَأَشَدِّ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ إِضَاءَةً، قُلُوبُهُمْ عَلَى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ، لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ. لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ، يُرَى مُخُّ سُوقِهِنَّ مِنْ وَرَاءِ الْعَظْمِ وَاللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ، يُسَبِّحُونَ اللهَ بُكْرَةً وَعَشِيًّا، لَا يَسْقَمُونَ، وَلَا يَبُولُونَ، وَلَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا يَتْفُلُونَ، وَلَا يَمْتَخِطُونَ، آنِيَتُهُمُ الذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ. وَأَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ، وَوَقُودُ مَجَامِرِهِمُ الْأَلُوَّةُ، وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ، عَلَى خَلْقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ، عَلَى صُورَةِ أَبِيهِمْ آدَمَ، سِتُّونَ ذِرَاعًا فِي السَّمَاءِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۶۱۹ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ جو لوگ جنت میں سب سے پہلے داخل ہوں گے (یعنی انبیاء و اولیاء) وہ چودھویں رات کے چاند کی شکل میں ہوں گے پھر وہ لوگ داخل ہوں گے جو ان کے قریب ہیں (یعنی علماء' شہداء اور دوسرے نیک لوگ) یہ اس ستارے کی مانند ہوں گے جو آسمان پر بہت تیز چمکتا ہے۔ تمام جنتیوں کے دل (اتفاق و محبت کے لحاظ سے) ایک آدمی کے دل کے برابر ہوں گے۔ نہ تو ان کے درمیان باہمی اختلاف ہو گا اور نہ ہی وہ ایک دوسرے سے بغض رکھیں گے۔ ان میں سے ہر شخص کی "حورعین" میں سے دو بیویاں ہوں گی' حسن (کی لطافت اور جمال) کی وجہ سے ان کی پنڈلیوں کا گودا' ہڈی اور گوشت کے پیچھے سے دکھائی دے گا۔ اہل جنت صبح و شام اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کریں گے' وہ نہ تو بیمار ہوں گے' نہ ہی پیشاب کریں گے' نہ رفع حاجت کریں گے' نہ تھوکیں گے اور نہ ہی ناک وغیرہ سے فضلہ بہائیں گے۔ ان کے برتن سونے چاندی کے ہوں گے' ان کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی' ان کی انگیٹھیوں کا ایندھن عود ہندی ہو گا اور ان کا پسینہ کستوری کی خوشبو والا ہو گا وہ سب (اخلاق و عادات کے لحاظ سے) ایک شخص کی عادت جیسے ہوں گے نیز وہ سب شکل و صورت میں اپنے باپ آدم کی طرح ہوں گے ان کا قد ساٹھ (۶۰) ہاتھ اونچا ہو گا (بخاری' مسلم)

۵۶۲۰ - (۹) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَأْكُلُوْنَ فِيهَا وَيَشْرَبُوْنَ، وَلَا يَتْفُلُوْنَ وَلَا يَبُوْلُوْنَ، وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ، وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ». قَالُوْا: فَمَا بَالُ الطَّعَامِ؟ قَالَ: «جُشَاءٌ وَرَشْحٌ كَرَشْحِ الْمِسْكِ، يُلْهَمُوْنَ التَّسْبِيحَ وَالتَّحْمِيْدَ كَمَا تُلْهَمُوْنَ النَّفَسَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۶۲۰ : جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ جنتی لوگ جنت میں خوب کھائیں پئیں گے لیکن نہ تھوکیں گے' نہ پیشاب کریں گے' نہ رفع حاجت کریں گے اور نہ ہی ناک کا فضلہ بہائیں گے۔ صحابہ کرام نے دریافت کیا کہ پھر کھانے کے فضلہ کا کیا ہو گا؟ آپ نے فرمایا' کھانے کا فضلہ ڈکار سے نکل جائے گا اور ان کا پسینہ کستوری کے پسینے جیسا ہو گا۔ اہل جنت کے دل میں "سُبْحَانَ اللّٰہ" اور "اَلْحَمْدُ لِلّٰہ" کا الہام کیا جائے گا جیسا کہ تمہاری سانس جاری ہے (مسلم)

وضاحت : سانس جاری کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح نظام تنفس بغیر کسی تھکاوٹ اور تکلف سے جاری و ساری رہتا ہے بعینہ اسی طرح تسبیح و تحمید کے کلمات بھی زبان سے رواں دواں رہیں گے (واللہ اعلم)

۵۶۲۱ - (۱۰) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ يَنْعَمُ وَلَا يَبْأَسُ، وَلَا تَبْلَى ثِيَابُهُ، وَلَا يَفْنَى شَبَابُهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۶۲۱ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو بھی شخص جنت میں داخل ہو گا وہ ناز و نعمت میں رہے گا' نہ وہ غمگین ہو گا' نہ اس کے کپڑے بوسیدہ ہوں گے اور نہ ہی اس کی جوانی (کبھی) ختم ہو گی (مسلم)

۵۶۲۲ ـ (۱۱) ۵۶۲۳ ـ (۱۲) **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «يُنَادِيْ مُنَادٍ: اِنَّ لَكُمْ اَنْ تَصِحُّوْا فَلَا تَسْقَمُوْا اَبَدًا، وَاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَحْيَوْا فَلَا تَمُوْتُوْا اَبَدًا، وَاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَشِبُّوْا فَلَا تَهْرَمُوْا اَبَدًا، وَاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَنْعَمُوْا فَلَا تَبْأَسُوْا اَبَدًا» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۶۲۲ ـ ۵۶۲۳ : ابوسعید (خدری) رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جنت میں ایک منادی کرنے والا پکارے گا کہ تم ہمیشہ صحت مند رہو گے' کبھی بیمار نہ ہو گے اور یقیناً تم زندہ رہو گے کبھی نہ مرو گے اور بلاشبہ تم (ہمیشہ) جوان رہو گے' کبھی بوڑھے نہ ہو گے اور بلاشبہ تم ناز و نعمت میں رہو گے کبھی رنجیدہ نہ ہو گے (مسلم)

۵۶۲۴ ـ (۱۳) **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ يَتَرَاءَوْنَ اَهْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِهِمْ كَمَا تَتَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ الْغَابِرَ فِي الْاُفُقِ، مِنَ الْمَشْرِقِ اَوِ الْمَغْرِبِ، لِتَفَاضُلِ مَا بَيْنَهُمْ» قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! تِلْكَ مَنَازِلُ الْاَنْبِيَاءِ، لَا يَبْلُغُهَا غَيْرُهُمْ. قَالَ: «بَلٰى وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ، رِجَالٌ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِيْنَ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۶۲۴ : ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ جنتی لوگ اپنے اوپر بالاخانوں میں رہنے والوں کو (اس طرح) دیکھیں گے جیسا کہ تم (دنیا میں) اس روشن ستارے کو دیکھتے ہو جو مشرقی یا مغربی اُفق میں ڈوب رہا ہوتا ہے' اس لئے کہ جنتیوں کے درمیان مراتب کا فرق ہو گا۔ صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! کیا یہ منزلیں انبیاء علیہم السلام کی ہوں گی' دوسرے لوگ ان تک رسائی حاصل نہیں کر سکیں گے؟ آپؐ نے جواب دیا' کیوں نہیں! اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ان لوگوں کی بھی ان تک رسائی ہو گی جو اللہ تعالی پر پختہ ایمان لائے اور انہوں نے پیغمبروں کی تصدیق کی (بخاری' مسلم)

۵۶۲۵ ـ (۱۴) **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اَقْوَامٌ اَفْئِدَتُهُمْ مِثْلُ اَفْئِدَةِ الطَّيْرِ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۶۲۵ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جنت میں لوگوں کی کئی ایسی جماعتیں داخل ہوں گی جن کے دل پرندوں کے دل کی مانند ہوں گے (مسلم)

وضاحت : اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ جنت میں داخل ہونے والوں کی ایک بڑی تعداد ان افراد پر مشتمل ہو گی جو دنیا کی زندگی میں نرم دل اور مہربان ہوں گے' حسد اور کینہ جیسے مرض سے پاک و صاف ہونے کے اعتبار سے وہ پرندوں جیسی خصلت رکھتے ہوں گے (واللہ اعلم)

۵۶۲۶ - (۱۵) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ! فَيَقُولُونَ: لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ، وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ. فَيَقُولُ: هَلْ رَضِيتُمْ؟ فَيَقُولُونَ: وَمَا لَنَا لَا نَرْضَى يَا رَبِّ وَقَدْ أَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ؟ فَيَقُولُ: أَلَا أُعْطِيكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ؟ فَيَقُولُونَ: يَا رَبِّ وَأَيُّ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ؟ فَيَقُولُ: أُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي فَلَا أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۶۲۶: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بے شک اللہ تعالیٰ اہلِ جنت کو مخاطب کرتے ہوئے دریافت کریں گے' اے جنت میں رہنے والو! تمام جنتی جواب دیں گے کہ اے ہمارے پروردگار! ہم حاضر ہیں' ہم تیری خدمت میں موجود ہیں' تمام تر بھلائی تیرے ہی ہاتھوں میں ہے۔ اللہ تعالیٰ دریافت کرے گا' کیا تم (اپنے پروردگار سے) خوش ہو؟ وہ جواب دیں گے' اے ہمارے رب! بھلا ہم آپ سے خوش کیوں نہ ہوں گے جب کہ آپ نے تو ہمیں (ایسی ایسی) نعمتیں عطا کی ہیں جو آپ نے اپنی مخلوق میں سے کسی کو نہیں دیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ کیا میں تمہیں اس سے بھی بہتر نعمت عطا نہ کروں؟ وہ کہیں گے' اے ہمارے پروردگار! اس سے بڑھ کر اور نعمت کیا ہو گی؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے' میں تم پر اپنی خوشنودی اتارتا ہوں اس کے بعد میں تم سے کبھی ناراض نہیں ہوں گا (بخاری' مسلم)

۵۶۲۷ - (۱۶) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ أَدْنَى مَقْعَدِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ أَنْ يَقُولَ لَهُ: تَمَنَّ، فَيَتَمَنَّى، وَيَتَمَنَّى. فَيَقُولُ لَهُ: هَلْ تَمَنَّيْتَ؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ. فَيَقُولُ لَهُ: فَإِنَّ لَكَ مَا تَمَنَّيْتَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۶۲۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں سے جس شخص کا جنت میں سب سے ادنیٰ درجہ ہو گا اس کا مقام یہ ہو گا کہ اللہ ربّ العزت اس سے فرمائیں گے کہ تو آرزو کر؟ وہ آرزو کرے گا اور باربار آرزوئیں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے' کیا تو نے اپنی تمام آرزوئیں بیان کر دی ہیں؟ وہ عرض کرے گا' جی ہاں! اللہ تعالیٰ اس کیلئے فرمائے گا کہ تیرے لئے تیری آرزوئیں ہیں اور اس کے ساتھ ان جیسی مزید عطا کی جاتی ہیں (مسلم)

۵۶۲۸ - (۱۷) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «سَيْحَانُ وَجَيْحَانُ وَالْفُرَاتُ وَالنِّيلُ، كُلٌّ مِنْ أَنْهَارِ الْجَنَّةِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۶۲۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سیحان' جیحان' فرات اور نیل سب کا تعلق جنت کی نہروں سے ہے (مسلم)

وضاحت: ان چار نہروں کو جنت کی نہریں اس لئے کہا گیا ہے کہ ان کا پانی ٹھنڈا' میٹھا' ہاضم اور برکت والا ہے۔ ان نہروں سے انبیاء علیہم السلام نے بھی پانی نوش کیا ہے۔ اس کی جنت کی طرف نسبت اسی طرح ہے جس

طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے "عجوہ" کھجور کو جنت کا پھل قرار دیا۔

درحقیقت ان چاروں نہروں کا منبع اور اصل جنت ہے۔ بخاری کی روایت میں ہے کہ فرات اور نیل کا منبع سدرۃ المنتہیٰ ہے۔ امام مسلمؒ نے اسراء کی حدیث میں بیان کیا ہے کہ مذکورہ دونوں نہروں کا منبع جنت میں سے ہے۔ "معالم التنزیل" میں ایک روایت ذکر کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان چاروں کا سرچشمہ پہاڑوں کو سونپ دیا اور وہاں سے ان کا پانی زمین کو جاری کر دیا۔ حاصل کلام یہ ہے کہ حدیث میں ان نہروں کو جنت کی طرف منسوب کرنے کا مقصد یہ سمجھ آتا ہے کہ اس دنیا میں جس قدر فوائد اور نعمتیں ہیں وہ سب جنت کے فوائد اور نعمتوں کا نمونہ ہیں۔

جہاں تک ان دریاؤں کے محلِ وقوع کا تعلق ہے تو دریائے فرات اور دریائے نیل بہت مشہور ہیں اولُ الذکر عراق میں ہے اور دریائے نیل مصر میں بہتا ہے۔ جب کہ جیحان اور سیحان کے بارے میں اختلاف ہے' زیادہ صحیح یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں دریا شام کے قدیم اور تاریخی شہر "طرسوس" اور "مصیصہ" کے قریب سے گزرتے ہیں اور بحیرہ روم میں جا گرتے ہیں۔ تفصیل کیلئے دیکھئے (مرقات جلد ۱۰ صفحہ ۳۲۹ - ۳۳۰)

۵۶۲۹ - (۱۸) وَعَنْ عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ، قَالَ: ذُكِرَ لَنَا أَنَّ الْحَجَرَ يُلْقَى مِنْ شَفَةِ جَهَنَّمَ فَيَهْوِي فِيهَا سَبْعِينَ خَرِيفًا لَا يُدْرِكُ لَهَا قَعْرًا، وَاللهِ لَتُمْلَأَنَّ، وَلَقَدْ ذُكِرَ لَنَا أَنَّ مَا بَيْنَ مِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيعِ الْجَنَّةِ مَسِيرَةُ أَرْبَعِينَ سَنَةً، وَلَيَأْتِيَنَّ عَلَيْهَا يَوْمٌ وَهُوَ كَظِيظٌ مِنَ الزِّحَامِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۶۲۹: عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے سامنے (آپ کا یہ فرمان) ذکر کیا گیا کہ اگر ایک پتھر کو جہنم کے کنارے سے پھینکا جائے تو وہ ستر (۷۰) برس تک نیچے لڑھکتا چلا جائے گا (لیکن پھر بھی) گہرائی تک نہیں پہنچ پائے گا۔ اللہ کی قسم! جہنم اتنی گہری ہونے کے باوجود بھی (کافروں اور گناہگاروں سے) بھر جائے گی اور (عتبہؓ کہتے ہیں کہ) ہمارے سامنے (آپؐ کا یہ فرمان) ذکر کیا گیا کہ جنت کی دو دہلیزوں کے درمیان چالیس (۴۰) برس کی مسافت کا فاصلہ ہے اور ایک دن ایسا ہو گا کہ جنت (اتنی وسعت کے باوجود بھی) اژدھام کی وجہ سے بھر چکی ہو گی (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۵۶۳۰ - (۱۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ! مِمَّ خُلِقَ الْخَلْقُ؟ قَالَ: «مِنَ الْمَاءِ». قُلْنَا: اَلْجَنَّةُ مَا بِنَاؤُهَا؟ قَالَ: «لَبِنَةٌ مِنْ ذَهَبٍ وَلَبِنَةٌ مِنْ فِضَّةٍ، وَمِلَاطُهَا - الْمِسْكُ الْأَذْفَرُ، وَحَصْبَاؤُهَا اللُّؤْلُؤُ وَالْيَاقُوتُ، وَتُرْبَتُهَا الزَّعْفَرَانُ، مَنْ يَدْخُلُهَا يَنْعَمُ وَلَا يَبْأَسُ، وَيَخْلُدُ وَلَا يَمُوتُ، وَلَا يَبْلَى ثِيَابُهُمْ، وَلَا يَفْنَى شَبَابُهُمْ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ.

دوسری فصل

۵۶۳۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! (صلی اللہ علیہ وسلم) مخلوق کو کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے؟ آپ نے فرمایا' پانی سے۔ پھر ہم نے پوچھا کہ جنت کس شے سے بنائی گئی ہے؟ آپ نے فرمایا' جنت (اینٹوں سے تعمیر کی گئی ہے) ایک اینٹ سونے کی اور ایک چاندی کی' اس کا گارا تیز خوشبودار کستوری کا ہے' اس کی کنکریاں موتی اور یاقوت ہیں اور اس کی مٹی زعفران (کی مانند زرد و خوشبودار) ہے۔ جو شخص اس (جنت) میں داخل ہو گا وہ ناز و نعمت میں رہے گا اس کو کبھی کوئی فکر لاحق نہیں ہو گا وہ اس میں ہمیشہ زندہ رہے گا اس پر موت نہیں آئے گی' نہ اس کے کپڑے بوسیدہ ہوں گے اور نہ ہی اس کی جوانی ختم ہو گی (احمد' ترمذی' دارمی)

۵۶۳۱ - (۲۰) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَا فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ إِلَّا وَسَاقُهَا مِنْ ذَهَبٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۶۳۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جنت میں ہر درخت کا تنا سونے کا ہے (ترمذی)

۵۶۳۲ - (۲۱) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ، مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ مِائَةُ عَامٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۵۶۳۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ جنت میں درجے ہیں ہر دو درجات کے درمیان سو برس کی مسافت کا فاصلہ ہے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔

۵۶۳۳ - (۲۲) وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ، لَوْ أَنَّ الْعَالَمِيْنَ اجْتَمَعُوْا فِي إِحْدَاهُنَّ لَوَسِعَتْهُمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۵۶۳۳: ابوسعید (خدری) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ جنت میں سو درجے ہیں' اگر تمام جہان والے ان میں کسی بھی ایک درجے میں جمع ہو جائیں تو وہ ان سب کے لئے کافی ہو گا (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں ابن لہیعہ راوی مدلس ہے جبکہ دراج راوی منکرالحدیث ہے (التاریخ الکبیر جلد ۵ صفحہ ۵۷۴' میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۴۷۵' جلد ۱ صفحہ ۲۴' تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۲۲۴' مشکوٰۃ سعید اللحام جلد ۳ صفحہ ۲۲۵' ضعیف ترمذی صفحہ ۲۹۱' احادیث ضعیفہ نمبر ۱۸۸۶' ضعیف الجامع الصغیر نمبر ۱۹۰۱)

٥٦٣٤ - (٢٣) وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَفُرُشٍ مَّرْفُوعَةٍ﴾ . قَالَ: «إِرْتِفَاعُهَا لَكَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، مَسِيرَةَ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ .

۵۶۳۴: ابوسعید (خدری) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد مبارک "وَ فُرُشٍ مَّرْفُوْعَۃٍ" (ترجمہ) "اور اونچے اونچے فرش اور بچھونے ہوں گے" کے بارے میں فرمایا کہ ان بچھونوں کی بلندی آسمان اور زمین کے درمیان مسافت کے برابر ہو گی (اور یہ) مسافت پانچ سو برس کی ہو گی (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں رشدین بن سعد راوی ضعیف اور دراج راوی منکر الحدیث ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۴۹' جلد ا صفحہ ۲۳' تقریب التہذیب جلد ا صفحہ ۲۵۱' ضعیف ترمذی صفحہ ۲۹۲)

٥٦٣٥ - (٢٤) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ أَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ضَوْءُ وُجُوهِهِمْ عَلَى مِثْلِ ضَوْءِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، وَالزُّمْرَةُ الثَّانِيَةُ عَلَى مِثْلِ أَحْسَنِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ، لِكُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ، عَلَى كُلِّ زَوْجَةٍ سَبْعُونَ حُلَّةً، يُرَى مُخُّ سَاقِهَا مِنْ وَرَائِهَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۵۶۳۵: ابوسعید (خدری) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ قیامت کے دن جنت میں جو لوگ سب سے پہلے داخل ہوں گے ان کے چہروں کی روشنی چودھویں رات کے چاند کی روشنی کے برابر ہو گی اور دوسری جماعت کے لوگوں (یعنی اولیاء و صلحاء) کے چہروں کی روشنی آسمان پر نہایت عمدہ چمکنے والے ستارے کی مانند ہو گی ہر جنتی شخص کی دو بیویاں ہوں گی ہر بیوی نے ستر (۷۰) لباس پہنے ہوں گے' ان کی پنڈلی کا گودا ان کے لباسوں کے پیچھے سے نظر آئے گا (ترمذی)

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۵۶۷)

٥٦٣٦ - (٢٥) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «يُعْطَى الْمُؤْمِنُ فِي الْجَنَّةِ قُوَّةَ كَذَا وَكَذَا مِنَ الْجِمَاعِ». قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَوَ يُطِيقُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: «يُعْطَى قُوَّةَ مِائَةٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .

۵۶۳۶: انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' مومن شخص کو جنت میں اتنے اتنے لوگوں کی قوتِ جماع حاصل ہو گی۔ دریافت کیا گیا' اے اللہ کے رسول! کیا ایک مرد اتنی طاقت رکھے گا؟ آپؐ نے فرمایا (جنت میں ایک مرد کو) سو آدمیوں کی قوت عطا کی جائے گی (ترمذی)

٥٦٣٧ - (٢٦) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَوْ أَنَّ

مَا يُقِلُّ ظُفُرٌ مِمَّا فِي الْجَنَّةِ بَدَا لَتَزَخْرَفَتْ لَهُ مَا بَيْنَ خَوَافِقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَلَوْ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَ فَبَدَا اَسَاوِرُهُ لَطَمَسَ ضَوْؤُهُ ضَوْءَ الشَّمْسِ كَمَا تَطْمِسُ الشَّمْسُ ضَوْءَ النُّجُومِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ .

۵۶۳۷ : سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا' اگر ایک ناخن کے برابر بھی جنّت کی نعمت (دنیا میں) ظاہر ہو جائے تو اس کی وجہ سے آسمانوں اور زمین کے کناروں کا درمیانی حصّہ خوبصورت ہو جائے اور اگر کوئی جنّتی شخص دنیا والوں پر جھانک لے اور اس کے کنگن ظاہر ہو جائیں تو اس کی روشنی سورج کی روشنی کو ماند کر دے گی جیسا کہ سورج ستاروں کی روشنی کو ماند کر دیتا ہے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں عبداللہ بن لہیعہ راوی مدلّس ہے (التاریخ الکبیر جلد ۵ صفحہ ۵۷۳' میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۴۷۵' تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۴۴۴' مشکوٰۃ سعید اللحام جلد ۳ صفحہ ۲۲۹)

۵۶۳۸ - (۲۷) **وَعَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «اَهْلُ الْجَنَّةِ جُرْدٌ مُرْدٌ كُحْلٌ، لَا يَفْنَى شَبَابُهُمْ، وَلَا تَبْلَى ثِيَابُهُمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ .

۵۶۳۸ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جنّتی لوگوں کے جسم اور ٹھوڑی پر بال نہیں ہوں گے۔ ان کی آنکھیں سرگیں ہوں گی' ان کی جوانی بھی ختم نہیں ہو گی اور ان کے کپڑے بھی کبھی بوسیدہ نہیں ہوں گے (ترمذی' دارمی)

وضاحت : اس حدیث کو امام ترمذیؒ نے حسن غریب کہا ہے' اس کی سند میں شہر بن حوشب راوی مختلف فیہ ہے (التاریخ الکبیر جلد ۴ صفحہ ۲۳۰' الجرح والتعدیل جلد ۴ صفحہ ۱۲۸' تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۳۵۵' مشکوٰۃ سعید اللحام جلد ۳ صفحہ ۲۲۹)

۵۶۳۹ - (۲۸) **وَعَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «يَدْخُلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ جُرْدًا مُرْدًا مُكَحَّلِينَ اَبْنَاءَ ثَلَاثِينَ - اَوْ ثَلَاثٍ وَثَلَاثِينَ - سَنَةً». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .

۵۶۳۹ : معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جنّتی لوگ جنّت میں داخل ہوں گے تو ان کے جسم اور ٹھوڑی پر بال نہیں ہوں گے' ان کی آنکھیں سرگیں ہوں گی' وہ ۳۰ برس یا ۳۳ برس کے دکھائی دیں گے (ترمذی)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں بھی شہر بن حوشب راوی مختلف فیہ ہے (گزشتہ حدیث کی وضاحت دیکھیں)

۵۶۴۰ - (۲۹) **وَعَنْ** اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَذُكِرَ لَهُ سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى قَالَ: «يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّ الْفَنَنِ مِنْهَا مِائَةَ سَنَةٍ، اَوْ

يَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا مِائَةُ رَاكِبٍ - شَكَّ الرَّاوِيْ - فِيهَا فِرَاشُ الذَّهَبِ، كَأَنَّ ثَمَرَهَا الْقِلَالُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۵۶۴۰: اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جب آپ کے سامنے سدرۃ المنتہیٰ کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا (سدرۃ المنتہیٰ ایک ایسا درخت ہے کہ) کوئی سوار شخص اس کی شاخوں کے سائے میں سو برس تک چلتا رہے یا یہ فرمایا کہ اس کے سائے میں سو سوار آرام کر سکیں گے۔ راوی کو شک ہے۔ اس پر سونے کے پروانے ہوں گے اور اس کا پھل بڑے مٹکوں کے برابر ہو گا (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں محمد بن اسحاق راوی مدلس اور ضعیف ہے (الجرح والتعدیل جلد ۷ صفحہ ۱۹۸' طبقات ابن سعد جلد ۷ صفحہ ۳۲۱' میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۴۶۸' تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۱۴۴' ضعیف ترمذی صفحہ ۲۹۳)

۵۶۴۱ - (۳۰) **وَعَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا الْكَوْثَرُ؟ قَالَ: «ذَاكَ نَهْرٌ أَعْطَانِيهِ اللّٰهُ - يَعْنِي فِي الْجَنَّةِ - أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ، وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ، فِيهِ طَيْرٌ أَعْنَاقُهَا كَأَعْنَاقِ الْجُزُرِ». قَالَ عُمَرُ: إِنَّ هٰذِهِ لَنَاعِمَةٌ. قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «أَكَلَتُهَا أَنْعَمُ مِنْهَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۶۴۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حوض کوثر کے بارے میں دریافت کیا گیا؟ آپ نے فرمایا' وہ ایک نہر ہے جسے اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا کیا ہے یعنی وہ جنت میں ہے (اس کا پانی) دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے' اس میں ایسے پرندے ہیں جن کی گردنیں اونٹوں کی گردنوں کی مانند ہیں۔ عمرؓ نے دریافت کیا' بلاشبہ وہ پرندے تو بہت زیادہ عمدہ ہوں گے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ان کو کھانے والے ان سے بھی زیادہ عمدہ ہیں (ترمذی)

۵۶۴۲ - (۳۱) **وَعَنْ** بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ خَيْلٍ؟ قَالَ: «إِنِ اللّٰهُ أَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ - فَلَا تَشَاءُ أَنْ تُحْمَلَ فِيهَا عَلَى فَرَسٍ مِنْ يَاقُوتَةٍ حَمْرَاءَ يَطِيرُ بِكَ فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْتَ، إِلَّا فَعَلْتَ». وَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ إِبِلٍ؟ قَالَ: فَلَمْ يَقُلْ لَهُ مَا قَالَ لِصَاحِبِهِ. فَقَالَ: «إِنْ يُدْخِلْكَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ يَكُنْ لَكَ فِيهَا مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَلَذَّتْ عَيْنُكَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۶۴۲: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! کیا جنت میں گھوڑے بھی ہوں گے؟ آپ نے فرمایا' اگر اللہ نے تجھے جنت میں داخل کر دیا اور تو نے گھوڑے پر سوار ہونے

کی خواہش ظاہر کی تو تجھے جنت میں سرخ یاقوت کے گھوڑے پر سوار کیا جائے گا اور تم جنت میں جہاں جانا چاہو گے وہ گھوڑا تمہیں اڑائے پھرے گا اور (پھر) ایک اور شخص نے آپؐ سے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! کیا جنت میں اونٹ ہوں گے؟ بریدہؓ کہتے ہیں آپؐ نے اسے وہ جواب نہ دیا جو اس کے ساتھی کو دیا تھا بلکہ آپؐ نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے تجھے جنت میں داخل کر دیا تو جنت میں تیرے لئے ہر وہ چیز ہو گی جس کو تیرا دل چاہے گا اور تیری آنکھ لذت محسوس کرے گی (ترمذی)

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی علامہ البانی صفحہ ۲۹۳)

٥٦٤٣ - (٣٢) **وَعَنْ** اَبِي اَيُّوبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَتَى النَّبِيَّ ﷺ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! اِنِّي اُحِبُّ الْخَيْلَ، اَفِي الْجَنَّةِ خَيْلٌ؟ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنْ اُدْخِلْتَ الْجَنَّةَ اُتِيتَ بِفَرَسٍ مِنْ يَاقُوتَةٍ لَهُ جَنَاحَانِ فَحُمِلْتَ عَلَيْهِ ثُمَّ طَارَ بِكَ حَيْثُ شِئْتَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ، وَاَبُو سَوْرَةَ الرَّاوِي يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ، وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمَاعِيلَ يَقُولُ: اَبُو سَوْرَةَ هٰذَا مُنْكَرُ الْحَدِيثِ يَرْوِي مَنَاكِيرَ.

۵۶۴۳: ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بدوی (دیہاتی) شخص آیا اس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! مجھے گھوڑوں سے محبت ہے' کیا جنت میں گھوڑے ہوں گے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اگر تو جنت میں داخل ہو گیا تو تجھے یاقوت کا گھوڑا ملے گا جس کے دو پر ہوں گے تو اس پر سواری کرے گا پھر تو جہاں جانا چاہے گا وہ گھوڑا تجھے اڑائے پھرے گا (ترمذی) امام ترمذیؒ نے بیان کیا ہے کہ اس حدیث کی سند قوی نہیں ہے اور ابوسورہ راوی علم حدیث میں ضعیف سمجھا جاتا ہے نیز میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاریؒ سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ ابو سورہ راوی منکرالحدیث ہے وہ منکر روایات بیان کرتا ہے۔

٥٦٤٤ - (٣٣) **وَعَنْ** بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «اَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُونَ وَمِائَةُ صَفٍّ، ثَمَانُونَ مِنْهَا مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ، وَاَرْبَعُونَ مِنْ سَائِرِ الْاُمَمِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُورِ».

۵۶۴۴: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جنتیوں کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی ان میں سے اسی (۸۰) صفیں اس امت کی اور چالیس صفیں دوسری امتوں کی ہوں گی (ترمذی' دارمی' بیہقی کتاب البعث والنشور)

٥٦٤٥ - (٣٤) **وَعَنْ** سَالِمٍ، عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «بَابُ اُمَّتِي الَّذِينَ يَدْخُلُونَ مِنْهُ الْجَنَّةَ عَرْضُهُ مَسِيرَةُ الرَّاكِبِ الْمُجَوِّدِ ـ ثَلَاثًا، ثُمَّ اِنَّهُمْ

يُضْغَطُونَ عَلَيْهِ ـ، حَتّٰى تَكَادُ مَنَاكِبُهُمْ تَزُوْلُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ ضَعِيْفٌ، وَسَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ، وَقَالَ: خَالِدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، يَرْوِيْ الْمَنَاكِيْرَ.

۵۶۴۵: سالمؒ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میری اُمّت کیلئے وہ دروازہ جس سے وہ لوگ جنّت میں داخل ہوں گے' اس کی چوڑائی ایسے سوار کی تین دن کی مسافت کے بقدر ہو گی جو گھوڑے کو تیز دوڑانا خوب جانتا ہے۔ پھر بھی اہلِ جنّت کا دروازے پر اژدحام ہو گا یہاں تک کہ ان کے کندھے (زیادہ بھیڑ کی وجہ سے) نکلنے کے قریب ہوں گے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے اور میں نے اس حدیث کے بارے میں امام بخاریؒ سے دریافت کیا' انہوں نے اس حدیث کو نہ پہچانا نیز انہوں نے فرمایا کہ خالد بن ابوبکر راوی منکر روایات بیان کرتا ہے۔

۵۶۴۶ ـ (۳۵) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوْقًا مَا فِيْهَا شِرًى وَلَا بَيْعٌ اِلَّا الصُّوَرَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ، فَاِذَا اشْتَهَى الرَّجُلُ صُوْرَةً دَخَلَ فِيْهَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۵۶۴۶: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بے شک جنّت میں ایک بازار ہو گا جس میں خرید و فروخت نہیں ہو گی بلکہ وہاں مردوں اور عورتوں کی تصویریں ہوں گی جب کوئی شخص کسی تصویر کو پسند کرے گا تو وہ اسی صورت کا ہو جائے گا (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: علامہ ناصر الدین نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی علامہ البانی صفحہ۲۹۲)

۵۶۴۷ ـ (۳۶) وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ لَقِيَ اَبَا هُرَيْرَةَ، فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: اَسْاَلُ اللّٰهَ اَنْ يَجْمَعَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ فِيْ سُوْقِ الْجَنَّةِ. فَقَالَ سَعِيْدٌ: اَفِيْهَا سُوْقٌ؟ قَالَ: نَعَمْ اَخْبَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ اِذَا دَخَلُوْهَا نَزَلُوْا فِيْهَا بِفَضْلِ اَعْمَالِهِمْ، ثُمَّ يُؤْذَنُ لَهُمْ فِيْ مِقْدَارِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ اَيَّامِ الدُّنْيَا، فَيَزُوْرُوْنَ رَبَّهُمْ، وَيُبْرِزُ لَهُمْ عَرْشَهُ، وَيَتَبَدّٰى لَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ، فَيُوْضَعُ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُوْرٍ، وَمَنَابِرُ مِنْ لُؤْلُؤٍ، وَمَنَابِرُ مِنْ يَاقُوْتٍ، وَمَنَابِرُ مِنْ زَبَرْجَدٍ، وَمَنَابِرُ مِنْ ذَهَبٍ، وَمَنَابِرُ مِنْ فِضَّةٍ، وَيَجْلِسُ اَدْنَاهُمْ ـ وَمَا فِيْهِمْ دَنِيٌّ ـ عَلٰى كُثْبَانِ الْمِسْكِ وَالْكَافُوْرِ، مَا يُرَوْنَ اَنَّ اَصْحَابَ الْكَرَاسِيِّ بِاَفْضَلَ مِنْهُمْ مَجْلِسًا». قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَهَلْ نَرٰى رَبَّنَا؟ قَالَ: «نَعَمْ! هَلْ تَتَمَارَوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ؟» قُلْنَا: لَا. قَالَ: «كَذٰلِكَ لَا تَتَمَارَوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ، وَلَا يَبْقٰى فِيْ ذٰلِكَ

الْمَجْلِسِ رَجُلٌ إِلَّا حَاضَرَهُ اللهُ مُحَاضَرَةً حَتَّى يَقُولَ لِلرَّجُلِ مِنْهُمْ: يَا فُلَانَ ابْنَ فُلَانٍ! أَتَذْكُرُ
يَوْمَ قُلْتَ كَذَا وَكَذَا؟ فَيُذَكِّرُهُ بِبَعْضِ غَدَرَاتِهِ فِي الدُّنْيَا. فَيَقُولُ: يَا رَبِّ! أَفَلَمْ تَغْفِرْ لِي؟
فَيَقُولُ: بَلَى. فَبِسَعَةِ مَغْفِرَتِي بَلَغْتَ مَنْزِلَتَكَ هٰذِهِ. فَبَيْنَاهُمْ عَلَى ذٰلِكَ غَشِيَتْهُمْ سَحَابَةٌ مِنْ
فَوْقِهِمْ، فَأَمْطَرَتْ عَلَيْهِمْ طِيبًا لَمْ يَجِدُوا مِثْلَ رِيحِهِ شَيْئًا قَطُّ، وَيَقُولُ رَبُّنَا: قُومُوا إِلَى مَا أَعْدَدْتُ
لَكُمْ مِنَ الْكَرَامَةِ فَخُذُوا مَا اشْتَهَيْتُمْ، فَنَأْتِي سُوقًا قَدْ حَفَّتْ بِهِ الْمَلَائِكَةُ، فِيهَا مَا لَمْ تَنْظُرِ
الْعُيُونُ إِلَى مِثْلِهِ، وَلَمْ تَسْمَعِ الْآذَانُ، وَلَمْ يَخْطُرْ عَلَى الْقُلُوبِ، فَيُحْمَلُ لَنَا مَا اشْتَهَيْنَا، لَيْسَ
يُبَاعُ فِيهَا وَلَا يُشْتَرَى، وَفِي ذٰلِكَ السُّوقِ يَلْقَى أَهْلُ الْجَنَّةِ بَعْضُهُمْ بَعْضًا. قَالَ: «فَيُقْبِلُ
الرَّجُلُ ذُو الْمَنْزِلَةِ الْمُرْتَفِعَةِ، فَيَلْقَى مَنْ هُوَ دُونَهُ - وَمَا فِيهِمْ دَنِيٌّ - فَيَرُوعُهُ مَا يَرَى عَلَيْهِ مِنَ
اللِّبَاسِ، فَمَا يَنْقَضِي آخِرُ حَدِيثِهِ حَتَّى يُتَخَيَّلَ عَلَيْهِ مَا هُوَ أَحْسَنُ مِنْهُ، وَذٰلِكَ أَنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ
أَنْ يَحْزَنَ فِيهَا، ثُمَّ نَنْصَرِفُ إِلَى مَنَازِلِنَا، فَيَتَلَقَّانَا أَزْوَاجُنَا، فَيَقُلْنَ: مَرْحَبًا وَأَهْلًا لَقَدْ جِئْتَ
وَإِنَّ بِكَ مِنَ الْجَمَالِ أَفْضَلَ مِمَّا فَارَقْتَنَا عَلَيْهِ، فَيَقُولُ: إِنَّا جَالَسْنَا الْيَوْمَ رَبَّنَا الْجَبَّارَ،
وَيَحِقُّنَا أَنْ نَنْقَلِبَ بِمِثْلِ مَا انْقَلَبْنَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا
حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۵۶۴۷: سعیدؒ بن مسیّب بیان کرتے ہیں کہ وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے (ایک دن بازار میں) ملے تو
ابوہریرہؓ نے کہا کہ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ہم دونوں کو جنت کے بازار میں بھی (اسی طرح) اکٹھا
کرے۔ سعیدؒ نے دریافت کیا' کیا جنت کے بازار ہوں گے؟ ابوہریرہؓ نے کہا' جی ہاں! مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے بتایا تھا کہ جب جنتی لوگ جنت میں داخل ہو جائیں گے تو جنت میں اپنے اپنے اعمال کی فضیلت کے
لحاظ سے فروکش ہوں گے پھر انہیں دنیا کے دنوں کے اعتبار سے جمعہ کے روز کے برابر اجازت دی جائے گی کہ وہ
اپنے پروردگار کی زیارت کریں اور اللہ تعالیٰ ان کے سامنے اپنا عرش ظاہر کریں گے اور جنتیوں کے لئے جنت کے
ایک بڑے باغ میں جلوہ افروز ہوں گے۔ جنتیوں کیلئے (اس باغ میں مختلف قسم کے منبر یعنی) نور کے منبر' موتیوں
کے منبر' یاقوت کے منبر' زبرجد کے منبر' سونے اور چاندی کے منبر رکھ دیے جائیں گے (جن پر جنتی لوگ حسب
مراتب بیٹھیں گے) اور جنتیوں میں سے سب سے کم درجے والا جنتی کستوری اور کافور کے ٹیلے پر بیٹھا ہو گا
حالانکہ ان میں سے کوئی بھی کم درجہ والا نہ ہو گا یعنی کسی کو بھی کم درجے کا احساس نہ ہو گا' وہ یہ خیال نہیں
کریں گے کہ کرسیوں پر بیٹھنے والے (مجلس) کی نشست کے اعتبار سے ہم سے زیادہ افضل ہیں۔ ابوہریرہؓ کہتے ہیں
میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! کیا ہم اپنے پروردگار کا دیدار کریں گے؟ آپؐ نے فرمایا' جی ہاں! کیا تم
سورج کو اور چودھویں رات کے چاند کو دیکھنے میں کوئی شک و شبہ رکھتے ہو؟ ہم نے عرض کیا' نہیں! آپؐ نے
فرمایا' اسی طرح تم اپنے پروردگار کے دیدار میں کسی شک و شبہ کا اظہار نہیں کرو گے اور اس مجلس میں ایسا کوئی

شخص باقی نہ رہے گا کہ جس سے اللہ تعالیٰ بغیر پردے کے آمنے سامنے ہم کلام نہیں ہو گا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ ان میں سے ایک شخص سے دریافت کرے گا کہ اے فلاں بن فلاں! کیا تجھے وہ دن یاد ہے کہ جب تو نے فلاں فلاں باتیں کہی تھیں؟ چنانچہ اللہ ربّ العزت اس کی بعض عہد شکنیاں یاد دلائے گا جو اس نے اس دنیا میں کی تھیں۔ وہ شخص عرض کرے گا' اے میرے پروردگار! کیا تو نے مجھے بخش نہیں دیا۔ اللہ ربّ العزت فرمائے گا' کیوں نہیں! تو میری اس وسعتِ مغفرت کے سبب ہی اپنے اس مقام تک پہنچا ہے۔ چنانچہ وہ لوگ ابھی اسی حالت میں ہوں گے کہ ان کے اوپر ایک بادل چھا جائے گا وہ ان پر خوشبو کی بارش برسائے گا' اس جیسی خوشبو کو انہوں نے پہلے کبھی محسوس نہ کیا ہو گا اور ہمارا پروردگار ان سے کہے گا کہ تم ان چیزوں کی طرف چلو جن کو ہم نے ازراہِ کرامت (وعظمت) تمہارے لئے تیار کر رکھا ہے اور تم اپنی چاہت کے مطابق (ان سے) لے لو۔ (اس کے بعد آپؐ نے فرمایا) چنانچہ ہم لوگ اس بازار میں پہنچیں گے جس کو فرشتوں نے گھیرے میں لے رکھا ہو گا (اس بازار میں موجود اشیاء کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہو گا نہ کسی کان نے سنا ہو گا اور نہ ہی کسی کے دل میں ان کا خیال آیا ہو گا پھر جن چیزوں کو ہم پسند کریں گے وہ اٹھا اٹھا کر ہمیں دی جائیں گی بازار میں خرید و فروخت نہیں ہو گی البتہ بازار میں جنتی لوگ ایک دوسرے سے ملاقات کریں گے۔ آپؐ نے فرمایا' ایک بلند مرتبہ شخص آئے گا وہ اپنے سے کم مرتبہ شخص سے ملے گا جبکہ ان میں سے کسی کا درجہ کم تر نہیں ہو گا۔ اس بلند مرتبہ شخص کو وہ لباس پسند نہیں آئے گا جو وہ کم تر درجہ کے اس شخص کو پہنے ہوئے دیکھے گا۔ اس کی آخری بات ابھی ختم نہ ہو گی کہ بلند مرتبہ شخص کو خیال گزرے گا کہ میرے مخاطب کا لباس اس سے بہت بہتر ہے اور یہ اس لئے ہو گا کہ جنت میں کسی شخص کیلئے جائز نہیں ہو گا کہ وہ غمگین رہے (آپؐ نے فرمایا) پھر ہم اپنے گھروں میں چلے جائیں گے' ہماری بیویاں ہم سے ملیں گی اور کہیں گی' مرحبا اور خوش آمدید کہ تو واپس آیا ہے اور تیرا حسن و جمال اس حسن و جمال سے کہیں زیادہ ہے کہ جب تو ہم سے جُدا ہوا تھا۔ پس ہم بتائیں گے کہ آج کے دن ہم اپنے پروردگارِ جبّار کے ساتھ ہم نشین ہوئے ہیں۔ ہم اسی طرح واپس آنے کے لائق ہیں جس طرح ہم واپس آئے ہیں۔

(ترمذی' ابن ماجہ) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: علامہ ناصرالدین البانی نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۲۹۶)

٥٦٤٨ - (٣٧) **وَعَنْ** أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ الَّذِي لَهُ ثَمَانُونَ أَلْفَ خَادِمٍ، وَاثْنَانِ وَسَبْعُونَ زَوْجَةً، وَتُنْصَبُ لَهُ قُبَّةٌ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَزَبَرْجَدٍ وَيَاقُوتٍ كَمَا بَيْنَ الْجَابِيَةِ إِلَى صَنْعَاءَ».

وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ، قَالَ: «وَمَنْ مَاتَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنْ صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ يُرَدُّونَ بَنِي ثَلَاثِينَ فِي الْجَنَّةِ، لَا يَزِيدُونَ عَلَيْهَا أَبَدًا، وَكَذٰلِكَ أَهْلُ النَّارِ».

وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ: قَالَ: «إِنَّ عَلَيْهِمُ التِّيجَانَ، أَدْنَى لُؤْلُؤَةٍ مِنْهَا لَتُضِيءُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ».

وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ، قَالَ: «اَلْمُؤْمِنُ إِذَا اشْتَهَى الْوَلَدَ فِي الْجَنَّةِ كَانَ حَمْلُهُ وَوَضْعُهُ وَسِنُّهُ فِي سَاعَةٍ كَمَا يَشْتَهِي» وَقَالَ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ: إِذَا اشْتَهَى الْمُؤْمِنُ فِي الْجَنَّةِ الْوَلَدَ كَانَ فِي سَاعَةٍ وَلٰكِنْ لَا يَشْتَهِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

وَرَوَى ابْنُ مَاجَهْ الرَّابِعَةَ، وَالدَّارِمِيُّ الْأَخِيرَةَ.

۵۶۴۸: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جنتیوں میں سے کم مرتبے والے شخص کے ۸۰ ہزار خادم اور ۷۲ بیویاں ہوں گی اور اس کیلئے جو خیمہ نصب کیا جائے گا وہ موتیوں' زبرجد اور یاقوت سے (مرصع و مزین) ہو گا اس کا حجم "جابیہ" اور صنعاء شہر کے فاصلے کے برابر ہو گا۔ (جابیہ دمشق' شام کے ایک دروازے کا نام ہے جب کہ صنعاء یمن کے دارالحکومت کا نام ہے)

اور اسی سند کے ساتھ مروی ایک روایت میں ہے آپ نے فرمایا کہ جس شخص کو جنت میں داخل کیا جائے گا وہ چاہے چھوٹی عمر میں فوت ہوا یا بڑی عمر میں تو اسے جنت میں تیس سالہ زندگی پر لوٹا دیا جائے گا وہ کبھی بھی اس عمر سے زائد کے نہیں ہوں گے اور اسی طرح کا معاملہ دوزخیوں کے ساتھ ہو گا اور اسی سند کے ساتھ ایک اور روایت میں ہے آپ نے فرمایا کہ جنتیوں کے سروں پر جو تاج ہوں گے ان کا سب سے کمتر موتی بھی ایسا ہو گا کہ اس کی روشنی سے مشرق اور مغرب کے درمیان کا حصہ منور ہو جائے۔

اور اسی سند کے ساتھ ایک اور روایت میں ہے آپ نے فرمایا کہ ایماندار شخص جب جنت میں اولاد کی خواہش کرے گا (تو اس کی خواہش اس طرح پوری ہو گی) کہ بچے کا حمل قرار پانا' اس کا پیدا ہونا اور اس کی عمر یہ سب کچھ ایک ساعت میں ہو جائے گا جیسا کہ وہ پسند کرے گا۔

اور اسحٰق بن ابراہیم اس (آخری) روایت کے بارے میں کہتے ہیں کہ اگر کوئی مومن شخص جنت میں اولاد کی خواہش کرے گا تو اس کی یہ خواہش ایک ساعت میں ہی پوری ہو جائے گی لیکن وہ ایسی خواہش نہیں کرے گا (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے اور ابن ماجہؒ نے (اس حدیث کے) چوتھے جملے کو اور دارمیؒ نے (اس حدیث کے) آخری حصے کو بیان کیا ہے۔

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۲۹۹)

۵۶۴۹ - (۳۸) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَمُجْتَمَعًا لِلْحُورِ الْعِينِ يَرْفَعْنَ بِأَصْوَاتٍ لَمْ تَسْمَعِ الْخَلَائِقُ مِثْلَهَا، يَقُلْنَ: نَحْنُ الْخَالِدَاتُ فَلَا نَبِيدُ، وَنَحْنُ النَّاعِمَاتُ فَلَا نَبْأَسُ، وَنَحْنُ الرَّاضِيَاتُ فَلَا نَسْخَطُ، طُوبَى لِمَنْ كَانَ لَنَا وَكُنَّا لَهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۶۴۹: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جنت میں حورعین کے اجتماع کیلئے ایک جگہ (مختص) ہو گی' وہ بلند آواز کے ساتھ گیت گائیں گی' اس جیسی آواز مخلوق میں سے کسی نے

خد مت ہو گی وہ کہیں گی

ہم ہمیشہ رہیں گی اور ہم کبھی فنا نہیں ہوں گی
ہم سدا نرم و نازک رہیں گی ہماری نزاکت کبھی ختم نہیں ہو گی
ہم سدا خوش رہنے والی ہیں ہم کبھی ناراض نہیں ہوں گی
ہراس شخص کیلئے مبارکباد ہو جو ہمارا ہے اور ہم اس کی ہیں
(ترمذی)

۵۶۵۰ - (۳۹) وَعَنْ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَحْرَ الْمَاءِ، وَبَحْرَ الْعَسَلِ، وَبَحْرَ اللَّبَنِ، وَبَحْرَ الْخَمْرِ، ثُمَّ تُشَقَّقُ الْأَنْهَارُ بَعْدُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۶۵۰: حکیم بن معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ جنت میں پانی کا سمندر' شہد کا سمندر' دودھ کا سمندر اور شراب کا سمندر ہے پھر ان (سمندروں) سے نہریں نکلیں گی (ترمذی)

۵۶۵۱ - (۴۰) وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ مُعَاوِيَةَ.

۵۶۵۱: نیز دارمی نے اس حدیث کو معاویہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت کیا ہے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۶۵۲ - (۴۱) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ: «إِنَّ الرَّجُلَ فِي الْجَنَّةِ لَيَتَّكِئُ فِي الْجَنَّةِ سَبْعِينَ مَسْنَدًا قَبْلَ أَنْ يَتَحَوَّلَ، ثُمَّ تَأْتِيهِ امْرَأَةٌ فَتَضْرِبُ عَلَى مَنْكِبِهِ، فَيَنْظُرُ وَجْهَهُ فِي خَدِّهَا أَصْفَى مِنَ الْمِرْآةِ، وَإِنَّ أَدْنَى لُؤْلُؤَةٍ عَلَيْهَا تُضِيءُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، فَتُسَلِّمُ عَلَيْهِ، فَيَرُدُّ السَّلَامَ، وَيَسْأَلُهَا: مَنْ أَنْتِ؟ فَتَقُولُ: أَنَا مِنَ الْمَزِيدِ، وَإِنَّهُ لَيَكُونُ عَلَيْهَا سَبْعُونَ ثَوْبًا، فَيَنْفُذُهَا بَصَرُهُ، حَتَّى يَرَى مُخَّ سَاقِهَا مِنْ وَرَاءِ ذَلِكَ، وَإِنَّ عَلَيْهَا مِنَ التِّيجَانِ أَنَّ أَدْنَى لُؤْلُؤَةٍ مِنْهَا لَتُضِيءُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

تیسری فصل

۵۶۵۲: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا' بلاشبہ جنتی مرد جنت میں ۷۰ مسندوں پر (ٹیک لگائے) بیٹھے گا اس سے پہلے کہ وہ پہلو بدلے' اس کے پاس (جنت کی)

ایک عورت آئے گی جو اس کے کندھے پر ہاتھ رکھے گی تو اس مرد کو اپنا چہرہ اس کے رخسار میں نظر آئے گا جو آئینے سے بھی زیادہ صاف ہو گا اور (اس عورت کے زیورات یا تاج میں جڑا ہوا) اس کا کوئی ادنیٰ سا موتی (اگر دنیا میں آ جائے تو) مشرق اور مغرب (کے درمیانی فاصلے) کو روشن کر دے۔ وہ عورت اسے سلام کہے گی چنانچہ وہ مرد اس کے سلام کا جواب لوٹائے گا اور اس سے سوال کرے گا کہ تو کون ہے؟ وہ جواب دے گی کہ میں "مزید" میں سے ہوں اور اس عورت کے جسم پر ستر لباس ہوں گے' اس مرد کی نظر ان میں سے بھی پار ہو جائے گی حتیٰ کہ اس عورت کی پنڈلی کا گودا تک اس کے کپڑوں کے پیچھے سے نظر آئے گا اور اس عورت کے سر پر تاج رکھے ہوں گے جن کا معمولی سا موتی بھی ایسا ہو گا کہ (اگر وہ دنیا میں آ جائے تو) مشرق اور مغرب (کے درمیانی فاصلے) کو روشن کر دے (احمد)

۵۶۵۳ - (۴۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَحَدَّثُ - وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ -: «إِنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ فِي الزَّرْعِ. فَقَالَ لَهُ: أَلَسْتَ فِيمَا شِئْتَ؟ قَالَ: بَلَى، وَلٰكِنْ أُحِبُّ أَنْ أَزْرَعَ، فَبَذَرَ، فَبَادَرَ الطَّرْفَ - نَبَاتُهُ وَاسْتِوَاؤُهُ، وَاسْتِحْصَادُهُ، فَكَانَ أَمْثَالَ الْجِبَالِ. فَيَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَى: دُونَكَ يَا ابْنَ آدَمَ! فَإِنَّهُ لَا يُشْبِعُكَ شَيْءٌ». فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ: وَاللّٰهِ لَا تَجِدُهُ إِلَّا قُرَشِيًّا أَوْ أَنْصَارِيًّا، فَإِنَّهُمْ أَصْحَابُ زَرْعٍ، وَأَمَّا نَحْنُ فَلَسْنَا بِأَصْحَابِ زَرْعٍ! فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۶۵۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (ایک روز) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک دیہاتی بیٹھا ہوا تھا آپ یہ فرما رہے تھے کہ جنتیوں میں سے ایک شخص نے اپنے رب سے کھیتی باڑی کرنے کی اجازت مانگی۔ اللہ ربّ العزت نے اس سے فرمایا کہ کیا تیرے پاس تیری پسند کی چیز نہیں ہے؟ اس دیہاتی نے کہا' کیوں نہیں! لیکن مجھے پسند ہے کہ میں کھیتی باڑی کروں (آپ نے فرمایا کہ اس شخص کو کھیتی باڑی کرنے کی اجازت مل جائے گی) چنانچہ وہ بیج ڈالے گا' پلک جھپکتے ہی سبزہ اُگ آئے گا' کھیتی بڑی ہو (کر پک) جائے گی اور کٹ جائے گی پس پہاڑ کے برابر (اناج کے) انبار لگ جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے' اے ابنِ آدم! تیری خواہش پوری ہو گئی' حقیقت یہ ہے کہ تیرا پیٹ کوئی شے نہیں بھر سکتی۔ دیہاتی نے عرض کیا' اللہ کی قسم! (کھیتی باڑی کی اجازت مانگنے والا) وہ شخص یا تو قرشی ہو گا یا انصاری کیونکہ وہی لوگ کھیتی باڑی کرتے ہیں اور جہاں تک ہمارا تعلق ہے تو ہم کھیتی باڑی کرنے والے نہیں ہیں۔ چنانچہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (دیہاتی کی یہ بات سن کر) ہنس پڑے (بخاری)

۵۶۵۴ - (۴۳) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ: أَيَنَامُ أَهْلُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: «اَلنَّوْمُ أَخُو الْمَوْتِ، وَلَا يَمُوتُ أَهْلُ الْجَنَّةِ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۵۶۵۴ : جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا جنتی سوئیں گے؟ آپ نے فرمایا' موت کا بھائی ہے اور اہلِ جنت پر موت طاری نہیں ہو گی۔
(بیہقی شُعَبِ الایمان)

بَابُ رُؤيَةِ اللهِ تَعَالٰى

(دیدارِ الٰہی کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۶۵۵ـ (۱) عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ عِيَانًا». وَفِيْ رِوَايَةٍ: قَالَ: كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَنَظَرَ اِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ: «اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهِ، فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَا تُغْلَبُوْا عَلٰى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا فَافْعَلُوْا». ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا﴾. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۵۶۵۵ : جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' عنقریب تم اپنے پروردگار کو کھلی آنکھوں سے دیکھو گے اور ایک دوسری روایت میں جریرؓ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ آپؐ نے چودھویں رات کے چاند کو دیکھا اور فرمایا' بلاشبہ تم اپنے پروردگار کو (قیامت کے دن) دیکھو گے جیسا کہ تم اس چاند کو دیکھ رہے ہو' تم اس کو دیکھنے میں کوئی تنگی نہیں پاؤ گے پس اگر تم سے ہو سکے تو تم سورج طلوع ہونے سے پہلے کی نماز یعنی نماز فجر کو اور اس کے ڈوبنے سے پہلے کی نماز یعنی نماز عصر کو نہ چھوڑو تو (ان دونوں نمازوں کو اپنے وقت پر) ضرور ادا کرو۔ پھر آپؐ نے یہ آیت تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) "اپنے رب کی تسبیح و تحمید سورج طلوع ہونے سے پہلے اور اس کے غروب ہونے سے پہلے بیان کرو" یعنی طلوع شمس سے پہلے فجر کی اور غروب شمس سے پہلے عصر کی نماز پڑھو (بخاری' مسلم)

۵۶۵۶ـ (۲) وَعَنْ صُهَيْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اِذَا دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ يَقُوْلُ اللهُ تَعَالٰى: تُرِيْدُوْنَ شَيْئًا اَزِيْدُكُمْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: اَلَمْ تُبَيِّضْ وُجُوْهَنَا؟ اَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ؟» قَالَ: «فَيُرْفَعُ الْحِجَابُ، فَيَنْظُرُوْنَ اِلٰى وَجْهِ اللهِ، فَمَا اُعْطُوْا شَيْئًا

حَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ إِلَى رَبِّهِمْ، ثُمَّ تَلَا: ﴿لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَى وَزِيَادَةٌ﴾. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۶۵۶: صہیب رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' جب تمام جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے' کیا تم کسی چیز کو چاہتے ہو کہ میں تمہیں عطا کروں؟ وہ عرض کریں گے' کیا آپ نے ہمارے چہروں کو روشن نہیں کیا' کیا آپ نے ہمیں جنت میں داخل نہیں کیا اور کیا آپ نے ہمیں دوزخ سے نہیں بچایا۔ آپؐ نے فرمایا' تب پردہ اٹھا دیا جائے گا' پس تمام جنتی اللہ رب العزت کے چہرے کا دیدار کریں گے۔ انہیں ایسی کوئی نعمت عطا نہیں ہوئی جو پروردگار کی طرف سے ان کے دیکھنے سے زیادہ محبوب ہو۔ اس کے بعد آپؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی (جس کا ترجمہ ہے) "جن لوگوں نے اچھے عمل کیے اُن کیلئے جنت ہے اور مزید بھی ہے" (مزید سے مراد اللہ رب العزت کا دیدار ہے) (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

٥٦٥٧ - (٣) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً لَمَنْ يَنْظُرُ إِلَى جِنَانِهِ وَأَزْوَاجِهِ وَنَعِيمِهِ وَخَدَمِهِ وَسُرُرِهِ مَسِيرَةَ أَلْفِ سَنَةٍ، وَأَكْرَمُهُمْ عَلَى اللهِ مَنْ يَنْظُرُ إِلَى وَجْهِهِ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً»، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ إِلَى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ﴾. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل

۵۶۵۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ جنت والوں میں سے کم درجہ والا شخص وہ ہو گا جو اپنے باغات' اپنی بیویوں' اپنی نعمتوں' اپنے خدمت گاروں اور اپنے آرام کے تخت پوشوں کی طرف دیکھے گا جو ہزار سال کی مسافت کی بقدر جگہ میں ہوں گے۔ یعنی مذکورہ تمام اشیاء اولیٰ درجے والے جنتی کی ملکیت اور تصرف میں ہوں گی اور اللہ رب العزت کے نزدیک سب سے زیادہ عزت والا شخص وہ ہو گا جو صبح و شام اللہ تعالیٰ کا دیدار کرے گا۔ پھر آپؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی (جس کا ترجمہ ہے) "بہت سے چہرے اس دن تروتازہ ہوں گے' وہ اپنے پروردگار کا دیدار کر رہے ہوں گے" (احمد' ترمذی)

٥٦٥٨ - (٤) وَعَنْ أَبِي رَزِينٍ الْعُقَيْلِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَكُلُّنَا يَرَى رَبَّهُ مُخْلِيًا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: «بَلَى». قَالَ: وَمَا آيَةُ ذَلِكَ فِي خَلْقِهِ؟ قَالَ: «يَا أَبَا رَزِينٍ! أَلَيْسَ كُلُّكُمْ يَرَى الْقَمَرَ لَيْلَةَ الْبَدْرِ مُخْلِيًا بِهِ؟» قَالَ: بَلَى. قَالَ: «فَإِنَّمَا هُوَ خَلْقٌ مِنْ خَلْقِ اللهِ، وَاللهُ أَجَلُّ وَأَعْظَمُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۵۷۵۸: ابو رزین عقیلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! کیا ہم سب قیامت کے دن الگ الگ اپنے پروردگار کو دیکھ سکیں گے؟ آپؐ نے فرمایا' کیوں نہیں! میں نے دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں اسکی علامت کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' اے ابو رزین! کیا تم سب چودھویں رات کے چاند کو تنہائی میں نہیں دیکھتے ہو؟ ابو رزین نے کہا' کیوں نہیں! آپؐ نے فرمایا' بلاشبہ چاند بھی تو اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے اور اللہ تعالیٰ بہت بلند اور بہت عظمت والا ہے (ابوداؤد)

الفصل الثالث

٥٧٥٩ - (٥) عن أبي ذرٍّ رضي الله عنه، قال: سألت رسول الله ﷺ: هل رأيت ربك؟ قال: «نورٌ أنّى أراه». رواه مسلم.

تیسری فصل

۵۷۵۹: ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا آپؐ نے (معراج کی رات) اپنے پروردگار کو دیکھا تھا؟ آپؐ نے فرمایا' (اللہ تعالیٰ تو) نور ہے' میں اسے کیسے دیکھ سکتا تھا! (مسلم)

٥٧٦٠ - (٦) وعن ابن عباس رضي الله عنهما: ﴿ما كذب الفؤاد ما رأى﴾ ﴿ولقد رآه نزلة أخرى﴾ قال: رآه بفؤاده مرتين. رواه مسلم.

وفي رواية الترمذي قال: رأى محمدٌ ربَّه. قال عكرمة: قلت: أليس الله يقول: ﴿لا تدركه الأبصار وهو يدرك الأبصار﴾؟ قال: ويحك! ذاك إذا تجلّى بنوره الذي هو نوره، وقد رأى ربه مرتين.

۵۷۶۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما "ما کذب الفؤاد ما رأی" اور "ولقد رآہ نزلۃ اخری" کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپؐ نے اپنے پروردگار کو اپنے دل (کی آنکھوں) سے دو مرتبہ دیکھا (مسلم)
اور ترمذی کی ایک روایت میں ہے ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ "محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنے رب کو دیکھا" عکرمہؒ کہتے ہیں میں نے عرض کیا' کیا اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد گرامی نہیں ہے (جس کا ترجمہ ہے) "اس پروردگار کو نگاہیں ادراک نہیں کر سکتیں اور وہ نگاہوں کا ادراک کر سکتا ہے" ابن عباسؓ نے (عکرمہؒ کے اعتراض کے جواب میں) فرمایا' تم پر افسوس ہے۔ یہ (مفہوم) تو اس وقت کے لیے ہے جب اللہ رب العزت اپنے اس نور کے ساتھ تجلی فرمائیں گے جو ان کا ذاتی نور ہے، جب کہ حقیقت یہ ہے کہ آپؐ نے اپنے رب کو دوبار دیکھا

٥٦٦١ - (٧) **وعن** الشَّعْبِيِّ، قَالَ: لَقِيَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَعْبًا بِعَرَفَةَ، فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ، فَكَبَّرَ حَتَّى جَاوَبَتْهُ الْجِبَالُ. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: إِنَّا بَنُو هَاشِمٍ فَقَالَ كَعْبٌ: إِنَّ اللهَ قَسَمَ رُؤْيَتَهُ وَكَلَامَهُ بَيْنَ مُحَمَّدٍ وَمُوسَى، فَكَلَّمَ مُوسَى مَرَّتَيْنِ، وَرَآهُ مُحَمَّدٌ مَرَّتَيْنِ قَالَ مَسْرُوقٌ: فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ، فَقُلْتُ: هَلْ رَأَى مُحَمَّدٌ رَبَّهُ؟ فَقَالَتْ: لَقَدْ تَكَلَّمْتَ بِشَيْءٍ قَفَّ لَهُ شَعْرِي. قُلْتُ: رُوَيْدًا، ثُمَّ قَرَأْتُ: ﴿لَقَدْ رَأَى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَى﴾. فَقَالَتْ: أَيْنَ تَذْهَبُ بِكَ؟ إِنَّمَا هُوَ جِبْرِيلُ. مَنْ أَخْبَرَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَأَى رَبَّهُ أَوْ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أُمِرَ بِهِ، أَوْ يَعْلَمُ الْخَمْسَ الَّتِي قَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّ اللهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ﴾. فَقَدْ أَعْظَمَ الْفِرْيَةَ، وَلَكِنَّهُ رَأَى جِبْرِيلَ —، لَمْ يَرَهُ فِي صُورَتِهِ إِلَّا مَرَّتَيْنِ: مَرَّةً عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى، وَمَرَّةً فِي أَجْيَادٍ —، لَهُ سِتُّمِائَةِ جَنَاحٍ، قَدْ سَدَّ الْأُفُقَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَرَوَى الشَّيْخَانِ مَعَ زِيَادَةٍ وَاخْتِلَافٍ، وَفِي رِوَايَتِهِمَا: قَالَ: قُلْتُ: لِعَائِشَةَ: فَأَيْنَ قَوْلُهُ: ﴿ثُمَّ دَنَا فَتَدَلَّى. فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى﴾؟ قَالَتْ: ذَاكَ جِبْرِيلُ — عَلَيْهِ السَّلَامُ، كَانَ يَأْتِيهِ فِي صُورَةِ الرَّجُلِ، وَإِنَّهُ أَتَاهُ هَذِهِ الْمَرَّةَ فِي صُورَتِهِ الَّتِي هِيَ صُورَتُهُ، فَسَدَّ الْأُفُقَ.

۵۶۶۱: شعبیؒ بیان کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کعبؓ سے میدانِ عرفات میں ملے اور ان سے کسی شے کے بارے میں دریافت کیا۔ کعبؓ نے (بلند آواز میں) اللہ اکبر کے کلمات کہے یہاں تک کہ ان کلمات کی بازگشت سے پہاڑ گونج اٹھے۔ ابن عباسؓ نے کہا' بلاشبہ ہم ہاشم کی اولاد ہیں' ہم سے ایسی توقع ہرگز نہ رکھیں کہ ہم کوئی غیر ضروری سوال کریں گے۔ کعبؓ نے فرمایا' اللہ تعالیٰ نے اپنے دیدار کو اور اپنے کلام کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور موسیٰ علیہ السلام کے درمیان تقسیم کیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ موسیٰ علیہ السلام سے دو مرتبہ ہم کلام ہوئے (ایک مرتبہ وادیٔ ایمن میں اور دوسری مرتبہ کوہِ طور پر) اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے (شبِ معراج میں) اللہ تعالیٰ کو دو بار دیکھا۔ مسروقؒ (جن سے حدیث کے راوی شعبیؒ نے روایت بیان کی ہے) کہتے ہیں کہ (ابن عباسؓ اور کعب احبارؓ کی یہ گفتگو سن کر) میں عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور دریافت کیا کہ کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار کو دیکھا ہے؟ عائشہؓ نے جواب دیا' (اے مسروق!) تو نے ایسی بات کہی ہے جس کی وجہ سے میرے (جسم کے) رونگٹے کھڑے ہو گئے ہیں۔ (مسروقؒ کہتے ہیں) میں نے کہا' ذرا توقف سے کام لیجیے پھر میں نے یہ آیت پڑھی (جس کا ترجمہ ہے) "بلاشبہ محمدؐ نے اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیوں کو دیکھا۔" عائشہؓ نے فرمایا' (اے مسروق!) یہ آیت (مفہوم کے لحاظ سے) تمہیں کہاں لے جا رہی ہے؟ اس سے مراد تو جبرائیلؑ ہیں۔ جو شخص تمہیں یہ کہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار کو دیکھا ہے یا (یہ کہے) آپؐ نے کسی ایسی بات کو چھپایا ہے جس (کے اظہار) کا آپؐ کو حکم دیا گیا تھا یا (یہ کہے کہ) آپؐ کو ان پانچ باتوں کا علم ہے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ "بلاشبہ قیامت کا علم اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اور وہی بارش نازل کرتا ہے ...." تو اس نے (آپؐ پر) بہت بڑا جھوٹ باندھا اور (جہاں تک اس آیت کا تعلق ہے جو تم نے تلاوت کی تو

اس سے مراد یہ ہے کہ) آپؐ نے جبرائیلؑ کو دیکھا (بایں وجہ اسے بڑی نشانی قرار دیا) اور آپؐ نے دو مرتبہ جبرائیل کو اس کی اپنی اصل شکل میں دیکھا' ایک مرتبہ سدرۃ المنتہیٰ کے پاس اور ایک مرتبہ مکہ مکرمہ کی ایک گھاٹی "اجیاد" میں جبکہ جبرائیلؑ کے چھ سو پر اور انہوں نے (اپنے پروں سے) پورے اُفق کو گھیر رکھا تھا (ترمذی)

نیز بخاری و مسلم نے یہ حدیث کچھ مزید اور مختلف الفاظ کے ساتھ بیان کی ہے اور ان دونوں کی روایت میں ہے' مسروقؒ کہتے ہیں کہ میں نے (عائشہؓ سے) دریافت کیا کہ پھر اللہ ربّ العزت کے اس ارشاد کا کیا مطلب ہے کہ "پھر وہ قریب آیا اور قریب آیا چنانچہ وہ دو کمانوں کے برابر فاصلہ رہ گیا یا اس سے بھی کم۔" عائشہؓ نے کہا' یہ جبرائیلؑ ہیں جو آپؐ کے پاس انسانی شکل میں آتے تھے اور اس مرتبہ وہ اپنی اس صورت میں آئے تھے جو ان کی اصل صورت ہے اور انہوں نے (اپنے پروں سے) سارے افق کو گھیر رکھا تھا۔

وضاحت: وہ آیت جس میں علم غیب کی پانچ باتوں کا ذکر ہے اور جس کا حقیقی علم اللہ ربّ العزت کے سوا کسی اور کو نہیں' اس کا مکمل ترجمہ یوں ہے "بلاشبہ قیامت کا علم اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے' وہی بارش نازل کرتا ہے' وہی جانتا ہے کہ حاملہ کے پیٹ میں کیا ہے' کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ کل وہ کیا عمل کرے گا اور کوئی شخص یہ بھی نہیں جانتا کہ اسے کس سرزمین پر مرنا ہے بے شک اللہ تعالیٰ ہی (تمام امور کو) جاننے والا باخبر ہے۔"

٥٦٦٢ - (٨) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فِيْ قَوْلِهٖ: ﴿فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنٰى﴾ . وَفِيْ قَوْلِهٖ: ﴿مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأٰى﴾ . وَفِيْ قَوْلِهٖ: ﴿رَأٰى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى﴾ . قَالَ فِيْهَا كُلِّهَا: رَأٰى جِبْرِيْلَ - عَلَيْهِ السَّلَامُ ، لَهٗ سِتُّمِائَةِ جَنَاحٍ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ: ﴿مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأٰى﴾ . قَالَ: رَأٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جِبْرِيْلَ - فِيْ حُلَّةٍ مِنْ رَفْرَفٍ - ، قَدْ مَلَأَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ .

وَلَهٗ - وَلِلْبُخَارِيِّ فِيْ قَوْلِهٖ: ﴿لَقَدْ رَأٰى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى﴾ . قَالَ: رَأٰى رَفْرَفًا أَخْضَرَ ، سَدَّ أُفُقَ السَّمَاءِ .

۵۶۶۲: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے بارے میں (جس کا ترجمہ ہے کہ) "......... دو کمانوں کے برابر فاصلہ رہ گیا یا اس سے بھی کم" اور اللہ ربّ العزت کے اس ارشاد کے بارے میں (جس کا ترجمہ ہے کہ) "انہوں نے جس چیز کو دیکھا ان کے دل نے اسے نہ جھٹلایا" اور اللہ ربّ العزت کے اس ارشاد کے بارے میں (جس کا ترجمہ ہے کہ) "بلاشبہ محمدؐ نے اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیوں کو دیکھا" فرمایا کہ ان تمام (آیات کی تفسیر) میں ہے کہ آپؐ نے جبرائیلؑ کو (ان کی اصل صورت میں) دیکھا' ان کے چھ سو پر تھے (بخاری' مسلم)

اور ترمذی کی روایت میں ہے کہ ابن مسعودؓ نے (اللہ ربّ العزت کے اس ارشاد کے متعلق) کہا (جس کا ترجمہ ہے) کہ "انہوں نے جو کچھ دیکھا ان کے دل نے اسے نہ جھٹلایا" ابن مسعودؓ نے کہا (اس سے مراد یہ ہے) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرائیلؑ کو سبز رنگ کی پوشاک میں دیکھا جس نے آسمان اور زمین کے درمیان کو بھرا ہوا تھا۔

نیز ترمذی اور بخاری کی ایک روایت میں اللہ ربّ العزت کے اس ارشاد کے بارے میں (جس کا ترجمہ ہے) کہ "بلاشبہ محمدؐ نے اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیوں کو دیکھا" ابنِ مسعودؓ نے کہا کہ آپؐ نے جبرائیلؑ کو سبز رنگ کی پوشاک میں دیکھا جس نے آسمان کے افق کو گھیر رکھا تھا۔

٥٦٦٣ - (٩) **وَسُئِلَ** مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَىٰ: ﴿إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ﴾. فَقِيلَ: قَوْمٌ يَقُولُونَ: إِلَىٰ ثَوَابِهِ. فَقَالَ مَالِكٌ: كَذَبُوا فَأَيْنَ هُمْ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَىٰ: ﴿كَلَّا إِنَّهُمْ عَنْ رَبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَمَحْجُوبُونَ﴾. قَالَ مَالِكٌ: النَّاسُ يَنْظُرُونَ إِلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَعْيُنِهِمْ، وَقَالَ: لَوْ لَمْ يَرَ الْمُؤْمِنُونَ رَبَّهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَمْ يُعَيِّرِ اللّٰهُ الْكُفَّارَ بِالْحِجَابِ فَقَالَ: ﴿كَلَّا إِنَّهُمْ عَنْ رَبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَمَحْجُوبُونَ﴾. رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۵۶۶۳: اور مالک بن انس رضی اللہ عنہ سے اللہ ربّ العزت کے اس ارشاد کے بارے میں سوال کیا گیا (جس کا ترجمہ ہے) کہ "۔۔۔۔۔۔ کچھ لوگ اپنے رب کی طرف دیکھیں گے" جب کہ انہیں بتایا گیا کہ کچھ لوگ (معتزلہ وغیرہ) کہتے ہیں کہ (اس آیت سے مراد یہ ہے کہ) لوگ (اللہ ربّ العزت کی بجائے) ثواب کی طرف دیکھ رہے ہوں گے۔ امام مالکؒ نے فرمایا' وہ لوگ جھوٹ کہتے ہیں (ایسا کہنے والے) اللہ ربّ العزت کے اس ارشاد سے کیا مراد لیتے ہیں؟ (جس کا ترجمہ ہے) کہ ہرگز نہیں! بے شک یہ لوگ (جو کافر ہیں) اس دن اپنے رب (کے دیدار) سے روک دیئے جائیں گے۔ امام مالکؒ نے فرمایا کہ اگر قیامت کے دن لوگ اپنے رب کو نہیں دیکھیں گے تو اللہ تعالیٰ کافروں کو یہ عار نہ دلاتے کہ وہ روکے جائیں گے۔ امام مالکؒ نے فرمایا (ارشادِ ربانی ہے) "ہرگز نہیں! بے شک یہ لوگ جو کافر ہیں اس دن اپنے رب (کے دیدار) سے روک دیئے جائیں گے" (شرح السنۃ)

٥٦٦٤ - (١٠) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «بَيْنَا أَهْلُ الْجَنَّةِ فِي نَعِيمِهِمْ، إِذْ سَطَعَ لَهُمْ — نُورٌ، فَرَفَعُوا رُؤُوسَهُمْ، فَإِذَا الرَّبُّ قَدْ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ مِنْ فَوْقِهِمْ، فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ! قَالَ: وَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَىٰ: ﴿سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَبٍّ رَحِيمٍ﴾. قَالَ: فَيَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ، فَلَا يَلْتَفِتُونَ إِلَىٰ شَيْءٍ مِنَ النَّعِيمِ مَا دَامُوا يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ، حَتّٰى يَحْتَجِبَ عَنْهُمْ وَيَبْقَىٰ نُورُهُ وَبَرَكَتُهُ عَلَيْهِمْ فِي دِيَارِهِمْ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۵۶۶۴: جابر رضی اللہ عنہ' نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' جب جنتی لوگ اپنی نعمتوں میں (لطف اندوز ہو رہے) ہوں گے تو اچانک ان کے سامنے (عظیم) روشنی نمودار ہو گی' وہ اپنے سر اٹھائیں گے تو اچانک ان پر ان کے اوپر سے اللہ ربّ العزت جلوہ گر ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ جنتیوں کو کہیں گے' اے جنت میں رہنے والو! السلام علیکم! آپؐ نے فرمایا' اور یہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد "سلامٌ قولاً مّن رّبٍّ الرّحیم" سے ثابت ہے۔

آپؐ نے فرمایا' پھر اللہ تعالیٰ جنتیوں کی جانب دیکھیں گے اور جنتی اللہ تعالیٰ کی جانب دیکھیں گے' وہ اللہ تعالیٰ کے دیدار میں اس قدر مستغرق ہوں گے کہ وہ کسی اور نعمت کی جانب التفات ہی نہیں کریں گے۔ یہاں تک کہ اللہ ربّ العزت ان لوگوں پر سے ہٹ جائیں گے البتہ اللہ تعالیٰ کے نور کے اثرات باقی رہیں گے (ابن ماجہ)

بَابُ صِفَةِ النَّارِ وَاَهْلِهَا
(دوزخ کی کیفیت اور دوزخیوں کے حالات)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٥٦٦٥ - (١) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «نَارُكُمْ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِيْنَ جُزْءًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ» قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً. قَالَ: «فُضِّلَتْ عَلَيْهِنَّ بِتِسْعَةٍ وَسِتِّيْنَ جُزْءًا كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ. وَفِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ: «نَارُكُمُ الَّتِي يُوْقِدُ ابْنُ آدَمَ» . وَفِيْهَا: «عَلَيْهَا» وَ«كُلُّهَا» بَدَلَ: «عَلَيْهِنَّ» . وَ«كُلُّهُنَّ» .

پہلی فصل

٥٦٦٥: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تمہاری (یہ دنیا کی) آگ' دوزخ کی آگ کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔ آپؐ سے عرض کیا گیا' اے اللہ کے رسول! یہی آگ (آخرت کیلئے بھی) کافی تھی۔ آپؐ نے فرمایا' دوزخ کی آگ کو دنیا کی آگ سے ٦٩ درجہ زیادہ بڑھا دیا گیا ہے' ہر درجہ دنیا کی آگ کے مثل (حرارت والا) ہو گا (بخاری' مسلم) اور اس حدیث کے الفاظ بخاری کے ہیں۔
نیز مسلم کی روایت میں ہے (یعنی حدیث کے شروع کے الفاظ اس طرح ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) کہ تمہاری (یہ دنیا کی) آگ جسے ابن آدم جلاتا ہے ...... نیز مسلم کی روایت میں **عَلَيْهِنَّ** اور **كُلُّهُنَّ** کی بجائے **عَلَيْهَا** اور **كُلُّهَا** کے الفاظ ہیں۔

٥٦٦٦ - (٢) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يُؤْتٰى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ زِمَامٍ، مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّوْنَهَا» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

٥٦٦٦: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت کے دن دوزخ کو لایا جائے گا جب کہ اس کی ستر ہزار لگامیں ہوں گی' ہر لگام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہوں گے جو اسے کھینچ کر لائیں گے (مسلم)

٥٦٦٧ - (٣) وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ

اَھْوَنَ اَھْلِ النَّارِ عَذَابًا مَنْ لَہٗ نَعْلَانِ وَشِرَاکَانِ مِنْ نَارٍ، یَغْلِیْ مِنْھُمَا دِمَاغُہٗ کَمَا یَغْلِیْ الْمِرْجَلُ، مَا یَرٰی اَنَّ اَحَدًا اَشَدُّ مِنْہُ عَذَابًا، وَاِنَّہٗ لَاَھْوَنُھُمْ عَذَابًا۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۵۶۶۷: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ دوزخیوں میں سے جو شخص سب سے معمولی عذاب میں مبتلا ہو گا' اس کیلئے آگ کے جوتے اور تسمے ہوں گے' جن کے سبب اس کا دماغ یوں جوش مارے گا جیسے ہنڈیا جوش مارتی ہے' وہ یہ خیال کرے گا کہ کسی دوسرے شخص کو اس سے زیادہ عذاب نہیں ہو رہا حالانکہ وہ سب سے ہلکے عذاب میں مبتلا ہو گا (بخاری' مسلم)

۵۶۶۸ - (۴) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «اَھْوَنُ اَھْلِ النَّارِ عَذَابًا اَبُوْطَالِبٍ، وَھُوَ مُنْتَعِلٌ بِنَعْلَیْنِ یَغْلِیْ مِنْھُمَا دِمَاغُہٗ»۔ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ۔

۵۶۶۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' دوزخیوں میں سے سب سے ہلکا عذاب' ابوطالب کو ہو گا اور وہ آگ کے دو جوتے پہنے ہو گا' جن کی وجہ سے اس کا دماغ جوش مارتا رہے گا (بخاری)

۵۶۶۹ - (۵) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «یُؤْتٰی بِاَنْعَمِ اَھْلِ الدُّنْیَا مِنْ اَھْلِ النَّارِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ، فَیُصْبَغُ فِی النَّارِ صَبْغَۃً، ثُمَّ یُقَالُ: یَا ابْنَ اٰدَمَ! ھَلْ رَاَیْتَ خَیْرًا قَطُّ؟ ھَلْ مَرَّ بِکَ نَعِیْمٌ قَطُّ؟ فَیَقُوْلُ: لَا وَاللّٰہِ یَا رَبِّ! وَیُؤْتٰی بِاَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِی الدُّنْیَا مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ، فَیُصْبَغُ صَبْغَۃً فِی الْجَنَّۃِ، فَیُقَالُ لَہٗ: یَا ابْنَ اٰدَمَ! ھَلْ رَاَیْتَ بُؤْسًا قَطُّ؟ وَھَلْ مَرَّ بِکَ شِدَّۃٌ قَطُّ؟ فَیَقُوْلُ: لَا وَاللّٰہِ، یَا رَبِّ! مَا مَرَّ بِیْ بُؤْسٌ قَطُّ، وَلَا رَاَیْتُ شِدَّۃً قَطُّ»۔ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

۵۶۶۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت کے دن دوزخیوں میں سے ایک ایسے شخص کو لایا جائے گا جو (دنیا میں) سب سے زیادہ عیش و آرام کی زندگی بسر کرتا تھا' اسے دوزخ میں ایک غوطہ دیا جائے گا۔ اس کے بعد اس سے دریافت کیا جائے گا' اے آدم کے فرزند! کیا تو نے (دنیا میں) کبھی کوئی بھلائی دیکھی تھی؟ کیا (دنیا میں) تجھ پر کوئی نعمتوں کا دور گزرا تھا؟ وہ کہے گا' نہیں! اے میرے پروردگار اللہ کی قسم (میں نے دنیا میں کبھی کوئی بھلائی اور نعمت نہیں دیکھی) اور اسی طرح جنتیوں میں سے ایسے شخص لایا جائے گا جو دنیا میں سب سے زیادہ تنگی اٹھانے والا ہو گا' اسے جنت میں غوطہ دیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ تو نے تنگی دیکھی تھی؟ اور کیا تجھ پر کبھی سختی کا دور آیا تھا؟ وہ جواب دے گا' نہیں! اللہ کی قسم! اے میرے پروردگار! مجھ پر کبھی تنگی نہیں آئی اور نہ ہی میں نے کبھی سختی کا دور دیکھا تھا (مسلم)

۵۶۷۰ - (۶) وَعَنْہُ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: «یَقُوْلُ اللّٰہُ لِاَھْوَنِ اَھْلِ النَّارِ عَذَابًا:

الْقِيَامَةِ: لَوْ أَنَّ لَكَ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ أَكُنْتَ تَفْتَدِي بِهِ؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ. فَيَقُولُ: أَرَدْتُ مِنْكَ أَهْوَنَ مِنْ هَذَا، وَأَنْتَ فِي صُلْبِ آدَمَ أَنْ لَا تُشْرِكَ بِي شَيْئًا، فَأَبَيْتَ إِلَّا أَنْ تُشْرِكَ بِي». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۶۷۰: انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا' قیامت کے دن اللہ پاک دوزخیوں میں سے سب سے ہلکے عذاب میں مبتلا شخص سے دریافت کرے گا کہ اگر تیرے پاس زمین کی اشیاء میں سے کوئی شے ہوتی تو کیا تو اسے بدلے میں دیتا؟ (اور اس کے عوض عذاب سے چھٹکارا پا لیتا) وہ جواب دے گا' ہاں! (بڑی سے بڑی شے بھی بدلہ میں دے کر دوزخ کے عذاب سے چھٹکارا پا لیتا) اللہ پاک فرمائے گا' میں نے تجھ سے اس وقت بہت ہی معمولی مطالبہ کیا تھا' جب تو ابھی آدمؑ کی پشت میں تھا کہ تو میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا لیکن تو نے انکار کیا اور میرے ساتھ شریک ٹھہرا کر رہا (بخاری' مسلم)

۵۶۷۱ - (۷) وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى كَعْبَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى رُكْبَتَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى حُجْزَتِهِ -، وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى تَرْقُوَتِهِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۶۷۱: سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بعض دوزخیوں کو آگ نے ٹخنوں تک گھیرا ہو گا' بعض کو آگ نے گھٹنوں تک گھیرا ہو گا' بعض کو آگ نے کمر تک گھیرا ہو گا اور بعض کو آگ نے گردن تک گھیرا ہو گا (مسلم)

۵۶۷۲ - (۸) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا بَيْنَ مَنْكِبَيِ الْكَافِرِ فِي النَّارِ مَسِيرَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ لِلرَّاكِبِ الْمُسْرِعِ». وَفِي رِوَايَةٍ: «ضِرْسُ الْكَافِرِ مِثْلُ أُحُدٍ، وَغِلَظُ جِلْدِهِ مَسِيرَةُ ثَلَاثٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَذُكِرَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ: «اشْتَكَتِ النَّارُ إِلَى رَبِّهَا». فِي بَابِ «تَعْجِيلِ الصَّلَوَاتِ».

۵۶۷۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' دوزخ میں کافر شخص کے دونوں کندھوں کے درمیانی فاصلے کو ایسا (موٹا اور چوڑا) بنا دیا جائے گا کہ تیز رفتار سوار کیلئے تین دن کی مسافت ہو گی اور ایک روایت میں ہے کہ دوزخ میں کافر شخص کی داڑھ اُحد (پہاڑ) کے برابر ہو گی اور اس کی جلد کی موٹائی تین رات کی مسافت کے برابر ہو گی (مسلم)

اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت (جس میں ہے) کہ "دوزخ نے اپنے پروردگار سے شکایت کی" کا ذکر نماز جلدی ادا کرنے کے باب میں ہو چکا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

۵۶۷۳ - (۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أُوْقِدَ عَلَى النَّارِ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى احْمَرَّتْ، ثُمَّ أُوْقِدَ عَلَيْهَا أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى ابْيَضَّتْ، ثُمَّ أُوْقِدَ عَلَيْهَا أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى اسْوَدَّتْ، فَهِيَ سَوْدَاءُ مُظْلِمَةٌ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل

۵۶۷۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' (دوزخ کی) آگ کو ہزار سال جلایا گیا تو اس کا رنگ سرخ ہو گیا' پھر اسے ہزار سال جلایا گیا تو آگ کا رنگ سفید ہو گیا' پھر اسے ہزار سال جلایا گیا تو آگ کا رنگ سیاہ ہو گیا۔ پس (اب) آگ کا رنگ انتہائی سیاہ و تاریک ہے (ترمذی)

۵۶۷۴ - (۱۰) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «ضِرْسُ الْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِثْلُ أُحُدٍ، وَفَخِذُهُ مِثْلُ الْبَيْضَاءِ، وَمَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ مَسِيْرَةُ ثَلَاثٍ مِثْلُ الرَّبَذَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۶۷۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت کے دن کافر کی داڑھ' اُحد پہاڑ کے برابر اور اس کی ران' بیضاء پہاڑ کے برابر ہو گی اور دوزخ میں اس کے بیٹھنے کی جگہ تین رات کی مسافت کے برابر ہو گی جیسا کہ (مدینہ اور) ربذہ (کا درمیانی فاصلہ) ہے (ترمذی)

۵۶۷۵ - (۱۱) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ غِلَظَ جِلْدِ الْكَافِرِ اثْنَانِ وَأَرْبَعُوْنَ ذِرَاعًا، وَإِنَّ ضِرْسَهُ مِثْلُ أُحُدٍ. وَإِنَّ مَجْلِسَهُ مِنْ جَهَنَّمَ مَا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۶۷۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کافر (کے جسم) کی جلد کا موٹاپا بیالیس ہاتھ (کے برابر) ہو گا اور اس کی داڑھ اُحد (پہاڑ) کے برابر ہو گی اور دوزخ میں اس کے بیٹھنے کی جگہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیانی فاصلے کے برابر ہو گی (ترمذی)

وضاحت: امام حاکمؒ نے بھی اس حدیث کو اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے اور بخاری اور مسلم کی شرط کے مطابق ہے (مستدرک حاکم جلد ۴ صفحہ ۵۹۵)

۵۶۷۶ - (۱۲) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ الْكَافِرَ لَيُسْحَبُ لِسَانُهُ الْفَرْسَخَ وَالْفَرْسَخَيْنِ يَتَوَطَّؤُهُ النَّاسُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۵۶۷۶ : ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ کافر انسان اپنی زبان کو ایک فرسخ اور دو فرسخ تک نکالے ہوئے ہو گا' لوگ اسے (اپنے پیروں تلے) روندیں گے (احمد' ترمذی)
امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔
وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں ابو المخارق راوی غیر معروف ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۳۰۲)

۵۶۷۷ - (۱۳) **وَعَنْ** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «الصَّعُوْدُ - جَبَلٌ مِنْ نَارٍ يُتَصَعَّدُ فِيْهِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا، وَيُهْوٰى بِهِ كَذٰلِكَ فِيْهِ اَبَدًا» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .

۵۶۷۷ : ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' "صعود" سے مراد آگ کا پہاڑ ہے۔ جس پر (دوزخی انسان) ستر سال تک چڑھایا جائے گا اور وہاں سے اسی طرح اسے ہمیشہ دوزخ میں گرایا جاتا رہے گا (ترمذی)
وضاحت : اس حدیث کی سند میں ابن لہیعہ راوی مدلس اور دراج راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۷۵ و جلد ۲ صفحہ ۲۴' تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۲۴۴' ضعیف ترمذی صفحہ ۳۰۲)

۵۶۷۸ - (۱۴) **وَعَنْهُ** عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فِيْ قَوْلِهٖ: ﴿كَالْمُهْلِ﴾ - «اَيْ كَعَكَرِ الزَّيْتِ، فَاِذَا قُرِّبَ اِلٰى وَجْهِهٖ سَقَطَتْ فَرْوَةُ وَجْهِهٖ - فِيْهِ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .

۵۶۷۸ : ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد "كَالْمُهْل" کے بارے میں فرمایا کہ وہ (کڑھتے ہوئے گرم) زیتون (کے تیل) کی تلچھٹ جیسا ہو گا' جب اس کو دوزخی شخص کے چہرے کے قریب لے جایا جائے گا تو اس کے چہرے کی کھال اس میں گر جائے گی" (ترمذی)
وضاحت : اس حدیث کی سند میں رشدین بن سعد راوی متکلم فیہ اور دراج راوی ضعیف ہے (الجرح و التعدیل جلد ۳ صفحہ ۲۳۲۰' میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۴۹ و جلد ۲ صفحہ ۲۴' ضعیف ترمذی صفحہ ۳۰۳)

۵۶۷۹ - (۱۵) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اِنَّ الْحَمِيْمَ لَيُصَبُّ عَلٰى رُؤُوْسِهِمْ فَيَنْفُذُ الْحَمِيْمُ - ، حَتّٰى يَخْلُصَ - اِلٰى جَوْفِهٖ، فَيَسْلُتُ مَا فِيْ جَوْفِهٖ - حَتّٰى يَمْرُقَ مِنْ قَدَمَيْهِ، وَهُوَ الصَّهْرُ ثُمَّ يُعَادُ كَمَا كَانَ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .

۵۶۷۹ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' جب گرم پانی دوزخیوں کے سروں پر گرایا جائے گا تو وہ گرم پانی (جسم میں) داخل ہو جائے گا یہاں تک کہ اس کے پیٹ میں پہنچ جائے گا اور جو کچھ اس کے پیٹ میں ہو گا اسے کاٹ کر اس کے دونوں پاؤں میں سے نکال دے گا۔ یہی مطلب

لفظ "صہر" کا ہے۔ پھر اسے پہلے کی طرح کر دیا جائے گا (ترمذی)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں لیث بن سعد راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۴۳، ضعیف ترمذی صفحہ ۳۰۲)

۵۶۸۰ - (۱۶) **وَعَنْ** أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي قَوْلِهِ: ﴿يُسْقَى مِنْ مَاءٍ صَدِيدٍ. يَتَجَرَّعُهُ﴾. قَالَ: «يُقَرَّبُ إِلَى فِيهِ فَيَكْرَهُهُ، فَإِذَا أُدْنِيَ مِنْهُ شَوَى وَجْهَهُ، وَوَقَعَتْ فَرْوَةُ رَأْسِهِ، فَإِذَا شَرِبَهُ قَطَّعَ أَمْعَاءَهُ، حَتَّى يَخْرُجَ مِنْ دُبُرِهِ، يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿وَسُقُوا مَاءً حَمِيمًا فَقَطَّعَ أَمْعَاءَهُمْ﴾. وَيَقُولُ: ﴿وَإِنْ يَسْتَغِيثُوا يُغَاثُوا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوهَ بِئْسَ الشَّرَابُ﴾». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۶۸۰: ابو امامہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ پاک کے اس ارشاد کے بارے میں بیان کرتے ہیں (جس کا ترجمہ ہے) "انہیں پینے کیلئے ایسا پانی دیا جائے گا جو کہ پیپ اور لہو (کے مشابہ) ہو گا۔ جسے وہ گھونٹ گھونٹ پیئے گا" وہ پانی اس کے منہ میں ڈالا جائے گا" آپؐ نے فرمایا' (اس سے مراد یہ ہے کہ) پانی اس شخص کے منہ کے قریب لایا جائے گا تو وہ اسے ناپسند جانے گا۔ جب وہ پانی اس کے منہ میں ڈالا جائے گا تو اس کا چہرہ جل جائے گا اور اس کے سر کی کھال گر جائے گی اور جب وہ اس گرم پانی کو پیئے گا تو وہ پانی اس کی انتڑیوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا حتیٰ کہ وہ اس کی پشت سے نکل آئے گا۔ اللہ پاک فرماتے ہیں (جس کا ترجمہ ہے) "اور انہیں کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا جو ان کی انتڑیوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا" نیز (اللہ ربّ العزت قرآن پاک میں ایک دوسرے مقام میں) فرماتے ہیں کہ "اگر وہ (پانی کی) فریاد کریں گے تو ان کی ایسے پانی سے فریاد رسی کی جائے گی' جو تیل کی تلچھٹ کی طرح ہو گا' چہروں کو جلا دے گا' وہ انتہائی برا مشروب ہو گا" (ترمذی)

۵۶۸۱ - (۱۷) **وَعَنْ** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لِسُرَادِقِ النَّارِ أَرْبَعَةُ جُدُرٍ، كِثَفُ كُلِّ جِدَارٍ مَسِيرَةُ أَرْبَعِينَ سَنَةً». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۶۸۱: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' دوزخ کے احاطہ کیلئے چار دیواریں ہوں گی' ہر دیوار کی چوڑائی چالیس برس کی مسافت کے برابر ہو گی (ترمذی)
وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں بھی رشدین بن سعد اور دراج ہیں' ان کا تذکرہ حدیث نمبر ۵۶۷۸ میں ہو چکا ہے۔ نیز یہ حدیث مسند امام احمد جلد ۳ صفحہ ۲۹ اور مستدرک حاکم جلد ۴ صفحہ ۶۰۰ میں بھی موجود ہے۔

۵۶۸۲ - (۱۸) **وَعَنْهُ،** قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «لَوْ أَنَّ دَلْوًا مِنْ غَسَّاقٍ يُهَرَاقُ فِي الدُّنْيَا لَأَنْتَنَ أَهْلَ الدُّنْيَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۶۸۲: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کہ (دوزخیوں

کے) پیپ کا ایک ڈول دنیا (کی زمین) میں گرا دیا جائے تو تمام زمین بدبودار ہو جائے گی (ترمذی)

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں بھی رِشدین بن سعد اور دراج راوی ہیں' ان کا تذکرہ حدیث نمبر ۵۶۷۸ میں ہو چکا ہے نیز یہ حدیث مسند امام احمد جلد ۳ صفحہ ۲۸' جلد ۳ صفحہ ۸۳ میں اور مستدرک حاکم جلد ۴ صفحہ ۶۰۰ میں بھی مذکور ہے۔ امام حاکمؒ نے اس حدیث کی سند کو صحیح قرار دیا ہے۔

۵۶۸۳ - (۱۹) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوْتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ﴾. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَوْ أَنَّ قَطْرَةً مِنَ الزَّقُّوْمِ قُطِرَتْ فِيْ دَارِ الدُّنْيَا لَأَفْسَدَتْ عَلٰى أَهْلِ الْأَرْضِ مَعَايِشَهُمْ فَكَيْفَ بِمَنْ يَكُوْنُ طَعَامَهُ؟!». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۵۶۸۳ : ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تلاوت فرمائی (جس کا ترجمہ ہے) "تم اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تم پر جب موت آئے تو تم مسلمان ہی مرو" تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اگر (جہنم کے) تھوہر (درخت کے پانی) کا ایک قطرہ بھی دنیا میں گر پڑے تو تمام زمین والوں کی معیشت خراب ہو جائے تو پھر اس شخص کا کیا حال ہو گا جس کی خوراک ہی تھوہر ہو گی (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے۔

وضاحت : آپؐ نے جو آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی اس کے مفہوم اور حدیث کے مضمون میں موافقت یہ ہے کہ تقویٰ اختیار کرنے کے سبب ہی دوزخ کے عذاب سے محفوظ رہا جا سکتا ہے اور تقویٰ اختیار نہ کرنا گویا کہ دوزخ کے عذاب میں گرفتار ہونا ہے (واللہ اعلم)

۵۶۸٤ - (۲۰) **وَعَنْ** أَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ﴿وَهُمْ فِيْهَا كَالِحُوْنَ﴾ قَالَ: «تَشْوِيْهِ النَّارُ فَتَقَلَّصُ شَفَتُهُ الْعُلْيَا حَتّٰى تَبْلُغَ وَسَطَ رَأْسِهِ، وَتَسْتَرْخِيْ شَفَتُهُ السُّفْلٰى حَتّٰى تَضْرِبَ سُرَّتَهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۶۸۴ : ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (قرآن پاک کی اس آیت کے بارے میں فرمایا (جس کا ترجمہ ہے) "...... اور ان کے منہ بگڑے ہوئے ہوں گے" آپؐ نے فرمایا' آگ کافر (کے منہ) کو جلا ڈالے گی' اس کے اوپر کا ہونٹ اوپر کو سمٹ جائے گا یہاں تک کہ سر کے درمیان تک چلا جائے گا اور نیچے کا ہونٹ لٹک جائے گا یہاں تک کہ اس کی ناف تک پہنچ جائے گا (ترمذی)

۵۶۸۵ - (۲۱) **وَعَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ! ابْكُوْا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِيْعُوْا فَتَبَاكَوْا، فَإِنَّ أَهْلَ النَّارِ يَبْكُوْنَ فِي النَّارِ حَتّٰى تَسِيْلَ دُمُوْعُهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ، كَأَنَّهَا جَدَاوِلُ، حَتّٰى تَنْقَطِعَ الدُّمُوْعُ، فَتَسِيْلُ الدِّمَاءُ، فَتَقَرَّحُ الْعُيُوْنُ، فَلَوْ أَنَّ سُفُنًا أُزْجِيَتْ فِيْهَا لَجَرَتْ». رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۵۶۸۵ : انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' اے لوگو! (خدا کے خوف سے) رویا کرو' اگر تم میں (رونے کی) طاقت نہیں تو (احوالِ آخرت کو یاد کر کے) تکلّف کے ساتھ رویا کرو۔ حقیقت یہ ہے کہ دوزخی' دوزخ میں روئیں گے یہاں تک کہ ان کے آنسو ان کے چہروں پر اس طرح بہیں گے گویا کہ وہ پرنالے ہیں' جب آنسو رک جائیں گے تو خون بہنے لگے گا چنانچہ ان کی آنکھیں زخمی ہو جائیں گی (ان کی آنکھوں سے بہنے والا خون اس قدر ہو گا کہ) یقیناً ان کی آنکھیں بھی چلنے لگیں گی (شرح السنۃ)

۵۶۸۶ - (۲۲) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «يُلْقَى عَلَى أَهْلِ النَّارِ الْجُوعُ، فَيَعْدِلُ مَا هُمْ فِيهِ مِنَ الْعَذَابِ، فَيَسْتَغِيثُونَ، فَيُغَاثُونَ بِطَعَامٍ ﴿مِنْ ضَرِيعٍ، لَا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِي مِنْ جُوعٍ﴾، فَيَسْتَغِيثُونَ بِالطَّعَامِ، فَيُغَاثُونَ بِطَعَامٍ ذِي غُصَّةٍ، فَيَذْكُرُونَ أَنَّهُمْ كَانُوا يُجِيزُونَ الْغُصَصَ فِي الدُّنْيَا بِالشَّرَابِ، فَيَسْتَغِيثُونَ بِالشَّرَابِ، فَيُرْفَعُ إِلَيْهِمُ الْحَمِيمُ بِكَلَالِيبِ الْحَدِيدِ، فَإِذَا دَنَتْ مِنْ وُجُوهِهِمْ شَوَتْ وُجُوهَهُمْ، فَإِذَا دَخَلَتْ بُطُونَهُمْ قَطَعَتْ مَا فِي بُطُونِهِمْ، فَيَقُولُونَ: ادْعُوا خَزَنَةَ جَهَنَّمَ، فَيَقُولُونَ: ﴿أَوَلَمْ تَكُ تَأْتِيكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ؟ قَالُوا: بَلَى. قَالُوا: فَادْعُوا، وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ﴾. قَالَ: «فَيَقُولُونَ: ادْعُوا مَالِكًا، فَيَقُولُونَ: ﴿يَا مَالِكُ! لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ﴾ قَالَ: «فَيُجِيبُهُمْ ﴿إِنَّكُمْ مَاكِثُونَ﴾. قَالَ الْأَعْمَشُ: نُبِّئْتُ أَنَّ بَيْنَ دُعَائِهِمْ وَإِجَابَةِ مَالِكٍ إِيَّاهُمْ أَلْفَ عَامٍ قَالَ: فَيَقُولُونَ: ادْعُوا رَبَّكُمْ، فَلَا أَحَدَ خَيْرٌ مِنْ رَبِّكُمْ، فَيَقُولُونَ: ﴿رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَالِّينَ، رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْهَا فَإِنْ عُدْنَا فَإِنَّا ظَالِمُونَ﴾». قَالَ: «فَيُجِيبُهُمْ: ﴿اخْسَئُوا فِيهَا وَلَا تُكَلِّمُونِ﴾». قَالَ: «فَعِنْدَ ذٰلِكَ يَئِسُوا مِنْ كُلِّ خَيْرٍ، وَعِنْدَ ذٰلِكَ يَأْخُذُونَ فِي الزَّفِيرِ وَالْحَسْرَةِ وَالْوَيْلِ». قَالَ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: وَالنَّاسُ لَا يَرْفَعُونَ هٰذَا الْحَدِيثَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۶۸۶ : ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' دوزخیوں پر بھوک اس طرح مسلط کر دی جائے گی کہ بھوک (کی تکلیف) اس عذاب کے برابر ہو گی جس میں وہ پہلے سے ہی مبتلا ہوں گے' جب وہ کھانے کی فریاد کریں گے تو انہیں گلے میں پھنس جانے والا کڑوا کھانا دیا جائے گا' جس سے نہ وہ سیر ہوں گے اور نہ ہی ان کی بھوک دور ہو گی۔ وہ (دوبارہ) کھانے کی فریاد کریں گے تو انہیں ایسا کھانا دیا جائے گا جو ان کے گلے میں اٹک جائے گا پھر وہ یاد کریں گے کہ جب دنیا میں ان کے گلے میں کوئی کھانا اٹک جاتا تھا تو وہ اسے پانی کے ساتھ گزارتے تھے چنانچہ وہ پانی کی فریاد کریں گے تب انہیں تیز گرم پانی لوہے کی کنڈیوں کے ساتھ اٹھا کر دیا جائے گا جب (گرم پانی کے برتن) ان کے چہرے کے قریب ہوں گے تو ان کے چہرے جل جائیں گے'

جب (تیز گرم پانی) ان کے پیٹ میں پہنچے گا تو پیٹ (کی انتڑیوں) کو کاٹ دے گا۔ اس پر وہ لوگ کہیں گے کہ دوزخ کے دربانوں کو بلاؤ (وہ ان کے پاس آئیں گے) دوزخ کے دربان کہیں گے کہ کیا تمہارے پاس تمہارے پیغمبر واضح دلائل لے کر نہیں آئے تھے؟ وہ جواب دیں گے' کیوں نہیں! (آئے تھے) دوزخ کے دربان کہیں گے کہ تم (جس طرح چاہو) پکارو اور کفّار کی پکار تو رائیگاں جائے گی۔ آپؐ نے فرمایا' کافر کہیں گے کہ مالک (فرشتہ) کو بلاؤ (جب مالک فرشتہ آئے گا تو) وہ کہیں گے' اے مالک! (دعا کر) تاکہ رب ہمارے بارے میں (موت کا) فیصلہ فرمائے۔ آپؐ نے فرمایا' مالک (فرشتہ) انہیں جواب دے گا' بے شک تم ہمیشہ ہمیشہ اس عذاب میں رہو گے۔ (اس حدیث کے ایک راوی) اعمش نے بیان کیا' مجھے بتایا گیا کہ ان کی التجا اور مالک (فرشتے) کی طرف سے انہیں جواب دینے کے درمیان ہزار سال کا عرصہ ہو گا۔ آپؐ نے فرمایا' وہ (ایک دوسرے سے) کہیں گے کہ اپنے پروردگار سے (رحم کی) التجا کرو' کوئی اور تمہارے پروردگار سے بہتر نہیں ہے۔ چنانچہ وہ التجا کریں گے کہ اے ہمارے پروردگار! ہم پر ہماری بدبختی غالب آگئی ہے اور ہم تو (راہِ حق سے) بھٹکے ہوئے تھے۔ اے ہمارے پروردگار! ہمیں اس دوزخ سے (باہر) نکال۔ اگر ہم دوبارہ (کفر و شرک کے کام) کریں گے تو ہم ظالم ہوں گے۔ آپؐ نے فرمایا' اللہ تعالیٰ انہیں جواب دیں گے کہ تم اس دوزخ میں ذلیل پڑے رہو اور مجھ سے (نجات کے بارے میں) بات نہ کرو۔ آپؐ نے فرمایا' اس وقت وہ ہر قسم کی بھلائی سے ناامید ہو جائیں گے تب وہ چیخنے چلانے لگیں گے' حسرت اور فریاد کریں گے۔ عبداللہ بن عبدالرحمان راوی نے بیان کیا کہ لوگ یعنی رواۃ اس حدیث کو مرفوع بیان نہیں کرتے بلکہ موقوف کہتے ہیں (ترمذی)

۵۶۸۷ - (۲۳) وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «اَنْذَرْتُكُمُ النَّارَ، اَنْذَرْتُكُمُ النَّارَ» فَمَا زَالَ يَقُوْلُهَا، حَتّٰى لَوْ كَانَ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا سَمِعَهُ اَهْلُ السُّوْقِ، وَحَتّٰى سَقَطَتْ خَمِيْصَةٌ كَانَتْ عَلَيْهِ عِنْدَ رِجْلَيْهِ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۵۶۸۷: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپؐ فرما رہے تھے' میں نے تمہیں (دوزخ کی) آگ سے ڈرایا' میں نے تمہیں (دوزخ کی) آگ سے ڈرایا۔ آپؐ اس کلمہ کو باربار فرما رہے تھے یہاں تک کہ اگر آپؐ میری اس جگہ پر بیٹھے ہوتے تو آپؐ کی آواز کو بازار والے سن لیتے اور (آپؐ کے باربار پکارنے کی شدّت کی وجہ سے) آپؐ پر جو چادر تھی وہ آپؐ کے پاؤں پر گر پڑی (دارمی)

۵۶۸۸ - (۲۴) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَوْ اَنَّ رَصَاصَةً مِثْلَ هٰذِهٖ - وَاَشَارَ اِلٰى مِثْلِ الْجُمْجُمَةِ - اُرْسِلَتْ مِنَ السَّمَاءِ اِلَى الْاَرْضِ، وَهِيَ مَسِيْرَةُ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ، لَبَلَغَتِ الْاَرْضَ قَبْلَ اللَّيْلِ، وَلَوْ اَنَّهَا اُرْسِلَتْ مِنْ رَأْسِ السِّلْسِلَةِ، لَسَارَتْ اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ قَبْلَ اَنْ تَبْلُغَ اَصْلَهَا اَوْ قَعْرَهَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۶۸۸: عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اگر پیسے کا ایک گولہ جو اس جیسا ہو اور آپؐ نے (اپنے سر کی طرف) اشارہ کیا کہ کھوپڑی کی طرح ہو' اگر آسمان سے زمین کی جانب گرایا جائے جب کہ یہ مسافت پانچ سو سال کی ہے تو وہ رات (گزرنے) سے پہلے زمین تک پہنچ جائے گا اور اگر اسے (پل صراط کی) زنجیر کے سرے سے گرایا جائے تو چالیس برس' دن رات لڑھکنے کے باوجود بھی وہ (دوزخ کی) جڑ یا گہرائی تک نہ پہنچ پائے گا (ترمذی)

وضاحت: علامہ ناصرالدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۳۰۸)

۵۶۸۹ - (۲۵) وَعَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ فِي جَهَنَّمَ لَوَادِيًا يُقَالُ لَهُ: هَبْهَبُ، يَسْكُنُهُ كُلُّ جَبَّارٍ». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۵۶۸۹: ابوبردہؓ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ دوزخ میں ایک ایسی وادی ہے جس کا نام "هَبْهَب" ہے اس میں متکبر و سرکش لوگ رہیں گے (ترمذی)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۶۹۰ - (۲۶) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «يَعْظُمُ أَهْلُ النَّارِ فِي النَّارِ حَتّٰى إِنَّ بَيْنَ شَحْمَةِ أُذُنِ أَحَدِهِمْ إِلَى عَاتِقِهِ مَسِيرَةَ سَبْعِمِائَةِ عَامٍ، وَإِنَّ غِلَظَ جِلْدِهِ سَبْعُونَ ذِرَاعًا، وَإِنَّ ضِرْسَهُ مِثْلُ أُحُدٍ».

تیسری فصل

۵۶۹۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' دوزخی (لوگ) دوزخ میں بڑے جسم والے ہو جائیں گے یہاں تک کہ ان میں سے ایک دوزخی کے کان کی لو سے اس کے کندھے تک کا فاصلہ سات سو سال کی مسافت (کے برابر) ہو گا اور اس کی کھال کی موٹائی ستر ہاتھ ہو گی اور اس کی داڑھ اُحد (پہاڑ) کے برابر ہو گی۔

۵۶۹۱ - (۲۷) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ فِي النَّارِ حَيَّاتٍ كَأَمْثَالِ الْبُخْتِ - تَلْسَعُ إِحْدَاهُنَّ اللَّسْعَةَ فَيَجِدُ حُمُوَّتَهَا - أَرْبَعِينَ خَرِيفًا، وَإِنَّ فِي النَّارِ عَقَارِبَ كَأَمْثَالِ الْبِغَالِ الْمُؤْكَفَةِ، تَلْسَعُ إِحْدَاهُنَّ اللَّسْعَةَ فَيَجِدُ حُمُوَّتَهَا أَرْبَعِينَ خَرِيفًا». رَوَاهُمَا أَحْمَدُ.

۵۶۹۱: عبداللہ بن حارث بن جزء بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ دوزخ میں

سانپ خراسانی لمبی گردنوں والے اونٹوں جیسے ہوں گے (اگر) ان میں سے کوئی سانپ ڈس لے گا تو اس کی تکلیف چالیس سال تک رہے گی اور بلاشبہ دوزخ میں ان خچروں کے برابر بچھو ہوں گے جن پر پالان رکھا گیا ہے' (اگر) ان میں سے ایک بچھو (کسی کو) ڈس لے گا تو اس کی تکلیف چالیس سال تک ہوتی رہے گی۔

(امام احمدؒ نے ان دونوں احادیث کو اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے)

۵۶۹۲ - (۲۸) وَعَنِ الْحَسَنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: «اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ثَوْرَانِ مُكَوَّرَانِ - فِي النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». فَقَالَ الْحَسَنُ: وَمَا ذَنْبُهُمَا؟ فَقَالَ: أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ! فَسَكَتَ الْحَسَنُ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُورِ».

۵۶۹۲: حسن بصری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا کہ قیامت کے دن سورج اور چاند کو دو بیلوں کی طرح لپیٹ کر دوزخ میں گرا دیا جائے گا۔ حسنؒ نے دریافت کیا کہ ان دونوں کا کیا گناہ ہے؟ ابوہریرہؓ نے بتایا کہ میں نے جو کچھ بیان کیا ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے (یہ جواب سن کر) حسنؒ خاموش ہو گئے (بیہقی کتاب البعث والنشور)

۵۶۹۳ - (۲۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يَدْخُلُ النَّارَ إِلَّا شَقِيٌّ». قِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! وَمَنِ الشَّقِيُّ؟ قَالَ: «مَنْ لَمْ يَعْمَلْ لِلّٰهِ بِطَاعَةٍ، وَلَمْ يَتْرُكْ لَهُ مَعْصِيَةً». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

۵۶۹۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' دوزخ میں صرف بدبخت شخص ہی داخل ہو گا۔ دریافت کیا گیا' اے اللہ کے رسول! بدبخت کون ہے؟ آپؐ نے فرمایا' جو نہ تو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے ہوئے نیک کام کرتا ہے اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے گناہ کو چھوڑتا ہے (ابن ماجہ)

بَابُ خَلْقِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ

(جنت اور دوزخ کی تخلیق)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٥٦٩٤ - (١) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «تَحَاجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ النَّارُ: أُوْثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِيْنَ وَالْمُتَجَبِّرِيْنَ، وَقَالَتِ الْجَنَّةُ: فَمَا لِيْ لَا يَدْخُلُنِيْ إِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ وَعَجَزُهُمْ. قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِلْجَنَّةِ: إِنَّمَا أَنْتِ رَحْمَتِيْ أَرْحَمُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ مِنْ عِبَادِيْ، وَقَالَ لِلنَّارِ: إِنَّمَا أَنْتِ عَذَابِيْ أُعَذِّبُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ مِنْ عِبَادِيْ، وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْكُمَا مِلْؤُهَا، فَأَمَّا النَّارُ فَلَا تَمْتَلِئُ حَتّٰى يَضَعَ اللّٰهُ رِجْلَهُ. تَقُوْلُ: قَطْ قَطْ، فَهُنَالِكَ تَمْتَلِئُ وَيُزْوٰى - بَعْضُهَا إِلٰى بَعْضٍ، فَلَا يَظْلِمُ اللّٰهُ مِنْ خَلْقِهِ أَحَدًا، وَأَمَّا الْجَنَّةُ فَإِنَّ اللّٰهَ يُنْشِئُ لَهَا خَلْقًا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۵۶۹۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جنت اور دوزخ آپس میں جھگڑ پڑیں۔ دوزخ نے کہا' مجھے تکبر کرنے والوں اور جبر کرنے والوں کے لیے منتخب کیا گیا ہے اور جنت نے کہا' میں کیا کہوں! مجھ میں تو صرف کمزور' لوگوں کی نظروں میں حقیر اور ناتجربہ کار داخل ہوں گے۔ اللہ پاک نے جنت سے فرمایا' بلاشبہ تو میری رحمت (کا مظہر) ہے' میں تیری وجہ سے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہوں رحم کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ نے دوزخ سے فرمایا' اس میں کچھ شبہ نہیں کہ تو میرا عذاب ہے' میں تیرے ساتھ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہوں عذاب میں (مبتلا) کرتا ہوں اور تم دونوں میں سے ہر ایک نے مخلوق سے بھرنا ہے۔ البتہ دوزخ نہیں بھرے گی جب تک کہ اللہ پاک دوزخ پر اپنا پاؤں نہ رکھ دیں گے (جب اللہ تعالیٰ دوزخ پر اپنا پاؤں رکھ دیں گے تو) دوزخ کہے گی' بس بس بس تو اس وقت دوزخ بھر جائے گی اور اس کا ایک حصہ دوسرے حصے کے قریب کر دیا جائے گا (اور وہ سمٹ جائے گی) اللہ پاک اپنی مخلوق میں سے کسی پر ظلم نہیں کرے گا۔ البتہ جنت کے لیے اللہ پاک نئی مخلوق پیدا فرما دے گا (بخاری' مسلم)

وضاحت: اس حدیث میں اللہ پاک کے پاؤں کا ذکر ہے جو متشابہات میں سے ہے جیسا کہ آنکھ' ہاتھ اور

چہرے کو متشابہات میں شمار کیا جاتا ہے۔ ہم اس حدیث کی ہرگز تاویل نہیں کریں گے' ایسی احادیث کو بلا کیفیت تسلیم کر لینا چاہئے اور یہ عقیدہ رکھنا چاہئے کہ اس سے جو کچھ مراد ہے' وہی درست اور حق ہے' اس کی کیفیت اور حقیقت کی جستجو میں نہ پڑا جائے' کسی قسم کی تاویل اللہ ربّ العزت کی شان کے لائق نہیں نیز جنّت کو بھرنے کے لیے اللہ ربّ العزت ایسی مخلوق پیدا کر دیں گے جنہوں نے کوئی عمل بھی نہ کیے ہوں گے۔ اس کے برعکس اللہ ربّ العزت جہنّم کو بھرنے کے لیے اس میں بے گناہ لوگوں کو داخل نہیں کریں گے بلکہ اللہ تعالیٰ جہنّم کا پیٹ بھرنے کے لیے اپنے پاؤں دوزخ کے اوپر رکھ دیں گے جس سے دوزخ کا پیٹ سمٹ جائے گا اور وہ موجود لوگوں سے بھر جائے گی (مرقات شرح مشکوٰۃ جلد ۱۰ صفحہ ۳۷۲)

٥٦٩٥ - (٢) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ يُلْقَى فِيهَا وَتَقُولُ: هَلْ مِنْ مَزِيدٍ؟ حَتَّى يَضَعَ رَبُّ الْعِزَّةِ فِيهَا قَدَمَهُ فَيَنْزَوِي بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ، فَتَقُولُ: قَطْ قَطْ، بِعِزَّتِكَ وَكَرَمِكَ، وَلَا يَزَالُ فِي الْجَنَّةِ فَضْلٌ حَتَّى يُنْشِئَ اللهُ لَهَا خَلْقًا فَيُسْكِنَهُمْ فَضْلَ الْجَنَّةِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَذُكِرَ حَدِيثُ أَنَسٍ: «حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ» فِي «كِتَابِ الرِّقَاقِ».

۵۶۹۵: انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' جہنّم میں ہمیشہ لوگوں کو ڈالا جاتا رہے گا اور جہنّم (برابر) کہتی رہے گی' کیا کچھ اور (لوگ) بھی ہیں؟ بالآخر اللہ ربّ العزت دوزخ میں اپنا قدم ڈالیں گے تو جہنّم کا ہر حصّہ دوسرے حصّے کے ساتھ مل جائے گا' اور دوزخ کہے گی' بس بس۔ تیری عزت اور تیرے کرم کی قسم! (میں بھر گئی) اور جنّت میں ہمیشہ وسعت اور فراخی ہو گی یہاں تک کہ اللہ پاک جنّت کیلئے ایک نئی مخلوق کو پیدا فرمائیں گے' جنہیں جنّت کے وسیع علاقے میں آباد کیا جائے گا (بخاری' مسلم)

اور انس رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث جس میں ہے کہ "جنّت کو تکلیفوں کے ساتھ ڈھانپ دیا گیا ہے" کا ذکر کتاب الرقاق میں ہو چکا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

٥٦٩٦ - (٣) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «لَمَّا خَلَقَ اللهُ الْجَنَّةَ قَالَ لِجِبْرِيلَ: اِذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا، فَذَهَبَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا وَإِلَى مَا أَعَدَّ اللهُ لِأَهْلِهَا فِيهَا، ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: أَيْ رَبِّ! وَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا، ثُمَّ حَفَّهَا بِالْمَكَارِهِ، ثُمَّ قَالَ: يَا جِبْرِيلُ! اِذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا، فَذَهَبَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا، ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: أَيْ رَبِّ! وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ لَا يَدْخُلَهَا أَحَدٌ». قَالَ: «فَلَمَّا خَلَقَ اللهُ النَّارَ قَالَ: يَا جِبْرِيلُ! اِذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا، قَالَ: فَذَهَبَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا، ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: أَيْ رَبِّ! وَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ فَيَدْخُلُهَا،

فَحَفَّهَا بِالشَّهَوَاتِ، ثُمَّ قَالَ: يَا جِبْرِيلُ! اِذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا، فَذَهَبَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا، فَقَالَ: أَيْ رَبِّ! وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ لَا يَبْقَى أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

دوسری فصل

۵۶۹۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا' جب اللہ پاک نے جنت کو پیدا کیا تو جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا' جاؤ! ذرا جنت کو دیکھو۔ چنانچہ وہ گئے' انہوں نے جنت کو اور ان چیزوں کو غور سے دیکھا جن کو اللہ پاک نے جنت والوں کے لئے تیار کیا تھا۔ پھر جبرائیل علیہ السلام (واپس) آئے اور بتایا' اے میرے پروردگار! تیری عزت کی قسم! جنت کے بارے میں جو شخص بھی سنے گا وہ اس میں داخل ہونے کی خواہش کرے گا۔ پھر اللہ پاک نے جنت کو تکالیف شرعیہ کے ساتھ ڈھانپ دیا اور فرمایا' اے جبرائیل! جاؤ! جنت کو (دوبارہ) دیکھو۔ آپؐ نے فرمایا' چنانچہ وہ گئے' انہوں نے جنت کا (دوبارہ) جائزہ لیا پھر واپس آئے اور بتایا' اے میرے پروردگار! تیری عزت کی قسم! مجھے خدشہ ہے کہ جنت میں کوئی شخص بھی داخل نہ ہو سکے گا۔ آپؐ نے فرمایا' (اسی طرح) جب اللہ پاک نے دوزخ کو پیدا کیا تو اللہ پاک نے جبرائیلؑ سے فرمایا' جاؤ! دوزخ کو دیکھو۔ آپؐ نے فرمایا' چنانچہ وہ گئے انہوں نے دوزخ کو دیکھا پھر واپس آئے اور بتایا' اے میرے پروردگار! دوزخ کے بارے میں جو شخص بھی سنے گا' وہ اس میں داخل ہونے سے گھبرائے گا چنانچہ اللہ پاک نے دوزخ کو شہوات کے ساتھ ڈھانپ دیا۔ پھر فرمایا' اے جبرائیل! جاؤ! دوزخ کو (دوبارہ) دیکھو۔ چنانچہ وہ گئے' انہوں نے دوزخ کو دیکھا پھر (واپس آئے اور) بتایا' اے میرے پروردگار! تیری عزت کی قسم! مجھے خدشہ ہے کہ اس میں سبھی داخل ہوں گے (ترمذی' ابوداؤد' نسائی)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۶۹۷ - (۴) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ صَلَّى لَنَا يَوْمًا الصَّلَاةَ، ثُمَّ رَقِيَ الْمِنْبَرَ، فَأَشَارَ بِيَدِهِ قِبَلَ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: «قَدْ أُرِيتُ الْآنَ مُذْ صَلَّيْتُ لَكُمُ الصَّلَاةَ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ مُمَثَّلَتَيْنِ فِي قِبَلِ هٰذَا الْجِدَارِ، فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

تیسری فصل

۵۶۹۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز کی امامت کروائی۔ پھر آپؐ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور اپنے ہاتھ کے ساتھ مسجد کے قبلہ کی جانب اشارہ کیا اور فرمایا' ابھی ابھی جب میں نے تمہیں نماز کی امامت کروائی تو مجھے جنت اور دوزخ کی شبیہیں اس دیوار کے سامنے نظر آئیں۔ میں نے آج کے دن کی طرح اچھی اور بری چیز کا مشاہدہ (اس سے پہلے) کبھی نہیں کیا (بخاری)

بَابُ بَدْءِ الْخَلْقِ وَذِكْرِ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

(کائنات کی ابتداء اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا تذکرہ)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٥٦٩٨ - (١) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: إِنِّي كُنْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِذْ جَاءَهُ قَوْمٌ مِنْ بَنِي تَمِيْمٍ، فَقَالَ: «اِقْبَلُوا الْبُشْرَى يَا بَنِي تَمِيْمٍ!» قَالُوْا: بَشَّرْتَنَا فَأَعْطِنَا، فَدَخَلَ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ، فَقَالَ: «اِقْبَلُوا الْبُشْرَى يَا أَهْلَ الْيَمَنِ! إِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُوْ تَمِيْمٍ». قَالُوْا: قَبِلْنَا، جِئْنَاكَ لِنَتَفَقَّهَ فِي الدِّيْنِ، وَلِنَسْأَلَكَ عَنْ أَوَّلِ هٰذَا الْأَمْرِ مَا كَانَ؟ قَالَ: «كَانَ اللّٰهُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ قَبْلَهُ، وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ، ثُمَّ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ، وَكَتَبَ فِي الذِّكْرِ كُلَّ شَيْءٍ». ثُمَّ أَتَانِي رَجُلٌ فَقَالَ: يَا عِمْرَانُ! أَدْرِكْ نَاقَتَكَ فَقَدْ ذَهَبَتْ، فَانْطَلَقْتُ أَطْلُبُهَا، وَايْمُ اللّٰهِ لَوَدِدْتُ أَنَّهَا قَدْ ذَهَبَتْ وَلَمْ أَقُمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل

۵۶۹۸: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا کہ آپؐ کی خدمت میں بنو تمیم (قبیلہ) کے کچھ لوگ آئے۔ آپؐ نے (ان سے) فرمایا، اے بنو تمیم (قبیلہ کے لوگو!) خوشخبری قبول کرو۔ انہوں نے عرض کیا، آپؐ نے ہمیں خوشخبری تو عطا کر دی ہے (لیکن) آپؐ ہمیں (کچھ اور بھی) عطا کریں۔ ان کے بعد اہل یمن میں سے کچھ لوگ آئے۔ آپؐ نے فرمایا، اے یمن والو! تم خوشخبری قبول کرو جبکہ بنو تمیم نے اسے قبول نہیں کیا۔ انہوں نے جواب دیا، ہم نے قبول کیا اور ہم آپؐ کی خدمت میں اس لیے حاضر ہوئے ہیں تاکہ ہم (آپ سے) دین کی سمجھ حاصل کریں اور ہم آپؐ سے کائنات کی ابتداء کے بارے میں دریافت کریں کہ اس (کائنات کی تخلیق) سے پہلے کیا چیز موجود تھی؟ آپؐ نے فرمایا (شروع میں) اللہ تھا، اس سے پہلے کوئی چیز نہ تھی اور اس کا عرش پانی پر تھا اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے زمینوں اور آسمانوں کو پیدا کیا اور اس نے لوح محفوظ میں تمام (ہونے والی) چیزوں کو لکھا۔ (حدیث کے راوی) عمرانؓ کہتے ہیں (ابھی میں آپؐ کے اتنے الفاظ ہی سن پایا تھا) کہ ایک شخص میرے پاس آیا۔ اس نے کہا، اے عمران! اپنی اونٹنی کا پتا کرو، وہ بھاگ گئی ہے چنانچہ میں اس کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا اور اللہ کی قسم! مجھے یہ پسند تھا کہ اونٹنی بے شک چلی جاتی لیکن میں (مجلس سے آپؐ کی تمام باتیں سنے بغیر) نہ اٹھ کھڑا ہوتا (بخاری)

۵۶۹۹ - (۲) وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَقَامًا، فَأَخْبَرَنَا عَنْ بَدْءِ الْخَلْقِ حَتّٰى دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ، وَأَهْلُ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ، حَفِظَ ذٰلِكَ مَنْ حَفِظَهُ، وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۶۹۹: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے (دورانِ خطبہ) آپؐ نے ہمیں کائنات کے آغاز سے (قیامت کے دن) جنت اور دوزخ میں داخل ہونے تک کے تمام احوال کا ذکر فرمایا۔ آپؐ کی ان باتوں کو جس شخص نے یاد رکھا' اسے یاد ہیں اور جس شخص نے بھلا دیا' وہ بھول گیا (بخاری)

۵۷۰۰ - (۳) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ الْخَلْقَ: إِنَّ رَحْمَتِيْ سَبَقَتْ غَضَبِيْ؛ فَهُوَ مَكْتُوْبٌ عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۷۰۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے کائنات کی تخلیق سے پہلے لوح محفوظ میں یہ تحریر کیا کہ میری رحمت میرے غضب پر سبقت لے گئی ہے۔ یہ (جملہ) اللہ تعالیٰ کے ہاں عرش پر تحریر ہے (بخاری' مسلم)

۵۷۰۱ - (٤) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: «خُلِقَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ نُوْرٍ، وَخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَارِجٍ مِنْ نَارٍ، وَخُلِقَ آدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۷۰۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' فرشتوں کو نور سے پیدا کیا گیا' جنات کو آگ کے شعلے سے پیدا کیا گیا اور آدمؑ کو اس چیز سے پیدا کیا گیا جو تمہیں بتا دی گئی ہے یعنی آدمؑ کو مٹی سے پیدا کیا گیا (مسلم)

۵۷۰۲ - (۵) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «لَمَّا صَوَّرَ اللّٰهُ آدَمَ فِي الْجَنَّةِ تَرَكَهُ مَا شَاءَ أَنْ يَتْرُكَهُ، فَجَعَلَ إِبْلِيْسُ يُطِيْفُ بِهِ يَنْظُرُ مَا هُوَ، فَلَمَّا رَآهُ أَجْوَفَ عَرَفَ أَنَّهُ خُلِقَ خَلْقًا لَا يَتَمَالَكُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۷۰۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب اللہ تعالیٰ نے جنت میں آدم علیہ السلام کی شکل و صورت بنائی تو اس پیکر کو جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا' جنت میں اسی طرح رہنے دیا تو ابلیس نے اس کے گرد گھومنا شروع کر دیا' وہ غور کرتا رہا کہ یہ کیا ہے؟ جب اس نے (آدمؑ کے) اس مجسمہ کو دیکھا کہ یہ اندر سے کھوکھلا ہے تو وہ سمجھ گیا کہ یہ ایک ایسی مخلوق پیدا کی گئی ہے جو غیر مستحکم ہو گی (مسلم)

۵۷۰۳ - (٦) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اخْتَتَنَ إِبْرَاهِيْمُ النَّبِيُّ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِيْنَ سَنَةً بِالْقَدُوْمِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۷۰۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ابراہیم علیہ السلام نے اپنا ختنہ ۸۰ برس کی عمر میں تیشے کے ساتھ (خود ہی) کیا (بخاری' مسلم)

۵۷۰٤ - (۷) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَمْ يَكْذِبْ إِبْرَاهِيْمُ إِلَّا ثَلَاثَ كَذَبَاتٍ: ثِنْتَيْنِ مِنْهُنَّ فِيْ ذَاتِ اللّٰهِ قَوْلُهُ ﴿إِنِّيْ سَقِيْمٌ﴾. وَقَوْلُهُ: ﴿بَلْ فَعَلَهُ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا﴾. وَقَالَ: بَيْنَا هُوَ ذَاتَ يَوْمٍ وَسَارَةُ، إِذْ أَتَى عَلٰى جَبَّارٍ مِنَ الْجَبَابِرَةِ، فَقِيْلَ لَهُ: إِنَّ هٰهُنَا رَجُلًا مَعَهُ امْرَأَةٌ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ، فَسَأَلَهُ عَنْهَا: مَنْ هٰذِهِ؟ قَالَ: أُخْتِيْ. فَأَتٰى سَارَةَ، فَقَالَ لَهَا: إِنَّ هٰذَا الْجَبَّارَ إِنْ يَعْلَمْ أَنَّكِ امْرَأَتِيْ يَغْلِبْنِيْ عَلَيْكِ، فَإِنْ سَأَلَكِ فَأَخْبِرِيْهِ أَنَّكِ أُخْتِيْ، فَإِنَّكِ أُخْتِيْ فِي الْإِسْلَامِ، لَيْسَ عَلٰى وَجْهِ الْأَرْضِ مُؤْمِنٌ غَيْرِيْ وَغَيْرُكِ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا، فَأُتِيَ بِهَا. قَامَ إِبْرَاهِيْمُ يُصَلِّيْ، فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَيْهِ، ذَهَبَ يَتَنَاوَلُهَا بِيَدِهِ، فَأُخِذَ - وَيُرْوٰى فَغُطَّ - حَتّٰى رَكَضَ بِرِجْلِهِ، فَقَالَ: ادْعِي اللّٰهَ لِيْ وَلَا أَضُرُّكِ، فَدَعَتِ اللّٰهَ فَأُطْلِقَ، ثُمَّ تَنَاوَلَهَا الثَّانِيَةَ، فَأُخِذَ مِثْلَهَا أَوْ أَشَدَّ، فَقَالَ: ادْعِي اللّٰهَ لِيْ وَلَا أَضُرُّكِ، فَدَعَتِ اللّٰهَ فَأُطْلِقَ، فَدَعَا بَعْضَ حَجَبَتِهِ، فَقَالَ: إِنَّكَ لَمْ تَأْتِنِيْ بِإِنْسَانٍ، إِنَّمَا أَتَيْتَنِيْ بِشَيْطَانٍ، فَأَخْدَمَهَا هَاجَرَ - فَأَتَتْهُ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّيْ، فَأَوْمَأَ بِيَدِهِ مَهْيَمْ؟ قَالَتْ: رَدَّ اللّٰهُ كَيْدَ الْكَافِرِ فِيْ نَحْرِهِ، وَأَخْدَمَ هَاجَرَ». قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ: تِلْكَ أُمُّكُمْ يَا بَنِيْ مَاءِ السَّمَاءِ! مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۷۰۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ابراہیم علیہ السلام نے (ساری زندگی صرف) تین جھوٹ بولے۔ ان میں سے دو جھوٹ اللہ تعالیٰ کے لئے بولے' ان کا یہ کہنا کہ "میں بیمار ہوں" اور ان کا یہ کہنا کہ "یہ کام تو ان کے اس بڑے (بت) نے کیا ہے"۔ اور آپؐ نے فرمایا' ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ابراہیم علیہ السلام (اپنی بیوی) سارہ کی معیت میں ایک جابر بادشاہ کے پاس سے گزرے تو بادشاہ کو بتایا گیا کہ یہاں ایک شخص (آیا ہوا) ہے' جس کے ساتھ اس کی نہایت خوبصورت بیوی ہے' بادشاہ نے ان کی جانب پیغام بھیجا اور ان سے اس عورت کے بارے میں دریافت کیا کہ یہ کون ہے؟ ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا' یہ میری بہن ہے۔ پھر ابراہیم علیہ السلام (اپنی بیوی) سارہ کے پاس گئے اور اسے بتایا کہ اس جابر بادشاہ کو اگر علم ہو گیا کہ تم میری بیوی ہو تو وہ تمہیں زبردستی مجھ سے حاصل کرے گا' اس لئے اگر وہ تم سے دریافت کرے کہ تم میری بہن ہو' ویسے بھی اس بات میں کچھ شبہ نہیں کہ اسلام کے لحاظ سے تم میری بہن ہو اور روئے زمین پر میرے اور تمہارے علاوہ کوئی مومن نہیں ہے۔ چنانچہ بادشاہ نے سارہ کی جانب پیغام بھیجا' انہیں لایا گیا تو ابراہیم علیہ السلام (نفل) نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہو گئے۔ جب سارہ ظالم بادشاہ کے سامنے گئیں تو اس نے ان کو

پکڑنے کے لیے ہاتھ بڑھایا مگر وہ (اللہ تعالیٰ کے عذاب میں) پکڑا گیا اور ایک روایت میں ہے کہ اس کا گلا دبا دیا گیا یہاں تک کہ وہ دباؤ کے سبب (زمین پر) پاؤں مارنے لگا۔ اس نے التجا کی کہ تو میرے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کر، میں تجھے نقصان نہیں پہنچاؤں گا۔ چنانچہ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو اس سے دباؤ ختم ہو گیا۔ پھر اس نے ان کو دوبارہ پکڑنا چاہا تو اسی طرح وہ دباؤ کی زد میں آ گیا یا پہلے سے بھی زیادہ دباؤ ہوا۔ اس نے التجا کی کہ میرے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کر، میں تجھے کچھ نہیں کہوں گا۔ سارہ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔ اس سے دباؤ ختم ہو گیا تو اس نے اپنے بعض نوکروں کو بلایا اور کہا کہ تم میرے پاس کسی انسان کو نہیں لائے بلکہ تم تو میرے پاس کسی شیطان کو لائے ہو چنانچہ بادشاہ نے ان کی خدمت کے لیے انہیں "ھاجر" (نام کی خادمہ) عطا کی۔ سارہ ابراہیم علیہ السلام کے پاس پہنچیں تو ابراہیم علیہ السلام نفل نماز ادا کر رہے تھے۔ انہوں نے ہاتھ کے اشارے سے دریافت کیا کہ کیا ہوا؟ انہوں نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے کافر کے مکر کو اسی کے گلے میں ڈال دیا اور اس نے خدمت کے لیے "ھاجر" دی ہے۔ ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں' اے اہل عرب! وہی تمہاری ماں ہیں (بخاری' مسلم)

وضاحت : ابراہیم علیہ السلام کا جھوٹ بولنا درحقیقت تعریضات اور توریہ کی صورتیں ہیں جو بظاہر جھوٹ کی شکل نظر آتی ہیں ورنہ قرآن پاک میں تو ابراہیم علیہ السلام کو صدیق کے لقب سے نوازا گیا ہے تفصیل کے لیے حدیث نمبر ۵۵۰۲ کی وضاحت دیکھئے۔

۵۷۰۵ ـ (۸) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «نَحْنُ اَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ اِبْرَاهِيْمَ اِذْ قَالَ: ﴿رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى﴾. وَيَرْحَمُ اللهُ لُوْطًا، لَقَدْ كَانَ يَأْوِيْ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ، وَلَوْ لَبِثْتُ فِى السِّجْنِ طُوْلَ مَا لَبِثَ يُوْسُفُ لَاَجَبْتُ الدَّاعِيَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۷۰۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہم ابراہیم علیہ السلام سے زیادہ شک کرنے کے حقدار ہیں، جب ابراہیمؑ نے التجا کی تھی کہ "اے میرے پروردگار! مجھے دکھا دے کہ تو کس طرح مردوں کو زندہ کرتا ہے؟" اور لوط علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ہوں' بلاشبہ وہ مضبوط قوت کی جانب پناہ حاصل کرتے تھے اور اگر میں قید خانہ میں اتنا عرصہ رہتا جتنا عرصہ یوسف علیہ السلام رہے تو میں بلانے والے کی دعوت کو قبول کر لیتا (بخاری' مسلم)

۵۷۰۶ ـ (۹) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِنَّ مُوْسٰى كَانَ رَجُلًا حَيِيًّا سِتِّيْرًا، لَا يُرٰى مِنْ جِلْدِهٖ شَيْءٌ اِسْتِحْيَاءً، فَاٰذَاهُ مَنْ اٰذَاهُ مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ، فَقَالُوْا: مَا تَسَتَّرَ هٰذَا التَّسَتُّرَ اِلَّا مِنْ عَيْبٍ بِجِلْدِهٖ: اِمَّا بَرَصٌ اَوْ اُدْرَةٌ ـ، وَاِنَّ اللهَ اَرَادَ اَنْ يُّبَرِّئَهٗ، فَخَلَا يَوْمًا وَحْدَهٗ لِيَغْتَسِلَ، فَوَضَعَ ثَوْبَهٗ عَلٰى حَجَرٍ، فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِهٖ، فَجَمَعَ مُوْسٰى فِيْ اِثْرِهٖ ـ يَقُوْلُ: ثَوْبِيْ يَا حَجَرُ! ثَوْبِيْ يَا حَجَرُ! حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى مَلَاٍ مِّنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ، فَرَاَوْهُ عُرْيَانًا اَحْسَنَ مَا خَلَقَ اللهُ وَقَالُوْا: وَاللهِ مَا بِمُوْسٰى مِنْ بَاْسٍ، وَاَخَذَ ثَوْبَهٗ، وَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا، فَوَاللهِ اِنَّ بِالْحَجَرِ لَنَدَبًا ـ مِنْ

أَثَرِ ضَرْبِهِ ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا أَوْ خَمْسًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۷۰۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' موسیٰ علیہ السلام نہایت شرمیلے اور ستر کو سختی سے ڈھانپنے والے تھے' ان کے جسم کے کسی عضو کو حیا و شرم کی وجہ سے دیکھنا ممکن نہ تھا' ایک مرتبہ بنو اسرائیل کے کچھ لوگوں نے انہیں اذیت پہنچانی چاہی (چنانچہ مشہور کر دیا گیا) کہ موسیٰ علیہ السلام جو اس قدر جسم کو چھپا کر رکھتے ہیں (ضرور ان کے بدن میں کچھ عیب ہے) یا تو ان کے جسم پر برص ہے یا خصیے پھولے ہوئے ہیں (اس وجہ سے) اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا کہ ان کو ان عیوب سے بے عیب ظاہر کریں۔ چنانچہ ایک روز وہ تنہا تھے' انہوں نے (ایک محفوظ جگہ) غسل (کا ارادہ) کیا' کپڑے (اتار کر) ایک پتھر پر رکھے تو پتھر ان کے کپڑوں کو لے بھاگا۔ موسیٰ علیہ السلام پتھر کے پیچھے تیز تیز بھاگے اور کہہ رہے تھے' اے پتھر! میرے کپڑے' اے پتھر! میرے کپڑے (مجھے واپس کر دو) یہاں تک کہ وہ بنو اسرائیل کی ایک جماعت کے پاس پہنچے۔ انہوں نے موسیٰ علیہ السلام کے جسم کو برہنہ دیکھا تو ان کو اللہ کی مخلوق میں سے ہر لحاظ سے نہایت بہتر پایا اور کہنے لگے' اللہ کی قسم! موسیٰ علیہ السلام کو کچھ (بیماری) نہیں ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے اپنے کپڑے اٹھائے اور پتھر کو مارنا شروع کر دیا۔ (آپ نے فرمایا) اللہ کی قسم! پتھر پر ان کے مارنے کے سبب تین' چار یا پانچ نشانات پڑ گئے (بخاری' مسلم)

وضاحت: اس حدیث میں موسیٰ علیہ السلام کے دو معجزات کا ذکر ہے' ایک معجزہ پتھر کا کپڑے لے بھاگنا ہے اور دوسرا معجزہ پتھر میں ان نشانات کا دکھائی دینا ہے' جو ان کے مارنے کی وجہ سے ظاہر ہوئے نیز معلوم ہوا کہ تنہائی میں تمام کپڑے اتارنے جائز ہیں لیکن شرمگاہ کو ڈھانپ کر رکھنا افضل ہے (مرقات شرح مشکوۃ جلد ۸ صفحہ ۴۳)

۵۷۰۷ - (۱۰) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «بَيْنَا أَيُّوْبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا، فَخَرَّ عَلَيْهِ جَرَادٌ مِنْ ذَهَبٍ، فَجَعَلَ أَيُّوْبُ يَحْثِيْ فِيْ ثَوْبِهِ، فَنَادَاهُ رَبُّهُ: يَا أَيُّوْبُ! أَلَمْ أَكُنْ أَغْنَيْتُكَ عَمَّا تَرَى؟ قَالَ: بَلٰى وَعِزَّتِكَ، وَلٰكِنْ لَا غِنٰى بِيْ عَنْ بَرَكَتِكَ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۷۰۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ایک مرتبہ ایوب علیہ السلام برہنہ جسم غسل کر رہے تھے' ان پر (اوپر سے) سونے کی مکڑیاں گرنے لگیں تو ایوب علیہ السلام مکڑیوں کو (سمیٹ کر) اپنے کپڑے میں ڈالنے لگے' ایوب علیہ السلام کو ان کے پروردگار نے آواز دی (اور فرمایا) اے ایوب! جو چیز آپ دیکھ رہے ہیں' کیا اس سے ہم نے آپ کو مستغنی نہیں کر دیا ہے؟ انہوں نے کہا' کیوں نہیں! تیری عزت کی قسم! لیکن میں تیری (نعمت کی) برکات سے مستغنی نہیں ہوں (بخاری)

۵۷۰۸ - (۱۱) **وَعَنْهُ**، قَالَ: اِسْتَبَّ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَرَجُلٌ مِنَ الْيَهُوْدِ. فَقَالَ الْمُسْلِمُ: وَالَّذِيْ اصْطَفٰى مُحَمَّدًا عَلَى الْعَالَمِيْنَ. فَقَالَ الْيَهُوْدِيُّ: وَالَّذِي اصْطَفٰى مُوْسٰى عَلَى الْعَالَمِيْنَ. فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهُ عِنْدَ ذٰلِكَ فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُوْدِيِّ، فَذَهَبَ الْيَهُوْدِيُّ إِلَى

النَّبِيَّ ﷺ، فَأَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ مِنْ أَمْرِهِ وَأَمْرِ الْمُسْلِمِ، فَدَعَا النَّبِيُّ ﷺ الْمُسْلِمَ فَسَأَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ، فَأَخْبَرَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تُخَيِّرُونِي عَلٰى مُوسٰى، فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَأَصْعَقُ مَعَهُمْ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ، فَإِذَا مُوسٰى بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ، فَلَا أَدْرِي كَانَ فِيمَنْ صَعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِي، أَوْ كَانَ فِيمَنِ اسْتَثْنَى اللّٰهُ؟». وَفِي رِوَايَةٍ: «فَلَا أَدْرِي أَحُوسِبَ بِصَعْقَةِ يَوْمِ الطُّورِ، أَوْ بُعِثَ قَبْلِي؟ وَلَا أَقُولُ: إِنَّ أَحَدًا أَفْضَلُ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتّٰى».

۵۷۰۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مسلمان اور ایک یہودی (آپس میں ایک دوسرے کو) گالیاں دینے لگے۔ مسلمان نے کہا' اللہ کی قسم! جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام جہان کے لوگوں سے منتخب کیا۔ یہودی نے کہا' اللہ کی قسم! جس نے موسیٰ علیہ اسلام کو تمام جہان کے لوگوں سے منتخب کیا۔ اس پر مسلمان نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور یہودی کے منہ پر طمانچہ دے مارا (بعد ازاں) یہودی' نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں پہنچ گیا اور آپ کو اپنے اور مسلمان کے مابین ہونے والا واقعہ کی اطلاع دی۔ (یہودی کی بات سن کر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مجھے موسیٰ علیہ اسلام پر فضیلت نہ دو' اس لئے کہ قیامت کے دن لوگ بے ہوش ہو جائیں گے' میں بھی ان کے ساتھ بے ہوش ہو جاؤں گا تو (سب سے) پہلے میں ہوش میں آؤں گا تو اس وقت موسیٰ علیہ اسلام عرش کے پائے کو تھامے ہوئے ہوں گے' میں نہیں جانتا کہ وہ بے ہوش ہوئے ہوں گے' اور مجھ سے پہلے ہوش میں آ گئے ہوں گے یا اللہ تعالیٰ نے ان کو (بے ہوش ہونے سے) مستثنیٰ رکھا ہو گا؟ اور ایک روایت میں ہے' میں نہیں جانتا کہ اس وقت یہ اس لئے ہو گا کہ کوہ طور پر موسیٰ کی بیہوشی کو (قیامت کے دن کی) اس بے ہوشی میں شمار کر لیا جائے گا یا مجھ سے پہلے ہوش میں آ جائیں گے اور میں تو یہ بھی نہیں کہتا کہ کوئی شخص یونس بن متی علیہ اسلام سے افضل ہے (بخاری' مسلم)

۵۷۰۹ - (۱۲) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: «لَا تُخَيِّرُوا بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ: «لَا تُفَضِّلُوا بَيْنَ أَنْبِيَاءِ اللّٰهِ».

۵۷۰۹ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے آپ نے فرمایا' تم انبیاء علیہم اسلام میں سے کسی کو ایک دوسرے پر ترجیح نہ دو (بخاری' مسلم)

اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے آپ نے فرمایا' اللہ تعالیٰ کے انبیاء میں سے تم کسی کو ایک دوسرے پر فضیلت نہ دو (بخاری' مسلم)

وضاحت: مقام نبوت کے اعتبار سے تمام نبی برابر ہیں البتہ جزوی فضائل میں فرق ہے۔ جہاں تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا تعلق ہے کہ مجھے موسیٰ علیہ اسلام پر فضیلت نہ دو تو اسے آپ کی کسر نفسی پر محمول کیا جائے گا بلکہ آپ نے مزید انکساری کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ میں تو یہ بھی نہیں کہتا کہ کوئی شخص یونس بن متی علیہ السلام سے زیادہ افضل ہے۔ اس مضمون کی تمام عبارات آپ کی عاجزی' شان اور انکساری پر دلالت کرتی ہیں۔ یونس علیہ السلام کے بارے میں خاص طور پر اس لئے ذکر فرمایا کہ ان کی قوم نے انہیں تکلیفیں

پہنچائی تھیں۔ یونس علیہ السلام کی مسلسل تبلیغ اور نصیحت کے باوجود بھی ان کی قوم راہِ راست پر نہ آئی تو ان کے لئے عذاب الٰہی کی وعید دی گئی چنانچہ یونس علیہ السلام ناراضگی اور مایوسی کی عالم میں اپنی قوم کو چھوڑ کر کسی دور افتادہ جگہ پر جانے کے لئے نکل کھڑے ہوئے اور ایک کشتی پر سوار ہو گئے ان کی عدم موجودگی میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے جب ان کی قوم پر عذاب کے آثار نمایاں ہوئے تو انہوں نے یونس علیہ السلام کی تلاش شروع کر دی۔ ناکامی پر انہوں نے اللہ ربّ العزت کے حضور اجتماعی طور پر گریہ و زاری کے ساتھ دعا کی اور ایمان لے آئے چنانچہ ان پر سے عذاب ٹل گیا۔ جب اس صورت حال کی اطلاع یونس علیہ السلام کو ہوئی تو انہیں سخت ندامت ہوئی پھر بھی انہوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر اپنی رائے سے کہیں دور نکل جانے کا فیصلہ کیا اور روانہ ہو گئے' درمیان میں کہیں دریا پڑتا تھا' اسے عبور کرنے کے لئے ایک کشتی پر سوار ہو گئے۔ جب کشتی چلی تو اسے ایک طوفان نے آن گھیرا' کشتی والے کہنے لگے کہ ہماری کشتی میں کوئی قصوروار شخص سوار ہے' اسے کشتی سے علیحدہ کر دینا چاہیے۔ کشتی میں سوار لوگوں نے قرعہ اندازی پر فیصلہ کیا تو یونس علیہ السلام کا ہی نام نکلا' انہوں نے اپنے آپ کو دریا برد کر دیا کہ شاید کنارہ نزدیک ہو تو میں تیر کر دریا سے نکل جاؤں گا۔ اسی اثناء میں ایک مچھلی نے انہیں زندہ نگل لیا۔ یونسؑ اپنی اس غلطی پر بہت نادم ہوئے' کچھ عرصہ مچھلی کے پیٹ میں رہے اور اللہ ربّ العزت کے حضور انتہائی عاجزی اور انکساری سے تسبیح و تحمید بیان کرتے رہے' اپنے کردہ فعل پر ندامت کا اظہار کیا اور توبہ کی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے انہیں مچھلی کے پیٹ سے نکال دیا۔

یونس علیہ السلام کا یہ طرزِ عمل بعض لوگوں کو اس گمان میں مبتلا کر سکتا تھا کہ اس واقعہ کی وجہ سے کوئی دوسرا پیغمبر ان سے افضل ہے یا یہ کہ ان کا رتبہ کسی دوسرے نبی کے مقابلے میں کم ہے۔ اس لئے نبیؐ نے یہ فرما دیا کہ میں تو یہ بھی نہیں کہتا کہ کوئی شخص یونس علیہ السلام سے افضل ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ منصبِ نبوت کے لحاظ سے تمام انبیاء برابر ہیں لیکن اولوالعزمی کے لحاظ سے بعض انبیاء کو بعض پر فضیلت حاصل ہے اور ان سب میں سے افضل و اعلیٰ سیّد الانبیاء محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

(تفسیر ابن کثیر جلد ۳ صفحہ ۲۰ ـ ۲۲)

۵۷۱۰ ـ (۱۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُوْلَ: إِنِّي خَيْرٌ مِنْ يُوْنُسَ بْنِ مَتّٰى». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَ: «مَنْ قَالَ: أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُوْنُسَ بْنِ مَتّٰى فَقَدْ كَذَبَ».

۵۷۱۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہؐ نے فرمایا' کسی شخص کے لئے یہ کہنا مناسب نہیں کہ میں یونس بن متی علیہ السلام سے بہتر ہوں۔ (بخاری' مسلم)

نیز بخاری کی روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا' جس شخص نے یہ کہا کہ میں یونس بن متی علیہ السلام سے بہتر ہوں' اس نے جھوٹ بولا۔

۵۷۱۱ - (۱۴) وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ الْغُلَامَ الَّذِيْ قَتَلَهُ الْخَضِرُ طُبِعَ كَافِرًا - ؛ وَلَوْ عَاشَ لَأَرْهَقَ أَبَوَيْهِ طُغْيَانًا وَكُفْرًا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۷۱: اُبیّ بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' وہ لڑکا جس کو خضر علیہ السلام نے قتل کیا تھا' وہ کافر پیدا ہوا تھا اور اگر وہ زندہ رہتا تو یقیناً اپنے والدین کو کفر و سرکشی میں مبتلا کر دیتا۔ (بخاری' مسلم)

وضاحت: یہ حدیث اس حدیث کے منافی نہیں ہے جس میں ہے کہ ہر بچہ فطرتِ اسلام پر پیدا ہوتا ہے جب کہ وہ بچہ جسے خضر علیہ السلام نے قتل کیا تھا' اس کے مقدر میں ہی یہ لکھا تھا کہ اس کا خاتمہ کفر پر ہو گا۔ البتہ اگر کوئی انسان یہ کہے کہ کیا کسی انسان کو مستقبل میں کافر ہو جانے کے خوف سے قتل کرنا جائز ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ شاید خضر علیہ السلام کی شریعت میں اس کا جواز موجود ہو' زیادہ صحیح روایت کے مطابق خضر علیہ السلام چونکہ نبی تھے' اس لیئے انہوں نے اللہ تعالیٰ کی مرضی اور وحیِ الٰہی سے یہ کام سرانجام دیا۔
(مرقات شرح مشکوۃ جلد ۵ صفحہ ۱۸)

۵۷۱۲ - (۱۵) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّمَا سُمِّيَ الْخَضِرَ لِأَنَّهُ جَلَسَ عَلَى فَرْوَةٍ بَيْضَاءَ - فَإِذَا هِيَ تَهْتَزُّ مِنْ خَلْفِهِ خَضْرَاءَ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۷۱۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں' آپ نے فرمایا' خضر علیہ السلام کا نام اس لیے خضر رکھا گیا کہ وہ زمین کے سفید (خشک بنجر) ٹکڑے پر بیٹھے ہوئے تھے تو اچانک وہ زمین ان کے پیچھے کی جانب سے سبزے سے لہلہانے لگی (بخاری)

۵۷۱۳ - (۱۶) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «جَاءَ مَلَكُ الْمَوْتِ - إِلَى مُوْسَى ابْنِ عِمْرَانَ، فَقَالَ لَهُ: أَجِبْ رَبَّكَ». قَالَ: «فَلَطَمَ مُوْسَى عَيْنَ مَلَكِ الْمَوْتِ فَفَقَأَهَا». قَالَ: «فَرَجَعَ الْمَلَكُ إِلَى اللّٰهِ، فَقَالَ: إِنَّكَ أَرْسَلْتَنِيْ إِلَى عَبْدٍ لَكَ لَا يُرِيْدُ الْمَوْتَ، وَقَدْ فَقَأَ عَيْنِيْ» قَالَ: «فَرَدَّ اللّٰهُ إِلَيْهِ عَيْنَهُ، وَقَالَ: ارْجِعْ إِلَى عَبْدِيْ فَقُلْ: الْحَيَاةَ تُرِيْدُ؟ فَإِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ الْحَيَاةَ فَضَعْ يَدَكَ عَلَى مَتْنِ ثَوْرٍ، فَمَا تَوَارَتْ يَدُكَ مِنْ شَعْرَةٍ - فَإِنَّكَ تَعِيْشُ بِهَا سَنَةً، قَالَ: ثُمَّ مَهْ؟ - قَالَ: ثُمَّ تَمُوْتُ. قَالَ: فَالْآنَ مِنْ قَرِيْبٍ، رَبِّ أَدْنِنِيْ مِنَ الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ». قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «وَاللّٰهِ لَوْ أَنِّيْ عِنْدَهُ لَأَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ إِلَى جَنْبِ الطَّرِيْقِ عِنْدَ الْكَثِيْبِ - الْأَحْمَرِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۷۱۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' موت کا فرشتہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اور کہا کہ اپنے پروردگار کی طرف سے پیغامِ اجل قبول کریں۔ آپ نے فرمایا' موسیٰ علیہ السلام نے (یہ سن کر) موت کے فرشتے کی آنکھ پر طمانچہ رسید کیا اور اس کی آنکھ کو نکال دیا۔ آپ نے فرمایا'

فیصلے کی بنیاد قرائن ہیں البتہ ظاہر کے لحاظ سے سلیمان علیہ السلام کا قرینہ زیادہ مضبوط تھا یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ داؤد علیہ السلام نے محسوس کیا ہو کہ بچہ بڑی عمر والی عورت سے مشابہ ہے لیکن سلیمان علیہ السلام نے اس جھگڑے کا فیصلہ کرنے کے لیے نفسیاتی حربہ استعمال کیا کہ ان دونوں عورتوں کی ممتا کی شفقت کا جائزہ لیا جائے۔ ظاہر ہے کہ ممتا کی محبت ہرگز اپنے بچے کے دو ٹکڑے کرنے پر رضامند نہ ہو گی' وہ یہ تو گوارا کرے گی کہ چاہے بچہ مجھے نہ ملے لیکن سلامت رہے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا جب سلیمان علیہ اسلام نے۔ بچے کے دو ٹکڑے کرنے کا حکم دیا تو چھوٹی عمر والی عورت یہ فیصلہ سن کر تڑپ اٹھی اور کہنے لگی کہ بچے کے دو ٹکڑے نہ کیے جائیں بلکہ بچہ بڑی عمر والی عورت کو دے دیا جائے۔ اس طرح سلیمان علیہ السلام کا مقصد پورا ہو گیا اور بچہ چھوٹی عمر والی عورت کے حوالے کر دیا گیا۔ اس واقعہ سے یہ نہ سمجھا جائے کہ سلیمانؑ نے داؤدؑ کے فیصلے کو توڑا بلکہ حقیقت یہ ہے کہ داؤدؑ کا فیصلہ انتظامی فیصلہ تھا جس سے مقصود معاملے کو رفع دفع کرنا تھا چنانچہ انہوں نے ظاہری حالت کو دیکھتے ہوئے اجتہاد سے فیصلہ صادر فرمایا کہ بچہ جس عورت کے پاس ہے' اسی کو دیا جائے۔ جب کہ سلیمانؑ نے ان دونوں کا امتحان لیا اور نفسیاتی حربہ استعمال کرتے ہوئے فیصلہ صادر فرمایا جس میں وہ کامیاب رہے (واللہ اعلم)

٥٧٢٠ - (٢٣) وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «قَالَ سُلَيْمَانُ: لَأَطُوْفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰى تِسْعِيْنَ امْرَأَةً - وَفِيْ رِوَايَةٍ: بِمِائَةِ امْرَأَةٍ - كُلُّهُنَّ تَأْتِيْ بِفَارِسٍ يُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ. فَقَالَ لَهُ الْمَلَكُ: قُلْ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ. فَلَمْ يَقُلْ وَنَسِيَ، فَطَافَ عَلَيْهِنَّ، فَلَمْ تَحْمِلْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ جَاءَتْ بِشِقِّ رَجُلٍ، وَايْمُ الَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَوْ قَالَ: إِنْ شَاءَ اللّٰهُ، لَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فُرْسَانًا أَجْمَعُوْنَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٥٧٢٠: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (ایک مرتبہ) سلیمان علیہ السلام نے کہا (اللہ کی قسم!) آج رات میں اپنی نوے بیویوں کے ساتھ اور ایک اور روایت میں ہے کہ میں اپنی سو بیویوں کے ساتھ مجامعت کروں گا وہ سب ایک ایک شاہسوار پیدا کریں گی جو اللہ کے راستے میں جہاد کریں گے۔ چنانچہ ایک فرشتے نے انہیں کہا کہ آپ انشاء اللہ کہیں۔ انہوں نے انشاء اللہ کے کلمات نہ کہے اور وہ بھول گئے۔ انہوں نے اپنی بیویوں سے مجامعت کی' ان میں سے صرف ایک عورت حاملہ ہوئی' اس کے ہاں بھی ناقص الخلقت بچہ پیدا ہوا۔ آپؐ نے فرمایا' اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے اگر سلیمان علیہ السلام انشاء اللہ کہتے تو (ہر عورت بچہ جنتی اور) سب کے سب اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنے والے شاہسوار ہوتے (بخاری' مسلم)

٥٧٢١ - (٢٤) وَعَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «كَانَ زَكَرِيَّا - نَجَّارًا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

٥٧٢١: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' زکریا علیہ السلام بڑھئی تھے (مسلم)

سے ہیں اور میں نے عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو دیکھا کہ میرے دیکھے ہوئے لوگوں میں سے' مشابہت کے لحاظ سے وہ تمہارے ساتھی یعنی مجھ سے زیادہ قریب تھے اور میں نے ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا کہ میرے دیکھے ہوئے لوگوں میں سے' مشابہت کے لحاظ سے وہ تمہارے ساتھی یعنی مجھ سے زیادہ قریب تھے اور میں نے جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا کہ میرے دیکھے ہوئے لوگوں میں سے' مشابہت کے لحاظ سے وہ دحیہ بن خلیفہ سے زیادہ قریب تھے (مسلم)

وضاحت : پیغمبروں کی روحیں اپنی اصل شکل میں آپؐ کے سامنے پیش کی گئیں' یہ شب معراج کا واقعہ ہے۔ آپؐ نے مسجد اقصیٰ میں انبیاء سے ملاقات کی' اس بات کا بھی احتمال ہے کہ یہ ملاقات آسمانوں پر ہوئی ہو۔ قبیلہ شنوءۃ کا تعلق یمن کی سرزمین سے ہے وہاں کے لوگ نہایت دبلے پتلے ہوتے تھے (مرقات جلد ۱ صفحہ ۴۴)

۵۷۱۵ - (۱۸) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: رَأَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِيْ مُوْسٰى، رَجُلًا آدَمَ طُوَالًا جَعْدًا كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ، وَرَأَيْتُ عِيْسٰى رَجُلًا مَرْبُوْعَ الْخَلْقِ، إِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ، سَبِطَ الرَّأْسِ، وَرَأَيْتُ مَالِكًا خَازِنَ النَّارِ، وَالدَّجَّالَ فِيْ آيَاتٍ أَرَاهُنَّ اللّٰهُ إِيَّاهُ، فَلَا تَكُنْ فِيْ مِرْيَةٍ مِنْ لِقَائِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۷۱۵ : ابن عباس رضی اللہ عنہ' نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا' جس رات مجھے آسمانوں کی سیر کرائی گئی' میں نے موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ گندم گوں' دراز قد شخصیت کے مالک تھے' ان کے بال گھنگریالے تھے گویا کہ وہ شنوءۃ قبیلہ کے آدمیوں میں سے ہیں اور میں نے عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ درمیانے قد اور سرخ و سفید شخصیت کے مالک تھے اور میں نے دوزخ کے داروغہ مالک علیہ السلام اور دجال کو دیکھا (آپؐ کا ان سب کو دیکھنا) یہ ان نشانیوں کے ضمن میں تھا جنہیں اللہ تعالیٰ نے صرف آپؐ ہی کو دکھایا لہٰذا آپؐ کو ان کی ملاقات میں کوئی شک نہیں کرنا چاہیے (بخاری' مسلم)

وضاحت : حدیث کے آخر میں جو الفاظ ذکر ہوئے ہیں کہ آپؐ کو ان سے ملاقات میں کوئی شک و شبہ نہیں ہونا چاہیے۔ یہ دراصل سورۃ السجدہ کی آیت نمبر ۲۳ کی طرف اشارہ ہے جس میں موسیٰؑ کا تذکرہ ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ **وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَلَا تَكُنْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَائِهٖ ۝**

(ترجمہ) اور ہم نے موسیٰؑ کو کتاب دی چنانچہ آپؐ کو ان سے ملاقات میں کوئی شک و شبہ نہیں ہونا چاہیے۔

اس سے مقصود یہ وضاحت کرنا بھی ہے کہ معراج کی رات آپؐ کا موسیٰؑ اور دیگر انبیاء سے ملنا ایک سچی حقیقت ہے۔ لہٰذا کوئی بھی شخص اس بارے میں شک و شبہ میں مبتلا نہ رہے (واللہ اعلم)

۵۷۱۶ - (۱۹) **وَعَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِيْ لَقِيْتُ مُوْسٰى، فَنَعَتَهُ، فَإِذَا رَجُلٌ مُضْطَرِبٌ، رَجِلُ الشَّعْرِ، كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ، وَلَقِيْتُ عِيْسٰى رَبْعَةً أَحْمَرَ كَأَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِيْمَاسٍ - يَعْنِي الْحَمَّامَ - وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيْمَ وَأَنَا أَشْبَهُ وَلَدِهِ بِهِ، قَالَ: فَأُتِيْتُ بِإِنَاءَيْنِ، أَحَدُهُمَا لَبَنٌ وَالْآخَرُ فِيْهِ خَمْرٌ، فَقِيْلَ لِيْ: خُذْ أَيَّهُمَا شِئْتَ

فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهُ، فَقِيلَ لِي: هُدِيتَ الْفِطْرَةَ، أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۷۱۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس رات مجھے آسمانوں کی سیر کرائی گئی' میں موسیٰ علیہ السلام سے ملا' ان کا وصف بیان کرتے ہوئے آپؐ نے فرمایا' وہ ایک مضطرب (یعنی طویل قامت) شخص نظر آئے' ان کے بال معمولی گھنگریالے تھے گویا کہ وہ شنوءہ قبیلے کے لوگوں میں سے ہیں (آپؐ نے فرمایا) اور میری ملاقات عیسیٰ علیہ السلام سے بھی ہوئی' ان کا قد درمیانہ (اور) رنگت سرخ تھی جیسے حمام سے (غسل کر کے) نکلے ہوں۔ (آپؐ نے فرمایا) اور میں نے ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا' میں ان کی تمام اولاد میں سے ان کے زیادہ مشابہ ہوں۔ آپؐ نے فرمایا' پھر میرے پاس دو برتن لائے گئے ان میں سے ایک میں دودھ اور دوسرے میں شراب تھی۔ مجھ سے کہا گیا کہ ان دونوں میں سے آپؐ جس کو چاہیں پکڑ لیں۔ چنانچہ میں نے دودھ والے برتن کو پکڑ لیا اور دودھ پی لیا۔ تب مجھے کہا گیا کہ آپؐ کو راہِ فطرت کی راہنمائی کی گئی ہے (اور مزید کہا گیا کہ) جان لیں! اگر آپ شراب کے برتن کو پکڑ لیتے تو بلاشبہ آپؐ کی اُمت گمراہ ہو جاتی۔
(بخاری' مسلم)

۵۷۱۷ - (۲۰) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ، فَمَرَرْنَا بِوَادٍ، فَقَالَ: «أَيُّ وَادٍ هَذَا؟» فَقَالُوا: وَادِي الْأَزْرَقِ. قَالَ: «كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى مُوسَى» فَذَكَرَ مِنْ لَوْنِهِ وَشَعْرِهِ شَيْئًا، «وَاضِعًا إِصْبَعَيْهِ فِي أُذُنَيْهِ، لَهُ جُؤَارٌ إِلَى اللَّهِ بِالتَّلْبِيَةِ، مَارًّا بِهَذَا الْوَادِي». قَالَ: ثُمَّ سِرْنَا حَتَّى أَتَيْنَا عَلَى ثَنِيَّةٍ. فَقَالَ: «أَيُّ ثَنِيَّةٍ هَذِهِ؟» قَالُوا: هَرْشَى - أَوْ لِفْتٌ -. فَقَالَ: «كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى يُونُسَ عَلَى نَاقَةٍ حَمْرَاءَ، عَلَيْهِ جُبَّةُ صُوفٍ، خِطَامُ نَاقَتِهِ خُلْبَةٌ، مَارًّا بِهَذَا الْوَادِي مُلَبِّيًا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۷۱۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں مکے اور مدینے کے درمیان سفر کیا' ہم ایک وادی کے پاس سے گزرے۔ آپؐ نے دریافت فرمایا' یہ کون سی وادی ہے؟ صحابہ کرامؓ نے بتایا کہ یہ وادی ازرق ہے۔ آپؐ نے فرمایا' گویا میں موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں۔ آپؐ نے موسیٰ علیہ السلام کے رنگ اور بالوں کا کچھ تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ انہوں نے (وادیِ ازرق سے گزرتے ہوئے) اپنی دونوں انگلیاں اپنے کانوں میں ٹھونس رکھی ہیں اور وہ اللہ (کے گھر) کی جانب لبیک کہتے ہوئے تضرع و آہ وزاری کے ساتھ اس وادی سے گزر رہے ہیں۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ اس کے بعد ہم چلے یہاں تک کہ ہم ایک گھاٹی کے پاس سے گزرے۔ آپؐ نے دریافت کیا' یہ کون سی گھاٹی ہے؟ صحابہ کرامؓ نے بتایا' ھرشا یا لفت ہے۔ آپؐ نے فرمایا' گویا کہ میں یونس علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں جو سرخ اونٹنی پر سوار ہیں' صوفی اون کا جبہ پہنے ہوئے ہیں' ان کی اونٹنی کی نکیل کھجور کی ہے وہ اس وادی سے لبیک پکارتے ہوئے گزر رہے ہیں۔ (مسلم)

وضاحت : اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ رب العزت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مذکورہ پیغمبروں کے ان احوال کا مشاہدہ کروایا جو ان کی زندگی میں تھے کیونکہ پیغمبر اور شہداء اللہ تعالیٰ کے ہاں زندہ ہیں ان کی اس زندگی کو عام لوگوں سے پوشیدہ رکھا گیا ہے کچھ بعید نہیں کہ وہ حج کرتے ہوں' نمازیں پڑھتے ہوں اور اعمالِ خیر سے جو چاہیں کرتے ہوں (مرقات جلد۱۱ صفحہ۳۶)

۵۷۱۸ ـ (۲۱) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «خُفِّفَ عَلَى دَاوُدَ الْقُرْآنُ ـ ، فَكَانَ يَأْمُرُ بِدَوَابِّهِ فَتُسْرَجُ، فَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ قَبْلَ أَنْ تُسْرَجَ دَوَابُّهُ، وَلَا يَأْكُلُ إِلَّا مِنْ عَمَلِ يَدَيْهِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۷۱۸ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا' داؤد علیہ السلام پر زبور کی تلاوت آسان کر دی گئی تھی۔ وہ اپنے چارپایوں کے بارے میں حکم دیتے کہ ان پر زین کسی جائے' چارپایوں پر زین کسنے سے پہلے ہی وہ تمام زبور کی تلاوت سے فارغ ہو جاتے نیز داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھوں کی محنت کی کمائی کھاتے تھے (بخاری)

۵۷۱۹ ـ (۲۲) **وَعَنْهُ**، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «كَانَتِ امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا، جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ إِحْدَاهُمَا، فَقَالَتْ صَاحِبَتُهَا: إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ. وَقَالَتِ الْأُخْرَى: إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ، فَتَحَاكَمَتَا إِلَى دَاوُدَ، فَقَضَى بِهِ لِلْكُبْرَى، فَخَرَجَتَا عَلَى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ ـ ، فَأَخْبَرَتَاهُ، فَقَالَ: ائْتُونِي بِالسِّكِّينِ أَشُقُّهُ بَيْنَكُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرَى: لَا تَفْعَلْ، يَرْحَمُكَ اللّٰهُ، هُوَ ابْنُهَا، فَقَضَى بِهِ لِلصُّغْرَى». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۷۱۹ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا' دو عورتیں تھیں' ان دونوں کے پاس ان کا اپنا اپنا بیٹا تھا۔ ایک بھیڑیا آیا' وہ ان میں سے ایک عورت کے بیٹے کو اٹھا لے گیا (دونوں نے آپس میں جھگڑنا شروع کر دیا) ایک عورت نے اپنی ساتھی عورت سے کہا کہ بھیڑیا تیرے بیٹے کو اٹھا لے گیا ہے اور دوسری عورت کہنے لگی (کہ نہیں!) وہ تیرے بیٹے کو لے گیا ہے۔ آخر کار وہ دونوں فیصلہ کروانے کے لیے داؤد علیہ السلام کے پاس گئیں۔ داؤد علیہ السلام نے بچے کا فیصلہ بڑی عمر والی عورت کے حق میں دے دیا۔ اس کے بعد وہ دونوں سلیمان علیہ السلام کے پاس گئیں اور انہیں (تمام واقعہ) بتایا۔ سلیمان علیہ السلام نے (معاملے کی نزاکت کو بھانپتے ہوئے اپنے خادم سے) کہا کہ میرے پاس چھری لے آؤ تاکہ میں اس بچے کو درمیان سے دو ٹکڑے کر کے ان دونوں عورتوں میں بانٹ دوں۔ چھوٹی عمر والی عورت (یہ فیصلہ سن کر تڑپ اٹھی اور) کہنے لگی' اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے آپ ایسا نہ کریں۔ یہ اسی کا بیٹا ہے۔ چنانچہ سلیمان نے چھوٹی عمر والی عورت کے حق میں بچے کا فیصلہ کر دیا (بخاری' مسلم)

وضاحت : دونوں پیغمبروں کا فیصلہ اپنی اپنی جگہ پر درست تھا اس لئے کہ دونوں مجتہد تھے اور ان دونوں کے

موت کا فرشتہ اللہ تعالیٰ کی طرف واپس گیا اور عرض کیا' (اے پروردگار!) تو نے مجھے ایک ایسے بندے کی طرف بھیجا جو مرنا نہیں چاہتا تھا اور اس نے تو میری آنکھ ہی نکال دی ہے۔ آپؐ نے فرمایا' اللہ تعالیٰ نے اس کی آنکھ درست کر دی اور حکم دیا کہ میرے بندے کے پاس جاؤ اور استفسار کرو کہ اگر آپ (طویل) زندگی چاہتے ہیں تو اپنے ہاتھ کو کسی بیل کی کمر پر رکھ دیں' آپ کے ہاتھ کے نیچے جس قدر بال آ جائیں تو ہر ایک بال کے بدلے آپ کی زندگی میں ایک سال کا اضافہ ہو گا۔ (فرشتے نے موسیٰؑ کو اللہ رب العزت کا پیغام کہہ سنایا) موسیٰ علیہ السلام نے دریافت کیا کہ پھر کیا ہو گا؟ موت کے فرشتے نے (اللہ رب العزت کی طرف سے) جواب دیا' پھر بھی آپ کو مرنا ہو گا۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا (جب بالآخر موت ہی ہے) تو پھر وہ ابھی ہی کیوں نہ ہو لیکن میری اپنے پروردگار کے حضور التجا ہے کہ رب کریم! مجھے بیت المقدس کے قریب کر دے اگرچہ وہ (مسافت) ایک پھینکے ہوئے پتھر کے بقدر ہی کیوں نہ ہو (اس تمام گفتگو کے بعد) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ کی قسم! اگر میں وہاں ہوتا تو تمہیں موسیٰ علیہ السلام کی قبر (کا نشان) دکھاتا جو ایک راستے کے کنارے' سرخ رنگ کے ٹیلے کے پاس ہے (بخاری' مسلم)

وضاحت : جب فرشتہ اجل موسیٰ علیہ السلام کی روح قبض کرنے آیا تو وہ انسانی شکل میں تھا اور فرشتے کی آنکھ انسانی آنکھ تھی' اصلی نہ تھی۔ موسیٰؑ نے جب ایک انسان کو اپنی خلوت گاہ میں بغیر اجازت کے موجود پایا تو انہیں ناگوار گزرا کہ نیز یہ کون ہے جو میری جان لینا چاہتا ہے' چنانچہ موسیٰؑ نے مدافعت کی اور ایک زبردست طمانچہ رسید کیا جس سے فرشتہ اجل کی آنکھ نکل گئی۔ یہ توجیہ اس لئے بھی مناسب معلوم ہوتی ہے کہ موسیٰؑ کے اس فعل پر اللہ رب العزت کی طرف سے کوئی مؤاخذہ نہ ہوا بلکہ زندگی کا اختیار دو گیا۔ یاد رہے کہ انبیاء علیہم السلام کو آخری وقت میں زندگی اور موت کے درمیان اختیار دیا جاتا رہا ہے' جبکہ موسیٰؑ کا دفاعی اقدام' انہیں اختیار دینے سے پہلے کا ہے۔ نیز موسیٰؑ نے ارض مقدس کی طرف قریب ہونے کی آرزو اس لئے کی کہ اس سرزمین کو یہ شرف حاصل ہے کہ اس میں کئی انبیاء اور صالحین مدفون ہیں۔ اس کے بعد جب فرشتہ اجل دوبارہ حاضر ہوا تو موسیٰؑ سمجھ گئے کہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی رضا سے ہے اور عالم بالا کا معاملہ ہے' لہٰذا موسیٰؑ نے پیغام اجل کو لبیک کہنے میں چنداں دیر نہیں کی اور اپنے رفیق اعلیٰ سے جا ملے (مرقات جلد ۱۱ صفحہ ۳۰ - ۱)

۵۷۱۴ - (۱۷) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: «عُرِضَ عَلَيَّ الْأَنْبِيَاءُ فَإِذَا مُوسَى ضَرْبٌ مِنَ الرِّجَالِ، كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ، وَرَأَيْتُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ، وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا صَاحِبُكُمْ - يَعْنِي نَفْسَهُ - وَرَأَيْتُ جِبْرِيلَ فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا دِحْيَةُ بْنُ خَلِيفَةَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۷۱۴: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' انبیاء علیہم السلام میرے سامنے لائے گئے تو (میں نے دیکھا) موسیٰ علیہ السلام چھریرے بدن کے آدمی تھے گویا کہ وہ شنوءہ قبیلے کے آدمیوں میں

وضاحت : زکریا علیہ السلام بڑھئی کا کام کرتے تھے اور اپنے ہاتھ سے محنت کی روزی کماتے تھے' معلوم ہوا کہ محنت و مشقت سے رزق حلال کمانا انبیاء علیہ السلام کی سُنّت اور عبادت ہے (واللہ اعلم)

۵۷۲۲ ـ (۲۵) وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَنَا اَوْلَى النَّاسِ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ فِى الْاُوْلٰى وَالْاٰخِرَةِ، الْاَنْبِيَاءُ اِخْوَةٌ مِنْ عَلَّاتٍ، وَاُمَّهَاتُهُمْ شَتّٰى ـ، وَدِيْنُهُمْ وَاحِدٌ، وَلَيْسَ بَيْنَنَا نَبِىٌّ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۷۲۲ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں دنیا اور آخرت میں عیسیٰ بن مریم کے زیادہ قریب ہوں' سب انبیاء علیہم السلام سوتیلے (ایک باپ سے) بھائی ہیں البتہ ان کی مائیں مختلف ہیں' ان کا دین ایک ہے نیز ہم دونوں کے درمیان کوئی پیغمبر نہیں ہے (بخاری' مسلم)

وضاحت : آپؐ کے اس ارشاد گرامی کہ "میں دنیا اور آخرت میں عیسیٰؑ کے زیادہ قریب ہوں" کا مطلب یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور عیسیٰؑ کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے اور عیسیٰؑ نے ہی آپؐ کے آنے کی واضح بشارت دی تھی اور آخر زمانہ میں بھی عیسیٰؑ آپؐ کے نائب ہوں گے اور تمام دنیا کے لوگوں کو اسلام کے جھنڈے تلے اکٹھا کریں گے۔

انبیاء علیہم السلام کو ایک دوسرے کا سوتیلا بھائی قرار دینے کا مقصد ان کے درمیان توحید و رسالت کے باہمی تعلق کو ظاہر کرنا ہے اور مائیں مختلف قرار دینے سے مراد ان کی اپنی اپنی شریعتیں ہیں جو ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ نیز اصل کے اعتبار سے سب کا دین ایک ہے یعنی تمام پیغمبروں نے اپنے پیروکاروں کو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور شرک سے بچنے کا حکم دیا ہے (واللہ اعلم)

۵۷۲۳ ـ (۲٦) وَعَنْهُ قَالَ. قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «كُلُّ بَنِىْ آدَمَ يَطْعُنُ الشَّيْطَانُ فِىْ جَنْبَيْهِ بِاِصْبَعَيْهِ حِيْنَ يُوْلَدُ، غَيْرَ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذَهَبَ يَطْعُنُ فَطَعَنَ فِى الْحِجَابِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۷۲۳ : ابو موسیٰ (اشعری) رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا' جب بھی آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے کسی کی پیدائش ہوتی ہے تو شیطان اس کے دونوں پہلو میں اپنی دو انگلیوں سے چوکا مارتا ہے لیکن عیسیٰ علیہ السلام اس سے محفوظ رہے' شیطان نے انہیں بھی مارنا چاہا لیکن وہ صرف پردے (یعنی جھلی) میں مار سکا (بخاری' مسلم)

وضاحت : عیسیٰ علیہ السلام شیطان کی اس حرکت سے اس لئے محفوظ رہے کہ مریمؑ کی والدہ حنّہ نے مریمؑ کی پیدائش کے وقت اللہ رب العزت کی حضور درج ذیل دعا کی تھی۔

وَاِنِّىْ سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ وَاِنِّىْۤ اُعِيْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۝

ترجمہ: (اے میرے پروردگار) میں نے اس کا نام مریم رکھا ہے' میں اس کو اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے

تیری پناہ میں دیتی ہوں (آل عمران:۳۶)
یہ اسی دعا کا نتیجہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام شیطان کے اس وار سے محفوظ رہے۔ اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر پیغمبر بھی شیطان کے اس حربے سے محفوظ رہے (واللہ اعلم)

٥٧٢٤ ـ (٣٧) وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «كَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ، وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَآسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ، وَفَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَذُكِرَ حَدِيثُ أَنَسٍ: «يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ». وَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ: «أَيُّ النَّاسِ أَكْرَمُ» وَحَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ: «الْكَرِيمُ ابْنُ الْكَرِيمِ». فِي «بَابِ الْمُفَاخَرَةِ وَالْعَصَبِيَّةِ».

۵۷۲۴: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا' مردوں میں سے تو بہت سے کامل (مرد) گزرے ہیں لیکن عورتوں میں سے صرف مریم بنت عمران اور آسیہ زوجہ فرعون کامل تھیں اور تمام عورتوں پر عائشہ رضی اللہ عنہا کو فضیلت حاصل ہے جیسا کہ ثرید کو تمام کھانوں پر فضیلت ہے۔ (بخاری' مسلم)
اور انسؓ سے مروی حدیث "یا خیرَ البریۃ" اور ابوہریرہؓ سے مروی حدیث "ایُّ النّاس اکرمُ" اور ابن عمرؓ سے مروی حدیث "اَلکریمُ ابنُ الکریم" کا ذکر باب اَلمُفاخرۃ و العصبیۃ میں ہو چکا ہے۔
وضاحت: شوربے میں بھگوئی ہوئی روٹی کو ثرید کہتے ہیں اس زمانے میں اہل عرب کا سب سے بہترین اور مرغوب کھانا ثرید ہی تھا (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

٥٧٢٥ ـ (٣٨) عَنْ أَبِي رَزِينٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَيْنَ كَانَ رَبُّنَا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ خَلْقَهُ؟ قَالَ: «كَانَ فِي عَمَاءٍ، مَا تَحْتَهُ هَوَاءٌ، وَمَا فَوْقَهُ هَوَاءٌ، وَخَلَقَ عَرْشَهُ عَلَى الْمَاءِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: قَالَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: اَلْعَمَاءُ: أَيْ لَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ.

دوسری فصل

۵۷۲۵: ابورزین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے (آپ کی خدمت میں) عرض کیا' اے اللہ کے رسول! کائنات کی تخلیق سے پہلے ہمارا پروردگار کہاں تھا؟ آپ نے فرمایا' وہ "عَمَاءٌ" میں تھا۔ نہ اس کے نیچے ہوا تھی اور نہ اس کے اوپر ہوا تھی اور اس نے اپنے عرش کو پانی پر پیدا فرمایا (ترمذی) امام ترمذیؒ بیان کرتے ہیں کہ یزید بن ھارون کا قول ہے کہ "عَمَاءٌ" سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی چیز نہ تھی۔

وضاحت: حدیث کے اس جملے کہ "نہ اس کے نیچے ہوا تھی اور نہ اس کے اوپر ہوا تھی" کا مطلب یہ ہے کہ تخلیقِ کائنات سے پہلے صرف اللہ ہی کی ذاتِ اقدس تھی اس کے علاوہ کسی اور شے کا وجود نہیں تھا (واللہ اعلم)

٥٧٢٦ ـ (٢٩) **وَعَنِ** الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، زَعَمَ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا فِي الْبَطْحَاءِ فِي عِصَابَةٍ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ فِيهِمْ، فَمَرَّتْ سَحَابَةٌ، فَنَظَرُوا إِلَيْهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا تُسَمُّونَ هٰذِهِ؟»، قَالُوا: السَّحَابُ. قَالَ: «وَالْمُزْنُ؟»، قَالُوا: وَالْمُزْنُ. قَالَ: «وَالْعَنَانُ؟»، قَالُوا: وَالْعَنَانُ. قَالَ: «هَلْ تَدْرُونَ مَا بُعْدُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ؟»، قَالُوا: لَا نَدْرِي. قَالَ: «إِنَّ بُعْدَ مَا بَيْنَهُمَا إِمَّا وَاحِدَةٌ وَإِمَّا اثْنَتَانِ أَوْ ثَلَاثٌ وَسَبْعُونَ سَنَةً، وَالسَّمَاءُ الَّتِي فَوْقَهَا كَذٰلِكَ» حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ. «ثُمَّ فَوْقَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ بَحْرٌ، بَيْنَ أَعْلَاهُ وَأَسْفَلِهِ كَمَا بَيْنَ سَمَاءٍ إِلٰى سَمَاءٍ، ثُمَّ فَوْقَ ذٰلِكَ ثَمَانِيَةُ أَوْعَالٍ، بَيْنَ أَظْلَافِهِنَّ وَرُكَبِهِنَّ مِثْلُ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ إِلٰى سَمَاءٍ، ثُمَّ عَلٰى ظُهُورِهِنَّ الْعَرْشُ، بَيْنَ أَسْفَلِهِ وَأَعْلَاهُ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ إِلٰى سَمَاءٍ، ثُمَّ اللّٰهُ فَوْقَ ذٰلِكَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ

٥٧٢٦: عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ وہ (ایک دن) بطحاء (یعنی وادیٔ محصب) میں بیٹھے ہوئے تھے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان میں تشریف فرما تھے' اچانک ایک بادل کا ٹکڑا گزرا' صحابہ کرامؓ نے اس کی طرف دیکھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا کہ تم اس کا کیا نام رکھتے ہو؟ صحابہ کرامؓ نے کہا "سحاب" کہتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' کیا اس کو "مزن" بھی کہتے ہیں؟ صحابہ کرامؓ نے کہا (ہاں) "مزن" بھی کہتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' کیا اس کو "عنان" بھی کہتے ہیں؟ صحابہ کرامؓ نے کہا (ہاں) "عنان" بھی کہتے ہیں۔ (اس کے بعد) آپؐ نے فرمایا' کیا تم جانتے ہو کہ آسمان اور زمین کے درمیان کتنی مسافت ہے؟ صحابہ کرامؓ نے جواب دیا' ہمیں اس کا علم نہیں۔ آپؐ نے فرمایا' ان دونوں کا درمیانی فاصلہ ۷۱ یا ۷۲ یا ۷۳ سال (کی مسافت) ہے اور اس (پہلے آسمان) سے اوپر جو آسمان ہے ان دونوں کے درمیان بھی اتنا ہی فاصلہ ہے۔ یہاں تک کہ آپؐ نے سات آسمانوں کا ذکر کیا (آپؐ نے فرمایا) پھر ساتویں آسمان کے اوپر ایک سمندر ہے اس کی بلندی اور اس کی تہہ کا درمیانی فاصلہ اتنا ہے جتنا کہ ایک آسمان اور دوسرے آسمان کے درمیان ہے۔ پھر اس کی پشت پر عرش ہے' جس کے اوپر کے حصے اور نچلے حصے کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا کہ ایک آسمان اور دوسرے آسمان کے درمیان ہے اور پھر اس (عرش) کے اوپر اللہ تعالیٰ جلوہ افروز ہیں (ترمذی' ابوداود)

٥٧٢٧ ـ (٣٠) **وَعَنْ** جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتٰى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَعْرَابِيٌّ، فَقَالَ: جُهِدَتِ الْأَنْفُسُ، وَجَاعَ الْعِيَالُ، وَنُهِكَتِ الْأَمْوَالُ، وَهَلَكَتِ الْأَنْعَامُ، فَاسْتَسْقِ اللّٰهَ لَنَا، فَإِنَّا نَسْتَشْفِعُ بِكَ عَلَى اللّٰهِ، وَنَسْتَشْفِعُ بِاللّٰهِ عَلَيْكَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «سُبْحَانَ اللّٰهِ! سُبْحَانَ اللّٰهِ!» فَمَا زَالَ يُسَبِّحُ حَتّٰى عُرِفَ ذٰلِكَ فِي وُجُوهِ أَصْحَابِهِ، ثُمَّ قَالَ: «وَيْحَكَ إِنَّهُ لَا

يَسْتَشْفَعُ بِاللهِ عَلٰى أَحَدٍ، شَأْنُ اللهِ أَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ. وَيْحَكَ أَتَدْرِيْ مَا اللهُ؟ إِنَّ عَرْشَهُ عَلٰى سَمٰوٰاتِهِ لَهٰكَذَا وَقَالَ بِأَصَابِعِهِ مِثْلَ الْقُبَّةِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَيَئِطُّ أَطِيْطَ الرَّحْلِ بِالرَّاكِبِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۵۷۲۷: جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک دیہاتی آیا۔ اس نے عرض کیا کہ (لوگ) جانیں مشقت میں ہیں' اہل و عیال قحط میں ہیں' مالوں میں کمی ہو رہی ہے اور مویشی ہلاک ہو رہے ہیں۔ آپ اللہ تعالیٰ سے ہمارے لئے بارش کی دعا کریں۔ ہم آپ کو اللہ تعالیٰ کے پاس شفاعت کے لئے لے جا رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو آپ کے پاس شفاعت کے لیے لا رہے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ تعالیٰ (شریک سے) پاک ہے' اللہ تعالیٰ (شریک سے) پاک ہے۔ آپ مسلسل سبحان اللہ (کی تسبیح کے الفاظ) کہتے رہے یہاں تک کہ آپ کے صحابہ کرام کے چہروں کے تاثرات نمایاں ہو گئے بعد ازاں آپ نے (اس دیہاتی کو سمجھاتے ہوئے) فرمایا' تجھ پر افسوس ہے' اللہ تعالیٰ کو کسی شخص کے پاس شفیع مقرر نہیں کیا جا سکتا' اللہ تعالیٰ کی شان اس سے (کہیں زیادہ) بلند ہے۔ تجھ پر افسوس ہے' کیا تجھے معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عظمت و شان کیا ہے؟ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کا عرش اس کے آسمانوں کو اس طرح احاطہ کئے ہوئے ہے اور آپ نے اپنی انگلیوں کو (اپنی ہتھیلی پر) قبہ کی صورت میں بنایا اور (فرمایا) بلا شبہ اس (عرش) سے اس طرح چرچراہٹ کی آواز نکلتی ہے جس طرح سواری کی زین (سوار کے بیٹھنے سے) چرچراتی ہے (ابو داؤد)

۵۷۲۸ - (۳۱) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: «أُذِنَ لِيْ أَنْ أُحَدِّثَ عَنْ مَلَكٍ مِنْ مَلَائِكَةِ اللهِ مِنْ حَمَلَةِ الْعَرْشِ، إِنَّ مَا بَيْنَ شَحْمَةِ أُذُنِهِ إِلٰى عَاتِقِهِ مَسِيْرَةُ سَبْعِمِائَةِ عَامٍ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۵۷۲۸: جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا' مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں حاملین عرش فرشتوں میں سے ایک فرشتے کے بارے میں وضاحت کروں کہ اس کے دونوں کانوں کی لو اور اس کے کندھوں کے درمیان ۷۰۰ برس کی مسافت ہے (ابوداؤد)

۵۷۲۹ - (۳۲) وَعَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ لِجِبْرِيْلَ: «هَلْ رَأَيْتَ رَبَّكَ؟» فَانْتَفَضَ [illegible] حِجَابًا مِنْ نُوْرٍ، لَوْ دَنَوْتُ [illegible]

۵۷۲۹: زرارہ بن اوفیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرائیل علیہ السلام سے دریافت کیا کہ کیا تم نے اپنے پروردگار کو دیکھا ہے؟ (اس سوال پر) جبرائیل علیہ السلام پر کپکپی طاری ہو گئی اور انہوں نے کہا' اے محمد! میرے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان نور کے ستر (۷۰) پردے حائل ہیں' اگر میں ان میں سے کسی ایک پردے کے قریب انگلی کے [illegible] ہو جاؤں تو میں جل جاؤں۔

[illegible] روایت کے الفاظ اس طرح ہیں' [illegible]

۵۷۳۰ ـ (۳۳) وَرَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ فِي «الْحِلْيَةِ» عَنْ أَنَسٍ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ: «فَانْتَفَضَ جِبْرَئِيلُ».

۵۷۳۰: نیز ابو نعیمؒ نے مذکورہ حدیث کو "الحلیہ" میں انس رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے لیکن ابو نعیمؒ نے اس بات کا ذکر نہیں کیا کہ جبرائیل علیہ السلام پر کپکپی طاری ہو گئی تھی۔

۵۷۳۱ ـ (۳۴) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ إِسْرَافِيلَ، مُنْذُ يَوْمِ خَلَقَهُ صَافٌّ قَدَمَيْهِ لَا يَرْفَعُ بَصَرَهُ، بَيْنَهُ وَبَيْنَ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى سَبْعُوْنَ نُوْرًا، مَا مِنْهَا مِنْ نُوْرٍ يَدْنُوْ مِنْهُ إِلَّا احْتَرَقَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ.

۵۷۳۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اسرافیل علیہ السلام کو جس وقت سے پیدا فرمایا ہے وہ (اسی وقت سے) صف بستہ کھڑے ہیں' اپنی نظر تک کو بلند نہیں کرتے' ان کے اور ان کے رب تعالیٰ کے درمیان نور کے ستر پردے حائل ہیں۔ اسرافیل علیہ السلام جس نور کے (پردے کے) قریب بھی ہوں گے وہ جل جائیں گے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

۵۷۳۲ ـ (۳۵) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ وَذُرِّيَّتَهُ، قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ: يَا رَبِّ! خَلَقْتَهُمْ يَأْكُلُوْنَ وَيَشْرَبُوْنَ وَيَنْكِحُوْنَ وَيَرْكَبُوْنَ، فَاجْعَلْ لَهُمُ الدُّنْيَا وَلَنَا الْآخِرَةَ. قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: لَا أَجْعَلُ مَنْ خَلَقْتُهُ بِيَدَيَّ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُوْحِيْ كَمَنْ قُلْتُ لَهُ: كُنْ فَكَانَ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيْمَانِ».

۵۷۳۲: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد کو پیدا فرمایا تو فرشتوں نے کہا' اے ہمارے پروردگار! آپ نے ان کو پیدا کیا ہے یہ کھاتے ہیں' پیتے ہیں' نکاح کرتے ہیں اور سوار ہوتے ہیں چنانچہ آپ انہیں صرف دنیا عطا کریں اور ہمیں آخرت عطا کریں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا' جس مخلوق کو میں نے اپنے ہاتھ سے بنایا اور اس میں اپنی روح پھونکی' اسے میں اس مخلوق کے برابر نہیں کروں گا جس کے لیے میں نے کلمہ "کُن" کہا تو وہ ہو گئی (بیہقی شُعَبِ الایمان)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۷۳۳ ـ (۳۶) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْمُؤْمِنُ أَكْرَمُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ بَعْضِ مَلَائِكَتِهِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ.

تیسری فصل

۵۷۳۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مومن شخص اللہ تعالٰی کے نزدیک اس کے بعض فرشتوں سے افضل ہے (ابن ماجہ)

٥٧٣٤ ـ (٣٧) **وعنه**، قال: اخذ رسُولُ اللهِ ﷺ بيدي فقال: «خلق اللهُ التُّربة يوم السبت، وخلق فيها الجبال يوم الأحد، وخلق الشجر يوم الاثنين، وخلق المكروه يوم الثلاثاء، وخلق النُّور يوم الأربعاء، وبثَّ فيها الدّوابَّ يوم الخميس، وخلق آدم بعد العصر من يوم الجمعة في آخر الخلق وآخر ساعة من النّهار فيما بين العصر إلى الليل». رواهُ مُسلمٌ.

۵۷۳۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا' اللہ تعالٰی نے ہفتہ کے روز مٹی (یعنی زمین) کو پیدا کیا' اتوار کے روز اس میں پہاڑ پیدا کیے' پیر کے روز درخت پیدا کیے' منگل کے روز ناپسند چیزیں پیدا کیں' بدھ کے روز روشنی کو پیدا کیا' جمعرات کے روز روئے زمین پر چار پایوں کو پھیلایا اور جمعہ کے روز عصر کے بعد سب سے آخر میں آدم علیہ السلام کو پیدا کیا۔ یہ آخری تخلیق' دن کے آخری حصے میں عصر اور رات کے درمیان عمل میں آئی (مسلم)

٥٧٣٥ ـ (٣٨) **وعنه**، قال: بينما نبيُّ اللهِ ﷺ جالسٌ وأصحابُه إذ أتى عليهم سحابٌ، فقال نبيُّ اللهِ ﷺ: «هل تدرُون ما هذا؟». قالُوا: اللهُ ورسُولُه أعلمُ. قال: «هذه العنانُ ـ هذه روايا الأرض ـ، يسوقها اللهُ إلى قوم لا يشكرُونه، ولا يدعُونه». ثُمّ قال: «هل تدرُون ما فوقكُم؟» قالُوا: اللهُ ورسُولُه أعلمُ. قال: «فإنّها الرّقيعُ ـ، سقفٌ محفُوظٌ، وموجٌ مكفُوفٌ». ثُمّ قال: «هل تدرُون ما بينكُم وبينها؟» قالُوا: اللهُ ورسُولُه أعلمُ. قال: «بينكُم وبينها خمسُمائة عامٍ» ثُمّ قال: «هل تدرُون ما فوق ذلك؟». قالُوا: اللهُ ورسُولُه أعلمُ. قال: «سماءانِ بُعدُ ما بينهُما خمسُمائة سنةٍ». ثُمّ قال كذلك حتّى عدّ سبع سماواتٍ «ما بين كُلّ سماءين ما بين السّماء والأرض». ثُمّ قال: «هل تدرُون ما فوق ذلك؟» قالُوا: اللهُ ورسُولُه أعلمُ قال: «إنّ فوق ذلك العرشُ، وبينه وبين السّماء بُعدُ ما بين السّماءين». ثُمّ قال: «هل تدرُون ما الّذي تحتكُم؟». قالُوا: اللهُ ورسُولُه أعلمُ. قال: «إنّها الأرضُ» ثُمّ قال: «هل تدرُون ما تحت ذلك؟». قالُوا: اللهُ ورسُولُه أعلمُ. قال: «إنّ تحتها أرضًا أُخرى، بينهُما مسيرةُ خمسمائة سنةٍ». حتّى عدّ سبع أرضين وبين كُلّ أرضين مسيرةُ خمسمائة سنةٍ. قال: «والّذي نفسُ مُحمّدٍ بيده لو أنّكُم دلّيتُم بحبلٍ إلى الأرض السُّفلى

تَهَبِطُ عَلَى اللهِ . ثُمَّ قَرَأَ: ﴿هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ﴾ رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ . وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: قِرَاءَةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ الْآيَةَ تَدُلُّ عَلَى أَنَّهُ أَرَادَ: لَهَبَطَ عَلَى عِلْمِ اللهِ وَقُدْرَتِهِ وَسُلْطَانِهِ، وَعِلْمُ اللهِ وَقُدْرَتُهُ وَسُلْطَانُهُ فِي كُلِّ مَكَانٍ، وَهُوَ عَلَى الْعَرْشِ، كَمَا وَصَفَ نَفْسَهُ فِي كِتَابِهِ .

۵۷۳۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ کرامؓ تشریف فرما تھے' اچانک ان کے پاس سے بادل (کا ایک ٹکڑا) گزرا' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا' کیا تم جانتے ہو کہ یہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا' اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' یہ بادل ہے جو نمودار ہوا ہے' یہ زمین کو سیراب کرنے والا ہے اللہ تعالیٰ اسے ایسے لوگوں کی جانب (بھی) چلاتے ہیں جو نہ اس کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور نہ اس سے مانگتے ہیں۔ پھر آپؐ نے پوچھا' کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے اوپر کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا' اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' بلاشبہ وہ آسمان ہے جو ایک محفوظ چھت ہے اور نہ گرنے والی موج ہے۔ پھر آپؐ نے پوچھا' کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے درمیان اور آسمان کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ انہوں نے جواب دیا' اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں آپؐ نے فرمایا' تمہارے اور آسمان کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ ہے' پھر آپؐ نے فرمایا' کیا تم جانتے ہو کہ اس کے اوپر کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا' اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' دو آسمان ہیں جن کا درمیانی فاصلہ پانچ سو سال ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا' اسی طرح دیگر (آسمان) ہیں یہاں تک کہ آپؐ نے سات آسمانوں کو شمار کیا کہ ہر دو آسمانوں کے درمیان اتنا ہی فاصلہ ہے جو آسمان اور زمین کے درمیان ہے۔ پھر آپؐ نے پوچھا کہ کیا تم جانتے ہو کہ اس سے اوپر کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا' اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں آپؐ نے فرمایا' بے شک اس کے اوپر عرش ہے' عرش اور زمین کے درمیان اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا دو آسمانوں کے درمیان ہے۔ پھر آپؐ نے پوچھا' کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے نیچے کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا' اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' اس کے نیچے دوسری زمین ہے' ان دونوں کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ ہے۔ یہاں تک کہ آپؐ نے سات زمینیں شمار کیں (اور بتایا) کہ ہر دو زمینوں کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا' اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے اگر تم سب سے نیچے والی زمین کی طرف رسی لٹکاؤ تو وہ اللہ تعالیٰ پر ہی اترے گی۔ پھر آپؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی (جس کا ترجمہ ہے) "وہ اول اور آخر ہے' وہ ظاہر اور باطن ہے نیز وہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے" (احمد' ترمذی)

اور امام ترمذیؒ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس آیت کو تلاوت کرنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ وہ رسی اللہ تعالیٰ کے علم' اس کی قدرت اور اس کی بادشاہت پر اترے گی جب کہ اللہ تعالیٰ' اس کی قدرت اور اس کی بادشاہت ہر جگہ ہے (لیکن) اللہ تعالیٰ عرش پر ہے جیسا کہ اس نے اپنا وصف اپنی کتاب (قرآن مجید) میں بیان کیا ہے۔ (کہ اللہ تعالیٰ عرش پر مستوی ہے)

۵۷۳۶ - (۳۹) وَعَنْهُ ان رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: «كَانَ طُوْلُ آدَمَ سِتِّيْنَ ذِرَاعًا فِيْ سَبْعِ اَذْرُعٍ عَرْضًا».

۵۷۳۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' آدم علیہ السلام کا قد ساٹھ ہاتھ لمبا اور سات ہاتھ چوڑا تھا (احمد)

وضاحت: اس ہاتھ سے مراد آدم علیہ السلام کا ہاتھ نہیں بلکہ موجود لوگوں کے ساتھ کا ہاتھ مراد ہے۔ (واللہ اعلم)

۵۷۳۷ - (۴۰) وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اَيُّ الْاَنْبِيَاءِ كَانَ اَوَّلَ؟ قَالَ: «آدَمُ». قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! وَنَبِيٌّ كَانَ؟ قَالَ: «نَعَمْ نَبِيٌّ مُكَلَّمٌ». قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ كَمِ الْمُرْسَلُوْنَ؟ قَالَ: «ثَلَاثُمِائَةٍ وَبِضْعَةَ عَشَرَ جَمًّا غَفِيْرًا».

وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ، قَالَ اَبُوْذَرٍّ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ كَمْ وَفَاءُ عِدَّةِ الْاَنْبِيَاءِ؟ قَالَ: «مِائَةُ اَلْفٍ وَاَرْبَعَةٌ وَعِشْرُوْنَ اَلْفًا، اَلرُّسُلُ مِنْ ذٰلِكَ ثَلَاثُمِائَةٍ وَخَمْسَةَ عَشَرَ جَمًّا غَفِيْرًا».

۵۷۳۷: ابوذر رضی اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! سب سے پہلے نبی کون تھے؟ آپ نے فرمایا' آدم علیہ السلام تھے۔ میں نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! کیا وہ نبی تھے؟ آپ نے فرمایا' وہ نبی تھے بلکہ ایسے نبی تھے جن سے اللہ تعالیٰ ہم کلام ہوئے۔ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! (انبیاء میں سے) رسول کتنے ہوئے۔ آپ نے فرمایا' بہت زیادہ تین سو تیرہ سے کچھ زیادہ ہی ہوں گے۔

اور ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت میں ہے' ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! انبیاء علیہم السلام کی کل تعداد کتنی ہے؟ آپ نے فرمایا' ایک لاکھ چوبیس ہزار۔ ان میں سے تین سو پندرہ رسول ہوئے جو بہت بڑی تعداد ہے (احمد)

وضاحت: رسول اور نبی میں فرق یہ ہے کہ رسول اسے کہتے ہیں جسے اللہ رب العزت نے نئی شریعت کے ہمراہ کسی کتاب یا صحیفے کے ساتھ مبعوث کیا ہو اور نبی اسے کہتے ہیں جو اپنے سے پہلے والے پیغمبر کی شریعت اور کتاب کا تابع ہو۔ نیز ہر نبی' رسول نہیں ہوتا لیکن ہر رسول کو نبی کہا جا سکتا ہے (واللہ اعلم)

۵۷۳۸ - (۴۱) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَيْسَ الْخَبَرُ كَالْمُعَايَنَةِ، اِنَّ اللهَ تَعَالٰى اَخْبَرَ مُوْسٰى بِمَا صَنَعَ قَوْمُهٗ فِي الْعِجْلِ، فَلَمْ يُلْقِ الْاَلْوَاحَ، فَلَمَّا عَايَنَ مَا صَنَعُوْا اَلْقَى الْاَلْوَاحَ فَانْكَسَرَتْ». رَوَى الْاَحَادِيْثَ الثَّلَاثَةَ اَحْمَدُ.

۵۷۳۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' خبر مشاہدے کی طرح نہیں ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو (اس فعل کے بارے میں) باخبر کیا جو ان کی قوم نے بچھڑے کے ساتھ کیا تھا تو موسیٰ نے (تورات کی) تختیوں کو نہیں گرایا تھا البتہ جب موسیٰ علیہ السلام نے (اپنی قوم کے اس فعل کو) خود مشاہدہ کیا تھا جو انہوں نے کیا تو انہوں نے تختیوں کو گرا دیا اور وہ ٹوٹ گئیں (احمد)

فہرست آیات (جلد چہارم)

سورت کا نام	آیت نمبر	حدیث نمبر
سورۃ الواقعہ	35-36	4888
سورۃ الروم	47	4982
سورۃ یونس	62	5012
سورۃ فصلت	34	5117
سورۃ ھود	102	5124
سورۃ الانعام	82	5131
سورۃ لقمان	13	5131
سورۃ النساء	48	5113
سورۃ المائدہ	105	5142
سورۃ المائدہ	105	5144
سورۃ الانعام	44	5201
سورۃ الحجر	98 99	5206
سورۃ آل عمران	85	5242
سورۃ الانعام	125	5228
سورۃ الاحقاف	20	5266
سورۃ الطلاق	2-3	5306
سورۃ الذاریات	58	5307
سورۃ المؤمنون	60	5350
سورۃ الشعراء	214	5372
سورۃ اللھب	1	5372
سورۃ الشعراء	214	5373
سورۃ الانعام	158	5410
سورۃ الانعام	158	5467
سورۃ یٰسین	38	5468
سورۃ الانبیاء	96	5475
سورۃ الدخان	10	5494
سورۃ النساء	159	5505
سورۃ التوبہ	33	5519
سورۃ الصافات	24	5520
سورۃ المزمل	17	5520
سورۃ القلم	42	5520
سورۃ الزمر	67	5524
سورۃ ابراہیم	48	5525
سورۃ المدثر	8	5529
سورۃ النازعات	6	5529
سورۃ البقرہ	73	5531
سورۃ الانبیاء	104	5535
سورۃ المائدہ	118-117	5535
سورۃ الحج	2	5541
سورۃ الکہف	105	5543
سورۃ الزلزال	4	5544
سورۃ التکویر	1	5547
سورۃ الانفطار	1	5547
سورۃ الانشقاق	1	5547
سورۃ الانشقاق	8	5549
سورۃ ھود	18	5549
سورۃ البقرہ	143	5553
سورۃ الحاقہ	19	5560
سورۃ الانبیاء	47	5561
سورۃ المطففین	6	5563
سورۃ المعارج	4	5564
سورۃ الاسراء	79	5572
سورۃ النساء	116-48	5573
سورۃ ابراہیم	36	5577
سورۃ المائدہ	118	5577
سورۃ السجدہ	17	5612
سورۃ طٰہٰ	130	5655
سورۃ یونس	26	5656
سورۃ القیامہ	22-23	5657
سورۃ النجم	11	4660
سورۃ النجم	13	4660
سورۃ الانعام	103	4660
سورۃ النجم	18	5661
سورۃ لقمان	34	5661
سورۃ النجم	8-9	5661
سورۃ النجم	9	5662
سورۃ النجم	11	5662
سورۃ النجم	18	5662
سورۃ النجم	18	5662
سورۃ القیامہ	23	5663
سورۃ المطففین	15	5663
سورۃ یٰسین	58	5664
سورۃ الکہف	29	5678
سورۃ ابراہیم	16-17	5680
سورۃ محمد ﷺ	15	5680
سورۃ آل عمران	102	5683
سورۃ المؤمنون	104	5684
سورۃ الغاشیہ	6-7	5686
سورۃ المزمل	13	5686
سورۃ الواقعہ	54	5686
سورۃ غافر	50	
سورۃ الزخرف	77	5686
سورۃ المؤمنون	106-107	5686
سورۃ المؤمنون	108	5686
سورۃ الحجر	26	5498
سورۃ الصافات	89	5704
[illegible]	63	5704
سورۃ البقرہ	260	5705
سورۃ الحدید	3	5736

مشکوٰۃ المصابیح

جو تمام مکاتب فکر کے مدارس میں پڑھائی جاتی ہے۔
اس کا جدید ادبی انداز میں اردو ترجمہ اور اس کے تمام
مسائل کی تحقیق مرعاۃ المفاتیح، مرقاۃ، التعلیق الصبیح
فتح الباری شرح صحیح بخاری و دیگر متداول شروح حدیث سے اخذ کر کے
پیش کی جا رہی ہے اور سنن کتابوں سے ماخوذ روایات کی اسنادی
تحقیق کے لیے رجال کی کتابوں بالخصوص علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ
کی کتب اور تنقیح الرواۃ کی تحقیق سے مزین فرما کر
ضعیف حدیثوں سے قارئین کو باخبر رکھنے کا خصوصی
خیال رکھا گیا ہے، تاکہ صحیح اور ضعیف احادیث میں
امتیاز ہو سکے۔

مکتبہ محمدیہ
چک [illegible] چیچہ وطنی، ضلع ساہیوال